ریاض الصالحین (نووی)

جلد اول

۱۵۰ آیات قرآنی اور ۱۰۰۵ احادیث نبوی پر مشتمل ہے

ترتیب

امام محی الدین ابوزکریا یحییٰ بن شرف النووی

ترجمہ و حواشی

مولانا محمد صادق خلیل

ملنے کا پتہ

نعمانی کتب خانہ

حق سٹریٹ / اردو بازار / لاہور / پاکستان

وَمَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ

اور جس شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی
اس نے اللہ کی اطاعت کی!

ریاض الصالحین

جلد اوّل

(دوم)

۵۰ آیات قرآنی اور ۱۰۰۵ احادیث نبوی پر مشتمل ہے

ترتیب
امام محی الدین ابو زکریا یحییٰ بن شرف النووی

ترجمہ و حواشی
مولانا محمد صادق خلیل

ناشر: نعمانی کتب خانہ
حق سٹریٹ اُردو بازار
لاہور

نام کتاب .. .. ریاض الصالحین

صفحات ۸۰۹

جلد .. .. اوّل

مؤلف .. .. الامام المحدث محی الدین ابو زکریا یحییٰ بن شرف النووی ؒ

مترجم .. .. مولانا محمد صادق خلیل

طابع .. .. بشیر احمد نعمانی

سن طباعت .. .. ۱۵ راگست ۱۹۶۶ء

کاتب .. .. عبدالرؤف مستفیض گوجرانوالہ

ناشر .. .. نعمانی کتب خانہ، حق سٹریٹ، اردو بازار، لاہور

قیمت .. ..

پریس .. .. جاوید ریاض پریس

تعداد .. .. ایک ہزار

نعمانی کتب خانہ

حق سٹریٹ اردو بازار : لاہور

مکتبہ نعمانیہ اردو بازار گوجرانوالہ

عرض ناشر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین

اما بعد!

محترم قارئین کرام

شیخ الاسلام امام ابوزکریا محی الدین النووی المتوفی ۶۷۶ھ جن کی شخصیت صاحب علم کے لئے پوشیدہ نہیں ہے۔ محدثین کرام کی جماعت میں امام نوویؒ کو امتیازی مقام حاصل ہے اور زہد و تقوے میں امام المتقین ہیں امام نوویؒ کی مشہور کتابیں شرح صحیح مسلم اور شرح مذہب اور تہذیب الاسماء واللغات علاوہ ازیں دوسری تصانیف، حدیث نبویؐ اور احکام دین کی ایک بہت بڑی خدمت ہے۔ جو رہتی دنیا تک یادگار رہے گی اور علماء کرام اور محدثین عظام ان سے فائدہ اٹھاتے رہیں گے امام عالی مقام کی تصانیف میں کتاب "ریاض الصالحین" بہترین شاہکار ہے۔ دور جدید کے طالبین حق کے لئے مشعل راہ ہے ضرورت تھی کہ آئندہ نسلوں کے لئے ایک سلیس اور عام فہم ترجمہ کیا جائے چنانچہ اس سے قبل بھی چند بزرگوں نے "ریاض الصالحین" کے ترجمے شائع کئے ہیں اور ہم نے بھی اپنی بساط کے مطابق ترجمہ، کاغذ، چھپائی اور جلد بندی کو عمدہ اور معیاری بنانے کی پوری پوری کوشش کی ہے آخر میں خدا تعالےٰ کا بے حد شکر گزار ہوں کہ جس نے بندہ ناچیز کو یہ عظیم الشان کتاب شائع کرنے کی توفیق بخشی ہے۔ اللہ تعالےٰ کی بارگاہ میں مزید دعاگو ہوں کہ امت محمدیہ کو اس کتاب کے روشن ابواب سے منور کرے اور عملی زندگی کے مستقبل میں بھی یہ عامۃ المسلمین کے لئے روشنی کا مینار ثابت ہو۔ آمین ثم آمین:

بندۂ ناچیز: بشیر احمد نعمانی، مالک نعمانی کتب خانہ، لاہور

فہرست مضامین

ریاض الصالحین جلد اول

مقدمہ

علم حدیث :- اس علم کو کہتے ہیں جس سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اقوال، افعال کی واقفیت حاصل ہوتی ہے نیز جو کام آپ کی موجودگی میں کئے گئے لیکن آپ نے ان سے منع نہیں فرمایا وہ بھی حدیث کی تعریف میں شامل ہیں۔ علم حدیث کی دو قسمیں ہیں علم روایۃ الحدیث، علم درایۃ الحدیث (علم درایت الحدیث) جو اصول حدیث کے نام سے بھی معنون کیا جاتا ہے : وہ علم جس میں رواۃ کے احوال کو ضبط و عدالت کے لحاظ سے زیر بحث لایا جاتا ہے اور سند میں اتصال یا انقطاع سے معلومات بہم پہنچائے جاتے ہیں رواۃ حدیث کو جرح و تعدیل کے ضوابط کی روشنی میں متمیز کیا جاتا ہے۔ نیز ان کی موالید و وفیات سے پردہ کشائی ہوتی ہے تاکہ حدیث کی صحت یا عدم صحت کا فیصلہ کیا جاسکے۔

علم حدیث اور محدثین

محدثین نے حدیث کے اصول کرنے میں جس دیانت و امانت کا مظاہرہ کیا ہے اسی کا نتیجہ ہے کہ آج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کردہ احادیث کا ایک مجموعہ موجود ایسا ہے جس کے متعلق شک و شبہ کا ذرہ برابر شائبہ بھی روا نہیں رکھا جا سکتا اگر اس کی صحت کے متعلق کہا جائے کہ جس طرح قرآن پاک بالکل محفوظ ہے اور اس کی صحت میں شک و شبہ کی گنجائش نہیں اسی طرح حدیث کے اس مجموعہ کی صحت بھی مسلم ہے اور اس کی صحت پر امت اسلامیہ کا اجماع ہو چکا ہے تو کچھ مضائقہ نہیں۔

(صحاح کتابیں)

محدثین رحمہم اللہ نے اصول حدیث کی روشنی میں ان احادیث کو بالکل الگ کر دیا جن کی صحت و ثقاہت اظہر من الشمس تھی بلکہ انہے راوی، مروی عنہ میں ملاقات کو شرط قرار دیا خواہ عمر میں ایک بار کیوں نہ ہو تاکہ انقطاع کا شائبہ بھی راہ نہ پائے رواۃ حدیث کی زندگیوں کو اس شدت کے ساتھ ہدف تنقید بنایا کہ اگر ان سے معمولی سا تساہل بھی ہوا تو فوراً ان کی حدیث کو رد کر دیا محدثین رحمہم اللہ خوب سمجھتے تھے کہ فرمودات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کی ذمہ داری ان کے کندھوں پر آن پڑی ہے چنانچہ نہایت پامردی محنت کد و کاوش اور عمدگی سے انہوں نے اس بوجھ کو اپنے کندھوں پر اٹھایا اور زندگی کے تمام مشاغل کو بالائے طاق رکھ کر اس سعادت کے حصول کے لئے کمربستہ ہوگئے۔ ایں سعادت بزور بازو نیست، تا نہ بخشد خدائے بخشندہ۔ اس طرح نہایت عرق ریزی اور جفاکشی کے ساتھ بالآخر وہ صحیح احادیث کے ایک ذخیرہ کو الگ کرنے میں کامیاب ہوگئے چنانچہ ان کی مساعی سے لاکھوں حدیثوں سے ہزاروں احادیث صحیحہ کے مجموعے منتخب ہو چکے ہیں جن سے ہم بہرہ فائق حاصل کر رہے ہیں۔ صحیح بخاری، صحیح مسلم اس کی زندہ تابندہ

فرمائیں ہیں۔

موضوع احادیث کے مجموعے

اس کے ساتھ ساتھ بعض محدثین نے موضوع حدیثوں کو بالکل الگ کر دیا اور ان کے مجموعے بھی تیار ہو کر سامنے آگئے ان کا مقصد وحید یہ تھا کہ اُمّتِ اسلامیہ کو ان بد طینت انسانوں کے خبثِ باطن سے خبردار کر دیا جائے جنہوں نے سستی شہرت حاصل کرنے کے لئے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر افترا باندھا شاید ان کے دلوں کی شقاوت اس درجہ بڑھی ہوئی تھی کہ من کذب علی متعمداً فلیتبوّء مقعدہ من النار کی شدید وعید نے بھی انہیں اس دیدہ دلیری اور دیدہ دہنی سے نہ روکا ع

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

جن پاکباز انسانوں نے ان کے کذب کو آشکارا کیا اور ان کے ابلیسانہ دجل وفریب کے پردہ کو چاک کیا ان کا بھی اُمّتِ محمدیہ پر عظیم احسان ہے کہ انہوں نے اپنی قیمتی زندگی کو حدیث رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دفاع کرنے میں کھپا دیا، اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اپنا نام نیک صفحۂ ہستی پر ثبت فرما گئے ؎

بلبل از در غبار ما تو گشم دست بردی پردہ گل گرفت

ابن جوزی کی موضوعات ملا علی قاری کی موضوعات علامہ شوکانی کی الفوائد المجموعۃ فی الاحادیث الموضوعۃ علامہ سیوطی کی اللآلی المصنوعۃ فی الاحادیث الموضوعۃ وغیرہ۔ علامہ محمد ناصر الدین البانی کی الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ واثرہا السیئ فی الامۃ کے مجموعے خاص طور پر مفید معلومات کے حامل ہیں۔

صحاح وغیر صحاح احادیث کے مجموعے

اور بعض محدثین نے محسوس کیا کہ اگرچہ احادیث کو الگ منضبط کر دیا گیا ہے تاہم ان کے علاوہ بھی کچھ ایسی صحیح حدیثیں بہرحال موجود ہیں جن کی صحت ان کی نظروں سے اوجھل رہ گئی ہے کیوں نہ ان کو یکجا کر دیا جائے چنانچہ علماء جب وہ اس میدان میں اترے تو حالات نے انہیں مجبور کر دیا کہ جس عزم واحتیاط اور کڑی شرطوں کے ساتھ جیسے صحیح مجموعے مرتب ہو چکے ہیں اس سے ذرا نیچے اتر کر صحیح احادیث کو مدون کرنے کے لئے شرائط کو ڈھیلا کرنا ضروری ہے چنانچہ ان کی مدون کردہ کتابوں میں صحیح حدیثوں کے ساتھ ساتھ جیسا کہ ہم دیکھ رہے ہیں کمزور حدیثیں بھی موجود ہیں اگرچہ ان کے مؤلفین امکانی حد تک ان حدیثوں کو زیر بحث لائے ہیں اور جس حدیث میں انہوں نے کوئی ضعف دیکھا اس کے متعلق انہوں نے اپنی جرح وتعدیل کے معیار کو پیش کر کے حدیث کی صحیح پوزیشن کو نکھارنے کی کوشش کی ہے تاہم کہنا پڑے گا کہ ان مجموعوں میں بعض حدیثیں یقیناً ایسی بھی موجود ہیں جو ان کی نظروں سے اوجھل رہیں اور جن کو اب اصول حدیث کے پیمانوں سے ناپا

جائے اور وہ رواۃ حدیث کی جانچ پڑتال کی جائے تو ان کی علت خفیہ سے پردہ کشائی ہو سکتی ہے اور اصل حقیقت کے منکشف ہونے میں کوئی حجاب باقی نہیں رہ سکتا اللہ پاک نے ہر دور میں ایسے انسانوں کو پیدا فرمایا جو روایۃ الحدیث کے خشک فن میں مہارت تامہ کے ساتھ موصوف ہوئے اور تحقیق و تفحص کے ایسے بلند زینہ پر متمکن ہوئے کہ گو ہر مقصود ان کے سامنے اپنی پوری تابانیوں کے ساتھ ضوافروز ہو گیا اور وہ بیساختہ پکار اٹھے لعلك لا تجد هذا في كلام احد ان کے علمی کارنامے اور تحقیقی مقالے اس لائق ہیں کہ ان کی مساعی جلیلہ پر جس قدر تحسین و آفریں کی صدائیں بلند کی جائیں کم ہیں گویا وہ زبان حال سے کہہ گئے ہیں۔

بعد از وفات تربت ما در زمین مجو   در سینہ ہائے مردم عارف مزار ما

موجودہ دور میں حضرت الشیخ علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ دوزن سوریا، دمشق میں علمی و تحقیقی کاموں میں مصروف ہیں۔ فن رجال، تخریج احادیث میں بلا مبالغہ اتنے اونچے مقام پر فائز ہیں کہ کوئی ان کی ہمسری کا دعوی نہیں کر سکتا۔ [1]

حقیقت یہ ہے کہ محدثین کی ژرف نگاہی اور بصیرت افروزی نے کمزور راویوں اور ثقہ راویوں کو الگ الگ کر دیا حالی نے محدثین کے ان سنہری کارناموں کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا ہے [2]

گروہ ایک جویا تھا علم نبی کا   لگایا پتہ جس نے ہر مفتری کا
نہ چھوڑا کوئی رخنہ کذب خفی کا   کیا قافیہ تنگ ہر مدعی کا
کئے جرح و تعدیل کے وضع قانون   نہ چلنے دیا کوئی باطل کا افسوں
کیا فاش راوی میں جو عیب پایا   مناقب کو چھانا مثالب کو تایا
مشائخ میں جو قبح نکلا جتایا   ائمہ میں جو داغ دیکھا بتایا!

رواۃ کی جرح و تعدیل کے فن میں ذہبی کی تذکرۃ الحفاظ، میزان الاعتدال، حافظ ابن حجر کی تہذیب التہذیب، لسان المیزان، تقریب التہذیب وغیرہ کتابیں فیصل تسلیم کی جاتی ہیں۔

درایۃ الحدیث وہ علم ہے جس میں قواعد عربیہ ضوابط شرعیہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے کوائف کی روشنی میں الفاظ حدیث کے معانی اور مفہوم کو متعین کیا جاتا ہے اور جس طرح علم التفسیر کو سمجھنے کے لئے علم لغت، نحو، صرف، معانی، بیان، بدیع کی ضرورت محسوس ہوتی ہے اسی طرح علم درایۃ الحدیث میں بھی ان علوم کے بغیر مقصود تک رسائی کرنا ممکن نہیں رہتا اور وہ شخص جو عربی زبان کی گہرائیوں سے واقف نہیں ہے کلام کے استعمال کے مواقع سے بے خبر ہے استعارات، تلمیحات، محاورات ضرب الامثال سے واقفیت نہیں رکھتا فصاحت و بلاغت کی پرکشش لطافتوں سے آشنا نہیں وہ یقیناً احادیث کے حقیقی مفہوم کے تعین کرنے میں غلطی کر سکتا ہے اگر درایۃ الحدیث میں اس قدر شدت اختیار نہ کی جائے اور حزم و احتیاط کو ملحوظ نہ رکھا جائے تو خطرہ ہے کہ حقیقت کا فہم رکھنے والے حدیث کی نہ صرف غلط تاویل کے جرم کا ارتکاب کر

بیٹھیں گے بلکہ بعض وہ لوگ جن کی آنکھوں پر تعصب کی پٹی بندھی ہوئی ہے ان سے کچھ مستبعد نہیں کہ دور ازکار تاویلات کا دروازہ کھول کر حدیث کے اصل مفہوم کو مسخ کر دیں گے اور یہودی علماء سوء کی طرح تحریف کا بازار گرم کر کے پشت خداوندی کے مستحق بنیں گے! جیسا کہ ہم مشاہدہ کر رہے ہیں کہ دنیوی منفعت اور لالچ نے بعض نام نہاد علماء کو اس قدر بے خوف بنا دیا ہے کہ وہ احکام الٰہیہ کو عوام کی خواہشات اور امنگوں کے مطابق ڈھال رہے ہیں ؎

وما افسد الدین الا الملوك — واحبار سوء ورهبانها

اسی لئے تو علامہ اقبال کو کہنا پڑا:

زمن بر صوفی و ملا سلامے — کہ پیغام خدا گفتند مارا
ولے تاویل شاں در حیرت انداخت — خدا و جبرئیل و مصطفیٰ را

یاد رکھیں! درایۃ الحدیث مدون فن کی شکل میں موجود نہیں ہے کہ ہم اس کی وضع کردہ اصطلاحات کی روشنی میں معانی کا تعین کر سکیں یہ صرف اس بات کا متقاضی ہے کہ مذکورہ علوم کی واقفیت کے ساتھ ساتھ فہم و بصیرت کا ہونا ضروری ہے تاکہ ادائے مفہوم میں غلطی کا امکان دیانت کی امکانی حد تک باقی نہ رہے۔

روایت کا غلط مفہوم

لیکن کس قدر ستم ظریفی ہے کہ گروہی عصبیت کے بل بوتے پر بعض احادیث کو روایت کی شرائط سے ناقابل حجت قرار دیا گیا ہے کیا یہ انکار حدیث کے مترادف نہیں ستم بالائے ستم تو یہ ہے کہ ان احادیث کے رواۃ صحابہ کرام کو غیر فقیہوں کی فہرست میں شامل کر دیا جاتا ہے کیا مصراۃ کی حدیث کو عقل قیاس کے خلاف سمجھتے ہوئے اس کے راوی حضرت ابوہریرہؓ کو غیر فقیہ کہہ کر ان کا استخفاف نہیں کیا گیا ہے؟ حالانکہ حضرت ابوھریرہؓ وہ جلیل القدر صحابی ہیں جو تمام صحابہ کرام سے زیادہ کثیر الروایۃ ہیں۔ اور جن کا حافظہ ضرب المثل تھا اسی طرح حضرت امام ابو حنیفہ کو حضرت سلمان فارسی پر فضیلت عطا کی گئی ہے کیا غیر صحابی پر فضیلت دینا صحابی کی تحقیر کو مستلزم نہیں حاشا و من ذالک۔

کتاب و سنت کا مقام

عقل و فہم کی اہمیت سے انکار کرنا تو ممکن نہیں لیکن عقل کو رہنما ماننا اور کتاب و سنت پر اس کی حکمرانی قائم کرنا کس طرح درست ہو سکتا ہے کہ کتاب و سنت کا جو حکم عقل کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے۔ اس کو تسلیم کر لیا جائے اور جہاں عقل اس کو غلط قرار دے اس کی روشنی میں اس کو غلط کہا جائے حالانکہ اہل علم پر یہ بات مخفی نہیں ہے کہ آغاز اسلام سے اب تک تیرہ صدیوں کے علماء اس پر اجماع رکھتے ہیں

کہ شریعت اسلامیہ میں صرف کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے رہنمائی حاصل کی جائے ان دونوں سرچشموں سے علم کا اکتساب نہ کرنا ضلالت و جہالت کے مترادف ہے پس عقل کو حاکم قرار دینا اور ان دونوں کو محکوم قرار دینا کہیں اس بات کے مترادف تو نہیں کہ تانگے کو گھوڑے کے آگے جوت دیا جائے۔ اس سلسلہ میں اقبال کے دو شعر سن لیجئے!

عقل گو آستاں سے دور نہیں اس کی تقدیر میں حضور نہیں!

ترے ضمیر پہ جب تک نہ ہو نزول کتاب گرہ کشا ہے نہ رازی نہ صاحب کشاف

درایت حدیث کی اوٹ میں انکار حدیث

فقہاء عراق نے اپنی کتابوں میں صحابہ کو فقیہ غیر فقیہ میں تقسیم کرکے اور رواۃ کے تفقہ کو زیر بحث لاکر کوئی مفید کام سرانجام نہیں دیا۔ ہوسکتا ہے کہ ان کے پیش نظر صحابہ کرام کی توہین نہ ہو لیکن ان کے زیر بحث لانے سے بعد کے دور میں بہر حال اس غلط ذہنیت کے لوگ میدان میں کود پڑے جنہوں نے دیدہ دلیری کے ساتھ ایسی حدیثوں کو پوسٹ مارٹم کیا جنہیں وہ اپنے خیال میں خلاف عقل سمجھتے تھے۔ وما یتبعون الا الظن وان ھم الا یخرصون۔ اس ملک میں سرسید ان کے بعد عبداللہ چکڑالوی اور موجودہ دور میں پرویز نے عقل کی حماقت سے حدیث کے شجرۂ طیبہ کو بیخ و بن سے اکھاڑنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا ہے اس نے بعض حدیثوں کو غلط قرار دیتے ہوئے کہا کہ میں ان حدیثوں کو کیسے تسلیم کروں جو بے حیائی اور عریانی کے مناظر پیش کرتی ہیں۔ کبرت کلمة تخرج من افواھم ان یقولون الا کذبا۔

کیا احادیث میں عریانی ہے؟

جب ہم اسلام کو مکمل ضابطہ حیات سمجھتے ہیں تو کیا اس کا لازمی نتیجہ یہ نہیں ہے کہ وہ زندگی کے تمام شعبوں میں ہماری راہ نمائی کرے اور جہاں وہ ہمیں عبادت کرنے کے طریقے بتاتا ہے سیاسیات، معاشیات عمرانیات اقتصادیات کے اصولوں سے خبردار کرتا ہے وہاں وہ ہمیں ازدواجی زندگی گزارنے اور اس کو پرسکون بنانے کے تقاضوں سے بھی روشناس کراتا ہے تو اگر اسلام نے متاہلانہ زندگی کو زیر بحث لاتے ہوئے خاوند بیوی کی پر اسرار زندگی کے بعض پہلوؤں کو اس لئے اجاگر کیا ہے تاکہ اس کی روشنی میں زندگی گزارنے والے انسان مطمئن زندگی گزاریں اور ان کے باہمی میل جول اور محبت میں کوئی رخنہ نہ پیدا ہوسکے تو اس پر عریانی کی پھبتی کسنا اور انکار حدیث کے لئے حیلے بہانے نکالنا ناقابل فہم ہے کیا یہ حقیقت نہیں؟ کہ انکار حدیث دراصل انکار قرآن کے مترادف ہے

کیا قرآن پاک میں اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اطاعت اللہ قرار

قرار نہیں دیا گیا ہے ؟ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کو محبت الٰہی کا زینہ نہیں کہا گیا ہے ؟ اللہ پاک نے آپ کی مخالفت کرنے والوں کو دھمکایا نہیں ہے ؟ کیا اس مخالفت کی بنا پر ان کو ملعونین کی فہرست میں شامل نہیں کیا گیا ہے ؟

اگر آپ عتاب خداوندی سے محفوظ رہنا چاہتے ہیں اور اخروی سعادتوں سے ہمکنار ہونے کے آرزو مند ہیں تو پھر اس کے بغیر کوئی چارہ کار نہیں کہ اولوالعزمی اور ثابت قدمی کے ساتھ صراط مستقیم پر گامزن رہیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کو حرز جان بنائیں نہ یہ کہ الحاد پسند بددین لوگوں کی نکتہ آفرینیوں سے متاثر ہو کر انکار حدیث کی طوفان خیز آندھیوں میں گم ہو جائیں اور ضلالت کے عمیق گڑھوں میں گر پڑیں۔

محدثین اور انکار حدیث

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں پیشین گوئی کرتے ہوئے فرمایا کہ کچھ لوگ عیش و عشرت کی زندگی گزارنے والے انکار حدیث کی رٹ لگائیں گے وہ قرآن پاک کو کافی و افی گردانتے ہوئے حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی عدم ضرورت کا لیکچر دیں گے حالانکہ جن چیزوں کو میں نے حرام کہا ہے ان کی حرمت کو وہی حیثیت حاصل ہے جو اللہ پاک کی حرام کردہ چیزوں کو حاصل ہے۔

معلوم ہوا کہ وہ لوگ جو قرآن پاک کو حجت مانتے ہیں لیکن حدیث پاک کو حجت نہیں مانتے۔ دراصل وہ ماوجدناہ فی کتاب اللہ کہہ کر عوام الناس کو فریب دے رہے ہیں ورنہ حقیقت یہ ہے کہ وہ قرآن پاک کو بھی حجت تسلیم نہیں کرتے ہیں جب کہ ارشاد ربانی ہے وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی۔

رومی نے خوب کہا ہے

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود ؛ گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

کیا اس بات سے انکار کی گنجائش ہے کہ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ کی تشریح رکعات کے تعین وغیرہ کو جب تک احادیث نبویہ سے اخذ نہ کیا جائے اقامت الصلاۃ کی حقیقت منکشف نہیں ہوتی اور کیا قرآن پاک میں زکاۃ کے نصاب کا ذکر ہے اور کیا احادیث نبویہ کی تشریح کے بغیر اٰتوا الزکاۃ کا مفہوم تشنۂ تکمیل نہیں رہتا۔

جب یہ حقیقت واضح ہے تو کہنے دیجئے کہ قرآن پاک کے اجمالات کو واضح کرنے کے لئے سنت کی ضرورت ہے چنانچہ مکحول کا قول ہے۔ القرآن احوج الی السنۃ والکفایۃ، قرآن پاک سنت کا محتاج ہے یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پاک کی شرح کرنے والے ہیں۔

حجیت حدیث کے منکرین کو اپنی آنکھوں سے غفلت کا پردہ اتار کر بصیرت کی نگاہ سے دیکھنا اور غور کرنا چاہیئے کہ وہ کس طرح قرآن پاک کی ان آیات کی تشریح کر سکیں گے جن کی تشریح کے لیئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رہنمائی کے سوا اور کوئی صورت ہی نہیں ہے۔ اس بنا پر محدثین نے احادیث کو مدون کیا اور ہر دور میں بہر حال ایسے مبارک لوگ موجود رہے جنہوں نے حدیث کے قیمتی جواہرات کو سینوں سے لگایا اور ان کی اشاعت میں حتی المقدور ضروری مساعی سے گریز نہ کیا اور بعض نے احادیث کی کتابوں سے مخصوص نوع کی حدیثوں کا انتخاب کر کے کتابیں مرتب کیں فقہی انداز میں ابواب کی تدوین و تقسیم کر کے حدیث کی مختلف و متداول کتابوں سے بہترین تخریج و تفریع کرتے ہوئے احادیث کو جمع فرمایا ہے۔ امام منذری کی الترغیب والترہیب اور امام نووی کی "ریاض الصالحین" اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

"ریاض الصالحین"

امام نووی ؒ نے اس کتاب کی ترتیب و تسوید میں جس محنت اور خلوص کا مظاہرہ کیا ہے اور فقہی ابواب منعقد کر کے ان کے مناسب آیات قرآنیہ اور صحیح احادیث نبویہ کا جو بہترین ذخیرہ مرتب فرما دیا ہے کون ہے جو اس کا ملاحظہ کرنے کے بعد ان پر عقیدت کے پھول نچھاور نہ کرے اور ان کے حسن استنباط پر ان کے حق میں دعا نہ کرے بلا اختیار کہنا پڑتا ہے کہ یہ ایسے خوشنما پھولوں کا آراستہ و پیراستہ گلدستہ ہے جس کا حسن و جمال کبھی خزاں رسیدہ نہیں ہو سکتا اور ان پھولوں کی دل آویز عطر بیزیاں ہمیشہ قلب و دماغ کو معطر کرنے والی ہیں اور پھر پتیوں کی لطافت اور دلکشی میں تند و تیز آندھیوں اور باد صرصر کے جھلسا دینے والے جھونکوں سے مجال ہے کہ ان کی جاں پرور مشام افروزی میں کچھ فرق آ سکے۔ گویا کہ وہ ایسے دلکش اور دل ربا موتیوں کا مجموعہ ہے جو تمام حوادث و فتن کی چیرہ دستیوں سے بالکل محفوظ ہے اور آیات قرآنیہ کے چمکتے ہوئے جواہرات کا ایسا مرصع ہار ہے جس کی آب و تاب کے سامنے سورج کی چمک ماند پڑ جاتی ہے اور جس کی شعاعوں نے چاند کو گہنا دیا ہے یہ ان کی جلوہ گری اور سحر آفرینی ہے کہ ان کی تابانی سے مومن کا دل و دماغ منور ہو گیا اور نافرمانیوں کے تمام داغ دھبے دھل گئے اور دل آئینہ کی مانند مصفی ہو گیا ہے۔

فاللہ یجزیہ بما ھو اھلہ   من جنۃ الماوی مع الرضوان

بلاشبہ یہ مجموعہ امام نووی کے حسن انتخاب کا منہ بولتا ثبوت ہے اور ایسا علمی شاہکار ہے جس سے ہر دور میں کوئی بڑے سے بڑا عالم بھی مستغنی نہیں رہ سکا یہی وجہ ہے کہ ہر دور میں اس کی مانگ رہی ہے اور اردو دان اصحاب کے افادہ کے لئے اس کا ترجمہ کیا گیا ہے امید کرتا ہوں کہ شرف قبولیت سے نوازا جائے گا۔ میں نے کوشش کی ہے کہ حدیث رسول کا ترجمہ کرنے میں بے احتیاطی نہ ہو تاہم اگر کہیں ہوگا

کوئی غلطی ہو تو راقم الحروف کو اطلاع دی جائے تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اصلاح کی جا سکے۔

"ریاض الصالحین" کے دیگر تراجم

ترجمہ نہایت عمدہ ہے لیکن تحت اللفظ بین السطور ہے جو سعید برادرز یا حامیان العابدین کے نام سے طبع ہوا آج کل نایاب ہے۔

دوسرا ترجمہ مولانا عابد الرحمان صدیقی کا ہے جو آجکل متداول ہے تمام مکتب فکر کے لوگ اسی کو خریدتے ہیں اس لیے کہ مارکیٹ میں وہی ترجمہ ہے اور کوئی ترجمہ نہیں میں نے بعض مقامات کو غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ مترجم نے بعض مقامات میں سخت غلط ترجمہ کیا ہے بنا بریں میں نے اپنی صلاحیتوں کو اس کے ترجمہ کرنے کی جانب مبذول کیا تاکہ قارئین احادیث صحیحہ کا صحیح ترجمہ ملاحظہ فرمائیں اللہ پاک "مولانا محمد بشیر نعمانی" کو جزائے خیر دے جنہوں نے میرے ترجمہ کے ساتھ "ریاض الصالحین" کی طباعت کا بیڑا اٹھایا، اور کتاب زیور طباعت سے آراستہ ہو کر آپ کے سامنے ہے ترجمہ کے حسن و قبیح کا فیصلہ آپ کر سکتے ہیں اور میں قارئین سے امید رکھتا ہوں کہ وہ مؤلف، مترجم اور طابع کو اپنی نیک دعاؤں میں شریک رکھیں گے۔ وفقنی اللہ وایاکم لما یحب ویرضی۔

محمد صادق خلیل

شیخ الحدیث، جامعہ تدریس القرآن والحدیث راولپنڈی

۲۳/ شعبان ۱۳۹۶ھ ہجری

امام نوویؒ کے حالات

(از مترجم)

نام ونسب نامہ: الامام الحافظ الاوحد شیخ الاسلام علم الاولیاء محی الدین ابوزکریا یحییٰ بن شرف بن مری الحزامی الحورانی الشافعی النووی۔

پیدائش محرم ۶۳۱ھ ہجری — وفات ۲۴ رجب ۶۷۶ھ ہجری نویٰ میں پیدا ہوئے سن شعور کو پہنچے تو علوم متداولہ کی تعلیم میں مشغول ہو گئے اپنے تعلیمی انہماک کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں روزانہ بارہ اسباق پڑھتا تھا اور مشکل مقامات پہ تعلیقات زیب قلم کرتا اور لغوی تحقیق کے ساتھ مسائل غامضہ کی وضاحت کرتا یہاں تک کہ تمام اشکالات حل ہو جاتے۔

ایک بار میرے دل میں خیال آیا کہ علم طب میں القانون کا مطالعہ کرنا چاہیے چنانچہ جب میں نے القانون کتاب خریدی تو میرا دل تاریکی میں ڈوب گیا اور کئی روز تک میرا تعلیمی ذوق ختم رہا تو جب کتاب فروخت کی تو پھر دل روشن ہو گیا۔

ابن العطار کے شاگرد بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام نوویؒ ہمہ وقت تعلیم میں مشغول رہتے رات ہو یا دن بازار ہو یا مدرسہ بہرصورت ان سے استفادہ کرنے والے موجود ہوتے۔ شیخ قطب یونینی رقمطراز ہیں کہ امام نووی علم و ورع عبادت کمزوری اور سادہ زندگی گزارنے میں منفرد حیثیت کے مالک تھے حافظ ابن کثیر البدایہ میں فرماتے ہیں کہ شیخ محی الدین امام نوویؒ اپنے دور کے بہت بڑے فقہاء میں شمار ہوتے تھے وہ کبھی روزہ نہیں چھوڑتے تھے اور ان کے دسترخوان پہ کبھی دو کھانے نہیں دیکھے گئے۔

ابوبکر بن ہدایۃ اللہ خورانی طبقات الشافعیہ ص۸۵ میں لکھتے ہیں کہ امام نوویؒ عشاء کے بعد ایک بار کھانا تناول فرماتے اور صبح کے وقت ایک بار پانی پیتے۔ انہوں نے نکاح نہیں کیا دو بار حج کے لئے تشریف لے گئے علماء کی مجلس میں باوقار شخصیت کے مالک تھے اگرچہ سر پہ پگڑی معمولی قسم کی ہوتی تھی لیکن شان میں بہت بڑے تھے۔

تبرک باآثار الصالحین اور امام نوویؒ

مسلم کی شرح النووی میں متعدد مقامات میں بعض احادیث سے استدلال کرتے ہوئے تبرک بالانبیاءؑ کے ساتھ ساتھ تبرک باآثار الاتقیاء کو بھی ثابت کیا گیا ہے حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ اگر اتقیاء کے تبرک میں تعظیم اور غلو کی صورت پیدا ہو جائے اور لوگوں کا وہاں آنا جانا شروع ہو جائے تو اس خطرہ کے پیش نظر کہیں لوگوں

کی عقیدت اس مقام کو وہ حیثیت نہ عطا کر دے کہ جس سے شرک کے پھیلنے کا اندیشہ ہو اور غیر اللہ کی تعظیم کہیں اللہ پاک کی تعظیم کے برابر نہ قرار پائے اس کو ختم کر دینا ضروری ہے جیسا کہ حضرت عمرؓ نے اس درخت کو کٹوا دیا تھا جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے بیعت لی تھی جب حضرت عمرؓ نے وہاں لوگوں کو آتا جاتا دیکھا اگرچہ آج کل کی طرح نہ تو لوگوں نے درخت پر رنگ برنگ جھنڈیاں لگائی تھیں اور نہ ہی حاجت روائی کے ارادے سے وہاں دھاگے باندھے گئے تھے اور نہ ہی اپنی ضرورتوں کے حل کے لئے وہ وہاں آرہے تھے ابھی تک صرف تبرکاً ان کا آنا جانا تھا لیکن خدشہ برابر موجود تھا کہ کہیں ایک دن یہی درخت مسجد ضرار کی شکل نہ اختیار کر جائے۔

سلف صالحین اس مسئلہ میں جس قدر شدت اختیار کرتے ہیں تاکہ مقام توحید پر کوئی دراڑ نمودار نہ ہو امام نووی اور دوسرے متولی ائمہ حضرات اس مسئلہ میں نرمی دکھائی دیتے ہیں عفا اللہ عنا وعنہم اس مسئلہ کی تحقیق کے لیے میری کتاب "ز قبروں پر مسجدیں اور اسلام" کا مطالعہ کریں۔

امام نوویؒ کی تالیفات

۱۔ الاربعین
۲۔ الارشاد فی اصول الحدیث
۳۔ الارشادات الی بیان الاسماء المبہمات فی متون الاسانید۔
۴۔ الاصول والضوابط فی المذہب
۵۔ الایضاح فی مناسک الحاج۔
۶۔ بستان العارفین۔
۷۔ التبیان فی آداب حملۃ القرآن
۸۔ التحریف فی شرح التنبیہ
۹۔ تحفۃ الطالب النبیہ فی شرح التنبیہ
۱۰۔ تحفۃ الوالد وبغیۃ الزاہد۔
۱۱۔ التکریم والتبشیر بمعرفۃ سنن البشیر والنذیر
۱۲۔ تہذیب الاسماء واللغات
۱۳۔ المجموع فی شرح المہذب الشیرازی
۱۴۔ مناسک الحج
۱۵۔ المنہاج شرح مسلم بن حجاج

امام نووی کے حالات معلوم کرنے کے لئے البدایہ، طبقات الشافعیہ، اتحاف النبلاء، تذکرۃ الحفاظ، شذرات الذہب کا مطالعہ کریں۔

مقدمہ ریاض الصالحین

(از امام نوویؒ)

تمام حمد و ثنا خدائے بزرگ و برتر کے لئے لائق اور سزاوار ہیں جو وحدہٗ لاشریک ہے زبردست غالب اور اپنے بندوں کی تقصیروں کو معاف کرنے والا ہے وہ ایسی ذات ہے جو رات کو دن پلٹنے والی ہے صاحب دل البصیرت والوں اور عقل والوں کے لئے اس میں عبرت و نصیحت پنہاں ہے۔ اللہ پاک نے اپنی مخلوق میں سے جس کا انتخاب فرمایا اس کو دنیا سے بے رغبت کر دیا اور اس کے دل کی آنکھوں کو روشن کر دیا چنانچہ وہ لوگ مراقبہ میں مستغرق رہتے ہیں اللہ کی ذات میں مداومت فکر کی وجہ سے وہ طاعات الٰہیہ میں مشغول رہتے ہیں جنت کے حصول کے لئے ہمہ تن اس کی رضا جوئی کے کاموں میں لگے رہتے ہیں اس کی ناراضگی کے تمام دریچوں سے آنکھیں بند کئے ہیں اور جہنم کے عذاب سے ہر وقت خائف و ترساں رہتے ہیں اس پر بھی وہ اللہ کا شکر بجا لاتے ہیں کہ اس نے باوجود حالات و اطوار کی تبدیلی کے ان کو دین اسلام کے سیدھے راہ پر گامزن رہنے کی توفیق عطا فرمائی اور اس کی تعریف میں رطب اللسان رہتے ہیں جس نے ان کو استقامت عطا فرمائی پس میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں جو احسان کرنے والا کریم شفقت کرنے والا مہربان ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اس کے رسول اس کے دوست اور محبوب ہیں جنہوں نے ہم کو سیدھے راہ کی ہدایت کی اور درست دین کی طرف دعوت دی اس پر اللہ کی رحمتیں اور سلام ہو نیز تمام انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام ان کی تمام آل اور تمام صالحین پر رحمتیں اور سلام ہو۔

اما بعد : ارشاد ربانی ہے :

وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون ما ارید منهم من رزق وما ارید ان یطعمون

نہیں پیدا کیا میں نے جن و انس کو مگر اس لئے کہ وہ میری عبادت کریں نہ تو میں ان سے رزق کا ارادہ رکھتا ہوں اور نہ ہی میں چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کھانا کھلائیں۔

معلوم ہوا کہ جن و انس کو پیدا فرمانے کی غرض و غایت عبادت کرنا ہے پس ضروری ہے کہ وہ اسی کام کا اہتمام کریں جن کے لئے انہیں پیدا کیا گیا ہے اور دنیوی اغراض سے روگردانی کریں ذہن نشین کر لیجئے کہ دنیا فنا ہو جانے والا جہان ہے اس کو ہمیشگی نہیں درحقیقت دنیا تیز رو سواری کی

مانند ہے یہ مسرتوں کا مقام نہیں ہے یہ ایسا گھاٹ ہے جس کا پانی ایک نہ ایک دن ختم ہو جائے گا۔ اس لئے دنیا میں اللہ کی عبادت کرنے والے وہ لوگ ہیں جو عقل و دانش کو بروئے کار لاتے ہیں اور دُنیا کی بوالعجبیوں سے اعراض کرتے ہیں۔

ارشادِ خداوندی ہے:۔

انما مثل الحیٰوۃ الدنیا کماء انزلناہ من السماء فاختلط بہ نبات الارض مما یاکل الناس والانعام حتی اذا اخذت الارض زخرفها وازینت وظن اهلها انهم قادرون علیها اتٰها امرنا لیلا او نهارا فجعلنٰها حصیدا کان لم تغن بالامس کذالك نفصل الایت لقوم یتفکرون ٥

دنیا کی زندگی کی مثال مینہ کی سی ہے کہ ہم نے اس کو آسمان سے برسایا پھر اسکے ساتھ سبزہ جسے آدمی اور جانور کھاتے ہیں مل کر نکلا یہاں تک کہ زمین سبزہ سے خوشنما اور آراستہ ہوگئی اور زمین والوں نے خیال کیا کہ وہ اس پر پوری دسترس رکھتے ہیں۔ ناگہاں رات کو یا دن کو ہمارا حکم (عذاب) آپہنچا تو ہم نے اس کو کاٹ کر ایسا کر ڈالا کہ وہ کل تھی ہی نہیں

اسی طرح ہم تفصیل کے ساتھ ایسے لوگوں کے لیے دلائل ذکر کرتے ہیں جو سوچ رکھتے ہیں۔

اس مضمون کی آیات کثرت کے ساتھ موجود ہیں اسی مضمون کو ایک شاعر نے بہت عمدہ بیان بیان کیا ہے ٥

ان للہ عبادا فطنا طلقوا الدنیا وخافوا الفتنا!
نظروا فیها فلما انها لیست لحی وطنا!
جعلوها لجۃ واتخذوا من صالح الاعمال فیها سفنا

"بے شک اللہ کے بندے سمجھدار ہوتے ہیں۔ دنیا کو
طلاق دے دیتے ہیں فتنوں سے خوفزدہ رہتے ہیں
دنیا میں غور و فکر کے بعد اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں

کہ دنیا آبادی کا مسکن نہیں ہے وہ لوگ دنیا کو عمیق سمندر قرار دیتے ہوئے نیک اعمال کی کشتیوں کے ساتھ اس کو عبور کرتے ہیں۔

پس جب دنیا کا حال یہ ہے اور ہمارا حال بھی واضح ہو چکا ہے اور ہم کو پیدا کرنے کا مقصد بھی واضح ہو چکا ہے تو پھر ہم سب کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے آپ کو نیک لوگوں کے راہ پر چلائیں اور جس اہم مقصد کی طرف میں نے اشارہ کیا ہے اس کی تیاری میں لگ جائیں چنانچہ اس کیلئے زیادہ درست اور تمام راستوں سے قریب ترین راستہ یہ ہے کہ احادیث صحیحہ سے ہدایت حاصل کیجائے جو کہ سید الاوّلین والآخرین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح سند کے ساتھ مروی ہیں۔ آپ پر

اور تمام انبیاء پر صلوٰۃ و سلام ہو۔

ارشاد ربانی ہے :

وتعاونوا علی البر والتقوی ـ نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو۔

رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے صحیح سند کے ساتھ مروی ہے :

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال واللہ فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیہ وانہ قال من دل علی خیر فلہ مثل اجر فاعلہ وانہ قال من دعا الی ھدی کان لہ من الاجر مثل اجر من تبعہ لا ینقص ذالک من اجورھم شیئا ۔ وانہ قال لعلی واللہ لان یھدی اللہ بک رجلا واحدا خیر لک من حمر النعم	نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ پاک بندے کی مدد میں ہے جب کہ بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے اور آپ نے فرمایا جو شخص نیک کام کر نیکی راہ نمائی کرتا ہے تو اسے کو نیک کام کرنے والے کے برابر ثواب ملے گا۔ اُن کے ثواب میں سے کمی نہیں ہوگی ۔

نیز آپ نے حضرت علیؓ سے فرمایا بخدا یہ بات ہے کہ اللہ تیرے ذریعہ کسی ایک آدمی کو ہدایت فرما دے تیرے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے ۔

سببِ تالیف

میرے دل میں خیال آیا کہ احادیثِ صحیحہ سے منتخب کرکے ایک مختصر کتاب مرتب کی جائے جو خاص طور پر ان احادیث پر مشتمل ہو جن میں آخرت کا خوف اور اس کے لئے تیاری کی رغبت موجود ہو نیز جن سے ظاہری، باطنی صفائی ہو سکے اور ترغیب و ترہیب کے ملے جلے معانی سے دلوں کو راہِ راست پر لایا جائے تزکیۂ نفس کے لئے کن ریاضتوں کی ضرورت ہے اور تہذیبِ اخلاق کا ملکہ کس طرح جلوہ آرا ہو سکتا ہے جوارح کے علاج کے لئے کن ادویات کی ضرورت ہے دلوں کے اعوجاج کو کیسے دُور کیا جا سکتا ہے اور کن ذرائع کو بروئے کار لاکر عارفین مقامات احسان پر فائز ہوتے ان سب پر مشتمل صحیح حدیثوں کو اکٹھا کیا گیا ہے مستند حدیث کی کتابوں سے ان کو اخذ کیا ہے اور ان کی صحت و شہرت چار سُو عالم میں پھیلی ہوئی ہے۔

انداز ترتیب

باب کے انعقاد کے بعد مناسب آیاتِ قرآنیہ کو ذکر کیا ہے ان کے بعد ان صحیح احادیث کو

ذکر کیا ہے جن سے ان مسائل کا استنباط کیا گیا ہے جن کے اثبات کے لئے ابواب منعقد کیے گئے ہیں اور جہاں کسی آیت یا حدیث میں مشکل لفظ آگیا ہے اس کی وضاحت کر دی گئی ہے اور بعض الفاظ کو ضبط بھی کیا گیا ہے جس جگہ اس کی ضرورت محسوس کی گئی۔

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

سے مراد بخاری اور مسلم کتابیں ہیں۔ آخر میں مجھے امید ہے کہ اگر یہ کتاب پایۂ تکمیل کو پہنچ گئی تو جو شخص انہماک کے ساتھ اس کا مطالعہ کرے گا تو اس کو نیکی کی طرف راہ نمائی کرے گی اور بدکاریوں سے نجات بخشے گی اور میں قارئین سے درخواست کرتا ہوں کہ جب وہ اس کتاب سے فوائد حاصل کریں تو میرے لئے اور میرے والدین، میرے اساتذہ اور تمام مسلمانوں کے لئے دعا کریں اللہ پر ہی میرا بھروسہ ہے جو بہت قریب ہے اور میں اپنے آپ کو اسی کے سپرد کرتا ہوں اسی پر میرا تکیہ اور اعتماد ہے۔

حسبی اللہ ونعم الوکیل ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

(۱)

بَابُ الْاِخْلَاصِ وَاِحْضَارِ النِّيَّةِ فِیْ جَمِيْعِ الْاَعْمَالِ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی:

(۱) وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ۔ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی:

(۲) لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰی مِنْكُمْ۔ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی:

(۳) قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِیْ صُدُوْرِكُمْ اَوْ تُبْدُوْهُ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ۔

۱۔ وَعَنْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَبِیْ حَفْصٍ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بْنِ نُفَيْلِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰی بْنِ رِيَاحِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُرْطِ بْنِ رَزَاحِ بْنِ عَدِیِّ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَیِّ بْنِ غَالِبٍ○ الْقُرَشِیِّ الْعَدَوِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَاِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوٰی: فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَی اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَی اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ۔ وَمَنْ

اِخلاص کا بیان

نیز تمام اعمال ظاہرہ، باطنہ میں نیت ضروری ہے،

ارشاد خداوندی ہے[۱]

(۱) اور ان کو حکم تو یہی ہوا تھا کہ اخلاص عمل کے ساتھ خدا کی عبادت کریں (اور ایک سو ہو کر) اور نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں اور یہی سچا دین ہے۔

(۲) نیز فرمایا[۲] کہ خدا تک نہ ان کا گوشت پہنچتا ہے اور نہ خون بلکہ اس تک تمہاری پرہیزگاری پہنچتی ہے۔

(۳) نیز فرمایا[۳] اے پیغمبر لوگوں سے) کہہ دو کہ کوئی بات تم اپنے دلوں میں مخفی رکھو یا اسے ظاہر کرو خدا اسکو جانتا ہے

امیر المؤمنین ابو حفص عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نفیل کے بیٹے وہ عبد العزیٰ کے بیٹے وہ ریاح کے بیٹے وہ عبداللہ کے بیٹے وہ قرط کے بیٹے وہ رزاح کے بیٹے وہ عدی کے بیٹے وہ کعب کے بیٹے وہ لوی کے بیٹے وہ غالب قریش عدوی کے بیٹے بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمایا: تحقیق تمام اعمال کی صحت کا دارو مدار نیت پر ہے ہر شخص کو اسکے اعمال کا بدلہ نیت کے مطابق ملے گا جس شخص کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی خوشنودی کے لئے ہے تو

---

[۱] بینہ ۵ [۲] حج ۳۷ [۳] آل عمران ۲۹

كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا، أَوِ امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَى صِحَّتِهِ. رَوَاهُ إِمَامَا الْمُحَدِّثِينَ: أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ بَرْدِزْبَهْ الْجُعْفِيُّ الْبُخَارِيُّ وَأَبُو الْحُسَيْنِ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ بْنِ مُسْلِمٍ الْقُشَيْرِيُّ النَّيْسَابُورِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي كِتَابَيْهِمَا اللَّذَيْنِ هُمَا أَصَحُّ الْكُتُبِ الْمُصَنَّفَةِ.

اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہی مقصود ہوگی اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت کے ساتھ نکاح کرنے کی غرض پر ہے تو اسکی ہجرت اسی کی طرف ہے (بخاری، مسلم) اس حدیث کو امام المحدثین ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بن ابراہیم بن مغیرہ بن بردزبہ جعفی بخاریؒ اور امام المحدثین ابوالحسین مسلم بن حجاج بن مسلم قشیری نیشاپوری نے اپنی کتابوں (صحیح بخاری، صحیح مسلم) میں ذکر کیا جو حدیث کی تمام کتابوں میں زیادہ صحیح ہیں۔

٢- وَعَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أُمِّ عَبْدِ اللهِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَغْزُو جَيْشٌ الْكَعْبَةَ فَإِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ. قَالَتْ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ وَفِيهِمْ أَسْوَاقُهُمْ وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ؟ قَالَ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ ثُمَّ يُبْعَثُونَ عَلَى نِيَّاتِهِمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

حضرت عائشہ صدیقہ ام المومنین فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک لشکر کعبہ کے ساتھ جنگ کی غرض سے چڑھائی کرے گا جب وہ چٹیل میدان (بیداء) میں پہنچے گا تو اس کے اگلے، پچھلے تمام لوگوں کو زمین میں دھنسا دیا جائے حضرت عائشہ نے سوال کیا یا رسول اللہ ان تمام کو کیسے دھنسا دیا جائے گا جب کہ ان میں سے بعض لوگ کاروبار کرنے والے اور بعض لوگ بخوشی ان میں شامل نہیں ہیں: آپ نے فرمایا پہلے پچھلے تمام کو دھنسا دیا جائے گا لیکن اپنی نیتوں کے مطابق اٹھائے جائیں گے (بخاری، مسلم) لفظ صرف بخاری کے ہیں۔

٣- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ، وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ، وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَمَعْنَاهُ: لَا هِجْرَةَ مِنْ مَكَّةَ لِأَنَّهَا صَارَتْ دَارَ إِسْلَامٍ.

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فتح مکہ کے بعد ہجرت کرنا درست نہیں البتہ جہاد اور نیت باقی ہیں جب تمہیں جہاد کی طرف نکلنے کے لئے کہا جائے تو کوچ کرو (بخاری ومسلم) حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اب مکہ مکرمہ سے ہجرت کرنے کی ضرورت نہیں اس لئے کہ مکہ دارالاسلام بن چکا ہے۔

٤- وَعَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَقَالَ: إِنَّ بِالْمَدِينَةِ لَرِجَالًا مَا سِرْتُمْ

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنگ میں شریک ہوئے۔ آپ نے فرمایا مدینہ میں کچھ لوگ ایسے ہیں کہ تم جہاں سفر کرتے ہو اور جس وادی سے گزرتے ہو وہی

مَسِيرًا، وَلَا قَطَعْتُمْ وَادِيًا إِلَّا كَانُوا مَعَكُمْ
حَبَسَهُمُ الْمَرَضُ . وَفِي رِوَايَةٍ : « إِلَّا
شَرِكُوكُمْ فِي الْأَجْرِ » رَوَاهُ مُسْلِمٌ - وَرَوَاهُ
الْبُخَارِيُّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ:
رَجَعْنَا مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : إِنَّ أَقْوَامًا
خَلْفَنَا بِالْمَدِينَةِ مَا سَلَكْنَا شِعْبًا وَلَا
وَادِيًا إِلَّا وَهُمْ مَعَنَا ، حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ

٥ - وَعَنْ أَبِي يَزِيدَ مَعْنِ بْنِ يَزِيدَ
ابْنِ الْأَخْنَسِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، وَهُوَ وَ
أَبُوهُ وَجَدُّهُ صَحَابِيُّونَ . قَالَ : كَانَ
أَبِي يَزِيدُ أَخْرَجَ دَنَانِيرَ يَتَصَدَّقُ بِهَا
فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَجُلٍ فِي الْمَسْجِدِ فَجِئْتُ
فَأَخَذْتُهَا فَأَتَيْتُهُ بِهَا - فَقَالَ : وَاللهِ
مَا إِيَّاكَ أَرَدْتُ ، فَخَاصَمْتُهُ إِلَى رَسُولِ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : « لَكَ مَا
نَوَيْتَ يَا يَزِيدُ ، وَلَكَ مَا أَخَذْتَ يَا مَعْنُ »
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

٦ - وَعَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَعْدِ بْنِ أَبِي
وَقَّاصٍ مَالِكِ بْنِ أُهَيْبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافِ
ابْنِ زُهْرَةَ بْنِ كِلَابِ بْنِ مُرَّةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ
لُؤَيٍّ الْقُرَشِيِّ الزُّهْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ،
أَحَدِ الْعَشَرَةِ الْمَشْهُودِ لَهُمْ بِالْجَنَّةِ رَضِيَ
اللهُ عَنْهُمْ - قَالَ : « جَاءَنِي رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي عَامَ
حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ وَجَعٍ اشْتَدَّ بِي
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي قَدْ بَلَغَ بِي
مِنَ الْوَجَعِ مَا تَرَى وَأَنَا ذُو مَالٍ

وہ تمھارے ساتھ ہوتے ہیں بیماری نے ان کو روک رکھا
ہے (دوسری روایت میں ہے) وہ ثواب میں تمھارے ساتھ
شریک ہیں (مسلم) بخاری نے اس حدیث کو انس سے بیان
کیا انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں
غزوہ تبوک سے واپس لوٹے تو آپ نے فرمایا کہ ہمارے
پیچھے مدینہ میں ایسے لوگ رہے جو ہمارے ساتھ
ہی رہے جب ہم کسی گھاٹی، وادی کو عبور کرتے رہے عذر
نے ان کو روک رکھا۔

حضرت معنؓ بن یزید بن اخنس روایت کرتے
ہیں (معن اس کا باپ، دادا سب صحابی ہیں) کہ میرے باپ
یزید نے کچھ دینار صدقہ کرنے کے لئے نکالے اور مسجد میں
ایک آدمی کو دے آئے چنانچہ میں نے اس سے لئے اور
اپنے والد کے پاس لے آیا والد نے کہا بخدا میں نے تجھے
دینے کا ارادہ نہیں کیا تھا پس ہم یہ جھگڑا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے آپ نے فرمایا
اے یزید تجھے تیری نیت کا ثواب ملا اور اے
معن جو مال تم نے لے لیا وہ تمہارا
ہے۔

حضرت ابو اسحاق سعدؓ بن ابی وقاص مالک بن
اہیب بن عبد مناف بن زہرۃ بن کلاب بن مرۃ بن
کعب بن لوی قرشی زہری (عشرہ مبشرہ سے ہیں)
بیان کرتے ہیں کہ حجۃ الوداع کے سال میں سخت بیمار ہو گیا
آپ میری بیمار پرسی کے لئے تشریف لائے میں نے عرض
کیا یا رسول اللہ آپ میری بیماری کی شدت کا ملاحظہ فرما
رہے ہیں میرے پاس مال بہت ہے لیکن میری وارث
صرف میری بیٹی ہے کیا مجھے دو تہائی مال صدقہ کرنے کی
اجازت ہے آپ نے فرمایا نہیں میں نے عرض کیا آدھا ہی
آپ نے فرمایا نہیں میں نے عرض کیا اچھا تو ایک تہائی

وَلَا يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَةٌ لِي أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي؟ قَالَ: لَا قُلْتُ: فَالشَّطْرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ لَا قُلْتُ: فَالثُّلُثُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ أَوْ كَبِيرٌ - إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ، وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ إِلَّا أُجِرْتَ عَلَيْهَا حَتَّى مَا تَجْعَلُ فِي فِي امْرَأَتِكَ قَالَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أُخَلَّفُ بَعْدَ أَصْحَابِي؟ قَالَ إِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللّٰهِ إِلَّا ازْدَدْتَ بِهِ دَرَجَةً وَرِفْعَةً. وَلَعَلَّكَ أَنْ تُخَلَّفَ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ. اَللّٰهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ، لٰكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ، يَرْثِي لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

آپ نے فرمایا ایک تہائی کی اجازت ہے اگرچہ ایک تہائی بھی زیادہ ہے تمہارا اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑنا اس سے بہتر ہے کہ تم ان کو نادار چھوڑو کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں اور تم جو خرچ رضائے الہی کے لئے کروگے یہاں تک کہ وہ لقمہ جو اپنی بیوی کے منہ میں دوگے ان سب کا اجر و ثواب ملے گا پھر میں نے کہا میں اپنے ساتھیوں کے چلے جانے کے بعد پیچھے رہ جاؤں گا آپ نے فرمایا پیچھے رہنے کی صورت میں جو عمل اللہ پاک کی خوشنودی کے لئے کروگے اس کی بنا پر تمہارا مرتبہ بلند ہوگا اور امید ہے کہ تمہیں مزید زندگی ملے کچھ لوگ تم سے فائدہ اٹھائیں جب کہ دوسرے کچھ لوگوں کو تکلیفوں سے دوچار ہونا پڑے اے اللہ میرے صحابہ کی ہجرت کو پورا فرما اور انہیں ناکامی کا منہ دیکھنے سے بچا البتہ سعد بن خولہ کی حالت زار قابل رحم ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کے لئے شفقت کا اظہار کرنا اس بنا پر تھا کہ وہ مکہ میں فوت ہوگیا ہجرت کی سعادت سے محروم رہا (بخاری، مسلم)

۷۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ صَخْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى أَجْسَامِكُمْ، وَلَا إِلَى صُوَرِكُمْ، وَلٰكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور جسموں کو نہیں دیکھتا وہ تو تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے۔ (مسلم)

۸۔ وَعَنْ أَبِي مُوسَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يُقَاتِلُ شَجَاعَةً، وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً وَ

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا ایک آدمی شجاعت دکھانے، دوسرا غیرت جتلانے تیسرا ریاکاری کی غرض سے لڑائی کرتا ہے ان میں سے کون اللہ

يُقَاتِلُ رِيَاءً، أَيُّ ذٰلِكَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ؟ فَقَالَ يَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٩ - وَعَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ نُفَيْعِ بْنِ الْحَارِثِ الثَّقَفِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ». قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ؟ قَالَ: «إِنَّهُ كَانَ حَرِيْصًا عَلَى قَتْلِ صَاحِبِهِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٠ - وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «صَلَاةُ الرَّجُلِ فِيْ جَمَاعَةٍ تَزِيْدُ عَلَى صَلَاتِهِ فِيْ سُوْقِهِ وَبَيْتِهِ بِضْعًا وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً، وَذٰلِكَ أَنَّ أَحَدَهُمْ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ لَا يُرِيْدُ إِلَّا الصَّلَاةَ، لَا يَنْهَزُهُ إِلَّا الصَّلَاةُ لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً إِلَّا رُفِعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ، وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةٌ حَتّٰى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ، فَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي الصَّلَاةِ مَا كَانَتِ الصَّلَاةُ هِيَ تَحْبِسُهُ، وَالْمَلَائِكَةُ يُصَلُّوْنَ عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِيْ مَجْلِسِهِ الَّذِيْ صَلَّى فِيْهِ، يَقُوْلُوْنَ: اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ، مَا لَمْ يُؤْذِ فِيْهِ، مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيْهِ»

کے راہ میں جہاد کر رہا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کے کلمہ کو بلند کرنے کی غرض سے لڑتا ہے۔ وہ اللہ کے راہ میں جہاد کر رہا ہے۔ (بخاری، مسلم)

حضرت ابوبکرۃ ثقفی بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو مسلمان تلوار کو میان سے نکال کر آپس میں ایک دوسرے پر وار کرتے ہیں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنم کے مستحق ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ قاتل تو جہنم کا حقدار ہے لیکن مقتول کس لئے آپ نے فرمایا اس لئے کہ یہ بھی تو اپنے مقابل کو قتل کرنا چاہتا تھا۔

(بخاری، مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کا ثواب بازار یا گھر ادا کرنے کی نسبت ۲۵ درجہ زیادہ ہے اس لئے کہ جب کوئی شخص اچھی طرح سے وضو کرتا ہے پھر نماز کی غرض سے مسجد میں آتا ہے کوئی دوسرا مقصد اس کے پیش نظر نہیں تو ہر قدم کے بدلے میں ایک درجہ بلند ہوتا ہے اور ایک گناہ معاف ہوتا ہے۔ مسجد میں آکر جب تک نماز کے انتظار میں بیٹھا رہتا ہے نماز کے ثواب کا حقدار رہتا ہے اور جو شخص نماز ادا کرنے کے بعد باوضو اور کسی کو تکلیف نہ دیتے ہوئے مسجد میں بیٹھا رہتا ہے فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں اور کہتے ہیں اے اللہ اس پر رحم فرما، اے اللہ اس کو معاف فرما، اے اللہ اس کی توبہ قبول فرما

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ،

وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ وَقَوْلُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَنْهَزُهُ" هُوَ بِفَتْحِ الْيَاءِ وَالْهَاءِ وَبِالزَّايِ: أَيْ يُخْرِجُهُ وَيُنْهِضُهُ.

(بخاری، مسلم)

لفظ مسلم کے ہیں رسول اللہ صلی اللہ کا قول "ینھزہ" یاء اور ہاء کے فتح اور زاء کے ساتھ ہے یعنی اسے نکالتی اور کھڑا کرتی ہے۔

۱۱۔ وَعَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرْوِي عَنْ رَبِّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ: إِنَّ اللهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ ثُمَّ بَيَّنَ ذٰلِكَ: فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً، وَإِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ إِلَى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ، وَإِنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللهُ تَعَالَى عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً، وَإِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد فرماتے ہیں اللہ پاک نے نیکیوں اور برائیوں کو مقرر فرما دیا ہے اور انہیں واضح کر دیا ہے پس جو شخص کسی نیکی کا ارادہ کرتا ہے لیکن ابھی تک کر نہ سکا تو اس کے نامۂ اعمال میں مکمل نیکی لکھنے کا حکم دیتے ہیں اگر ارادہ کرنے کے بعد اس پر عمل بھی کر لیتا ہے تو اس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیوں سے لے کر سات سو بلکہ اس سے بھی کئی گنا زیادہ نیکیوں کا ثواب لکھا جاتا ہے اور اگر برائی کا ارادہ کرتا ہے لیکن اس کو کرتا نہیں ہے تو اللہ پاک اس کے نامۂ اعمال میں مکمل نیکی لکھتے ہیں اگر ارادہ کے بعد اسے کر بیٹھتا ہے تو اس کے نامہ اعمال میں ایک ہی برائی لکھی جاتی ہے۔ (بخاری ومسلم)

۱۲۔ وَعَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: انْطَلَقَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَتّٰى آوَاهُمُ الْمَبِيتُ إِلَى غَارٍ فَدَخَلُوهُ فَانْحَدَرَتْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَسَدَّتْ عَلَيْهِمُ الْغَارَ. فَقَالُوا: إِنَّهُ لَا يُنْجِيكُمْ مِنْ هٰذِهِ الصَّخْرَةِ إِلَّا أَنْ تَدْعُوا اللهَ تَعَالَى بِصَالِحِ أَعْمَالِكُمْ. قَالَ رَجُلٌ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بن خطاب بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے پہلے زمانے کی بات ہے تین آدمی جا رہے تھے یہاں تک کہ وہ رات گزارنے کے لیے ایک غار میں جانے پر مجبور ہو گئے ابھی وہ غار میں داخل ہوئے ہی تھے کہ پہاڑ سے ایک پتھر لڑھکتا ہوا آیا جس نے غار کے منہ کو ان پر بند کر دیا انہوں نے محسوس کیا کہ اس مصیبت سے نجات حاصل ہونے کی صورت یہ ہے کہ اپنے نیک اعمال کا وسیلہ پیش

مِنْهُمْ: اَللّٰهُمَّ كَانَ لِيْ اَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيْرَانِ وَكُنْتُ لَا اَغْبِقُ قَبْلَهُمَا اَهْلًا وَّلَا مَالًا فَنَاٰى بِيْ طَلَبُ الشَّجَرِ يَوْمًا فَلَمْ اُرِحْ عَلَيْهِمَا حَتّٰى نَامَا فَحَلَبْتُ لَهُمَا غَبُوْقَهُمَا فَوَجَدْتُهُمَا نَائِمَيْنِ، فَكَرِهْتُ اَنْ اُوْقِظَهُمَا وَاَنْ اَغْبِقَ قَبْلَهُمَا اَهْلًا اَوْ مَالًا، فَلَبِثْتُ - وَالْقَدَحُ عَلٰى يَدِيْ - اَنْتَظِرُ اسْتِيْقَاظَهُمَا حَتّٰى بَرَقَ الْفَجْرُ وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ - فَاسْتَيْقَظَا فَشَرِبَا غَبُوْقَهُمَا: اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيْهِ مِنْ هٰذِهِ الصَّخْرَةِ، فَانْفَرَجَتْ شَيْئًا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ الْخُرُوْجَ مِنْهُ. قَالَ الْاٰخَرُ: اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ كَانَتْ لِيَ ابْنَةُ عَمٍّ كَانَتْ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَيَّ وَفِيْ رِوَايَةٍ: كُنْتُ اُحِبُّهَا كَاَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ فَاَرَدْتُّهَا عَلٰى نَفْسِهَا فَامْتَنَعَتْ مِنِّيْ حَتّٰى اَلَمَّتْ بِهَا سَنَةٌ مِّنَ السِّنِيْنَ فَجَاءَتْنِيْ فَاَعْطَيْتُهَا عِشْرِيْنَ وَمِائَةَ دِيْنَارٍ عَلٰى اَنْ تُخَلِّيَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ نَفْسِهَا فَفَعَلَتْ، حَتّٰى اِذَا قَدَرْتُ عَلَيْهَا، وَفِيْ رِوَايَةٍ: فَلَمَّا قَعَدْتُّ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ: اِتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفُضَّ الْخَاتَمَ اِلَّا بِحَقِّهٖ، فَانْصَرَفْتُ عَنْهَا وَهِيَ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ وَتَرَكْتُ الذَّهَبَ الَّذِيْ اَعْطَيْتُهَا: اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيْهِ، فَانْفَرَجَتْ

کر کے اللہ تعالیٰ سے دُعا کی جائے ایک آدمی نے دُعا مانگتے ہوئے کہا اے اللہ میرے ماں باپ بہت زیادہ بوڑھے ہو گئے تھے اور میں اپنے اہل و عیال سے پہلے ان کو دودھ پلاتا تھا ایک روز مجھے درختوں کی تلاش دور لے گئی جب میں شام کو واپس دیر سے لوٹا تو ماں باپ سو چکے تھے میں دودھ دوہ کر حسبِ معمول ان کی خدمت میں پہنچا تو وہ سو چکے تھے ان کا جگانا بھی ناگوار نظر آیا اور ان کو دودھ پلانے سے پہلے اہل و عیال کو دودھ پلانا بھی ناگوار گزرا میں رات بھر دودھ کا پیالہ ہاتھ میں اٹھائے ماں باپ کے پاس کھڑا رہا اور ان کو بے آرام کرنا مناسب نہ سمجھا اور بچے میرے پاؤں کے پاس بھوک سے روتے چلاتے رہے یہاں تک کہ صبح طلوع ہوئی وہ نیند سے بیدار ہوئے تو انہیں پہلے دودھ پلایا اے اللہ اگر میں نے یہ کام تیری رضا کے لئے کیا ہے تو ہم سے اس پتھر کی مصیبت کو دور فرما جس میں ہم مبتلا ہیں پتھر تھوڑا سا سرک گیا لیکن غار سے نہ نکل سکتے تھے۔ دوسرے نے کہا اے اللہ میرے چچا کی ایک بیٹی تھی جو مجھے تمام دنیا سے زیادہ بھلی معلوم دکھائی دیتی تھی (ایک روایت میں ہے) میری محبت اس کے ساتھ غیر معمولی تھی جیسا کہ مرد عورتوں سے محبت کرتے ہیں میں نے اس سے تکمیلِ خواہش کا ارادہ کیا۔ لیکن اس نے انکار کیا یہاں تک کہ اس کو قحط سالی نے آ دبایا وہ میرے پاس آئی میں نے اس کو اس شرط پر کہ میرے ساتھ خلوت میں بیٹھے ایک سو بیس دینار دینے پر رضامندی کا اظہار کیا چنانچہ وہ رضامند ہو گئی۔ جب میں نے اس پر قابو پایا ایک روایت میں ہے کہ جب میں اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان بیٹھا تو اس نے کہا اللہ کا ڈر اختیار کر اور ناجائز مہر توڑ۔ میں وہاں سے اٹھا حالانکہ اس لڑکی کی شدید محبت سے دوچار تھا اور ان دیناروں کو وہیں چھوڑ کر آ گیا جو میں نے

الصَّخْرَةُ غَيْرَ أَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيعُونَ الْخُرُوجَ مِنْهَا. وَقَالَ الثَّالِثُ: اَللّٰهُمَّ اسْتَأْجَرْتُ أُجَرَاءَ وَأَعْطَيْتُهُمْ أَجْرَهُمْ غَيْرَ رَجُلٍ وَاحِدٍ تَرَكَ الَّذِيْ لَهُ وَذَهَبَ، فَثَمَّرْتُ أَجْرَهُ حَتّٰى كَثُرَتْ مِنْهُ الْأَمْوَالُ فَجَاءَنِيْ بَعْدَ حِيْنٍ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ أَدِّ إِلَيَّ أَجْرِيْ فَقُلْتُ: كُلُّ مَا تَرٰى مِنْ أَجْرِكَ مِنَ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالرَّقِيْقِ. فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ لَا تَسْتَهْزِئْ بِيْ! فَقُلْتُ: لَا أَسْتَهْزِئُ بِكَ، فَأَخَذَهُ كُلَّهُ فَاسْتَاقَهُ فَلَمْ يَتْرُكْ مِنْهُ شَيْئًا: اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيْهِ، فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ فَخَرَجُوْا يَمْشُوْنَ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

اس کو دیئے گئے اے اللہ اگر میں نے یہ کام تیری رضامندی کے لئے کیا ہے تو ہمیں اس مصیبت سے نجات عطا فرما چنانچہ پتھر ہٹ گیا لیکن باہر نکلنے کی گنجائش نہ تھی۔ تیسرے نے کہا اے اللہ میں نے چند مزدور اجرت پر لگائے تھے ایک مزدور کے علاوہ سبھی مزدوروں کو ان کی اجرت دے دی گئی وہ اپنی مزدوری کو کم سمجھتے ہوئے چھوڑ کر چلا گیا میں اس کی مزدوری کو تجارت میں لگا کر بڑھاتا رہا یہاں تک کہ مال بہت زیادہ ہو گیا کچھ عرصہ کے بعد وہ میرے پاس آیا اس نے کہا اے اللہ کے بندے مجھے میری مزدوری دے دیجئے میں نے کہا جو کچھ تو اپنے سامنے دیکھ رہا ہے سب تیرا مال ہے اونٹ گائے بکریاں غلام سب تیرے ہیں اس نے کہا اے بندۂ خدا میرے ساتھ مذاق نہ کر میں نے کہا میں تیرے ساتھ مذاق نہیں کر رہا تو وہ شخص تمام مال لے کر چلا گیا اور کچھ بھی نہ چھوڑا اے اللہ اگر میں نے یہ کام تیری خوشنودی کے لئے کیا ہے تو ہم سے ہماری مصیبت دور فرما چنانچہ پتھر غار کے منہ سے ہٹ گیا اور وہ باہر نکل آئے اور چلے گئے (بخاری، مسلم)

(۲)

بَابُ التَّوْبَةِ

توبہ کا بیان

قَالَ الْعُلَمَاءُ: اَلتَّوْبَةُ وَاجِبَةٌ مِّنْ كُلِّ ذَنْبٍ فَإِنْ كَانَتِ الْمَعْصِيَةُ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ اللّٰهِ تَعَالٰى لَا تَتَعَلَّقُ بِحَقِّ آدَمِيٍّ فَلَهَا ثَلٰثَةُ شُرُوْطٍ: أَحَدُهَا أَنْ يُّقْلِعَ عَنِ الْمَعْصِيَةِ وَالثَّانِيْ أَنْ يَّنْدَمَ عَلٰى فِعْلِهَا، وَالثَّالِثُ أَنْ يَّعْزِمَ أَنْ لَّا يَعُوْدَ إِلَيْهَا أَبَدًا. فَإِنْ فُقِدَ أَحَدُ الثَّلٰثَةِ لَمْ تَصِحَّ تَوْبَتُهُ، وَإِنْ كَانَتِ الْمَعْصِيَةُ تَتَعَلَّقُ بِآدَمِيٍّ فَشُرُوْطُهَا أَرْبَعَةٌ هٰذِهِ الثَّلٰثَةُ وَأَنْ يَّبْرَأَ مِنْ حَقِّ صَاحِبِهَا، فَإِنْ كَانَتْ مَالًا أَوْ نَحْوَهُ رَدَّهُ إِلَيْهِ،

علماء فرماتے ہیں ہر گناہ سے توبہ کرنا ضروری ہے اگر گناہ کا اللہ اور بندے کے ساتھ تعلق ہے کسی بندے کے ساتھ تعلق نہیں ہے تو اس کے لئے تین شرطیں ہیں ایک یہ کہ وہ گناہ سے باز آ جائے دوسری یہ کہ وہ گناہ پر نادم ہو تیسری یہ کہ وہ عزم کرے کہ پھر کبھی اس گناہ میں مبتلا نہ ہوگا اگر ان تین شرطوں میں سے ایک کا بھی فقدان ہوگا تو توبہ منظور نہ ہوگی لیکن اگر گناہ کا تعلق کسی آدمی کے ساتھ ہے تو اس کے لئے چار شرطیں ہیں پہلی تین شرطوں کے ساتھ چوتھی شرط یہ ہے کہ متعلقہ آدمی کے حق سے برأت کا اظہار کرے اگر کسی کا مال وغیرہ لیا ہے تو اس کو واپس کرے اگر تہمت کا معاملہ ہے تو اس کو حد لگانے کی گنجائش عطا کرے

وَإِنْ كَانَ حَدَّ قَذْفٍ وَنَحْوَهُ مَكَّنَهُ مِنْهُ أَوْ طَلَبَ عَفْوَهُ، وَإِنْ كَانَ غِيبَةً اسْتَحَلَّهُ مِنْهَا. وَيَجِبُ أَنْ يَتُوبَ مِنْ جَمِيعِ الذُّنُوبِ، فَإِنْ تَابَ مِنْ بَعْضِهَا صَحَّتْ تَوْبَتُهُ عِنْدَ أَهْلِ الْحَقِّ مِنْ ذَلِكَ الذَّنْبِ وَبَقِيَ عَلَيْهِ الْبَاقِي. وَقَدْ تَظَاهَرَتْ دَلَائِلُ الْكِتَابِ، وَالسُّنَّةِ، وَإِجْمَاعِ الْأُمَّةِ عَلَى وُجُوبِ التَّوْبَةِ.

یا اس سے معاف کرائے اگر غیبت ہے تو اس سے معافی طلب کرے نیز تمام گناہوں سے توبہ کرنا ضروری ہے اگر بعض گناہوں سے توبہ کرے تو اہل سنت کے نزدیک ان سے توبہ درست سمجھی جائے گی اور بقیہ گناہوں سے توبہ کرنا اس کے ذمہ باقی رہے گا کتاب اللہ سنت رسول اللہ اور اجماع امت کے دلائل توبہ کے فرض ہونے پر شہادت دے رہے ہیں۔

قَالَ اللهُ تَعَالَى:

(۴) وَتُوبُوا إِلَى اللهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۞

ارشاد خداوندی ہے۔
اور تم سب خدا کے آگے توبہ کرو تاکہ فلاح پاؤ (۱)

وَقَالَ اللهُ تَعَالَى

(۵) اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ

ارشاد خداوندی ہے۔
اپنے پروردگار سے بخشش مانگو اور اس کے آگے توبہ کرو (۲)

وَقَالَ اللهُ تَعَالَى

(۶) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللهِ تَوْبَةً نَصُوحًا

نیز فرمایا مومنو خدا کے آگے صاف دل سے توبہ کرو (۳)

۱۳ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "وَاللهِ إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِينَ مَرَّةً" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے بخدا میں ایک دن میں ستر بار سے بھی زیادہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت اور توبہ کرتا ہوں۔ (بخاری)

۱۴ - وَعَنِ الْأَغَرِّ بْنِ يَسَارٍ الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يَا أَيُّهَا النَّاسُ تُوبُوا إِلَى اللهِ وَاسْتَغْفِرُوهُ فَإِنِّي أَتُوبُ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت اغرّ بن یسار مزنی بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو بارگاہ الٰہی میں توبہ کرو اور اس سے مغفرت طلب کرو میں روزانہ سو بار توبہ کرتا ہوں۔ (مسلم)

۱۵ - وَعَنْ أَبِي حَمْزَةَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ خَادِمِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ

حضرت انس بن مالک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم نقل کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible] (۲) سورۃ ہود (۳) سورۃ التحریم ۸

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَلّٰهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ مِنْ أَحَدِكُمْ سَقَطَ عَلٰى بَعِيْرِهٖ وَقَدْ أَضَلَّهٗ فِيْ أَرْضٍ فَلَاةٍ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - وَفِيْ رِوَايَةِ الْمُسْلِمِ: "لَلّٰهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ حِيْنَ يَتُوْبُ إِلَيْهِ مِنْ أَحَدِكُمْ كَانَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ بِأَرْضٍ فَلَاةٍ فَانْفَلَتَتْ مِنْهُ وَعَلَيْهَا طَعَامُهٗ وَشَرَابُهٗ فَأَيِسَ مِنْهَا فَأَتٰى شَجَرَةً فَاضْطَجَعَ فِيْ ظِلِّهَا وَقَدْ أَيِسَ مِنْ رَاحِلَتِهٖ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ هُوَ بِهَا قَائِمَةً عِنْدَهٗ فَأَخَذَ بِخِطَامِهَا ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ: اَللّٰهُمَّ أَنْتَ عَبْدِيْ وَأَنَا رَبُّكَ، أَخْطَأَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ"

نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ پر اس انسان سے بھی زیادہ خوشی کا اظہار کرتا ہے جس نے جنگل میں اپنا اونٹ گم کر دیا پھر اس نے اس کو پا لیا (بخاری، مسلم) مسلم کی روایت میں ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ پر اس شخص سے زیادہ خوش ہوتا ہے جو جنگل میں اپنی سواری پر سوار تھا کھانے پینے کا سامان بھی ساتھ تھا اچانک سواری چھوٹ گئی بسیار تلاش کے بعد مایوس ہو کر وہ ایک درخت کے سائے میں لیٹ گیا اسی حالت میں اچانک وہ کیا دیکھتا ہے کہ اونٹنی اس کے پاس آن کھڑی ہوتی ہے چنانچہ وہ اس کی مہار پکڑتے ہوئے انتہائی خوشی کے عالم میں کہہ دیتا ہے اے اللہ تو میرا بندہ اور میں تیرا پروردگار ہوں انتہائی خوشی کے عالم میں غلطی کے ساتھ اس نے یہ جملہ کہا۔

۱۶ - وَعَنْ أَبِيْ مُوْسٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَبْسُطُ يَدَهٗ بِاللَّيْلِ لِيَتُوْبَ مُسِيْءُ النَّهَارِ وَيَبْسُطُ يَدَهٗ بِالنَّهَارِ لِيَتُوْبَ مُسِيْءُ اللَّيْلِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا سورج کے مغرب سے طلوع ہونے تک ہر رات اللہ تعالیٰ اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ دن بھر گناہ کرنے والا رات کو توبہ کر لے اور دن کو ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ رات بھر گناہ کرنے والا توبہ کر لے۔ (مسلم)

۱۷ - وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ تَابَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مغرب کی طرف سے سورج طلوع ہونے سے پہلے توبہ کر لے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتے ہیں (مسلم)

۱۸ - وَعَنْ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يُغَرْغِرْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۹ - وَعَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ: أَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَسْأَلُهُ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ: مَا جَاءَ بِكَ يَا زِرُّ؟ فَقُلْتُ: اِبْتِغَاءَ الْعِلْمِ فَقَالَ: "إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَضَعُ أَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَطْلُبُ فَقُلْتُ: إِنَّهُ قَدْ حَكَّ فِي صَدْرِي الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ بَعْدَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ وَكُنْتَ امْرَأً مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ أَسْأَلُكَ هَلْ سَمِعْتَهُ يَذْكُرُ فِي ذٰلِكَ شَيْئًا؟ قَالَ: نَعَمْ كَانَ يَأْمُرُنَا إِذَا كُنَّا سَفْرًا - أَوْ مُسَافِرِينَ أَنْ لَا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ، لٰكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ فَقُلْتُ: هَلْ سَمِعْتَهُ يَذْكُرُ فِي الْهَوٰى شَيْئًا؟ قَالَ نَعَمْ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَبَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهُ إِذْ نَادَاهُ أَعْرَابِيٌّ بِصَوْتٍ لَهُ جَهْوَرِيٍّ: يَا مُحَمَّدُ، فَأَجَابَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوًا مِنْ صَوْتِهِ هَاؤُمُ فَقُلْتُ لَهُ: وَيْحَكَ اغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ فَإِنَّكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ نُهِيتَ عَنْ هٰذَا! فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَا أَغْضُضُ. قَالَ الْأَعْرَابِيُّ: اَلْمَرْءُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَمَا زَالَ يُحَدِّثُنَا حَتّٰى ذَكَرَ

عالم نزع طاری ہونے سے پہلے قبول کر لیتا ہے (ترمذی) ترمذی نے کہا حدیث حسن ہے۔

حضرت زر بن حبیش بیان کرتے ہیں کہ میں صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے موزوں کے مسح کے بارے میں دریافت کرنے حاضر ہوا چنانچہ اس نے پوچھا زر! کیسے آنا ہوا میں نے جواب دیا علم حاصل کرنے کے لئے اس نے کہا فرشتے اپنے پروں کو طالب علم کے لئے اس کے طلب علم پر خوش ہوتے ہوئے بچھا دیتے ہیں میں نے کہا میرے دل میں پیشاب پاخانہ کے بعد موزوں پر مسح کرنے کے متعلق شک لاحق ہو گیا چونکہ آپ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں اس لئے آپ سے دریافت کرنے کے لیے حاضر ہو گیا ہوں کیا اس بارے میں آپ نے آپ سے کچھ سنا ہے صفوان نے اثبات میں جواب دیا جب ہم سفر میں ہوتے تو آپ فرماتے کہ ہم تین دن اور تین رات تک (سوائے جنابت کے) موزوں کو نہ اتاریں لیکن پاخانہ، پیشاب، نیند کے بعد اتارنے کی ضرورت نہیں میں نے پوچھا محبت کے متعلق بھی آپ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے اس نے کہا جی ہاں ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہم آپ کے پاس تھے کہ ایک جنگلی نے اونچی آواز کے ساتھ آپ کو بلاتے محمد! کہہ کر پکارا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی زوردار آواز کے ساتھ جواب دیتے ہوئے کہا آ گئے! میں نے اس سے کہا تجھ پر افسوس ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھ کر اونچی آواز کرتا ہے حالانکہ اس سے منع کیا گیا ہے پس اپنی آواز کو پست کر اس نے جواب دیا بخدا میں اپنی آواز پست نہیں کروں گا جنگلی نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا ایک آدمی ایک قوم سے محبت کا اظہار کرتا ہے لیکن ابھی تک ملاقات کے

بَابًا مِّنَ الْمَغْرِبِ مَسِيْرَةُ عَرْضِهٖ اَوْ يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ عَرْضِهٖ اَرْبَعِيْنَ اَوْ سَبْعِيْنَ عَامًا قَالَ سُفْيَانُ اَحَدُ الرُّوَاةِ : قِبَلَ الشَّامِ خَلَقَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ مَفْتُوْحًا لِلتَّوْبَةِ لَا يُغْلَقُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْهُ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ غَيْرُهٗ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

٢٠- وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ سَعْدِ بْنِ مَالِكِ ابْنِ سِنَانٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَانَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ نَفْسًا فَسَاَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْضِ فَدُلَّ عَلٰى رَاهِبٍ فَاَتَاهُ فَقَالَ: اِنَّهٗ قَتَلَ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ نَفْسًا فَهَلْ لَّهٗ مِنْ تَوْبَةٍ؟ فَقَالَ: لَا، فَقَتَلَهٗ فَكَمَّلَ بِهٖ مِائَةً، ثُمَّ سَاَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْضِ فَدُلَّ عَلٰى رَجُلٍ عَالِمٍ فَقَالَ: اِنَّهٗ قَتَلَ مِائَةَ نَفْسٍ فَهَلْ لَّهٗ مِنْ تَوْبَةٍ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، وَمَنْ يَّحُوْلُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ التَّوْبَةِ؟ اِنْطَلِقْ اِلٰى اَرْضِ كَذَا وَكَذَا فَاِنَّ بِهَا اُنَاسًا يَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى فَاعْبُدِ اللّٰهَ مَعَهُمْ وَلَا تَرْجِعْ اِلٰى اَرْضِكَ فَاِنَّهَا اَرْضُ سُوْءٍ، فَانْطَلَقَ حَتّٰى اِذَا نَصَفَ الطَّرِيْقَ اَتَاهُ الْمَوْتُ فَاخْتَصَمَتْ فِيْهِ مَلٰٓئِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلٰٓئِكَةُ الْعَذَابِ فَقَالَتْ مَلٰٓئِكَةُ الرَّحْمَةِ: جَآءَ تَائِبًا مُّقْبِلًا بِقَلْبِهٖ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى، وَقَالَتْ مَلٰٓئِكَةُ الْعَذَابِ: اِنَّهٗ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ، فَاَتَاهُمْ مَلَكٌ فِيْ صُوْرَةِ اٰدَمِيٍّ فَجَعَلُوْهُ

اسباب میسر نہیں آسکتے آپ نے فرمایا قیامت کے روز ہر ایک کا کیساتھ ہوگا جس کیساتھ وہ محبت رکھتا تھا اسکے بعد آپ مسلسل بیان فرماتے رہے یہاں تک کہ آپ نے مغرب کی طرف کے ایک دروازے کا ذکر کیا جس کی مسافت چالیس یا ستر سال ہے یا سوار اسکی چوڑائی میں چالیس یا ستر برس تک چلتا رہیگا حدیث کے ایک راوی سفیان اور کہتے ہیں اس دروازے کو اللہ تعالیٰ نے جب زمین آسمان پیدا فرمائے توبہ کیلئے کھولا ہوا ہے بند نہیں ہوگا جبتک سورج مغرب کی طرف سے نہ نکلے

حضرت ابو سعید خدری بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا پہلی قوموں میں ایک آدمی نے ننانوے آدمیوں کو قتل کر ڈالا اس نے معلوم کرنا چاہا کہ اس وقت روئے زمین پر سب سے بڑا عالم کون ہے ایک راہب کی نشاندہی کی گئی اس نے راہب سے کہا کہ اس نے ننانوے آدمیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا ہے کیا توبہ کی کوئی صورت ہے راہب نے کہا نہیں اس نے راہب کو بھی قتل کر ڈالا چنانچہ سو کی تعداد پوری کر دی پھر اس نے دریافت کیا کہ روئے زمین پر کون بڑا عالم ہے چنانچہ ایک عالم کے متعلق بتایا گیا اس نے اس عالم کہا کہ وہ سو آدمیوں کو قتل کر چکا ہے کیا توبہ قبول ہو سکتی ہے اس عالم نے جواب دیا ہاں توبہ کی قبولیت سے کونسی چیز رکاوٹ بن سکتی ہے فلاں علاقے میں جاؤ وہاں کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف رہتے ہیں تو بھی ان کی رفاقت میں اللہ کی عبادت میں مشغولیت اختیار فرما اور اپنے ملک کی طرف واپس نہ آنا وہ بری زمین ہے وہ شخص چل دیا جب نصف مسافت پر پہنچا تو فوت ہو گیا اب اس کے متعلق رحمت اور عذاب کے فرشتوں کے درمیان جھگڑا کھڑا ہو گیا رحمت کے فرشتوں کا موقف تھا کہ یہ انسان تائب ہو کر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوا عذاب کے فرشتوں نے کہا اس نے تو کبھی کوئی نیک کام نہیں کیا تھا چنانچہ تصفیہ کے لئے ایک فرشتہ انسانی شکل میں آیا تمام نے اس کو ثالث تسلیم کر لیا اس نے کہا دونوں طرف کی زمین ناپ لو جس طرف کی مسافت کم ہوگی اسی کا

بينهم، أي حكمًا «فقال قيسوا ما بين
الأرضين فإلى أيتهما كان أدنى فهو له
فقاسوا فوجدوه أدنى إلى الأرض التي
أراد فقبضته ملائكة الرحمة» متفق
عليه. وفي رواية في الصحيح «فكان
إلى القرية الصالحة أقرب بشبر فجعل
من أهلها» وفي رواية في الصحيح
«فأوحى الله تعالى إلى هذه أن تباعدي
وإلى هذه أن تقربي وقال: قيسوا ما
بينهما. فوجدوه إلى هذه أقرب بشبر
فغفر له». وفي رواية «فنأى بصدره
نحوها».

٢١- وعن عبد الله بن كعب بن
مالك، وكان قائد كعب رضي الله عنه
من بنيه حين عمي قال: سمعت كعب
ابن مالك رضي الله عنه يحدث بحديثه
حين تخلف عن رسول الله صلى الله عليه
وسلم في غزوة تبوك. قال كعب: لم
أتخلف عن رسول الله صلى الله عليه
وسلم في غزوة غزاها قط إلا في غزوة
تبوك غير أني قد تخلفت في غزوة
بدر ولم يعاتب أحد تخلف عنه.
إنما خرج رسول الله صلى الله عليه
وسلم والمسلمون يريدون عير قريش
حتى جمع الله تعالى بينهم وبين
عدوهم على غير ميعاد. ولقد
شهدت مع رسول الله صلى الله عليه
وسلم ليلة العقبة حين تواثقنا على
الإسلام، وما أحب أن لي بها مشهد

استحقاق اس بنیاد پر ہو گا جب زمین کو ناپا گیا تو جس طرف وہ جا رہا تھا اس کی مسافت کم نکلی اس بنیاد پر رحمت کے فرشتوں نے اس کی روح کو اپنے قبضہ میں کر لیا (بخاری مسلم) اور صحیح کی ایک روایت میں ہے کہ وہ نیک لوگوں کی بستی کی طرف ایک بالشت زیادہ تھا اس لئے اس کو ان میں شمار کیا گیا نیز صحیح کی ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس بستی کی طرف وحی نازل فرمائی کہ تو دور ہو جا اور دوسری بستی کو نزدیک ہونے کا حکم دیا اور ان کے درمیان کی زمین کو ناپنے کا حکم دیا تو وہ نیک لوگوں کی زمین کے ایک بالشت قریب نکلا پس اسے معاف کر دیا گیا اور ایک روایت میں ہے کہ وہ اپنے سینے کے بل سرک کر اس سے دور ہو گیا۔

حضرت عبد اللہ بن کعب روایت کرتے ہیں وہ اپنے باپ کعب بن مالکؓ کے نابینا ہو جانے کے بعد اس کے قائد تھے وہ اپنے باپ کے جنگ تبوک میں پیچھے رہ جانے کے واقعہ کو بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں میرے باپ کعب نے فرمایا کہ میں غزوہ تبوک کے علاوہ کسی جنگ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے الگ نہیں رہا البتہ غزوہ بدر میں بھی شریک نہ ہو سکا اور غزوہ بدر میں نہ شریک ہونے والے مورد عتاب نہ ہوئے اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمان قریش کے قافلے کے لئے نکلے تھے بلا ارادہ اللہ تعالیٰ نے دشمنوں کے ساتھ مقابلہ کروا دیا عقبہ کی رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا جہاں ہم نے اسلام پر ڈٹے رہنے کا پختہ عہد کیا میرے نزدیک اس کی بجائے جنگ بدر میں شریک ہونا زیادہ محبوب نہ تھا اگرچہ عام طور پر لوگوں میں غزوہ بدر کا چرچا بنسبت بیعت عقبہ کے بہت زیادہ ہے غزوہ تبوک سے میرے پیچھے رہنے کا واقعہ یوں ہے کہ میں ان دنوں بنسبت دوسرے غزوات کے زیادہ قوت کا مالک اور بہت مالدار تھا خدا کی قسم اس سے

بَدْرٍ وَإِنْ كَانَتْ بَدْرٌ أَذْكَرَ فِي النَّاسِ مِنْهَا، وَكَانَ مِنْ خَبَرِي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ أَنِّي لَمْ أَكُنْ قَطُّ أَقْوَى وَلَا أَيْسَرَ مِنِّي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْهُ فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ، وَاللّٰهِ مَا جَمَعْتُ قَبْلَهَا رَاحِلَتَيْنِ قَطُّ حَتّٰى جَمَعْتُهُمَا فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ غَزْوَةً إِلَّا وَرّٰى بِغَيْرِهَا حَتّٰى كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ غَزَاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرٍّ شَدِيدٍ، وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيدًا وَمَفَازًا وَاسْتَقْبَلَ عَدَدًا كَثِيرًا، فَجَلّٰى لِلْمُسْلِمِينَ أَمْرَهُمْ لِيَتَأَهَّبُوا أُهْبَةَ غَزْوِهِمْ فَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِمُ الَّذِي يُرِيدُ، وَالْمُسْلِمُونَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ كَثِيرٌ وَلَا يَجْمَعُهُمْ كِتَابٌ حَافِظٌ يُرِيدُ بِذٰلِكَ الدِّيوَانَ» قَالَ كَعْبٌ فَقَلَّ رَجُلٌ يُرِيدُ أَنْ يَتَغَيَّبَ إِلَّا ظَنَّ أَنَّ ذٰلِكَ سَيَخْفٰى بِهِ مَا لَمْ يَنْزِلْ فِيهِ وَحْيٌ مِنَ اللّٰهِ، وَغَزَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْغَزْوَةَ حِينَ طَابَتِ الثِّمَارُ وَالظِّلَالُ فَأَنَا إِلَيْهَا أَصْعَرُ فَتَجَهَّزَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ وَطَفِقْتُ أَغْدُو لِكَيْ أَتَجَهَّزَ مَعَهُ فَأَرْجِعُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا وَأَقُولُ فِي نَفْسِي: أَنَا قَادِرٌ عَلٰى ذٰلِكَ إِذَا أَرَدْتُ فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ يَتَمَادٰى بِي حَتَّى اسْتَمَرَّ بِالنَّاسِ الْجِدُّ فَأَصْبَحَ

قبل مجھے کبھی دو سواریاں میسر نہیں آئیں لیکن اس جنگ تک میرے پاس دو سواریاں موجود تھیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ جب بھی کسی محاذ پر جنگ کرنے کے لئے تیاری فرماتے تو اس کو پردہ اخفا میں رکھتے ہوئے دوسرے محاذ کا نام لیتے لیکن جنگ تبوک کے لئے جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تیاری فرما رہے تھے تو گرمی شدت کی پڑ رہی تھی سفر لمبا تھا لق و دق جنگلات کو طے کرنا تھا دشمن تعداد میں زیادہ تھے اس لئے آپ نے واشگاف الفاظ میں محاذ کا تعین فرمایا تاکہ وہ جنگ کی مکمل تیاری کریں۔ مسلمانوں کی تعداد کافی تھی کسی رجسٹر میں انکے ناموں کا اندراج نہ تھا پس جو شخص جنگ میں شریک نہ ہوتا جب تک کہ اس کے متعلق وحی نازل ہوتی اس کی غیر حاضری کا کسی کو پتہ نہ چلتا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ سے جنگ کے لئے نکلے تو اس وقت میوہ جات پک چکے تھے اور درختوں کے سائے گھنے ہو چکے تھے کعبؓ کہتے ہیں میرا میلان پھلوں اور درختوں کے سایوں میں رہنے کی طرف زیادہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمان جنگ کی تیاری کر چکے تھے ہیں صبح کے وقت جنگ کی تیاری کے لئے آمادہ ہوتا مگر میرا ارادہ تشنہ تکمیل رہتا اور دل ہی دل میں سوچتے ہوئے کہہ اٹھتا کہ میں جب چاہوں گا کر گزروں گا تمام وسائل میسر ہیں میں اسی کشمکش میں رہا لیکن لوگوں نے سفر کی تیاریاں مکمل کر لیں چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت پر صحابہ کرامؓ صبح سویرے جنگ تبوک کے لئے گھروں سے نکل کھڑے ہوئے لیکن میں سفر کے سامان کی تیاری نہ کر سکا دوسرے روز بھی کچھ کئے بغیر واپس آ گیا مسلسل میری یہی کیفیت رہی تھا ہر ایک محاذ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَادِيًا وَّالْمُسْلِمُوْنَ مَعَهٗ وَلَمْ اَقْضِ مِنْ جِهَازِيْ شَيْئًا ثُمَّ غَدَوْتُ فَرَجَعْتُ وَلَمْ اَقْضِ شَيْئًا فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ يَتَمَادٰى بِيْ حَتّٰى اَسْرَعُوْا وَتَفَارَطَ الْغَزْوُ فَهَمَمْتُ اَنْ اَرْتَحِلَ فَاُدْرِكَهُمْ فَيَا لَيْتَنِيْ فَعَلْتُ، ثُمَّ لَمْ يُقَدَّرْ ذٰلِكَ لِيْ فَطَفِقْتُ اِذَا خَرَجْتُ فِي النَّاسِ بَعْدَ خُرُوْجِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْزُنُنِيْ اَنِّيْ لَا اَرٰى لِيْ اُسْوَةً اِلَّا رَجُلًا مَغْمُوْصًا عَلَيْهِ فِي النِّفَاقِ اَوْ رَجُلًا مِمَّنْ عَذَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنَ الضُّعَفَاءِ وَلَمْ يَذْكُرْنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَلَغَ تَبُوْكَ، فَقَالَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْقَوْمِ بِتَبُوْكَ: مَا فَعَلَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ سَلِمَةَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَبَسَهٗ بُرْدَاهُ وَالنَّظَرُ فِيْ عِطْفَيْهِ. فَقَالَ لَهٗ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: بِئْسَ مَا قُلْتَ! وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ اِلَّا خَيْرًا، فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا هُوَ عَلٰى ذٰلِكَ رَاٰى رَجُلًا مُبَيِّضًا يَزُوْلُ بِهِ السَّرَابُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُنْ اَبَا خَيْثَمَةَ فَاِذَا هُوَ اَبُوْ خَيْثَمَةَ الْاَنْصَارِيُّ وَهُوَ الَّذِيْ تَصَدَّقَ بِصَاعِ التَّمْرِ حِيْنَ لَمَزَهُ الْمُنَافِقُوْنَ قَالَ كَعْبٌ: فَلَمَّا بَلَغَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَوَجَّهَ قَافِلًا مِّنْ تَبُوْكَ حَضَرَنِيْ بَثِّيْ فَطَفِقْتُ اَتَذَكَّرُ الْكَذِبَ وَاَقُوْلُ بِمَ

کی طرف تیزی کے ساتھ جا رہے تھے مجھے برابر یہ خیال دامنگیر رہا کہ میں جب بھی نکل پڑا تو ان سے جا ملوں گا کاش میں اس خیال کو عملی جامہ پہنا دیتا لیکن میرے مقدر میں یہ نہ تھا رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لے جانے کے بعد جب میں مدینہ کے بازاروں میں نکلتا تو مجھے یہ دیکھ کر دکھ ہوتا کہ سوائے منافقین اور معذور وکمزور انسانوں کے میرے جیسا مجھے کوئی نظر نہ آتا تبوک پہنچ کر آپ نے مجھے یاد فرمایا پاس بیٹھنے والے لوگوں سے پوچھا کعبؓ بن مالک کا کیا بنا بنو سلمۃ کے ایک آدمی نے کہا اس کو اس کی دو چادروں اور اپنے دونوں پہلوؤں کی طرف دیکھنے سے روک لیا ہے حضرت معاذ بن جبل جھٹ اٹھے کہنے لگے تم نے غلط کہا بخدا اے اللہ کے رسول اس کے متعلق ہم تو سوائے بھلائی کے کچھ نہیں جانتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے، اسی دوران آپ نے ایک سفید پوش آدمی کو ریگستان میں آتے ہوئے دیکھا آپ نے فرمایا "ابوخیثمہ" واقعی وہ ابوخیثمہ ہی نکلا یہ وہ انسان تھے جس پر منافقین نے زبان طعن دراز کی تھی جب اس نے ایک صاع کھجوریں خیرات کی تھیں حضرت کعبؓ بیان کرتے ہیں جب مجھے پتہ چلا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے وطن کی جانب آ رہے ہیں تو مجھے غم و اندوہ نے گھیر لیا اور میں جھوٹ بنانے کے لئے سوچنے لگا اب کون سی تدبیر کل مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی سے بچا سکے گی گھر والوں میں سے جو لوگ سمجھدار تھے ان سے بھی مدد طلب

أَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ غَدًا وَأَسْتَعِينُ عَلَى
ذٰلِكَ بِكُلِّ ذِي رَأْيٍ مِنْ أَهْلِي، فَلَمَّا قِيلَ
إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَدْ أَظَلَّ قَادِمًا زَاحَ عَنِّي الْبَاطِلُ حَتّٰى
عَرَفْتُ أَنِّي لَمْ أَنْجُ مِنْهُ بِشَيْءٍ أَبَدًا
فَأَجْمَعْتُ صِدْقَهُ وَأَصْبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَادِمًا، وَكَانَ إِذَا
قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَرَكَعَ فِيهِ
رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ، فَلَمَّا فَعَلَ
ذٰلِكَ جَاءَهُ الْمُخَلَّفُونَ يَعْتَذِرُونَ
إِلَيْهِ وَيَحْلِفُونَ لَهُ، وَكَانُوا بِضْعًا وَ
ثَمَانِينَ رَجُلًا فَقَبِلَ مِنْهُمْ عَلَانِيَتَهُمْ
وَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَوَكَلَ
سَرَائِرَهُمْ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى حَتّٰى جِئْتُ
فَلَمَّا سَلَّمْتُ تَبَسَّمَ تَبَسُّمَ الْمُغْضَبِ
ثُمَّ قَالَ: تَعَالَ. فَجِئْتُ أَمْشِي حَتّٰى
جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لِي مَا خَلَّفَكَ؟
أَلَمْ تَكُنْ قَدِ ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ قَالَ قُلْتُ:
يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي وَاللّٰهِ لَوْ جَلَسْتُ عِنْدَ
غَيْرِكَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا لَرَأَيْتُ أَنِّي سَأَخْرُجُ
مِنْ سَخَطِهِ بِعُذْرٍ، لَقَدْ أُعْطِيتُ جَدَلًا وَ
لٰكِنِّي وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَئِنْ حَدَّثْتُكَ
الْيَوْمَ حَدِيثَ كَذِبٍ تَرْضَى بِهِ عَنِّي
لَيُوشِكَنَّ اللّٰهُ يُسْخِطُكَ عَلَيَّ وَإِنْ
حَدَّثْتُكَ حَدِيثَ صِدْقٍ تَجِدُ عَلَيَّ
فِيهِ إِنِّي لَأَرْجُو فِيهِ عُقْبَى اللّٰهِ
عَزَّ وَجَلَّ وَاللّٰهِ مَا كَانَ لِي مِنْ عُذْرٍ
وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ قَطُّ أَقْوَى وَلَا أَيْسَرَ
مِنِّي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ قَالَ فَقَالَ

رہا تھا پھر جب مجھے کہا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عنقریب آنے والے ہیں تو فرسودہ خیالات ذہن سے محو ہونے لگے اور میں نے محسوس کیا دروغ گوئی سے مجھے نجات حاصل نہیں ہوگی پس میں نے سچ بولنے کا عزم کر لیا اگلی صبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے آپ کی عادت مبارک تھی جب آپ سفر سے واپس آتے تو پہلے مسجد تشریف لا کر دو رکعت نماز ادا فرماتے پھر لوگوں کے درمیان بیٹھ جاتے حسب معمول جب آپ نے ایسا کیا تو تبوک سے پیچھے رہنے والے لوگ عذر خواہی کرتے ہوئے قسمیں اٹھاتے ہوئے آپ کی خدمت میں آنے لگے یہ لوگ کچھ اوپر اسی تھے آپ نے ان کی ظاہری حالت کو دیکھ کر ان کے عذر کو قبول فرمایا ان سے بیعت لی اور ان کے لئے دعائے مغفرت کی اور ان کی باطنی حالت کو اللہ کے سپرد کر دیا بالآخر میں حاضر ہوا سلام کہا آپ مسکرائے تو ضرور لیکن ناراض دکھائی دیتے تھے فرمایا آؤ میں آپ کے سامنے جا کر بیٹھ گیا آپ نے فرمایا تمہارے پیچھے رہ جانے کی کیا وجہ تھی کیا تم نے سواری خرید نہیں لی تھی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر میں آپ کے علاوہ کسی دنیا دار انسان کے پاس بیٹھا ہوتا تو یقیناً میں عذر خواہی کرتا ہوا اسکی ناراضگی سے نجات حاصل کر لیتا مجھے نطق آفرینی کا ملکہ حاصل ہے لیکن خدا کی قسم میں خوب جانتا ہوں اگر جھوٹ کہہ کر آپ کو راضی کر لیا تو یقیناً اللہ تعالیٰ آپ کو مجھ پر ناراض کر دے گا۔ اور اگر میں سچی بات کہہ دوں تو آپ مجھ پر ناراض ہو جائیں گے لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے اچھے انجام کی امید ہے خدا کی قسم مجھے کچھ عذر نہیں تھا خدا کی قسم میں کبھی اتنا مضبوط اور مالدار نہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص نے سچ۔

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَّا هٰذَا فَقَدْ صَدَقَ فَقُمْ حَتّٰى يَقْضِيَ اللّٰهُ فِيْكَ. وَسَارَ رِجَالٌ مِّنْ بَنِيْ سَلِمَةَ فَاتَّبَعُوْنِيْ فَقَالُوْا لِيْ: وَاللّٰهِ مَا عَلِمْنَاكَ أَذْنَبْتَ ذَنْبًا قَبْلَ هٰذَا لَقَدْ عَجَزْتَ فِيْ أَنْ لَّا تَكُوْنَ اعْتَذَرْتَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا اعْتَذَرَ بِهِ الْمُخَلَّفُوْنَ، فَقَدْ كَانَ كَافِيَكَ ذَنْبَكَ اسْتِغْفَارُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ. قَالَ: فَوَاللّٰهِ مَا زَالُوْا يُؤَنِّبُوْنَنِيْ حَتّٰى أَرَدْتُّ أَنْ أَرْجِعَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُكَذِّبَ نَفْسِيْ ثُمَّ قُلْتُ لَهُمْ: هَلْ لَقِيَ هٰذَا مَعِيَ مِنْ أَحَدٍ قَالُوْا: نَعَمْ لَقِيَهُ مَعَكَ رَجُلَانِ قَالَا مِثْلَ مَا قُلْتَ وَقِيْلَ لَهُمَا مِثْلَ مَا قِيْلَ لَكَ قَالَ: قُلْتُ: مَنْ هُمَا؟ قَالُوْا: مُرَارَةُ بْنُ الرَّبِيْعِ الْعَامِرِيُّ، وَهِلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ الْوَاقِفِيُّ. قَالَ: فَذَكَرُوْا لِيْ رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدَا بَدْرًا فِيْهِمَا أُسْوَةٌ قَالَ فَمَضَيْتُ حِيْنَ ذَكَرُوْهُمَا لِيْ. وَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلَامِنَا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ مِنْ بَيْنِ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ. قَالَ: فَاجْتَنَبَنَا النَّاسُ۔ أَوْ قَالَ تَغَيَّرُوْا لَنَا۔ حَتّٰى تَنَكَّرَتْ لِيْ فِيْ نَفْسِي الْأَرْضُ فَمَا هِيَ بِالْأَرْضِ الَّتِيْ أَعْرِفُ فَلَبِثْنَا عَلٰى ذٰلِكَ خَمْسِيْنَ لَيْلَةً. فَأَمَّا صَاحِبَايَ فَاسْتَكَانَا وَقَعَدَا فِيْ بُيُوْتِهِمَا يَبْكِيَانِ وَأَمَّا أَنَا فَكُنْتُ أَشَبَّ الْقَوْمِ وَأَجْلَدَهُمْ

دیا ہے چلے جاؤ اللہ تعالیٰ تمہارا فیصلہ فرمائیں گے۔ بنو سلمہ کے کچھ لوگ میرے پیچھے پیچھے چلنے لگے مجھ سے کہا خدا کی قسم اس سے پہلے ہمارے علم میں تم سے کوئی گناہ سرزد نہیں ہوا تجھ سے کوئی عذر بھی نہ پیش کیا جا سکا جیسا کہ دیگر پیچھے رہ جانے والوں نے عذر پیش کئے تمہارے قصور کی معافی کے لئے اتنا ہی کافی تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے لئے مغفرت کی دعا فرماتے کعب فرماتے ہیں یہ لوگ مجھے ملامت کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے ارادہ کر لیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر اپنی پہلی بات کی تکذیب کر دوں لیکن میں نے ان سے پوچھا کیا اس معاملہ میں میرے ساتھ کوئی اور بھی شریک ہے انہوں نے کہا ہاں تیرے ساتھ دو آدمی اور بھی ہیں جنہوں نے وہی بات کہی ہے جو تو نے کہی ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بات تجھ سے کہی ہے ان سے بھی وہی بات کہی ہے میں نے کہا وہ کون ہیں انہوں نے کہا مرارہ بن ربیع عامری اور ہلال بن امیہ واقفی کعب بیان کرتے ہیں انہوں نے جب میرے سامنے دو نیک انسانوں کا نام لیا جو غزوہ بدر میں بھی شریک ہوئے میرے لئے اسوہ تھے تو ان کا نام سننے کے بعد میں اپنے پہلے موقف پر قائم رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ تبوک میں نہ شریک ہونے والوں میں صرف ہم تینوں کے مقاطعہ کا حکم فرمایا چنانچہ لوگ ہم سے کنارہ کشی اختیار کر گئے اور بالکل بدل گئے یہاں تک کہ میرے لئے گویا زمین بدل چکی تھی اور اس سے کچھ جان پہچان نہ تھی پچاس روز تک ہماری کیفیت یہی رہی میرے دونوں ساتھی کمزور تھے اپنے گھروں میں بیٹھ گئے اور رونا شروع کر دیا البتہ میں نوجوان و طاقتور تھا۔

فَكُنْتُ أَخْرُجُ فَأَشْهَدُ الصَّلٰوةَ مَعَ
الْمُسْلِمِيْنَ وَأَطُوْفُ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يُكَلِّمُنِيْ
أَحَدٌ وَآتِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَأُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِيْ مَجْلِسِهِ
بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَأَقُوْلُ فِيْ نَفْسِيْ هَلْ حَرَّكَ
شَفَتَيْهِ بِرَدِّ السَّلَامِ أَمْ لَا؟ ثُمَّ أُصَلِّيْ
قَرِيْبًا مِنْهُ وَأُسَارِقُهُ النَّظَرَ، فَإِذَا
أَقْبَلْتُ عَلٰى صَلَاتِيْ نَظَرَ إِلَيَّ وَإِذَا
الْتَفَتُّ نَحْوَهُ أَعْرَضَ عَنِّيْ، حَتّٰى إِذَا
طَالَ ذٰلِكَ عَلَيَّ مِنْ جَفْوَةِ الْمُسْلِمِيْنَ
مَشَيْتُ حَتّٰى تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ
أَبِيْ قَتَادَةَ وَهُوَ ابْنُ عَمِّيْ وَأَحَبُّ
النَّاسِ إِلَيَّ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَوَاللّٰهِ مَا رَدَّ
عَلَيَّ السَّلَامَ. فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَا قَتَادَةَ
أَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُنِيْ أُحِبُّ
اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَسَكَتَ فَعُدْتُ فَنَاشَدْتُهُ فَسَكَتَ
فَعُدْتُ فَنَاشَدْتُهُ. فَقَالَ: اللّٰهُ
وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ، فَفَاضَتْ عَيْنَايَ
وَتَوَلَّيْتُ حَتّٰى تَسَوَّرْتُ الْجِدَارَ، فَبَيْنَا
أَنَا أَمْشِيْ فِيْ سُوْقِ الْمَدِيْنَةِ إِذَا نَبَطِيٌّ
مِنْ نَبَطِ أَهْلِ الشَّامِ مِمَّنْ قَدِمَ
بِالطَّعَامِ يَبِيْعُهُ بِالْمَدِيْنَةِ يَقُوْلُ: مَنْ
يَدُلُّ عَلٰى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ؟ فَطَفِقَ
النَّاسُ يُشِيْرُوْنَ لَهُ إِلَيَّ حَتّٰى جَاءَنِيْ
فَدَفَعَ إِلَيَّ كِتَابًا مِنْ مَلِكِ غَسَّانَ،
وَكُنْتُ كَاتِبًا، فَقَرَأْتُهُ فَإِذَا فِيْهِ:
أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنَا أَنَّ صَاحِبَكَ
قَدْ جَفَاكَ وَلَمْ يَجْعَلْكَ اللّٰهُ بِدَارِ هَوَانٍ

ادائیگی نماز کے لئے مسجد جاتا بازاروں میں گھومتا لیکن
کوئی شخص مجھ سے گفتگو نہ کرتا ادائیگی نماز کے بعد
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضری ہوتا
سلام کہتا دل میں خیال کرتا کیا میرے سلام کے
جواب میں آپ نے لب مبارک ہلائے ہیں یا نہیں؟
پھر میں آپ کے قریب ہی نماز پڑھنی شروع کر دیتا اور
نظریں چرا کر دیکھتا جب میری مشغولیت نماز میں ہوتی تو
آپ میری طرف دیکھتے اور جب میری توجہ آپ کی طرف
ہوتی تو آپ اعراض فرماتے خلاصہ یہ کہ جب مسلمانوں کی
جفاکشی دراز تر ہو گئی تو میں ایک روز ابوقتادہ کے باغ
کی دیوار پھاند کر اس کے ہاں پہنچا ابوقتادہ میرے چچیرے
بھائی اور بہترین دوست تھے میں نے سلام کہا مگر خدا
کی قسم اس نے میرے سلام کا جواب نہ دیا میں
نے کہا ابوقتادہ! میں تجھے اللہ کا واسطہ
دے کر پوچھتا ہوں کیا تو میرے
متعلق جانتا ہے کہ اللہ اور
اس کے رسول کے ساتھ محبت
ہے؟ وہ خاموش رہا میں نے دوبارہ خدا کا واسطہ
دیا اس دفعہ بھی وہ چپ رہا پھر میں نے تیسری بار واسطہ
دے کر پوچھا تو اس نے صرف اتنا کہا اللہ اور اس کا رسول
ہی جانتا ہے۔ اس کے اس جواب سے میری آنکھوں سے
آنسو بہہ نکلے میں دیوار پھاند کر واپس چلا آیا ایک دن میں
مدینہ کے بازار میں گھوم پھر رہا تھا کہ ملک شام کا ایک باشندہ
کسان جو مدینہ کی منڈی میں غلہ فروخت کرنے آیا تھا۔
میرے متعلق پوچھ رہا تھا کہ مجھے کعب بن مالک کا پتہ بتا
دیجئے چنانچہ لوگوں نے میری طرف اشارہ کیا اس
نے میرے پاس پہنچ کر میرے ہاتھ میں غسان کے بادشاہ
کا خط پکڑا دیا میں چونکہ لکھنا جانتا تھا میں نے پڑھا اس میں
تحریر تھا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تمہارے ساتھی (رسول اللہ

وَلَا مَضْيَعَةٍ، فَالْحَقْ بِنَا نُوَاسِكَ فَقُلْتُ حِيْنَ قَرَأْتُهَا: وَهٰذِهِ أَيْضًا مِّنَ الْبَلَاءِ فَتَيَمَّمْتُ بِهَا التَّنُّوْرَ فَسَجَرْتُهَا، حَتّٰى إِذَا مَضَتْ أَرْبَعُوْنَ مِنَ الْخَمْسِيْنَ وَاسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ إِذَا رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيْنِيْ فَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَعْتَزِلَ امْرَأَتَكَ. فَقُلْتُ: أُطَلِّقُهَا أَمْ مَاذَا أَفْعَلُ فَقَالَ: لَا بَلِ اعْتَزِلْهَا فَلَا تَقْرَبَنَّهَا وَأَرْسَلَ إِلٰى صَاحِبَيَّ بِمِثْلِ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لِامْرَأَتِيْ: الْحَقِيْ بِأَهْلِكِ فَكُوْنِيْ عِنْدَهُمْ حَتّٰى يَقْضِيَ اللّٰهُ فِيْ هٰذَا الْأَمْرِ فَجَاءَتِ امْرَأَةُ هِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَهُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ شَيْخٌ ضَائِعٌ لَيْسَ لَهُ خَادِمٌ فَهَلْ تَكْرَهُ أَنْ أَخْدُمَهُ؟ قَالَ: لَا وَلٰكِنْ لَا يَقْرَبَنَّكِ فَقَالَتْ: إِنَّهُ وَاللّٰهِ مَا بِهِ مِنْ حَرَكَةٍ إِلٰى شَيْءٍ، وَوَاللّٰهِ مَا زَالَ يَبْكِيْ مُنْذُ كَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ إِلٰى يَوْمِهِ هٰذَا. وَقَالَ لِيْ بَعْضُ أَهْلِيْ: لَوِ اسْتَأْذَنْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي امْرَأَتِكَ فَقَدْ أَذِنَ لِامْرَأَةِ هِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ أَنْ تَخْدُمَهُ؟ فَقُلْتُ: لَا أَسْتَأْذِنُ فِيْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيْنِيْ مَاذَا يَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنْتُهُ فِيْهَا وَأَنَا رَجُلٌ شَابٌّ، فَلَبِثْتُ بِذٰلِكَ عَشْرَ لَيَالٍ حَتّٰى كَمَلَتْ لَنَا خَمْسُوْنَ لَيْلَةً مِّنْ

صلی اللہ علیہ وسلم ہنے تجھ پر زیادتی کی ہے حالانکہ اللہ نے تجھے ذلت اور گمنامی کا مقام نہیں دیا پس تم ہمارے پاس چلے آؤ ہم تمھاری حوصلہ افزائی کریں گے میں نے خط پڑھنے کے بعد کہا یہ بھی میری ایک آزمائش ہے فوراً میں نے اس کو تنور میں جھونک دیا جب پچاس دنوں سے چالیس دن گذر گئے اور وحی بھی خاموش رہی تو ایک روز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ایک قاصد آیا اس نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ تم اپنی بیوی سے علیحدگی اختیار کرو میں نے کہا طلاق دے دوں یا کیا کروں قاصد نے کہا نہیں بلکہ علیحدگی اختیار کرو اور قربت نہ کرو میرے دوسرے دو ساتھیوں کی طرف بھی اسی قسم کا پیغام بھجوایا گیا میں نے اپنی بیوی سے کہا اپنے میکے چلی جاؤ اور اس وقت تک وہیں رہو جب تک کہ اللہ تعالےٰ کوئی فیصلہ نہ فرما دیں۔ ہلال بن امیہ کی عورت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگی یا رسول اللہ ہلال بن امیہ بہت بوڑھا ہو چکا ہے کوئی خادم بھی نہیں رکھتا کیا اگر میں اس کی خدمت کرتی رہوں تو آپ اس کو ناگوار فرمائیں گے آپ نے فرمایا نہیں لیکن اس کو قربت کی اجازت نہیں ہے اس نے کہا خدا کی قسم اس میں کوئی حرکت ہی نہیں ہے اور جب سے یہ واقعہ رونما ہوا ہے اس وقت سے لے کر آج تک وہ برابر رو رہا ہے میرے بعض گھر والوں نے بھی مجھ سے کہا اگر تم بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اپنی بیوی کے لئے اجازت طلب کرلو اس لئے کہ آپ نے ہلال بن امیہ کی عورت کو خدمت کرنے کی اجازت عطا فرما دی ہے میں نے جواب دیا کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اجازت نہیں مانگوں گا اور نہیں معلوم آپ کیا جواب دیں گے پھر میں تو ایک نوجوان انسان ہوں

حين نهى عن كلامنا، ثم صليت صلاة الفجر صباح خمسين ليلة على ظهر بيت من بيوتنا، فبينا أنا جالس على الحال التي ذكر الله تعالى منا قد ضاقت علي نفسي وضاقت علي الأرض بما رحبت، سمعت صوت صارخ أوفى على سلع يقول بأعلى صوته: يا كعب بن مالك أبشر، فخررت ساجدا، وعرفت أنه قد جاء فرج - فآذن رسول الله صلى الله عليه وسلم الناس بتوبة الله عز وجل علينا حين صلى صلاة الفجر، فذهب الناس يبشروننا، فذهب قبل صاحبي مبشرون، وركض إلي رجل فرسا، وسعى ساع من أسلم قبلي وأوفى على الجبل، فكان الصوت أسرع من الفرس، فلما جاءني الذي سمعت صوته يبشرني نزعت له ثوبي فكسوتهما إياه ببشراه، والله ما أملك غيرهما يومئذ، واستعرت ثوبين فلبستهما، وانطلقت أتأمم رسول الله صلى الله عليه وسلم يتلقاني الناس فوجا فوجا يهنئوني بالتوبة ويقولون لي: لتهنك توبة الله عليك، حتى دخلت المسجد فإذا رسول الله صلى الله عليه وسلم جالس حوله الناس، فقام طلحة بن عبيد الله رضي الله عنه يهرول حتى صافحني وهنأني، والله ما قام رجل من المهاجرين غيره، فكان كعب لا

اسی طرح دس راتیں گزر گئیں کل پچاس راتیں گزر چکی تھیں پچاسویں رات کی صبح میں نے صبح کی نماز اپنے گھر کی چھت پر ادا کی اور میری حالت بالکل وہی تھی جس کی نقشہ کشی اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمائی ہے۔ کہ میں اپنی جان سے بیزار ہو چکا تھا اور زمین باوجود وسیع ہونے کے تنگ ہو چکی تھی اچانک میں نے سلع پہاڑی پر بلند آواز کے ساتھ ایک منادی کرنے والے کی آواز کو سنا کہ اے کعب بن مالک خوش ہو جاؤ میں فوراً سجدے میں گر پڑا اور مجھے معلوم ہوا کہ امید کی کرنیں جلوہ افروز ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری توبہ قبول فرمائی ہے۔ لوگ ہمیں خوشخبری دینے کے لئے چل دیئے تھے میرے ساتھیوں کی طرف سے بھی خوشخبری دینے کے لئے لوگ پہنچے اور میری طرف ایک آدمی گھوڑا دوڑاتا ہوا آیا۔ اسلم قبیلے سے ایک آدمی دوڑتا ہوا پہاڑ پر چڑھ گیا اس کی آواز گھوڑے سوار سے پہلے پہنچی جب وہ میرے پاس آیا جس کی آواز کو میں نے سنا کہ وہ مجھے خوشخبری سنا رہا ہے تو میں نے اپنے دونوں کپڑے اتار کر اس کو پہنا دیئے اللہ کی قسم اس وقت میں صرف ان دو کپڑوں کا ہی مالک تھا۔ اور میں نے عاریتۃً دو کپڑے لے کر پہن لئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری دینے کے لئے چل پڑا۔ راستے میں لوگ جماعتوں کی شکل میں مجھے توبہ کی قبولیت پر مبارکباد پیش کر رہے تھے۔ اور مجھے کہہ رہے تھے مبارک ہو خدا نے تمہاری توبہ قبول فرمائی میں مسجد میں پہنچا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے۔ آپ کے اردگرد لوگ بیٹھے تھے۔ مجھے آتا دیکھ کر طلحہ بن عبید اللہ میری طرف لپکا مصافحہ کیا۔ اور مجھے مبارکباد دی۔ خدا کی قسم مہاجرین سے اس کے علاوہ کوئی دوسرا

يُبَشِّرُهَا لِطَلْحَةَ - قَالَ كَعْبٌ: فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهُ مِنَ السُّرُورِ: أَبْشِرْ بِخَيْرِ يَوْمٍ مَرَّ عَلَيْكَ مُذْ وَلَدَتْكَ أُمُّكَ فَقُلْتُ: أَمِنْ عِنْدِكَ يَا رَسُولَ اللهِ أَمْ مِنْ عِنْدِ اللهِ؟ قَالَ: لَا بَلْ مِنْ عِنْدِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ حَتَّى كَأَنَّ وَجْهَهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ وَكُنَّا نَعْرِفُ ذَلِكَ مِنْهُ. فَلَمَّا جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ - فَقُلْتُ: إِنِّي أُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِي بِخَيْبَرَ وَقُلْتُ، يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ اللهَ تَعَالَى إِنَّمَا أَنْجَانِي بِالصِّدْقِ وَإِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ لَا أُحَدِّثَ إِلَّا صِدْقًا مَا بَقِيتُ. فَوَ اللهِ مَا عَلِمْتُ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَبْلَاهُ اللهُ تَعَالَى فِي صِدْقِ الْحَدِيثِ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ مِمَّا أَبْلَانِي اللهُ تَعَالَى وَاللهِ مَا تَعَمَّدْتُ كِذْبَةً مُنْذُ قُلْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى يَوْمِي هَذَا وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَحْفَظَنِي اللهُ تَعَالَى فِيمَا بَقِيَ قَالَ: فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى لَقَدْ تَابَ اللهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ ... إِنَّهُ بِهِمْ رَءُوفٌ

انسان نہ اٹھا چنانچہ کعب طلحہ کی اس پیشوائی کو کبھی فراموش نہ فرماتے کعب بیان کرتے ہیں جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کہا تو آپ کا چہرہ مبارک خوشی سے دمک رہا تھا فرمایا خوش ہو جا تو جب سے تمہاری والدہ نے تمہیں جنا ہے آج کا دن تمہارے لئے سب سے بہتر دن ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ بشارت نامہ آپ کی طرف سے یا اللہ کی طرف سے فرمایا نہیں بلکہ اللہ کی طرف سے ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خوش ہوتے تو آپ کا چہرہ دمک اٹھتا یوں معلوم ہوتا جیسے کہ وہ چاند کا ٹکڑا ہے اس سے ہم آپ کی خوشی معلوم کرتے تو جب میں آپ کے سامنے جا کر بیٹھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میری توبہ کی تکمیل تب ہو گی کہ میں اپنے تمام مال سے دستبرداری اختیار کرتا ہوا اللہ اور اس کے رسول کی خدمت میں صدقہ پیش کروں اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ مال اپنے قبضہ میں رکھو یہی تمہارے حق میں بہتر ہے میں نے عرض کیا تو میں خیبر کے حصہ کو اپنے قبضہ میں کرتا ہوں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ نے مجھے سچ بولنے کی بدولت نجات دی ہے اب میری توبہ کی تکمیل ہے کہ پوری زندگی سچ بولوں اللہ کی قسم جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سچ بولنے کا عہد کیا تو میں نہیں سمجھتا کہ سچائی کے متعلق مجھ سے زیادہ کسی مسلمان کی آزمائش ہوئی ہو اور خدا کی قسم اس دن سے لے کر آج تک میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ اور مجھے امید ہے کہ آئندہ بھی اللہ تعالیٰ مجھے جھوٹ سے محفوظ فرمائیں گے اللہ تعالیٰ نے آیات نازل فرمائیں بیشک خدا نے پیغمبر پر مہربانی کی اور مہاجرین اور انصار پر جو باوجود اس کے کہ ان میں سے بعضوں کے دل جلد پھر جانے کو تھے مشکل کی گھڑی میں پیغمبر کے ساتھ رہے پھر خدا نے ان پر

رَحِيمٌ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا حَتَّى إِذَا
ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ
حَتَّى بَلَغَ: اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ
الصَّادِقِينَ»، قَالَ كَعْبٌ: وَاللَّهِ مَا أَنْعَمَ
اللَّهُ عَلَيَّ مِنْ نِعْمَةٍ قَطُّ بَعْدَ إِذْ هَدَانِيَ
اللَّهُ لِلْإِسْلَامِ أَعْظَمَ فِي نَفْسِي مِنْ صِدْقِي
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنْ لَا أَكُونَ كَذَبْتُهُ فَأَهْلِكَ كَمَا هَلَكَ
الَّذِينَ كَذَبُوا، إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ لِلَّذِينَ
كَذَبُوا حِينَ أَنْزَلَ الْوَحْيَ شَرَّ مَا قَالَ
لِأَحَدٍ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى «سَيَحْلِفُونَ
بِاللَّهِ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوا
عَنْهُمْ فَأَعْرِضُوا عَنْهُمْ إِنَّهُمْ رِجْسٌ
وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ جَزَاءً بِمَا كَانُوا
يَكْسِبُونَ ۝ يَحْلِفُونَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ
فَإِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَرْضَى
عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ» قَالَ كَعْبٌ
كُنَّا خُلِّفْنَا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ عَنْ أَمْرِ
أُولَئِكَ الَّذِينَ قَبِلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ حَلَفُوا لَهُ
فَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَأَرْجَأَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرَنَا حَتَّى
قَضَى اللَّهُ تَعَالَى فِيهِ بِذَلِكَ. قَالَ اللَّهُ
تَعَالَى: وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا
وَلَيْسَ الَّذِي ذَكَرَ مِمَّا خُلِّفْنَا تَخَلُّفَنَا
عَنِ الْغَزْوِ وَإِنَّمَا هُوَ تَخْلِيفُهُ إِيَّانَا
وَإِرْجَاؤُهُ أَمْرَنَا عَمَّنْ حَلَفَ لَهُ وَاعْتَذَرَ
إِلَيْهِ فَقَبِلَ مِنْهُ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي

مہربانی فرمائی بے شک وہ ان پر نہایت شفقت کرنے
والا اور مہربان ہے (۱) اور ان تینوں پر بھی جن کا معاملہ
ملتوی کیا گیا تھا یہاں تک کہ جب زمین باوجود فراخی کے
ان پر تنگ ہو گئی اور ان کی جانیں بھی ان پر دوبھر ہو
گئیں اور انہوں نے جان لیا کہ خدا کے ہاتھ سے خود اس
کے سوا کوئی پناہ نہیں پھر خدا نے ان پر مہربانی کی تاکہ وہ توبہ کریں بے شک خدا
توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے (۲) اور اہل ایمان خدا سے ڈرتے رہو
اور راستبازوں کے ساتھ رہو۔ حضرت کعبؓ بیان کرتے ہیں
خدا کی قسم جب سے مجھے اللہ تعالیٰ نے اسلام کی دولت سے نوازا
ہے مجھ پر اس سے بڑا انعام اور کوئی نہیں کیا ہے۔ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ گیا اگر نہ جھوٹ بولنے سے میں تباہ
و برباد ہو جاتا جیسا کہ جھوٹ بولنے والے تباہ و برباد ہو جاتے
ہیں بے شک اللہ تعالیٰ نے جھوٹ بولنے والوں کو جس قدر برا قرار
دیا ہے شاید ہی دوسرے مجرموں کو اتنا مذموم قرار نہیں دیا ارشاد
خداوندی ہے جب تم ان کے پاس لوٹ کر جاؤ گے تمہارے
آگے خدا کی قسمیں کھائیں گے تاکہ تم ان سے درگزر کرو سو ان کی
طرف التفات نہ کرنا یہ ناپاک ہیں اور جو کام یہ کرتے رہے ہیں
ان کے بدلے ان کا ٹھکانا دوزخ ہے یہ تمہارے آگے قسمیں کھائیں گے
تاکہ تم ان سے خوش ہو جاؤ لیکن اگر تم ان سے خوش ہو جاؤ گے تو خدا
تو نافرمان لوگوں سے خوش نہیں ہوتا (۳) کعبؓ کہتے ہیں ہم تین
آدمیوں کا معاملہ ان لوگوں سے پیچھے چھوڑ دیا گیا تھا جن کی معذرتوں
اور قسموں کو قبول کر لیا گیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی
بیعت لی اور ان کے لئے دعائے مغفرت فرمائی لیکن ہمارے معاملہ
کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مؤخر فرمایا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ
نے ہمارا فیصلہ فرماتے ہوئے فرمایا کہ وہ تین آدمی جن کا معاملہ
مؤخر کر دیا گیا تھا اس آیت کا مطلب یہ لینا کہ وہ تین آدمی
جو جنگ تبوک سے پیچھے رہ گئے شریک نہ ہو سکے صحیح نہیں
ہے۔ (بخاری، مسلم) ایک روایت میں ہے کہ

(۱) التوبة (۱۱۷) (۲) التوبة (۱۱۹)

رِوَايَةٍ «اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ وَكَانَ يُحِبُّ اَنْ يَّخْرُجَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ» وَفِيْ رِوَايَةٍ «وَكَانَ لَا يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ اِلَّا نَهَارًا فِي الضُّحٰى فَاِذَا قَدِمَ بَدَاَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلّٰى فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ فِيْهِ»

نبی صلے اللہ علیہ وسلم جمعرات کے دن غزوہ تبوک کے لئے نکلے اور آپ جمعرات کے روز سفر کرنا پسند جانتے تھے اور ایک روایت میں ہے آپ سفر سے واپس چاشت کے وقت تشریف لاتے اوّل مسجد میں دو رکعت ادا فرماتے پھر وہاں بیٹھ جاتے۔

۲۲ - وَعَنْ اَبِيْ نُجَيْدٍ «بِضَمِّ النُّوْنِ وَفَتْحِ الْجِيْمِ» عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ الْخُزَاعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ جُهَيْنَةَ اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حُبْلٰى مِنَ الزِّنَا فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَيَّ فَدَعَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيَّهَا فَقَالَ: اَحْسِنْ اِلَيْهَا فَاِذَا وَضَعَتْ فَاْتِنِيْ فَفَعَلَ فَاَمَرَ بِهَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشُدَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا ثُمَّ اَمَرَ بِهَا فَرُجِمَتْ ثُمَّ صَلّٰى عَلَيْهَا۔ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ: تُصَلِّيْ عَلَيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَقَدْ زَنَتْ؟ قَالَ: لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِيْنَ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَوَسِعَتْهُمْ وَهَلْ وَجَدْتَّ اَفْضَلَ مِنْ اَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت عمران بن حصینؓ بیان کرتے ہیں کہ جہینہ قبیلہ کی ایک عورت جو زنا سے حاملہ ہو چکی تھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچ کر کہنے لگی یارسول اللہ مجھ پر حد لگایئے مجھ سے حد جیسا جرم سرزد ہو چکا ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے ولی کو بلا کر کہا اس کے ساتھ احسان کرو جب وضع حمل ہو جائے تو اس کو میرے پاس لانا اس آدمی نے آپ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اسے حاضر کیا چنانچہ آپ کے حکم سے اس پر کپڑے باندھ دیئے گئے اور رجم کر دیا گیا پھر آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی حضرت عمرؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ زانیہ کی نماز جنازہ پڑھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا اس عورت نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اس کو مدینہ کے ستر آدمیوں کے درمیان تقسیم کر دیا جائے تو تمام کو کافی ہو جائے کیا اس سے زیادہ بہتر توبہ کا تصور ممکن ہے کہ اس نے توبہ کرتے ہوئے اپنی جان کو قربان کر دیا ہے۔

۲۳ - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ اَنَّ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِيًا مِّنْ ذَهَبٍ اَحَبَّ اَنْ

حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر آدم کے بیٹے کو سونے کی ایک وادی مل جائے تو وہ آرزو کرے گا کہ اسے دو وادیاں میسر آجائیں آدم کے بیٹے کے منہ کو قبر

يَكُونَ لَهُ وَادِيَانِ ، وَلَنْ يَمْلَأَ فَاهُ إِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوبُ اللّٰهُ عَلَىٰ مَنْ تَابَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

کی مٹی کے علاوہ کوئی چیز بھر نہیں سکتی اور جو شخص توبہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔ (بخاری ومسلم)

۲۴ ۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَضْحَكُ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ إِلَىٰ رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُ هٰذَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلُ ثُمَّ يَتُوبُ اللّٰهُ عَلَى الْقَاتِلِ فَيُسْلِمُ فَيُسْتَشْهَدُ » مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ دو آدمیوں کو دیکھ کر ہنسیں گے ان میں سے ایک آدمی دوسرے کا قاتل ہو گا لیکن اس کے باوجود دونوں جنت میں داخل ہونگے ایک اللہ کے راہ میں جہاد کرتا رہا شہید ہو گیا پھر اسکے قاتل کو توبہ کی توفیق میسر آئی مسلمان ہو گیا جہاد کرتا ہوا شہید ہو گیا (بخاری، مسلم)

۳

بَابُ الصَّبْرِ

صبر کا بیان

(۷) قَالَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ ¹ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا »

ارشاد خداوندی ہے ۔ اے اہل ایمان (کفار کے مقابلہ میں) ثابت قدم رہو اور استقامت رکھو اور مورچوں پر جمے رہو اور خدا سے ڈرو تاکہ مراد حاصل کرو۔

(۸) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ ² وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ »

نیز فرمایا: اور ہم کسی قدر خوف اور بھوک اور مال اور جانوں اور میووں کے نقصان سے تمہاری آزمائش کریں گے تو صبر کرنے والوں کو (خدا کی خوشنودی) کی بشارت سنا دو ²

(۹) وَقَالَ تَعَالَىٰ ³ « إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ »

نیز فرمایا: جو صبر کرنے والے ہیں انکو بےشمار ثواب ملے گا ³

(۱۰) وَقَالَ تَعَالَىٰ ⁴ « وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ »

نیز فرمایا: اور جو صبر کرے اور قصور معاف کر دے تو یہ ہمت کے کام ہیں ⁴

(۱۱) وَقَالَ تَعَالَىٰ ⁵ « اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصَّابِرِينَ »

نیز فرمایا: صبر اور نماز سے مدد لیا کرو بیشک خدا صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے ⁵

(۱۲) وَقَالَ تَعَالَىٰ ⁶ : وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ

نیز فرمایا: اور ہم تم لوگوں کو آزمائیں گے

¹ سورۃ آل عمران آیۃ ۲۰۰ ² سورۃ البقرۃ آیۃ ۱۵۵ ³ سورۃ الزمر آیۃ ۱۰ ⁴ سورۃ الشوریٰ آیۃ ۴۳ ⁵ سورۃ البقرۃ آیۃ ۱۵۳ ⁶ سورۃ محمد آیۃ ۳۱ ۔

حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجَاهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَالصَّابِرِيْنَ» وَالْآيَاتُ فِي الْأَمْرِ بِالصَّبْرِ وَبَيَانِ فَضْلِهِ كَثِيْرَةٌ مَعْرُوْفَةٌ.

تاکہ جو تم میں لڑائی کرنے والے اور ثابت قدم رہنے والے ہیں ان کو معلوم کریں۔ صبر اور اس کی فضیلت کے متعلق کثرت کے ساتھ آیتیں موجود ہیں۔

۲۵ - وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الْحَارِثِ بْنِ عَاصِمٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «الطُّهُوْرُ شَطْرُ الْإِيْمَانِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَأُ الْمِيْزَانَ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَآنِ - أَوْ تَمْلَأُ - مَا بَيْنَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ، وَالصَّلٰوةُ نُوْرٌ، وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ، وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ، وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ. كُلُّ النَّاسِ يَغْدُوْ فَبَائِعٌ نَفْسَهُ فَمُعْتِقُهَا أَوْ مُوْبِقُهَا» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو مالکؓ اشعری بیان فرماتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لطافت نصف ایمان ہے الحمد للہ کا کلمہ ترازوئے اعمال کو بھر دے گا سبحان اللہ الحمد للہ کے کلمات آسمان زمین کے درمیان فضا کو بھر دیتے ہیں نماز نور ہے صدقہ دینا ایمان کی دلیل ہے اور صبر کرنا روشنی ہے قرآن پاک تیرے موافق یا مخالف دلیل کی حیثیت رکھتا ہے ہر انسان نیک کام کرکے اپنے نفس کو جہنم سے آزاد کرنے والا ہے اور اس کو اللہ کے راہ میں بیچ ڈالا ہے یا برے کام کرکے اس کو تباہ و برباد کرنے والا ہے۔

۲۶ - وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ سَعْدِ بْنِ مَالِكِ ابْنِ سِنَانٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ نَاسًا مِّنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَأَلُوْهُ فَأَعْطَاهُمْ حَتّٰى نَفِدَ مَا عِنْدَهُ فَقَالَ لَهُمْ حِيْنَ أَنْفَقَ كُلَّ شَيْءٍ بِيَدِهِ: «مَا يَكُنْ مِّنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ، وَمَنْ يَّسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ، وَمَنْ يَّسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ، وَمَنْ يَّتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ. وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً خَيْرًا وَّأَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو سعیدؓ خدری بیان کرتے ہیں کہ انصار سے کچھ لوگوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دست سوال دراز کیا آپ نے انہیں دیا پھر دوبارہ سوال کیا آپ نے پھر انہیں دیا یہاں تک کہ جو مال آپ کے پاس تھا ختم ہو گیا تمام مال ختم کر لینے کے بعد آپ نے فرمایا جو مال میرے پاس آتا ہے میں اس کو تم سے روک کر نہیں رکھتا البتہ جو شخص سوال کرنے سے کنارہ کش رہا اللہ تعالےٰ اس کو بچاتے ہیں اور جو شخص استغنا اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسکو غنی کر دیتے ہیں اور شخص صبر کرنے کی کوشش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے صابر بنا دیتے ہیں اور کوئی شخص صبر سے بہتر اور وسیع تر عطیہ نہیں دیا گیا (بخاری و مسلم)

۲۷ - وَعَنْ أَبِي يَحْيٰى صُهَيْبِ بْنِ سِنَانٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ

حضرت صہیبؓ بن سنان بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کا معاملہ کس قدر اچھا ہے اس

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَجَبًا لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ لَهُ خَيْرٌ وَلَيْسَ ذٰلِكَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ: إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ، وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ»، رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۸ - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ يَتَغَشَّاهُ الْكَرْبُ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: وَاكَرْبَ أَبَتَاهُ فَقَالَ: لَيْسَ عَلَى أَبِيكِ كَرْبٌ بَعْدَ الْيَوْمِ» فَلَمَّا مَاتَ قَالَتْ: يَا أَبَتَاهُ أَجَابَ رَبًّا دَعَاهُ، يَا أَبَتَاهُ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَأْوَاهُ يَا أَبَتَاهُ إِلَى جِبْرِيلَ نَنْعَاهُ فَلَمَّا دُفِنَ قَالَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَطَابَتْ أَنْفُسُكُمْ أَنْ تَحْثُوا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التُّرَابَ!، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ +

۲۹ - وَعَنْ أَبِي زَيْدٍ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحِبِّهِ وَابْنِ حِبِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَرْسَلَتْ بِنْتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ ابْنِي قَدِ احْتُضِرَ فَاشْهَدْنَا - فَأَرْسَلَ يُقْرِئُ السَّلَامَ وَيَقُولُ: إِنَّ لِلّٰهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطَى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ» فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ لَيَأْتِيَنَّهَا، فَقَامَ وَمَعَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، وَزَيْدُ بْنُ

کے جملہ امور اس کے لئے خیر و برکت کا باعث ہیں اور یہ استحقاق صرف مومن کو حاصل ہے اگر اس کو کوئی خوشی کن بات پہنچتی ہے تو وہ شکریہ ادا کرتا ہے اور یہ اس کے لئے بہتر ہے لیکن اگر اس کو تکلیف وہ خبر پہنچتی ہے تو وہ صبر کرتا ہے یہ بھی اس کے حق میں بہتر ہے (مسلم)

حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی بیماری کی شدت اختیار کر گئی اور آپ پر غشی کے دورے پڑنے لگے تو حضرت فاطمہ بیماری کی شدت دیکھ کر بول اٹھیں ہائے میرے ابا کس قدر تکلیف میں ہیں تو آپ نے فرمایا آج کے بعد تیرے ابا کو کچھ تکلیف نہیں ہوگی جب آپ فوت ہو گئے تو حضرت فاطمہ نے روتے ہوئے کہا اے ابا آپ نے اپنے پروردگار کے بلاوے کو قبول فرما لیا اے ابا جنت الفردوس آپ کا مقام ہے اے ابا ہم جبریل کو آپ کی موت کی خبر دیتے ہیں آپ کے مدفون ہونے کے بعد حضرت فاطمہ تعجب کے عالم میں صحابہ کرام سے کہتی ہیں۔ تم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر مٹی ڈالنے کو کیسے گوارا کیا (بخاری)

حضرت اسامہ بن زید (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام، محبوب، محبوب کے بیٹے) بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک بیٹی نے آپ کی طرف پیغام بھیجا کہ میرا بیٹا نزع کے عالم میں ہے آپ تشریف لائیں آپ نے سلام کے بعد پیغام بھیجا جو کچھ اس نے ہم سے لے لیا وہ اسی کا تھا اور جو کچھ اس نے ہم کو عطا کیا وہ بھی اسی کا ہے خدا کے ہاں تو ہر چیز کا وقت معین ہے پس صبر کرنا چاہیے اور ثواب ڈھونڈنا چاہیے۔ بیٹی نے دوبارہ قسم دیکر پیغام بھیجا کہ آپ ضرور تشریف لائیں اس پر آپ جانے کے لئے تیار ہو گئے آپ کے ساتھ سعد بن عبادہ، معاذ بن جبل، ابی بن کعب، زید بن ثابت اور صحابہ بھی تھے بچے کو اٹھا کر آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا آپ نے بچے کو

ثَابِتٍ، وَرِجَالٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، فَرُفِعَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبِيُّ فَأَقْعَدَهُ فِي حِجْرِهِ وَنَفْسُهُ تَقَعْقَعُ، فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ سَعْدٌ: يَارَسُولَ اللّٰهِ مَا هٰذَا؟ فَقَالَ: هٰذِهِ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ تَعَالَى فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ" وَفِي رِوَايَةٍ: فِي قُلُوبِ مَنْ شَاءَ مِنْ عِبَادِهِ وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَمَعْنَى "تَقَعْقَعُ": تَتَحَرَّكُ وَتَضْطَرِبُ.

۳۰ - وَعَنْ صُهَيْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَانَ مَلِكٌ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَكَانَ لَهُ سَاحِرٌ فَلَمَّا كَبِرَ قَالَ لِلْمَلِكِ إِنِّي قَدْ كَبِرْتُ فَابْعَثْ إِلَيَّ غُلَامًا أُعَلِّمْهُ السِّحْرَ: فَبَعَثَ إِلَيْهِ غُلَامًا يُعَلِّمُهُ وَكَانَ فِي طَرِيقِهِ إِذَا سَلَكَ رَاهِبٌ فَقَعَدَ إِلَيْهِ وَسَمِعَ كَلَامَهُ فَأَعْجَبَهُ وَكَانَ إِذَا أَتَى السَّاحِرَ مَرَّ بِالرَّاهِبِ وَقَعَدَ إِلَيْهِ - فَإِذَا أَتَى السَّاحِرَ ضَرَبَهُ، فَشَكَا ذٰلِكَ إِلَى الرَّاهِبِ فَقَالَ: إِذَا خَشِيتَ السَّاحِرَ فَقُلْ: حَبَسَنِي أَهْلِي وَإِذَا خَشِيتَ أَهْلَكَ فَقُلْ: حَبَسَنِي السَّاحِرُ فَبَيْنَمَا هُوَ عَلَى ذٰلِكَ إِذْ أَتَى عَلَى دَابَّةٍ عَظِيمَةٍ قَدْ حَبَسَتِ النَّاسَ فَقَالَ الْيَوْمَ أَعْلَمُ السَّاحِرُ أَفْضَلُ أَمِ الرَّاهِبُ أَفْضَلُ؟ فَأَخَذَ حَجَرًا فَقَالَ: اللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ أَمْرُ الرَّاهِبِ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ أَمْرِ

اپنی گود میں اُٹھا لیا بچے کی جان کندن کی حالت کو دیکھ کر آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے سعد نے عرض کیا یارسول اللہ یہ کیا؟ فرمایا یہ رحمت ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں اس کو ودیعت فرمایا ہے اور ایک روایت میں ہے اپنے بندوں میں جس کے دل میں چاہتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اپنے ان بندوں کو اپنی رحمت سے نوازتا ہے جو لوگوں پر رحم کرتے ہیں۔

(بخاری مسلم)

تقعقع کا معنی جان کندن کے وقت سانس کا ہچکولے کھانا اور بے تاب ہونا۔

حضرت صہیبؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلے زمانہ میں ایک بادشاہ کا ایک جادوگر تھا وہ بوڑھا ہو گیا تو اس نے بادشاہ سے کہا میں تو اب بوڑھا ہو گیا ہوں اس لئے ایک لڑکے کو میرے سپرد کرو تا کہ میں اس کو جادو کا علم سکھاؤں بادشاہ نے جادوگر کے پاس جادو سیکھنے کے لئے ایک لڑکا بھیجا اس لڑکے کے رستے میں ایک راہب تھا لڑکا راہب کے پاس بھی بیٹھنے لگا لڑکے کو راہب کی باتیں بہت پسند آئیں لڑکا جب بھی جادوگر کے پاس جاتا، رستے میں راہب کی مجلس میں بیٹھتا جادوگر لڑکے کو دیر سے آنے کی وجہ سے سزا دیتا چنانچہ لڑکے نے راہب کے پاس شکایت کی راہب نے کہا جب تم راہب سے خطرہ محسوس کرو تو اسے کہو مجھے گھر والوں نے روک رکھا تھا اور جب گھر والوں سے خطرہ محسوس ہو تو انہیں کہو کہ مجھے جادوگر نے روک لیا تھا اسی دوران ایک مرتبہ لڑکے نے راستے میں دیکھا کہ ایک بہت بڑے جانور نے لوگوں کا راستہ روک رکھا ہے لڑکے نے کہا آج مجھے معلوم ہو جائے گا کہ یہ ساحر بہتر ہے یا وہ راہب افضل ہے چنانچہ اس نے ایک پتھر اٹھایا اور دعا کی اے اللہ اگر تیرے نزدیک راہب کا معاملہ جادوگر کے معاملہ

السَّاحِرِ فَاقْتُلْ هٰذِهِ الدَّابَّةَ حَتّٰى يَمْضِيَ
النَّاسُ فَرَمَاهَا فَقَتَلَهَا وَمَضَى النَّاسُ
فَأَتَى الرَّاهِبَ فَأَخْبَرَهُ - فَقَالَ لَهُ الرَّاهِبُ
أَيْ بُنَيَّ أَنْتَ الْيَوْمَ أَفْضَلُ مِنِّيْ قَدْ
بَلَغَ مِنْ أَمْرِكَ مَا أَرٰى وَإِنَّكَ سَتُبْتَلٰى
فَإِنِ ابْتُلِيْتَ فَلَا تَدُلَّ عَلَيَّ : وَكَانَ
الْغُلَامُ يُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ وَ
يُدَاوِي النَّاسَ مِنْ سَائِرِ الْأَدْوَاءِ
فَسَمِعَ جَلِيْسٌ لِلْمَلِكِ كَانَ قَدْ عَمِيَ
فَأَتَاهُ بِهَدَايَا كَثِيْرَةٍ فَقَالَ مَا
هٰهُنَا لَكَ أَجْمَعُ إِنْ أَنْتَ شَفَيْتَنِيْ فَقَالَ
إِنِّيْ لَا أَشْفِيْ أَحَدًا إِنَّمَا يَشْفِي اللّٰهُ تَعَالٰى
فَإِنْ اٰمَنْتَ بِاللّٰهِ تَعَالٰى دَعَوْتُ اللّٰهَ
فَشَفَاكَ ، فَاٰمَنَ بِاللّٰهِ تَعَالٰى فَشَفَاهُ
اللّٰهُ تَعَالٰى فَأَتَى الْمَلِكَ فَجَلَسَ إِلَيْهِ
كَمَا كَانَ يَجْلِسُ - فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ
مَنْ رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ ؟ قَالَ : رَبِّيْ قَالَ
أَوَلَكَ رَبٌّ غَيْرِيْ ؟ قَالَ : رَبِّيْ وَرَبُّكَ
اللّٰهُ - فَأَخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ حَتّٰى
دَلَّ عَلَى الْغُلَامِ فَجِيْءَ بِالْغُلَامِ فَقَالَ
لَهُ الْمَلِكُ : أَيْ بُنَيَّ قَدْ بَلَغَ مِنْ سِحْرِكَ
مَا تُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ وَتَفْعَلُ
وَتَفْعَلُ فَقَالَ : إِنِّيْ لَا أَشْفِيْ أَحَدًا
إِنَّمَا يَشْفِي اللّٰهُ تَعَالٰى - فَأَخَذَهُ فَلَمْ
يَزَلْ يُعَذِّبُهُ حَتّٰى دَلَّ عَلَى الرَّاهِبِ
فَجِيْءَ بِالرَّاهِبِ فَقِيْلَ لَهُ : ارْجِعْ عَنْ
دِيْنِكَ فَأَبٰى فَدَعَا بِالْمِنْشَارِ فَوُضِعَ
الْمِنْشَارُ فِيْ مَفْرِقِ رَأْسِهِ فَشَقَّهُ حَتّٰى
وَقَعَ شِقَّاهُ ، ثُمَّ جِيْءَ بِجَلِيْسِ الْمَلِكِ

سے درست ہے تو اس جانور کو مار ڈال تاکہ لوگ راستے سے گزر سکیں یہ دعا کر کے اس نے پتھر جانور کو مارا وہ مر گیا لوگوں کا راستہ کھل گیا لڑکے نے راہب کو تمام واقعہ کہہ سنایا راہب نے کہا آج تجھ کو مجھ پر فضیلت حاصل ہو گئی ہے اور میرے خیال میں اب تو ایسے مقام پہ پہنچ گیا ہے جہاں تجھے مصائب میں مبتلا ہونا پڑے گا پس جب تجھے مصیبتوں میں گرفتار ہونا پڑے تو میرے متعلق کسی کو کچھ نہ بتانا یہ لڑکا مادر زاد اندھوں برص زدہ انسانوں دیگر تمام بیماریوں میں مبتلا انسانوں کا علاج کرتا اور اس کے روحانی علاج سے وہ تندرست ہو جاتے چنانچہ بادشاہ کا ایک مصاحب جو اندھا ہو گیا تھا وہ لڑکے کی خدمت میں بہت تحائف لے کر پہنچا اور کہنے لگا اگر آپ مجھے شفا دے دیں تو یہ تمام چیزیں تجھیں دے دی جائیں گی لڑکے نے کہا میں کسی کو شفا نہیں دے سکتا شفا تو صرف اللہ دے سکتا ہے۔ اگر تو اللہ پر ایمان لے آئے تو میں اللہ سے دعا کروں گا کہ وہ تجھے شفا عنایت کرے چنانچہ وہ ایمان لے آیا اللہ نے اس کو شفا بخش دی بادشاہ کا مصاحب حسب معمول بادشاہ کے پاس آ کر بیٹھ گیا بادشاہ نے کہا تجھے بصارت کیسے نصیب ہو گئی اس نے کہا میرے پروردگار نے مجھے عطا فرمائی ہے بادشاہ نے کہا کیا میرے علاوہ تمہارا کوئی اور رب بھی ہے اس نے کہا میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔ بادشاہ نے اس کو گرفتار کرنے اور اس پہ تشدد کرنے کا حکم صادر فرمایا (تشدد برداشت کرتے ہوئے) اس نے لڑکے کا پتہ بتا دیا چنانچہ لڑکے کو بادشاہ کی کچہری میں پیش کیا گیا بادشاہ نے اسکو مخاطب کرتے ہوئے کہا بیٹا اب تیرے جادو کی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ تو جادو سے مادر زاد اندھوں اور برص والوں کو تندرست کر دیتا ہے اور تو بہت ماہر ہو گیا ہے لڑکے نے کہا شفا میں نہیں دیتا شفا دینے والا صرف اللہ ہے لڑکے کو گرفتار کر لیا اور اس پر تشدد کیا تشدد کی تاب نہ لا کر لڑکے نے راہب کا پتہ بتا دیا چنانچہ راہب کو پکڑ کر لایا گیا اور اس کو کہا گیا کہ تم اپنا دین چھوڑ دو اس نے انکار کیا

فَقِيلَ لَهُ: ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ فَأَبَى فَوَضَعَ الْمِنْشَارَ فِي مَفْرِقِ رَأْسِهِ فَشَقَّهُ حَتَّى وَقَعَ شِقَّاهُ، ثُمَّ جِيءَ بِالْغُلَامِ فَقِيلَ لَهُ: ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ فَأَبَى فَدَفَعَهُ إِلَى نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ: اذْهَبُوا بِهِ إِلَى جَبَلِ كَذَا وَكَذَا فَاصْعَدُوا بِهِ الْجَبَلَ فَإِذَا بَلَغْتُمْ ذِرْوَتَهُ فَإِنْ رَجَعَ عَنْ دِينِهِ وَإِلَّا فَاطْرَحُوهُ. فَذَهَبُوا بِهِ فَصَعِدُوا بِهِ الْجَبَلَ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيهِمْ بِمَا شِئْتَ فَرَجَفَ بِهِمُ الْجَبَلُ فَسَقَطُوا وَجَاءَ يَمْشِي إِلَى الْمَلِكِ. فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ: مَا فَعَلَ أَصْحَابُكَ؟ فَقَالَ: كَفَانِيهِمُ اللّٰهُ تَعَالَى، فَدَفَعَهُ إِلَى نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ: اذْهَبُوا بِهِ فَاحْمِلُوهُ فِي قُرْقُورٍ وَتَوَسَّطُوا بِهِ الْبَحْرَ فَإِنْ رَجَعَ عَنْ دِينِهِ وَإِلَّا فَاقْذِفُوهُ. فَذَهَبُوا بِهِ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيهِمْ بِمَا شِئْتَ، فَانْكَفَأَتْ بِهِمُ السَّفِينَةُ فَغَرِقُوا وَجَاءَ يَمْشِي إِلَى الْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ: مَا فَعَلَ أَصْحَابُكَ؟ فَقَالَ: كَفَانِيهِمُ اللّٰهُ تَعَالَى فَقَالَ لِلْمَلِكِ: إِنَّكَ لَسْتَ بِقَاتِلِي حَتَّى تَفْعَلَ مَا آمُرُكَ بِهِ. قَالَ: مَا هُوَ؟ قَالَ: تَجْمَعُ النَّاسَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ وَتَصْلُبُنِي عَلَى جِذْعٍ ثُمَّ خُذْ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِي ثُمَّ ضَعِ السَّهْمَ فِي كَبِدِ الْقَوْسِ ثُمَّ قُلْ: بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْغُلَامِ ثُمَّ ارْمِنِي فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ قَتَلْتَنِي. فَجَمَعَ النَّاسَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ وَصَلَبَهُ عَلَى جِذْعٍ ثُمَّ أَخَذَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهِ ثُمَّ وَضَعَ

بادشاہ نے آرہ منگوایا اس سے راہب کے سر کے دو ٹکڑے کر دیئے اس کے بعد بادشاہ کے مصاحب کو لایا گیا اس کو کہا گیا کہ تم اپنے دین سے باز آجاؤ اس نے انکار کیا اس کے سر کے درمیان آرہ رکھا اس کے بھی دو ٹکڑے کروا دیئے اس کے بعد لڑکے کو لایا گیا اس نے انکار کر دیا بادشاہ نے اس کو ایک خاص جماعت کے حوالے کر دیا اور حکم دیا کہ اس کو فلاں پہاڑ کی چوٹی پہ لے جاؤ اور اگر اپنا دین چھوڑ دے تو بہتر ورنہ اس کو نیچے دھکا دے دو حسب الحکم وہ اس کو پہاڑ کی چوٹی پہ لے گئے لڑکے نے وہاں پہنچ کر دعا کی اے اللہ جس طرح تو چاہے مجھے ان کی طرف سے کافی ہو جا چنانچہ پہاڑ زلزلہ کی لپیٹ میں آگیا وہ سب نیچے گر گئے اور لڑکا بادشاہ کے پاس پہنچا بادشاہ نے کہا تیرے ساتھی کہاں گئے لڑکے نے کہا مجھ کو اللہ نے ان سے بچا لیا پھر بادشاہ نے اس کو چند لوگوں کے ساتھ بھیجا کہ اس کو ایک چھوٹی کشتی میں سوار کرو جب سمندر کے درمیان پہنچو تو اگر دین سے باز نہ آئے تو اس کو سمندر میں پھینک دو جب وہ وسط سمندر میں پہنچے تو لڑکے نے دعا کی اے اللہ جس طرح تو چاہے مجھے نجات دے دعا مانگتے ہی کشتی الٹ گئی وہ سب ڈوب گئے اور لڑکا صحیح سلامت بادشاہ کے پاس پہنچا بادشاہ نے پوچھا تیرے ساتھی کہاں گئے لڑکے نے جواب دیا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے بچا لیا اور بادشاہ سے کہا تو اس وقت تک مجھے قتل نہیں کر سکتا جب تک کہ تم میری بات پر عمل نہ کرو۔ بادشاہ نے کہا وہ کیا بات ہے لڑکے نے کہا تمام لوگوں کو ایک میدان میں جمع کرو اور مجھے سولی دینے کے لئے کسی لکڑی پر لٹکاؤ پھر میری ترکش سے ایک تیر لے کر کمان کے چلہ پر رکھو پھر بسم اللہ رب الغلام (اللہ کے نام کے ساتھ جو لڑکے کا رب ہے) کہہ کر مجھے تیر مارو اس طرح مجھے قتل کر سکو گے بادشاہ نے سب لوگوں کو ایک میدان میں جمع کیا لڑکے کو سولی پر لٹکایا اسی کے ترکش سے ایک تیر لے کر کمان کے چلہ پہ رکھ کر بسم اللہ رب الغلام کہہ کر تیر چلایا تیر اس کی کنپٹی میں

السَّهْمَ فِي كَبِدِ الْقَوْسِ ثُمَّ قَالَ: بِسْمِ اللهِ رَبِّ الْغُلَامِ ثُمَّ رَمَاهُ فَوَقَعَ السَّهْمُ فِي صُدْغِهِ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي صُدْغِهِ فَمَاتَ فَقَالَ النَّاسُ: آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ فَأُتِيَ الْمَلِكُ فَقِيلَ لَهُ: أَرَأَيْتَ مَا كُنْتَ تَحْذَرُ قَدْ وَاللهِ نَزَلَ بِكَ حَذَرُكَ، قَدْ آمَنَ النَّاسُ. فَأَمَرَ بِالْأُخْدُودِ بِأَفْوَاهِ السِّكَكِ فَخُدَّتْ وَأُضْرِمَ فِيهَا النِّيرَانُ وَقَالَ: مَنْ لَمْ يَرْجِعْ عَنْ دِينِهِ فَأَقْحِمُوهُ فِيهَا أَوْ قِيلَ لَهُ: اقْتَحِمْ فَفَعَلُوا حَتَّى جَاءَتِ امْرَأَةٌ وَمَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا فَتَقَاعَسَتْ أَنْ تَقَعَ فِيهَا، فَقَالَ لَهَا الْغُلَامُ: يَا أُمَّهْ اصْبِرِي فَإِنَّكِ عَلَى الْحَقِّ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

«ذِرْوَةُ الْجَبَلِ» أَعْلَاهُ وَهِيَ بِكَسْرِ الذَّالِ الْمُعْجَمَةِ وَضَمِّهَا» وَ«الْقُرْقُورُ» بِضَمِّ الْقَافَيْنِ نَوْعٌ مِنَ السُّفُنِ وَ«الصَّعِيدُ» هُنَا: الْأَرْضُ الْبَارِزَةُ وَ«الْأُخْدُودُ» الشُّقُوقُ فِي الْأَرْضِ كَالنَّهْرِ الصَّغِيرِ وَ«أُضْرِمَ» أُوقِدَ وَ«انْكَفَأَتْ» أَيْ: انْقَلَبَتْ وَ«تَقَاعَسَتْ»: تَوَقَّفَتْ وَجَبُنَتْ.

۳۱ - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ تَبْكِي عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَ: «اتَّقِي اللهَ وَاصْبِرِي» فَقَالَتْ: إِلَيْكَ عَنِّي! فَإِنَّكَ لَمْ تُصَبْ بِمُصِيبَتِي، وَلَمْ تَعْرِفْهُ فَقِيلَ لَهَا: إِنَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَتْ بَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَهُ بَوَّابِينَ فَقَالَتْ: لَمْ أَعْرِفْكَ فَقَالَ: «إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى»

جا کر لگا لڑکے نے وہیں اپنا ہاتھ رکھ دیا اور مر گیا لوگوں نے کہا ہم لڑکے کے رب پر ایمان لے آئے بادشاہ کو اس بات سے آگاہ کیا گیا کہ جس بات کا تجھے خطرہ تھا وہی بات ہو گئی تمام لوگ ایمان لا چکے ہیں بادشاہ نے سڑکوں میں خندقیں کھودنے اور ان میں آگ جلانے کا حکم دیا چنانچہ اس کے حکم کے مطابق عمل کیا گیا۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ جو شخص اپنے دین سے باز نہ آئے اس کو ان میں ڈال دو چنانچہ ان کو آگ میں جھونک دیا گیا آخر ایک عورت آئی جس کے ساتھ اس کا ایک بچہ بھی تھا اس نے آگ میں داخل ہونے سے پس و پیش کیا

لڑکا بول اٹھا اماں! صبر کرو

یقیناً تم حق پر ہو۔

(مسلم)

ذِرْوَةُ الْجَبَلِ: ذال کی زیر اور پیش دونوں طرح مستعمل ہے۔

الْقُرْقُوْرُ:۔ دونوں قاف پیش کے ساتھ ایک قسم کی کشتی کو کہتے ہیں۔

الصَّعِيْدُ:۔ چٹیل میدان کو کہتے ہیں۔

الْاُخْدُوْدُ:۔ چھوٹی نہر کی شکل پر خندق کو کہتے ہیں

اُضْرِمَ:۔ آگ مشتعل کی گئی۔

انْكَفَاَتْ:۔ وہ بدل گئی۔

تَقَاعَسَتْ:۔ تھوڑی سی ٹھہری اور بزدلی اختیار کی۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت کے پاس سے گزرے وہ ایک قبر کے پاس رو رہی تھی آپؐ نے فرمایا اللہ سے ڈر اور صبر اختیار کر عورت بول جا اپنا کام کرو آپؐ کو مجھ جیسی مصیبت کا سامنا نہیں ہوا عورت نے آپؐ کو پہچانا نہیں تھا اس سے کہا گیا یہ تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم تھے تو وہ آپؐ کے مکان پر آئی وہاں کوئی دربان موجود نہ تھا آپؐ سے معذرت کرتے ہوئے کہا، میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا آپؐ نے فرمایا صبر تو پہلی چوٹ پر ہوتا ہے (بخاری مسلم)

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - وَفِي رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ: تَبْكِي عَلَى صَبِيٍّ لَهَا ‌◆

مسلم کی روایت میں ہے ۔عورت اپنے بچے پر رو رہی تھی۔

۳۲ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى: مَا لِعَبْدِي الْمُؤْمِنِ عِنْدِي جَزَاءٌ إِذَا قَبَضْتُ صَفِيَّهُ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ احْتَسَبَهُ إِلَّا الْجَنَّةَ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ◆

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تبارک و تعالےٰ فرماتے ہیں۔میرے پاس مومن انسان کے لئے جب میں اس کی دنیوی محبوب چیز کو چھین لوں اور وہ صبر کرے) سوائے جنّت کے کوئی بدلہ نہیں۔ (بخاری)

۳۳ - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّاعُونِ فَأَخْبَرَهَا أَنَّهُ كَانَ عَذَابًا يَبْعَثُهُ اللّٰهُ تَعَالَى عَلَى مَنْ يَشَاءُ، فَجَعَلَهُ اللّٰهُ تَعَالَى رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ، فَلَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يَقَعُ فِي الطَّاعُونِ فَيَمْكُثُ فِي بَلَدِهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يُصِيبُهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ الشَّهِيدِ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ◆

حضرت عائشہ سے روایت ہے انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے متعلق دریافت کیا آپ نے ان کو بتایا طاعون عذاب الٰہی تھا جن لوگوں پر چاہتا تھا مسلط کر دیتا تھا۔ اب اللہ نے اس کو ایمانداروں کے لئے رحمت بنا دیا ہے پس جو مومن انسان طاعون کی بیماری میں مبتلا ہو جائے وہ صبر اور طلب ثواب کی نیت سے اپنے شہر میں ہی رہے اس بات پر یقین کرے کہ اللہ نے جو لکھ دیا ہے وہ پہنچ کر رہے گا تو اس کو شہید کے برابر ثواب ملے گا (بخاری)

۳۴ - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: إِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِي بِحَبِيبَتَيْهِ فَصَبَرَ عَوَّضْتُهُ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ، يُرِيدُ عَيْنَيْهِ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ◆

حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے اللہ عزوجل نے فرمایا جب میں اپنے بندے کو اس کی دو محبوب چیزوں (آنکھوں) میں مبتلا کر دوں (یعنی بینائی جاتی رہے) اس پر وہ صبر کرے ان کے عوض میں اس کو جنّت عطا کرتا ہوں (بخاری)

۳۵ - وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَلَا أُرِيكَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ فَقُلْتُ: بَلَى قَالَ: هٰذِهِ الْمَرْأَةُ السَّوْدَاءُ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: إِنِّي أُصْرَعُ وَإِنِّي أَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللّٰهَ

حضرت عطاء بن ابی رباح بیان کرتے ہیں کہ مجھے عبداللہ بن عباسؓ نے کہا کیا میں تجھے جنّت کی حقدار عورت نہ دکھاؤں میں نے کہا ضرور دکھایئے اس نے کہا یہ سیاہ فام عورت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر کہنے لگی مجھے مرگی کا دورہ پڑ جاتا ہے اور میری شرمگاہ سے کپڑا ہٹ جاتا ہے میرے لئے اللہ سے دعا کیجئے آپ نے

تَعَالٰى لِيْ قَالَ: إِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ وَإِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰهَ تَعَالٰى أَنْ يُعَافِيَكِ». فَقَالَتْ: أَصْبِرُ فَقَالَتْ: إِنِّيْ أَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ لَا أَتَكَشَّفَ فَدَعَا لَهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

فرمایا اگر تو صبر کرسکے تو اس کا ثواب جنت ہے اور اگر تو چاہے تو میں اللہ سے تیری صحت کے لیے دعا کرتا ہوں اس نے کہا میں صبر کرتی ہوں لیکن میرے لئے دعا فرمائیں کہ بے پردگی نہ ہو۔ آپ نے دعا فرمائی۔

(بخاری، مسلم)

۳۶ - وَعَنْ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْكِيْ نَبِيًّا مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمْ ضَرَبَهُ قَوْمُهُ فَأَدْمَوْهُ وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَّجْهِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِيْ فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں گویا میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں آپ انبیاء کرام علیہم الصلوات سے ایک پیغمبر کے بارے میں فرما رہے تھے کہ اس کو قوم نے اس قدر مارا کہ اس کو لہولہان کر دیا وہ اپنے چہرے سے خون پونچھ رہا تھا اور کہہ رہا تھا اے اللہ میری قوم کو معاف فرما! یہ جانتے نہیں ہیں۔

(بخاری، مسلم)

۳۷ - وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ وَّأَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا يُصِيْبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَّصَبٍ وَّلَا وَصَبٍ وَّلَا هَمٍّ وَّلَا حَزَنٍ وَّلَا أَذًى وَّلَا غَمٍّ حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا إِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَ«الْوَصَبُ»: الْمَرَضُ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا۔ مسلمان کو تھکان، بیماری، غم، تکلیف، کانٹا لگنے سے جو پریشانی ہوتی ہے۔ اس کے بدلے میں اس کے صغیرہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

(بخاری، مسلم)

"الوصب" بیماری کو کہتے ہیں۔

۳۸ - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوْعَكُ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّكَ تُوْعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا قَالَ أَجَلْ إِنِّيْ أُوْعَكُ كَمَا يُوْعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ» قُلْتُ: ذٰلِكَ أَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ؟ قَالَ أَجَلْ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يُّصِيْبُهٗ أَذًى شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا كَفَّرَ

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں، کہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ بخار میں مبتلا تھے میں نے عرض کیا رسول اللہ آپ تو شدید بخار میں مبتلا ہیں فرمایا ہاں مجھے تمہارے دو آدمیوں کے برابر بخار ہوتا ہے میں نے عرض کیا اس لئے کہ آپ کو دوگنا ثواب ملے گا آپ نے فرمایا ہاں یہی بات ہے بالکل اسی طرح جس مسلمان کو کانٹا چبھے یا اس سے زیادہ کسی مصیبت کی زحمت اٹھانا پڑتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے عوض اس

اللّٰهُ بِهَا سَيِّئَاتِهِ، وَحُطَّتْ عَنْهُ ذُنُوبُهُ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا»، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَ«الْوَعْكُ»: مَغْثُ الْحُمَّى، وَقِيلَ الْحُمَّى.

کے گناہ معاف فرما دیتے ہیں اور گناہ اس سے یوں ساقط ہو جاتے ہیں جیسے درخت کے پتے گر جاتے ہیں (بخاری ، مسلم)

"وعك": بخار کی دھو کنی لگنے کو کہتے ہیں بخار کو بھی کہا جاتا ہے۔

۳۹ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُصِبْ مِنْهُ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

وَضَبَطُوا «يُصِبْ» بِفَتْحِ الصَّادِ وَكَسْرِهَا.

حضرت ابوھریرۃؓ بیان کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جس سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے۔ اس کو مصائب میں گرفتار رکھتا ہے۔ (بخاری)

يُصِبْ: صاد کے زبر اور زیر دونوں طرح مستعمل ہے۔

۴۰ - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ أَصَابَهُ فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَلْيَقُلْ: اللّٰهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي»، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی تکلیف کے آنے پر کوئی شخص موت کی آرزو نہ کرے اگر اس سے کوئی چارہ نہ ہو تو یہ کلمات کہے۔ اے اللہ مجھے اس وقت تک زندہ رکھیے جب تک کہ میرے لئے زندہ رہنا بہتر ہے اور اس وقت فوت کر دیجئے جب میرے حق میں فوت ہونا بہتر ہو۔ (بخاری، مسلم)

۴۱ - وَعَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: شَكَوْنَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَهُ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَقُلْنَا أَلَا تَسْتَنْصِرُ لَنَا أَلَا تَدْعُو لَنَا؟ فَقَالَ قَدْ كَانَ مَنْ قَبْلَكُمْ يُؤْخَذُ الرَّجُلُ فَيُحْفَرُ لَهُ فِي الْأَرْضِ فَيُجْعَلُ فِيهَا ثُمَّ يُؤْتَى بِالْمِنْشَارِ فَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ فَيُجْعَلُ نِصْفَيْنِ وَيُمْشَطُ بِأَمْشَاطِ الْحَدِيدِ مَا دُونَ لَحْمِهِ وَعَظْمِهِ مَا يَصُدُّهُ ذٰلِكَ عَنْ دِينِهِ، وَاللّٰهِ لَيُتِمَّنَّ اللّٰهُ هٰذَا الْأَمْرَ حَتَّى يَسِيرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلَى

حضرت خبابؓ بن ارتؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے (کفار کی ایذا رسانیوں کا) شکوہ کیا آپ کعبہ کے سائے میں ایک چادر کو تکیہ بنا کر لیٹے ہوئے تھے ہم نے عرض کیا آپ ہمارے لئے غلبہ کی دعا کیوں نہیں فرماتے آپ نے فرمایا تم سے پہلے بعض لوگوں کا پکڑ لیا جاتا گڑھا کھودا جاتا اس میں اس کو گاڑا جاتا اس کے سر پر آرہ چلایا جاتا اور اس کے دو ٹکڑے کر دیئے جاتے اور بعض کو لوہے کی کنگھیوں سے اس کے گوشت کو نوچا جاتا ہڈیاں تک متاثر ہو جاتی تھیں لیکن اس کے باوجود وہ دین سے روگردانی نہ کرتا خدا کی قسم اللہ تعالیٰ اسلام کی تکمیل عطا فرمائے گا۔ (اور امن کی کیفیت یہ ہوگی) کہ ایک سفر کرنے والا صنعاء سے حضر موت تک سفر کرے گا لیکن وہ صرف خدا سے ڈر

حَضْرَمَوْتَ لَا يَخَافُ إِلَّا اللهَ وَالذِّئْبَ عَلٰى غَنَمِهِ، وَلٰكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُونَ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. وَفِي رِوَايَةٍ: وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً وَقَدْ لَقِينَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ شِدَّةً.

۴۲ - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ آثَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا فِي الْقِسْمَةِ: فَأَعْطَى الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ، وَأَعْطَى عُيَيْنَةَ بْنَ حِصْنٍ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَأَعْطَى نَاسًا مِنْ أَشْرَافِ الْعَرَبِ وَآثَرَهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْقِسْمَةِ. فَقَالَ رَجُلٌ: وَاللهِ إِنَّ هٰذِهِ قِسْمَةٌ مَا عُدِلَ فِيهَا وَمَا أُرِيدَ فِيهَا وَجْهُ اللهِ فَقُلْتُ: وَاللهِ لَأُخْبِرَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ، فَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ حَتّٰى كَانَ كَالصِّرْفِ. ثُمَّ قَالَ: فَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ يَعْدِلِ اللهُ وَرَسُولُهُ؟ ثُمَّ قَالَ: يَرْحَمُ اللهُ مُوسٰى قَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ. فَقُلْتُ: لَا جَرَمَ لَا أَرْفَعُ إِلَيْهِ بَعْدَهَا حَدِيثًا» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَقَوْلُهُ "كَالصِّرْفِ" هُوَ بِكَسْرِ الصَّادِ الْمُهْمَلَةِ: وَهُوَ صِبْغٌ أَحْمَرُ.

۴۳ - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدِهِ الْخَيْرَ عَجَّلَ لَهُ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا، وَإِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدِهِ الشَّرَّ

کھائے گا اور اپنی بکریوں پر سوائے بھیڑیوں کے کسی چیز کا خوف نہ رکھے گا۔ لیکن تم جلد بازی سے کام لے رہے ہو۔ (بخاری) ایک روایت میں ہے کہ آپؐ چادر سر کے نیچے رکھے ہوئے تھے اور ہمیں مشرکین کی طرف سے تکلیفیں پہنچی تھیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ جنگ حنین میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے غنیمتوں کو تقسیم فرماتے ہوئے کچھ لوگوں کے ساتھ (تالیف قلبی کرتے ہوئے) ترجیحی سلوک اختیار فرمایا چنانچہ اقرع بن حابس کو سو اونٹ عطا فرمائے عیینہ بن حصن کو بھی اتنے ہی دیئے اور عرب کے اشراف کے ساتھ ترجیحی سلوک کرتے ہوئے انہیں زیادہ دیا ایک شخص بولا اللہ کی قسم یہ تقسیم منصفانہ نہیں ہے اور نہ ہی اس میں اللہ کی رضامندی کو ملحوظ خاطر رکھا گیا ہے میں نے کہا اللہ کی قسم میں ضرور اللہ کے رسول کو اس سے مطلع کروں گا چنانچہ میں آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا آپؐ کو مطلع کیا اس کو سن کر آپؐ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا پھر آپؐ نے فرمایا جب اللہ اور اس کا رسول عدل و انصاف نہ کریں تو کون انصاف کرے گا پھر فرمایا اللہ موسٰی علیہ السلام پر رحم فرمائے انکو اس سے کہیں زیادہ اذیتیں پہنچائی گئیں لیکن انہوں نے صبر کیا (آپؐ کی کیفیت دیکھ کر) میں نے دل میں کہا کہ اس کے بعد آپؐ کی خدمت میں اس قسم کی بات نہیں پہنچاؤں گا۔ (بخاری، مسلم)

کالصرف: صاد مہملہ کے نیچے زیر ہے۔ سرخ رنگ کو کہتے ہیں۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ اپنے کسی بندے کیساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو دنیا ہی میں اس کو جلدی سزا دے دیتا ہے اور جب کسی بندے کیساتھ برائی کا ارادہ کرتا ہے تو باوجود اس کے گناہوں

أَمْسَكَ عَنْهُ بِذَنْبِهِ حَتَّى يُوَافِيَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ » وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ عِظَمَ الْجَزَاءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلَاءِ، وَإِنَّ اللهَ تَعَالَى إِذَا أَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ، فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضَا وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السُّخْطُ » رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ ۔

۴۴ - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ ابْنٌ لِأَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَشْتَكِي، فَخَرَجَ أَبُو طَلْحَةَ فَقُبِضَ الصَّبِيُّ، فَلَمَّا رَجَعَ أَبُو طَلْحَةَ قَالَ: مَا فَعَلَ ابْنِي؟ قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ وَهِيَ أُمُّ الصَّبِيِّ: هُوَ أَسْكَنُ مَا كَانَ فَقَرَّبَتْ لَهُ الْعَشَاءَ فَتَعَشَّى ثُمَّ أَصَابَ مِنْهَا فَلَمَّا فَرَغَ قَالَتْ: وَارُوا الصَّبِيَّ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَبُو طَلْحَةَ أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ. فَقَالَ أَعَرَّسْتُمُ اللَّيْلَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمَا. فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقَالَ لِي أَبُو طَلْحَةَ احْمِلْهُ حَتَّى تَأْتِيَ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَعَثَ مَعَهُ بِتَمَرَاتٍ فَقَالَ: أَمَعَهُ شَيْءٌ؟ قَالَ: نَعَمْ تَمَرَاتٌ فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَضَغَهَا ثُمَّ أَخَذَهَا مِنْ فِيهِ فَجَعَلَهَا فِي فِي الصَّبِيِّ ثُمَّ حَنَّكَهُ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ: قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَرَأَيْتُ تِسْعَةَ أَوْلَادٍ كُلُّهُمْ قَدْ قَرَءُوا الْقُرْآنَ يَعْنِي مِنْ أَوْلَادِ عَبْدِ اللهِ الْمَوْلُودِ

کے سزا دینے سے بند رہتا ہے یہاں تک کہ قیامت کے روز اس کو پوری سزا دیتا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ثواب کی زیادتی تکلیفوں کی زیادتی پر موقوف ہے بیشک اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کو محبوب جانتا ہے تو اس کو آزمائشوں میں گرفتار کرتا ہے پس جو شخص آزمائشوں کے باوجود خوش رہا اس کو اللہ تعالےٰ کی خوشنودی حاصل ہوگی اور جو شخص ناخوش ہوا اس پر اللہ ناخوش ہوا ترمذی نے اس نے کہا حدیث حسن ہے۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ابو طلحہ کا ایک لڑکا بیمار تھا ابو طلحہ گھر سے باہر نکلا تو اس کا انتقال ہو گیا واپس آیا تو لڑکے کے بارے پوچھا لڑکے کی والدہ ام سلیم نے جواب دیا پہلے کی نسبت بہت زیادہ سکون میں ہے اور اس کے سامنے رات کا کھانا رکھ دیا۔ اس نے کھانا کھالیا بیوی سے مجامعت کی اس کے بعد ام سلیم نے کہا لڑکے کو دفن کر دو صبح کے وقت ابو طلحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور تمام واقعہ کہہ سنایا آپ نے پوچھا کیا تم نے رات کو ہمبستری کی تھی ابو طلحہ نے جواب دیا۔ جی ہاں آپ نے فرمایا۔ اے اللہ ان دونوں کے لیے برکت عطا فرما چنانچہ ام سلیم کے ہاں لڑکا تولد ہوا انس بن مالک کہتے ہیں کہ مجھے طلحہ نے کہا کہ اس بچے کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے جاؤ اور اس کے ساتھ کچھ کھجوریں بھی بھیج دیں آپ نے فرمایا تمہارے پاس کوئی چیز ہے جواب دیا ہاں کھجوریں ہیں آپ نے ان کو اپنے منہ میں چبا کر بچے کے منہ میں رکھا اس طرح اسکو تحنیک فرمائی اور اس کا نام عبد اللہ رکھا (بخاری مسلم) بخاری کی روایت میں ہے ابن عیینہ نے بیان کیا کہ ایک انصاری نے بتایا کہ میں نے اس عبد اللہ کی اولاد سے نو لڑکوں کو دیکھا ان سب نے قرآن پاک پڑھا مسلم کی روایت کے میں ہے ام سلیم کے بطن سے ابو طلحہ کا ایک لڑکا فوت ہو گیا ام سلیم نے گھر والوں سے کہا اس کے بیٹے کے بارے میں تم نے ابو طلحہ کو کچھ نہ بتانا میں خود ہی ان کو بتاؤں گی چنانچہ وہ آیا اس نے اس کے سامنے رات کا کھانا پیش کیا اس نے کھانا کھالیا اس

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: مَاتَ ابْنٌ لِأَبِي طَلْحَةَ مِنْ أُمِّ سُلَيْمٍ فَقَالَتْ لِأَهْلِهَا: لَا تُحَدِّثُوا أَبَا طَلْحَةَ بِابْنِهِ حَتَّى أَكُونَ أَنَا أُحَدِّثُهُ، فَجَاءَ فَقَرَّبَتْ إِلَيْهِ عَشَاءً فَأَكَلَ وَشَرِبَ، ثُمَّ تَصَنَّعَتْ لَهُ أَحْسَنَ مَا كَانَتْ تَصَنَّعُ قَبْلَ ذَلِكَ فَوَقَعَ بِهَا، فَلَمَّا أَنْ رَأَتْ أَنَّهُ قَدْ شَبِعَ وَأَصَابَ مِنْهَا قَالَتْ: يَا أَبَا طَلْحَةَ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ قَوْمًا أَعَارُوا عَارِيَتَهُمْ أَهْلَ بَيْتٍ فَطَلَبُوا عَارِيَتَهُمْ أَلَهُمْ أَنْ يَمْنَعُوهُمْ؟ قَالَ: لَا، فَقَالَتْ: فَاحْتَسِبِ ابْنَكَ، قَالَ: فَغَضِبَ ثُمَّ قَالَ: تَرَكْتِنِي حَتَّى إِذَا تَلَطَّخْتُ ثُمَّ أَخْبَرْتِنِي بِابْنِي، فَانْطَلَقَ حَتَّى أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَارَكَ اللَّهُ فِي لَيْلَتِكُمَا، قَالَ: فَحَمَلَتْ، قَالَ: وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ وَهِيَ مَعَهُ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى الْمَدِينَةَ مِنْ سَفَرٍ لَا يَطْرُقُهَا طُرُوقًا فَدَنَوْا مِنَ الْمَدِينَةِ فَضَرَبَهَا الْمَخَاضُ فَاحْتُبِسَ عَلَيْهَا أَبُو طَلْحَةَ وَانْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَقُولُ أَبُو طَلْحَةَ: إِنَّكَ لَتَعْلَمُ يَا رَبِّ أَنَّهُ يُعْجِبُنِي أَنْ أَخْرُجَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ وَأَدْخُلَ مَعَهُ إِذَا دَخَلَ وَقَدِ احْتُبِسْتُ بِمَا تَرَى، تَقُولُ أُمُّ سُلَيْمٍ: يَا أَبَا طَلْحَةَ مَا أَجِدُ الَّذِي كُنْتُ أَجِدُ انْطَلِقْ،

کے بعد ام سلیمؓ نے زیب و زینت لگانے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی پہلے سے زیادہ بن سنور کر سامنے آئی ابو طلحہؓ نے اس کے ساتھ ہمبستری کی جب ام سلیمؓ نے دیکھا کہ وہ سیراب ہو گیا ہے اور اس کی حاجت نفسانی پوری ہو چکی ہے تو اپنے خاوند سے کہنے لگیں: ابو طلحہؓ! مجھے بتاؤ اگر کوئی قوم کسی کو اپنی کوئی چیز عاریۃً دے دیتی ہے پھر اس کے استرداد کا مطالبہ کرے کیا انھیں حق پہنچتا ہے کہ وہ عاریۃً چیز کو واپس لوٹانے سے انکار کر دیں ابو طلحہؓ نے جواب دیا نہیں ام سلیمؓ نے کہا آپ اپنے بیٹے کے بارے میں اللہ سے ثواب طلب کریں (اس کا انتقال ہو گیا) ابو طلحہؓ ناراض ہو کر کہنے لگا تم نے مجھے بتایا ہی نہیں جب میں مجامعت کر بیٹھا تو پھر تم نے بیٹے کے فوت ہونے کا تذکرہ کیا یہ کہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے حاضر ہوا اور تمام واقعہ کہہ سنایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تمہاری رات کو بابرکت فرمائے ابو طلحہؓ نے کہا ام سلیمؓ حاملہ ہو گئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر میں تھے ام سلیمؓ بھی سفر میں آپ کے ساتھ تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے مدینہ تشریف فرماتے ہوتے تو رات کو نہ آتے۔ چنانچہ جب مدینہ کے قریب پہنچے تو ام سلیمؓ کو درد زہ شروع ہو گیا ابو طلحہؓ کو ام سلیمؓ کے پاس رکنا پڑا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے گئے انسؓ نے بیان کیا ابو طلحہ کہا کرتے تھے اے اللہ بے شک تو جانتا ہے کہ مجھے یہ بات پسند ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے نکلیں تو میں بھی آپ کے ساتھ نکلوں اور جب آپ مدینہ میں داخل ہوں تو میں بھی آپ کے ساتھ داخل ہوں مجھے معلوم ہے کہ میں اب رک گیا ہوں ام سلیمؓ کہنے لگیں ابو طلحہ! اب مجھے وہ تکلیف نہیں رہی جس کو میں پہلے محسوس کر رہی تھی لہٰذا ہم بھی چلیں ہم وہاں سے چلے مدینہ پہنچے تو درد زہ شروع ہو گیا

فَانْطَلَقَتَا وَضَرَبَهَا الْمَخَاضُ حِيْنَ قَدِمَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا. فَقَالَتْ لِيْ أُمِّيْ: يَا أَنَسُ لَا يُرْضِعُهُ أَحَدٌ حَتّٰى تَغْدُوَ بِهِ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا أَصْبَحَ احْتَمَلْتُهُ فَانْطَلَقْتُ بِهِ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَكَرَ تَمَامَ الْحَدِيْثِ.

اور لڑکا پیدا ہوا۔ انس کہتے ہیں کہ مجھے میری والدہ نے کہا کہ اس بچے کو کوئی دودھ نہ پلائے کل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے جائیگے چنانچہ صبح کے وقت میں نے بچے کو اٹھایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں آن حاضر ہوا۔ (پہلی تمام حدیث کو بیان کیا۔)

۴۵ - وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرَعَةِ، إِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طاقتور وہ نہیں ہے جو دوسروں کو پچھاڑ دیتا ہے طاقتور تو صرف وہ انسان ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ پر کنٹرول رکھ سکے۔ (بخاری، مسلم)

وَ"الصُّرَعَةُ" بِضَمِّ الصَّادِ وَفَتْحِ الرَّاءِ وَأَصْلُهُ عِنْدَ الْعَرَبِ مَنْ يَصْرَعُ النَّاسَ كَثِيْرًا.

صُرَعَة، صاد کے پیش اور راء کی زبر کے ساتھ ہے عرب کے ہاں کشتی کے ماہر کو کہتے ہیں۔

۴۶ - وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلَانِ يَسْتَبَّانِ، وَأَحَدُهُمَا قَدِ احْمَرَّ وَجْهُهُ، وَانْتَفَخَتْ أَوْدَاجُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّيْ لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ، لَوْ قَالَ: أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ. فَقَالُوْا لَهُ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت سلیمانؓ بن صرد روایت کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں موجود تھا کہ دو آدمی آپس میں ذلت و گریباں ہو گئے ایک کا چہرہ سرخ ہو گیا اور اس کی گردن کی رگیں پھول گئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے ایک ایسا کلمہ معلوم ہے اگر یہ اس کو کہہ دے تو اس کا غم و غصہ دور ہو جائے اگر (اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم) پڑھ لے تو اس کی یہ حالت دور ہو جائے صحابہ نے اس سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بارے فرماتے ہیں کہ (اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم) پڑھ لے (بخاری، مسلم)

۴۷ - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ قَادِرٌ عَلَى أَنْ يُنْفِذَهُ

حضرت معاذ بن انسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غصہ کو پی جاتا ہے حالانکہ وہ اس کو نافذ کرنے پر قادر تھا قیامت کے

دَعَاهُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى عَلٰى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يُخَيِّرَهٗ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ مَا شَآءَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

دن اللہ پاک اس کو تمام مخلوقات کے سامنے بلا کر اختیار دیں گے کہ حور عین میں سے جس کو چاہو پسند کر لو (ابوداود، ترمذی) ترمذی نے کہا حدیث حسن ہے۔

۴۸ - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْصِنِيْ قَالَ: لَا تَغْضَبْ. فَرَدَّدَ مِرَارًا، قَالَ لَا تَغْضَبْ،، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا' مجھے وصیت کیجئے۔ آپ نے فرمایا غصہ چھوڑ دیجئے آپ نے بار بار دہرایا کہ غصہ چھوڑ دیجئے (مسلم)

۴۹ - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزَالُ الْبَلَآءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةِ فِيْ نَفْسِهٖ وَوَلَدِهٖ وَمَالِهٖ حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ تَعَالٰى وَمَا عَلَيْهِ خَطِيْئَةٌ،، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابوہریرہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن مرد اور مومنہ عورت کی جان' اولاد' مال پر مصیبتیں آتی رہتی ہیں یہاں تک کہ جب وہ اللہ سے ملاقات کرتا ہے تو اس کے ذمہ کوئی گناہ نہیں ہوتا (ترمذی) ترمذی نے کہا حدیث حسن ہے۔

۵۰ - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدِمَ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنٍ فَنَزَلَ عَلٰى ابْنِ اَخِيْهِ الْحُرِّ بْنِ قَيْسٍ، وَكَانَ مِنَ النَّفَرِ الَّذِيْنَ يُدْنِيْهِمْ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَكَانَ الْقُرَّآءُ اَصْحَابَ مَجْلِسِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَمُشَاوَرَتِهٖ كُهُوْلًا كَانُوْا اَوْ شُبَّانًا فَقَالَ عُيَيْنَةُ لِابْنِ اَخِيْهِ: يَا ابْنَ اَخِيْ لَكَ وَجْهٌ عِنْدَ هٰذَا الْاَمِيْرِ فَاسْتَاْذِنْ لِيْ عَلَيْهِ، فَاسْتَاْذَنَ فَاَذِنَ لَهٗ عُمَرُ، فَلَمَّا دَخَلَ قَالَ: هِيْ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ، فَوَاللّٰهِ مَا تُعْطِيْنَا الْجَزْلَ وَلَا تَحْكُمُ بَيْنَنَا بِالْعَدْلِ. فَغَضِبَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَتّٰى هَمَّ اَنْ يُّوْقِعَ بِهٖ۔ فَقَالَ لَهُ الْحُرُّ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ لِنَبِيِّهٖ

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں۔ عیینہ بن حصن اپنے بھتیجے حر بن قیس کے پاس آیا اور حر بن قیس ان لوگوں سے ہے جن کو حضرت عمر اپنا قریبی سمجھتے تھے اور قراء لوگ بھی حضرت عمر کی مجلس میں بیٹھتے اور ان کے مشیر تھے جن میں کچھ ادھیڑ عمر والے اور کچھ نوجوان تھے عیینہ نے اپنے بھتیجے حر بن قیس سے کہا حضرت عمر امیر المومنین کے ہاں تیرا احترام ہے میرے لئے وہاں جانے کی اجازت طلب کیجئے چنانچہ اس نے اجازت مانگی اجازت مل گئی جب وہ مجلس میں آیا تو عیینہ نے کہا اے ابن الخطاب خدا کی قسم نہ تو ہمیں زیادہ مال عطا کرتا ہے اور نہ ہی تو ہم میں عدل وانصاف کر رہا ہے حضرت عمر اس کی بات سن کر ناراض ہو گئے قریب تھے کہ اس کی دست درازی شروع کر دیتے یہ حالت دیکھ کر حر بن قیس نے کہا اے امیر المومنین! اللہ تعالیٰ نے اپنے

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ" وَإِنَّ هٰذَا مِنَ الْجَاهِلِينَ. وَاللهِ مَا جَاوَزَهَا عُمَرُ حِينَ تَلَاهَا، وَكَانَ وَقَّافًا عِنْدَ كِتَابِ اللهِ تَعَالَى" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۱- وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّهَا سَتَكُونُ بَعْدِي أَثَرَةٌ وَأُمُورٌ تُنْكِرُونَهَا قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: تُؤَدُّونَ الْحَقَّ الَّذِي عَلَيْكُمْ وَتَسْأَلُونَ اللهَ الَّذِي لَكُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَ"الْأَثَرَةُ": الْاِنْفِرَادُ بِالشَّيْءِ عَمَّنْ لَهُ فِيهِ حَقٌّ.

۵۲- وَعَنْ أَبِي يَحْيٰى أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ أَلَا تَسْتَعْمِلُنِي كَمَا اسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا فَقَالَ: إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً فَاصْبِرُوا حَتّٰى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَ"أُسَيْدٌ" بِضَمِّ الْهَمْزَةِ- وَ"حُضَيْرٌ" بِحَاءٍ مُهْمَلَةٍ مَضْمُومَةٍ وَضَادٍ مُعْجَمَةٍ مَفْتُوحَةٍ وَاللهُ أَعْلَمُ.

۵۳- وَعَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَيَّامِهِ الَّتِي لَقِيَ فِيهَا الْعَدُوَّ انْتَظَرَ حَتّٰى إِذَا مَالَتِ الشَّمْسُ قَامَ فِيهِمْ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا: خذ العفو وامر بالعرف واعرض عن الجاھلین (معافی اختیار کرو نیکی کا حکم دو اور جاہلوں سے روگردانی کرو) اور یہ جاہلوں میں سے ہے۔ اللہ کی قسم اس آیت کی تلاوت کے بعد حضرت عمرؓ نے کچھ حرکت نہ کی اور حضرت عمرؓ کتاب اللہ کے مطابق بہت زیادہ عمل کرتے تھے (بخاری)۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب میرے بعد ایک دوسرے پر ترجیح کا سلسلہ شروع ہو جائے گا اور کچھ ایسے امور جن کو تم ناپسند کرو گے صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمیں کیا حکم ہے فرمایا جو حقوق تم پر ہیں تم ان کو ادا کرتے رہو اور اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے سوال کرتے رہو (بخاری مسلم)

اثرۃ: حقدار پر دوسرے انسان کو ترجیح دینا، اور منفرد حیثیت عطا کرنا۔

حضرت اسید بن حضیر بیان کرتے ہیں کہ انصار میں سے ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہؐ مجھے عامل بنا دیجئے جیسا کہ آپ نے فلاں انسان کو عامل بنایا ہے آپؐ نے فرمایا تم میرے بعد ترجیحی سلوک دیکھو گے، پس تمہیں صبر کرنا ہو گا یہاں تک کہ حوض کوثر پر تمہاری میرے ساتھ ملاقات ہو گی۔ (بخاری، مسلم)

اسید: ہمزہ کے پیش کے ساتھ ہے۔

حضیر: حاء مہملہ کے پیش اور ضاد معجمہ کے زبر کے ساتھ ہے۔

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دشمن کے ... میں تھے سورج کے ڈھلنے کا انتظار فرما رہے تھے آپ نے کھڑے ہو کر فرمایا: اے لوگو! دشمن کے ساتھ جنگ کرنے کی تمنا نہ کرو اور اللہ سے سلامتی کا سوال کرو پس جب تمہارا ان سے مقابلہ ہو جائے، تو

اَسْأَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ، فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا، وَاعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُجْرِيَ السَّحَابِ، وَهَازِمَ الْأَحْزَابِ، اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيقُ +

صبر کرو اور اچھی طرح جان لو کہ جنت تلواروں کے سائے کے نیچے ہے پھر آپ نے ارشاد فرمایا اے اللہ کتاب نازل فرمانے والے بادلوں کو چلانے والے لشکروں کو شکست دینے والے ان کو شکست دے اور ان پر ہمیں غالب فرما (بخاری، مسلم)

(وباللہ التوفیق)

(۴)

بَابُ الصِّدْقِ

سچائی کا بیان

(۱۳) قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ"

(۱۳) ارشادِ خداوندی ہے: اے اہل ایمان خدا سے ڈرتے رہو اور راستبازوں کے ساتھ رہو[1]

(۱۴) وَقَالَ تَعَالَى "وَالصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ"

(۱۴) نیز فرمایا: اور راست باز مرد اور راست باز عورتیں[2]

(۱۵) وَقَالَ تَعَالَى "فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ"

(۱۵) نیز فرمایا: تو اگر یہ لوگ خدا سے سچے رہنا چاہتے تو ان کے لئے بہت اچھا ہوتا۔

وَأَمَّا الْأَحَادِيثُ - فَالْأَوَّلُ :-

احادیث پیش خدمت ہیں۔

۵۴ - عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ، وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيقًا. وَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ، وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

پہلی حدیث: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان فرماتے ہیں آپ نے فرمایا کہ سچائی نیکی کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے اور آدمی برابر سچ بولتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اللہ کے ہاں اس کو صدیق لکھ دیا جاتا ہے اور جھوٹ برائی کی راہ نمائی کرتا ہے اور برائی جہنم میں لے جاتی ہے اور آدمی برابر جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے ہاں کذاب لکھا جاتا ہے (بخاری، مسلم)

۵۵ - عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

دوسری حدیث: حضرت حسن بن علی روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ سے شکر یہ کلمات یاد کئے شک میں مبتلا کرنے والی چیزوں کو چھوڑ کر ایسی چیز کی

[1] التوبۃ (۱۱۹) [2] الاحزاب

دَعْ مَا يُرِيْبُكَ إِلَى مَا لَا يُرِيْبُكَ ، فَإِنَّ الصِّدْقَ طُمَأْنِيْنَةٌ ، وَالْكَذِبَ رِيْبَةٌ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔
قَوْلُهُ : "يُرِيْبُكَ" هُوَ بِفَتْحِ الْيَاءِ وَضَمِّهَا : وَمَعْنَاهُ اتْرُكْ مَا تَشُكُّ فِي حِلِّهِ وَاعْدِلْ إِلَى مَا لَا تَشُكُّ فِيْهِ ◆

کو اختیار کرو جو شک وشبہ سے بلند ہوں (یاد رکھو) سچائی باعث اطمینان ہے اور جھوٹ شک وشبہ کا سرچشمہ ہے (ترمذی) اس نے کہا حدیث صحیح ہے۔
یریبک : یا کے زبر اور پیش کے ساتھ ہے یعنی جس چیز کی حلت میں شک گزرے اس کو چھوڑ دو، اور جس میں شک وشبہ کا گذر نہ ہو سکے اس کو اختیار کرو۔

اَلثَّالِثُ :۔

۵۶۔ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ صَخْرِ بْنِ حَرْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي حَدِيْثِهِ الطَّوِيْلِ فِي قِصَّةِ هِرَقْلَ ، قَالَ هِرَقْلُ : فَمَاذَا يَأْمُرُكُمْ - يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُوْ سُفْيَانَ قُلْتُ : يَقُوْلُ اعْبُدُوا اللهَ وَحْدَهُ لَا تُشْرِكُوْا بِهِ شَيْئًا ، وَاتْرُكُوْا مَا يَقُوْلُ آبَاؤُكُمْ وَيَأْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ ، وَالصِّدْقِ ، وَالْعَفَافِ ، وَالصِّلَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ◆

تیسری حدیث : حضرت ابوسفیان ہرقل کے قصہ کی طویل حدیث کو بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہرقل نے سوال کیا کہ وہ پیغمبر تم کو کس بات کا حکم دیتا ہے ابوسفیان کہتے ہیں میں نے جواب دیا کہ وہ یہی کہتا ہے کہ تم ایک اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور جو بات تمہارے آباؤ اجداد کہتے ہیں اس سے باز آجاؤ اور وہ ہمیں نماز پڑھنے کا حکم دیتا ہے سچائی، پاکدامنی، صلہ رحمی کرنے کی تاکید کرتا ہے (بخاری، مسلم)

اَلرَّابِعُ :۔

۵۷۔ عَنْ أَبِي ثَابِتٍ وَقِيْلَ أَبِي سَعِيْدٍ وَقِيْلَ أَبِي الْوَلِيْدِ ، سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ وَهُوَ بَدْرِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ سَأَلَ اللهَ تَعَالَى - الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ - بَلَّغَهُ اللهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَآءِ وَإِنْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ◆

چوتھی حدیث : حضرت سہل بن حنیف بدری صحابی روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صدق دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے شہادت طلب کرتا ہے اگرچہ وہ اپنے بستر پر فوت ہو تب بھی اللہ تعالیٰ اس کو شہداء کے مراتب کا مستحق ٹھہرائے گا۔
(مسلم)

اَلْخَامِسُ :۔

۵۸۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : غَزَا نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَآءِ صَلَوَاتُ اللهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِقَوْمِهِ

حضرت ابوہریرۃ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انبیاء کرام سے ایک پیغمبر نے جہاد کے لیے نکلتے وقت اپنی قوم سے کہا کہ وہ آدمی میرے ساتھ نہ آئے جس نے کسی عورت سے نکاح کر

لَا يَتْبَعْنِي رَجُلٌ مَلَكَ بُضْعَ امْرَأَةٍ وَ
هُوَ يُرِيدُ أَنْ يَبْنِيَ بِهَا وَلَمَّا يَبْنِ بِهَا
وَلَا أَحَدٌ بَنَى بُيُوتًا لَمْ يَرْفَعْ سُقُوفَهَا،
وَلَا أَحَدٌ اشْتَرَى غَنَمًا أَوْ خَلِفَاتٍ وَهُوَ
يَنْتَظِرُ أَوْلَادَهَا. فَغَزَا فَدَنَا مِنَ الْقَرْيَةِ
صَلَاةَ الْعَصْرِ أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ
لِلشَّمْسِ: إِنَّكِ مَأْمُورَةٌ وَأَنَا مَأْمُورٌ اللَّهُمَّ
احْبِسْهَا عَلَيْنَا، فَحُبِسَتْ حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ
عَلَيْهِ، فَجَمَعَ الْغَنَائِمَ فَجَاءَتْ - يَعْنِي النَّارَ
لِتَأْكُلَهَا فَلَمْ تَطْعَمْهَا فَقَالَ: إِنَّ فِيكُمْ
غُلُولًا فَلْيُبَايِعْنِي مِنْ كُلِّ قَبِيلَةٍ رَجُلٌ
فَلَزِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهِ فَقَالَ: فِيكُمُ
الْغُلُولُ فَلْيُبَايِعْنِي قَبِيلَتُكَ، فَلَزِقَتْ
يَدُ رَجُلَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ بِيَدِهِ فَقَالَ: فِيكُمُ
الْغُلُولُ فَجَاءُوا بِرَأْسٍ مِثْلِ رَأْسِ بَقَرَةٍ
مِنَ الذَّهَبِ فَوَضَعَهَا فَجَاءَتِ النَّارُ فَأَكَلَتْهَا
فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِأَحَدٍ قَبْلَنَا ثُمَّ أَحَلَّ
اللَّهُ لَنَا الْغَنَائِمَ لَمَّا رَأَى ضَعْفَنَا وَ
عَجْزَنَا فَأَحَلَّهَا لَنَا» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
"الْخَلِفَاتُ" بِفَتْحِ الْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ
وَكَسْرِ اللَّامِ: جَمْعُ خَلِفَةٍ وَهِيَ النَّاقَةُ
الْحَامِلُ.

لیا ہے لیکن ابھی تک اس کو گھر میں نہیں لایا جب کہ اس کے پروگرام ہے کہ اس کو گھر میں لانا ہے اور وہ شخص بھی میرے ساتھ نہ نکلے جس نے مکان تعمیر کر لیا ہے لیکن چھت نہیں ڈالی اور وہ شخص بھی نہ چلے جس نے حاملہ بکریاں یا حاملہ اونٹنیاں خریدی ہیں اور وہ ان کی ولادت کا منتظر ہے اس کے بعد وہ جہاد پر نکلا عصر کی نماز کے قریب یا اس بستی کے پاس پہنچا جس سے جہاد کرنا تھا تو اس نے سورج کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ تو بھی اللہ کے حکم کا پابند ہے اور میں بھی اس کے حکم کا پابند ہوں اے اللہ سورج کو روک رکھ سورج رک گیا یہاں تک کہ اللہ نے فتح سے نوازا اس نے غنیمتوں کو یکجا جمع کرنے کا حکم دیا آسمان سے آگ آئی تاکہ ان کو جلا ڈالے لیکن آگ نے نہ جلایا اس پر پیغمبر نے فرمایا یقیناً تم نے غنیمت کے مال میں خیانت کی ہے لہٰذا ہر قبیلے سے ایک آدمی میرے ہاتھ پر بیعت کرے ایک آدمی کا ہاتھ ان کے ہاتھ پر چپک گیا آپ نے فرمایا تم میں خیانت ہے تمہارا قبیلہ میرے ہاتھ پر بیعت کرے چنانچہ دو یا تین آدمیوں کے ہاتھ ان کے ہاتھ پر چپک گئے تو علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا تم نے خیانت کی ہے تو وہ ایک گائے کے سر جیسا سونے کا سر لائے تو اسے بھی مال میں رکھ دیا آگ آئی تو اسے کھا گئی ہم سے پہلے کسی کے لیے غنیمت حلال نہ تھی پھر اللہ نے ہماری کمزوری اور عاجزی دیکھ کر حلال کر دیا۔ الخلفات خاء کے فتح اور لام کے کسرہ کے ساتھ خلفۃ واحد ہے حاملہ اونٹنی کو کہتے ہیں۔

السَّادِسُ:

چھٹی حدیث

٥٩- عَنْ أَبِي خَالِدٍ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الْبَيِّعَانِ
بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا، فَإِنْ صَدَقَا
وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا، وَإِنْ
كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا

حضرت حکیم بن حزام بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائع، مشتری جب تک جدا نہ ہوں اختیار باقی رہتا ہے اگر وہ دونوں سچ بولیں اور کھول کر وضاحت کر دیں تو ان کے سودا میں برکت ہوگی اور اگر عیب کو چھپائیں گے کذب بیانی سے کام لیں تو ان کے کاروبار کی برکت ختم ہو کر رہ جاتی

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔ (بخاری، مسلم)

(۵)

بَابُ الْمُرَاقَبَةِ

مراقبہ کا بیان

(۱۶) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: الَّذِيْ يَرَاكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ۝ وَتَقَلُّبَكَ فِي السَّاجِدِيْنَ[1]

(۱۷) وَقَالَ تَعَالٰى: "وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ"[2]

(۱۸) وَقَالَ تَعَالٰى: "إِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ"[3]

(۱۹) وَقَالَ تَعَالٰى: "إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ"[4]

(۲۰) وَقَالَ تَعَالٰى: "يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ"[5] وَالْآيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيْرَةٌ مَعْلُوْمَةٌ"

وَأَمَّا الْأَحَادِيْثُ فَالْأَوَّلُ:۔

۶۰۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيْدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يُرٰى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ، حَتّٰى جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ إِلٰى رُكْبَتَيْهِ، وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِيْ عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(۱۶) ارشاد خداوندی ہے: جو تم کو جب تم (تہجد) کے وقت اٹھتے ہو دیکھتا ہے اور نمازیوں میں تمہارے پھرنے کو بھی۔[1]

(۱۷) نیز فرمایا:۔ اور تم جہاں کہیں ہو وہ تمہارے ساتھ ہے۔[2]

(۱۸) نیز فرمایا:۔ خدا (ایسا خبیر و بصیر ہے کہ) کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں نہ زمین میں اور نہ آسمان میں۔[3]

(۱۹) نیز فرمایا:۔ بے شک تمہارا پروردگار تاک میں ہے۔[4]

(۲۰) نیز فرمایا:۔ وہ آنکھوں کی خیانت کو جانتا ہے اور جو باتیں سینوں میں پوشیدہ ہیں ان کو بھی۔[5] اس مسئلہ میں کثرت کے ساتھ آیات موجود ہیں، احادیث بھی وارد ہیں:۔

پہلی حدیث:۔ حضرت عمر بن خطاب روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے دفعتاً ایک آدمی (جس کا لباس نہایت سفید اور بال نہایت سیاہ تھے) آیا نہ اس پر نشان سفر کا کوئی اثر دکھائی دیتا تھا اور نہ ہی اس کو ہم سے کوئی پہچانتا تھا اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زانو سے زانو ملا کر اپنے دونوں ہاتھ اپنے زانو پر رکھ کر بیٹھ گیا عرض کیا کہ اے محمد اسلام کیا چیز ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام یہ ہے کہ تو اس بات کی گواہی پیش کرے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کا رسول

[1] سورۃ الشعراء آیۃ ۲۱۹ [2] سورۃ الحدید آیۃ ۴ [3] سورۃ آل عمران آیۃ ۵

[4] سورۃ الفجر آیۃ ۱۴ [5] سورۃ المؤمن آیۃ ۱۹

الْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، وَتُقِيمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ، وَتَصُومَ رَمَضَانَ، وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنِ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيلًا. قَالَ صَدَقْتَ. فَعَجِبْنَا لَهُ يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ. قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيمَانِ؟ قَالَ: أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ، وَمَلَائِكَتِهِ، وَكُتُبِهِ، وَرُسُلِهِ، وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ. قَالَ: صَدَقْتَ. قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِحْسَانِ؟ قَالَ: أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ. قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ. قَالَ: مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ. قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنْ أَمَارَاتِهَا. قَالَ: أَنْ تَلِدَ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا، وَأَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُنْيَانِ. ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِيًّا ثُمَّ قَالَ يَا عُمَرُ أَتَدْرِي مَنِ السَّائِلُ؟ قُلْتُ: اَللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ فَإِنَّهُ جِبْرِيلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَمَعْنَى: "تَلِدُ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا": أَيْ سَيِّدَتَهَا، وَمَعْنَاهُ أَنْ تَكْثُرَ السَّرَارِيُّ حَتَّى تَلِدَ الْأَمَةُ السُّرِّيَّةُ بِنْتًا لِسَيِّدِهَا وَبِنْتُ السَّيِّدِ فِي مَعْنَى السَّيِّدِ وَقِيلَ غَيْرُ ذٰلِكَ. "وَالْعَالَةُ": الْفُقَرَاءُ. وَقَوْلُهُ "مَلِيًّا" أَيْ زَمَانًا طَوِيلًا وَكَانَ ذٰلِكَ ثَلَاثًا.

اَلثَّانِي:

٦١- عَنْ أَبِي ذَرٍّ جُنْدُبِ بْنِ جُنَادَةَ وَ

ہے۔ تُو نماز ادا کرے زکوٰۃ دے رمضان کے روزے رکھے اگر بیت اللہ جانے کی استطاعت ہو تو حج کرے اس نے عرض کیا آپ نے سچ فرمایا اس پر ہمیں تعجب ہوا کہ آپ سے سوالات بھی کر رہا ہے اور پھر آپ کے جواب کی تصدیق بھی کر رہا ہے پھر اس نے دریافت کیا ایمان کیا چیز ہے آپ نے فرمایا ایمان یہ ہے کہ تو اللہ، اس کے فرشتوں، کتابوں، رسولوں کو مانے قیامت، تقدیر اچھی، بُری پر ایمان رکھتا ہو اس نے کہا آپ نے سچ فرمایا پھر اس نے احسان کے بارے سوال کیا فرمایا تو اللہ کی عبادت اس تصور کے ساتھ کرے گویا کہ تو اللہ کو دیکھ رہا ہے اور اگر یہ تصور پختہ نہ ہو سکے تو وہ تو تجھے دیکھ رہا ہے پھر اس نے قیامت کے بارے سوال کیا آپ نے فرمایا میں سائل سے زیادہ نہیں جانتا اس نے کہا قیامت کی علامات بتائیے آپ نے فرمایا لونڈی اپنے آقا کو جنے گی اور ننگے پاؤں ننگے بدن مفلس بکریاں چرانے والوں کو عمارتوں کی تعمیر میں فخر کرتے دیکھو گے پھر وہ سائل چلا گیا کچھ عرصہ ٹھہرا آپ نے فرمایا اے عمر تجھے پتہ ہے کہ سائل کون تھا میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں فرمایا وہ جبریل تھا تمہیں دین کی تعلیم دینے آیا تھا۔

امام نووی فرماتے ہیں (لونڈی اپنے سردار کو جنے گی) کا مطلب یہ ہے کہ لونڈیاں کثرت کے ساتھ ہو جائیں گی یہاں تک کہ سردار کی لونڈی اپنے سردار سے بیٹی جنے گی اور سردار کی بیٹی بھی سردار ہی سمجھی جاتی ہے اس کے علاوہ دیگر تشریحات بھی مروی ہیں اور "عالۃ" کا معنیٰ فقیر "ملیًّا" کا معنیٰ کچھ دیر اور یہ وقفہ تین روز کا تھا۔

دوسری حدیث:۔

حضرت ابوذر اور معاذ بن جبل رضی اللہ

أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُمَا كُنْتَ وَأَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا، وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ تو جہاں کہیں بھی ہو اللہ کا ڈر رکھو اور برائی کے بعد نیکی کرو وہ برائی کو مٹا دے گی اور لوگوں سے ساتھ اچھے اخلاق کے ساتھ پیش آؤ۔ (ترمذی) اس نے کہا حدیث حسن ہے۔

الثَّالِثُ:-

٦٢- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: «كُنْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ: يَا غُلَامُ إِنِّيْ أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ: اِحْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ اِحْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللّٰهَ وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلٰى أَنْ يَّنْفَعُوْكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوْكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ لَكَ، وَإِنِ اجْتَمَعُوْا عَلٰى أَنْ يَّضُرُّوْكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوْكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ رُفِعَتِ الْأَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.
وَفِيْ رِوَايَةِ غَيْرِ التِّرْمِذِيِّ: اِحْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ أَمَامَكَ، تَعَرَّفْ إِلَى اللّٰهِ فِي الرَّخَاءِ يَعْرِفْكَ فِي الشِّدَّةِ - وَاعْلَمْ أَنَّ مَا أَخْطَأَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيْبَكَ، وَمَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ، وَاعْلَمْ أَنَّ النَّصْرَ مَعَ الصَّبْرِ، وَأَنَّ الْفَرَجَ مَعَ الْكَرْبِ، وَأَنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا»

تیسری حدیث:-

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھا آپ نے فرمایا اے لڑکے میں تجھ کو چند کلمات بتاتا ہوں اللہ کے (احکام) کی حفاظت کر اللہ تیری حفاظت کرے گا اللہ کے حقوق کی حفاظت کر تو اللہ کو اپنے سامنے پائے گا تو جب مانگے پس اللہ سے مانگ اور جب مدد کا طلب گار ہو تو اللہ سے مدد طلب کر اور یقین رکھ اگر تمام دنیا تجھے فائدہ پہنچانے پر جمع ہو جائے تو تجھے صرف وہی فائدہ دے سکتے ہیں جو تیرے مقدر میں ہے اور اگر تمام کے تمام تجھے نقصان دینے پر اکٹھے ہو جائیں تو تجھے کچھ نقصان نہیں دے سکتے مگر جس قدر اللہ تعالیٰ نے تقدیر میں تیرے لئے لکھ دیا ہے قلمیں اٹھا دی گئیں اور تقدیر کے دفاتر خشک ہو چکے ہیں (ترمذی) اس نے کہا حدیث حسن صحیح ہے ترمذی کے علاوہ بعض کتابوں میں ہے اللہ کے حقوق کی حفاظت کر تو اس کو اپنے آگے پائے گا خوشحالی میں اللہ کے حقوق کا خیال رکھ وہ تنگ حالی میں تمہارا خیال رکھے گا اور یقین کر جو مصیبت تجھ سے خطا کر گئی ہے اس نے تجھے پہنچنا ہی نہیں تھا اور جس مصیبت میں تم گرفتار ہو گئے اسے تمہیں چھوڑنا ہی نہیں تھا اور سمجھ لو صبر کرنے کے ساتھ اللہ کی مدد حاصل ہوتی ہے اور مصیبت کے بعد کشادگی حاصل ہوتی اور جہاں تنگی ہے وہاں آسانی بھی آئے گی۔

الرَّابِعُ:-

٦٣- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّكُمْ لَتَعْمَلُوْنَ أَعْمَالًا هِيَ أَدَقُّ فِيْ أَعْيُنِكُمْ

چوتھی حدیث

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ تم ایسے کام کر بیٹھتے ہو جو تمہاری نظروں میں بال سے بھی زیادہ معمولی ہیں لیکن

مِنَ الشَّعْرِ كُنَّا نَعُدُّهَا عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُوْبِقَاتِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

وَقَالَ «الْمُوْبِقَاتُ» الْمُهْلِكَاتُ ‡

الْخَامِسُ :-

۶۴ - عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يَغَارُ، وَغَيْرَةُ اللّٰهِ تَعَالَى أَنْ يَأْتِيَ الْمَرْءُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ‡

«وَالْغَيْرَةُ» بِفَتْحِ الْغَيْنِ: وَأَصْلُهَا الْأَنَفَةُ

السَّادِسُ :-

۶۵ - عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِنَّ ثَلَاثَةً مِنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ أَبْرَصَ وَأَقْرَعَ وَأَعْمَى أَرَادَ اللّٰهُ أَنْ يَبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ مَلَكًا فَأَتَى الْأَبْرَصَ. فَقَالَ: أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: لَوْنٌ حَسَنٌ وَجِلْدٌ حَسَنٌ وَيَذْهَبُ عَنِّي الَّذِيْ قَدْ قَذِرَنِيَ النَّاسُ فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ قَذَرُهُ وَأُعْطِيَ لَوْنًا حَسَنًا فَقَالَ: فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ الْإِبِلُ. أَوْ قَالَ الْبَقَرُ - شَكَّ الرَّاوِيْ فَأُعْطِيَ نَاقَةً عُشَرَاءَ فَقَالَ: بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْهَا. فَأَتَى الْأَقْرَعَ فَقَالَ: أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: شَعْرٌ حَسَنٌ وَيَذْهَبُ عَنِّيْ هٰذَا الَّذِيْ قَدْ قَذِرَنِيَ النَّاسُ فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ وَأُعْطِيَ شَعْرًا حَسَنًا. قَالَ: فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: الْبَقَرُ فَأُعْطِيَ بَقَرَةً حَامِلًا

ہم عہد نبوی میں ان کاموں کو مہلکات سے سمجھتے تھے (بخاری)۔ بخاری نے کہا۔ موبقات کا معنی مہلکات (یعنی ھلاکت میں ڈال دینے والے کام) ہے۔

پانچویں حدیث :-

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ غیرت مند ہے اور اللہ کے غیرت مند ہونے کا مطلب یہ ہے کہ انسان محرمات شرعیہ کا ارتکاب کرے (بخاری، مسلم) غیرۃ، غین کے فتح کے ساتھ الانفۃ یعنی خودداری کو کہتے ہیں۔

چھٹی حدیث :-

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ بنی اسرائیل میں تین آدمی تھے برص والا، گنجا، اندھا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کو آزمانا چاہا فرشتہ کو انسانی شکل میں ان کے پاس بھیجا فرشتہ برص والے کو کہتا ہے کہ تجھیں کونسی چیز محبوب ہے اس نے کہا اچھا رنگ اور خوبصورت جسم اور جس بیماری کی وجہ سے لوگ مجھے بُرا جانتے ہیں وہ ختم ہو جائے چنانچہ اس نے اس کے جسم پر ہاتھ پھیرا تو اس کی بیماری جاتی رہی اور اسے خوبصورت رنگ عطا ہو گیا فرشتے نے پوچھا کونسا مال پسند کرو گے اس نے کہا اونٹ یا گائے راوی کو شک ہے چنانچہ اس کو دس ماہ کی حاملہ اونٹنی عطا کی گئی فرشتے نے دعا کی اللہ تیرے مال میں برکت عطا فرمائے اس کے بعد فرشتہ گنجے کے پاس آیا اور پوچھا تجھے زیادہ کونسی چیز پسند ہے اس نے کہا خوبصورت بال اور یہ بیماری کی وجہ سے لوگ مجھے معیوب جانتے ہیں ختم ہو جائے فرشتے نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا بیماری جاتی رہی اور خوبصورت بال مل گئے۔ فرشتے نے پوچھا کونسا مال زیادہ پسند کرتے ہو اس نے کہا گائے چنانچہ اس کو ایک حاملہ گائے عطا کی اور اس کیلئے برکت کی دعا کی اس کے بعد فرشتہ اندھے کے پاس آیا اس سے پوچھا تمہیں کونسی چیز پسند ہے

قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيهَا: فَأَتَى الْأَعْمَى
فَقَالَ: أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ:
أَنْ يَرُدَّ اللّٰهُ إِلَيَّ بَصَرِي فَأُبْصِرَ النَّاسَ
فَمَسَحَهُ فَرَدَّ اللّٰهُ إِلَيْهِ بَصَرَهُ قَالَ: فَأَيُّ
الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: الْغَنَمُ فَأُعْطِيَ
شَاةً وَالِدًا، فَأُنْتِجَ هٰذَانِ وَوَلَّدَ هٰذَا
فَكَانَ لِهٰذَا وَادٍ مِنَ الْإِبِلِ، وَلِهٰذَا وَادٍ
مِنَ الْبَقَرِ وَلِهٰذَا وَادٍ مِنَ الْغَنَمِ. ثُمَّ إِنَّهُ
أَتَى الْأَبْرَصَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ
رَجُلٌ مِسْكِينٌ قَدِ انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِي
سَفَرِي فَلَا بَلَاغَ لِيَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ
بِكَ أَسْأَلُكَ بِالَّذِي أَعْطَاكَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ
وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ بَعِيرًا أَتَبَلَّغُ بِهِ فِي
سَفَرِي؟ فَقَالَ: الْحُقُوقُ كَثِيرَةٌ. فَقَالَ
كَأَنِّي أَعْرِفُكَ، أَلَمْ تَكُنْ أَبْرَصَ يَقْذَرُكَ
النَّاسُ فَقِيرًا فَأَعْطَاكَ اللّٰهُ؟ فَقَالَ إِنَّمَا
وَرِثْتُ هٰذَا الْمَالَ كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ. فَقَالَ
إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ إِلَى مَا كُنْتَ
وَأَتَى الْأَقْرَعَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ
لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِهٰذَا وَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ
مَا رَدَّ هٰذَا. فَقَالَ: إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا
فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ إِلَى مَا كُنْتَ. وَأَتَى الْأَعْمَى
فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ: رَجُلٌ مِسْكِينٌ
وَابْنُ سَبِيلٍ انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِي
سَفَرِي فَلَا بَلَاغَ لِيَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللّٰهِ
ثُمَّ بِكَ أَسْأَلُكَ بِالَّذِي رَدَّ عَلَيْكَ
بَصَرَكَ شَاةً أَتَبَلَّغُ بِهَا فِي سَفَرِي؟
فَقَالَ: قَدْ كُنْتُ أَعْمَى فَرَدَّ اللّٰهُ إِلَيَّ
بَصَرِي فَخُذْ مَا شِئْتَ وَدَعْ مَا شِئْتَ

تب کہا اللہ پاک مجھے نظر واپس کر دے میں لوگوں کو دیکھ سکوں
فرشتے نے اس کی آنکھ پر ہاتھ پھیرا اللہ نے اس کو نظر
عطا فرما دی فرشتے نے پوچھا کونسا مال تجھے زیادہ پسند ہے اس
نے کہا بکریاں اس کو بچہ جننے والی ایک بکری دے دی گئی
چنانچہ ان دونوں نے بھی اپنے بچے جنے اور بکری نے بھی
اپنا بچہ جنا ایک گائے کی نسل سے جنگل بھر گیا تو دوسری طرف
اونٹوں اور بکریوں سے بھی دوسرے دونوں کا جنگل بھر گیا۔
اس کے بعد فرشتہ برص زدہ انسان کے پاس اپنی پہلی شکل وہیئت
میں آزمائش کیلئے آیا کہا کہ میں فقیر آدمی ہوں سفر میں میرے وسائل
ختم ہو گئے ہیں اب میرے لئے اللہ کی مدد اور تیری کرم نوازی
کے بغیر گھر پہنچنا ممکن نہیں میں تجھ سے اس ذات کے نام سے
سوال کرتا ہوں جس نے تجھے سنہری رنگت اور مال دیا ہے کہ
تو مجھے ایک اونٹ عطا کر تاکہ میں اپنی منزل مقصود پر پہنچ جاؤ
اس نے جواب دیا مجھ پر ذمہ داریوں کا انبار ہے فرشتے نے کہا
شاید میں تجھے جانتا ہوں کیا تو پہلے برص زدہ نہیں تھا لوگ
تجھ سے نفرت کرتے تھے تو فقیر تھا اللہ نے تجھے مالدار بنا دیا
اس نے کہا میں تو آباؤ اجداد سے وارث مال دیا گیا ہوں فرشتے
نے کہا اگر تو جھوٹ کہہ رہا ہے تو اللہ تجھے ویسے ہی کر دے
جیسا کہ تو پہلے تھا پھر گنجے کے پاس پہلی شکل وصورت میں
آیا اور اس سے وہی باتیں کیں جو پہلے سے کی تھیں اور اس
نے وہی جواب دیا جو پہلے نے دیا تھا فرشتے نے کہا اگر تو
جھوٹ کہہ رہا ہے تو اللہ تجھے پہلے کی طرح کر دے پھر فرشتہ
اندھے کے پاس پہلی شکل وصورت میں آیا اور کہا ایک شخص
نادار مسافر انسان ہوں سفر میں سفر کے وسائل ختم ہو گئے
ہیں اب میں اللہ کی مدد اور تیری کرم نوازی کے بغیر منزل
مقصود پر نہیں پہنچ سکتا لہذا میں تجھ سے اللہ کے واسطے
سے سوال کرتا ہوں جس نے تجھے دوبارہ نظر دی ہے کہ تو
ایک بکری میرے حوالہ کر دے تاکہ میں منزل پہنچ سکوں اس
نے کہا واقعی میں اندھا تھا اللہ نے مجھے نظر عطا فرمائی جتنا مال

ثُمَّ وَاللّٰهِ لَا أَجْهَدُكَ الْيَوْمَ بِشَيْءٍ أَخَذْتَهُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ. فَقَالَ: أَمْسِكْ مَالَكَ فَإِنَّمَا ابْتُلِيْتُمْ فَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْكَ وَسَخِطَ عَلَى صَاحِبَيْكَ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

«وَالنَّاقَةُ الْعُشَرَاءُ» بِضَمِّ الْعَيْنِ وَفَتْحِ الشِّيْنِ وَبِالْمَدِّ: هِيَ الْحَامِلُ. قَوْلُهُ «أُنْتِجَ» وَفِيْ رِوَايَةٍ «فَنَتَجَ» مَعْنَاهُ: تَوَلَّى نِتَاجَهَا وَالنَّاتِجُ لِلنَّاقَةِ كَالْقَابِلَةِ لِلْمَرْأَةِ. وَقَوْلُهُ «وَلَّدَ هٰذَا» هُوَ بِتَشْدِيْدِ اللَّامِ: أَيْ تَوَلَّى وِلَادَتَهَا وَهُوَ بِمَعْنَى أُنْتِجَ فِي النَّاقَةِ. فَالْمُوَلِّدُ، وَالنَّاتِجُ وَالْقَابِلَةُ بِمَعْنًى لٰكِنْ هٰذَا لِلْحَيَوَانِ وَذٰلِكَ لِغَيْرِهِ. وَقَوْلُهُ «انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ» هُوَ بِالْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ وَالْبَاءِ الْمُوَحَّدَةِ: أَيِ الْأَسْبَابُ. وَقَوْلُهُ: «لَا أَجْهَدُكَ» مَعْنَاهُ: لَا أَشُقُّ عَلَيْكَ فِيْ رَدِّ شَيْءٍ تَأْخُذُهُ أَوْ تَطْلُبُهُ مِنْ مَالِيْ وَفِيْ رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ: «لَا أَحْمَدُكَ» بِالْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ وَالْمِيْمِ وَمَعْنَاهُ: لَا أَحْمَدُكَ بِتَرْكِ شَيْءٍ تَحْتَاجُ إِلَيْهِ كَمَا قَالُوْا: لَيْسَ عَلَى طُوْلِ الْحَيَاةِ نَدَمٌ: أَيْ عَلَى فَوَاتِ طُوْلِهَا.

چاہو اٹھا لو اور جتنا چاہو چھوڑ دو اللہ کی قسم آج مجھے کچھ تکلیف نہیں جو بھی اللہ کے نام پر تو اٹھالے فرشتے نے کہا اپنے مال کو اپنے پاس رکھو تمہاری آزمائش مقصود تھی پس تجھ سے اللہ راضی ہوا اور تیرے دونوں ساتھیوں سے ناراض ہوا (بخاری مسلم)

النَّاقَةُ الْعُشَرَاءُ: عین کے ضمہ اور شین کے فتح اور مد کے ساتھ ہے حاملہ اونٹنی کو کہتے ہیں۔ انتج ایک روایت میں نتج ہے۔ اس نے بچہ جنا۔ ناتج وہ آدمی جو اونٹنی کا بچہ جنواتا ہے جس طرح قابلہ دایہ کو کہتے ہیں وَلَّدَ هٰذَا لام کی شد کے ساتھ یعنی اس کی پیدائش کا متولی بنا اور وہ انتج فی الناقۃ کا مترادف ہے۔ پس مولد۔ ناتج۔ قابلہ ہم معنی الفاظ ہیں۔ لیکن مولد، ناتج کا اطلاق حیوان کے بچے جننے کے نگران کو کہتے ہیں۔ جیسا کہ قابلہ انسان کے لئے ہے انقطعت بی الحبال: حاء مہملہ باء موحدہ کے ساتھ ذرائع کو کہتے ہیں۔ لا اجهدک میرے مال سے جو کچھ بھی تو لے لے گا میں اس کے لوٹانے کی تجھے زحمت نہیں دوں گا بخاری کی روایت میں احمدک ہے۔ حاء مہملہ اور میم کے ساتھ ہے یعنی جس مال کی تجھے ضرورت ہے۔ اسے چھوڑنے پر تیرا شکریہ نہیں ادا کروں گا۔ جیسا کہ محاورہ ہے۔ لیس علی طول الحیاة ندامة۔ یعنی لمبی زندگی کے فوت ہو جانے پر کچھ ندامت نہیں۔

السَّابِعُ

٦٦- عَنْ أَبِيْ يَعْلَى شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «الْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ، وَالْعَاجِزُ مَنْ أَتْبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا وَتَمَنَّى الْأَمَانِيَّ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ

ساتویں حدیث:

حضرت شداد بن اوس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں آپ نے فرمایا سمجھدار آدمی وہ ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہے اور موت کے بعد کی زندگی کے لئے عمل کرتا ہے اور عاجز وہ ہے جو خواہشات کی اتباع کرتا ہے اور آرزوؤں کو بڑھاتا رہتا ہے۔ (ترمذی) اس نے کہا

قَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ - قَالَ التِّرْمِذِيُّ وَ غَيْرُهُمَا مِنَ الْعُلَمَاءِ : مَعْنَى "دَانَ نَفْسَهُ" حَاسَبَهَا ٭

حدیث حسن ہے امام ترمذی اور دیگر علماء دان نفسہ کا معنی حاسبھا (یعنی اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہے) کرتے ہیں۔

الثَّامِنُ :-

آٹھویں حدیث :-

٦٧ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ : "مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ" حَدِيثٌ حَسَنٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهُ ٭

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اچھے اسلام کی علامت سے ہے۔ فضول لایعنی کاموں کو چھوڑ دینا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ترمذی وغیرہ نے روایت کیا۔

التَّاسِعُ :-

نویں حدیث :-

٦٨ - عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : "لَا يُسْأَلُ الرَّجُلُ فِيمَ ضَرَبَ امْرَأَتَهُ" رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ وَغَيْرُهُ ٭

حضرت عمرؓ، نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کسی آدمی سے نہ پوچھا جائے کہ اس نے اپنی عورت کو کیوں مارا۔ (ابوداؤد وغیرہ نے روایت کیا)

٦

بَابٌ فِي التَّقْوٰى

تقویٰ کا بیان

(٢١) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى[1] : يٰأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ

ارشاد خداوندی ہے، مومنو خدا سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے[1]

(٢٢) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى[2]: فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ" . وَهٰذِهِ الْاٰيَةُ مُبَيِّنَةٌ لِلْمُرَادِ مِنَ الْاُولٰى .

نیز فرمایا : سو جہاں تک ہو سکے خدا سے ڈرو۔ یہ آیت پہلی آیت کے مطلب کو واضح کر رہی ہے۔

(٢٣) وَقَالَ تَعَالٰى[3] : يٰأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا وَ الْاٰيَاتُ فِي الْاَمْرِ بِالتَّقْوٰى كَثِيرَةٌ مَعْلُومَةٌ -

نیز فرمایا : مومنو خدا سے ڈرا کرو اور بات سیدھی کہا کرو کیونکہ تقوے کے حکم کے بارے کثرت سے سا تھ آیات موجود ہیں۔

(٢٤) وَقَالَ تَعَالٰى[4] : وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَهٗ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ

نیز فرمایا ، اور جو کوئی خدا سے ڈرے گا۔ وہ اس کیلئے (رنج و محن سے) مخلصی کی صورت پیدا کریگا اور اسکو ایسی جگہ

[1] سورۃ آل عمران آیت ١٠٢ ، [2] سورۃ التغابن آیت ١٦ ، [3] سورۃ الاحزاب آیت ٧٠ ، [4] سورۃ الطلاق

لَا يَحْتَسِبُ "

(۲۵) وَقَالَ تَعَالَىٰ: "إِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَل لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ" وَالْآيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ مَعْلُومَةٌ[1]

وَأَمَّا الْأَحَادِيثُ فَالْأَوَّلُ :-

۶۹ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ؟ قَالَ: "أَتْقَاهُمْ" فَقَالُوا: لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ قَالَ: فَيُوسُفُ نَبِيُّ اللّٰهِ بْنُ نَبِيِّ اللّٰهِ بْنِ نَبِيِّ اللّٰهِ بْنِ خَلِيلِ اللّٰهِ" قَالُوا: لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ قَالَ "فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُونِّي؟ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقُهُوا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ +

وَ"فَقُهُوا" بِضَمِّ الْقَافِ عَلَى الْمَشْهُورِ وَحُكِيَ كَسْرُهَا: أَيْ عَلِمُوا أَحْكَامَ الشَّرْعِ

الثَّانِي :-

۷۰ - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ وَإِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا" فَيَنْظُرُ كَيْفَ تَعْمَلُونَ، فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ؛ فَإِنَّ أَوَّلَ فِتْنَةِ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَتْ فِي النِّسَاءِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ +

الثَّالِثُ :-

۷۱ - عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

سے رزق دے گا جہاں سے (اسے) وہم و گمان بھی نہ ہو گا۔

نیز فرمایا، مومنو! اگر تم خدا سے ڈرو گے تو وہ تمہارے لئے امر فارق پیدا کر دے گا یعنی تم کو ممتاز کر دے گا اور تمہارے گناہ مٹا دے گا۔ اور تمہیں بخش دے گا اور خدا بڑے فضل والا ہے۔ اسکی تائید میں کثرت سے واضح آیات موجود ہیں اور حدیثیں بھی موجود ہیں

پہلی حدیث :-

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا یا رسول اللہ کریم انسان کون ہے فرمایا جس میں اللہ کا ڈر زیادہ ہے صحابہ نے عرض کیا ہم نے آپ سے یہ نہیں پوچھا آپ نے فرمایا تو پھر یوسف نبی اللہ علیہ السلام ابن نبی اللہ ابن نبی اللہ ابن خلیل اللہ کریم ہیں صحابہ نے عرض کیا ہم اس کے بارے بھی سوال نہیں کر رہے ہیں فرمایا اچھا تو آپ عرب کے خاندانوں کے بارے سوال کر رہے ہو تو یاد رکھو جو خاندان جاہلیت میں بہتر شمار ہوتے تھے وہ اسلام میں بھی بہتر سمجھے جائیں گے جب ان میں فقاہت عقلمندی موجود ہو گی (بخاری، مسلم)

فقھوا: قاف کے پیش کے ساتھ مشہور ہے قاف کی زیر بھی منقول ہے یعنی احکام شرعیہ کو جانیں۔

دوسری حدیث :-

حضرت ابوسعید خدریؓ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں آپ نے فرمایا دنیا شیریں ہری بھری چیز ہے اور اللہ نے تم کو زمین میں اپنا خلیفہ بنایا ہے وہ دیکھ رہا ہے جس طرح کے اعمال تم کرتے ہو پس دنیا اور عورتوں سے بچاؤ اختیار کرو اس لئے کہ بنی اسرائیل کا پہلا فتنہ عورتوں کا تھا۔ (مسلم)

تیسری حدیث :-

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان فرماتے ہیں کہ

[1] سورۃ الانفال آیۃ ۲۹ -

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: "اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے۔ اے اللہ میں تجھ سے ہدایت، پرہیزگاری، پاکدامنی، غنا کا سوال کرتا ہوں (مسلم)

الرَّابِعُ:-

دوسری حدیث:۔

٧٢ - عَنْ أَبِي طَرِيفٍ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ الطَّائِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِينٍ ثُمَّ رَأٰى أَتْقٰى لِلّٰهِ مِنْهَا فَلْيَأْتِ التَّقْوٰى" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت عدی بن حاتم بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص قسم اٹھاتا ہے پھر اس سے کسی اور چیز کو زیادہ بہتر پاتا ہے تو وہ بہتر کام کرے۔ (مسلم)

الْخَامِسُ:-

تیسری حدیث:۔

٧٣ - عَنْ أَبِي أُمَامَةَ صُدَيِّ بْنِ عَجْلَانَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ: "اتَّقُوا اللهَ وَصَلُّوا خَمْسَكُمْ وَصُومُوا شَهْرَكُمْ وَأَدُّوا زَكَاةَ أَمْوَالِكُمْ وَأَطِيعُوا أُمَرَاءَكُمْ تَدْخُلُوا جَنَّةَ رَبِّكُمْ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فِي آخِرِ كِتَابِ الصَّلٰوةِ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابوامامہ باہلیؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حجۃ الوداع کے خطبہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا۔ اللہ کا ڈر اختیار رکھو پانچوں نمازیں ادا کرو رمضان المبارک کے مہینے کے روزے رکھو اپنے مال سے زکوٰۃ ادا کرو اپنے امیروں کی (اگر معصیت کا حکم نہ دیں) اطاعت کرو اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے امام ترمذی نے کتاب الصلوٰۃ کے آخر میں ذکر کیا اور کہا حدیث حسن صحیح ہے۔

(۷)

بَابٌ فِي الْيَقِينِ وَالتَّوَكُّلِ

یقین اور توکل کا بیان

(۲۶) قَالَ اللهُ تَعَالٰى: وَلَمَّا رَأَى الْمُؤْمِنُونَ الْأَحْزَابَ قَالُوا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللهُ وَرَسُولُهُ، وَصَدَقَ اللهُ وَرَسُولُهُ، وَمَا زَادَهُمْ إِلَّا إِيمَانًا وَتَسْلِيمًا"

ارشاد خداوندی ہے:۔ اور جب مومنوں نے کافروں کے لشکر کو دیکھا تو کہنے لگے یہ وہی ہے جس کا خدا اور اس کے پیغمبر نے ہم سے وعدہ کیا تھا اور خدا اور اس کے پیغمبر نے سچ کہا تھا اور اس سے ان کا ایمان اور اطاعت اور زیادہ ہو گئی [1]

(۲۷) وَقَالَ تَعَالٰى: الَّذِينَ قَالَ

نیز فرمایا: جب ان سے لوگوں نے آکر بیان کیا کہ

[1] ... سورۃ آل عمران آیۃ ۱۷۲-۱۷۳

لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا وَقَالُوا: حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ فَانْقَلَبُوا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوءٌ وَّاتَّبَعُوا رِضْوَانَ اللّٰهِ، وَاللّٰهُ ذُو فَضْلٍ عَظِيمٍ".

کفار نے تمہارے (مقابلے کے) لئے (لشکر کثیر) جمع کیا ہے تو ان سے ڈرو تو ان کا ایمان اور زیادہ ہوگیا اور کہنے لگے ہم کو خدا کافی ہے اور وہ بہت اچھا کارساز ہے پھر وہ خدا کی نعمتوں اور اس کے فضل کے ساتھ (خوش و خرم) واپس آئے تو ان کو کسی قسم کا ضرر نہ پہنچا اور وہ خدا کی خوشنودی کے تابع رہے اور خدا بڑے فضل کا مالک ہے۔

(۲۸) وَقَالَ تَعَالَىٰ[۱] "وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ"

نیز فرمایا: اور اس (خدائے) زندہ پر بھروسہ رکھو جو کبھی نہیں مرے گا[۱]

(۲۹) وَقَالَ تَعَالَىٰ[۲]: "وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ".

نیز فرمایا: اور خدا ہی پر مومنوں کو بھروسہ رکھنا چاہیے[۲]

(۳۰) وَقَالَ تَعَالَىٰ[۳]: "فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ" وَالْآيَاتُ فِي الْأَمْرِ بِالتَّوَكُّلِ كَثِيرَةٌ مَّعْلُومَةٌ.

نیز فرمایا: اور جب کسی کام کا عزم مصمم کر لو تو خدا پر بھروسہ رکھو[۳] توکل کے مضمون کی آیات بے شمار ہیں۔

(۳۱) وَقَالَ تَعَالَىٰ[۴] "وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهُ" أَيْ كَافِيهِ.

نیز فرمایا: اور جو خدا پر بھروسہ رکھے گا تو وہ اس کو کفایت کرے گا[۴]

(۳۲) وَقَالَ تَعَالَىٰ[۵] "إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَّعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ" وَالْآيَاتُ فِي فَضْلِ التَّوَكُّلِ كَثِيرَةٌ مَّعْرُوفَةٌ.

نیز فرمایا: مومن تو وہ ہیں کہ جب خدا کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کا ایمان اور بڑھ جاتا ہے اور وہ اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں[۵]۔ فضائل توکل میں کثرت کے ساتھ آیات و احادیث موجود ہیں۔

وَأَمَّا الْأَحَادِيثُ فَالْأَوَّلُ:-

پہلی حدیث:-

۷۴۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ الرُّهَيْطُ، وَالنَّبِيَّ وَمَعَهُ الرَّجُلُ وَالرَّجُلَانِ، وَالنَّبِيَّ لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ إِذْ رُفِعَ لِي سَوَادٌ عَظِيمٌ

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر امتیں پیش کی گئیں چنانچہ میں نے دیکھا کسی پیغمبر کے ساتھ چھوٹی سی جماعت ہے کسی پیغمبر کے ساتھ ایک آدمی کسی کے ساتھ دو آدمی ہیں اور بعض ایسے بھی تھے جن کے ساتھ کوئی نہ تھا ناگہاں مجھے ایک انبوہ کثیر نظر آیا میں نے خیال کیا کہ یہ میری امت

[۱] سورۃ الفرقان آیۃ ۵۸۔ [۲] سورۃ ابراہیم آیۃ ۱۱ [۳] سورۃ آل عمران آیۃ ۱۵۹ [۴] سورۃ الطلاق

فَظَنَنْتُ أَنَّهُمْ أُمَّتِي فَقِيلَ لِي: هٰذَا مُوسٰى وَقَوْمُهُ وَلٰكِنِ انْظُرْ إِلَى الْأُفُقِ فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ عَظِيمٌ فَقِيلَ لِي: انْظُرْ إِلَى الْأُفُقِ الْآخَرِ فَإِذَا سَوَادٌ عَظِيمٌ فَقِيلَ لِي: هٰذِهِ أُمَّتُكَ وَمَعَهُمْ سَبْعُونَ أَلْفًا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَلَا عَذَابٍ» ثُمَّ نَهَضَ فَدَخَلَ مَنْزِلَهُ فَخَاضَ النَّاسُ فِي أُولٰئِكَ الَّذِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِلَا حِسَابٍ وَلَا عَذَابٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: فَلَعَلَّهُمُ الَّذِينَ صَحِبُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ فَلَعَلَّهُمُ الَّذِينَ وُلِدُوا فِي الْإِسْلَامِ فَلَمْ يُشْرِكُوا بِاللّٰهِ. وَذَكَرُوا أَشْيَاءَ، فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا الَّذِي تَخُوضُونَ فِيهِ؟ فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ: هُمُ الَّذِينَ لَا يَرْقُونَ وَلَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَتَطَيَّرُونَ، وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ» فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ: ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَقَالَ: «أَنْتَ مِنْهُمْ» ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ: ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَقَالَ: «سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

«الرُّهَيْطُ» بِضَمِّ الرَّاءِ تَصْغِيرُ رَهْطٍ وَهُمْ دُونَ عَشَرَةِ أَنْفُسٍ۔ «وَالْأُفُقُ» النَّاحِيَةُ وَالْجَانِبُ۔ «وَعُكَّاشَةُ» بِضَمِّ الْعَيْنِ وَتَشْدِيدِ الْكَافِ وَبِتَخْفِيفِهَا وَالتَّشْدِيدُ أَفْصَحُ۔

الثَّانِي

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

ہوگی لیکن مجھے کہا گیا یہ موسیٰ علیہ السلام اور ان کی اُمت ہے لیکن آپ آسمان کے کنارہ کی طرف نظر اٹھائیں میں نے دیکھا کہ ایک بہت بڑی جماعت موجود ہے پھر مجھے کہا گیا آسمان کے دوسرے کنارے کی طرف دیکھیں تو وہاں بھی بہت بڑی جماعت نظر آئی تو مجھے کہا گیا یہ آپ کی اُمت ہے ستر ہزار ان کے علاوہ ہیں جو جنت میں بلاحساب اور عذاب داخل ہوں گے۔ پھر آپ کھڑے ہوئے اور اپنے حجرے میں چلے گئے (آپ کے تشریف لے جانے کے بعد) صحابہ کرام بحث کرنے لگے کہ وہ کون لوگ ہوں گے جو جنت میں بلاحساب اور عذاب کے داخل ہوں گے۔ بعض نے کہا شاید وہ لوگ ہوں گے جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ کا شرف صحبت حاصل ہے بعض نے کہا شاید وہ لوگ جن کی پیدائش حالت اسلام میں ہوئی اور انہوں نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک بھی نہیں ٹھہرایا اور اس سلسلہ میں مختلف خیالات کا اظہار کیا یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ نے فرمایا تم کیا بحث کر رہے ہو صحابہ نے بتایا آپ نے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو نہ تو دم کرتے ہیں اور نہ کرواتے ہیں اور نہ ہی شگون لیتے ہیں اور اپنے پروردگار پر توکل کرتے ہیں پس عکاشہ بن محصن کھڑا ہوا اس نے عرض کی یا اللہ سے دعا فرمائیں کہ مجھے ان میں شامل فرمائے آپ نے فرمایا تو ان میں شامل ہے اس کے بعد ایک دوسرا آدمی کھڑا ہوا اس نے عرض کی یا اللہ سے دعا کیجئے کہ مجھے انہیں شامل فرمائے آپ نے فرمایا عکاشہ تم پر سبقت لے گئے (بخاری مسلم)

الرھیط، راء کے پیش کے ساتھ۔ رھط کی تصغیر دس افراد سے کم پر اس کا اطلاق ہوتا ہے۔

الافق: ناحیۃ۔ جانب کو کہتے ہیں یعنی کنارا

عکاشۃ: عین کے پیش کاف کی تشدید عدم تشدید دونوں طرح پڑھا جاتا ہے البتہ تشدید زیادہ فصیح ہے۔

دوسری حدیث:۔

حضرت عبداللہ بن عباس بیان فرماتے ہیں رسول اللہ

أَيْضًا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ: اَللّٰهُمَّ أَعُوذُ بِعِزَّتِكَ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْ تُضِلَّنِي أَنْتَ الْحَيُّ الَّذِي لَا تَمُوتُ وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ يَمُوتُونَ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ وَاخْتَصَرَهُ الْبُخَارِيُّ۔

صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے اے اللہ میں تیرے لئے فرمانبردار ہو گیا اور تجھ پر ایمان لے آیا اور تیری ذات پر بھروسہ کیا اور تیری طرف رجوع کیا اور تیری ذات کی مدد سے میں جھگڑتا ہوں اے اللہ میں تیری عزت کے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں کہ تو مجھے گمراہ کرے تو زندہ ہے تجھے موت نہیں آئے گی۔ لیکن تمام جن و انس مر جائیں گے (بخاری مسلم) الفاظ مسلم کے ہیں۔ بخاری نے مختصر الفاظ کیساتھ ذکر کیا۔

الثَّالِثُ:-

۷۶۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَيْضًا قَالَ: حَسْبُنَا اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ قَالَهَا إِبْرَاهِيمُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُلْقِيَ فِي النَّارِ، وَقَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالُوا إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا وَقَالُوا: حَسْبُنَا اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ آخِرَ قَوْلِ إِبْرَاهِيمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُلْقِيَ فِي النَّارِ: حَسْبِيَ اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ۔

تیسری حدیث:-

حضرت عبداللہ بن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ جب ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا تو انھوں نے کہا ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ کو جب کہا گیا کہ لوگ آپ کی مخالفت میں جمع ہو چکے ان سے ڈرنا چاہیئے تو اس نے ان کے ایمان میں مزید اضافہ کیا وہ بول اٹھے حسبنا اللہ ونعم الوکیل (بخاری) ایک دوسری روایت میں ابن عباسؓ سے ہے۔ اس نے کہا ابراہیم علیہ السلام کو جب آگ میں پھینکا جانے لگا تو ان کا آخری کلمہ حسبی اللہ ونعم الوکیل تھا۔

الرَّابِعُ:

۷۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَقْوَامٌ أَفْئِدَتُهُمْ مِثْلُ أَفْئِدَةِ الطَّيْرِ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ. قِيلَ مَعْنَاهُ مُتَوَكِّلُونَ، وَقِيلَ قُلُوبُهُمْ رَقِيقَةٌ ۔

چوتھی حدیث:-

حضرت ابوہریرہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جنت میں کچھ ایسے لوگوں کو داخلہ ملے گا جن کے دل پرندوں کے دلوں کے مانند ہونگے۔ (مسلم) کہا گیا ہے کہ ان سے مراد وہ لوگ ہیں جو اللہ پر توکل کرنے والے ہیں اور بعض کہتے ہیں جن کے دل نرم ہیں۔

الْخَامِسُ:-

۷۸۔ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ

پانچویں حدیث:-

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ وہ نجد کے

غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَلَمَّا قَفَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَفَلَ مَعَهُمْ فَأَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْعِضَاهِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ يَسْتَظِلُّونَ بِالشَّجَرِ وَنَزَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ سَمُرَةٍ فَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهُ وَنِمْنَا نَوْمَةً، فَإِذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُونَا وَإِذَا عِنْدَهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: إِنَّ هٰذَا اخْتَرَطَ عَلَيَّ سَيْفِي وَأَنَا نَائِمٌ فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ فِي يَدِهِ صَلْتًا قَالَ: مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي؟ قُلْتُ: اللهُ ثَلَاثًا وَلَمْ يُعَاقِبْهُ وَجَلَسَ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ- وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ جَابِرٌ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَاتِ الرِّقَاعِ فَإِذَا أَتَيْنَا عَلَى شَجَرَةٍ ظَلِيلَةٍ تَرَكْنَاهَا لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَسَيْفُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَلَّقٌ بِالشَّجَرَةِ فَاخْتَرَطَهُ فَقَالَ: تَخَافُنِي؟ قَالَ: لَا فَقَالَ: مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي؟ قَالَ: اللهُ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ الْإِسْمَاعِيلِيِّ فِي صَحِيحِهِ فَقَالَ: مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي؟ قَالَ: اللهُ فَسَقَطَ السَّيْفُ مِنْ يَدِهِ فَأَخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّيْفَ فَقَالَ مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي؟ فَقَالَ: كُنْ خَيْرَ آخِذٍ فَقَالَ: تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ؟ قَالَ: لَا وَلٰكِنِّي أُعَاهِدُكَ

علاقہ نجد کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں جہاد کرنے گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ واپس لوٹا کثیر خاردار درختوں کی وادی سے گزر رہے تھے کہ قیلولہ کا وقت ہو گیا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتر پڑے لوگ درختوں کے سایوں میں منتشر ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی کیکر کے درخت کے نیچے نازل ہوئے تلوار کو درخت کے ساتھ لٹکایا ہم تھوڑی دیر کے لیے سو گئے اچانک (ہم نے سنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں پکار رہے ہیں اور آپ کے پاس ایک اعرابی تھا آپ نے بتایا اس نے میری تلوار میرے اوپر میان سے نکال لی جب کہ میں سویا ہوا تھا میں نیند سے بیدار ہوا تو میں نے دیکھا کہ اس کے ہاتھ میں ننگی تلوار تھی اور مجھ سے کہہ رہا تھا کہ مجھ سے تجھے کون بچا سکتا ہے میں نے جواب دیا اللہ بچائے گا تین بار کہا آپ نے اس اعرابی کو کوئی سزا نہ دی (بخاری مسلم) ایک روایت میں حضرت جابرؓ نے بیان کیا کہ ہم غزوۂ ذات الرقاع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جب ہم ایک سایہ دار درخت کے پاس سے گزرتے تو ہم اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے چھوڑ دیتے ایک آدمی مشرکوں سے آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار درخت کے ساتھ آویزاں تھی اس نے تلوار کو میان سے باہر نکالتے ہوئے کہا کیا تو مجھ سے ڈرتا ہے آپ نے کہا نہیں پھر اس نے کہا تجھ کو مجھ سے کون بچا سکتا ہے فرمایا اللہ چنانچہ تلوار اس کے ہاتھ سے گر گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تلوار پکڑتے ہوئے فرمایا کون تجھ کو مجھ سے بچا سکتا ہے اس نے کہا آپ بہترین پکڑنے والے بنئے آپ نے پوچھا کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں اس نے جواب دیا نہیں لیکن میں تجھ سے معاہدہ کرتا ہوں کہ میں

أَنْ لَا أُقَاتِلَكَ وَلَا أَكُوْنَ مَعَ قَوْمٍ يُقَاتِلُوْنَكَ فَخَلّٰى سَبِيْلَهٗ فَأَتٰى أَصْحَابَهٗ فَقَالَ: جِئْتُكُمْ مِنْ عِنْدِ خَيْرِ النَّاسِ"
قَوْلُهٗ: "قَفَلَ" أَيْ رَجَعَ. "وَالْعِضَاهُ" الشَّجَرُ الَّذِيْ لَهٗ شَوْكٌ. "وَالسَّمُرَةُ" بِفَتْحِ السِّيْنِ وَضَمِّ الْمِيْمِ: الشَّجَرَةُ مِنَ الطَّلْحِ وَهِيَ الْعِظَامُ مِنْ شَجَرِ الْعِضَاهِ. "وَاخْتَرَطَ السَّيْفَ": أَيْ سَلَّهٗ وَهُوَ فِيْ يَدِهٖ. "صَلْتًا" أَيْ مَسْلُوْلًا، وَهُوَ بِفَتْحِ الصَّادِ وَضَمِّهَا.

تجھ سے جنگ نہیں کروں اور نہ ہی کسی ایسی جماعت میں شریک ہوں گا جو تیرے ساتھ جنگ و جدال کر رہی ہو۔ آپ نے اس کو رہا فرما دیا وہ اپنے ساتھیوں کے پاس آ کر کہنے لگا میں بہترین انسان کے پاس سے تمہارے پاس آیا ہوں۔ قفل وہ لوٹا۔ العضاہ کانٹے دار درخت کو کہتے ہیں۔ السمرۃ سین کے فتح میم کے ضمہ کے ساتھ بڑے خار دار درخت و کیکر کو کہتے ہیں اخترط السیف اس نے تلوار کو میان سے نکالا و ھو فی یدہ صلتا۔ اس کے ہاتھ میں ننگی تلوار تھی۔ صاد کے فتح اور ضمہ کے ساتھ ہے۔

السَّادِسُ:-

٧٩- عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَوْ أَنَّكُمْ تَتَوَكَّلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ حَقَّ تَوَكُّلِهٖ لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ تَغْدُوْ خِمَاصًا وَتَرُوْحُ بِطَانًا" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.
وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ. مَعْنَاهُ: تَذْهَبُ أَوَّلَ النَّهَارِ خِمَاصًا: أَيْ ضَامِرَةَ الْبُطُوْنِ مِنَ الْجُوْعِ وَتَرْجِعُ آخِرَ النَّهَارِ بِطَانًا: أَيْ مُمْتَلِئَةَ الْبُطُوْنِ.

چھٹی حدیث:-

حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اگر تمہارا توکل اللہ پر صحیح ہو جائے تو وہ تم کو اس طرح رزق دے جس طرح پرندوں کو رزق دیتا ہے کہ صبح کے وقت بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کر گھونسلوں میں آجاتے ہیں (ترمذی)[1]

اس نے کہا حدیث حسن ہے مطلب یہ کہ دن کے شروع میں بھوکے نکلتے ہیں یعنی ان کے پیٹ بھوک کی وجہ سے پچکے ہوتے ہیں اور دن کے آخر میں پیٹ بھرے واپس آتے ہیں۔ یعنی ان کے پیٹ بھرے ہوئے ہوتے ہیں۔

السَّابِعُ:-

٨٠- عَنْ أَبِيْ عُمَارَةَ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا فُلَانُ إِذَا أَوَيْتَ إِلٰى فِرَاشِكَ فَقُلْ: اَللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ

ساتویں حدیث:-

حضرت براء بن عازب روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ جب تم اپنے بستر پر آؤ تو کہو اے اللہ میں نے اپنے آپ کو تیرے سپرد کر دیا اور میں نے

---

[1] توکل کا یہ مطلب نہیں کہ انسان ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کر بیٹھ جائے اسی حدیث سے بھی یہ بات مترشح نہیں ہو رہی بلکہ بغور دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اگر توکل اسی کا نام ہوتا تو پرندے اپنے گھونسلوں میں رہتے انہیں رزق مل جاتا لیکن وہ گھونسلوں سے جاتا آتا ہے کہ توکل کا مطلب یہ ہے کہ اللہ پر اعتماد کے ساتھ جدوجہد بھی کی جائے وسائل رزق کو تلاش کیا جائے۔ مترجم

نَفْسِيْ إِلَيْكَ ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِيْ إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِيْ إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ إِلَيْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً إِلَيْكَ ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ أَنْزَلْتَ ، وَبِنَبِيِّكَ الَّذِيْ أَرْسَلْتَ فَإِنَّكَ إِنْ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَإِنْ أَصْبَحْتَ أَصَبْتَ خَيْرًا، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - وَفِيْ رِوَايَةٍ فِي الصَّحِيْحَيْنِ عَنِ الْبَرَاءِ : قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوْءَكَ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ وَقُلْ وَذَكَرَ نَحْوَهُ ثُمَّ قَالَ : وَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَقُوْلُ ۔

نے اپنے چہرہ کو بھی تیری طرف متوجہ کر دیا اور اپنے تمام معاملات تیری تفویض میں کر دیئے اور میں نے اپنی پیٹھ کو تیری طرف جھکا دیا تیری طرف رغبت کرتے ہوئے اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہوئے تیرے علاوہ کوئی پناہ گاہ نہیں اور نہ کوئی نجات گاہ ہے میں تیری نازل کردہ کتاب پر ایمان لے آیا اور تیرے نبی مرسل کو تسلیم کر لیا (آپ نے فرمایا) اگر اس حالت تو فوت ہو جائے تو تیرا فوت ہونا فطرت پر ہو گا اور اگر صبح کو پا لیا تو بھلائی کو پا لیا (بخاری مسلم) صحیحین کی ایک روایت میں حضرت براء سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ جب تو سونے کا ارادہ کرے تو نماز والا وضو کر پھر اپنے دائیں پہلو پر لیٹ کر مذکورہ کلمات کہہ پھر فرمایا کہ ان کلمات کو بالکل آخر میں کہہ۔

اَلثَّامِنُ

آٹھویں حدیث :-

۸۱ - عَنْ أَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَامِرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ كَعْبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ تَيْمِ بْنِ مُرَّةَ ابْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيِّ بْنِ غَالِبِ الْقُرَشِيِّ التَّيْمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - وَهُوَ وَأَبُوْهُ وَأُمُّهُ صَحَابَةٌ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: نَظَرْتُ إِلٰى أَقْدَامِ الْمُشْرِكِيْنَ وَنَحْنُ فِي الْغَارِ وَهُمْ عَلٰى رُءُوْسِنَا فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ تَحْتَ قَدَمَيْهِ لَأَبْصَرَنَا - فَقَالَ : مَا ظَنُّكَ يَا أَبَا بَكْرٍ بِاثْنَيْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا " مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

حضرت ابوبکر صدیق عبداللہ بن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرۃ بن کعب بن لوی بن غالب القرشی التیمی سے روایت ہے (آپ اور آپ کے والد والدہ سب صحابی ہیں) بیان کیا۔ جب ہم غار میں تھے تو میں نے مشرکوں کے پاؤں کو دیکھا کہ وہ ہمارے سروں پر چڑھ آئے تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر ان میں سے کوئی انسان اپنے پاؤں کے نیچے دیکھ لے تو یقیناً ہمیں دیکھ پائے گا۔ آپ نے فرمایا ابوبکر! ان دو انسانوں کے بارے تیرا کیا گمان ہے جن کے ساتھ تیسرا اللہ ہے۔

(بخاری مسلم)

اَلتَّاسِعُ :-

نویں حدیث :-

۸۲ - عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ أُمِّ سَلَمَةَ ... هِنْدٍ بِنْتِ أَبِيْ أُمَيَّةَ حُذَيْفَةَ

حضرت ام سلمہ ام المومنین سے روایت ہے کہ آپ ... کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

الْمَخْزُومِيَّةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ: قَالَ: بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أُضَلَّ، أَوْ أَزِلَّ أَوْ أُذَلَّ، أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ، أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ» حَدِيثٌ صَحِيحٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهُمَا بِأَسَانِيدَ صَحِيحَةٍ. قَالَ التِّرْمِذِيُّ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهٰذَا لَفْظُ أَبِي دَاوُدَ.

جب اپنے گھر سے نکلتے تو فرماتے اللہ کے نام کے ساتھ نکلا ہوں اللہ پر بھروسہ ہے اے اللہ میں تیرے ساتھ اس سے پناہ چاہتا ہوں کہ گمراہ ہو جاؤں یا گمراہ کیا جاؤں یا پھسل جاؤں یا پھسلایا جاؤں یا ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے یا میں کسی پر جہالت کروں یا مجھ سے جہالت کی جائے۔ حدیث صحیح ہے۔ ابوداؤد، ترمذی وغیرہ نے صحیح اسانید کے ساتھ روایت کیا ترمذی نے کہا حدیث حسن صحیح ہے۔ البتہ الفاظ ابوداؤد کے ہیں۔

الْعَاشِرُ:

٨٣ - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «مَنْ قَالَ - يَعْنِي إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ: بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، يُقَالُ لَهُ: هُدِيتَ وَكُفِيتَ وَوُقِيتَ، وَتَنَحَّى عَنْهُ الشَّيْطَانُ» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ: حَدِيثٌ حَسَنٌ، زَادَ أَبُو دَاوُدَ: فَيَقُولُ - يَعْنِي الشَّيْطَانَ - لِشَيْطَانٍ آخَرَ: كَيْفَ لَكَ بِرَجُلٍ قَدْ هُدِيَ وَكُفِيَ وَوُقِيَ؟

دسویں حدیث:

حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص گھر سے نکلتے وقت کہے اللہ کے نام سے نکلا ہوں اللہ پر توکل کیا گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی توفیق اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ تو اس کو کہا جاتا ہے کہ تو ہدایت دیا گیا کفایت کیا گیا اور بچایا گیا اور شیطان اس سے دور ہو جاتا ہے۔ ابوداؤد، ترمذی، نسائی وغیرہ نے ذکر کیا ترمذی نے کہا حدیث حسن ہے ابوداؤد زیادہ لائے ہیں کہ ایک شیطان دوسرے شیطان کو کہتا ہے تو اس انسان کو کیسے گمراہ کر سکتا ہے جو ہدایت دیا گیا کفایت کیا گیا اور بچا لیا گیا۔

٨٤ - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ أَخَوَانِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ أَحَدُهُمَا يَأْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْآخَرُ يَحْتَرِفُ فَشَكَا الْمُحْتَرِفُ أَخَاهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «لَعَلَّكَ تُرْزَقُ بِهِ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

گیارہویں حدیث: حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ عہد رسالت میں دو بھائی تھے ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر رہتا اور دوسرا کوئی کام کرتا تھا چنانچہ کام کرنے والے نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے بھائی کی شکایت کی آپ نے فرمایا شاید تو اسی کی وجہ سے رزق دیا جا رہا ہے۔ ترمذی نے صحیح سند کے ساتھ مسلم کی شرط پر ذکر کیا۔

«يَحْتَرِفُ»: يَكْتَسِبُ وَيَتَسَبَّبُ.

یحترف: کماتا ہے ذرائع تلاش کرتا ہے۔

۸

بَابٌ فِی الْاِسْتِقَامَةِ

(۳۳) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: فَاسْتَقِمْ كَمَا اُمِرْتَ "

(۳۴) وَقَالَ تَعَالٰی: اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ۝ نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُكُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ وَلَكُمْ فِیْهَا مَا تَشْتَهِیْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِیْهَا مَا تَدَّعُوْنَ۝ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِیْمٍ "

(۳۵) وَقَالَ تَعَالٰی: اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ۝ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ "

۸۵۔ وَعَنْ اَبِیْ عَمْرٍو وَقِیْلَ اَبِیْ عَمْرَةَ سُفْیَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْ لِّیْ فِی الْاِسْلَامِ قَوْلًا لَا اَسْاَلُ عَنْهُ اَحَدًا غَیْرَكَ. قَالَ: " قُلْ: اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ " رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۸۶۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ " قَارِبُوْا وَسَدِّدُوْا، وَاعْلَمُوْا اَنَّهُ لَنْ یَّنْجُوَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ بِعَمَلِهِ " قَالُوْا: وَلَا

استقامت کا بیان

ارشادِ خداوندی ہے (اے پیغمبر) جیسا تم کو حکم ہوتا ہے اس پر قائم رہو[1]

نیز فرمایا: جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار خدا ہی ہے پھر وہ اس پر قائم رہے ان پر فرشتے اتریں گے (اور کہیں گے) نہ خوف کرو نہ غمناک ہو اور بہشت کی جس کا تمہیں وعدہ کیا جاتا ہے خوشی مناؤ۔ ہم دنیا کی زندگی میں بھی تمہارے دوست تھے اور آخرت میں بھی تمہارے رفیق ہیں اور وہاں جس (نعمت) کو تمہارا جی چاہے گا تم کو ملے گی اور جو چیز طلب کرو گے تمہارے لئے موجود ہوگی (یہ) غفور و رحیم کی طرف سے مہمانی ہوگی[2]

نیز فرمایا: جن لوگوں نے کہا ہمارا پروردگار خدا ہے پھر وہ اس پر قائم رہے تو ان کو نہ کچھ خوف ہوگا نہ وہ غمناک ہوں گے یہی اہل جنت ہیں کہ ہمیشہ اس میں رہیں گے (یہ) اس کا بدلہ ہے جو وہ کیا کرتے تھے[3]

حضرت سفیان بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اسلام میں ایسی بات بتائیے کہ آپ کے بعد پھر کسی سے سوال کرنے کی ضرورت نہ ہو آپ نے فرمایا کہو میرا اللہ پر ایمان ہے پھر اس پر استقامت اختیار کرو (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام پر سیدھے رہو اور مضبوطی اختیار کرو یاد رکھو تم میں سے کسی کو اس کا عمل نجات نہیں دے سکے گا صحابہ نے

[1] ہود: ۱۱۲ [2] حم السجدة: ۳۰-۳۲ [3] احقاف: ۱۳-۱۴

أَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَّتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

«وَالْمُقَارَبَةُ» اَلْقَصْدُ الَّذِيْ لَا غُلُوَّ فِيْهِ وَلَا تَقْصِيْرَ۔ «وَالسَّدَادُ» الْاِسْتِقَامَةُ وَالْإِصَابَةُ۔ «وَيَتَغَمَّدَنِيْ» يُلْبِسُنِيْ وَيَسْتُرُنِيْ۔ قَالَ الْعُلَمَاءُ: مَعْنَى الْاِسْتِقَامَةِ لُزُوْمُ طَاعَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى قَالُوْا: وَهِيَ مِنْ جَوَامِعِ الْكَلِمِ وَهِيَ نِظَامُ الْأُمُوْرِ، وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ۔

عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو بھی نہیں! فرمایا مجھے بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ مجھ کو اپنی رحمت اور فضل کے ساتھ ڈھانپ لے (مسلم)

مقاربۃ :۔ اعتدال کو کہتے ہیں جس میں افراط تفریط نہ ہو۔ السداد :۔ استقامت اور درستی کو کہتے ہیں۔ یتغمدنی :۔ مجھے رحمت کے لباس کے ساتھ ڈھانپ لے۔ علماء کہتے ہیں استقامت اللہ کی اطاعت کے لزوم کا نام ہے اور یہ لفظ جوامع کلمات سے ہے جس سے مقصود تمام امور کے نظم و ضبط کو درست کرنا ہے۔ و باللہ التوفیق۔

(٩)

بَابٌ فِي التَّفَكُّرِ فِيْ عَظِيْمِ مَخْلُوْقَاتِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَفَنَاءِ الدُّنْيَا وَأَهْوَالِ الْآخِرَةِ وَسَائِرِ أُمُوْرِهِمَا وَتَقْصِيْرِ النَّفْسِ وَتَهْذِيْبِهَا وَحَمْلِهَا عَلَى الْاِسْتِقَامَةِ

اللہ کی مخلوق کی عظمتوں میں غور و فکر کرنے کا بیان دُنیا کا عدم ثبات آخرت کی خوفناکیاں اور ان کے تمام معاملات اور نفس کی خامیوں کی اصلاح اور اسکو استقامت پر برانگیختہ کرنیکا بیان

(٣٦) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿إِنَّمَا أَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ أَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا﴾[1]

(٣٧) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿إِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّأُوْلِي الْأَلْبَابِ﴾[2]

ارشاد خداوندی ہے میں تمہیں صرف ایک بات کی نصیحت کرتا ہوں کہ تم خدا کے لئے دو دو اور اکیلے اکیلے کھڑے ہو جاؤ پھر غور کرو[1]

نیز فرمایا بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات اور دن کے بدل بدل کر آنے جانے میں عقل والوں کے لئے نشانیاں ہیں جو کھڑے اور

[1] سبا (٤٦)، [2] آل عمران آیۃ ١٩٠-١٩١۔

الَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَامًا وَّ قُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِھِمْ وَیَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ ھٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَکَ الْاٰیَاتِ۔

بیٹھے اور لیٹے (ہر حال میں) خدا کو یاد کرتے اور آسمان اور زمین کی پیدائش میں غور کرتے (اور کہتے) ہیں کہ اے پروردگار تو نے اس (مخلوق) کو بے فائدہ نہیں پیدا کیا تو پاک ہے [1]

(۳۸) وَقَالَ تَعَالٰی: اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ اِلَی الْاِبِلِ کَیْفَ خُلِقَتْ وَاِلَی السَّمَآءِ کَیْفَ رُفِعَتْ وَاِلَی الْجِبَالِ کَیْفَ نُصِبَتْ وَاِلَی الْاَرْضِ کَیْفَ سُطِحَتْ فَذَکِّرْ اِنَّمَا اَنْتَ مُذَکِّرٌ"

نیز فرمایا: یہ لوگ اونٹوں کی طرف نہیں دیکھتے کہ کیسے عجیب پیدا کئے گئے ہیں اور آسمان کی طرف کہ کیسا بلند کیا گیا ہے اور پہاڑوں کی طرف کہ کس طرح کھڑے کئے گئے ہیں اور زمین کی طرف کہ کس طرح بچھائی گئی تو تم نصیحت کرتے رہو کہ تم نصیحت کرنے والے ہی ہو [2]

(۳۹) وَقَالَ تَعَالٰی "اَفَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرُوْا" اَلْاٰیَۃَ۔ وَ الْاٰیَاتُ فِی الْبَابِ کَثِیْرَۃٌ۔ وَمِنَ الْاَحَادِیْثِ الْحَدِیْثُ السَّابِقُ۔ "اَلْکَیِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَہٗ"

نیز فرمایا۔ کیا انہوں نے ملک میں سیر نہیں کی تاکہ دیکھتے [3] اس مضمون کی آیات کثرت کے ساتھ موجود ہیں اور احادیث سے گذشتہ ابواب میں مذکورہ حدیث (کہ سمجھ دار وہ انسان ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرے) باب کے مضمون کے موافق ہے۔

(۱۰)

بَابٌ فِی الْمُبَادَرَۃِ اِلَی الْخَیْرَاتِ وَحَثِّ مَنْ تَوَجَّہَ لِخَیْرٍ عَلَی الْاِقْبَالِ عَلَیْہِ بِالْجِدِّ مِنْ غَیْرِ تَرَدُّدٍ!

نیک کاموں میں تیزروی اختیار کرنا اور نیکی کی طرف متوجہ ہونے والے کو جدوجہد کرنے اور تردد سے احتراز کرنے کی تاکید

(۴۰) قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرَاتِ"

ارشاد خداوندی ہے: تو تم نیکیوں میں سبقت حاصل کرو [4]

(۴۱) وَقَالَ تَعَالٰی: وَسَارِعُوْا اِلٰی مَغْفِرَۃٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَجَنَّۃٍ عَرْضُھَا

نیز فرمایا: اور اپنے پروردگار کی بخشش اور بہشت کی طرف لپکو جس کا عرض آسمان اور زمین کے برابر ہے اور جو (خدا سے)

---

[1] آل عمران آیۃ ۱۹۰-۱۹۱ [2] الغاشیۃ (۱۷-۲۱) [3] سورۃ محمد (۱۰)

[4] [illegible] سورۃ آل عمران آیۃ ۱۳۳

السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَ" ڈرنے والوں کیلئے تیار کی گئی ہے۔ احادیث ملاحظہ ہوں

وَاَمَّا الْحَدِیْثُ فَالْاَوَّلُ :-

پہلی حدیث:

۸۷ - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ الصَّالِحَةِ فَسَتَكُوْنُ فِتَنٌ كَقِطَعِ اللَّیْلِ الْمُظْلِمِ یُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَیُمْسِیْ كَافِرًا، وَیُمْسِیْ مُؤْمِنًا وَیُصْبِحُ كَافِرًا، یَبِیْعُ دِیْنَهٗ بِعَرَضٍ مِّنَ الدُّنْیَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیک کاموں کے کرنے میں جلدی کرو۔ عنقریب تاریک رات کے حصوں کی مانند فتنے رونما ہوں گے صبح کے وقت آدمی ایماندار ہے تو شام کو کافر ہو جائے گا اور شام کو ایماندار ہے تو صبح کو کافر ہو جائے گا دنیا کے مال ومتاع کے بدلے دین کو فروخت کر دے گا (مسلم)

الثَّانِیْ

دوسری حدیث:

۸۸ - عَنْ اَبِیْ سِرْوَعَةَ "بِكَسْرِ السِّیْنِ الْمُهْمَلَةِ وَفَتْحِهَا" عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّیْتُ وَرَاءَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِیْنَةِ الْعَصْرَ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ مُسْرِعًا فَتَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ اِلٰى بَعْضِ حُجَرِ نِسَائِهٖ، فَفَزِعَ النَّاسُ مِنْ سُرْعَتِهٖ فَخَرَجَ عَلَیْهِمْ فَرَاٰى اَنَّهُمْ قَدْ عَجِبُوْا مِنْ سُرْعَتِهٖ قَالَ: "ذَكَرْتُ شَیْئًا مِّنْ تِبْرٍ عِنْدَنَا فَكَرِهْتُ اَنْ یَّحْبِسَنِیْ فَاَمَرْتُ بِقِسْمَتِهٖ" رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ. وَفِیْ رِوَایَةٍ لَّهٗ "كُنْتُ خَلَّفْتُ فِی الْبَیْتِ تِبْرًا مِّنَ الصَّدَقَةِ فَكَرِهْتُ اَنْ اُبَیِّتَهٗ" "اَلتِّبْرُ" قِطَعُ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ.

حضرت ابوسروعہ (سین کی کسرہ اور فتحہ کے ساتھ) بیان کرتے ہیں کہ میں نے مدینہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے عصر کی نماز ادا کی آپ نماز سے سلام پھیر تیزی سے کھڑے ہو گئے اور لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے اپنی کسی عورت کے حجرے میں تشریف لے گئے اور لوگ آپ کی تیزی دیکھ کر گھبرا گئے چنانچہ آپ باہر تشریف لائے محسوس کیا کہ لوگ میری تیزی سے سخت متعجب ہیں آپ نے فرمایا مجھے خیال گزرا کہ ہمارے پاس سونے کی ایک ڈلی ہے تو میں نے اس کے بند رکھنے کو معیوب جانا اور اس کے تقسیم کرنے کا حکم دیا (بخاری) بخاری کی ایک روایت میں ہے صدقات سے گھر میں سونے کا ایک ٹکڑا رہ گیا تھا اس کا میرے گھر میں رات بھر رہنا مجھے ناگوار گزرا۔

التبر سونے یا چاندی کے ٹکڑے کو کہتے ہیں۔

الثَّالِثُ :-

تیسری حدیث:-

۸۹ - عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِّلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ اُحُدٍ: اَرَاَیْتَ اِنْ قُتِلْتُ فَاَیْنَ اَنَا؟ قَالَ "فِی الْجَنَّةِ" فَاَلْقٰى تَمَرَاتٍ كُنَّ فِیْ یَدِهٖ ثُمَّ قَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ، مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

حضرت جابر بیان کرتے ہیں ایک آدمی نے غزوہ احد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا اگر میں قتل ہو جاؤں تو میرا ٹھکانا کہاں ہو گا فرمایا جنت میں چنانچہ اس نے ہاتھ سے کھجوریں پھینک دیں پھر لڑائی کی یہاں تک کہ شہید ہو گیا (بخاری، مسلم)

الرَّابِعُ :۔

۹۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْظَمُ أَجْرًا؟ قَالَ : «أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْغِنَى وَلَا تُمْهِلْ حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ «الْحُلْقُومُ» مَجْرَى النَّفَسِ «وَالْمَرِيءُ» مَجْرَى الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ ۔

چوتھی حدیث :۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا عرض کیا یا رسول اللہ کس قسم کے صدقہ کا ثواب زیادہ ہے فرمایا تندرستی بخل کی موجودگی افلاس کے ڈر اور غنا کی امید کی حالت میں صدقہ خیرات کرنا اور (صدقہ کرنے میں) سستی نہ کیجئے یہاں تک کہ جب سانس حلق کی طرف آنے لگے تو پھر تو کہنا شروع کرے کہ فلاں کو اتنا اور فلاں کو اتنا حالانکہ وہ فلاں کا ہو چکا ہے (بخاری مسلم)

الحلقوم : سانس جاری ہونے کا راستہ اور مری کھانے پینے کی نالی کو کہتے ہیں۔

الْخَامِسُ :۔

۹۱۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ سَيْفًا يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ : «مَنْ يَأْخُذُ مِنِّي هٰذَا؟» فَبَسَطُوا أَيْدِيَهُمْ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ يَقُولُ : أَنَا أَنَا قَالَ : «فَمَنْ يَأْخُذُهُ بِحَقِّهِ؟» فَأَحْجَمَ الْقَوْمُ فَقَالَ أَبُو دُجَانَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : أَنَا آخُذُهُ بِحَقِّهِ فَأَخَذَهُ فَفَلَقَ بِهِ هَامَ الْمُشْرِكِينَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اسْمُ أَبِي دُجَانَةَ سِمَاكُ بْنُ خَرَشَةَ

قَوْلُهُ «أَحْجَمَ الْقَوْمُ» أَيْ تَوَقَّفُوا . وَ«فَلَقَ بِهِ» أَيْ شَقَّ «هَامَ الْمُشْرِكِينَ» أَيْ رُؤُوسَهُمْ ۔

پانچویں حدیث :

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ احد کے دن تلوار اٹھاتے ہوئے فرمایا کون مجھ سے یہ تلوار لیتا ہے ہر شخص نے (تلوار لینے کیلئے) اپنا ہاتھ آگے بڑھایا اور کہا مجھے دیجئے مجھے دیجئے پھر آپ نے فرمایا اس تلوار کو اس کے حق کے ساتھ کون لیتا ہے اس پر تمام لوگ رک گئے حضرت ابودجانہ نے کہا میں لیتا ہوں اس حق کے ساتھ چنانچہ اس نے تلوار کو پکڑا اور اس کے ساتھ مشرکوں کی گردنیں کاٹ ڈالیں۔ (مسلم)

ابودجانہ کا نام سماک بن خرشہ ہے۔

احجم القوم : لوگوں نے توقف اختیار کیا فلق بہ چیر ڈالا کاٹ ڈالا ھام المشرکین مشرکوں کی گردنوں کو۔

السَّادِسُ :۔

۹۲۔ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ أَتَيْنَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَشَكَوْنَا إِلَيْهِ مَا نَلْقَى مِنَ الْحَجَّاجِ . فَقَالَ اصْبِرُوا فَإِنَّهُ لَا يَأْتِي زَمَانٌ إِلَّا وَالَّذِي بَعْدَهُ شَرٌّ مِنْهُ حَتَّى تَلْقَوْا رَبَّكُمْ

چھٹی حدیث :

حضرت زبیر بن عدی بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت انسؓ کے پاس آئے ہم نے ان سے حجاج کے مظالم کا شکوہ کیا حضرت انسؓ نے کہا صبر سے کام لو۔ اس لئے کہ جو وقت آرہا ہے اس سے پیچھے آنے والا وقت (پہلے سے) زیادہ خراب ہوگا۔ یہاں تک کہ تم

سَمِعْتُهُ مِنْ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ‌+

اپنے رب سے جا ملو گے۔ میں نے یہ بات تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے (بخاری)

السَّابِعُ :-

۹۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ سَبْعًا هَلْ تَنْتَظِرُونَ إِلَّا فَقْرًا مُنْسِيًا أَوْ غِنًى مُطْغِيًا أَوْ مَرَضًا مُفْسِدًا أَوْ هَرَمًا مُفَنِّدًا أَوْ مَوْتًا مُجْهِزًا أَوِ الدَّجَّالَ فَشَرُّ غَائِبٍ يُنْتَظَرُ أَوِ السَّاعَةَ فَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرُّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ ‌+

ساتویں حدیث:-

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سات چیزوں کے رونما ہونے سے پہلے اعمال صالحہ میں مسابقت کرو کیا تم ایسی فقیری کے انتظار میں ہو جو خدا فراموشی کی کیفیت پیدا کر دے گی۔ یا ایسی دولتمندی جو سرکش بنا دے گی یا ایسی بیماری جو مزاج کو فاسد بنا دے یا ایسا بڑھاپا جس میں عقل باقی نہ رہے۔ یا ایسی موت جو اچانک آ جائے یا دجال کی راہ دیکھ رہے ہو دجال شدید ترین نظروں سے اوجھل شر کا نام ہے جس کا انتظار کیا جا رہا ہے یا قیامت کا اور قیامت تو سخت خوفناک اور سخت کڑوی ہے (ترمذی) اس نے اس حدیث کو حسن کہا ہے۔

الثَّامِنُ :-

۹۴۔ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ: لَأُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَى يَدَيْهِ. قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: مَا أَحْبَبْتُ الْإِمَارَةَ إِلَّا يَوْمَئِذٍ فَتَسَاوَرْتُ لَهَا رَجَاءَ أَنْ أُدْعَى لَهَا، فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا وَقَالَ: امْشِ وَلَا تَلْتَفِتْ حَتَّى يَفْتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكَ، فَسَارَ عَلِيٌّ شَيْئًا ثُمَّ وَقَفَ وَلَمْ يَلْتَفِتْ، فَصَرَخَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلَى مَاذَا أُقَاتِلُ النَّاسَ؟ قَالَ: قَاتِلْهُمْ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ فَإِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ فَقَدْ مَنَعُوا مِنْكَ دِمَاءَهُمْ وَ

آٹھویں حدیث:-

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے روز فرمایا: یہ جھنڈا اس انسان کو عطا کروں گا جو اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ محبت رکھتا ہے۔ اللہ اس کے ہاتھوں کامیابی عطا فرمائے گا حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ مجھے امارت کی کبھی چاہت نہ ہوئی لیکن اس روز میں نے امارت کے حصول کیلئے اپنے آپ کو بالکل تیار پایا اس امید سے میں نے گردن کو اونچا کیا۔ لیکن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو بلایا اور جھنڈا اس کے حوالے کر دیا۔ اور کہا جاؤ۔ ادھر ادھر نہ جھانکنا یہاں تک کہ اللہ فتح دے چنانچہ حضرت علی تھوڑا سا چلے اور رک گئے بلا التفات بلند آواز سے پکارا یا رسول اللہ کس بات پر لوگوں سے لڑائی کروں فرمایا ان سے لڑائی کر یہاں تک کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں پس جب وہ یہ اقرار کر لیں گے۔ تو مجھ سے اپنے خون اور اپنے مالوں کو محفوظ کر لیں گے۔ الا۔ اسلام کے حقوق کی صورت میں [illegible]

أَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ " رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔ (مسلم)

قَوْلُهُ : " فَتَسَاوَرْتُ " هُوَ بِالسِّيْنِ الْمُهْمَلَةِ أَيْ وَثَبْتُ مُتَطَلِّعًا ۔

(فتساورت) میں اچھلا اور گردن اٹھا کر دیکھا۔

(۱۱)

بَابٌ فِي الْمُجَاهَدَةِ

جدوجہد کا بیان

(۴۲) قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى : " وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَإِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ "

ارشاد خداوندی ہے اور جن لوگوں نے ہمارے راستے میں کوشش کی ہم ان کو ضرور اپنے راستے دکھا دیں گے اور خدا تو نیکوکاروں کے ساتھ ہے۔ [1]

(۴۳) وَقَالَ تَعَالَى : " وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِيْنُ "

نیز فرمایا: اور اپنے پروردگار کی عبادت کیے جاؤ یہاں تک کہ تمہاری موت (کا وقت) آجائے [2]

(۴۴) وَقَالَ تَعَالَى : " وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيْلًا " : أَيِ انْقَطِعْ إِلَيْهِ ۔

نیز فرمایا: اور اپنے پروردگار کے نام کا ذکر کرو اور ہر طرف سے بے تعلق ہو کر اسی کی طرف متوجہ ہو جاؤ [3]

(۴۵) وَقَالَ تَعَالَى : " فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ "

نیز فرمایا: تو جس نے ذرہ بھر نیکی کی ہوگی وہ اس کو دیکھ لے گا [4]

(۴۶) وَقَالَ تَعَالَى : " وَمَا تُقَدِّمُوْا لِأَنْفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَأَعْظَمَ أَجْرًا "

نیز فرمایا: اور جو نیک عمل تم اپنے لیے آگے بھیجو گے اس کو خدا کے ہاں بہتر اور صلے میں بزرگ تر پاؤ گے [5]

(۴۷) وَقَالَ تَعَالَى : " وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللّٰهَ بِهِ عَلِيْمٌ " وَالْآيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيْرَةٌ مَعْلُوْمَةٌ ۔

نیز فرمایا: اور تم جو مال خرچ کرو گے کچھ شک نہیں کہ خدا اس کو جانتا ہے [6] اس مضمون کی آیات وروایات کثرت کے ساتھ موجود ہیں۔

وَأَمَّا الْأَحَادِيْثُ فَالْأَوَّلُ :-

پہلی حدیث:-

۹۵ - عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى قَالَ مَنْ عَادَى

حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو شخص میرے دوست کے ساتھ عداوت رکھتا ہے میں اس کے ساتھ

[1] عنکبوت (۶۹) [2] النحل (۹۹) [3] المزمل (۸) [4] الزلزله (۷) [5] المزمل (۲۰)

لِيْ وَلِيًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ اِلَيَّ عَبْدِيْ بِشَيْءٍ اَحَبَّ اِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ، وَمَا يَزَالُ عَبْدِيْ يَتَقَرَّبُ اِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰى اُحِبَّهُ، فَاِذَا اَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِيْ يَسْمَعُ بِهِ، وَبَصَرَهُ الَّذِيْ يُبْصِرُ بِهِ، وَيَدَهُ الَّتِيْ يَبْطِشُ بِهَا، وَرِجْلَهُ الَّتِيْ يَمْشِيْ بِهَا، وَاِنْ سَاَلَنِيْ اَعْطَيْتُهُ، وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِيْ لَاُعِيْذَنَّهُ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

"اٰذَنْتُهُ": اَعْلَمْتُهُ بِاَنِّيْ مُحَارِبٌ لَهُ۔ "اسْتَعَاذَنِيْ" رُوِيَ بِالنُّوْنِ وَبِالْبَاءِ۔

اعلان جنگ کرتا ہوں۔ میرا بندہ فرائض سے زیادہ محبوب اور کسی عمل کے ساتھ میرا تقرب حاصل نہیں کر سکتا میرا بندہ نوافل پڑھ کر میرا تقرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس کو محبوب جاننے لگتا ہوں جب میں اس کو محبوب سمجھتا ہوں تو میں اس کا کان ہوتا ہوں جس کے ساتھ وہ سنتا ہے اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ دیکھتا ہے اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ پکڑتا ہے اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ چلتا ہے اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو میں اس کو دیتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے پناہ طلب کرے تو میں اسکو پناہ دیتا ہوں (بخاری)

اٰذنتہ: میں اسے اطلاع بخشتا ہوں کہ میری اس کے ساتھ لڑائی ہے۔ استعاذنی: نون، با دونوں طرح مروی ہے۔

الثَّانِيْ:۔

٩٦۔ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا يَرْوِيْهِ عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: اِذَا تَقَرَّبَ الْعَبْدُ اِلَيَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ اِلَيْهِ ذِرَاعًا، وَاِذَا تَقَرَّبَ اِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا، وَاِذَا اَتَانِيْ يَمْشِيْ اَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

دوسری حدیث:۔

حضرت انسؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ اللہ تعالیٰ سے بیان فرماتے ہیں فرمایا جب بندہ میری طرف ایک بالشت قریب ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہوتا ہوں اور جب وہ ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے تو میں دونوں ہاتھ کے پھیلانے کے بقدر اس کے قریب ہوتا ہوں اور جب وہ میری طرف آہستہ چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں (بخاری)

الثَّالِثُ:۔

٩٧۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيْهِمَا كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ: اَلصِّحَّةُ، وَالْفَرَاغُ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

تیسری حدیث:

حضرت عبداللہ بن عباسؓ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو نعمتوں میں اکثر لوگ نقصان میں ہیں یعنی ان نعمتوں کی موجودگی کو غنیمت سمجھتے ہوئے عبادت میں مصروف نہیں) ایک نعمت تندرستی اور دوسری نعمت فراغت ہے (بخاری)

الرَّابِعُ:۔

٩٨۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْمُ

چوتھی حدیث:

حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات اس قدر لمبا قیام فرماتے کہ آپ کے پاؤں

مِنَ اللَّيْلِ حَتَّى تَتَفَطَّرَ قَدَمَاهُ فَقُلْتُ لَهُ: لِمَ تَصْنَعُ هٰذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ؟ قَالَ: "أَفَلَا أُحِبُّ أَنْ أَكُونَ عَبْدًا شَكُورًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَنَحْوُهُ فِي الصَّحِيحَيْنِ مِنْ رِوَايَةِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ.

الْخَامِسُ:-

٩٩- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ أَحْيَا اللَّيْلَ وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ وَجَدَّ وَشَدَّ الْمِئْزَرَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"وَالْمُرَادُ": الْعَشْرُ الْأَوَاخِرُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ. "وَالْمِئْزَرُ" الْإِزَارُ وَهُوَ كِنَايَةٌ عَنِ اعْتِزَالِ النِّسَاءِ. وَقِيلَ: الْمُرَادُ تَشْمِيرُهُ لِلْعِبَادَةِ يُقَالُ: شَدَدْتُ لِهٰذَا الْأَمْرِ مِئْزَرِي: أَيْ تَشَمَّرْتُ وَتَفَرَّغْتُ لَهُ.

السَّادِسُ:-

١٠٠- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ وَفِي كُلٍّ خَيْرٌ احْرِصْ عَلَى مَا يَنْفَعُكَ، وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَلَا تَعْجِزْ. وَإِنْ أَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ أَنِّي فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَكَذَا، وَلٰكِنْ قُلْ: قَدَّرَ اللّٰهُ وَمَا شَاءَ فَعَلَ فَإِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ

پھٹنے کے قریب ہو جاتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کس لئے اتنی مشقت اٹھاتے ہیں۔ حالانکہ اللہ نے آپ کی پہلی اور پچھلی تمام فروگذاشتیں مٹا ڈالی ہیں فرمایا کیا میں اس بات کو پسند نہ کروں کہ میں اللہ کا شکر گزار بندہ بنوں (بخاری و مسلم) یہ الفاظ بخاری کے ہیں اور اس کے مثل صحیحین میں مغیرہ بن شعبہ سے یہ حدیث مروی ہے۔

پانچویں حدیث:

حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں رات کو بیدار رہتے اور اہل خانہ کو بھی بیدار فرماتے اور کوشش کے ساتھ عبادت میں مشغولیت رکھتے اور کمر ہمت باندھ لیتے (بخاری، مسلم) رمضان کا آخری عشرہ مراد ہے۔

المئزر ازار کو کہتے ہیں کنایہ ہے کہ آپ عورتوں سے کنارہ کش رہتے اور بعض علماء کہتے ہیں کہ عبادت کیلئے کمر کس لیتے چنانچہ عربی محاورہ ہے کہ میں نے فلاں کام کے لئے ازار بند کو مضبوط کیا یعنی میں اس کے لئے تیار ہوا اور فراغت اختیار کرلی۔

چھٹی حدیث:

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طاقتور ایماندار کمزور ایماندار سے بہتر اور اللہ کا زیادہ محبوب ہوتا ہے البتہ دونوں میں بھلائی موجود ہے فائدہ مند چیز کا لالچ کرو اور اللہ سے مدد مانگو کمزوری کا اظہار نہ کرو اگر تجھے کوئی پریشانی لاحق ہو جائے تو یوں نہ کہو اگر میں ایسا کرتا تو ایسا ایسا ہو جاتا البتہ کہے تقدیر یہی تھی اللہ نے جو چاہا کیا اس لئے کہ "اگر" کا لفظ شیطان کے عمل کو کھول دیتا ہے۔

05443

الشَّيْطَانِ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

(مسلم)

السَّابِعُ:-

۱۰۱- عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ، وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: «حُفَّتْ» بَدَلَ «حُجِبَتْ» وَهُوَ بِمَعْنَاهُ: أَيْ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا هٰذَا الْحِجَابُ فَإِذَا فَعَلَهُ دَخَلَهَا.

ساتویں حدیث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ شہوات کے ساتھ محجوب ہے اور جنت کو مشکلات کیساتھ محجوب کر دیا گیا ہے (بخاری، مسلم)

مسلم کی روایت میں حجبت کی جگہ حفت مروی ہے دونوں کا معنیٰ ایک ہے یعنی جنت میں داخل ہونے کے درمیان مشقتیں حائل ہیں جب مصائب جھیلے گا تو جنت میں داخل ہو سکے گا۔

الثَّامِنُ:-

۱۰۲- عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ حُذَيْفَةَ ابْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَافْتَتَحَ الْبَقَرَةَ فَقُلْتُ يَرْكَعُ عِنْدَ الْمِائَةِ ثُمَّ مَضَى فَقُلْتُ يُصَلِّي بِهَا فِي رَكْعَةٍ فَمَضَى فَقُلْتُ يَرْكَعُ بِهَا ثُمَّ افْتَتَحَ النِّسَاءَ فَقَرَأَهَا ثُمَّ افْتَتَحَ آلَ عِمْرَانَ فَقَرَأَهَا يَقْرَأُ مُتَرَسِّلًا إِذَا مَرَّ بِآيَةٍ فِيهَا تَسْبِيحٌ سَبَّحَ وَإِذَا مَرَّ بِسُؤَالٍ سَأَلَ وَإِذَا مَرَّ بِتَعَوُّذٍ تَعَوَّذَ ثُمَّ رَكَعَ فَجَعَلَ يَقُولُ: «سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ» فَكَانَ رُكُوعُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ ثُمَّ قَالَ: «سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ» ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيلًا قَرِيبًا مِمَّا رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَقَالَ: «سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى» فَكَانَ سُجُودُهُ قَرِيبًا مِنْ قِيَامِهِ.» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

آٹھویں حدیث:

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں نماز ادا کی آپ نے سورۂ بقرہ پڑھنی شروع کر دی میں نے خیال کیا کہ سو آیت پڑھ کر رکوع میں چلے جائیں گے لیکن آپ پڑھتے رہے میں نے خیال کیا کہ سورۂ بقرہ ایک رکعت میں ختم کر کے رکوع کریں گے لیکن پڑھتے رہے بقرہ ختم کر کے سورۂ نساء کو پڑھ دیا پھر آل عمران کو پڑھا ٹھہر ٹھہر کر پڑھے جا رہے تھے جب تسبیح والی آیت پڑھتے سبحان اللہ کہتے اور جب سوال والی آیت پڑھتے تو سوال کرتے اور جب تعوذ کی آیت پڑھتے تو اعوذ باللہ پڑھتے پھر رکوع میں گئے اس میں سبحان ربی العظیم کہتے رہے اور آپ کے رکوع کا عرصہ قیام کے برابر تھا پھر رکوع کے بعد کھڑے ہوئے سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد پڑھتے رہے تقریباً رکوع کے بقدر قومہ میں کھڑے رہے پھر سجدہ میں چلے گئے اس میں سبحان ربی الاعلیٰ پڑھتے رہے چنانچہ آپ کا سجدہ بھی تقریباً قیام کے برابر تھا۔

(مسلم)

التَّاسِعُ :-

۱۰۳ - عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَأَطَالَ الْقِيَامَ حَتّٰى هَمَمْتُ بِأَمْرِ سُوْءٍ ، قِيْلَ : وَمَا هَمَمْتَ بِهِ ؟ قَالَ هَمَمْتُ أَنْ أَجْلِسَ وَأَدَعَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

نویں حدیث :-

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قیام کیا آپ نے اتنا لمبا قیام فرمایا کہ میں نے غلط ارادہ کر لیا سوال کیا گیا کون سا غلط ارادہ کیا تھا جواب دیا میں نے ارادہ کر لیا تھا کہ بیٹھ جاؤں اور آپ کا ساتھ چھوڑ دوں (بخاری ،مسلم)

العَاشِرُ :-

۱۰۴ - عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ : أَهْلُهُ وَ مَالُهُ ، وَعَمَلُهُ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقٰى وَاحِدٌ ، يَرْجِعُ أَهْلُهُ وَ مَالُهُ وَ يَبْقٰى عَمَلُهُ ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

دسویں حدیث :-

حضرت انسؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں، اہل خانہ ،مال ،عمل چنانچہ اہل خانہ اور مال تو واپس آجاتے ہیں البتہ عمل باقی رہ جاتا ہے۔

(بخاری ،مسلم)

الْحَادِيْ عَشَرَ :-

۱۰۵ - عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " الْجَنَّةُ أَقْرَبُ إِلٰى أَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ وَالنَّارُ مِثْلُ ذٰلِكَ " رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔

گیارھویں حدیث :-

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت تم میں سے ہر ایک کے جوتی کے تسمے سے بھی زیادہ نزدیک ہے اور آگ کی کیفیت بھی ایسے ہی ہے۔

(بخاری)

الثَّانِيْ عَشَرَ :-

۱۰۶ - عَنْ أَبِيْ فِرَاسٍ رَبِيْعَةَ بْنِ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيِّ خَادِمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَمِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : " كُنْتُ أَبِيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآتِيْهِ بِوَضُوْئِهِ وَحَاجَتِهِ فَقَالَ : " سَلْنِيْ " فَقُلْتُ : أَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ : أَوْ غَيْرَ ذٰلِكَ ؟ قُلْتُ :

بارھویں حدیث :-

حضرت فراسؓ (جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم اور اصحاب صفہ سے تھے) بیان کرتے ہیں کہ میں رات بھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپ کے وضو کے لئے پانی لاتا اور دیگر ضروریات کا خیال رکھتا آپ نے فرمایا جو کچھ مانگنا ہے مانگ لو میں نے عرض کیا میں جنت میں آپ کی رفاقت کا خواہشمند ہوں آپ نے فرمایا کوئی اور خواہش بھی ہے میں نے عرض کیا صرف یہی ہے فرمایا کثرت

هُوَ ذَاكَ قَالَ: فَأَعِنِّي عَلَى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

الثَّالِثَ عَشَرَ:-

١٠٧- عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ وَيُقَالُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ؛ فَإِنَّكَ لَنْ تَسْجُدَ لِلّٰهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَكَ اللهُ بِهَا دَرَجَةً، وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيئَةً» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

الرَّابِعَ عَشَرَ:-

١٠٨- عَنْ أَبِي صَفْوَانَ عَبْدِ اللهِ ابْنِ بُسْرٍ الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «خَيْرُ النَّاسِ مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

«بُسْرٌ»: بِضَمِّ الْبَاءِ وَبِالسِّينِ الْمُهْمَلَةِ.

الْخَامِسَ عَشَرَ:-

١٠٩- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: غَابَ عَمِّي أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ قِتَالِ بَدْرٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ غِبْتُ عَنْ أَوَّلِ قِتَالٍ قَاتَلْتَ الْمُشْرِكِينَ لَئِنِ اللهُ أَشْهَدَنِي قِتَالَ الْمُشْرِكِينَ لَيَرَيَنَّ اللهُ مَا أَصْنَعُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ انْكَشَفَ الْمُسْلِمُونَ

نوافل کے ساتھ میری مدد کرو۔ (مسلم)

تیرھویں حدیث:

حضرت ثوبانؓ مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے نوافل کثرت کیساتھ پڑھا کرو اس لئے کہ تم اللہ کے لئے کوئی سجدہ نہیں کرو گے مگر اس کے بدلے میں اللہ تمہارا ایک درجہ بلند فرمائے گا اور ایک غلطی معاف فرمائے گا (مسلم)

چودھویں حدیث:-

حضرت عبداللہ بن بسر اسلمیؓ بیان فرماتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر انسان وہ ہے جس کو لمبی عمر عطا ہوئی اور اعمال اچھے سرزد ہوئے (ترمذی) اس نے کہا حدیث حسن ہے

بسر۔ باء کے ضمہ اور سین مہملہ کے ساتھ ہے۔

پندرھویں حدیث:-

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ میرے چچا انس بن نضر غزوۂ بدر میں شریک نہ ہو سکے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ پہلی جنگ جو آپ نے مشرکوں کے ساتھ لڑی ہے میں اس میں حاضر نہ ہو سکا اگر اللہ نے مجھے مشرکوں کے ساتھ جنگ کرنے کا موقع دیا تو اللہ دیکھ لے گا میں کیا کارنامہ سرانجام دیتا ہوں چنانچہ غزوۂ احد میں جب مسلمان بھاگ کھڑے ہوئے

فَقَالَ : اَللّٰهُمَّ اَعْتَذِرُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هٰؤُلَاءِ - يَعْنِي اَصْحَابَهُ - وَاَبْرَاُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هٰؤُلَاءِ يَعْنِي الْمُشْرِكِيْنَ. ثُمَّ تَقَدَّمَ فَاسْتَقْبَلَهُ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ : يَا سَعْدُ بْنَ مُعَاذٍ الْجَنَّةَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ اِنِّي اَجِدُ رِيْحَهَا مِنْ دُوْنِ اُحُدٍ. قَالَ سَعْدٌ : فَمَا اسْتَطَعْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا صَنَعَ قَالَ اَنَسٌ : فَوَجَدْنَا بِهٖ بِضْعًا وَّثَمَانِيْنَ ضَرْبَةً بِالسَّيْفِ اَوْ طَعْنَةً بِرُمْحٍ اَوْ رَمْيَةً بِسَهْمٍ وَوَجَدْنَاهُ قَدْ قُتِلَ وَمَثَّلَ بِهِ الْمُشْرِكُوْنَ فَمَا عَرَفَهُ اَحَدٌ اِلَّا اُخْتُهُ بِبَنَانِهٖ. قَالَ اَنَسٌ : كُنَّا نَرٰى اَوْ نَظُنُّ اَنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ فِيْهِ وَفِيْ اَشْبَاهِهٖ : «مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ» اِلٰى اٰخِرِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

قَوْلُهٗ : لَيُرِيَنَّ اللّٰهُ » رُوِيَ بِضَمِّ الْيَاءِ وَكَسْرِ الرَّاءِ : اَيْ لَيُظْهِرَنَّ اللّٰهُ ذٰلِكَ لِلنَّاسِ ، وَرُوِيَ بِفَتْحِهِمَا وَمَعْنَاهُ ظَاهِرٌ ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

تو اس نے کہا اے اللہ میں ان کے فعل سے تیری خدمت میں معذرت پیش کرتا ہوں اور مشرکین کے فعل سے برائت کا اظہار کرتا ہوں پھر وہ آگے بڑھا سامنے سعد بن معاذؓ سے ملاقات ہو گئی اس نے کہا اے سعد رب کعبہ کی قسم احد کے قریب جنت کی خوشبو آ رہی ہے سعدؓ نے کہا یا رسول اللہ مجھ میں طاقت نہیں کہ اس کے کارنامے کو بیان کروں انسؓ نے بیان کیا کہ ہم نے اس کے جسم پر اسّی سے زیادہ تلوار نیزے کے زخم اور تیروں کے نشانات پائے ہم نے دیکھا کہ وہ شہید ہو گیا ہے اور مشرکوں نے اس کا مثلہ کر دیا صرف اس کی بہن اس کی انگلیوں کے پوروں کی شناخت کر سکی اور کوئی اس کی شناخت نہ کر سکا انسؓ بیان کرتے ہیں ہمارا گمان ہے کہ (من المومنین رجال صدقوا ما عاهدوا الله عليه الآية) (مومنوں سے کچھ لوگ ایسے ہیں کہ جو اللہ سے عہد کرتے ہیں اس میں سچے اترتے ہیں) یہ آیت اور اس مفہوم کے مطابق دوسری آیات انکے بارے میں نازل ہوئی ہیں (بخاری، مسلم)

لیُرِیَنَّ :- یا کے ضمہ اور راء کے کسرہ کے ساتھ۔ معنی یوں ہے کہ اللہ اس کو لوگوں کے لئے ظاہر کرے گا۔ نیز یہ لفظ دونوں کے فتح کے ساتھ بھی ہے معنی ظاہر ہے۔ واللہ اعلم۔

السَّادِسُ عَشَرَ :-

١١٠ - عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ اٰيَةُ الصَّدَقَةِ كُنَّا نُحَامِلُ عَلٰى ظُهُوْرِنَا. فَجَاءَ رَجُلٌ فَتَصَدَّقَ بِشَيْءٍ كَثِيْرٍ فَقَالُوْا : مُرَاءٍ وَجَاءَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَتَصَدَّقَ بِصَاعٍ فَقَالُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنْ صَاعِ هٰذَا ؛ فَنَزَلَتْ «اَلَّذِيْنَ

سولھویں حدیث :-

حضرت ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاریؓ روایت کرتے ہیں کہ جب صدقہ کی آیت نازل ہوئی تو ہم اپنی پیٹھوں پر بوجھ اٹھاتے صدقہ کرتے چنانچہ ایک آدمی آیا اس نے کثیر مال کا صدقہ کیا منافقین بول اٹھے یہ تو ریاکار ہے دوسرا آدمی آیا اس نے ایک صاع کا صدقہ کیا ان پر منافقین نے کہا اللہ تعالیٰ اس کے صاع سے غنی ہے پس آیت نازل ہوئی جو (ذی استطاعت) مسلمان دل کھول کر خیرات کرتے ہیں اور جو بیچارے غریب صرف اتنا ہی کما سکتے ہیں جتنی مزدوری کرتے اور محنت

يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ» الْآيَةَ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

«وَنُحَامِلُ» بِضَمِّ النُّونِ وَبِالْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ: أَيْ يَحْمِلُ أَحَدُنَا عَلَى ظَهْرِهِ بِالْأُجْرَةِ وَيَتَصَدَّقُ بِهَا.

السَّابِعُ عَشَرَ:

١١١ - عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ جُنْدُبِ بْنِ جُنَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرْوِي عَنِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَّهُ قَالَ: يَا عِبَادِي إِنِّي حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوا، يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ فَاسْتَهْدُونِي أَهْدِكُمْ، يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ جَائِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ فَاسْتَطْعِمُونِي أُطْعِمْكُمْ، يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ عَارٍ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ فَاسْتَكْسُونِي أَكْسُكُمْ، يَا عِبَادِي إِنَّكُمْ تُخْطِئُونَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا فَاسْتَغْفِرُونِي أَغْفِرْ لَكُمْ، يَا عِبَادِي إِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوا ضَرِّي فَتَضُرُّونِي وَلَنْ تَبْلُغُوا نَفْعِي فَتَنْفَعُونِي، يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلَى أَتْقَى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَا زَادَ ذَلِكَ فِي مُلْكِي شَيْئًا، يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ

سی کمائی میں سے بھی خرچ کرتے ہیں ان پر طعن کرتے اور ہنستے ہیں اللہ ان پر ہنستا ہے اور ان کیلئے تکلیف دینے والا عذاب تیار ہے (بخاری ومسلم)

نحامل :- نون کے پیش حا مہملہ کے ساتھ ہے معنی یہ ہے کہ ہمارا ایک آدمی اجرت پر اپنی کمر پر بوجھ اٹھاتا اور اس سے صدقہ کرتا)

سترھویں حدیث :-

حضرت سعید بن عبدالعزیز ربیعہ بن یزید سے وہ ابو ادریس خولانی سے وہ حضرت ابوذر سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ اللہ تبارک وتعالیٰ سے نقل فرماتے ہیں کہ اللہ نے فرمایا۔ اے میرے بندو! میں نے اپنے اوپر ظلم کو حرام کر دیا ہے اور تمہارے درمیان بھی اس کو حرام کر دیا لہٰذا تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔ اے میرے بندو! تم سب کے سب گمراہ ہو مگر میں جس کو ہدایت عطا کروں پس تم مجھ سے ہدایت کا سوال کرو۔ میں تم کو ہدایت عطا کروں گا۔ اے میرے بندو۔ تم سب بھوکے ہو۔ مگر جس کو میں کھانا دوں۔ پس مجھ سے کھانا طلب کرو۔ میں تم کو کھانا دوں گا۔ اے میرے بندو! تم سب برہنہ ہو۔ مگر جس کو میں لباس پہنا دوں پس مجھ سے لباس مانگو۔ میں تم کو لباس دوں گا۔ اے میرے بندو۔ تم رات دن غلطیاں کرتے ہو۔ اور میں تمام گناہ معاف کرنے پر قادر ہوں پس مجھ سے مغفرت مانگو میں تم کو معاف کر دوں گا اے میرے بندو! تم مجھے نقصان پہنچانے کی قوت نہیں رکھتے ہو۔ اور نہ ہی تم مجھے فائدہ پہنچا سکتے ہو۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے پہلے اور پچھلے تمام انسان اور جن کسی متقی ترین پرہیزگار انسان کے دل کی طرح ہو جائیں تو اس سے میری بادشاہت میں کوئی اضافہ نہیں ہوگا۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے پہلے اور پچھلے اور جن و انسان سب سے زیادہ بدکار انسان کے دل جیسے ہو جائیں۔ تو اس

كَانُوا عَلَى أَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِي شَيْئًا، يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ قَامُوا فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَسَأَلُونِي فَأَعْطَيْتُ كُلَّ إِنْسَانٍ مَسْأَلَتَهُ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِمَّا عِنْدِي إِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ إِذَا أُدْخِلَ الْبَحْرَ، يَا عِبَادِي إِنَّمَا هِيَ أَعْمَالُكُمْ أُحْصِيهَا لَكُمْ ثُمَّ أُوَفِّيكُمْ إِيَّاهَا فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ، قَالَ سَعِيدٌ كَانَ أَبُو إِدْرِيسَ إِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ جَثَا عَلَى رُكْبَتَيْهِ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَيْنَا عَنِ الْإِمَامِ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: لَيْسَ لِأَهْلِ الشَّامِ حَدِيثٌ أَشْرَفُ مِنْ هٰذَا الْحَدِيثِ۔

سے میرے ملک میں کچھ کمی نہیں آسکتی۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے پہلے اور پچھلے اور جن وانس ایک چٹیل میدان میں کھڑے ہوکر مجھ سے سوال کریں۔ اور میں ہر انسان کے سوال کو پورا کردوں، یہ چیز بھی میرے خزانے میں کچھ کمی نہیں کر سکتی البتہ جس قدر سمندر میں سوئی ڈالنے سے (سمندر کا پانی) کم ہوتا ہے۔ اے میرے بندو! تمہارے اپنے اعمال ہیں۔ میں تمہارے لئے ان کا احاطہ کرتا ہوں۔ پھر تمہیں ان کے مطابق پورا پورا بدلہ دوں گا پس جو شخص بھلائی کو پالے، وہ اللہ کا شکریہ ادا کرے۔ اور جو شخص بھلائی کو نہ پائے۔ اسے صرف اپنے آپ کو ملامت کرنی چاہیئے، سعید نے بیان کیا۔ کہ ابوادریس خولانی جب اس حدیث کو بیان کرتے۔ تو گھٹنوں کے بل گر جاتے (مسلم) امام احمد بن حنبل سے ہمیں روایت پہنچی ہے انہوں نے کہا کہ شامیوں کے پاس اس حدیث سے زیادہ کوئی عمدہ نہیں ہے۔

۱۲

بَابُ الْحَثِّ عَلَى الْاِزْدِيَادِ مِنَ الْخَيْرِ فِي أَوَاخِرِ الْعُمُرِ

آخری عمر میں نیک کاموں کے کرنے کی زیادہ ترغیب دینا!

(۴۸) قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ النَّذِيرُ»

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَالْمُحَقِّقُونَ مَعْنَاهُ أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ سِتِّينَ سَنَةً وَيُؤَيِّدُهُ الْحَدِيثُ الَّذِي سَنَذْكُرُهُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى وَقِيلَ: مَعْنَاهُ

ارشاد خداوندی ہے کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہیں دی تھی کہ اس میں جو سوچنا چاہتا۔ سوچ لیتا اور تمہارے پاس ڈرانے والا بھی آیا۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اور محققین علماء اس آیت کا مطلب بیان کرتے ہیں کیا ہم نے تمہیں ۶۰ سال کی عمر نہیں عطا کی تھی اس کی تائید آنے والی حدیث سے بھی ہو رہی ہے

ثَمَانِيَ عَشْرَةَ سَنَةً وَقِيلَ: أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَهُ الْحَسَنُ وَالْكَلْبِيُّ وَمَسْرُوقٌ وَنُقِلَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَيْضًا. وَنَقَلُوا أَنَّ أَهْلَ الْمَدِينَةِ كَانُوا إِذَا بَلَغَ أَحَدُهُمْ أَرْبَعِينَ سَنَةً تَفَرَّغَ لِلْعِبَادَةِ. وَقِيلَ: هُوَ الْبُلُوغُ. وَقَوْلُهُ تَعَالَى: «وَجَاءَكُمُ النَّذِيرُ» قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَالْجُمْهُورُ: هُوَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقِيلَ: الشَّيْبُ قَالَهُ عِكْرِمَةُ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُهُمَا وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

بعض کہتے ہیں کہ اس سے مراد ۱۸ سال کی عمر ہے۔ اور بعض نے ۴۰ سال کہا چنانچہ حسن کلبی مسروق اور عبداللہ بن عباسؓ سے بھی ایک قول یونہی مروی ہے۔ اور مدینہ والوں کے بارے میں منقول ہے کہ جب ان میں سے کسی کی عمر ۴۰ سال پہنچ جاتی۔ تو وہ عبادت کے لئے فارغ رہتا بعض نے کہا ہے۔ کہ اس عمر سے مراد بلوغت کی عمر ہے اور (جاءکم النذیر) کا معنی عبداللہ بن عباس اور اکثر جمہور علماء بیان کرتے ہیں کہ اس سے مراد نبی کریمؐ ہیں لیکن عکرمہ، ابن عیینہ وغیرہ کہتے ہیں اس سے مراد بڑھاپا ہے۔ واللہ اعلم (احادیث ملاحظہ ہوں)

وَأَمَّا الْأَحَادِيثُ فَالْأَوَّلُ:-

١١٢- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «أَعْذَرَ اللَّهُ إِلَى امْرِئٍ أَخَّرَ أَجَلَهُ حَتَّى بَلَغَ سِتِّينَ سَنَةً» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

قَالَ الْعُلَمَاءُ مَعْنَاهُ: لَمْ يَتْرُكْ لَهُ عُذْرًا إِذْ أَمْهَلَهُ هَذِهِ الْمُدَّةَ. يُقَالُ: أَعْذَرَ الرَّجُلُ إِذَا بَلَغَ الْغَايَةَ فِي الْعُذْرِ.

پہلی حدیث:

حضرت ابوہریرہؓ نبی کریمؐ سے بیان فرماتے ہیں آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس آدمی کو معذور جانتے ہیں جس کی عمر کو مؤخر کیا گیا یہاں تک کہ وہ ساٹھ برس کو پہنچ گیا۔ (بخاری)

علماء نے اس کا مطلب بیان کرتے ہوئے کہا ہے جب اللہ پاک آدمی کو اتنی مدت مہلت دیتے ہیں تو پھر کوئی عذر باقی نہیں رہتا۔ عربی کا محاورہ ہے کہ جب کوئی شخص عذر کے آخری مرحلہ پر پہنچ جاتا ہے۔ مراد اعذر الرجل ہے۔

الثَّانِي:-

١١٣- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُدْخِلُنِي مَعَ أَشْيَاخِ بَدْرٍ فَكَأَنَّ بَعْضَهُمْ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ فَقَالَ: لِمَ يَدْخُلُ هَذَا مَعَنَا وَلَنَا أَبْنَاءٌ مِثْلُهُ

دوسری حدیث:

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ مجھے بدر کے شیوخ کے ساتھ مقام دیتے تو بعض صحابہ اس کو محسوس کرتے۔ اور کہتے کہ حضرت عمرؓ اس کم سن بچے کو ہمارے ساتھ کیوں بٹھاتے ہیں جب کہ اس جیسے ہمارے بھی بچے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے

فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّهُ مِنْ حَيْثُ عَلِمْتُمْ فَدَعَانِيْ ذَاتَ يَوْمٍ فَأَدْخَلَنِيْ مَعَهُمْ فَمَا رَأَيْتُ أَنَّهُ دَعَانِيْ يَوْمَئِذٍ إِلَّا لِيُرِيَهُمْ قَالَ مَا تَقُوْلُوْنَ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ «إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ» فَقَالَ بَعْضُهُمْ أُمِرْنَا نَحْمَدُ اللّٰهَ وَنَسْتَغْفِرُهُ إِذَا نُصِرْنَا وَفُتِحَ عَلَيْنَا وَسَكَتَ بَعْضُهُمْ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا. فَقَالَ لِيْ: أَكَذٰلِكَ تَقُوْلُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ؟ فَقُلْتُ: لَا. قَالَ فَمَا تَقُوْلُ؟ قُلْتُ: هُوَ أَجَلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَهُ لَهُ قَالَ: «إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ» وَذٰلِكَ عَلَامَةُ أَجَلِكَ «فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا» فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: مَا أَعْلَمُ مِنْهَا إِلَّا مَا تَقُوْلُ: رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

الثَّالِثُ:-

۱۱۴- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً بَعْدَ أَنْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ: «إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ» إِلَّا يَقُوْلُ فِيْهَا سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فِي الصَّحِيْحَيْنِ عَنْهَا: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ أَنْ يَقُوْلَ فِيْ رُكُوْعِهِ وَسُجُوْدِهِ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ يَتَأَوَّلُ الْقُرْآنَ. مَعْنٰى: يَتَأَوَّلُ الْقُرْآنَ

فرمایا۔ عبداللہ بن عباسؓ ان لوگوں میں سے ہے جہاں سے تم نے علم پڑھا۔ عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ مجھے ایک روز حضرت عمرؓ نے بلایا اور انکے ساتھ بٹھایا۔ میرا خیال ہے کہ اس دن مجھ کو بلانے کا مقصد صرف یہ تھا کہ انہیں بتانا چاہتے تھے۔ حضرت عمرؓ نے کہا۔ (اذا جاء نصر اللہ و الفتح) کا کیا مطلب ہے۔ بعض نے کہا۔ کہ جب ہمیں کامیابی حاصل ہو چکی ہے۔ اور اللہ پاک نے ہمیں فتح عطا کر دی ہے تو ہمیں حکم دیا گیا ہے۔ کہ اب ہم حمد و ثنا میں مصروف رہیں اور استغفار کرتے رہیں بعض صحابہ بالکل خاموش رہے۔ پھر حضرت عمرؓ مجھ سے مخاطب ہوئے اور کہنے لگے۔ اے عبداللہ بن عباس تم بھی یہی کہتے ہو۔ میں نے کہا۔ نہیں۔ انہوں نے کہا۔ کہ تم کیا کہتے ہو میں نے کہا اس سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رحلت فرمانا ہے اللہ نے نبی کریم کو اس آیت سے معلوم کرا دیا کہ جب اللہ کی مدد اور کامیابی حاصل ہو جائے گی۔ تو یہ آپ کی وفات کی علامت ہے پس آپ کو چاہئے کہ اپنے پروردگار کی تعریف کیساتھ تسبیح بیان کریں اور اس سے مغفرت طلب کریں بیشک وہ توبہ قبول کرنے والا ہے۔ پھر حضرت عمرؓ نے فرمایا میں بھی اس آیت کا یہی مطلب سمجھتا ہوں۔

تیسری حدیث:-

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ (اذا جاء نصر اللہ والفتح) کے نازل ہونے کے بعد حضور پاک ہر نماز میں سبحانک ربنا و بحمدک اللھم اغفرلی پڑھتے صحیحین کی ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم اپنے رکوع اور سجدہ میں اکثر بار سبحانک اللھم ربنا و بحمدک اللھم اغفرلی کہا کرتے تھے قرآن پاک کی تاویل فرماتے۔ یعنی قرآن پاک میں فسبح بحمد ربک واستغفرہ کے ضمن میں جو کچھ دیا گیا ہے اس پر عمل فرماتے اور مسلم شریف کی ایک

أَيْ يَعْمَلُ مَا أُمِرَ بِهِ فِي الْقُرْآنِ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ". وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ - قَالَتْ عَائِشَةُ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا هٰذِهِ الْكَلِمَاتُ الَّتِي أَرَاكَ أَحْدَثْتَهَا تَقُولُهَا؟ قَالَ: جُعِلَتْ لِي عَلَامَةٌ فِي أُمَّتِي إِذَا رَأَيْتُهَا قُلْتُهَا: "إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ إِلَى آخِرِ السُّورَةِ - وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ مِنْ قَوْلِ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَاكَ تُكْثِرُ مِنْ قَوْلِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ؟ فَقَالَ: أَخْبَرَنِي رَبِّي أَنِّي سَأَرَى عَلَامَةً فِي أُمَّتِي فَإِذَا رَأَيْتُهَا أَكْثَرْتُ مِنْ قَوْلِ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فَقَدْ رَأَيْتُهَا: "إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ" فَتْحُ مَكَّةَ "وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللّٰهِ أَفْوَاجًا، فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا".

الرَّابِعُ:-

١١٥- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

روایت میں ہے۔ کہ حضور نبی کریم اپنی وفات سے قبل اکثر یہ کلمات فرماتے:

سبحانک و بحمدک استغفرک واتوب الیک۔ تو پاک ہے۔ تیری ہی تعریف کرتا ہوں۔ تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔ اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! یہ کلمات کیا ہیں۔ میں آپ کو دیکھتی ہوں۔ کہ آپ یہ کلمات اب کہنے لگے ہیں۔ فرمایا۔ میرے لئے میری اُمّت میں ایک علامت قائم کی گئی ہے۔ کہ جب میں اس علامت کو دیکھوں۔ تو یہ کلمات کہوں۔ پھر آپؐ نے یہ سورہ تلاوت فرمائی۔ اذا جاء نصر اللہ والفتح۔ الخ مسلم کی روایت میں ہے کہ حضور نبی پاکؐ اکثر سبحان اللہ و بحمدہ استغفر اللہ و اتوب الیہ کہتے تھے۔ عائشہؓ فرماتی ہیں۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! میں آپ کو دیکھتی ہوں کہ آپ اکثر سبحان اللہ و بحمدہ استغفر اللہ و اتوب الیہ کہتے ہیں۔ اس پر آپؐ نے فرمایا۔ مجھے میرے رب نے بتایا کہ میں عنقریب اپنی اُمّت میں ایک علامت دیکھوں گا۔ پس جب میں وہ علامت دیکھوں تو کثرت کے ساتھ سبحانک اللہ۔ سبحان اللہ و بحمدہ استغفر اللہ و اتوب الیہ۔ کہوں پس میں نے وہ علامت دیکھ لی ہے۔ اذا جاء نصر اللہ والفتح۔ یعنی مکہ فتح ہو چکا ہے۔ اور آپ دیکھ رہے ہیں۔ کہ لوگ اللہ پاک کے دین میں جوق در جوق داخل ہو رہے ہیں پس آپ اپنے رب کی تسبیح تحمید میں مشغول ہیں اور اس سے مغفرت طلب کریں وہ توبہ قبول کرنے والا ہے۔

چوتھی حدیث:-

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ اللہ

قَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ تَابَعَ الْوَحْيَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ وَفَاتِهِ حَتّٰى تُوُفِّيَ أَكْثَرَ مَا كَانَ الْوَحْيُ عَلَيْهِ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

عزوجل نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر آپ کی وفات سے پہلے مسلسل وحی نازل فرمائی۔ یہاں تک کہ آپؐ کا انتقال ایسی حالت میں ہوا، کہ پہلے کی نسبت وحی زیادہ نازل ہوتی تھی۔ (بخاری مسلم)

الْخَامِسُ:-

پانچویں حدیث:-

۱۱۶- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلَى مَا مَاتَ عَلَيْهِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں۔ نبی کریمؐ نے فرمایا۔ کہ جس حالت پر کوئی آدمی فوت ہوا۔ اسی پر اٹھایا جائے گا۔ (مسلم)

(۱۳)

بَابٌ فِي بَيَانِ كَثْرَةِ طُرُقِ الْخَيْرِ
نیک اعمال کے راستوں کے زیادہ ہونے میں

(۴۹) قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: "وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللّٰهَ بِهِ عَلِيْمٌ"

ارشاد خداوندی ہے۔ اور جو بھلائی تم کرو گے خدا اس کو جانتا ہے [1]

(۵۰) وَقَالَ تَعَالَى: "وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ"

نیز فرمایا: اور جو نیک کام تم کرو گے۔ وہ خدا کو معلوم ہو جائے گا [2]

(۵۱) وَقَالَ تَعَالَى: "فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ"

نیز فرمایا، تو جس نے ذرہ بھر نیکی کی ہوگی۔ وہ اس کو دیکھ لے گا [3]

(۵۲) وَقَالَ تَعَالَى: "مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ" وَالْآيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيْرَةٌ.

نیز فرمایا: جو کوئی نیک عمل کرے گا۔ تو اپنے لئے [4]

اس مضمون کی آیات کثرت کے ساتھ موجود ہیں۔

وَأَمَّا الْأَحَادِيْثُ فَكَثِيْرَةٌ جِدًّا وَهِيَ غَيْرُ مُنْحَصِرَةٍ فَنَذْكُرُ طَرَفًا مِنْهَا الْأَوَّلُ:-

اور احادیث بھی بہت زیادہ ہیں۔ جن کا احاطہ نہیں ہو سکتا۔ لیکن ہم کچھ حدیثیں بیان کرتے ہیں پہلی حدیث:

۱۱۷- عَنْ أَبِي ذَرٍّ جُنْدُبِ بْنِ جُنَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ الْإِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَالْجِهَادُ فِي

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کونسا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا۔ اللہ پر ایمان رکھنا۔ اور اس کے راستے میں جہاد کرنا میں نے عرض کیا۔ کونسا غلام (آزاد) کرنا بہتر ہے آپؐ نے فرمایا

[1] البقرہ (۲۱۵) [2] البقرہ (۱۹۷) [3] الزلزلہ (۷) [4] الجاثیہ (۱۵)

سَبِيلِهِ قُلْتُ أَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ؟ قَالَ أَنْفَسُهَا عِنْدَ أَهْلِهَا وَأَكْثَرُهَا ثَمَنًا قُلْتُ فَإِنْ لَمْ أَفْعَلْ؟ قَالَ تُعِينُ صَانِعًا أَوْ تَصْنَعُ لِأَخْرَقَ. قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ إِنْ ضَعُفْتُ عَنْ بَعْضِ الْعَمَلِ؟ قَالَ تَكُفُّ شَرَّكَ عَنِ النَّاسِ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ مِنْكَ عَلَى نَفْسِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

"الصَّانِعُ" بِالصَّادِ الْمُهْمَلَةِ هٰذَا هُوَ الْمَشْهُورُ وَرُوِيَ "ضَائِعًا" بِالْمُعْجَمَةِ: أَيْ ذَا ضَيَاعٍ مِنْ فَقْرٍ أَوْ عِيَالٍ وَنَحْوِ ذٰلِكَ "وَالْأَخْرَقُ" الَّذِي لَا يُتْقِنُ مَا يُحَاوِلُ فِعْلَهُ۔

الثَّانِي:۔

۱۱۸۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَيْضًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ: يُصْبِحُ عَلَى كُلِّ سُلَامَى مِنْ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ فَكُلُّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ، وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَيُجْزِئُ مِنْ ذٰلِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحَى رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

"السُّلَامَى" بِضَمِّ السِّينِ الْمُهْمَلَةِ وَتَخْفِيفِ اللَّامِ وَفَتْحِ الْمِيمِ: الْمِفْصَلُ۔

الثَّالِثُ:۔

۱۱۹۔ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عُرِضَتْ عَلَيَّ أَعْمَالُ أُمَّتِي حَسَنُهَا وَسَيِّئُهَا فَوَجَدْتُ فِي

جو گھر والوں کو زیادہ پیارا ہو۔ اور جس کی قیمت بھی زیادہ ہو۔ میں نے عرض کیا۔ اگر میں یہ نہ کر سکوں آپ نے فرمایا کام کرنے والے (فقیر عیالدار) کی مدد کرے۔ یا جو درست کام نہ کر سکے۔ اس کا کام کر دے۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ آپ بتائیے اگر میں ان سے بعض عمل کرنے سے کمزور ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ تو لوگوں سے اپنی شرارت کو روک لے۔ یہ کام بھی تیرے نفس پر تیری طرف سے صدقہ ہو گا۔

الصانع صاد مہملہ کے ساتھ مشہور ہے۔ ضاد معجمہ کے ساتھ ضائعا بھی مروی ہے۔ یعنی حاجت مند فقیری اہل و عیال یا کوئی دوسرا سبب ہو۔

اخرق:۔ وہ شخص ہے جو اپنا کام اچھی طرح نہ کر سکے۔

دوسری حدیث:۔

حضرت ابوذر [illegible] سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ آدمی کے ہر جوڑ [illegible] پر صدقہ ہے۔ [illegible] سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے۔ الحمد للہ کہنا۔ لا الٰہ الا اللہ کہنا۔ اللہ اکبر کہنا تمام صدقات ہیں۔ امر بالمعروف نہی عن المنکر صدقات ہیں۔ اور ان تمام کے بدلے دو رکعت نماز چاشت کی کفایت (کرتی ہیں) (مسلم)

السلامی:۔ سین مہملہ کے پیش اور لام مخففہ اور میم زبر کے ساتھ۔ جوڑ [illegible] اس کو نام [illegible]

تیسری حدیث:۔

[illegible] ابوذر [illegible] سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھ پر میری امت کے [illegible] اعمال [illegible] پیش کئے گئے تو میں نے نیک اعمال میں پایا

مَحَاسِنِ أَعْمَالِهَا الْأَذَى يُمَاطُ عَنِ الطَّرِيقِ وَوَجَدْتُ فِي مَسَاوِي أَعْمَالِهَا النُّخَاعَةَ تَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

الرَّابِعُ:-

١٢٠- عَنْهُ أَنَّ نَاسًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ بِالْأُجُورِ يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ وَيَتَصَدَّقُونَ بِفُضُولِ أَمْوَالِهِمْ قَالَ: أَوَلَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللهُ لَكُمْ مَا تَصَدَّقُونَ بِهِ: إِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةً، وَكُلِّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةً، وَكُلِّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةً وَكُلِّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةً، وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ، وَفِي بُضْعِ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ» قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ أَيَأْتِي أَحَدُنَا شَهْوَتَهُ وَيَكُونُ لَهُ فِيهَا أَجْرٌ؟ قَالَ: «أَرَأَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِي حَرَامٍ أَكَانَ عَلَيْهِ وِزْرٌ؟ فَكَذَلِكَ إِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهُ أَجْرٌ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

«الدُّثُورُ» بِالثَّاءِ الْمُثَلَّثَةِ: الْأَمْوَالُ وَاحِدُهَا دَثْرٌ.

الْخَامِسُ:-

١٢١- عَنْهُ قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا وَلَوْ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلِيقٍ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وہ ایذا دینے والی چیز ہے جس کو راستے سے ہٹایا جائے اور برے اعمال میں پایا کہ تھوک یا ناک وغیرہ کا فضلہ مسجد میں پھینکا جاتا ہو اور اسے دفن نہ کیا جائے۔ (مسلم)

چوتھی حدیث:

حضرت ابو ذرؓ بیان کرتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مال داروں نے اجر و ثواب لے لیے وہ ہماری طرح نمازیں ادا کرتے ہیں اور ہماری طرح روزے رکھتے ہیں، لیکن وہ اپنے زائد اموال کو خیرات کرتے رہتے ہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے ان کے خیرات کے برابر نہیں کیا؟ اس طرح سے کہ ہر سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے، اللہ اکبر کہنا، الحمد للہ کہنا، اور لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے۔ اور امر بالمعروف کرنا اور نہی عن المنکر کرنا صدقہ ہے اور تمہارا اپنی بیوی کی شرمگاہ کو آنا بھی صدقہ ہے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم اپنی شہوت کی تکمیل کرتے ہیں اس پر بھی ہمیں ثواب ملتا ہے؟ آپ نے فرمایا: بھلا بتاؤ اگر کوئی شخص حرام شرمگاہ کو آتا ہے تو کیا اسے گناہ نہیں ہوگا؟ اسی طرح جب کوئی شخص حلال شرمگاہ کو آئے تو اس کو اجر و ثواب بھی ہوگا۔ (مسلم)

دثور ثاء مثلثہ کے ساتھ بمعنی مال مستعمل ہوتا ہے۔ اس کا واحد دثر ہے۔

پانچویں حدیث:

حضرت ابو ذرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ نیکی میں سے کسی کو حقیر نہ سمجھ اگرچہ تو اپنے بھائی سے ملاقات کرتے وقت شگفتگی اختیار کرے۔ (مسلم)

السَّادِسُ :-

۱۲۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : « كُلُّ سُلَامَى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ : تَعْدِلُ بَيْنَ الاِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ وَتُعِينُ الرَّجُلَ فِي دَابَّتِهِ فَتَحْمِلُهُ عَلَيْهَا أَوْ تَرْفَعُ لَهُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ ، وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ وَبِكُلِّ خُطْوَةٍ تَمْشِيهَا إِلَى الصَّلٰوةِ صَدَقَةٌ ، وَتُمِيطُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ أَيْضًا مِنْ رِوَايَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : « إِنَّهُ خُلِقَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْ بَنِي آدَمَ عَلَى سِتِّينَ وَثَلَاثِمِائَةِ مِفْصَلٍ ، فَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ وَحَمِدَ اللّٰهَ وَهَلَّلَ اللّٰهَ وَسَبَّحَ اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ اللّٰهَ وَعَزَلَ حَجَرًا عَنْ طَرِيقِ النَّاسِ أَوْ شَوْكَةً أَوْ عَظْمًا عَنْ طَرِيقِ النَّاسِ أَوْ أَمَرَ بِمَعْرُوفٍ أَوْ نَهَى عَنْ مُنْكَرٍ عَدَدَ السِّتِّينَ وَالثَّلَاثِمِائَةِ فَإِنَّهُ يَمْشِي يَوْمَئِذٍ وَقَدْ زَحْزَحَ نَفْسَهُ عَنِ النَّارِ »

چھٹی حدیث :-

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں کے تمام جوڑوں پر صدقہ واجب ہے جب سورج نکلتا ہے صدقہ انسانوں کے درمیان انصاف کرنا صدقہ ہے کسی آدمی کو اس کی سواری پر بٹھانے یا سواری پر سامان رکھوانے میں مدد دینا بھی صدقہ ہے۔ عمدہ بات کہنا صدقہ ہے جو قدم نماز کی طرف اٹھتا ہے صدقہ ہے۔ راستے سے تکلیف دہ چیز کا اٹھانا صدقہ ہے (بخاری و مسلم) مسلم نے اس حدیث کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا انہوں نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمام بنو آدم کے تین سو ساٹھ اعضا پیدا کئے گئے ہیں پس جو شخص اللہ اکبر کہے اللہ کی حمد کرے تہلیل و تسبیح بیان کرے، استغفار کرے راستے سے پتھر (کی رکاوٹ) کو دور کرے یا کانٹا اور ہڈی کو راستے سے ہٹا دے یا امر بالمعروف نہی عن المنکر کرے (ان کاموں کی گنتی) تین سو ساٹھ ہو جائے تو اس روز وہ زمین پر چل رہا ہے کہ اس نے اپنے آپ کو جہنم سے دور کر لیا

السَّابِعُ :-

۱۲۳- عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : « مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ أَوْ رَاحَ أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ نُزُلًا كُلَّمَا غَدَا أَوْ رَاحَ » ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

ساتویں حدیث :-

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ جو شخص صبح و شام کو مسجد کی طرف جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس صبح و شام کو جنت میں اس کی مہمانی تیار کرتے ہیں (بخاری، مسلم)

"النُّزُلُ" اَلْقُوْتُ وَالرِّزْقُ وَمَا يُهَيَّأُ لِلضَّيْفِ.

النزل: خوراک، روزی اور ہر ایسی چیز کو کہتے ہیں جسے مہمان کیلئے تیار کیا جاتا ہے۔

الثَّامِنُ:-

آٹھویں حدیث:-

۱۲۴۔ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ۔" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے مسلمان عورتو! کوئی عورت اپنی ہمسایہ عورت کو بکری کی کھری کا ہدیہ بھیجنے کو معمولی نہ سمجھے۔

قَالَ الْجَوْهَرِيُّ: اَلْفِرْسِنُ مِنَ الْبَعِيْرِ كَالْحَافِرِ مِنَ الدَّابَّةِ قَالَ وَرُبَّمَا اسْتُعِيْرَ فِي الشَّاةِ.

جوہری نے کہا۔ فرسن اونٹ کے پاؤں کا وہ حصہ ہے جس کو دوسرے جانوروں میں کھر کہا جاتا ہے استعارۃً بکری کے کھر پر اسکا اطلاق ہوتا ہے۔

التَّاسِعُ:-

نویں حدیث:-

۱۲۵۔ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْإِيْمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُوْنَ اَوْ بِضْعٌ وَسِتُّوْنَ، شُعْبَةً فَاَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابوہریرہؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان فرماتے ہیں کہ ایمان کی ستر سے کچھ اوپر یا ساٹھ سے کچھ زیادہ شاخیں ہیں۔ سب سے افضل شاخ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنا ہے سب سے کم درجہ میں یہ ہے کہ راستے سے تکلیف دہ چیز کو دور کر دینا اور حیا بھی ایمان کی ایک شاخ ہے (بخاری، مسلم)

"اَلْبِضْعُ" مِنْ ثَلَاثٍ اِلٰى تِسْعَةٍ بِكَسْرِ الْبَاءِ وَقَدْ تُفْتَحُ "وَالشُّعْبَةُ": اَلْقِطْعَةُ،

البضع: تین سے نو تک پر اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ کبھی باء کو فتح دی جاتی ہے شعبہ: حصہ، ٹکڑا پر بولا جاتا ہے۔

الْعَاشِرُ:-

دسویں حدیث:

۱۲۶۔ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِيْ بِطَرِيْقٍ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِيْهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَاِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَاْكُلُ الثَّرٰى مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا الْكَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک آدمی راستہ پر چل رہا تھا وہ شدید پیاسا ہو گیا اس نے کنواں پایا اس میں اتر، پانی پیا باہر آ گیا کیا دیکھتا ہے کہ ایک کتا سخت پیاس سے زبان باہر نکالے ہوئے ہے اور کیچڑ کھا رہا ہے آدمی نے محسوس کیا کہ اس کتے کو شدید پیاس لگی ہوئی ہے جیسا کہ مجھے شدید

مِثْلُ الَّذِي كَانَ قَدْ بَلَغَ مِنِّي فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَأَ خُفَّهُ مَاءً ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِفِيهِ حَتَّى رَقِيَ فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ أَجْرًا؟ فَقَالَ فِي كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ: فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ فَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ » وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا: بَيْنَمَا كَلْبٌ يُطِيفُ بِرَكِيَّةٍ قَدْ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ إِذْ رَأَتْهُ بَغِيٌّ مِنْ بَغَايَا بَنِي إِسْرَائِيلَ فَنَزَعَتْ مُوقَهَا فَاسْتَقَتْ لَهُ بِهِ فَسَقَتْهُ فَغُفِرَ لَهَا بِهِ.

«الْمُوقُ»: الْخُفُّ: «وَيُطِيفُ» يَدُورُ حَوْلَ «رَكِيَّةٍ» وَهِيَ الْبِئْرُ.

پیاس لگی تھی چنانچہ وہ کنوئیں میں اترا اور اپنے موزہ کو پانی سے بھرا پھر اس کو منہ کے ساتھ پکڑا اور اوپر چڑھ آیا کتے کو پلایا اللہ نے اس کے عمل کی قدر فرماتے ہوئے اس کو معاف فرمایا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ جانوروں کے ساتھ ہمدردی کرنے میں ثواب ملتا ہے فرمایا ہر جاندار میں ثواب ملتا ہے (بخاری، مسلم) بخاری کی روایت میں ہے اللہ نے اس کے عمل کی قدردانی کرتے ہوئے اس کی مغفرت فرمادی اور اس کو جنت میں داخل کر دیا۔ صحیحین کی ایک روایت میں ہے کہ ایک دفعہ ایک کتا کنوئیں کے ارد گرد گھوم رہا تھا۔ قریب تھا کہ پیاس سے ہلاک ہو جاتا اچانک بنی اسرائیل کی ایک فاحشہ عورت کی اس پر نظر پڑی اس نے اپنا موزہ اتارا اس کے ساتھ پانی کھینچا اور اس کو پلا دیا چنانچہ اس وجہ سے اس کو معاف کر دیا گیا۔

الموق: موزہ کو کہتے ہیں۔ یطیف: ارد گرد گھوم رہا تھا۔ رکیۃ: کنوئیں کو کہتے ہیں۔

الْحَادِي عَشَرَ:

١٢٧ - وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ رَجُلًا يَتَقَلَّبُ فِي الْجَنَّةِ فِي شَجَرَةٍ قَطَعَهَا مِنْ ظَهْرِ الطَّرِيقِ كَانَتْ تُؤْذِي الْمُسْلِمِينَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ: وَفِي رِوَايَةٍ: مَرَّ رَجُلٌ بِغُصْنِ شَجَرَةٍ عَلَى ظَهْرِ طَرِيقٍ فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَأُنَحِّيَنَّ هٰذَا عَنِ الْمُسْلِمِينَ لَا يُؤْذِيهِمْ فَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ» وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا: بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ فَأَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ».

گیارھویں حدیث:

حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریمؐ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا میں نے ایک آدمی کو جنت میں پھرتے ہوئے دیکھا اس لئے کہ اس نے راستے سے ایک درخت کو کاٹ ڈالا تھا جو مسلمانوں کو تکلیف دیا کرتا تھا۔ (مسلم) اور مسلم کی روایت میں ہے کہ ایک آدمی راستے پر سے ایک درخت کی شاخ لیکر گزرا اس نے کہا۔ اللہ کی قسم میں اس کو مسلمانوں سے دور رکھوں گا تاکہ انہیں تکلیف نہ پہنچائے پس وہ جنت میں داخل کیا گیا۔ بخاری مسلم کی روایت میں ہے کہ ایک بار ایک آدمی راستے سے گزر رہا تھا اس نے راستے پر کانٹوں والی شاخ کو پایا اس نے اس کو راستے سے ہٹا دیا اللہ نے اس کی قدردانی فرماتے ہوئے اس کو معاف کر دیا۔

الثاني عشر:-

١٢٨- عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، وَمَنْ مَسَّ الْحَصَا فَقَدْ لَغَا» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

بارھویں حدیث:-

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا انہوں نے فرمایا حضور پاکؐ نے جس شخص نے اچھی طرح وضو کیا۔ پھر جمعہ کی نماز کے لئے مسجد میں آیا خاموشی کے ساتھ خطبہ سنا۔ تو اس کے اس اور دوسرے جمعہ کے درمیان کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں بلکہ تین دن اور زائد کے۔ اور جس شخص نے کنکر کو ہاتھ لگایا اس نے لغو کام کیا (مسلم)

الثالث عشر:-

١٢٩- عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ، أَوِ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَ مِنْ وَجْهِهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ نَظَرَ إِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَاءِ، أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ، فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ كَانَ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ، أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ حَتَّى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِنَ الذُّنُوْبِ، فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ كُلُّ خَطِيْئَةٍ مَشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَاءِ حَتَّى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِنَ الذُّنُوْبِ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تیرھویں حدیث

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مسلمان یا مومن انسان وضو کرتا ہے اپنا منہ دھوتا ہے تو اسکے منہ سے وہ تمام گناہ جو اس کی بری نظر سے سرزد ہوئے پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ نکل جاتے ہیں اور جب اپنے ہاتھوں کو دھوتا ہے تو اس کے ہاتھوں سے وہ تمام گناہ جو ہاتھ کے ساتھ پکڑنے سے سرزد ہوئے پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے اور جب اپنے پاؤں دھوتا ہے تو تمام وہ گناہ جو اس کے پاؤں کے چلنے کے ساتھ ہوئے پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ گناہوں سے بالکل صاف نکل جاتا ہے (مسلم)

الرابع عشر:-

١٣٠- عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ، وَرَمَضَانُ مُكَفِّرَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ إِذَا اجْتُنِبَتِ الْكَبَائِرُ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

چودھویں حدیث:-

حضرت ابوہریرہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا پانچوں نمازیں جمعہ سے جمعہ تک، رمضان المبارک سے دوسرے رمضان المبارک تک کے درمیان کے گناہ (ان اعمال) سے معاف ہو جاتے ہیں بشرطیکہ کبائر گناہوں سے بچا جائے (مسلم)

الْخَامِسُ عَشَرَ:-

۱۳۱- عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ؟ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: إِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ، وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

پندرھویں حدیث:

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمھیں ایسا عمل نہ بتاؤں جس سے اللہ گناہوں کو مٹا دے اور درجات بلند فرمائے صحابہ نے عرض کیا ضرور یا رسول اللہ آپ نے فرمایا مشقت کے اوقات میں مبالغہ کیساتھ وضو کرنا اور مسجدوں کی طرف زیادہ آمد و رفت رکھنا اور نماز پڑھنے کے بعد دوسری نماز کی انتظار کرنا اسی کا نام رباط ہے۔ اسی کا نام رباط ہے۔ (مسلم)

السَّادِسُ عَشَرَ:-

۱۳۲- عَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ "الْبَرْدَانِ": الصُّبْحُ وَالْعَصْرُ۔

سولھویں حدیث:

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دو ٹھنڈی نمازیں پڑھتا ہے جنت میں داخل ہوگا۔ (بخاری، مسلم)

"بردان" سے مراد صبح اور عصر کی نماز ہے۔

السَّابِعُ عَشَرَ:-

۱۳۳- عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ أَوْ سَافَرَ كُتِبَ لَهُ مِثْلُ مَا كَانَ يَعْمَلُ مُقِيْمًا صَحِيْحًا"، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

سترھویں حدیث

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ اس نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب بندہ بیمار ہوتا ہے یا سفر کرتا ہے تو اسکا ثواب اسطرح لکھا جاتا ہے جیسے وہ تندرستی کی حالت یا وطن میں عمل کرتا تھا۔ (بخاری)

الثَّامِنُ عَشَرَ

۱۳۴- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ"، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ، وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ مِنْ رِوَايَةِ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

اٹھارویں حدیث:

حضرت جابرؓ روایت کرتے ہیں اس نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر اچھا کام صدقہ ہے (بخاری) مسلم نے حذیفہؓ سے روایت کیا۔

لے اسلامی مملکت کی سرحدوں پر جہاد کے لئے گھوڑوں کو باندھنا نیز مورچہ جنگی کسی کا انتظام وانصرام کرنا رباط کے مفہوم میں داخل ہے۔ مترجم

التَّاسِعُ عَشَرَ :۔

١٣٥۔ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا إِلَّا كَانَ مَا أُكِلَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةٌ ، وَمَا سُرِقَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةٌ ، وَلَا يَرْزَؤُهُ أَحَدٌ إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةٌ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ . وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ : "فَلَا يَغْرِسُ الْمُسْلِمُ غَرْسًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ إِنْسَانٌ وَلَا دَآبَّةٌ وَلَا طَيْرٌ إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةٌ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ" ، وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ : "لَا يَغْرِسُ الْمُسْلِمُ غَرْسًا وَلَا يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَأْكُلَ مِنْهُ إِنْسَانٌ وَلَا دَآبَّةٌ وَلَا شَيْءٌ إِلَّا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةٌ" وَرَوَيَاهُ جَمِيْعًا مِّنْ رِوَايَةِ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .

قَوْلُهُ "يَرْزَؤُهُ" أَيْ يَنْقُصُهُ .

العِشْرُوْنَ :۔

١٣٦۔ عَنْهُ قَالَ : أَرَادَ بَنُوْ سَلِمَةَ أَنْ يَّنْتَقِلُوْا قُرْبَ الْمَسْجِدِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ : "إِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِيْ أَنَّكُمْ تُرِيْدُوْنَ أَنْ تَنْتَقِلُوْا قُرْبَ الْمَسْجِدِ؟" فَقَالُوْا : نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ أَرَدْنَا ذٰلِكَ فَقَالَ : "بَنِيْ سَلِمَةَ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ آثَارُكُمْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ : "إِنَّ بِكُلِّ خُطْوَةٍ دَرَجَةً" رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ : "إِنَّ بِكُلِّ خُطْوَةٍ دَرَجَةً" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ أَيْضًا بِمَعْنَاهُ مِنْ رِوَايَةِ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ . وَ بَنُوْ سَلِمَةَ بِكَسْرِ اللَّامِ قَبِيْلَةٌ مَّعْرُوْفَةٌ .

انیسویں حدیث :۔

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان درخت نہیں لگاتا مگر جو کچھ اس سے کھایا جاتا ہے صدقہ ہے اور جو چیز اس سے چوری ہو جاتی ہے وہ اس کے لئے صدقہ خیرات ہے (مسلم) مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ مسلمان جو درخت لگاتا ہے اس سے انسان، چارپائے، پرندے کھا جائیں قیامت تک اس کے لئے صدقہ ہے اور ایک روایت میں ہے۔ مسلمان جو درخت لگاتا ہے یا جو چیز کاشت کرتا ہے اس سے انسان، چارپایہ یا کوئی اور چیز کھا جائے تو اس کے لئے صدقہ ہے۔ بخاری، مسلم نے اس حدیث کو انس سے روایت کیا۔

یرزؤہ :۔ اس کو کم کرتا ہے۔

بیسویں حدیث :۔

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ بنو سلمہ قبیلے نے مسجد کے قریب منتقل ہونے کا ارادہ کیا۔ چنانچہ یہ خبر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے ان کو فرمایا مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم مسجد کے نزدیک انتقال آبادی کرنا چاہتے ہو۔ انہوں نے عرض کیا ہاں! یا رسول اللہ ہم نے اس کا ارادہ کیا ہے آپ نے فرمایا۔ اے بنو سلمہ تم اپنے گھروں میں سکونت پذیر رہو تمہارے قدموں کو لکھا جائے گا تم اپنے گھروں میں سکونت پذیر رہو تمہارے قدموں کو لکھا جائے گا (مسلم) ایک روایت میں ہے ہر قدم کے بدلے میں درجہ ہے بخاری نے اس کا مضمون انس سے روایت کیا۔ بنو سلمہ : لام کے ساتھ انصار کا معروف قبیلہ ہے۔

مِنَ الْأَنْصَارِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَآثَارُهُمْ خُطَاهُمْ.

الْحَادِي وَالْعِشْرُونَ:-

۱۲۷- عَنْ أَبِي الْمُنْذِرِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ لَا أَعْلَمُ رَجُلًا أَبْعَدَ مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْهُ وَكَانَ لَا تُخْطِئُهُ صَلَاةٌ فَقِيلَ لَهُ أَوْ فَقُلْتُ لَهُ: لَوِ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا تَرْكَبُهُ فِي الظَّلْمَاءِ وَفِي الرَّمْضَاءِ؟ فَقَالَ: مَا يَسُرُّنِي أَنَّ مَنْزِلِي إِلَى جَنْبِ الْمَسْجِدِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ يُكْتَبَ لِي مَمْشَايَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَرُجُوعِي إِذَا رَجَعْتُ إِلَى أَهْلِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ جَمَعَ اللهُ لَكَ ذٰلِكَ كُلَّهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ- وَفِي رِوَايَةٍ: "إِنَّ لَكَ مَا احْتَسَبْتَ"

"الرَّمْضَاءُ": الْأَرْضُ الَّتِي أَصَابَهَا الْحَرُّ الشَّدِيدُ.

الثَّانِي وَالْعِشْرُونَ

۱۲۸- عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أَرْبَعُونَ خَصْلَةً أَعْلَاهَا مَنِيحَةُ الْعَنْزِ مَا مِنْ عَامِلٍ يَعْمَلُ بِخَصْلَةٍ مِنْهَا رَجَاءَ ثَوَابِهَا وَتَصْدِيقَ مَوْعُودِهَا إِلَّا أَدْخَلَهُ اللهُ بِهَا الْجَنَّةَ"، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ-

"الْمَنِيحَةُ": أَنْ تُعْطِيَهُ إِيَّاهَا لِيَأْكُلَ لَبَنَهَا ثُمَّ يَرُدَّهَا إِلَيْهِ.

آثارہم قدموں کے نشانات۔

اکیسویں حدیث:۔

حضرت ابی بن کعبؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی کا گھر مسجد سے اتنا دور تھا کہ میرے علم میں کسی دوسرے انسان کا گھر مسجد سے اتنا دور نہیں تھا اور اس کی کوئی نماز (مسجد سے) خطا نہ ہوتی۔ چنانچہ اسے کہا گیا یا میں نے اس کو کہا کہ تو ایک گدھا خرید لے کہ اندھیرے اور گرمی میں اس پر سوار ہو کر آیا کرے اس نے کہا مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میرا گھر مسجد کے پہلو میں ہو میں چاہتا ہوں کہ میرا مسجد کی طرف چل کر جانا اور واپس گھر آنا (میرے نامۂ اعمال میں) لکھا جائے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے لئے اللہ نے ان تمام چیزوں کو جمع کر دیا ہے (مسلم) ایک روایت میں ہے تجھے تیری نیت کے مطابق ثواب ملے گا۔

الرمضاء: اس زمین کو کہتے ہیں جو سخت گرمی والی ہو۔

بائیسویں حدیث:۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چالیس خصلتیں ہیں ان میں سے اعلیٰ خصلت کسی کو عاریۃً دودھ دینے والی بکری دے دینا جو شخص بھی ان میں سے کسی خصلت پر ثواب کی امید کرتے ہوئے اللہ اس کے وعدہ کو سچا جانتے ہوئے عمل کرتا ہے اللہ اس کو جنت میں داخل فرمائے گا۔

(بخاری)

المنیحۃ: دودھ والا جانور کسی کو دینا تاکہ وہ دودھ پینے کے بعد اس کو واپس کر دے۔

الثَّالِثُ وَالْعِشْرُوْنَ :۔

۱۳۹۔ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : « اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ » مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : « مَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ فَيَنْظُرُ اَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ ، وَيَنْظُرُ اَشْاَمَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ ، وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرٰى اِلَّا النَّارَ تِلْقَآءَ وَجْهِهٖ فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ ، فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ »

تئیسویں حدیث :۔

حضرت عدیؓ ابن حاتم سے روایت ہے اس نے کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے دوزخ سے بچ جاؤ اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے کا صدقہ کرنے سے (بخاری ، مسلم) دونوں کی روایت میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے ہر شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہمکلام ہوں گے درمیان میں کوئی ترجمان نہیں ہوگا ہر شخص دائیں جانب دیکھے گا تو اسکو اپنے اعمال نظر آئیں گے اور بائیں جانب دیکھے گا تو اس کو اپنے اعمال دکھائی دیں گے اور اپنے سامنے دیکھے گا تو اسے دوزخ دکھائی دے گی پس دوزخ سے بچ جاؤ اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ اور جس شخص کو کھجور کا آدھا حصہ میسر نہ آسکے تو وہ بہتر بات کا صدقہ کرے۔

الرَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ

۱۴۰۔ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللهَ لَيَرْضٰى عَنِ الْعَبْدِ اَنْ يَّاْكُلَ الْاَكْلَةَ فَيَحْمَدُهٗ عَلَيْهَا اَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدُهٗ عَلَيْهَا » رَوَاهُ مُسْلِمٌ

وَ « الْاَكْلَةُ » بِفَتْحِ الْهَمْزَةِ : وَهِيَ الْغَدْوَةُ اَوِ الْعَشْوَةُ ۔

چوبیسویں حدیث :۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس بندے پر راضی ہوتے ہیں جو کھانا کھا کر الحمدللہ کہے یا پانی پینے کے بعد الحمدللہ کہے۔

(مسلم)

الاکلۃ : ہمزہ کے فتح کے ساتھ اس سے صبح یا شام کا کھانا مراد لیا جاتا ہے۔

الْخَامِسُ وَالْعِشْرُوْنَ :۔

۱۴۱۔ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : « عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ » ، قَالَ : اَرَاَيْتَ اِنْ لَّمْ يَجِدْ ؟ قَالَ : « يَعْمَلُ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهٗ وَيَتَصَدَّقُ » ، قَالَ : اَرَاَيْتَ اِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ ؟ قَالَ : « يُعِيْنُ ذَا الْحَاجَةِ

پچیسویں حدیث :۔

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مسلمان پر صدقہ ہے اس نے عرض کیا فرمایئے اگر اس کو کچھ دستیاب نہ ہو فرمایا اپنے ہاتھوں سے کام کرے خود کو بھی فائدہ پہنچائے اور صدقہ بھی کرے اس نے عرض کیا فرمایئے اگر اس میں اس کی

الْمَلْهُوفَ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ؟ قَالَ «يَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ أَوِ الْخَيْرِ» قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ «يُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

طاقت نہ ہو فرمایا محتاج مصیبت زدہ کی مدد کرے عرض کیا فرمائیے اگر اس میں اس کی طاقت نہ ہو فرمایا امر بالمعروف کرے عرض کیا اگر نہ کر سکے فرمایا برائی سے باز رہے پس تحقیق یہ صدقہ ہے (بخاری، مسلم)

(۱۴)

بَابٌ فِي الْاِقْتِصَادِ فِي الطَّاعَةِ

اطاعت میں میانہ روی اختیار کرنے کے بیان میں

(۵۳) قَالَ اللهُ تَعَالَى «طٰهٰ مَا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقٰى»

(۵۴) وَقَالَ تَعَالَى «يُرِيدُ اللهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ»

ارشاد خداوندی ہے طٰہٰ اے محمد ہم نے تم پر قرآن اسلئے نازل نہیں کیا کہ تم مشقت میں پڑ جاؤ۔[1]

نیز فرمایا، خدا تمہارے حق میں آسانی چاہتا ہے اور سختی نہیں چاہتا[2]

۱۴۲ - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا امْرَأَةٌ قَالَ: مَنْ هٰذِهِ؟ قَالَتْ: هٰذِهِ فُلَانَةُ تَذْكُرُ مِنْ صَلَاتِهَا قَالَ: «مَهْ عَلَيْكُمْ بِمَا تُطِيقُونَ فَوَاللهِ لَا يَمَلُّ اللهُ حَتّٰى تَمَلُّوا» وَكَانَ أَحَبَّ الدِّينِ إِلَيْهِ مَا دَاوَمَ صَاحِبُهُ عَلَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

«وَمَهْ» كَلِمَةُ نَهْيٍ وَزَجْرٍ - وَمَعْنٰى «لَا يَمَلُّ اللهُ» لَا يَقْطَعُ ثَوَابَهُ عَنْكُمْ وَجَزَاءَ أَعْمَالِكُمْ وَيُعَامِلُكُمْ مُعَامَلَةَ الْمَالِّ حَتّٰى تَمَلُّوا فَتَتْرُكُوا فَيَنْبَغِي لَكُمْ أَنْ تَأْخُذُوا مَا تُطِيقُونَ الدَّوَامَ عَلَيْهِ لِيَدُومَ ثَوَابُهُ لَكُمْ وَفَضْلُهُ عَلَيْكُمْ.

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم ان کے پاس تشریف لائے (اس وقت) ان کے پاس ایک عورت تھی آپ نے پوچھا یہ کون ہے عائشہ نے کہا یہ فلاں عورت ہے اس کی نماز کا عام چرچا ہے آپ نے فرمایا ٹھہرو، اپنی طاقت کے مطابق (عبادت) کرو اللہ کی قسم اللہ کو تھکاوٹ نہیں ہوتی لیکن تم تھک جاؤ گے۔ آپ کو وہ عبادت زیادہ پسند تھی جس پر عبادت کرنے والا ہمیشگی اختیار کرے (بخاری، مسلم)

مہ، یہ کلمہ نہی اور زجر کا ہے اور لا یمل اللہ کا معنی ہے کہ اللہ اس کے ثواب کو تم سے منقطع نہیں کرتا اور تمہارے اعمال کے بدلے کو ختم کرتا ہے اور نہ ہی تم سے تھکاوٹ والے کی مثل معاملہ کرتا ہے یہاں تک کہ تم تھک جاؤ گے اور اس عمل کو چھوڑ دو گے پس تمہارے لئے یہ بات مناسب ہے کہ تم وہ عمل اختیار کرو جس پر ہمیشگی کر سکو تاکہ اس کا ثواب اور فضیلت تمہارے لئے ہمیشہ رہے

۱۴۳ - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ تین آدمی

[1] طٰہٰ (۱:۲) [2] البقرۃ (۱۸۵)

قَالَ جَآءَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ اِلٰى بُيُوْتِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلُوْنَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اُخْبِرُوْا كَاَنَّهُمْ تَقَالُّوْهَا وَقَالُوْا اَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ۔ قَالَ اَحَدُهُمْ: اَمَّا اَنَا فَاُصَلِّي اللَّيْلَ اَبَدًا وَقَالَ الْاٰخَرُ: وَاَنَا اَصُوْمُ الدَّهْرَ اَبَدًا - وَلَا اُفْطِرُ وَقَالَ الْاٰخَرُ: وَاَنَا اَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلَا اَتَزَوَّجُ اَبَدًا، فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ: اَنْتُمُ الَّذِيْنَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّي لَاَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَاَتْقَاكُمْ لَهٗ لٰكِنِّي اَصُوْمُ وَاُفْطِرُ وَاُصَلِّي وَاَرْقُدُ وَاَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات کے گھروں کی طرف آئے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کے بارے سوال کرتے تھے جب اُن کو آپ کی عبادت کے بارے بتایا گیا تو انہوں نے اس کو تھوڑا سمجھا اور دل میں خیال کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا مناسبت رکھتے ہیں آپ کے اگلے اور پچھلے تمام گناہ معاف ہو چکے ہیں ایک نے کہا کہ میں ہمیشہ رات بھر نماز پڑھتا رہوں گا دوسرے نے کہا کہ میں ہمیشہ روزے رکھوں گا اور افطار نہیں کروں گا تیسرے نے کہا میں عورتوں سے الگ تھلگ رہوں گا اور کبھی نکاح نہیں کروں گا چنانچہ رسول اللہ صلعم اُن کے پاس تشریف لائے اور فرمایا تم ہی وہ لوگ ہو جنہوں نے ایسی ایسی باتیں کہی ہیں خبردار اللہ کی قسم میں تم سے سب سے زیادہ اللہ سے ڈرتا ہوں اور تقویٰ اختیار کرتا ہوں لیکن میں روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں اور نماز بھی پڑھتا ہوں اور سو بھی جاتا ہوں اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں پس جو شخص میری سنت سے اعراض کرے وہ میری اُمت سے نہیں ہے[1]

(بخاری، مسلم)

۱۴۴۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُوْنَ» قَالَهَا ثَلَاثًا، رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اَلْمُتَنَطِّعُوْنَ: اَلْمُتَعَمِّقُوْنَ الْمُشَدِّدُوْنَ فِيْ غَيْرِ مَوْضِعِ التَّشْدِيْدِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلعم نے فرمایا تکلف کرنے والے تباہ و برباد ہو گئے آپ نے یہ کلمہ تین بار فرمایا۔

(مسلم)

المتعمقون: تکلف کرنے والے ایسی جگہ پر تشدد کرنے والے جہاں تشدد کرنے کا حکم نہیں ہے۔

۱۴۵۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ الدِّيْنَ يُسْرٌ وَلَنْ يُّشَادَّ الدِّيْنَ اَحَدٌ اِلَّا غَلَبَهٗ فَسَدِّدُوْا

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلعم نے فرمایا دین آسان ہے اور جو شخص دین میں تشدد اختیار کرتا ہے مغلوب ہو جاتا ہے پس سیدھا راستہ اختیار کرو اور میانہ روی اختیار

[1] بعض حضرات ... سے یہ ... ہے جو سنت کو معمولی سمجھتے ہوئے ترک کرتا ہے وہ تو اس وعید میں داخل ہے لیکن جو شخص کاہلی اور سستی کی وجہ ...

وَقَارِبُوْا وَأَبْشِرُوْا وَاسْتَعِيْنُوْا بِالْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَيْءٍ مِّنَ الدُّلْجَةِ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ - وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُ: «سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاغْدُوْا وَرُوْحُوْا وَشَيْءٌ مِّنَ الدُّلْجَةِ: اَلْقَصْدَ الْقَصْدَ تَبْلُغُوْا»

قَوْلُهُ «اَلدِّيْنُ» هُوَ مَرْفُوْعٌ عَلٰى مَا لَمْ يُسَمَّ فَاعِلُهُ - وَرُوِيَ مَنْصُوْبًا وَرُوِيَ: «لَنْ يُّشَادَّ الدِّيْنَ أَحَدٌ» وَقَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِلَّا غَلَبَهُ» اَلدِّيْنُ وَعَجَزَ ذٰلِكَ الْمُشَادُّ عَنْ مُقَاوَمَةِ الدِّيْنِ لِكَثْرَةِ طُرُقِهِ وَ«الْغَدْوَةُ»: سَيْرُ أَوَّلِ النَّهَارِ وَ«الرَّوْحَةُ» آخِرُ النَّهَارِ - وَ«الدُّلْجَةُ» آخِرُ اللَّيْلِ - وَهٰذَا اسْتِعَارَةٌ وَتَمْثِيْلٌ وَمَعْنَاهُ: اسْتَعِيْنُوْا عَلٰى طَاعَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِالْأَعْمَالِ فِيْ وَقْتِ نَشَاطِكُمْ وَفَرَاغِ قُلُوْبِكُمْ بِحَيْثُ تَسْتَلِذُّوْنَ الْعِبَادَةَ وَلَا تَسْأَمُوْنَ وَتَبْلُغُوْنَ مَقْصُوْدَكُمْ، كَمَا أَنَّ الْمُسَافِرَ الْحَاذِقَ يَسِيْرُ فِيْ هٰذِهِ الْأَوْقَاتِ وَيَسْتَرِيْحُ هُوَ وَدَابَّتُهُ فِيْ غَيْرِهَا فَيَصِلُ الْمَقْصُوْدَ بِغَيْرِ تَعَبٍ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ.

۱۴۶ - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ فَإِذَا حَبْلٌ مَّمْدُوْدٌ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ فَقَالَ: «مَا هٰذَا الْحَبْلُ؟» قَالُوْا: هٰذَا حَبْلٌ لِّزَيْنَبَ فَإِذَا فَتَرَتْ تَعَلَّقَتْ بِهِ - فَقَالَ

کرو۔ اور خوش ہو جاؤ۔ صبح اور شام کے وقت اور رات کے کچھ حصے میں عبادت کرنے پر مدد مانگو (بخاری) اور اس کی ایک روایت میں ہے سیدھے راہ پر چلو میانہ روی اختیار کرو صبح شام اور رات کے وقتوں میں مدد طلب کرو میانہ روی اختیار کرو میانہ روی اختیار کرو تم اپنا مقصد حاصل کر لو گے۔

«الدین» :- یہ لفظ معمول مالم یسم فاعلہ کی بنیاد پر مرفوع ہے اور منصوب بھی مروی ہے، اور نبی کریم صلعم کا ارشاد «الا غلبہ» یعنی دین اس پر غالب آجاتا ہے اور یہ تشدد کرنے والا انسان دین کا مقابلہ کرنے سے عاجز ہو جاتا ہے اس لئے کہ دین اسلام کے احکام بہت زیادہ ہیں الغدوۃ دن کے شروع کے حصے میں چلنا اور الروحۃ دن کے آخر کے حصے میں چلنا۔ الدلجۃ رات کے آخری حصے میں چلنا دراصل یہ ایک قسم کا استعارہ اور تمثیل ہے جس کا معنی یہ ہے کہ تم اپنے نشاط اور فارغ البالی کے اوقات میں اعمال ادا کرتے ہوئے اللہ کی عبادت پر مدد طلب کرو تاکہ تمہیں عبادت میں لذت نصیب ہو اور اکتاہٹ راہ نہ پائے اور تم اپنی منزل مقصود پر پہنچ جاؤ جیسا کہ سمجھدار مسافر ان وقتوں میں سفر کرتا ہے اور اپنے آپ کو اور اپنی سواری کو دوسرے اوقات میں آرام پہنچاتا ہے چنانچہ وہ منزل مقصود پر پہنچنے تک تھکاوٹ نہیں پاتا۔

واللہ اعلم۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو وہاں دو ستونوں کے درمیان ایک رسی بندھی ہوئی تھی آپ نے پوچھا یہ رسی کیسی ہے صحابہ نے عرض کیا یہ رسی حضرت زینبؓ نے باندھ رکھی ہے جب وہ عبادت کرتے کرتے تھک جاتی ہے تو رسی کیساتھ چمٹ جاتی ہے نبی کریم صلی اللہ

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "حُلُّوهُ لِيُصَلِّ أَحَدُكُمْ نَشَاطَهُ فَإِذَا فَتَرَ فَلْيَرْقُدْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

علیہ وسلم نے فرمایا اسے کھول دو تم نشاط کے وقت نماز پڑھو جب تھکاوٹ ہو جائے تو آرام کرو۔

(بخاری، مسلم)

۱۴۷۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَرْقُدْ حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَإِنَّهُ إِذَا صَلَّى وَهُوَ نَاعِسٌ لَا يَدْرِي لَعَلَّهُ يَذْهَبُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کو نماز پڑھتے ہوئے اُونگھ آنے لگے تو سو جاؤ حتٰی کہ نیند ختم ہو جائے اس لیے کہ جو شخص اُونگھتا ہوا نماز پڑھتا ہے نہیں جانتا کہ شاید استغفار کرنے کی بجائے اپنے آپ کو گالیاں دینے لگے۔

(بخاری، مسلم)

۱۴۸۔ وَعَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنْتُ أُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَوَاتِ فَكَانَتْ صَلَاتُهُ قَصْدًا وَخُطْبَتُهُ قَصْدًا، رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قَوْلُهُ: "قَصْدًا": أَيْ بَيْنَ الطُّوْلِ وَالْقِصَرِ.

حضرت جابر بن سمرۃؓ سے روایت ہے۔ اس نے کہا کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نمازیں پڑھا کرتا تھا چنانچہ آپ کی نماز اور آپ کا خطبہ درمیانہ ہوتا

(مسلم)

قصداً: یعنی لمبائی اور اختصار کی کیفیت کا نام ہے۔

۱۴۹۔ وَعَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ وَهْبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلْمَانَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ فَزَارَ سَلْمَانُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَرَأَى أُمَّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَذِّلَةً فَقَالَ: مَا شَأْنُكِ؟ قَالَتْ: أَخُوكَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا فَجَاءَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا فَقَالَ لَهُ: كُلْ فَإِنِّي صَائِمٌ قَالَ: مَا أَنَا بِآكِلٍ حَتّٰى تَأْكُلَ فَأَكَلَ فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ ذَهَبَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُومُ فَقَالَ: نَمْ فَنَامَ ثُمَّ ذَهَبَ

حضرت وہب بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سلمانؓ اور ابو الدرداءؓ کو ایک دوسرے کا بھائی بنایا چنانچہ سلمان نے ابو الدرداء کی ملاقات کی اس نے دیکھا کہ ام الدرداء نے مبتذل لباس پہن رکھا ہے سلمان نے پوچھا کیا بات ہے اس نے جواب دیا تیرے بھائی ابو الدرداء کو دنیا کی کچھ حاجت نہیں ہے پس ابو الدرداء آیا اس نے سلمان کیلئے کھانا تیار کیا اور کہا آپ کھائیے میں روزے سے ہوں سلمان نے کہا جب تک تو نہ کھائے میں نہیں کھاؤں گا چنانچہ اس نے کھایا جب رات ہوئی ابو الدرداء قیام کے لئے کھڑا ہوا سلمان نے اس سے کہا سو جا

يَقُوْمُ فَقَالَ لَهُ نَمْ فَلَمَّا كَانَ آخِرُ اللَّيْلِ قَالَ سَلْمَانُ: قُمِ الْآنَ فَصَلَّيَا جَمِيْعًا فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ: إِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَلِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، فَأَعْطِ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «صَدَقَ سَلْمَانُ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۵۰- وَعَنْ أَبِيْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أُخْبِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَقُوْلُ: وَاللّٰهِ لَأَصُوْمَنَّ النَّهَارَ، وَلَأَقُوْمَنَّ اللَّيْلَ مَا عِشْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْتَ الَّذِيْ تَقُوْلُ ذٰلِكَ؟ فَقُلْتُ لَهُ: قَدْ قُلْتُهُ بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: فَإِنَّكَ لَا تَسْتَطِيْعُ ذٰلِكَ فَصُمْ وَأَفْطِرْ، وَنَمْ وَقُمْ، وَصُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا وَذٰلِكَ مِثْلُ صِيَامِ الدَّهْرِ. قُلْتُ: فَإِنِّيْ أُطِيْقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ: فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمَيْنِ قُلْتُ: فَإِنِّيْ أُطِيْقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ: فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا فَذٰلِكَ صِيَامُ دَاوُدَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَعْدَلُ الصِّيَامِ وَفِيْ رِوَايَةٍ: «هُوَ أَفْضَلُ الصِّيَامِ» فَقُلْتُ: فَإِنِّيْ أُطِيْقُ أَفْضَلَ مِنْ

سو گیا (کچھ دیر ٹھہر کر) پھر قیام کے لئے کھڑا ہوا سلمان نے کہا سو جا (وہ سو گیا) جب رات کا آخری حصہ ہوا تو سلمان نے کہا۔ اب اٹھو دونوں نے نماز پڑھی سلمان نے اس سے کہا بے شک تیرے پروردگار کا تجھ پر حق ہے تیرے نفس کا تجھ پر حق ہے تیرے گھر والوں کا تجھ پر حق ہے ہر حقدار کو اس کا حق دیجئے پس وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس کا آپ کے پاس ذکر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلمان نے سچ کہا بخاری

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے اس نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا کہ میں کہتا ہوں کہ میں جب تک زندہ رہوں گا۔ دن کو روزہ رکھوں گا اور رات کو قیام کروں گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو یہ بات کہتا ہے میں نے کہا ہاں میرے ماں باپ پر قربان ہوں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کہ تجھ میں اسکی طاقت نہیں ہے پس تو روزہ بھی رکھ۔ اور افطار بھی کر۔ اور سو یا بھی کر اور قیام بھی کر اور مہینہ میں تین روزے رکھ اس لئے کہ ایک نیکی کا ثواب دس گنا ہوتا ہے اور اس طرح جیسا کہ زمانہ بھر کے روزے رکھے گئے میں نے عرض کیا مجھ میں اس سے زیادہ کی طاقت ہے فرمایا پھر تو ایک دن روزہ رکھ۔ اور دو دن افطار کر میں نے عرض کیا کہ مجھے اس سے بھی زیادہ کی طاقت ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ایک دن روزہ رکھ۔ اور ایک دن افطار کر یہ داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں اور یہ روزے بہترین ہیں ایک روایت میں ہے کہ وہ افضل روزے ہیں میں نے کہا کہ مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے حضور نبی کریم نے فرمایا اس سے بہتر کوئی صورت نہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی فرماتے ہیں۔ کہ میں تین دنوں کے روزوں کو قبول کر لیتا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا مجھے اپنے مال اور اپنے اہل خانہ سے بھی زیادہ محبوب ہے ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا کیا

ذٰلِكَ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ
وَلَأَنْ أَكُونَ قَبِلْتُ الثَّلَاثَةَ
الْأَيَّامَ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ
مِنْ أَهْلِي وَمَالِي»، وَفِي رِوَايَةٍ
أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُومُ النَّهَارَ وَ
تَقُومُ اللَّيْلَ؟ قُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ
اللّٰهِ قَالَ: فَلَا تَفْعَلْ: صُمْ وَ
أَفْطِرْ، وَنَمْ وَقُمْ فَإِنَّ لِجَسَدِكَ
عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِعَيْنَيْكَ عَلَيْكَ
حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَ
إِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ
بِحَسْبِكَ أَنْ تَصُومَ فِي كُلِّ شَهْرٍ
ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ لَكَ بِكُلِّ حَسَنَةٍ
عَشْرَ أَمْثَالِهَا فَإِذَنْ ذٰلِكَ صِيَامُ
الدَّهْرِ»، فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ
قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَجِدُ
قُوَّةً قَالَ: صُمْ صِيَامَ نَبِيِّ اللّٰهِ
دَاوُدَ وَلَا تَزِدْ عَلَيْهِ»، قُلْتُ: وَ
مَا كَانَ صِيَامُ دَاوُدَ؟ قَالَ: نِصْفَ
الدَّهْرِ»، فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَقُولُ بَعْدَ
مَا كَبِرَ يَا لَيْتَنِي قَبِلْتُ رُخْصَةَ رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَفِي
رِوَايَةٍ: «أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُومُ
الدَّهْرَ، وَتَقْرَأُ الْقُرْآنَ كُلَّ لَيْلَةٍ
فَقُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَلَمْ أُرِدْ
بِذٰلِكَ إِلَّا الْخَيْرَ قَالَ: فَصُمْ صَوْمَ
نَبِيِّ اللّٰهِ دَاوُدَ، فَإِنَّهُ كَانَ أَعْبَدَ

مجھے بتایا نہیں گیا کہ تو دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات کو قیام کرتا ہے میں نے عرض کیا۔ ہاں یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا ایسا نہ کر۔ روزہ رکھ۔ افطار کر اور سو بھی جایا کر۔ اور قیام بھی کر۔ اس لئے تیرے بدن کا تجھ پر حق ہے۔ تیری آنکھ کا اور تیری بیوی کا تجھ پر حق ہے تیرے مہمان کا تجھ پر حق ہے تجھے صرف اتنا کافی ہے تو ہر ماہ میں تین دن روزہ رکھا کرے۔ بس تجھے ہر نیکی کے بدلہ دس گنا ثواب ملے گا اس صورت میں یہ زمانہ بھر کے روزے ہو گئے لیکن میں نے تشدد کو اختیار کیا اور مجھ پر تشدد کیا گیا۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ۔ میں اس کی قوت پاتا ہوں۔ آپ نے فرمایا اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام کی طرح روزے رکھ اور اس سے زیادتی نہ کر۔ میں نے عرض کیا۔ داؤد نبی کے روزے کیسے تھے آپ نے فرمایا نصف زمانہ یعنی ایک دن روزہ ایک دن افطار۔ پس عبداللہ بن عمرو بن عاص بڑھاپے کے بعد کہا کرتے تھے۔ اے کاش۔ کہ میں نبی کریم کی رخصت قبول کر لیتا اور ایک روایت میں ہے کیا مجھے نہیں بتایا گیا کہ تو ہمیشہ روزہ رکھتا ہے۔ اور رات بھر قرآن پڑھتا ہے میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ لیکن میرا ارادہ اس سے نیک ہے آپ فرماتے ہیں۔ تو پھر داؤد علیہ السلام نبی کے مثل روزہ رکھو اس لئے کہ وہ تمام لوگوں سے زیادہ عبادت گزار تھا اور ہر ماہ میں ایک بار قرآن پڑھا اور ختم کیا کرو۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے۔ آپ نے فرمایا۔ تو پھر بیس دن میں قرآن مجید ختم کیا کرو۔ میں نے عرض کیا۔ اے اللہ کے نبی میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا دس دن میں ختم کیا کرو۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ۔ میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ ہر ہفتہ میں ختم کیا کرو۔ اور اس سے زیادہ مت کرو۔ لیکن میں نے تشدد کیا پس مجھ پر تشدد کیا گیا۔ اور مجھے حضور نبی کریم نے فرمایا کہ تو نہیں جانتا۔ شاید تیری عمر دراز ہو جائے عبد اللہ بن عمرو بن عاص نے ذکر کیا کہ میں اسی طرح ہو گیا ہوں جیسا کہ میرے لئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا پس

النَّاسِ، وَاقْرَءِ الْقُرْآنَ فِيْ كُلِّ شَهْرٍ
قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنِّيْ أُطِيْقُ أَفْضَلَ
مِنْ ذٰلِكَ؟ قَالَ: فَاقْرَأْهُ فِيْ كُلِّ
عِشْرِيْنَ» قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنِّيْ أُطِيْقُ
أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ؟ قَالَ: فَاقْرَأْهُ فِيْ
كُلِّ عَشْرٍ» قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنِّيْ أُطِيْقُ
أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ؟ قَالَ: فَاقْرَأْهُ فِيْ
كُلِّ سَبْعٍ وَلَا تَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ» فَشَدَّدْتُ
فَشُدِّدَ عَلَيَّ وَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّكَ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّكَ
يَطُوْلُ بِكَ عُمُرٌ» قَالَ: فَصِرْتُ
إِلَى الَّذِيْ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ. فَلَمَّا كَبِرْتُ وَدِدْتُ أَنِّيْ كُنْتُ
قَبِلْتُ رُخْصَةَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَفِيْ رِوَايَةٍ «وَإِنَّ
لِوَلَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا» وَفِيْ رِوَايَةٍ:
«لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ» ثَلَاثًا. وَ
فِيْ رِوَايَةٍ «أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى
صِيَامُ دَاوُدَ وَأَحَبُّ الصَّلٰوةِ إِلَى اللّٰهِ
تَعَالٰى صَلٰوةُ دَاوُدَ: كَانَ يَنَامُ نِصْفَ
اللَّيْلِ وَيَقُوْمُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ
وَكَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا، وَ
لَا يَفِرُّ إِذَا لَاقٰى» وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ:
أَنْكَحَنِيْ أَبِيْ امْرَأَةً ذَاتَ حَسَبٍ وَكَانَ
يَتَعَاهَدُ كَنَّتَهُ ـ أَيْ امْرَأَةَ وَلَدِهٖ ـ
فَيَسْأَلُهَا عَنْ بَعْلِهَا فَتَقُوْلُ لَهٗ: نِعْمَ
الرَّجُلُ مِنْ رَجُلٍ لَمْ يَطَأْ لَنَا فِرَاشًا
وَلَمْ يُفَتِّشْ لَنَا كَنَفًا مُنْذُ أَتَيْنَاهُ. فَلَمَّا
طَالَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ ذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى

جب میں بوڑھا ہو گیا۔ تو مجھے پسند ہے کہ میں آپ
کی رخصت کو قبول کر لیتا اور ایک روایت میں ہے
کہ تیری اولاد کا تجھ پر حق ہے اور ایک روایت میں
ہے تین دفعہ آپ نے فرمایا اس آدمی کا روزہ
نہیں جو ہمیشہ روزہ رکھے۔ اور ایک روایت میں ہے
کہ داؤد علیہ السلام کے روزے اللہ کے ہاں تمام
روزوں سے زیادہ محبوب ہیں اور داؤد علیہ السلام
کی نماز اللہ پاک کو تمام نمازوں سے زیادہ محبوب
ہے داؤد علیہ السلام نصف رات سویا کرتے تھے
اور رات کے تیسرے حصہ کا قیام فرماتے۔ اور چھٹا
حصہ سو جاتے ایک دن روزہ رکھا کرتے۔ اور ایک
دن افطار کرتے اور جب دشمن سے مقابلہ ہوتا۔ تو
بھاگتے نہیں تھے۔ اور ایک روایت میں ہے عبد
اللہ بن عمرو بن عاص نے بیان کیا۔ کہ میرے باپ
نے ایک شریف عورت سے میرا نکاح کروا دیا۔
میرے باپ اپنی بہو کا خیال رکھتے۔ اور اس سے
اس کے خاوند کا حال پوچھتے وہ عورت اس
کو جواب دیتی۔ کہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص بہت اچھا
آدمی ہے لیکن اس نے ہمارے بچھونے پر کبھی
پاؤں نہیں رکھا۔ اور جب سے ہم اس کے پاس
آئے ہیں۔ ہماری ضرورت کا پتہ نہیں کیا ہے جب
اس حالت پر کچھ عرصہ گزر گیا تو اس نے نبی کریم
کی خدمت عالیہ میں اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا
اس کو میرے ساتھ ملاقات کرواؤ۔ عبد اللہ بن
عمرو بن عاص بیان کرتے ہیں۔ کہ میں اس کے بعد
آپ کو ملا آپ نے فرمایا کہ تو روزہ کس طرح
رکھتا ہے میں نے کہا۔ روزانہ آپ نے فرمایا
تو قرآن پاک کیسے ختم کرتا ہے۔ میں نے عرض
کیا ہر رات۔ اور تمام حالات کا تذکرہ کیا جس کا

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ: «اِقْرَأْ بِہٖ» فَلَقِیْتُہٗ بَعْدُ فَقَالَ: «کَیْفَ تَصُوْمُ؟» قُلْتُ: کُلَّ یَوْمٍ قَالَ: «وَکَیْفَ تَخْتِمُ؟» قُلْتُ: کُلَّ لَیْلَۃٍ وَ ذَکَرَ نَحْوَ مَا سَبَقَ. وَکَانَ یَقْرَأُ عَلٰی بَعْضِ اَھْلِہِ السُّبُعَ الَّذِیْ یَقْرَؤُہٗ یَعْرِضُہٗ مِنَ النَّھَارِ لِیَکُوْنَ اَخَفَّ عَلَیْہِ بِاللَّیْلِ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ یَّتَقَوّٰی اَفْطَرَ اَیَّامًا وَاَحْصٰی وَصَامَ مِثْلَھُنَّ کَرَاھِیَۃَ اَنْ یَّتْرُکَ شَیْئًا فَارَقَ عَلَیْہِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ. کُلُّ ھٰذِہِ الرِّوَایَاتُ صَحِیْحَۃٌ مُعْظَمُھَا فِی الصَّحِیْحَیْنِ وَقَلِیْلٌ مِّنْھَا فِیْ اَحَدِھِمَا.

۱۵۱- وَعَنْ اَبِیْ رِبْعِیٍّ حَنْظَلَۃَ بْنِ الرَّبِیْعِ الْاُسَیْدِیِّ الْکَاتِبِ اَحَدِ کُتَّابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَقِیَنِیْ اَبُوْبَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَقَالَ: کَیْفَ اَنْتَ یَا حَنْظَلَۃُ؟ قُلْتُ: نَافَقَ حَنْظَلَۃُ! قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰہِ مَا تَقُوْلُ؟ قُلْتُ: نَکُوْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُذَکِّرُنَا بِالْجَنَّۃِ وَالنَّارِ کَاَنَّا رَاْیُ عَیْنٍ فَاِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالْاَوْلَادَ وَالضَّیْعَاتِ نَسِیْنَا کَثِیْرًا قَالَ اَبُوْبَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ: فَوَاللّٰہِ اِنَّا لَنَلْقٰی مِثْلَ ھٰذَا، فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَاَبُوْبَکْرٍ حَتّٰی دَخَلْنَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ

ذکر پہلے گزر چکا ہے۔ اور وہ اپنے اہل خانہ کے کسی فرد کو وہ منزل سناتا تھا جس کو اس نے رات کو پڑھنا ہوتا تھا۔ تاکہ رات کو پڑھنا آسان ہوجائے اور جب قوت حاصل کرنے کا ارادہ کرتا۔ تو کئی دن روزہ نہ رکھتا۔ لیکن افطار کے دنوں کو گنتا رہتا اور اسی قدر روزے رکھتا اس بات کو ناپسند کرتا۔ کہ وہ ایسی چیز کو ترک کرے۔ جس پر وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے جدا ہوا۔ یہ تمام روایات صحیح ہیں ان میں سے اکثر روایات بخاری مسلم کی ہیں اور کچھ روایات صرف بخاری شریف یا صرف مسلم میں ہیں۔

حضرت حنظلہؓ بن ربیع اسیدی کاتب سے روایت ہے۔ جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کاتبوں میں سے تھا کہا اس نے۔ مجھے حضرت ابوبکرؓ صدیق ملے اور پوچھا کہ اے حنظلہ تیرا کیا حال ہے۔ میں نے کہا۔ حنظلہ تو منافق ہوگیا ابوبکر نے فرمایا۔ سبحان اللہ تعجب ہے۔ تو کیسے بات کہہ رہا ہے۔ میں نے کہا۔ کہ جب ہم حضور پاک کے پاس بیٹھے ہیں آپ ہمیں جنت اور جہنم کا ذکر سناتے ہیں۔ تو گویا۔ ہم آنکھوں سے تمام حال کو دیکھ رہے ہوتے ہیں لیکن جب ہم رسول اللہ کے پاس سے نکلتے ہیں بیویوں اولاد اور جاگیروں میں مشغول ہوتے ہیں تو ہم بہت سی باتیں بھول جاتے ہیں حضرت ابوبکر فرماتے ہیں اللہ کی قسم۔ ہم بھی تو یہی کیفیت پاتے ہیں۔ پس میں اور ابوبکرؓ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ۔ حنظلہ منافق ہوگیا آپ

نَافَقَ حَنْظَلَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ : فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَمَا ذَاكَ ؟» قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَكُونُ عِنْدَكَ تُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَأَنَّا رَأْيَ الْعَيْنِ فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِينَا كَثِيرًا . فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ أَنْ لَوْ تَدُومُونَ عَلَى مَا تَكُونُونَ عِنْدِي وَفِي الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلَى فُرُشِكُمْ وَفِي طُرُقِكُمْ وَلَكِنْ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَسَاعَةً» ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

قَوْلُهُ «رِبْعِيٌّ» بِكَسْرِ الرَّاءِ «وَالْأُسَيْدِيُّ» بِضَمِّ الْهَمْزَةِ وَفَتْحِ السِّينِ وَبَعْدَهَا يَاءٌ مُشَدَّدَةٌ مَكْسُورَةٌ وَقَوْلُهُ : «عَافَسْنَا» هُوَ بِالْعَيْنِ وَالسِّينِ الْمُهْمَلَتَيْنِ : أَيْ عَالَجْنَا وَلَاعَبْنَا «وَالضَّيْعَاتُ» الْمَعَايِشُ .

۱۵۲ - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ فَسَأَلَ عَنْهُ فَقَالُوا : أَبُو إِسْرَائِيلَ نَذَرَ أَنْ يَقُومَ فِي الشَّمْسِ وَلَا يَقْعُدَ وَلَا يَسْتَظِلَّ وَلَا يَتَكَلَّمَ وَيَصُومَ . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «مُرُوهُ فَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَقْعُدْ وَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

فرماتے ہیں کس لیے؟ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ہم آپ کے پاس ہوتے ہیں۔ آپ ہمیں جنت اور جہنم کا ذکر سناتے ہیں۔ گویا کہ ہم تمام حال آنکھوں سے دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ لیکن جب آپ کی مجلس سے باہر نکلتے ہیں۔ بیوی بچوں اور اپنے مال میں مشغول ہوتے ہیں۔ تو ہم بہت کچھ بھول جاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اگر تم ہمیشہ اسی حالت پر رہو جو حالت تمہاری میرے پاس تھی۔ اور اللہ کے ذکر میں مصروف رہو تو فرشتے تم سے تمہارے بستروں پر اور تمہارے راستوں میں تم سے مصافحہ کریں۔ لیکن حنظلہ کوئی وقت کیسا ہوتا ہے کوئی وقت کیسا اس بات کو آپ نے تین بار دہرایا (مسلم)

"ربعی" راء کے کسرہ کے ساتھ ہے۔

"اسیدی" ہمزہ کے پیش اور سین کے فتح اس کے بعد یاء مشددہ مکسورہ ہے اور "عافسنا" یہ لفظ عین سین مہملہ کے ساتھ ہے۔ یعنی ہم مشغول ہوئے اور کھیلے۔ "الضیعات" معیشت کے ذرائع کو کہتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا۔ کہ ایک دفعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے۔ تو ایک آدمی کھڑا تھا۔ آپ نے اس کے متعلق سوال کیا۔ لوگوں نے عرض کیا۔ کہ اس کو ابو اسرائیل کہتے ہیں اس نے نذر مان رکھی ہے۔ کہ دھوپ میں کھڑا رہے گا۔ نہ بیٹھے گا۔ نہ سایہ میں آئے گا۔ نہ کسی سے بات کرے گا۔ اور ہمیشہ روزہ رکھے گا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے کہو کلام بھی کرے سائے میں بیٹھے۔ اور اپنا روزہ پورا کرے۔ (بخاری)

(۱۵)

بَابٌ فِي الْمُحَافَظَةِ عَلَى الْأَعْمَالِ — اعمال کی محافظت کرنے کا بیان

(۵۵) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِيْنَ آمَنُوْا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ أُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ.

ارشاد خداوندی ہے: کیا ابھی تک مومنوں کے لئے اس کا وقت نہیں آیا کہ خدا کی یاد کرنے کے وقت اور قرآن جو خدائے برحق کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ اسکے سننے کے وقت ان کے دل نرم ہو جائیں اور وہ ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جن کو ان سے پہلے کتابیں دی گئی تھیں۔ پھر ان پر زمان طویل ہو گیا تو انکے دل سخت ہو گئے[1]

(۵۶) وَقَالَ تَعَالٰى : وَقَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَآتَيْنَاهُ الْإِنْجِيْلَ وَجَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَأْفَةً وَّرَحْمَةً وَّرَهْبَانِيَّةَ نِ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ إِلَّا ابْتِغَاءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ،،

نیز فرمایا اور انکے پیچھے مریم کے بیٹے عیسیٰ کو بھیجا اور انکو انجیل عنایت کی اور جن لوگوں نے انکی پیروی کی انکے دلوں میں شفقت اور مہربانی ڈال دی۔ اور لذات سے کنارہ کشی کی تو انہوں نے خود ایک نئی بات نکال لی۔ ہم نے ان کو اس کا حکم نہیں دیا تھا مگر انہوں نے اپنے خیال میں خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے آپ ہی ایسا کر لیا تھا۔ پھر جیسا اس کو نباہنا چاہیے تھا نباہ بھی نہ سکے[2]

(۵۷) وَقَالَ تَعَالٰى : وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ أَنْكَاثًا ،،

نیز فرمایا۔ اور اس عورت کی طرح نہ ہونا جس نے محنت سے سوت کاتا پھر اس کو توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا[3]

(۵۸) وَقَالَ تَعَالٰى وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ◆

نیز فرمایا۔ اور اپنے پروردگار کی عبادت کئے جاؤ یہاں تک کہ تمہاری موت کا وقت آ جائے[4]

۱۵۳ - وَأَمَّا الْأَحَادِيْثُ فَمِنْهَا حَدِيْثُ عَائِشَةَ ،، وَكَانَ أَحَبُّ الدِّيْنِ إِلَيْهِ مَا دَاوَمَ صَاحِبُهُ عَلَيْهِ ،، وَقَدْ سَبَقَ فِي الْبَابِ قَبْلَهُ ◆

احادیث: حضرت عائشہ فرماتی ہیں۔ اللہ پاک کو پسندیدہ ہے وہ کام جس پر مداومت ہو اس سے پہلے باب میں گزر چکی ہے

[1] الحدید (۱۶) [2] الحدید (۲۷) [3] النحل (۹۲) [4] الحجر (۹۹)

۱۵۴- وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ مِنَ اللَّيْلِ أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَقَرَأَهُ مَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهُ كَأَنَّمَا قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا رات کا وظیفہ چھوڑ کر سوگیا یا اس کا کچھ حصہ رہ جائے۔ اگر وہ اسے فجر اور ظہر کی نماز کے درمیان ادا کرے اس کے نامۂ اعمال میں لکھا جاتا ہے گویا کہ اس نے رات کو ہی پڑھا

(مسلم)

۱۵۵- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا عَبْدَ اللّٰهِ لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُومُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے اس نے کہا مجھ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عبداللہ فلاں انسان کی مثل نہ بن جانا جو رات کو قیام کیا کرتا تھا پھر اس نے قیام کرنا چھوڑ دیا

(بخاری و مسلم)

۱۵۶- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَاتَتْهُ الصَّلٰوةُ مِنَ اللَّيْلِ مِنْ وَجَعٍ أَوْ غَيْرِهِ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب بیماری وغیرہ کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز فوت ہو جاتی تو دن کو بارہ رکعات پڑھتے

(مسلم)

۱۶

بَابٌ فِي الْأَمْرِ بِالْمُحَافَظَةِ عَلَى السُّنَّةِ وَآدَابِهَا

سنت اور آداب سنت پر محافظت کے حکم کے بیان میں

(۵۹) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا﴾[1]

ارشاد خداوندی ہے۔ "جو چیز تم کو پیغمبر دیں وہ لے لو اور جس سے منع کریں (اس سے) باز رہو"

[1] الحشر (۷)

(۶۰) وَقَالَ تَعَالٰی : وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى - إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى "

نیز فرمایا:- اور نہ پیغمبر خواہش نفس سے منہ سے بات نکالتے ہیں یہ (قرآن) تو حکم خدا ہے جو ان کی طرف بھیجا جاتا ہے [1]

(۶۱) وَقَالَ تَعَالٰی : قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ "

نیز فرمایا:- (اے پیغمبر لوگوں سے) کہہ دو کہ اگر تم خدا کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو خدا بھی تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا۔

(۶۲) وَقَالَ تَعَالٰی : لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ "

نیز فرمایا:- تم کو پیغمبر خدا کی پیروی کرنی بہتر ہے یعنی اس شخص کو جسے خدا (سے ملنے) اور روز قیامت (کے آنے) کی امید ہو [2]

(۶۳) وَقَالَ تَعَالٰی : فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْ أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا "

نیز فرمایا: تمہارے پروردگار کی قسم یہ لوگ جب تک اپنے تنازعات میں تمہیں منصف نہ بنائیں اور جو فیصلہ تم کرو اس سے اپنے دل میں تنگ نہ ہوں بلکہ اس کو خوشی سے مان لیں تب تک مؤمن نہیں ہوں گے [3]

(۶۴) وَقَالَ تَعَالٰی : فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ إِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ " قَالَ الْعُلَمَاءُ : مَعْنَاهُ إِلَى الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ -

نیز فرمایا:- تم میں اختلاف واقع ہو تو اگر خدا اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اس میں خدا اور اس کے رسول (کے حکم) کی طرف رجوع کرو [4] علماء نے بیان کیا اللہ اور اس کے رسول کی طرف رجوع کرنے کا مطلب یہ ہے کہ مختلف فیہ امر کو کتاب و سنت سے معلوم کرو۔

(۶۵) وَقَالَ تَعَالٰی : " مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ "

نیز فرمایا: جو شخص رسول کی فرمانبرداری کرے گا تو بے شک اس نے خدا کی فرمانبرداری کی [5]

(۶۶) وَقَالَ تَعَالٰی : " وَإِنَّكَ لَتَهْدِيْ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ - صِرَاطِ اللّٰهِ "

نیز فرمایا:- اور بے شک (اے محمد) تم سیدھا راستہ دکھاتے ہو یعنی خدا کا راستہ [6]

[1] النجم (۳-۴) [2] آل عمران (۳۱) [3] الاحزاب (۲۱) [4] النساء (۶۵) [5] النساء (۵۹)
[6] النساء (۸۰) [7] الشوریٰ (۵۲-۵۳)

(۶۷) وَقَالَ تَعَالَى: ﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾[1]

(۶۸) وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلَى فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَالْحِكْمَةِ﴾[2] وَالْآيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ.

وَأَمَّا الْأَحَادِيثُ فَالْأَوَّلُ:-

۱۵۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ”دَعُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ، إِنَّمَا أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَثْرَةُ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافُهُمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ- فَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوهُ وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِأَمْرٍ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ-

الثَّانِي:-

۱۵۸- عَنْ أَبِي نَجِيحٍ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ”وَعَظَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْعِظَةً بَلِيغَةً وَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ وَذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَأَنَّهَا مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَأَوْصِنَا- قَالَ: أُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ تَأَمَّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ، وَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ

نیز فرمایا:۔ تو جو لوگ ان کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں ان کو ڈرنا چاہیے کہ (ایسا نہ ہو کہ) ان پر کوئی آفت پڑ جائے یا تکلیف دینے والا عذاب نازل ہو۔

نیز فرمایا:۔ اور تمہارے گھروں میں جو خدا کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں اور حکمت (کی باتیں) سنائی جاتی ہیں ان کو یاد کرتی رہو چونکہ اس مضمون کی آیات کثرت کے ساتھ موجود ہیں چند احادیث ملاحظہ فرمائیں

پہلی حدیث:۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک میں تمہیں چھوڑے رکھوں (اور کوئی بات نہ کہوں) تم بھی مجھے چھوڑ رکھو اس لئے کہ تم سے پہلے لوگ بوجہ زیادہ سوالات کرنے اور انبیاء (علیہم الصلوٰۃ کی تعلیم) سے اختلاف رکھنے کی بنا پر تباہ و برباد ہو گئے پس جب میں تمہیں کسی کام سے روکوں تو اس سے احتراز کرو اور جب کسی کام کے کرنے کا حکم دوں تو طاقت کے مطابق اس پر عمل کرو۔ (بخاری و مسلم)

دوسری حدیث:۔

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں اس نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں پر اثر وعظ فرمایا ہمارے دل خوف زدہ ہو گئے اور آنکھیں اشکبار ہو گئیں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ تو گویا الوداعی وعظ معلوم ہو رہا ہے ہمیں وصیت فرمائیں آپ نے فرمایا میں تمہیں اللہ کے خوف اور سمع و اطاعت کی تاکید کرتا ہوں اگرچہ تم پر کوئی حبشی غلام امیر بنا دیا جائے اور جو شخص تم سے میرے بعد زندہ رہا وہ بہت بڑے اختلاف سے دوچار ہو گا پس تمہارے لئے ضروری ہے کہ تم میری سنت اور ہدایت یافتہ

[1] النور (۶۳) [2] الاحزاب (۳۴)

الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ عَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ، وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُوْرِ فَإِنَّ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ» رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

«النَّوَاجِذُ» بِالذَّالِ الْمُعْجَمَةِ الْأَنْيَابُ وَقِيْلَ الْأَضْرَاسُ۔

خلفاء راشدین کی سنت (کو اختیار کرو) اس کو دانتوں سے مضبوطی کے ساتھ پکڑے رکھو اور دین میں نئی باتیں داخل کرنے سے بچو اس لئے کہ ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے (ابوداؤد، ترمذی) اس نے کہا حدیث حسن صحیح ہے۔[1]

"النواجذ": ذال معجمہ کے ساتھ دانتوں پر بولے جاتے ہیں بعض نے کہا اس کا معنی داڑھیں ہیں۔

الثَّالِثُ:۔

۱۵۹۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ «كُلُّ أُمَّتِيْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبٰى» قِيْلَ: وَمَنْ يَأْبٰى يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ مَنْ أَطَاعَنِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ أَبٰى» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

تیسری حدیث:۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے تمام لوگ جنت میں داخل ہوں گے مگر جس نے انکار کیا۔ پوچھا گیا۔ یارسول اللہ وہ کون شخص ہے جو انکار کرتا ہے فرمایا جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کیا (بخاری)

الرَّابِعُ:۔

۱۶۰۔ عَنْ أَبِيْ مُسْلِمٍ وَقِيْلَ أَبِيْ إِيَاسٍ سَلَمَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَكَلَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِمَالِهِ فَقَالَ: «كُلْ بِيَمِيْنِكَ» قَالَ: لَا أَسْتَطِيْعُ قَالَ «لَا اسْتَطَعْتَ» مَا مَنَعَهُ إِلَّا الْكِبْرُ فَمَا رَفَعَهَا إِلٰى فِيْهِ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

چوتھی حدیث:۔

حضرت سلمہ بن عمرو بن اکوعؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بائیں ہاتھ سے کھانا کھایا آپ نے فرمایا دائیں ہاتھ کے ساتھ کھانا کھائیے اس نے کہا مجھ میں طاقت نہیں ہے آپ نے فرمایا (خدا کرے) تجھے اس کی توفیق نہ ملے اس کام کی تعمیل میں اس کو صرف تکبر مانع ہوا چنانچہ وہ اس کے بعد اپنا دایاں ہاتھ منہ کی طرف نہ اٹھا سکا (مسلم)

الْخَامِسُ:۔

۱۶۱۔ عَنْ أَبِيْ عَبْدِ اللهِ النُّعْمَانِ ابْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ أَوْ

پانچویں حدیث:۔

حضرت نعمان بن بشیرؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے۔ تم اپنی صفوں کو (نماز میں) برابر کرو۔ یا پھر اللہ پاک تمہارے دلوں میں مخالفت ڈال دے گا (بخاری)

لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّيْ صُفُوْفَنَا حَتّٰى كَأَنَّمَا يُسَوِّيْ بِهَا الْقِدَاحَ حَتّٰى إِذَا رَأٰى أَنَّا قَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ ثُمَّ خَرَجَ يَوْمًا فَقَامَ حَتّٰى كَادَ أَنْ يُكَبِّرَ فَرَأٰى رَجُلًا بَادِيًا صَدْرُهُ فَقَالَ "عِبَادَ اللّٰهِ لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ"۔

مسلم ہی کی ایک روایت میں ہے کہ حضور نبی کریم ہماری صفوں کو ایسا برابر فرماتے۔ گویا کہ ان سے ساتھ تیروں کو برابر کر رہے ہیں۔ حتیٰ کہ آپ کو یقین ہوگیا کہ ہم نے آپ سے اس بات کو سمجھ لیا ہے۔ پھر ایک روز آپ نکلے کھڑے ہوئے۔ قریب تھا کہ آپ تکبیر کہہ دیتے۔ کہ آپ نے ایک آدمی کو دیکھا اس کی چھاتی آگے کو نکلی ہوئی ہے آپ نے فرمایا۔ اللہ کے بندو! اپنی صفوں کو سیدھا کرو۔ وگرنہ اللہ پاک تمہارے دلوں کے درمیان اختلاف ڈال دے گا۔

السَّادِسُ:۔

١٦٢- عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: احْتَرَقَ بَيْتٌ بِالْمَدِيْنَةِ عَلٰى أَهْلِهِ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا حُدِّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَأْنِهِمْ قَالَ "إِنَّ هٰذِهِ النَّارَ عَدُوٌّ لَكُمْ فَإِذَا نِمْتُمْ فَأَطْفِئُوْهَا عَنْكُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

چھٹی حدیث:۔

حضرت ابو موسیٰ رض سے روایت ہے کہ مدینہ میں رات کے وقت ایک گھر میں آگ لگ گئی اور گھر والے جل گئے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ان کا واقعہ بیان کیا گیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ یہ آگ تمہاری دشمن ہے سونے کے وقت اسے بجھا دیا کرو۔ (بخاری، مسلم)

السَّابِعُ:

١٦٣- عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّ مَثَلَ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهِ مِنَ الْهُدٰى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ غَيْثٍ أَصَابَ أَرْضًا فَكَانَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ طَيِّبَةٌ: قَبِلَتِ الْمَاءَ فَأَنْبَتَتِ الْكَلَأَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيْرَ، وَكَانَ مِنْهَا أَجَادِبُ أَمْسَكَتِ الْمَاءَ فَنَفَعَ اللّٰهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوْا مِنْهَا وَسَقَوْا وَزَرَعُوْا، وَأَصَابَ طَائِفَةً مِنْهَا أُخْرٰى إِنَّمَا هِيَ قِيْعَانٌ لَا تُمْسِكُ مَاءً وَلَا تُنْبِتُ كَلَأً فَذٰلِكَ

ساتویں حدیث:۔

حضرت ابو موسیٰ رض سے روایت ہے۔ کہا اس نے کہ حضور پاک نے فرمایا کہ جس ہدایت اور علم کو دیکر مجھے اللہ پاک نے بھیجا ہے۔ بارش کے مثل ہے جو کسی زمین میں برس پڑی۔ زمین کے اچھے اور عمدہ قسم کے ٹکڑے نے پانی کو قبول کیا۔ اور گھاس اور بہت سے سبزے کو اگایا۔ ایک ٹکڑا اس سے سخت تھا۔ جس نے پانی کو روک لیا۔ اللہ پاک نے اس سے لوگوں کو فائدہ پہنچایا۔ لوگوں نے اس سے پیا۔ اور جانوروں کو پلایا۔ اور زراعت میں استعمال کیا اور زمین کے ایک ٹکڑے کو پانی پہنچا۔ جو صاف میدان تھا اس نے پانی کو روکا۔ نہ ہی اس نے گھاس

مَثَلُ مَنْ فَقُهَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ وَنَفَعَهُ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهِ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ وَمَثَلُ مَنْ لَمْ يَرْفَعْ بِذٰلِكَ رَأْسًا وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللّٰهِ الَّذِيْ أُرْسِلْتُ بِهِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

«فَقُهَ» بِضَمِّ الْقَافِ عَلَى الْمَشْهُوْرِ وَقِيْلَ بِكَسْرِهَا: أَيْ صَارَ فَقِيْهًا.

پیدا کیا۔ پس یہ مثال اس شخص کی ہے جس نے اللہ کے دین کو سمجھا۔ اور اسکو اس چیز سے فائدہ پہنچا جسکے ساتھ اللہ نے مجھے بھیجا اس نے خود علم حاصل کیا اور دوسروں کو بھی سکھلایا اور مثال اس شخص کی جس نے اسکی طرف سر نہ اٹھایا۔ اور اللہ پاک کی اس ہدایت کو قبول نہ کیا جس کیساتھ مجھے بھیجا گیا۔ (بخاری مسلم)

فقہ، مشہور قاف کے پیش کے ساتھ ہے۔ اور بعض نے قاف کی زیر کیساتھ پڑھا ہے یعنی وہ عالم ہو گیا۔

الثَّامِنُ:

۱۶۴۔ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَثَلِيْ وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَوْقَدَ نَارًا، فَجَعَلَ الْجَنَادِبُ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيْهَا وَهُوَ يَذُبُّهُنَّ عَنْهَا وَأَنَا آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ وَأَنْتُمْ تَفَلَّتُوْنَ مِنْ يَدِيْ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

«الْجَنَادِبُ» نَحْوُ الْجَرَادِ وَالْفَرَاشِ، هٰذَا هُوَ الْمَعْرُوْفُ الَّذِيْ يَقَعُ فِي النَّارِ. وَ«الْحُجَزُ» جَمْعُ حُجْزَةٍ وَهِيَ مَعْقِدُ الْإِزَارِ وَالسَّرَاوِيْلِ.

آٹھویں حدیث:

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اور تمہاری مثال اس آدمی کی مانند ہے جس نے آگ جلائی پس ٹڈیاں اور پروانے اس میں گرنے شروع ہو گئے۔ اور وہ انکو آگ سے روکتا تھا۔ اور میں بھی تمہاری کمروں کو پکڑ کر آگ میں گرنے سے (بچاتا ہوں) تم میرے ہاتھ سے نکل رہے ہو۔ (مسلم)

«الجنادب» ٹڈی اور پروانے کی مانند ہے۔ عام مشہور ہے جو آگ میں گرتا ہے «الحجز» «حجزۃ» کی جمع ہے۔ تہہ بند اور پاجامہ باندھنے کی جگہ کو کہتے ہیں۔

التَّاسِعُ:

۱۶۵۔ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِلَعْقِ الْأَصَابِعِ وَالصَّحْفَةِ وَقَالَ: «إِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِيْ أَيِّهَا الْبَرَكَةُ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ: «إِذَا وَقَعَتْ لُقْمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيَأْخُذْهَا فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ أَذًى وَلْيَأْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ. وَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ بِالْمِنْدِيْلِ حَتّٰى يَلْعَقَ أَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِيْ

نویں حدیث:

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انگلیوں اور کھانے کے برتنوں کو چاٹنے کا حکم دیا۔ اور فرمایا تم نہیں جانتے۔ کہ کس حصے میں برکت ہے (مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں ہے۔ کہ جب تم میں سے کسی کا لقمہ (ہاتھ) سے گر جائے۔ تو اس کو اٹھا لے۔ اور جو مٹی وغیرہ اسے لگ گئی ہے۔ اسے دور کرے۔ اور کھائے۔ شیطان کیلئے اس کو نہ چھوڑے۔ اور نہ اپنے ہاتھ کو رومال سے صاف کرے

فِي أَيِّ طَعَامِهِ الْبَرَكَةُ " . وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ : " إِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ أَحَدَكُمْ عِنْدَ كُلِّ شَيْءٍ مِنْ شَأْنِهِ حَتَّى يَحْضُرَهُ طَعَامِهِ فَإِذَا سَقَطَتْ مِنْ أَحَدِكُمُ اللُّقْمَةُ فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ أَذًى فَلْيَأْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ " .

جب تک کہ اپنی انگلیوں کو چاٹ نہ لے۔ اسے کیا معلوم کہ کھانے کے کس حصے میں برکت ہے۔ اور اسی کی ایک روایت میں ہے کہ شیطان تمہارے ہر کام میں ہر چیز میں حاضر ہوتا ہے یہاں تک کہ کھانا کھانے کے وقت بھی حاضر ہوتا ہے پس جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے۔ تو اس سے مٹی وغیرہ دور کر کے کھا لے۔ اور اس کو شیطان کیلئے نہ چھوڑے۔

العاشر:-

١٦٦ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَوْعِظَةٍ فَقَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ إِلَى اللهِ تَعَالَى حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا : كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ أَلَا وَإِنَّ أَوَّلَ الْخَلَائِقِ يُكْسَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَلَا وَإِنَّهُ سَيُجَاءُ بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِي فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُولُ : يَا رَبِّ أَصْحَابِي فَيُقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ فَأَقُولُ : كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ : " وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ إِلَى قَوْلِهِ : " الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ " فَيُقَالُ لِي : " إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ " مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

" غُرْلًا " : أَيْ غَيْرَ مَخْتُونِينَ .

دسویں حدیث :-

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں وعظ کرنے کیلئے کھڑے ہوئے۔ آپ نے فرمایا۔ اے لوگو۔ تم سب اللہ پاک کی طرف ننگے پاؤں ننگے بدن اور بے ختنہ اٹھائے جاؤ گے جیسا کہ ہم نے پہلی بار پیدا کیا تھا اسی طرح ہم دوبارہ لوٹائیں گے۔ یہ ہم پر وعدہ ہے بیشک ہم اسے پورا کریں گے۔ خبردار تمام مخلوقات میں سے اولاً قیامت کے روز ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائیگا۔ خبردار بیشک میری اُمت کے کچھ آدمیوں کو لایا جائیگا اور ان کو بائیں طرف والوں میں پکڑا جائیگا میں کہوں گا۔ اے میرے پروردگار یہ تو میرے رفیق ہیں۔ جواب دیا جائے گا۔ آپ کو معلوم نہیں کہ انہوں نے تیرے بعد کیا کیا چیزیں ایجاد کیں تو میں کہوں گا جیسا کہ اللہ کے نیک بندے عیسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ جب تک میں ان کے درمیان رہا۔ میں ان کی نگرانی کرتا رہا۔ آپ نے یہ آیت "العزیز الحکیم" تک تلاوت فرمائی۔ پھر مجھ سے کہا جائے گا کہ یہ لوگ تیرے چلے جانے کے بعد مرتد ہو گئے تھے " غرلاً " وہ لوگ جن کے ختنے نہیں ہوئے۔

الحادي عشر:-

١٦٧ - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ

گیارھویں حدیث :- رح

حضرت عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (خذف) یعنی شہادت کی انگلی اور انگوٹھے کے درمیان کنکر

سَلَّمَ عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ: إِنَّهُ لَا يَقْتُلُ الصَّيْدَ وَلَا يَنْكَأُ الْعَدُوَّ وَإِنَّهُ يَفْقَأُ الْعَيْنَ وَيَكْسِرُ السِّنَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّ قَرِيبًا لِابْنِ مُغَفَّلٍ خَذَفَ فَنَهَاهُ وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ: إِنَّهَا لَا تَصِيدُ صَيْدًا، ثُمَّ عَادَ فَقَالَ: أُحَدِّثُكَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهُ ثُمَّ عُدْتَ تَخْذِفُ لَا أُكَلِّمُكَ أَبَدًا۔

دیکھ کر مارنے سے منع فرمایا اس لئے کہ یہ چیز نہ تو شکار کو قتل کرنیکا موجب ہے اور نہ دشمن کو ہلاک کرنے کا سبب ہے البتہ آنکھ کو پھوڑتا ہے اور دانت توڑتا ہے (بخاری، مسلم) اور ایک روایت میں ہے کہ ابن مغفل کے ایک قریبی رشتہ دار نے کسی کو پتھر مارا اس نے اس کو روکا اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح پتھر مارنے سے منع فرمایا ہے اور فرمایا یہ شکار کو مار نہیں سکتا اس نے دوبارہ یہی کام کیا ابن مغفل نے کہا میں تجھے بتا رہا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے روکا ہے لیکن تو اس کام کے کرنے سے رکتا نہیں ہے بس میں تجھ سے کبھی کلام نہیں کروں گا۔

۱۶۸ - وَعَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُقَبِّلُ الْحَجَرَ، يَعْنِي الْأَسْوَدَ، وَيَقُولُ، أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ مَا تَنْفَعُ وَلَا تَضُرُّ وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت عابس بن ربیعہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حضرت عمر بن خطاب حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت فرماتے ہیں خوب جانتا ہوں کہ تو پتھر ہے تو نفع نقصان نہیں پہنچا سکتا اگر میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھا ہوتا کہ تیرا بوسہ لیا کرتے تھے تو کبھی ہرگز تیرا بوسہ نہ لیتا

(بخاری ومسلم)

(۱۷)

بَابٌ فِي وُجُوبِ الْاِنْقِيَادِ لِحُكْمِ اللهِ وَمَا يَقُولُهُ مَنْ دُعِيَ إِلَى ذٰلِكَ وَأُمِرَ بِمَعْرُوفٍ أَوْ نُهِيَ عَنْ مُنْكَرٍ!

اللہ کے حکم کی اطاعت کے واجب ہونے کے بیان میں اور اطاعت اللہ کی طرف بلانے والا، نیز امر بالمعروف نہی عن المنکر کرنے والا کیا کہے۔

(۷۹) قَالَ اللهُ تَعَالٰى[1]: فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا

ارشاد خداوندی ہے: تمہارے پروردگار کی قسم یہ لوگ جب تک اپنے تنازعات میں تمہیں منصف نہ بنائیں اور جو فیصلہ تم کردو اس سے اپنے دل میں تنگ نہ ہوں،

[1] سورة النساء

مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

(۷) وَقَالَ تَعَالَى: إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوا إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ أَنْ يَقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

وَفِيهِ مِنَ الْأَحَادِيثِ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ الْمَذْكُورُ فِي أَوَّلِ الْبَابِ قَبْلَهُ وَغَيْرُهُ مِنَ الْأَحَادِيثِ فِيهِ۔

۱۶۹۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَإِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللهُ » الْآيَةَ اشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَوْا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ بَرَكُوا عَلَى الرُّكَبِ فَقَالُوا: أَيْ رَسُولَ اللهِ كُلِّفْنَا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا نُطِيقُ: الصَّلٰوةُ وَالْجِهَادُ وَالصِّيَامُ وَالصَّدَقَةُ وَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيْكَ هٰذِهِ الْآيَةُ وَلَا نُطِيقُهَا۔ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتُرِيدُونَ أَنْ تَقُولُوا كَمَا قَالَ أَهْلُ الْكِتَابَيْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا؟ بَلْ قُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ فَلَمَّا اقْتَرَأَهَا الْقَوْمُ وَذَلَّتْ بِهَا أَلْسِنَتُهُمْ أَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى فِي إِثْرِهَا

بلکہ اسکو خوشی سے مان لیں تب تک مومن نہیں ہوں گے[۱]

نیز فرمایا: مومنوں کی تو یہ بات ہے کہ جب خدا اور اسکے رسول کی طرف بلائے جائیں تاکہ وہ ان میں فیصلہ کریں تو کہیں کہ ہم نے (حکم) سُن لیا اور مان لیا اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں[۲]

اس مضمون کے مطابق حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث پہلے باب میں گزر چکی ہے اس کے علاوہ بھی احادیث مروی ہیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر للّٰہ ما فی السمٰوٰت وما فی الارض وان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ یحاسبکم بہ اللّٰہ (جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب خدا ہی کا ہے تم اپنے دلوں کی بات ظاہر کرو گے یا چھپاؤ گے تو خدا تم سے اس کا حساب لے گا) نازل ہوئی صحابہ کرام پر یہ آیت شاق گزری وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور گھٹنوں کے بل گر پڑے عرض کی یارسول اللہ ہمیں ان اعمال کے بجا لانے کا مکلف بنایا گیا ہے جن کی ہم استطاعت رکھتے ہیں۔ مثلاً نماز، جہاد، روزہ، صدقہ اور اب تو آپ پر (مذکورہ بالصدر) یہ آیت نازل ہو چکی ہے جس کی ہم استطاعت نہیں رکھتے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم چاہتے ہو کہ تم اسی طرح کا جواب دو کہ جس طرح کا جواب تم سے پہلے یہود و نصاریٰ نے دیا یعنی ہم نے سُنا اور نافرمانی کی بلکہ تمہارا جواب یہ ہو کہ ہم نے سُنا اور ہم نے تابعداری کی اے ہمارے پروردگار ہم تیری بخشش مانگتے ہیں اور تیری طرف ہی جانا ہے جب اس آیت کو لوگوں نے پڑھا اور ان کی زبانیں اس سے نرم ہو گئیں تو اللہ پاک نے اس کے پیچھے یہ آیت نازل فرمائی

[۲] سورۃ النور آیۃ ۵۱

"اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ، كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ، وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ " فَلَمَّا فَعَلُوْا ذٰلِكَ نَسَخَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ : " لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا " قَالَ : نَعَمْ " رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا " قَالَ : نَعَمْ " رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ، وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ " قَالَ : نَعَمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

امن الرسول الی اخرہ ۔ یعنی رسول اُس کتاب پر جو ان کے پروردگار کی طرف سے ان پر نازل ہوئی ایمان رکھتے ہیں اور مومن بھی سب خدا پر اور اُس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے پیغمبروں پر ایمان رکھتے ہیں۔ (اور کہتے ہیں کہ ہم اس کے پیغمبروں سے کسی میں کچھ فرق نہیں کرتے اور وہ (خدا سے) عرض کرتے ہیں کہ ہم نے (تیرا حکم) سُنا اور قبول کیا اے پروردگار ہم تیری بخشش مانگتے ہیں اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ خدا کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا اچھے کام کرے گا - تو اُس کو ان کا فائدہ ملے گا بُرے کرے گا تو اُسے ان کا نقصان پہنچے گا اے پروردگار اگر ہم سے بھول یا چوک ہو گئی ہو تو ہم سے مواخذہ نہ کیجئے اے پروردگار ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالیو جیسا تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا اے پروردگار جتنا بوجھ اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں اتنا ہمارے سر پر نہ رکھیو اور اے پروردگار ہمارے گناہوں سے درگزر کر اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما تو ہی ہمارا مالک ہے اور ہم کو کافروں پر غالب فرما۔

(۱۸)

بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ الْبِدَعِ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ

بدعتوں اور دین میں نئی باتوں کے ایجاد کرنے سے روکنے کا بیان !

(۱۷۱) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى[1] : " فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ "

ارشادِ خداوندی ہے اور حق بات کے ظاہر ہونے کے بعد گمراہی کے سوا ہے ہی کیا ۔[1]

(۱۷۲) وَقَالَ تَعَالٰى[2] : " مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ "

نیز فرمایا ۔ ہم نے کتاب (یعنی لوحِ محفوظ) میں کسی چیز کے لکھنے میں کوتاہی نہیں کی پھر سب اپنے پروردگار کی طرف جمع کئے جائیں گے ۔

(۱۷۳) وَقَالَ تَعَالٰى[3] : " فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ

نیز فرمایا اور اگر کسی بات میں تم میں اختلاف واقع

[1] سورۃ یونس آیۃ ۳۲ [2] سورۃ الانعام آیۃ ۳۸ [3] سورۃ النساء آیۃ ۵۹

فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُولِ » أَيِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ

ہو تو اس میں خدا اور اس کے رسول ﷺ کے حکم کی طرف رجوع کرو یعنی کتاب وسنت کے حوالہ کرو۔

(۴) وَقَالَ تَعَالَى: « وَأَنَّ هٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ »[1]

نیز فرمایا: اور یہ کہ میرا سیدھا راستہ یہی ہے تو تم اسی پر چلنا اور اور رستوں پر نہ چلنا کہ (ان پر چل کر) خدا کے راستے سے الگ ہو جاؤ گے[1]

(۵) وَقَالَ تَعَالَى: « قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ »[2]

نیز فرمایا: اے پیغمبر لوگوں سے کہہ دو کہ اگر تم خدا کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو خدا بھی تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا[2]

وَالْآيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ مَعْلُومَةٌ وَأَمَّا الْأَحَادِيثُ فَكَثِيرَةٌ جِدًّا وَهِيَ مَشْهُورَةٌ فَنَقْتَصِرُ عَلَى طَرَفٍ مِنْهَا

اس مضمون میں بہت آیات مشہور ہیں۔ اسی طرح احادیث بھی لیکن ہم چند پر اکتفا کرتے ہیں۔

۱۷۰- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: « مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ » مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: « مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ »

پہلی حدیث: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے ہمارے دین میں ایسی چیز کو ایجاد کیا جو دین سے نہیں ہے پس وہ مردود ہے (بخاری ومسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں ہے جو شخص ایسا کام کرے جس پر ہمارا فرمان نہیں وہ مردود ہے۔

۱۷۱- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ وَعَلَا صَوْتُهُ وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ حَتّٰى كَأَنَّهُ مُنْذِرُ جَيْشٍ يَقُولُ: « صَبَّحَكُمْ وَمَسَّاكُمْ » وَيَقُولُ: « بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ » وَيَقْرِنُ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى وَيَقُولُ: « أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ

دوسری حدیث: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ ارشاد فرماتے تو آپ کی دونوں آنکھیں سرخ ہو جاتیں اور آپ کی آواز بلند ہو جاتی اور آپ سخت غصہ میں آ جاتے جیسا کہ آپ کسی لشکر سے ڈرا رہے ہوں کہہ رہے ہوں وہ لشکر تم پر صبح کے وقت آ جائے گا اور شام کو آ جائے گا، اور فرماتے کہ میں اور قیامت ان دونوں انگلیوں کی مانند بھیجے گئے ہیں۔ اور اپنی سبابہ اور درمیانی انگلی کو ملاتے اور فرماتے اما بعد بہترین حدیث اللہ کی کتاب ہے اور بہترین طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے، اور

[1] سورۃ الانعام (۱۵۳) - [2] سورۃ آل عمران آیۃ ۳۱

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ » يَقُوْلُ : « أَنَا أَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِّنْ نَّفْسِهِ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِأَهْلِهِ ، وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضِيَاعًا فَإِلَيَّ وَعَلَيَّ » رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

١٧٢ - وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدِيْثُهُ السَّابِقُ فِيْ بَابِ الْمُحَافَظَةِ عَلَى السُّنَّةِ .

بدترین کام وہ ہیں جو (دین میں) ایجاد کیے گئے ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے پھر آپ فرماتے ہیں ہر مومن سے اس کے نفس سے بھی زیادہ نزدیک ہوں جو شخص مال چھوڑ کر مر جائے وہ اُسکے وارثوں کا ہے اور جو شخص قرضہ یا بچے کھانے چھوڑ جائے وہ میری طرف ہیں اور میری ذمہ داری میں ہیں (مسلم)

حضرت عرباض بن ساریہ سے مروی حدیث پہلے باب میں سنت کی محافظت میں گذر چکی ہے۔

١٩

بَابُ فِيْمَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً أَوْ سَيِّئَةً

اس شخص کا بیان جو اچھا طریقہ ایجاد کرتا ہے یا برا طریقہ ایجاد کرتا ہے

(٧١) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : « وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ إِمَامًا »

(٧٢) وَقَالَ تَعَالٰى : « وَجَعَلْنَاهُمْ أَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِأَمْرِنَا »

ارشاد خداوندی ہے اور وہ جو یہ طلب سے دعا مانگتے ہیں کہ اے پروردگار ہم کو ہماری بیویوں کی طرف سے (دل کا چین) اور اولاد کی طرف سے آنکھ کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا امام بنا

نیز فرمایا اور ان کو پیشوا بنایا کہ ہمارے حکم سے ہدایت کرتے تھے

١٧٣ - وَعَنْ أَبِيْ عَمْرٍو جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كُنَّا فِيْ صَدْرِ النَّهَارِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ قَوْمٌ عُرَاةٌ مُجْتَابِي النِّمَارِ أَوِ الْعَبَاءِ مُتَقَلِّدِي السُّيُوْفِ ، عَامَّتُهُمْ بَلْ كُلُّهُمْ مِنْ مُضَرَ فَتَمَعَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا رَأٰى بِهِمْ مِنَ الْفَاقَةِ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَأَمَرَ بِلَالًا

حضرت جریر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ہم شروع دن میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ آپ کے پاس کچھ ایسے لوگ آئے جن کے بدن ننگے تھے دھاری دار اُون کے کپڑے یعنی ٹاٹ پہنے ہوئے تھے تلواروں کو گردنوں میں لٹکائے ہوئے تھے ان میں سے اکثریت مضر قبیلے سے تھی بلکہ وہ تمام کے تمام مضر قبیلہ سے تھے آپ نے اُن کے فاقہ زدہ حال کو دیکھا تو آپ کا چہرہ متغیر ہو گیا آپ گھر تشریف لے آئے پھر باہر نکلے بلال کو حکم دیا اس نے اذان کہی

فَأَذَّنَ وَأَقَامَ ثُمَّ صَلَّى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ
«يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ
مِنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ» إِلَى آخِرِ الْآيَةِ:
«إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا»، وَالْآيَةَ
الْأُخْرٰى الَّتِيْ فِيْ آخِرِ الْحَشْرِ: «يٰۤاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ
نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ»، تَصَدَّقَ
رَجُلٌ مِّنْ دِيْنَارِهٖ مِنْ دِرْهَمِهٖ مِنْ
ثَوْبِهٖ مِنْ صَاعِ بُرِّهٖ مِنْ صَاعِ تَمْرِهٖ
حَتّٰى قَالَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، فَجَاءَ
رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ بِصُرَّةٍ كَادَتْ
كَفُّهٗ تَعْجِزُ عَنْهَا بَلْ قَدْ عَجَزَتْ ثُمَّ
تَتَابَعَ النَّاسُ حَتّٰى رَأَيْتُ كَوْمَيْنِ مِنْ
طَعَامٍ وَّثِيَابٍ حَتّٰى رَأَيْتُ وَجْهَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَتَهَلَّلُ كَأَنَّهٗ مُذْهَبَةٌ - فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ سَنَّ
فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهٗ أَجْرُهَا
وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهٗ مِنْ غَيْرِ
أَنْ يَّنْقُصَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ،
وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً
كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ
بِهَا مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَّنْقُصَ
مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.
قَوْلُهٗ «مُجْتَابِي النِّمَارِ» هُوَ
بِالْجِيْمِ وَبَعْدَ الْأَلِفِ بَاءٌ مُوَحَّدَةٌ
وَالنِّمَارُ جَمْعُ نَمِرَةٍ وَهِيَ كِسَاءٌ
مِّنْ صُوْفٍ مُخَطَّطٍ وَمَعْنٰى مُجْتَابِيْهَا
لَابِسِيْهَا قَدْ خَرَقُوْهَا فِيْ رُءُوْسِهِمْ

تکبیر کہی آپ نے نماز پڑھائی پھر خطبہ دیتے ہوئے آپ
نے فرمایا۔ اے لوگو ڈرو اپنے رب سے جس نے تم کو ایک
شخص سے پیدا کیا۔ یعنی (اول) اس سے جوڑا بنایا پھر ان
دونوں سے مرد اور عورت پیدا کر کے روئے زمین پر پھیلائے
اور خدا سے جس کے نام کو تم اپنی حاجت براری کا ذریعہ
بناتے ہو ڈرو قطع مودت یعنی ارحام سے بچو کچھ شک نہیں
کہ خدا تمہیں دیکھ رہا ہے اے ایمان والو ڈرو اللہ سے ڈرو
اور ہر نفس فکر کرے کہ اس نے کل قیامت کے لئے کیا
بھیجا ہے لوگوں نے دینار، درہم، کپڑے، گندم
اور کھجوروں کے صاع صدقہ میں دیئے یہاں تک کہ آپ
نے فرمایا اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا صدقہ کرو چنانچہ ایک
انصاری آدمی آئی بڑی تھیلی لے آیا کہ اس کا ہاتھ اس کے
اٹھانے سے عاجز تھا۔ بلکہ عاجز آ ہی گیا پھر لوگ متواتر
صدقہ لاتے رہے یہاں تک کہ میں نے غلہ اور کپڑے کے
دو ڈھیر دیکھے۔ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا چہرہ خوشی سے چمک رہا ہے۔ جیسا کہ سونا چمکتا ہے
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اسلام
میں اچھا طریقہ جے گا اس کو اس کا اجر ملے گا اور ان
کا اجر بھی اس سے نامۂ اعمال میں لکھا جائے گا
جو اس کے بعد اس طریقہ
پر عمل پیرا رہیں۔ لیکن ان کے ثواب میں کچھ کمی نہیں ہوگی
اور جو شخص اسلام میں برا طریقہ ایجاد کرے اس پر اس کا گناہ
ہوگا۔ اور ان لوگوں کا گناہ جو اس کے بعد اس پر عمل کریں گے
لیکن ان کے گناہوں سے کچھ کمی نہ ہوگی۔ (مسلم)

مجتابی النمار:۔ یہ لفظ جیم کے ساتھ ہے۔
اور الف کے بعد باء موحدہ ہے۔ النمار:
نمرۃ کی جمع ہے۔ اون کی دھاری دار چادر کو
کہتے ہیں۔ اور مجتاب کا معنی ہے۔ تو انہوں
نے اس چادر میں سوراخ کر کے اپنے سر ڈال

وَ"الْجَوْبُ" اَلْقَطْعُ وَمِنْهُ قَوْلُهُ تَعَالٰى: "وَثَمُوْدَ الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ" اَيْ نَحَتُوْهُ وَقَطَعُوْهُ - وَقَوْلُهُ "تَمَعَّرَ" هُوَ بِالْعَيْنِ الْمُهْمَلَةِ: اَيْ تَغَيَّرَ - وَقَوْلُهُ "رَاَيْتُ كَوْمَيْنِ" بِفَتْحِ الْكَافِ وَضَمِّهَا: اَيْ صُبْرَتَيْنِ - وَقَوْلُهُ "كَاَنَّهُ مُذْهَبَةٌ" هُوَ بِالذَّالِ الْمُعْجَمَةِ وَفَتْحِ الْهَاءِ وَالْبَاءِ الْمُوَحَّدَةِ قَالَهُ الْقَاضِيْ عِيَاضٌ وَغَيْرُهُ وَصَحَّفَهُ بَعْضُهُمْ فَقَالَ: "مُدْهُنَةٌ" بِدَالٍ مُهْمَلَةٍ وَضَمِّ الْهَاءِ وَبِالنُّوْنِ وَكَذَا ضَبَطَهُ الْحُمَيْدِيُّ وَالصَّحِيْحُ الْمَشْهُوْرُ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْمُرَادُ بِهِ عَلَى الْوَجْهَيْنِ: الصَّفَاءُ وَالْاِسْتِنَارَةُ.

میں ڈال لیا ہے۔ اور جوب کا معنی کاٹنے کا ہے اسی معنی میں اللہ پاک کا قول "وثمود الذین جابوا الصخر بالواد" ہے۔ یعنی ثمودیوں نے پتھروں کو کاٹا۔ اور ٹکڑے ٹکڑے کیا۔ اور "تمعر" عین مہملہ کے ساتھ یعنی آپ کا چہرہ متغیر ہو گیا "رایت کومین" ک کے فتح اور ضمہ کے ساتھ یعنی میں نے دو ڈھیر دیکھے۔ اور "کانہ مذہبۃ" ذال معجمہ اور ہاء اور باء موحدہ کے فتح کے ساتھ قاضی عیاض وغیرہ نے اسی طرح ضبط کیا ہے اور بعض نے اس میں تصحیف کرتے ہوئے کہا ہے "مدھنۃ" دال مہملہ کے ضمہ اور نون کے ساتھ۔ حمیدی نے اسی طرح ضبط کیا ہے لیکن صحیح اور مشہور پہلا قول ہے۔ البتہ دونوں صورتوں میں مقصد ایک ہے یعنی آپ کا چہرہ چمکنے لگا۔

۱۷۴- وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَيْسَ نَفْسٌ تُقْتَلُ ظُلْمًا اِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ الْاَوَّلِ كِفْلٌ مِّنْ دَمِهَا لِاَنَّهُ كَانَ اَوَّلَ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں ہے کوئی شخص جو ظلماً قتل ہو جاتا ہے۔ مگر آدم علیہ السلام کے پہلے بیٹے (قابیل) پر اس کے خون کا حصہ ہوتا ہے اس لئے کہ وہ پہلا شخص ہے جس نے قتل کو شروع کیا۔ (بخاری، مسلم)

۲۰

بَابٌ فِي الدَّلَالَةِ عَلٰى خَيْرٍ وَّالدُّعَاءِ اِلٰى هُدًى اَوْ ضَلَالَةٍ!

بھلائی کی طرف رہنمائی کرنا اور ہدایت یا گمراہی کی طرف بلانا۔

(۷۳) قَالَ تَعَالٰى: "وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ"

(۷۴) وَقَالَ تَعَالٰى: "اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ"

ارشاد خداوندی ہے۔ اور اپنے پروردگار کی طرف بلاتے رہو[1] نیز فرمایا اے پیغمبر، لوگوں کو دانش اور نیک نصیحت سے اپنے پروردگار کے راستے کی طرف بلاؤ[2]

[1] سورۃ القصص آیۃ ۸۷ [2] سورۃ النحل آیۃ ۱۲۵

(۷۵) وَقَالَ تَعَالٰى ¹: "وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى"

(اور دیکھو) نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو ¹

(۷۶) وَقَالَ تَعَالٰى ²: "وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ"

نیز فرمایا۔ اور تم میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہیئے جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلائے ²

۱۷۵۔ وَعَنْ اَبِىْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ دَلَّ عَلٰى خَيْرٍ فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهٖ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابو مسعودؓ بیان کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی نیکی کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔ اس پر عمل کرنے والے کے برابر اسے ثواب ملتا ہے۔ (مسلم)

۱۷۶۔ وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ دَعَا اِلٰى هُدًى كَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا، وَمَنْ دَعَا اِلٰى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اٰثَامِهِمْ شَيْئًا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص ہدایت کی طرف بلاتا ہے۔ تو اس کو ان لوگوں کے ثواب کے برابر حصہ ملتا ہے۔ جو اس کی اتباع کرتا ہے۔ ان کے ثواب سے بھی کچھ کمی نہیں ہوگی۔ اور جو شخص گمراہی کی طرف دعوت دیتا ہے۔ اس پر ان لوگوں کے گناہوں کے برابر گناہ ملتا ہے۔ جو اس پر عمل کرتے ہیں۔ لیکن ان کے گناہوں سے کچھ کمی نہیں ہوگی (مسلم)

۱۷۷۔ وَعَنْ اَبِى الْعَبَّاسِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ: لَاُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوْكُوْنَ لَيْلَتَهُمْ اَيُّهُمْ يُعْطَاهَا۔ فَلَمَّا اَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ

حضرت سہل بن سعدؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ خیبر کے دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کل میں یہ جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا جس کے ہاتھوں پر فتح یابی ہوگی۔ اور وہ اللہ اور اس کے رسولؐ سے محبت کرتا ہوگا۔ اور اللہ اور اس کا رسول بھی اس کو محبوب جانتا ہوگا۔ لوگوں نے رات اس بحث ومباحثہ میں گزاری کہ جھنڈا کس کو دیا جائے گا۔ صبح ہوئی تو تمام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے

¹ سورة المآئدة آية ۲ ـ ² سورة آل عمران آية ۱۰۴ ـ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَرْجُوْا اَنْ يُّعْطَاهَا فَقَالَ: اَيْنَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ؟" فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هُوَ يَشْتَكِيْ عَيْنَيْهِ قَالَ: فَاَرْسِلُوْا اِلَيْهِ" فَاُتِيَ بِهٖ فَبَصَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهٗ فَبَرِئَ حَتّٰى كَاَنْ لَّمْ يَكُنْ بِهٖ وَجَعٌ فَاَعْطَاهُ الرَّايَةَ۔ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مِثْلَنَا؟ فَقَالَ: "اُنْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ وَاَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِّنْ حَقِّ اللّٰهِ تَعَالٰى فِيْهِ فَوَاللّٰهِ لَاَنْ يَّهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَّاحِدًا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

قَوْلُهٗ "يَدُوْكُوْنَ" اَيْ يَخُوْضُوْنَ وَيَتَحَدَّثُوْنَ۔ قَوْلُهٗ "رِسْلِكَ" بِكَسْرِ الرَّاءِ بِفَتْحِهَا لُغَتَانِ وَالْكَسْرُ اَفْصَحُ۔

۱۷۸۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ فَتًى مِّنْ اَسْلَمَ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُرِيْدُ الْغَزْوَ وَلَيْسَ مَعِيْ مَا اَتَجَهَّزُ بِهٖ؟ قَالَ: "اِئْتِ فُلَانًا فَاِنَّهٗ كَانَ تَجَهَّزَ فَمَرِضَ" فَاَتَاهُ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ: اَعْطِنِي الَّذِيْ تَجَهَّزْتَ بِهٖ فَقَالَ: يَا فُلَانَةُ اَعْطِيْهِ الَّذِيْ تَجَهَّزْتُ بِهٖ وَلَا تَحْبِسِيْ عَنْهُ شَيْئًا فَوَاللّٰهِ لَا تَحْبِسِيْنَ

ہر شخص پُر امید تھا۔ کہ جھنڈا اس کو دیا جائے گا آپ نے فرمایا کہ علی بن ابی طالبؓ کہاں ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ اس کی آنکھیں درد کرتی ہیں۔ آپ نے فرمایا اسکی طرف پیغام اور آدمی بھیجو پس اس کو لایا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی آنکھوں میں لب مبارک ڈالا اور اس کی صحت کے لیئے دُعا فرمائی وہ ایسا تندرست ہوا گویا اس کو درد ہی نہ تھا پس آپ نے اس کو جھنڈا عطا فرمایا حضرت علیؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں ان کے ساتھ برسرپیکار رہوں یہاں تک کہ وہ ہماری طرح (مسلمان) بن جائیں آپ نے فرمایا اپنے معمول کے مطابق جاؤ اور ان کی زمین پر اترو پھر انہیں اسلام کی طرف بلاؤ اور بتاؤ جو اللہ کے حقوق ان پر لازم ہوتے ہیں۔ اللہ کی قسم اگر اللہ تیرے سبب کسی ایک آدمی کو ہدایت بخش دے تو تیرے لئے سرخ رنگ کے اونٹوں سے بہتر ہے۔ (بخاری، مسلم)

"یدوکون" بحث و مباحثہ کرتے رہے" علیٰ رسلک" راء کے کسرہ اور فتح کے ساتھ دونوں لغت ہیں اور کسرہ زیادہ فصیح ہے۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ اسلم قبیلے کے ایک نوجوان نے عرض کیا یا رسول اللہ میں جہاد کا ارادہ رکھتا ہوں اور میرے پاس جہاد کا سامان نہیں ہے آپ نے فرمایا فلاں انسان کے ہاں جاؤ اس نے جہاد کا سامان تیار کر لیا تھا مگر وہ بیمار ہو گیا وہ اس کے پاس گیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجھے سلام کہتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ تو نے جو سامان جہاد کیلئے تیار کر رکھا ہے مجھے عنایت کر دیجئے اس نے اپنی بیوی سے کہا کہ جو کچھ سامان تو نے تیار کر رکھا ہے اس کو دے دیجئے اور اس سے کچھ بھی نہ روکیے اللہ کی قسم اس سے کچھ بھی نہ روکے

مِنْهُ شَيْئًا فَيُبَارِكَ لَنَا فِيهِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اس میں تیرے لئے برکت ہوگی (مسلم)

(۲۱)

بَابٌ فِي التَّعَاوُنِ عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى

نیکی اور تقویٰ پر ایک دوسرے کی مدد کرنے کے بیان میں

(۷۷) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى[1]: "وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى"

ارشاد خداوندی ہے: اور (دیکھو) نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو[1]

(۷۸) وَقَالَ تَعَالٰى[2]: "وَالْعَصْرِ. إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ"، قَالَ الْإِمَامُ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ كَلَامًا مَعْنَاهُ: إِنَّ النَّاسَ أَوْ أَكْثَرَهُمْ فِي غَفْلَةٍ عَنْ تَدَبُّرِ هٰذِهِ السُّورَةِ.

نیز فرمایا: عصر کی قسم کہ انسان نقصان میں ہے مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اور آپس میں حق (بات) کی تلقین اور صبر کی تاکید کرتے رہے[2]

امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اکثر لوگ اس سورت کے معانی میں غور و فکر کرنے سے غافل ہیں۔

۱۷۹- وَعَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت زید بن خالد جہنیؓ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کے راہ میں جہاد کرنے والے کو سامان دیتا ہے وہ بھی غازی ہے اور جو شخص کسی غازی کا اس کے اہل و عیال میں بہتر خلیفہ بنتا ہے وہ بھی غازی ہے۔ (بخاری، مسلم)

۱۸۰- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا إِلٰى بَنِي لَحْيَانَ مِنْ هُذَيْلٍ فَقَالَ: "لِيَنْبَعِثْ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا وَالْأَجْرُ بَيْنَهُمَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہذیل کے بنو لحیان قبیلہ کی طرف ایک لشکر بھیجا اور فرمایا کہ ہر دو آدمیوں سے ایک جہاد میں جائے ثواب میں دونوں شریک ہوں گے۔ (مسلم)

[1] سورۃ المآئدۃ آیۃ ۲ [2] سورۃ العصر آیۃ ۱-۳

١٨١ - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ رَكْبًا بِالرَّوْحَاءِ فَقَالَ: "مَنِ الْقَوْمُ؟" قَالُوا: الْمُسْلِمُونَ. فَقَالُوا: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: "رَسُولُ اللهِ" فَرَفَعَتْ إِلَيْهِ امْرَأَةٌ صَبِيًّا فَقَالَتْ: أَلِهٰذَا حَجٌّ؟ قَالَ: "نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ روحاء (مقام) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک قافلہ ملا آپ نے پوچھا کون لوگ ہیں انہوں نے عرض کیا مسلمان ہیں انھوں نے پوچھا آپ کون ہیں آپ نے فرمایا میں اللہ کا رسول ہوں پھر ایک عورت نے آپ کی طرف بچہ اٹھاتے ہوئے کہا کیا اس کا حج ہو سکتا ہے فرمایا ہاں اور تجھے ثواب ملے گا۔ (مسلم)

١٨٢ - وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: "الْخَازِنُ الْمُسْلِمُ الْأَمِينُ الَّذِي يُنْفِذُ مَا أُمِرَ بِهِ فَيُعْطِيهِ كَامِلًا مُوَفَّرًا طَيِّبَةً بِهِ نَفْسُهُ فَيَدْفَعُهُ إِلَى الَّذِي أُمِرَ لَهُ بِهِ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقَيْنِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ: "الَّذِي يُعْطِي مَا أُمِرَ بِهِ" وَضَبَطُوا: "الْمُتَصَدِّقَيْنِ" بِفَتْحِ الْقَافِ مَعَ كَسْرِ النُّونِ عَلَى التَّثْنِيَةِ وَعَكْسِهِ عَلَى الْجَمْعِ وَكِلَاهُمَا صَحِيحٌ.

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان امانت دار خزانچی جو اس چیز کو نافذ کرتا ہے جس کا وہ حکم دیا جاتا ہے اور دل کی خوشی سے اس شخص کو پوری مقدار عطا کرتا ہے جس کو دینے کے لئے اسے کہا گیا ہے، اس کو صدقہ کرنے والوں کی (فہرست) میں لکھا جاتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

ایک روایت میں ہے وہ شخص جو عطا کرتا ہے جس طرح اس کو حکم دیا گیا ہے اور "متصدقین" کو قاف کے فتح نون کے کسرہ کے ساتھ صیغہ تثنیہ اور اس کے عکس صیغہ جمع کے ساتھ ضبط کیا گیا ہے۔ اور دونوں صحیح ہیں۔

(۲۳) بَابٌ فِي النَّصِيحَةِ — خیر خواہی کے بیان میں

(٧٩) قَالَ تَعَالَى [1] "إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ"

ارشاد خداوندی ہے: مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں [1]

(٨٠) وَقَالَ تَعَالَى [2] إِخْبَارًا عَنْ نُوحٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "وَأَنْصَحُ لَكُمْ" وَعَنْ هُودٍ [3] صَلَّى اللهُ

نوح علیہ السلام کے بارے اطلاع دیتے ہوئے فرمایا اور میں تمہاری خیر خواہی کرتا ہوں [2] ہود علیہ السلام کے بارے خبر دیتے ہوئے فرمایا

[1] سورۃ الحجرات آیۃ ١٠ [2] سورۃ الاعراف آیۃ ٦٢ [3] سورۃ الاعراف آیۃ ٦٨

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ « وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِيْنٌ »

اور میں تمہارا امانت دار خیر خواہ ہوں [1]

وَاَمَّا الْاَحَادِيْثُ فَالْاَوَّلُ :-

احادیث ملاحظہ فرمائیں :- پہلی حدیث :-

۱۸۳ - عَنْ اَبِیْ رُقَيَّةَ تَمِيْمِ بْنِ اَوْسٍ الدَّارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : « اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ » قُلْنَا : لِمَنْ ؟ قَالَ : « لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهٖ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ » رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

حضرت تمیم داری بیان کرتے ہیں ۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا دین خیر خواہی کا نام ہے ہم نے عرض کیا کس کی آپ نے فرمایا اللہ اس کے رسول اس کی کتاب اور عام مسلمانوں کی خیر خواہی کی جائے (مسلم)

اَلثَّانِيْ :-

دوسری حدیث :-

۱۸۴ - عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ » مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

حضرت جریر بن عبداللہ سے روایت ہے اس نے کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے نماز ادا کرنے زکوٰۃ ادا کرنے اور تمام مسلمانوں کی خیر خواہی کرنے کی بیعت کی ۔ (بخاری ، مسلم)

اَلثَّالِثُ :-

تیسری حدیث :-

۱۸۵ - عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : « لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ » مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

حضرت انس بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی انسان اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اپنے بھائی کے لئے اس چیز کو محبوب نہ جانے جس کو اپنے نفس کیلئے محبوب جانتا ہے (بخاری ، مسلم)

۲۳

بَابٌ فِي الْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ !

امر بالمعروف ، نہی عن المنکر کا بیان

(۸۱) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى [1] وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

ارشاد خداوندی ہے : اور تم میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہیئے جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلائے اور اچھے کام کرنے کا حکم دے اور بُرے کاموں سے منع کرے یہی لوگ ہیں جو نجات پانے والے ہیں [1]

[1] سورۃ آل عمران آیۃ ۱۰۴ ۔

(٨٢) وَقَالَ تَعَالٰی[1] "كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ"

نیز فرمایا: (مومنو!) جتنی امتیں (یعنی قومیں) لوگوں میں پیدا ہوئیں تم ان سب سے بہتر ہو کہ نیک کام کرنے کو کہتے ہو اور بُرے کاموں سے منع کرتے ہو[1]

(٨٣) وَقَالَ تَعَالٰی[2] "خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ"

نیز فرمایا: (اے محمدؐ) عفو اختیار کرو۔ اور نیک کام کرنے کا حکم دو اور جاہلوں سے کنارہ کرو[2]

(٨٤) وَقَالَ تَعَالٰی[3]: "وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ"

نیز فرمایا: اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے دوست ہیں کہ اچھے کام کرنے کو کہتے ہیں اور بری باتوں سے منع کرتے ہیں[3]

(٨٥) وَقَالَ تَعَالٰی[4] "لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ كَانُوا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُنْكَرٍ فَعَلُوهُ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ"

نیز فرمایا: جو لوگ بنی اسرائیل میں کافر ہوئے ان پر داؤد اور عیسٰیؑ بن مریمؑ کی زبان سے لعنت کی گئی یہ اس لئے کہ نافرمانی کرتے تھے اور حد سے تجاوز کرتے جاتے تھے (اور) بُرے کاموں سے جو وہ کرتے تھے ایک دوسرے کو روکتے نہیں تھے بلاشبہ وہ بُرا کرتے تھے[4]

(٨٦) وَقَالَ تَعَالٰی[5] "وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكُمْ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَكْفُرْ"

نیز فرمایا: اور کہہ دو کہ (لوگو) یہ قرآن تمہارے پروردگار کی طرف سے برحق ہے تو جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرے[5]

(٨٧) وَقَالَ تَعَالٰی[6] "فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ"

نیز فرمایا: پس جو حکم تم کو (خدا کی طرف سے) ملا ہے وہ (لوگوں کو) سنا دو[6]

(٨٨) وَقَالَ تَعَالٰی[7] "أَنْجَيْنَا الَّذِينَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوءِ وَأَخَذْنَا الَّذِينَ ظَلَمُوا بِعَذَابٍ بَئِيسٍ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ"

نیز فرمایا: تو جو لوگ برائی سے منع کرتے تھے ان کو ہم نے نجات دی اور جو ظلم کرتے تھے ان کو بُرے عذاب میں پکڑ لیا کہ نافرمانی کرتے جاتے تھے[7] کتاب اللہ میں اس مضمون کی آیات کثرت کے ساتھ موجود ہیں۔

وَالْآيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ مَعْلُومَةٌ

[1] سورة آل عمران آية ١١٠ [2] سورة الاعراف آية ١٩٩ [3] سورة التوبة آية ٧١ [4] سورة المائدة آية ٧٨-٧٩ [5] سورة الكهف آية ٢٩ [6] سورة الحجر آية ٩٤ [7] سورة الاعراف آية ١٦٥۔

وَاَمَّا الْاَحَادِيْثُ فَالْاَوَّلُ :-

اب احادیث ملاحظہ فرمائیں پہلی حدیث :-

۱۸۶ - عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : «مَنْ رَاٰى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ، فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ، وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ»، رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا کہ جو شخص بھی برائی کو دیکھ پائے وہ اس کو ہاتھ کی قوت سے روکنے کی کوشش کرے اگر اس کی استطاعت نہیں تو زبان سے منع کرے اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو دل میں برا جانے یہ ایمان کا معمولی درجہ ہے (مسلم)

الثَّانِيْ :-

دوسری حدیث :-

۱۸۷ - عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ نَّبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ فِيْ اُمَّةٍ قَبْلِيْ اِلَّا كَانَ لَهٗ مِنْ اُمَّتِهٖ حَوَارِيُّوْنَ وَاَصْحَابٌ يَاْخُذُوْنَ بِسُنَّتِهٖ وَيَقْتَدُوْنَ بِاَمْرِهٖ ثُمَّ اِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوْفٌ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ وَيَفْعَلُوْنَ مَا لَا يُؤْمَرُوْنَ، فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ لَيْسَ وَرَآءَ ذٰلِكَ مِنَ الْاِيْمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ»، رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے پہلے جس نبی کو بھی کسی امت پر اللہ نے مبعوث فرمایا تو اس کو امت میں مخلص احباب مل گئے جو اس کی سنت پر عمل پیرا ہوتے اور اس کے حکم کی اطاعت کرتے پھر ان کے بعد کچھ ایسے لوگ آئے جن کا عمل ان کے قول کے مطابق نہ تھا اور وہ ہی عمل کام جن کا حکم دیئے جاتے ان پر عمل کرتے پس جو شخص ان سے ہاتھ کے ساتھ جہاد کرے مومن ہے اور جو دل کے ساتھ جہاد کرے وہ بھی مومن ہے اور جو زبان کے ساتھ جہاد کرے وہ بھی مومن ہے اس کے بعد رائی کے دانہ کے برابر ایمان کا درجہ بھی باقی نہیں۔ (مسلم)

الثَّالِثُ :-

تیسری حدیث :-

۱۸۸ - عَنْ اَبِي الْوَلِيْدِ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ

حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر تنگی، آسانی، خوشی، ناخوشی اور ہم پر ترجیح دینے اور ہم امارت دلی اہلیت رکھنے والوں سے امارت پر جھگڑا نہ کرنے ہاں اگر کھلا

وَعَلَى أَثَرَةٍ عَلَيْنَا وَعَلَى أَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ إِلَّا أَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِنَ اللهِ تَعَالَى فِيهِ بُرْهَانٌ، وَعَلَى أَنْ نَقُولَ بِالْحَقِّ أَيْنَمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"اَلْمَنْشَطُ وَالْمَكْرَهُ" بِفَتْحِ مِيمَيْهِمَا أَيْ فِي السَّهْلِ وَالصَّعْبِ وَالْأَثَرَةُ الِاخْتِصَاصُ بِالْمُشْتَرَكِ وَقَدْ سَبَقَ بَيَانُهَا. "بَوَاحًا" بِفَتْحِ الْبَاءِ الْمُوَحَّدَةِ وَبَعْدَهَا وَاوٌ ثُمَّ أَلِفٌ ثُمَّ حَاءٌ مُهْمَلَةٌ: أَيْ ظَاهِرًا لَا يَحْتَمِلُ تَأْوِيلًا.

کفریہ اعمال سرزد ہوں جن پر اللہ کی طرف سے دلیل موجود ہو اور ہر جگہ حق بات کہنے اور اللہ کے احکام میں کسی ملامت کنندہ کی ملامت سے خوف زدہ نہ ہونے پر سمع و اطاعت کی بیعت کی (بخاری، مسلم)

"المنشط والمکرہ": دونوں کی میم فتح کے ساتھ آسانی، دشواری کے معنی ہیں۔ "اثرہ" مشترک چیز کو خاص کرنے کو کہتے ہیں۔ "بواحا" موحدہ کے فتحہ اور اس کے بعد واؤ پھر الف پھر ح مہملہ یعنی خوب ظاہر جس میں کسی قسم کی تاویل نہ ہو۔

الرَّابِعُ:

۱۸۹- عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَثَلُ الْقَائِمِ فِي حُدُودِ اللهِ وَالْوَاقِعِ فِيهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهَمُوا عَلَى سَفِينَةٍ فَصَارَ بَعْضُهُمْ أَعْلَاهَا وَبَعْضُهُمْ أَسْفَلَهَا وَكَانَ الَّذِينَ فِي أَسْفَلِهَا إِذَا اسْتَقَوْا مِنَ الْمَاءِ مَرُّوا عَلَى مَنْ فَوْقَهُمْ فَقَالُوا: لَوْ أَنَّا خَرَقْنَا فِي نَصِيبِنَا خَرْقًا وَلَمْ نُؤْذِ مَنْ فَوْقَنَا فَإِنْ تَرَكُوهُمْ وَمَا أَرَادُوا هَلَكُوا جَمِيعًا وَإِنْ أَخَذُوا عَلَى أَيْدِيهِمْ نَجَوْا وَنَجَوْا جَمِيعًا» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

"اَلْقَائِمُ فِي حُدُودِ اللهِ تَعَالَى" [illegible] وَقْعِهَا

چوتھی حدیث:-

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔اس شخص کی مثال جو اللہ کی حدود کا انکار کرنے والا ہے۔ اور جو ان کا ارتکاب کرنے والا ہے۔ان لوگوں کی طرح ہے جو ایک کشتی پر قرعہ ڈال کر سوار ہوئے بعض لوگ اس کے اوپر اور بعض نچلے حصے میں آ گئے۔نچلے درجے میں رہنے والے جب پانی لینے جاتے ہیں تو اپنے سے اوپر والے درجے کے لوگوں پر ان کا گزر ہوتا ہے پھر نچلے درجے والے لوگوں نے محسوس کیا کہ اگر ہم اپنے درجے میں ہی رہ کر کشتی میں سوراخ کر لیں،(اور پانی حاصل کر لیا کریں) اس سے ہم اوپر کے درجے والوں کو تکلیف میں نہ ڈالیں تو بہتر ہے۔ اگر اوپر کے درجے والے ان کو اسی حالت پر چھوڑ دیں۔ تو وہ تمام کے تمام ہلاک ہو جائیں گے اور اگر ان کے ہاتھ کو پکڑ لیں گے یعنی انہیں سوراخ کرنے سے باز رکھیں گے تو تمام نجات پا جائیں گے۔ (بخاری)

"القائم فی حدود اللہ" یعنی حدود اللہ کا انکار کرنے والا۔ اِن کو دفع کرنے اور مٹانے میں دلچسپی لینے

وَ اَرَادَ بِهَا وَ الْمُرَادُ بِالْحُدُوْدِ: مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ وَ "اسْتَهَمُوْا": اقْتَرَعُوْا

والا اور حدود وہ چیزیں ہیں جن سے اللہ نے منع کیا ہے۔ "استھموا" انہوں نے قرعہ ڈالا۔

الْخَامِسُ :-

پانچویں حدیث :-

۱۹۰- عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اُمِّ سَلَمَةَ هِنْدٍ بِنْتِ اَبِيْ اُمَيَّةَ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ : اَنَّهُ يُسْتَعْمَلُ عَلَيْكُمْ اُمَرَآءُ فَتَعْرِفُوْنَ وَ تُنْكِرُوْنَ فَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ بَرِئَ وَ مَنْ اَنْكَرَ فَقَدْ سَلِمَ وَ لٰكِنْ مَنْ رَضِيَ وَ تَابَعَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا نُقَاتِلُهُمْ؟ قَالَ : لَا مَا اَقَامُوْا فِيْكُمُ الصَّلٰوةَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ام سلمہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان فرماتی ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ تم پر کچھ حاکم ایسے مقرر کئے جائیں گے کہ تم ان کے بعض کاموں کو پسند کرو گے اور بعض کو ناپسند کرو گے پس جو شخص ان کے بُرے کاموں پر کراہت کا اظہار کرے گا وہ بری ہو گیا۔ اور جو شخص انکار کریگا۔ وہ محفوظ رہے گا۔ لیکن جو شخص ان کے کاموں سے خوش ہوا اور ان کی پیروی کی۔ صحابہ کرام نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ کیا ہم ان سے جنگ نہ کریں۔ آپ نے فرمایا نہیں جب تک کہ وہ تم میں نماز ادا کرتے رہیں۔ (مسلم)

مَعْنَاهُ : مَنْ كَرِهَ بِقَلْبِهٖ وَ لَمْ يَسْتَطِعْ اِنْكَارًا بِيَدٍ وَّلَا لِسَانٍ فَقَدْ بَرِئَ مِنَ الْاِثْمِ وَ اَدّٰى وَظِيْفَتَهٗ وَ مَنْ اَنْكَرَ بِحَسَبِ طَاقَتِهٖ فَقَدْ سَلِمَ مِنْ هٰذِهِ الْمَعْصِيَةِ وَ مَنْ رَضِيَ بِفِعْلِهِمْ وَ تَابَعَهُمْ فَهُوَ الْعَاصِيْ ٭

امام نوویؒ فرماتے ہیں۔ اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جو شخص دل سے بُرا جانے گا لیکن ہاتھ اور زبان کے ساتھ کراہت کے اظہار کی طاقت نہ پائے گا وہ گناہ سے بچ گیا۔ اور اس نے اپنی ذمہ داری کو ادا کر دیا۔ اور جو شخص اپنی طاقت کے مطابق انکار کرے۔ وہ بھی اس گناہ سے محفوظ رہا۔ اور جو شخص انکے کام پر راضی ہو گیا اور انکا تابع بن گیا پس وہ نافرمان

السَّادِسُ :-

چھٹی حدیث

۱۹۱- عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اُمِّ الْحَكَمِ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَزِعًا يَقُوْلُ : لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ ، فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَاجُوْجَ وَ مَاجُوْجَ مِثْلُ هٰذِهٖ" وَ حَلَّقَ بِاِصْبَعَيْهِ الْاِبْهَامِ وَ الَّتِيْ تَلِيْهَا فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَهْلِكُ

حضرت زینب بنت جحشؓ ام المومنین بیان کرتی ہیں۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ان کے پاس گھبراہٹ کے عالم میں تشریف لائے۔ آپ فرما رہے تھے لا الٰہ الا اللہ عرب کے لئے ہلاکت ہے۔ اس شر سے جو قریب آ چکا ہے۔ آج یاجوج ماجوج کی دیوار کو اس قدر کھول دیا گیا ہے۔ آپ نے انگوٹھے کے ساتھ متصل انگلی کے ساتھ حلقہ بناتے ہوئے اشارہ فرمایا۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ۔ کیا ہم تباہ و برباد ہو جائیں گے۔ جب کہ ہم میں

وَفِيْنَا الصّٰلِحُوْنَ ؟ قَالَ : نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ » مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

السَّابِعُ :۔

۱۹۲ ۔ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : « إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوْسَ فِي الطُّرُقَاتِ » فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ فِيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ « فَإِذَا أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجْلِسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيْقَ حَقَّهُ » قَالُوْا وَمَا حَقُّ الطَّرِيْقِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْأَذٰى وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ » مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

الثَّامِنُ :۔

۱۹۳ ۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأٰى خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فِيْ يَدِ رَجُلٍ فَنَزَعَهُ فَطَرَحَهُ وَقَالَ « يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ إِلٰى جَمْرَةٍ مِنْ نَارٍ فَيَجْعَلُهَا فِيْ يَدِهٖ » فَقِيْلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : خُذْ خَاتَمَكَ انْتَفِعْ بِهٖ ۔ قَالَ : لَا وَاللّٰهِ لَا آخُذُهُ أَبَدًا وَقَدْ طَرَحَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ » رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

التَّاسِعُ :۔

۱۹۴ ۔ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْحَسَنِ

نیک لوگ موجود ہونگے۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں۔ جب کہ خباثتیں زیادہ ہو جائیں گی۔ (بخاری، مسلم)

ساتویں حدیث

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا راستوں میں بیٹھنے سے پرہیز کرو۔ لوگوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ۔ ہمارے لئے مجلسوں کا لگانا ضروری ہوتا ہے۔ جن میں ہم باتیں کرتے ہیں آپ نے فرمایا۔ اگر تمہیں مجالس قائم کرنا ضروری ہے۔ تو راستے کا حق ادا کرنا ہوگا۔ صحابہ نے عرض کیا۔ راستے کا حق کیا ہے۔ آپ نے فرمایا نگاہ نیچے کرنا۔ اور تکلیف دینے والی چیز کو روکنا۔ اور سلام کا جواب دینا۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا۔ (بخاری، مسلم)

آٹھویں حدیث :۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی آپ نے اس کے ہاتھ سے نکال کر اسے پھینک دیا۔ اور فرمایا کہ تم آگ کی چنگاری ہاتھ میں اٹھانے کا ارادہ کرتے ہو۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے تشریف لے جانے کے بعد اس آدمی سے کہا گیا۔ کہ تو اپنی انگوٹھی کو اٹھا لے۔ اور اس کے ساتھ فائدہ حاصل کر۔ اس شخص نے جواب دیا۔ یعنی اللہ کی قسم میں اسکو کبھی نہیں اٹھاؤنگا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو پھینک دیا ہے (مسلم)

نویں حدیث :۔

حضرت ابو سعید حسن بصریؒ سے روایت

الْبَصْرِيِّ أَنَّ عَائِذَ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَخَلَ عَلَى عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ فَقَالَ: أَيْ بُنَيَّ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ «إِنَّ شَرَّ الرِّعَاءِ الْحُطَمَةُ فَإِيَّاكَ أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ» فَقَالَ لَهُ: اجْلِسْ فَإِنَّمَا أَنْتَ مِنْ نُخَالَةِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: وَهَلْ كَانَتْ لَهُمْ نُخَالَةٌ إِنَّمَا كَانَتِ النُّخَالَةُ بَعْدَهُمْ وَفِي غَيْرِهِمْ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ہے۔ کہ عائذ بن عمروؓ عبید اللہ بن زیاد کے پاس آیا۔ اور اس کو کہا اے لڑکے۔ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے فرماتے تھے۔ کہ بدترین چرواہے (حکام) وہ ہیں۔ جو ظلم و ستم کرتے ہیں۔ پس تو اپنے آپ کو ان سے بچائے۔ ابن زیاد نے اس سے کہا۔ بیٹھ جاؤ۔ کیوں کہ تم تو رسول اللہؐ کے صحابہؓ سے بمنزلہ بھوسہ کے ہو۔ عائذ نے کہا۔ کیا صحابہؓ کے لیے بھوسہ تھا یعنی صحابہ میں کوئی بدترین انسان نہ تھا۔ بدترین انسان تو ان کے بعد یا ان کے علاوہ ہیں ہے (مسلم)

الْعَاشِرُ:-

١٩٥- عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ أَوْ لَيُوشِكَنَّ اللّٰهُ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِنْهُ ثُمَّ تَدْعُونَهُ فَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

دسویں حدیث :-

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس ذات پاک کی قسم جس کے ہاتھ میری جان ہے۔ تم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو یا ضرور عن قریب تم پر اپنی طرف سے عذاب نازل کرے گا۔ پھر تم اس سے دُعا کرو گے۔ لیکن تمھاری دُعا قبول نہ ہوگی (ترمذی) اس نے کہا حدیث حسن ہے۔

الْحَادِي عَشَرَ

١٩٦- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «أَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةُ عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

گیارہویں حدیث :-

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے۔ کہ نبی کریمؐ نے فرمایا کہ ظالم بادشاہ کے سامنے کلمہ حق کہنا بہترین جہاد ہے (ابوداؤد ترمذی) اس نے کہا۔ حدیث حسن ہے۔

الثَّانِي عَشَرَ:-

١٩٧- عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ طَارِقِ

بارھویں حدیث

حضرت ابو عبد اللہ طارق بن شہابؓ

ابن شہاب البجلی الأحمسی رضی اللہ عنہ أن رجلا سأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد وضع رجلہ فی الغرز: أی الجہاد أفضل؟ قال: کلمۃ حق عند سلطان جائر» رواہ النسائی بإسناد صحیح۔

«الغرز» بغین معجمۃ مفتوحۃ ثم راء ساکنۃ ثم زای وہو رکاب کور الجمل إذا کان من جلد أو خشب وقیل لا یختص بجلد وخشب۔

الثالث عشر:-

۱۹۸- عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: إن أول ما دخل النقص علی بنی إسرائیل أنہ کان الرجل یلقی الرجل فیقول: یا ہذا اتق اللہ ودع ما تصنع فإنہ لا یحل لک ثم یلقاہ من الغد وہو علی حالہ فلا یمنعہ ذلک أن یکون أکیلہ وشریبہ وقعیدہ فلما فعلوا ذلک ضرب اللہ قلوب بعضہم ببعض ثم قال لعن الذین کفروا من بنی إسرائیل علی لسان داود وعیسی ابن مریم ذلک بما عصوا وکانوا یعتدون کانوا لا یتناہون عن منکر فعلوہ لبئس ما کانوا یفعلون تری کثیرا منہم یتولون الذین کفروا لبئس ما قدمت لہم أنفسہم ،،

إلی قولہ "فاسقون" ثم قال: کلا

سے روایت ہے۔ کہ ایک آدمی نے نبی کریمؐ سے پوچھا (جب کہ آپؐ نے اپنا پاؤں رکاب میں رکھا ہوا تھا۔) کون سا جہاد افضل ہے آپؐ نے فرمایا۔ ظالم بادشاہ کے سامنے حق کی بات کہنا۔ (نسائی) صحیح سند کے ساتھ۔

" الغرز" غین معجمہ مفتوحہ اس کے بعد را ساکنہ اس کے بعد زا کے ساتھ ہے۔ اونٹ کے زین کا رکاب ہے جبکہ وہ چمڑے یا لکڑی سے ہو۔ اور بعض نے کہا چمڑے اور لکڑی کی خصوصیت ضروری نہیں (بلکہ عام ہے)

تیرھویں حدیث :-

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے اس نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں اولاً جو کمزوری رونما ہوئی۔ یہ تھی۔ کہ ایک دوسرے سے ملاقات کرتا اور اسے کہتا اے انسان اللہ سے ڈر اور جو کام تو کر رہا ہے۔ اس کو چھوڑ دے یہ تیرے لئے حلال نہیں ہے پھر دوسرے دن اسکو اسی حالت میں پاتا تو اس کو یہ بات نہ روکتی۔ بلکہ وہ اس کے ساتھ کھانے پینے بیٹھنے میں شامل ہو جاتا جب انہوں نے یہ کیا۔ تو اللہ پاک نے ان کے دلوں کو ایک جیسا کر دیا۔ (یعنی انکے دل زنگ آلود اور سخت ہو گئے۔ پھر آپ نے فرمایا۔ ارشاد خداوندی ہے۔ جو لوگ بنی اسرائیل میں کافر ہوئے۔ ان پر داؤد علیہ السلام اور عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی زبان سے لعنت کی گئی۔ یہ اسلئے کہ نافرمانی کرتے تھے۔ اور حد سے تجاوز کرتے تھے۔ (اور) برے کاموں سے جو وہ کرتے تھے۔ ایک دوسرے کو روکتے نہیں تھے۔ بلاشبہ وہ برا کرتے تھے تم ان میں سے بہتوں کو دیکھو گے۔ کہ کافروں سے دوستی رکھتے ہیں۔ انہوں نے جو کچھ آگے بھیجا ہے۔ برا ہے (وہ یہ)

وَاللهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ وَلَتَأْخُذُنَّ عَلَى يَدِ الظَّالِمِ وَلَتَأْطِرُنَّهُ عَلَى الْحَقِّ أَطْرًا وَلَتَقْصُرُنَّهُ عَلَى الْحَقِّ قَصْرًا أَوْ لَيَضْرِبَنَّ اللهُ بِقُلُوبِ بَعْضِكُمْ عَلَى بَعْضٍ ثُمَّ لَيَلْعَنَنَّكُمْ كَمَا لَعَنَهُمْ» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ. هٰذَا لَفْظُ أَبِي دَاوُدَ، وَلَفْظُ التِّرْمِذِيِّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَقَعَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ فِي الْمَعَاصِي نَهَتْهُمْ عُلَمَاؤُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوا فَجَالَسُوهُمْ فِي مَجَالِسِهِمْ وَوَاكَلُوهُمْ وَشَارَبُوهُمْ فَضَرَبَ اللهُ قُلُوبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ وَلَعَنَهُمْ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ فَجَلَسَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ: لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ حَتَّى تَأْطِرُوهُمْ عَلَى الْحَقِّ أَطْرًا».

قَوْلُهُ: «تَأْطِرُوهُمْ» أَيْ تَعْطِفُوهُمْ «وَلَتَقْصُرُنَّهُ» أَيْ لَتَحْبِسُنَّهُ.

کہ خدا ان سے ناخوش ہوا۔ اور وہ ہمیشہ عذاب میں مبتلا رہیں گے۔ اور اگر وہ خدا پر اور پیغمبر پر اور جو کتاب ان پر نازل ہوئی تھی۔ اس پر یقین رکھتے۔ تو ان لوگوں کو دوست نہ بناتے۔ لیکن ان میں اکثر بدکردار ہیں[1] پھر آپ نے فرمایا۔ ہرگز نہیں۔ خدا کی قسم تم امر بالمعروف کرو اور نہی عن المنکر کرو۔ اور ظالم کے ہاتھ کو پکڑو اور اسے حق بات پر آمادہ کرو۔ اور اس پر پابند کرو۔ ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے سب کے دلوں کو یکساں کر دیگا۔ پھر تم پر لعنت اتار دیگا۔ جیسا کہ بنی اسرائیل پر لعنت کی۔ (ابوداؤد و ترمذی) (ترمذی نے کہا۔ حدیث حسن ہے) یعنی الفاظ ابوداؤد کے ہیں۔ اور ترمذی کے الفاظ یہ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بنو اسرائیل نافرمانیوں میں مبتلا ہو گئے۔ تو ان کو انکے علماء نے منع کیا۔ لیکن وہ باز نہ آئے پھر علماء انکی مجلسوں میں انکے ساتھ بیٹھنے لگے۔ اور انکے ہم نوالہ و ہم پیالہ بن گئے تو اللہ پاک نے انکے دلوں کو سیاہ کر دیا۔ اور سب کے دلوں کو یکساں کر دیا۔ اور داؤد اور عیسیٰ بن مریم کی زبان سے انکو ملعون قرار دیا۔ اسلئے کہ وہ نافرمان تھے اور حدود سے تجاوز کر گئے۔ راوی کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ٹیک لگائے بیٹھے تھے کہ آپ اٹھ بیٹھے اور آپ نے فرمایا نہیں قسم ہے اس ذات پاک کی جسکے قبضہ میں میری جان ہے تمہیں انکو حق پر آمادہ کرنا ہوگا۔

"تاطروہم" ان کو نرم کرو "لتقصرنہ" ان کو حق پر روکے رکھو۔

الرَّابِعُ عَشَرَ:-

١٩٩- عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَقْرَءُونَ هٰذِهِ الْآيَةَ[2] يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ» وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

چودھویں حدیث:-

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا۔ اے لوگو تم یہ آیت پڑھتے ہو۔ کہ اے ایمان والو تم اپنے آپ کا خیال رکھو۔ تمہیں وہ لوگ ضرر نہیں پہنچا سکتے جو گمراہ ہو گئے جب تم ہدایت پر ہو گے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ فرماتے تھے

[1] سورۃ المائدۃ (۷۸ - ۸۱) [2] سورۃ النسآء ۸۵ -

وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوُا الظَّالِمَ فَلَمْ يَأْخُذُوا عَلَىٰ يَدَيْهِ أَوْشَكَ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ مِّنْهُ » رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ ، وَالتِّرْمِذِيُّ ، وَالنَّسَائِيُّ بِأَسَانِيْدَ صَحِيْحَةٍ ۔

کہ جب لوگ ظالم کو دیکھیں اور اس کے ہاتھ نہ پکڑیں۔ تو قریب ہے۔ کہ عذاب خداوندی ان سب کو اپنی لپیٹ میں لے لے۔ (ابوداؤد و ترمذی نسائی) صحیح اسانید کے ساتھ۔

(۲۴)

بَابُ تَغْلِيْظِ عُقُوْبَةِ مَنْ أَمَرَ بِمَعْرُوْفٍ أَوْ نَهٰى عَنْ مُّنْكَرٍ وَّخَالَفَ قَوْلُهُ فِعْلَهُ!

امر بالمعروف نہی عن المنکر کرنیوالے کا عمل قول کے مطابق نہ ہونے کی صورت میں عذاب خداوندی کا بیان

(۸۹) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی[1] « أَتَأْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ وَأَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتَابَ ط أَفَلَا تَعْقِلُوْنَ »

ارشاد خداوندی ہے: (یہ) کیا (عقل کی بات ہے کہ) تم لوگوں کو نیکی کرنے کو کہتے ہیں اور اپنے تئیں فراموش کئے دیتے ہو حالانکہ تم کتاب (خدا) بھی پڑھتے ہو کیا تم سمجھتے نہیں[1]

(۹۰) وَقَالَ تَعَالٰی[2] يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ؟

نیز فرمایا: مومنو! تم ایسی باتیں کیوں کہا کرتے ہو جو کیا نہیں کرتے خدا اس بات سے سخت بیزار ہے کہ ایسی بات کہو جو کرو نہیں

(۹۱) وَقَالَ تَعَالٰی[3] إِخْبَارًا عَنْ شُعَيْبٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا أُرِيْدُ أَنْ أُخَالِفَكُمْ إِلٰى مَا أَنْهَاكُمْ عَنْهُ ۔

حضرت شعیب علیہ السلام کے بارے خبر دیتے ہوئے فرمایا: اور میں نہیں چاہتا کہ جس امر سے میں تمہیں منع کروں خود اس کو کرنے لگوں[3]

۲۰۰ - وَعَنْ أَبِيْ زَيْدٍ أُسَامَةَ ابْنِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : يُؤْتٰى بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقٰى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ أَقْتَابُ بَطْنِهِ فَيَدُوْرُ بِهَا كَمَا

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے قیامت کے دن ایک آدمی کو دوزخ میں ڈالا جائے گا تو اس کے پیٹ کی آنتیں باہر نکل پڑیں گی وہ آنتوں کو لئے کر یوں گھومے گا جیسا کہ گدھا چکی کے گرد گھومتا ہے چنانچہ دوزخی اس کے پاس جمع ہو کر کہیں گے۔ اے فلاں! تیرا حال ایسا کیا

[1] البقرة آية ٤٤ [2] سورة الصف آية ٢-٣ [3] سورة هود آية ٨٨

الْحِمَارُ فِي الرَّحَا فَيَجْتَمِعُ إِلَيْهِ أَهْلُ النَّارِ فَيَقُولُونَ: يَا فُلَانُ مَالَكَ؟ أَلَمْ تَكُنْ تَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ؟ فَيَقُولُ: بَلَى كُنْتُ آمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا آتِيهِ وَأَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

قَوْلُهُ: تَنْدَلِقُ " هُوَ بِالدَّالِ الْمُهْمَلَةِ وَمَعْنَاهُ تَخْرُجُ - وَالْأَقْتَابُ الْأَمْعَاءُ وَاحِدُهَا قِتْبٌ ۔

ہے کیا تو نیک کاموں کا حکم نہیں دیا کرتا تھا۔ اور بُرے کاموں سے روکتا نہیں تھا وہ کہے گا ہاں میں نیک کاموں کی تلقین کرتا تھا لیکن خود نیک کام نہیں کرتا تھا اور بُرے کاموں سے روکتا تھا لیکن خود ان کا مرتکب ہوتا تھا۔ (بخاری، مسلم)

"تندلق" دال مہملہ کے ساتھ معنی ہے نکل پڑیں گی۔ "اقتاب" اس کا واحد قتب ہے انتڑیوں پر اطلاق ہوتا ہے۔

(۲۵)

بَابُ الْأَمْرِ بِأَدَاءِ الْأَمَانَةِ

امانت ادا کرنے کا حکم

(۹۲) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى[1]: إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلٰى أَهْلِهَا "

ارشادِ خداوندی ہے: خدا تم کو حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانتیں ان کے حوالے کر دیا کرو[1]

(۹۳) وَقَالَ تَعَالٰى[2]: " إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَنْ يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا "

نیز فرمایا: ہم نے (بار) امانت کو آسمانوں اور زمین پر پیش کیا تو انہوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے اور انسان نے اس کو اٹھا لیا بے شک وہ ظالم اور جاہل تھا[2]

۲۰۱ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ " آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ " مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ: " وَإِنْ صَامَ وَصَلّٰى وَزَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ " ۔

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق کی تین علامتیں ہیں جب بات کرتا ہے کذب بیانی سے کام لیتا ہے جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے (بخاری، مسلم) ایک روایت میں ہے اگرچہ روزہ رکھے اور نماز پڑھے اور اپنے آپ کو مسلمان سمجھے۔

۲۰۲ - عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ

دوسری حدیث: حضرت حذیفہ بن یمانؓ بیان

[1] سورة النساء آية ۵۸ [2] سورة الاحزاب آية ۷۲

اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدِیْثَیْنِ قَدْ رَأَیْتُ أَحَدَھُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ: حَدَّثَنَا أَنَّ الْأَمَانَۃَ نَزَلَتْ فِیْ جَذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ ثُمَّ نَزَلَ الْقُرْآنُ فَعَلِمُوْا مِنَ الْقُرْآنِ وَعَلِمُوْا مِنَ السُّنَّۃِ، ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِ الْأَمَانَۃِ فَقَالَ: یَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَۃَ فَتُقْبَضُ الْأَمَانَۃُ مِنْ قَلْبِہٖ فَیَظَلُّ أَثَرُھَا مِثْلَ الْوَکْتِ ثُمَّ یَنَامُ النَّوْمَۃَ فَتُقْبَضُ الْأَمَانَۃُ مِنْ قَلْبِہٖ فَیَظَلُّ أَثَرُھَا مِثْلَ أَثَرِ الْمَجْلِ کَجَمْرٍ دَحْرَجْتَہٗ عَلٰی رِجْلِکَ فَنَفِطَ فَتَرَاہُ مُنْتَبِرًا وَلَیْسَ فِیْہِ شَیْءٌ، ثُمَّ أَخَذَ حَصَاۃً فَدَحْرَجَہٗ عَلٰی رِجْلِہٖ "فَیُصْبِحُ النَّاسُ یَتَبَایَعُوْنَ فَلَا یَکَادُ أَحَدٌ یُؤَدِّی الْأَمَانَۃَ حَتّٰی یُقَالَ: إِنَّ فِیْ بَنِیْ فُلَانٍ رَجُلًا أَمِیْنًا، حَتّٰی یُقَالَ لِلرَّجُلِ مَا أَجْلَدَہٗ مَا أَظْرَفَہٗ مَا أَعْقَلَہٗ وَمَا فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ حَبَّۃٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ إِیْمَانٍ وَلَقَدْ أَتٰی عَلَیَّ زَمَانٌ وَمَا أُبَالِیْ أَیَّکُمْ بَایَعْتُ: لَئِنْ کَانَ مُسْلِمًا لَیَرُدَّنَّہٗ عَلَیَّ دِیْنُہٗ، وَإِنْ کَانَ نَصْرَانِیًّا أَوْ یَہُوْدِیًّا لَیَرُدَّنَّہٗ عَلَیَّ سَاعِیْہِ وَأَمَّا الْیَوْمَ فَمَا کُنْتُ أُبَایِعُ مِنْکُمْ إِلَّا فُلَانًا" مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

قَوْلُہٗ "جَذْرٌ" بِفَتْحِ الْجِیْمِ وَإِسْکَانِ الذَّالِ الْمُعْجَمَۃِ وَھُوَ أَصْلُ الشَّیْءِ وَ"الْوَکْتُ" بِالتَّاءِ

کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے پاس دو حدیثیں بیان فرمائیں ان میں سے ایک کا میں مشاہدہ کر چکا ہوں اور دوسری کا منتظر ہوں۔ آپ نے ہمیں بیان فرمایا کہ امانت لوگوں کے دلوں کے درمیان نزول ہوا تھا پھر قرآن نازل ہوا تو انہوں نے قرآن سے علم حاصل کیا اور سنت سے علم سیکھا پھر آپ نے ہمیں امانت کے اٹھائے جانے کے متعلق بتایا کہ آدمی نیند سے بیدار ہوگا۔ تو اس کے دل سے امانت چھین جائے گی اور اس کا دھندلا سا اثر باقی رہ جائے گا۔ پھر سو کر نیند سے بیدار ہوگا تو اسکے دل سے باقی ماندہ حصہ بھی نکال لیا جائے گا اور آبلہ کی مانند اثر باقی رہ جائے گا۔ جیسا کہ آگ کی چنگاری کو تو اپنے پاؤں پر لڑھکائے اس سے چھالا نمودار ہو جائے اور وہ اُبھرا ہوا نظر آئے لیکن اس میں کوئی چیز نہیں (تمثیل بیان فرماتے ہوئے آپ نے ایک کنکر اٹھایا اور اسکو اپنے پاؤں پر گرایا) اس کے بعد لوگوں کی یہ حالت ہو جائے گی کہ خرید و فروخت کریں گے لیکن کوئی انسان ایسا نہیں ہوگا جو امانت ادا کرنے والا ہو۔ یہاں تک کہ کہا جائے گا کہ فلاں قبیلہ میں ایک امانت دار آدمی موجود ہے اسی طرح ایک آدمی کے بارے عام تاثر یہ ہوگا کہ وہ بہت بانداز مضبوط ہوشیار عقلمند ہے حالانکہ اس کے دل میں رائی کے برابر ایمان نہیں ہوگا۔ (حذیفہ بیان کرتے ہیں) مجھ پر ایسا وقت بھی آیا ہے کہ مجھے اس بات کا کچھ خیال نہیں ہوتا تھا کہ میں خرید و فروخت کس قسم کے انسان سے کر رہا ہوں اس لئے کہ اگر وہ مسلمان ہے تو اسکی دینداری کا جذبہ میرے حق کو مجھ تک پہنچا دیگا اور اگر عیسائی یا یہودی ہے تو اس کا حاکم اس سے میرے حق کو واپس دلوائیگا۔ لیکن آج (اس دور میں) چند مخصوص انسانوں کے علاوہ اور کسی سے خرید و فروخت کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں (بخاری مسلم)

"جذر" جیم کے فتح اور ذال معجمہ کے سکون کے ساتھ کسی چیز کے اصل کو کہتے ہیں۔ "وکت" تا مثناۃ کے ساتھ۔ معمولی نشان کو کہتے ہیں۔

الْمُشْتَاةِ مِنْ فَوْقٍ: الْأَثَرُ الْيَسِيرُ وَالْمَجْلُ، بِفَتْحِ الْمِيمِ وَإِسْكَانِ الْجِيمِ وَهُوَ تَنَفُّطٌ فِي الْيَدِ وَنَحْوِهَا مِنْ أَثَرِ عَمَلٍ وَغَيْرِهِ. قَوْلُهُ مُنْتَبِرًا مُرْتَفِعًا. قَوْلُهُ «سَاعِيهِ» الْوَالِي عَلَيْهِ.

"المجل": میم کی فتح اور جیم کی سکون کے ساتھ۔ کام کرنے کی وجہ سے ہاتھوں پر جو نشانات ابھر آتے ہیں۔
"منتبرا" ابھرنے والا
"ساعیہ" اس کا حاکم

۲۰۳۔ وَعَنْ حُذَيْفَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَجْمَعُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى النَّاسَ فَيَقُومُ الْمُؤْمِنُونَ حَتّٰى تُزْلَفَ لَهُمُ الْجَنَّةُ فَيَأْتُونَ آدَمَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَيَقُولُونَ: يَا أَبَانَا اسْتَفْتِحْ لَنَا الْجَنَّةَ فَيَقُولُ: وَهَلْ أَخْرَجَكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ إِلَّا خَطِيئَةُ أَبِيكُمْ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ اذْهَبُوا إِلَى ابْنِي إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ اللّٰهِ قَالَ فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُ إِبْرَاهِيمُ: لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ إِنَّمَا كُنْتُ خَلِيلًا مِنْ وَرَاءَ وَرَاءَ اعْمِدُوا إِلَى مُوسَى الَّذِي كَلَّمَهُ اللّٰهُ تَكْلِيمًا. فَيَأْتُونَ مُوسَى فَيَقُولُ: لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ اذْهَبُوا إِلَى عِيسَى كَلِمَةِ اللّٰهِ وَرُوحِهِ فَيَقُولُ عِيسَى لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ فَيَأْتُونَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُومُ فَيُؤْذَنُ لَهُ وَتُرْسَلُ الْأَمَانَةُ وَالرَّحِمُ فَيَقُومَانِ جَنْبَتَيِ الصِّرَاطِ يَمِينًا وَشِمَالًا فَيَمُرُّ أَوَّلُكُمْ كَالْبَرْقِ» قُلْتُ: بِأَبِي وَ

تیسری حدیث: حضرت حذیفہؓ اور حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمام انسانوں کو (میدان حشر میں) اکٹھا کریں گے ایمان دار لوگ کھڑے ہونگے تو جنت ان کے قریب کر دی جائے گی چنانچہ تمام لوگ آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور کہیں گے اے ہمارے ابا ہمارے لئے جنت کا دروازہ کھلوایئے آدمؑ جواب دیں گے تمہیں جنت سے تمہارے باپ کی غلطی نے نکالا تھا میرا مقام یہ نہیں ہے لہٰذا تم میرے بیٹے ابراہیم خلیل اللہ کے پاس جاؤ چنانچہ وہ حضرت ابراہیمؑ کے پاس پہنچیں گے وہ بھی فرمائیں گے کہ میں اس کی اہلیت نہیں رکھتا۔ میرا خلیل اللہ ہونا تو دور دور سے تھا لہٰذا تم موسیٰ پیغمبر کے پاس جاؤ جس سے خدا نے کلام فرمایا پس وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے وہ کہیں گے میں اس درجہ پر نہیں ہوں تم عیسیٰ پیغمبر کے پاس جاؤ جنہیں کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہونے کا شرف حاصل ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام جواب دیں گے میں اس قابل نہیں ہوں (بالآخر) سب لوگ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچیں گے چنانچہ آپ (بارگاہ الٰہی میں) کھڑے ہوں گے آپکو اجازت مرحمت ہوگی اور امانت، صلہ رحمی دونوں پلصراط کے دونوں دائیں بائیں کناروں میں کھڑی ہوجائیں گی پس تمہارا پہلا گروہ بجلی کی (تیز رفتاری) کی مانند پلصراط

أُمِّي أَيُّ شَيْءٍ كَمَرِّ الْبَرْقِ؟ قَالَ: أَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ يَمُرُّ وَيَرْجِعُ فِي طَرْفَةِ عَيْنٍ ثُمَّ كَمَرِّ الرِّيحِ ثُمَّ كَمَرِّ الطَّيْرِ وَأَشَدِّ الرِّجَالِ تَجْرِي بِهِمْ أَعْمَالُهُمْ وَنَبِيُّكُمْ قَائِمٌ عَلَى الصِّرَاطِ يَقُولُ: رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ حَتَّى تَعْجِزَ أَعْمَالُ الْعِبَادِ حَتَّى يَجِيءَ الرَّجُلُ لَا يَسْتَطِيعُ السَّيْرَ إِلَّا زَحْفًا وَفِي حَافَتَيِ الصِّرَاطِ كَلَالِيبُ مُعَلَّقَةٌ مَأْمُورَةٌ بِأَخْذِ مَنْ أُمِرَتْ بِهِ، فَمَخْدُوشٌ نَاجٍ، وَمُكَرْدَسٌ فِي النَّارِ» وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ إِنَّ قَعْرَ جَهَنَّمَ لَسَبْعُونَ خَرِيفًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قَوْلُهُ «وَرَاءَ وَرَاءَ» هُوَ بِالْفَتْحِ فِيهِمَا وَقِيلَ بِالضَّمِّ بِلَا تَنْوِينٍ وَمَعْنَاهُ لَسْتُ بِتِلْكَ الدَّرَجَةِ الرَّفِيعَةِ وَهِيَ كَلِمَةٌ تُذْكَرُ عَلَى سَبِيلِ التَّوَاضُعِ. وَقَدْ بَسَطْتُ مَعْنَاهَا فِي شَرْحِ صَحِيحِ مُسْلِمٍ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

۲۰۴ - وَعَنْ أَبِي خُبَيْبٍ «بِضَمِّ الْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ» عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا وَقَفَ الزُّبَيْرُ يَوْمَ الْجَمَلِ دَعَانِي فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَقَالَ: يَا بُنَيَّ إِنَّهُ لَا يُقْتَلُ الْيَوْمَ إِلَّا ظَالِمٌ أَوْ مَظْلُومٌ وَإِنِّي لَا أُرَانِي إِلَّا سَأُقْتَلُ الْيَوْمَ مَظْلُومًا وَإِنَّ مِنْ أَكْبَرِ هَمِّي لَدَيْنِي أَفَتَرَى دَيْنَنَا يُبْقِي مِنْ مَالِنَا شَيْئًا؟ ثُمَّ قَالَ: يَا بُنَيَّ بِعْ مَالَنَا وَاقْضِ دَيْنِي [illegible]

پر سے گزر جائے گا میں نے عرض کیا میرا ماں باپ آپ پر قربان ہو بجلی کے مانند گزر جائیگا کا مطلب کیا ہے آپ نے فرمایا کیا تم نے نہیں دیکھا کہ بجلی آنکھ جھپکنے میں آکر واپس بھی چلی جاتی ہے۔ پھر (دوسرا گروہ) ہوا کی مانند پھر پرندوں کی طرح اور دوڑنے کے تیز دوڑنے کی طرح گزریں گے اعمال کیمطابق سب کا گزرنا ہوگا اور تمہارے پیغمبر پلصراط پر کھڑے ہونگے اور دعا کرتے ہونگے اے پروردگار سلامتی عطا فرما اے پروردگار سلامتی عطا فرما تو جب لوگوں کے اعمال عاجز ہو جائینگے یہانتک کہ ایک آدمی چلنے کی طاقت نہ پاکر سرین کے بل گھسٹ کر آئیگا اور پلصراط کے دونوں کناروں پر آنکڑے لٹک رہے ہونگے وہ ان لوگوں کو پکڑ لینگے جنکے پکڑنے کا حکم ہوگا پس کچھ لوگ خراش زدہ ہوکر نجات حاصل کر سکیں گے اور کچھ لوگ دوزخ میں گرائے جائینگے اس ذات کی قسم جسکے ہاتھ میں ابو ہریرہ کی جان ہے جہنم کی گہرائی ستر سال کی مسافت کے برابر ہے (مسلم)

"وراء اور وراء" دونوں فتح کے ساتھ بعض کہتے ہیں دونوں پیش کے ساتھ بلا تنوین۔ مطلب یہ ہے کہ میں اتنے اونچے درجہ پر فائز نہیں عربی میں یہ کلمہ بطور تواضع کے استعمال ہوتا ہے امام نووی فرماتے ہیں کہ میں نے مسلم کی شرح میں اس کو بالتفصیل لکھا ہے۔ واللہ اعلم۔

(چوتھی حدیث) حضرت عبداللہ بن زبیرؓ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت زبیر جنگ جمل میں کھڑے ہوئے تو اس نے مجھے بلایا میں اس کے پہلو میں کھڑا تھا اس نے کہا اے میرے بیٹے! آج ظالم، مظلوم سے ایک ضرور قتل ہو جائے گا اور میں محسوس کر رہا ہوں کہ میں آج مظلومانہ کیفیت میں مارا جاؤں گا اور مجھے زیادہ فکر میرے قرضہ کا ہے کیا میرے قرض کے ادا ہونے کے بعد میرا مال باقی رہ جائے گا پھر آپ نے فرمایا بیٹے اپنا مال بیچ دو اور میرا قرضہ ادا کرو اور ثلث حصہ کی وصیت کی اور عبداللہ بن زبیر کے بیٹوں کے واسطے ثلث کی وصیت کی [illegible]

بِالثُّلُثِ وَثُلُثُهُ لِبَنِيهِ، يَعْنِي لِبَنِي
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ثُلُثُ الثُّلُثِ۔
قَالَ فَإِنْ فَضَلَ مِنْ مَالِنَا بَعْدَ قَضَاءِ
الدَّيْنِ شَيْءٌ فَثُلُثُهُ لِبَنِيكَ قَالَ هِشَامٌ
وَكَانَ وَلَدُ عَبْدِ اللّٰهِ قَدْ وَازٰى بَعْضَ بَنِي
الزُّبَيْرِ خُبَيْبٌ وَعَبَّادٌ وَلَهُ يَوْمَئِذٍ تِسْعَةُ
بَنِينَ وَتِسْعُ بَنَاتٍ۔ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ:
فَجَعَلَ يُوصِينِي بِدَيْنِهِ وَيَقُولُ: يَا
بُنَيَّ إِنْ عَجَزْتَ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَاسْتَعِنْ
عَلَيْهِ بِمَوْلَايَ۔ قَالَ: فَوَاللّٰهِ مَا دَرَيْتُ
مَا أَرَادَ حَتّٰى قُلْتُ: يَا أَبَتِ مَنْ مَوْلَاكَ؟
قَالَ: أَللّٰهُ قَالَ: مَا وَقَعْتُ فِي كُرْبَةٍ
مِنْ دَيْنِهِ إِلَّا قُلْتُ يَا مَوْلَى الزُّبَيْرِ
اقْضِ عَنْهُ دَيْنَهُ فَيَقْضِيهِ قَالَ:
فَقُتِلَ الزُّبَيْرُ وَلَمْ يَدَعْ دِينَارًا
وَلَا دِرْهَمًا إِلَّا أَرَضِينَ مِنْهَا الْغَابَةُ
وَإِحْدٰى عَشْرَةَ دَارًا بِالْمَدِينَةِ وَ
دَارَيْنِ بِالْبَصْرَةِ وَدَارًا بِالْكُوفَةِ
وَدَارًا بِمِصْرَ۔ قَالَ: وَإِنَّمَا كَانَ
دَيْنُهُ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ أَنَّ الرَّجُلَ
كَانَ يَأْتِيهِ بِالْمَالِ فَيَسْتَوْدِعُهُ إِيَّاهُ فَيَقُولُ
الزُّبَيْرُ: لَا وَلٰكِنْ هُوَ سَلَفٌ إِنِّي
أَخْشٰى عَلَيْهِ الضَّيْعَةَ وَمَا وَلِيَ إِمَارَةً
قَطُّ وَلَا جِبَايَةً وَلَا شَيْئًا إِلَّا أَنْ
يَكُونَ فِي غَزْوٍ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مَعَ أَبِي بَكْرٍ وَ
عُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ
عَبْدُ اللّٰهِ: فَحَسَبْتُ مَا كَانَ عَلَيْهِ مِنَ
الدَّيْنِ فَوَجَدْتُهُ أَلْفَيْ أَلْفٍ وَمِائَتَيْ

حصہ دیجیے۔ اگر قرض ادا کرنے کے بعد کچھ مال بچ جائے۔ تو اسکا تیسرا حصہ تیرے لڑکوں کو بطور وصیت کے دیا جائے۔ ہشام راوی بیان کرتا ہے۔ کہ عبداللہ کے بعض بیٹے زبیرؓ کے بعض بیٹوں (خبیب عباد) کے برابر ہوئے حصے میں یا عمر میں۔ زبیرؓ کے ان دنوں نو بیٹے اور نو بیٹیاں تھیں عبداللہ بن زبیرؓ نے کہا۔ کہ زبیرؓ مجھے اپنے قرض کے ادا کرنے کی وصیت کرتا تھا۔ اور کہتا تھا۔ اے میرے بیٹے اگر کچھ قرض ادا کرنے تو عاجز رہ جائے۔ تو میرے مولا سے مدد طلب کرنا۔ عبداللہؓ نے کہا۔ اللہ پاک کی قسم۔ میں نہ سمجھ سکا۔ کہ اس کا ارادہ کیا ہے۔ میں نے پوچھا اے ابا تیرا مولا کون ہے اس نے کہا۔ اللہ پاک ہے۔ عبداللہؓ بیان کرتے ہیں۔ مجھے اللہ کی قسم ہے۔ مجھے اسکے قرض کے بارے میں کچھ پریشانی لاحق ہوتی البتہ میں نے تعالیٰ سے زبیرؓ کے مولا۔ اس کا قرض ادا کر۔ پس اللہ تعالیٰ قرض کی ادائیگی کی کوئی صورت نکال دیتا۔ چنانچہ جب زبیرؓ قتل ہو گیا۔ اور اس نے اپنے پیچھے درہم اور دینار نہ چھوڑا البتہ دو زمینیں تھیں ایک غابہ میں تھی (غابہ جگہ کا نام ہے) اس کے علاوہ مدینہ منورہ میں گیارہ حویلیاں اور بصرہ میں دو حویلیاں کوفہ میں دو اور مصر میں ایک گھر تھا زبیرؓ کا قرض اس بناء کا تھا۔ کہ لوگ اسکے پاس امانت رکھنے کے لیے مال لاتے۔ زبیرؓ انہیں جواب دیتا۔ تیرا مال امانت نہیں البتہ قرض ہے میں خطرہ محسوس کرتا ہوں۔ کہ مال ضائع نہ ہو جائے اور وہ کبھی امارت کو کاۃ کی وصولی ٹیکس کی فراہمی کی ذمہ داریوں کو قبول نہیں کرتے تھے۔ اور نہ اسی طرح کسی دوسری صورت سے مال فراہم کرتے۔ البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور آپ کے خلفاء ابو بکرؓ عمرؓ عثمانؓ کے ساتھ جنگوں میں شریک ہوتا عبداللہؓ بیان کرتے ہیں۔ میں نے اس کے قرض کا حساب لگایا۔ تو بائیس لاکھ نکلا۔ چنانچہ حکیم بن حزام عبداللہ بن زبیرؓ سے ملا۔ اس سے پوچھا۔ اے میرے بھتیجے

أَلْفٍ: فَلَقِيَ حَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ عَبْدَ اللهِ ابْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ: يَا ابْنَ أَخِي كَمْ عَلَى أَخِي مِنَ الدَّيْنِ؟ فَكَتَمْتُهُ وَقُلْتُ: مِائَةُ أَلْفٍ. فَقَالَ حَكِيمٌ: وَاللهِ مَا أُرَى أَمْوَالَكُمْ تَسَعُ هٰذِهِ. فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: أَرَأَيْتَكَ إِنْ كَانَتْ أَلْفَيْ أَلْفٍ وَمِائَتَيْ أَلْفٍ؟ قَالَ: مَا أُرَاكُمْ تُطِيقُونَ هٰذَا فَإِنْ عَجَزْتُمْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَاسْتَعِينُوا بِي. قَالَ: وَكَانَ الزُّبَيْرُ اشْتَرَى الْغَابَةَ بِسَبْعِينَ وَمِائَةِ أَلْفٍ فَبَاعَهَا عَبْدُ اللهِ بِأَلْفِ أَلْفٍ وَسِتِّمِائَةِ أَلْفٍ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ: مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى الزُّبَيْرِ شَيْءٌ فَلْيُوَافِنَا بِالْغَابَةِ فَأَتَاهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ وَكَانَ لَهُ عَلَى الزُّبَيْرِ أَرْبَعُمِائَةِ أَلْفٍ، فَقَالَ لِعَبْدِ اللهِ: إِنْ شِئْتُمْ تَرَكْتُهَا لَكُمْ؟ قَالَ عَبْدُ اللهِ: لَا، قَالَ: فَإِنْ شِئْتُمْ جَعَلْتُمُوهَا فِيمَا تُؤَخِّرُونَ إِنْ أَخَّرْتُمْ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: لَا، قَالَ: فَاقْطَعُوا لِي قِطْعَةً، قَالَ عَبْدُ اللهِ: لَكَ مِنْ هٰهُنَا إِلَى هٰهُنَا. فَبَاعَ عَبْدُ اللهِ مِنْهَا فَقَضَى عَنْهُ دَيْنَهُ وَأَوْفَاهُ وَبَقِيَ مِنْهَا أَرْبَعَةُ أَسْهُمٍ وَنِصْفٌ، فَقَدِمَ عَلَى مُعَاوِيَةَ وَعِنْدَهُ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ وَالْمُنْذِرُ ابْنُ الزُّبَيْرِ وَابْنُ زَمْعَةَ. فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ: كَمْ قُوِّمَتِ الْغَابَةُ؟ قَالَ: كُلُّ سَهْمٍ بِمِائَةِ أَلْفٍ قَالَ: كَمْ بَقِيَ مِنْهَا؟ قَالَ: أَرْبَعَةُ أَسْهُمٍ وَنِصْفٌ فَقَالَ الْمُنْذِرُ بْنُ الزُّبَيْرِ: قَدْ أَخَذْتُ مِنْهَا

میرے بھائی پر کتنا قرض ہے۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے قرض چھپاتے ہوئے کہا۔ کہ ایک لاکھ قرض ہے۔ حکیم بن حزام نے کہا۔ اللہ پاک کی قسم۔ میں نہیں سمجھتا کہ تمھارا مال اتنے قرض کی ادائیگی کر سکے گا۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ ذرا بتلائیے۔ اگر قرض بائیس لاکھ ہو۔ حکیم نے کہا۔ میں نہیں سمجھتا ہوں۔ کہ تم اتنا قرض ادا کرنے کی طاقت رکھتے ہو پس اگر تم قرض ادا کرنے سے عاجز آجاؤ۔ تو مجھ سے مدد مانگو۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ زبیر رضی اللہ عنہ نے غابہ کی زمین ایک لاکھ ستر ہزار سے خریدی تھی۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس کو سولہ لاکھ کے عوض فروخت کر دیا۔ پھر لوگوں میں منادی کر دی۔ کہ جس کا زبیر رضی اللہ عنہ پر کچھ قرض ہو وہ ہمارے پاس غابہ میں آجائے۔ چنانچہ عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ آئے۔ اور اس کا زبیر رضی اللہ عنہ پر چار لاکھ قرض تھا۔ اس نے آکر عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے کہا۔ اگر تم چاہو۔ تو میں تمھارے لیے قرض معاف کر دوں۔ کہا جو عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا نہیں۔ اس نے کہا۔ اگر تم پسند کرو۔ تو تم اس کو تاخیر سے بھی ادا کر سکتے ہو۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ نہیں۔ اس نے کہا۔ تو پھر میرا حصہ الگ کر دو۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ کہ تیرا حصہ یہاں سے یہاں تک ہے۔ چنانچہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے غابہ کے حصہ کو فروخت کر کے اس کا تمام قرض ادا کر دیا۔ اور اس زمین سے ساڑھے چار حصے باقی رہ گئے۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ اور اس کے پاس عمرو بن عثمان رضی اللہ عنہ منذر بن زبیر رضی اللہ عنہ اور ابن زمعہ بیٹھے تھے۔ معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا۔ کہ غابہ کا کتنی قیمت پر فروخت ہوا ہے۔ اس نے کہا۔ ہر حصہ ایک لاکھ کا فروخت ہوا ہے۔ معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کتنے حصے باقی ہیں۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ ساڑھے چار حصے باقی ہیں۔ منذر بن زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ کہ ایک حصہ ایک

سَهْمًا بِمِائَةِ أَلْفٍ ، وَقَالَ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَدْ أَخَذْتُ مِنْهَا سَهْمًا بِمِائَةِ أَلْفٍ ، وَقَالَ ابْنُ زَمْعَةَ : قَدْ أَخَذْتُ سَهْمًا بِمِائَةِ أَلْفٍ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ : كَمْ بَقِيَ مِنْهَا ؟ قَالَ : سَهْمٌ وَنِصْفُ سَهْمٍ قَالَ : قَدْ أَخَذْتُهُ بِخَمْسِينَ وَمِائَةِ أَلْفٍ قَالَ : وَبَاعَ عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ نَصِيبَهُ مِنْ مُعَاوِيَةَ بِسِتِّ مِائَةِ أَلْفٍ - فَلَمَّا فَرَغَ ابْنُ الزُّبَيْرِ مِنْ قَضَاءِ دَيْنِهِ قَالَ بَنُو الزُّبَيْرِ : اقْسِمْ بَيْنَنَا مِيرَاثَنَا - قَالَ وَاللهِ لَا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ حَتَّى أُنَادِيَ بِالْمَوْسِمِ أَرْبَعَ سِنِينَ أَلَا مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى الزُّبَيْرِ دَيْنٌ فَلْيَأْتِنَا فَلْنَقْضِهِ فَجَعَلَ يُنَادِي فِي الْمَوْسِمِ فَلَمَّا مَضَى أَرْبَعُ سِنِينَ قَسَمَ بَيْنَهُمْ وَدَفَعَ الثُّلُثَ وَكَانَ لِلزُّبَيْرِ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ فَأَصَابَ كُلَّ امْرَأَةٍ أَلْفُ أَلْفٍ وَمِائَتَا أَلْفٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔

لاکھ کے عوض میں خریدتا ہوں۔ عمرو بن عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا۔ کہ ایک حصہ میں ایک لاکھ میں خریدتا ہوں اور ابن زمعہ نے کہا۔ کہ ایک حصہ ایک لاکھ میں میں خریدتا ہوں۔ معاویہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا۔ باقی کتنے حصے ہیں۔ اس نے کہا۔ ڈیڑھ حصہ باقی ہے۔ معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ کہ میں اسے ڈیڑھ لاکھ میں خریدتا ہوں۔ راوی بیان کرتا ہے۔ اور عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے اپنا حصہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس چھ لاکھ میں فروخت کر دیا۔ جب عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اس کا قرض ادا کرنے سے فارغ ہوا۔ تو زبیر رضی اللہ عنہ کے بیٹوں نے کہا۔ کہ ہمارا ورثہ ہم میں تقسیم کرو۔ اس نے کہا اللہ کی قسم میں تمہارے درمیان تقسیم نہیں کروں گا جب تک کہ حج کے دنوں میں چار سال منادی نہ کروں کہ جس نے زبیر رضی اللہ عنہ سے قرض لینا ہے۔ وہ ہمارے پاس آئے۔ ہم اس کا قرض ادا کریں گے۔ چنانچہ وہ ہر سال حج کے دنوں میں اعلان کرتا رہا۔ جب چار سال گزر گئے ثلث مال وصیت کا الگ کرنے کے بعد وارثوں میں مال تقسیم کر دیا۔ اور زبیر رضی اللہ عنہ کی چار عورتیں تھیں۔ ہر ایک عورت کو بارہ لاکھ ملا پس اس کا تمام مال ۵ کروڑ دو لاکھ تھا۔ (بخاری)

(۲۶)

بَابُ تَحْرِيمِ الظُّلْمِ وَالْأَمْرِ بِرَدِّ الْمَظَالِمِ

ظلم کی حرمت اور حقوق واپس کرنے کے بیان میں

(۹۴) قَالَ اللهُ تَعَالَى[1] : « مَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ حَمِيمٍ وَلَا شَفِيعٍ يُطَاعُ »

ارشاد خداوندی ہے: (اور) ظالموں کا کوئی دوست نہیں ہوگا اور نہ کوئی سفارشی جس کی بات قبول کی جائے[1]

(۹۵) وَقَالَ تَعَالَى[2] : « وَمَا

نیز فرمایا: اور ظالموں کا کوئی بھی مددگار نہ ہوگا[2]

[1] سورۃ غافر آیۃ ۱۸ [2] سورۃ الحج آیۃ ۷۱ ۔

لِلظَّالِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ"

وَاَمَّا الْاَحَادِيْثُ فَمِنْهَا حَدِيْثُ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الْمُتَقَدِّمُ فِيْ اٰخِرِ بَابِ الْمُجَاهَدَةِ.

اس مضمون کی ایک حدیث ابو ذرؓ سے مروی باب المجاہدۃ کے آخر میں گذر چکی ہے۔

۲۰۵ - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِتَّقُوا الظُّلْمَ فَاِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَاِنَّ الشُّحَّ اَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَمَلَهُمْ عَلٰى اَنْ سَفَكُوْا دِمَاءَهُمْ وَاسْتَحَلُّوْا مَحَارِمَهُمْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت جابر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظلم سے بچو اس لئے کہ ظلم قیامت کے دن تاریکیوں کا باعث ہوگا اور بخل سے بچو اس لئے کہ بخل نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کر ڈالا بخل نے ان لوگوں کو خونریزی اور محرمات کو حلال کرنے پر برانگیختہ کیا (مسلم)

۲۰۶ - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوْقَ اِلٰى اَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن حقوق اصحاب حقوق کو ملکر رہیں گے یہاں تک کہ بے سینگ بکری کو سینگ والی بکری سے بدلہ دلایا جائے گا۔ (مسلم)

۲۰۷ - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا نَتَحَدَّثُ عَنْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَظْهُرِنَا وَلَا نَدْرِيْ مَا حَجَّةُ الْوَدَاعِ حَتّٰى حَمِدَ اللّٰهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ ذَكَرَ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ فَاَطْنَبَ فِيْ ذِكْرِهِ، وَقَالَ: "مَا بَعَثَ اللّٰهُ مِنْ نَّبِيٍّ اِلَّا اَنْذَرَهُ اُمَّتَهُ: اَنْذَرَهُ نُوْحٌ وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ بَعْدِهِ، وَاِنَّهُ اِنْ يَّخْرُجْ فِيْكُمْ فَمَا خَفِيَ عَلَيْكُمْ مِنْ شَاْنِهِ فَلَيْسَ يَخْفٰى عَلَيْكُمْ اَنَّ رَبَّكُمْ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم حجۃ الوداع کا تذکرہ کر رہے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم میں موجود تھے ہم جانتے نہیں تھے کہ حجۃ الوداع کیا ہے (ہم اس بحث میں تھے) کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حمد وثنا کے بعد مسیح دجال کا ذکر فرمایا اور خوب وضاحت کے ساتھ فرمایا کہ اللہ نے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر اس نے اپنی اُمّت کو مسیح دجال (کے فتنہ) سے ڈرایا ہے (چنانچہ) نوح علیہ السلام اور اس کے بعد آنے والے انبیاء نے بھی ڈرایا (یاد رکھو) اگر وہ تمہارے ہوتے ہوتے نکل پڑا تو تم پر اس کا معاملہ مخفی نہیں رہے گا اس لئے کہ تمہارا پروردگار کانا

لَيْسَ بِأَعْوَرَ وَإِنَّهُ أَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ - أَلَا إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ » قَالُوا: نَعَمْ قَالَ: " اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ » ثَلَاثًا وَيْلَكُمْ أَوْ وَيْحَكُمْ أُنْظُرُوا: لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوٰى مُسْلِمٌ بَعْضَهُ ♦

نہیں ہے اور اس کی داہنی آنکھ کانی ہے جیسا کہ پھولا ہوا انگور ہوتا ہے یاد رکھو اللہ نے تم پر تمہارے خون، مال حرام کر دیئے ہیں جس طرح کہ تمہارے اس دن کو حرمت عطا کی ہے اور اس مہینے کو حرمت بخشی ہے خبردار کیا میں نے احکام خداوندی تم تک پہنچا دیئے ہیں سب نے عرض کیا جی ہاں آپؐ نے تین دفعہ فرمایا اے اللہ گواہ ہو جا تمہارے لئے ہلاکت ہو یا راوی کو شک ہے (افسوس ہو) خوب غور کر لیجئے کہ میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ تم ایک دوسرے کی گردنوں کو مارتے لگو (بخاری، مسلم نے بعض اجزا کو ذکر کیا)

۲۰۸ - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ ظَلَمَ قِيْدَ شِبْرٍ مِنَ الْأَرْضِ طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرَضِيْنَ » مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایک بالشت زمین ناحق لیتا ہے اس کو (قیامت کے دن) سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا۔ (بخاری، مسلم)

۲۰۹ - وَعَنْ أَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ « إِنَّ اللّٰهَ لَيُمْلِي لِلظَّالِمِ فَإِذَا أَخَذَهُ لَمْ يُفْلِتْهُ ثُمَّ قَرَأَ » وَكَذٰلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ » مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ[له]

حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ ظالم کو مہلت دیتا ہے لیکن جب پکڑے گا تو پھر چھوڑے گا نہیں پھر آپ نے قرآن پاک کی آیت تلاوت فرمائی (جس کا مطلب یہ ہے) اور تمہارا پروردگار جب نافرمان بستیوں کو پکڑا کرتا ہے تو اس کی پکڑ اسی طرح کی ہوتی ہے بے شک اس کی پکڑ دکھ دینے والی اور سخت ہے

۲۱۰ - وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّكَ تَأْتِي قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَادْعُهُمْ إِلٰى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذٰلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ قَدِ افْتَرَضَ

حضرت معاذؓ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے (حاکم بنا کر) بھیجا آپ نے وصیت فرمائی کہ تو اہل کتاب کے پاس جائے گا تو ان کو اس بات کی دعوت دینا ہو گی کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں اگر وہ اس بات کو تسلیم کر لیں تو انہیں بتایئے کہ اللہ نے ان پر

له هود (۱۰۲)

عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذٰلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذٰلِكَ فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ، وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۱۱ - وَعَنْ أَبِي حُمَيْدٍ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنَ الْأَزْدِ يُقَالُ لَهُ: ابْنُ اللُّتْبِيَّةِ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ: هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا أُهْدِيَ إِلَيَّ، فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَسْتَعْمِلُ الرَّجُلَ مِنْكُمْ عَلَى الْعَمَلِ مِمَّا وَلَّانِي اللّٰهُ فَيَأْتِي فَيَقُولُ: هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا هَدِيَّةٌ أُهْدِيَتْ إِلَيَّ، أَفَلَا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ أَوْ أُمِّهِ حَتَّى تَأْتِيَهُ هَدِيَّتُهُ إِنْ كَانَ صَادِقًا، وَاللّٰهِ لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهِ إِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالَى يَحْمِلُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَا أَعْرِفَنَّ أَحَدًا مِنْكُمْ لَقِيَ اللّٰهَ يَحْمِلُ بَعِيرًا لَهُ رُغَاءٌ أَوْ بَقَرَةً لَهَا خُوَارٌ أَوْ شَاةً تَيْعَرُ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رُئِيَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ

دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں اگر وہ اس کو بھی مان لیں تو انہیں بتلایئے کہ اللہ نے ان پر (ان کے مال) میں زکوٰۃ فرض کی ہے مالداروں سے لے کر فقیروں میں تقسیم کی جائے گی اگر وہ اسکو مان لیں تو تجھے ان کے عمدہ مالوں سے احتراز کرنا ہوگا۔ اور مظلوم کی بددعا سے بچنا اس لئے کہ اس کی دعا اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہوتا۔ (بخاری، مسلم)

حضرت ابوحمید ساعدیؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ازد قبیلہ کے ایک آدمی کو جو ابن لتبیہ کے لقب کے ساتھ معروف تھا زکوٰۃ کا عامل بنا کر بھیجا جب وہ واپس آیا تو اس نے کہا یہ تمہارا مال ہے اور اتنا مال مجھے بطور ہدیہ کے دیا گیا ہے پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے حمد وثنا کے بعد فرمایا۔ اما بعد! میں تم میں سے ایک آدمی کو ایسے کام کی ذمہ داری سونپتا ہوں جس کی ذمہ داری اللہ نے مجھ پر ڈالی ہے تو وہ آکر کہتا ہے یہ تمہارا مال ہے اور یہ میرا ہدیہ ہے وہ کیوں اپنے باپ یا اپنی ماں کے گھر میں نہ بیٹھا رہا (دیکھتا) کہ کس طرح اس کے پاس ہدیہ کا مال آتا اگر وہ سچا ہے اللہ کی قسم تم میں سے کوئی آدمی ناحق مال نہیں لیگا مگر قیامت کے دن اس کو اٹھائے ہوئے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا پس میں تم سے کسی کو نہ پاؤں کہ وہ سوار کرائے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آئے اور اونٹ بڑبڑا رہا ہوگا یا گائے آواز کرتی ہوگی یا بکری آواز کرتی ہوگی پھر آپ نے اپنے ہاتھوں کو اتنا بلند کر لیا کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی اور فرمایا ... اے اللہ ... میں نے تیرا حکم پہنچا دیا

هَلْ بَلَّغْتُ ،، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔ (بخاری، مسلم)

۲۱۲ - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ « مَنْ كَانَتْ عِنْدَهُ مَظْلِمَةٌ لِاَخِيْهِ : مِنْ عِرْضِهِ اَوْ مِنْ شَيْءٍ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ قَبْلَ اَنْ لَا يَكُوْنَ دِيْنَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ : اِنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ اُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلِمَتِهِ ، وَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ اُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهِ فَحُمِلَ عَلَيْهِ » رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ

حضرت ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جس شخص کا کسی مسلمان بھائی کا حق ہو۔ مثلاً عزت یا اسی طرح کی کوئی اور چیز تو ضروری ہے۔ کہ آج ہی اس سے معافی طلب کرے اس سے پہلے کہ نہ اس کے پاس دینار رہیں گے نہ درہم۔ اگر اس کے نیک اعمال ہوں گے۔ تو اس کے ظلم کے مطابق اس سے نیکیاں لے جائیں گے۔ اور اگر ظالم کی نیکیاں نہیں ہے۔ تو مظلوم کی برائیوں کو ظالم کے حساب میں لکھ دیا جائے گا۔ (بخاری)

۲۱۳ - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : « اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ » مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ مسلمان وہ شخص ہے کہ اس کی زبان اور اس کے ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ اور مہاجر وہ شخص ہے جو منہیات کو چھوڑ دے۔ (بخاری، مسلم)

۲۱۴ - وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ عَلَى ثَقَلِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ كِرْكِرَةُ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ « هُوَ فِی النَّارِ » فَذَهَبُوْا يَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ فَوَجَدُوْا عَبَاءَةً قَدْ غَلَّهَا ، رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضہ بیان کرتے ہیں۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامان پر ایک آدمی متعین تھا جس کو کرکرہ کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ وہ فوت ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ وہ دوزخ میں ہے۔ صحابہ کرام اس کے بارے میں تفتیش کرتے۔ اس کے گھر پہنچے۔ تو انہوں نے ایک چادر کو پایا۔ جس کو اس نے چوری کیا تھا۔ (بخاری)

۲۱۵ - وَعَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ نُفَيْعِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ « اِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

حضرت ابوبکرہ رضہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا۔ زمانہ واپس آ گیا ہے۔ اپنی اس ہیئت کے مطابق جس پر اللہ پاک نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا۔ سال بارہ ماہ کا ہے جس میں چار مہینے حرمت والے ہیں۔ تین مسلسل۔

السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ
حُرُمٌ: ثَلَاثٌ مُتَوَالِيَاتٌ: ذُو الْقَعْدَةِ
وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ
الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ أَيُّ
شَهْرٍ هٰذَا؟ " قُلْنَا اللهُ وَرَسُولُهُ
أَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ
سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ: "أَلَيْسَ
ذَا الْحِجَّةِ؟" قُلْنَا: بَلٰى. قَالَ: فَأَيُّ
بَلَدٍ هٰذَا؟" قُلْنَا: اللهُ وَرَسُولُهُ
أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ
بِغَيْرِ اسْمِهِ. قَالَ: "أَلَيْسَ الْبَلْدَةَ؟"
قُلْنَا بَلٰى. قَالَ: "فَأَيُّ يَوْمٍ هٰذَا؟"
قُلْنَا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَسَكَتَ
حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ
اسْمِهِ. فَقَالَ: أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ؟"
قُلْنَا: بَلٰى. قَالَ: "فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَ
أَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ
كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ
هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا وَسَتَلْقَوْنَ
رَبَّكُمْ فَيَسْأَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ أَلَا
فَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ
بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ، أَلَا لِيُبَلِّغِ
الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ
يَبْلُغُهُ أَنْ يَكُونَ أَوْعٰى لَهُ مِنْ بَعْضِ
مَنْ سَمِعَهُ" ثُمَّ قَالَ: "أَلَا هَلْ
بَلَّغْتُ؟ أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟" قُلْنَا: نَعَمْ
قَالَ: "اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

٢١٦ - وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ إِيَاسِ
بْنِ ثَعْلَبَةَ الْحَارِثِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

(ذوالقعدہ۔ ذوالحج۔ محرم اور مضر قبیلہ کا رجب
مہینہ جو جمادی الاخریٰ اور شعبان کے درمیان ہے۔
آپ نے پوچھا۔ یہ کون سا مہینہ ہے۔ ہم نے کہا۔
اللہ پاک اور اس کے رسولؐ بہتر جانتے ہیں۔ آپ
خاموش رہے ہم نے خیال کیا۔ کہ آپ اس کا کوئی
اور نام تجویز فرمائیں گے۔ آپ نے فرمایا۔ کیا یہ ذوالحج
کا مہینہ نہیں ہے۔ ہم نے عرض کیا۔ جی ہاں۔ آپ نے
پوچھا۔ یہ کون سا شہر ہے۔ ہم نے جواب دیا۔ اللہ
اور اس کا رسولؐ بہتر جانتے ہیں۔ آپ خاموش
ہوگئے۔ ہم نے خیال کیا کہ آپ اس کا کوئی اور نام
رکھیں گے۔ آپ نے فرمایا۔ کیا یہ شہر حرمت والا
نہیں ہے۔ ہم نے عرض کیا۔ جی ہاں۔ پھر آپ نے پوچھا
یہ کون سا دن ہے۔ ہم نے کہا۔ اللہ اور اس کا رسولؐ
بہتر جانتے ہیں۔ آپ خاموش رہے۔ ہم نے خیال
کیا۔ کہ آپ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے آپ نے
فرمایا کیا یہ یوم النحر نہیں ہے ہم نے عرض کیا۔ جی
ہاں! آپ نے فرمایا تمہارے خون تمہارے مال
اور تمہاری عزتیں تم پر حرام ہیں جس طرح تمہارا یہ
دن تمہارا یہ شہر تمہارا یہ مہینہ حرام ہے اور تم اپنے
پروردگار سے ملو گے وہ تم سے تمہارے اعمال کے متعلق
سوال کرے گا خبردار میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ تم
ایک دوسرے کی گردنوں کو مارنے لگو خبردار جو موجود
ہیں وہ غائب لوگوں کو پہنچا دیں تاکہ وہ لوگ جن کو پیغام پہنچے
گا ان میں کچھ لوگ سننے والوں سے زیادہ محفوظ رکھیں
پھر آپ نے فرمایا خبردار کیا میں نے احکام کو پہنچا دیا خبردار
کیا میں نے احکام کو پہنچا دیا ہم نے عرض کیا جی ہاں آپ
نے فرمایا اے اللہ گواہ ہو جا (بخاری، مسلم)

حضرت ابوامامہؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص (جھوٹی)

أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِيَمِينِهِ فَقَدْ أَوْجَبَ اللهُ لَهُ النَّارَ وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ» فَقَالَ رَجُلٌ: وَإِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيرًا يَا رَسُولَ اللهِ؟ فَقَالَ: «وَإِنْ قَضِيبٌ مِنْ أَرَاكٍ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قسم کے ساتھ کسی مسلمان کے حق کو پکڑ لیتا ہے اللہ نے اس کے لئے دوزخ کو واجب کر دیا اور جنت کو حرام کر دیا ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ اگرچہ معمولی چیز ہو آپ نے فرمایا اگرچہ پیلو کے درخت کی ایک شاخ ہی کیوں نہ

(مسلم)

٢١٧ - وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ عُمَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ مِنْكُمْ عَلَى عَمَلٍ فَكَتَمَنَا مِخْيَطًا فَمَا فَوْقَهُ كَانَ غُلُولًا يَأْتِي بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ أَسْوَدُ مِنَ الْأَنْصَارِ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ اقْبَلْ عَنِّي عَمَلَكَ قَالَ: «وَمَا لَكَ؟» قَالَ: سَمِعْتُكَ تَقُولُ كَذَا وَكَذَا قَالَ: «وَأَنَا أَقُولُهُ الْآنَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ عَلَى عَمَلٍ فَلْيَجِئْ بِقَلِيلِهِ وَكَثِيرِهِ فَمَا أُوتِيَ مِنْهُ أَخَذَ وَمَا نُهِيَ عَنْهُ انْتَهَى» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت عدی بن عمیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ تم میں سے جس انسان کو ہم کسی ملازمت پر متمکن کریں وہ ہم سے سوئی کے برابر یا اس سے زیادہ کسی چیز کو چھپائے گا تو یہ خیانت ہے جس کو قیامت کے دن لانا پڑے گا چنانچہ آپ کی طرف انصار قبیلہ سے سیاہ فام ایک آدمی کھڑا ہوا گویا کہ میں اس کو دیکھ رہا ہوں اس نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ سے استعفیٰ لے لیجئے آپ نے فرمایا کیا ہوا اس نے عرض کیا میں نے آپ سے سنا ہے کہ آپ ایسے ایسے فرما رہے تھے آپ نے فرمایا میں اب بھی کہتا ہوں کہ ہم جس شخص کو کسی کام کی ذمہ داری سونپیں گے تو اس کو قلیل، کثیر سب کچھ حاضر کرنا پڑیگا پھر جو مال اسے دیا جائے وہ پکڑ لے اور جس سے روکا جائے اس سے باز رہے (مسلم)

٢١٨ - وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ أَقْبَلَ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: فُلَانٌ شَهِيدٌ وَفُلَانٌ شَهِيدٌ حَتَّى مَرُّوا عَلَى رَجُلٍ فَقَالُوا: فُلَانٌ شَهِيدٌ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كَلَّا إِنِّي رَأَيْتُهُ فِي النَّارِ فِي بُرْدَةٍ غَلَّهَا أَوْ عَبَاءَةٍ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب خیبر کا دن ہوا تو آپ کے صحابہ سے ایک جماعت آئی انہوں نے عرض کیا فلاں شہید اور فلاں شہید ہے یہاں تک کہ وہ ایک آدمی کے پاس سے گزرے اور کہا فلاں بھی شہید ہے۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بالکل نہیں میں نے اس کو جہنم میں دیکھا ہے ایک چادر یا ایک عبا کی وجہ سے جس کی اس نے خیانت کی تھی۔

(مسلم)

۲۱۹- وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْحَارِثِ بْنِ رِبْعِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَامَ فِيهِمْ فَذَكَرَ لَهُمْ أَنَّ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللهِ وَالْإِيمَانَ بِاللهِ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ، فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللهِ أَتُكَفَّرُ عَنِّي خَطَايَايَ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "نَعَمْ إِنْ قُتِلْتَ فِي سَبِيلِ اللهِ وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ" ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "كَيْفَ قُلْتَ؟" قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللهِ أَتُكَفَّرُ عَنِّي خَطَايَايَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "نَعَمْ إِنْ قُتِلْتَ وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ إِلَّا الدَّيْنَ فَإِنَّ جِبْرِيلَ قَالَ لِي ذَلِكَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو قتادہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ صحابہ کرامؓ میں (خطبہ دینے) کے لئے کھڑے ہوئے تو آپ نے فرمایا جہاد فی سبیل اللہ اور ایمان باللہ تمام اعمال سے افضل ہیں ایک آدمی کھڑا ہوا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ بتائیے اگر میں اللہ کے راستہ میں قتل ہو جاؤں کیا میرے گناہ مجھ سے دور ہو جائیں گے آپ نے فرمایا ہاں اگر تو اللہ کے راستہ میں شہید ہو جائے جب کہ تو صبر کرنے والا طلب ثواب کرنے والا آگے بڑھنے والا ہو۔ پیٹھ پھیرنے والا نہ ہو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تم نے کیا کہا تھا؟ اس نے عرض کیا۔ بتائیے! اگر میں اللہ کے راہ میں شہید ہو جاؤں تو کیا میرے گناہ مجھ سے دور ہو جائیں گے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہاں اگر تو قتل ہو جائے اور تو صبر کرنے والا ثواب کا ارادہ رکھنے والا جنگ کی طرف متوجہ ہونے والا ہو اور منہ پھیرنے والا نہ ہو ہاں قرض معاف نہیں ہو گا۔ جبرئیلؑ نے مجھ سے یہ بات کہی ہے

۲۲۰- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَتَدْرُونَ مَنِ الْمُفْلِسُ؟ قَالُوا: الْمُفْلِسُ فِينَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ فَقَالَ إِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاةٍ وَصِيَامٍ وَزَكَاةٍ وَيَأْتِي وَقَدْ شَتَمَ هَذَا وَقَذَفَ هَذَا وَأَكَلَ مَالَ هَذَا وَسَفَكَ دَمَ هَذَا وَضَرَبَ هَذَا فَيُعْطَى هَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ وَهَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ فَإِنْ

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم جانتے ہو مفلس کون ہے صحابہ نے عرض کیا مفلس ہم اس شخص کو سمجھتے ہیں جس کے پاس روپیہ پیسہ مال و متاع نہ ہو آپ نے فرمایا میری امت میں مفلس وہ انسان ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ، زکوٰۃ اعمال کے ساتھ آئے گا لیکن کسی کو گالی دی ہے کسی پر تہمت طرازی کی ہو گی اور کسی کا مال کھایا کسی کا خون گرایا اور کسی کو مارا ہو گا تو اس مظلوم کو اس کی نیکیاں دے دی جائیں گی اور دوسرے کو بھی اس کی نیکیاں دے دی جائیں

فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْضَى مَا عَلَيْهِ أُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ

گی اگر اس کے مظالم کی ادائیگی سے قبل اس کی نیکیاں ختم ہو جائیں گی تو ان مظلوموں کی غلطیاں اس پر پھینک دی جائیں گی اور اسے جہنم میں گرا دیا جائیگا (مسلم)

۲۲۱ - وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ فَأَقْضِيَ لَهُ بِنَحْوِ مَا أَسْمَعُ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ أَخِيهِ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

«أَلْحَنَ» أَيْ أَعْلَمَ.

حضرت ام سلمہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک میں انسان ہوں اور تم اپنے تنازعات میرے پاس لاتے ہو اور شاید تم میں کچھ لوگ دلیل کے لحاظ سے دوسرے لوگوں سے زیادہ تیز اور ساحرانہ ہوں، چنانچہ میں اس کی بات سن کر اس کے حق میں فیصلہ کر دیتا ہوں پس جس شخص کو فیصلہ میں اس کے بھائی کا حق مل جائے تو گویا میں نے اس کو آگ کا ٹکڑا دیا (بخاری مسلم)

«الحن» زیادہ علم والا۔

۲۲۲ - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «لَنْ يَزَالَ الْمُؤْمِنُ فِي فُسْحَةٍ مِنْ دِينِهِ مَا لَمْ يُصِبْ دَمًا حَرَامًا» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن جب تک حرام خون کو نہ گرائے وہ اپنے دین کے ضوابط کے لحاظ سے آزادی میں رہتا ہے۔ (بخاری)

۲۲۳ - وَعَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ عَامِرٍ الْأَنْصَارِيَّةِ وَهِيَ امْرَأَةُ حَمْزَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِنَّ رِجَالًا يَتَخَوَّضُونَ فِي مَالِ اللهِ بِغَيْرِ حَقٍّ فَلَهُمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت خولہ بنت عامرؓ انصاریہ (حضرت حمزہؓ کی بیوی ہیں) بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا آپ فرما رہے تھے کہ کچھ لوگ اللہ کے مال میں ناحق تصرف کرتے ہیں ان کے لئے قیامت کے دن جہنم ہے۔ (بخاری)

(۲۷) بَابُ تَعْظِيمِ حُرُمَاتِ الْمُسْلِمِينَ وَبَيَانِ حُقُوقِهِمْ وَالشَّفَقَةِ عَلَيْهِمْ وَرَحْمَتِهِمْ

مسلمانوں کی حرمتوں کی تعظیم نیز ان پر شفقت و رحمت کرنے اور انکے حقوق کا بیان

(۹۶) قَالَ اللهُ تَعَالَى: «وَمَنْ يُعَظِّمْ

ارشاد خداوندی ہے: اور جو شخص ادب کی چیزوں

حُرُمَاتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ عِنْدَ رَبِّهِ »

کی جو خدا نے مقرر کی ہیں عظمت رکھے تو یہ پروردگار کے نزدیک اس کے حق میں بہتر ہے

(۹۷) وَقَالَ تَعَالٰى [1] : وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ »

نیز فرمایا۔ اور جو شخص ادب کی چیزوں کی جو خدا نے مقرر کی ہیں عظمت رکھے تو یہ (فعل) دلوں کی پرہیزگاری میں سے ہے [1]

(۹۸) وَقَالَ تَعَالٰى [2] : وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ

نیز فرمایا : اور مومنوں سے خاطر اور تواضع سے پیش آنا [2]

(۹۹) وَقَالَ تَعَالٰى [3] : مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا »

نیز فرمایا جو شخص کسی کو (ناحق) قتل کریگا (یعنی) بغیر اسکے کہ جان کا بدلہ لیا جائے یا ملک میں خرابی کرنے کی سزا دی جائے اس نے گویا تمام لوگوں کو قتل کیا اور جو اسکی زندگی کا موجب ہوا تو گویا تمام لوگوں کی زندگی کا موجب ہوگا

۲۲۴ - وَعَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ « الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا » وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ » مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت ابو موسیٰؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن (دوسرے) مومن کے لیے مثل مکان کے ہے کہ اس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو مضبوط رکھتا ہے (تمثیل دیتے ہوئے) آپ نے اپنے ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالا۔

۲۲۵ - وَعَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ مَرَّ فِيْ شَيْءٍ مِنْ مَسَاجِدِنَا أَوْ أَسْوَاقِنَا وَمَعَهُ نَبْلٌ فَلْيُمْسِكْ أَوْ لِيَقْبِضْ عَلٰى نِصَالِهَا بِكَفِّهِ أَنْ يُصِيْبَ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْهَا بِشَيْءٍ » مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت ابو موسیٰؓ اشعری بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہماری مسجدوں یا بازاروں سے تیر وغیرہ لے کر گزرے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس کے اگلے تیز حصے کو روک لے یا اس کو ہاتھ میں کرے تاکہ کسی مسلمان کو اس سے کوئی تکلیف نہ پہنچے (بخاری، مسلم)

۲۲۶ - وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَثَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ تَوَادِّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ مَثَلُ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكٰى مِنْهُ عُضْوٌ تَدَاعٰى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ

حضرت نعمان بن بشیرؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں کی مثال باہم مودت الفت رحمت و شفقت کرنے میں جسم کی مثال ہے جب اس کے ایک عضو کو تکلیف ہوتی ہے تو اس کا تمام جسم بیداری اور بخار کی کیفیت میں مبتلا رہتا ہے۔

[1] سورۃ الحج آیۃ ۳۲ [2] سورۃ الحجر آیۃ ۸۸ [3] سورۃ المائدۃ آیۃ ۳۲

بِالسَّهْمِ وَالْحُمّٰى. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(بخاری، مسلم)

٢٢٧ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَبَّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَعِنْدَهُ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ فَقَالَ الْأَقْرَعُ: إِنَّ لِي عَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ أَحَدًا فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «مَنْ لَا يَرْحَمْ لَا يُرْحَمْ»، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابوہریرہ رض بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن بن علی کو چوما اس وقت آپ کے پاس اقرع بن حابس تھا اس نے کہا بے شک میرے دس بچے ہیں میں نے ان میں سے کبھی کسی ایک کو بھی نہیں چوما تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف دیکھا اور فرمایا جو شخص کسی پر رحم نہیں کرتا اس پر بھی رحم نہیں ہوتا۔ (بخاری، مسلم)

٢٢٨ - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَدِمَ نَاسٌ مِنَ الْأَعْرَابِ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: أَتُقَبِّلُونَ صِبْيَانَكُمْ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، قَالُوا: لٰكِنَّا وَاللهِ مَا نُقَبِّلُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَوَ أَمْلِكُ إِنْ كَانَ اللهُ نَزَعَ مِنْ قُلُوبِكُمُ الرَّحْمَةَ»، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عائشہ رض بیان کرتی ہیں چند اعرابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر کہنے لگے کیا تم اپنے بچوں کو چومتے ہو۔ آپ نے فرمایا ہاں! انہوں نے کہا لیکن ہم بخدا نہیں چومتے ہیں (اس پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں اس کا ذمہ دار ہوں اگر اللہ نے تمہارے دلوں سے رحمت کو چھین لیا ہے۔ بخاری، مسلم

٢٢٩ - وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ لَا يَرْحَمِ النَّاسَ لَا يَرْحَمْهُ اللهُ»، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت جریر بن عبداللہ رض بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ پاک بھی اس پر رحم نہیں کرتے (بخاری، مسلم)

٢٣٠ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَالسَّقِيمَ وَالْكَبِيرَ، وَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ»، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ: «وَذَا الْحَاجَةِ».

حضرت ابوہریرہ رض بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شخص لوگوں کو نماز پڑھائے تو تخفیف کرے اس لئے کہ ان میں کمزور، بیمار، بوڑھے اور دوسری روایت میں حاجت مند ہوتے ہیں۔ جب کوئی شخص اکیلا نماز پڑھے تو جس قدر چاہے لمبی کرے۔

(بخاری، مسلم)

۲۳۱ - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَدَعُ الْعَمَلَ وَهُوَ يُحِبُّ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ خَشْيَةَ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ النَّاسُ فَيُفْرَضَ عَلَيْهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ؂

حضرت عائشہ صدیقہ رضہ بیان کرتی ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کسی کام کو چھوڑ دیتے۔ حالانکہ آپ اس کو کرنا پسند فرماتے۔ اس لئے کہ لوگوں کے عمل کرنے سے کہیں وہ ان پر فرض نہ ہو جائے (بخاری، مسلم)

۲۳۲ - وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : نَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ رَحْمَةً لَهُمْ فَقَالُوْا : إِنَّكَ تُوَاصِلُ ؟ قَالَ إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّي أَبِيْتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِيْنِي ،، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - مَعْنَاهُ يَجْعَلُ فِيَّ قُوَّةَ مَنْ أَكَلَ وَشَرِبَ ؂

حضرت عائشہ رضہ بیان کرتی ہیں۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو ان پر شفقت کرتے ہوئے وصال سے منع فرمایا۔ (یعنی دو روزوں کے درمیان رات کو بھی کچھ نہ کھایا پیا جائے) صحابہ نے عرض کیا۔ آپ تو وصال کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ میں تمہاری طرح نہیں ہوں۔ میں رات گزارتا ہوں مجھے میرا پروردگار کھلاتا اور پلاتا ہے۔ (بخاری، مسلم) (مطلب یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھ میں اس شخص کی طرح طاقت پیدا کر دیتا ہے جو کھاتا پیتا ہے)

۲۳۳ - وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْحَارِثِ ابْنِ رِبْعِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَقُوْمُ إِلَى الصَّلٰوةِ وَأُرِيْدُ أَنْ أُطَوِّلَ فِيْهَا فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَأَتَجَوَّزُ فِي صَلٰوتِي كَرَاهِيَةَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمِّهِ ،، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ؂

حضرت ابو قتادہ رضہ سے روایت ہے کہ نبی کریم فرماتے ہیں۔ کہ میں نماز ادا کرنے کے لئے کھڑا ہوتا ہوں اور میرا خیال ہوتا ہے۔ کہ میں لمبی نماز پڑھوں گا۔ لیکن کسی بچے کے رونے کی آواز کو سن کر اپنی نماز کو مختصر کر دیتا ہوں۔ اس بات کو ناپسند جانتے ہوئے کہ والدہ کو پریشان کروں۔ (بخاری)

۲۳۴ - وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ،، مَنْ صَلّٰى صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللّٰهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ يُدْرِكْهُ ثُمَّ يَكُبُّهُ عَلٰى وَجْهِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ ،، رَوَاهُ مُسْلِمٌ ؂

حضرت جندب بن عبداللہ رضہ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص نے صبح کی نماز پڑھی۔ وہ اللہ کی حفاظت میں ہے پس ضروری ہے۔ کہ اللہ پاک تم کو کسی چیز کے ساتھ اپنی حفاظت سے نہ نکالے اس لئے کہ جس شخص کو اللہ نے کسی چیز کی وجہ سے اپنے ذمہ سے نکال دیا ہے۔ اللہ پاک اس کو پکڑ لیتے پھر اسکو منہ کے بل دوزخ کی آگ میں گرا دیں گے۔ (مسلم)

٢٣٥ - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ، مَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيْهِ كَانَ اللّٰهُ فِي حَاجَتِهِ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ بِهَا كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ » مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ اس پر ظلم کرے نہ اس کی مدد چھوڑ کر دشمنوں کے حوالہ کرے)۔ جو شخص اپنے بھائی کی حاجت پوری کرتا ہے۔ اللہ اس کی حاجت پوری کرتا ہے۔ اور جو شخص کسی مسلمان کی تکلیف کو دور کرتا ہے۔ اللہ پاک اس سے اسکی وجہ سے قیامت کی مصیبتوں کو دور فرمائے گا۔ اور جو شخص کسی مسلمان پر پردہ ڈالتا ہے۔ اللہ پاک قیامت کے دن اس پر پردہ ڈالیگا (بخاری مسلم)

٢٣٦ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ « اَلْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَخُوْنُهُ وَلَا يَكْذِبُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ عِرْضُهُ وَمَالُهُ وَدَمُهُ - اَلتَّقْوٰى هٰهُنَا ، بِحَسْبِ امْرِئٍ مِّنَ الشَّرِّ أَنْ يَّحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ » رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ ؛

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ اس کی خیانت کرے۔ نہ اسکے پاس جھوٹ بولے۔ نہ اسکی مدد چھوڑے۔ ایک مسلمان کی تمام چیزیں دوسرے مسلمان پر حرام ہیں۔ اس کی عزت اور اس کا مال اور اس کا خون حرام ہیں۔ تقوٰی یہاں ہے۔ آدمی کے لئے اتنی ہی برائی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر جانے۔ (ترمذی)۔ اس نے کہا حدیث حسن ہے۔

٢٣٧ - وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ ، وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا - اَلْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ: لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَحْقِرُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ - اَلتَّقْوٰى هٰهُنَا » وَيُشِيْرُ إِلٰى صَدْرِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بِحَسْبِ امْرِئٍ مِّنَ الشَّرِّ أَنْ يَّحْقِرَ

حضرت ابوہریرہ رضؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپس میں حسد نہ رکھو اور نہ (خرید و فروخت میں) دھوکہ کرو اور نہ بغض رکھو اور نہ ایک دوسرے سے روگردانی کرو اور کسی کے سودے پر سودا نہ کرو اللہ کے بندے بھائی بھائی بن جاؤ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اپنے بھائی پر ظلم کرے نہ اس کو حقیر جانے نہ اس کی مدد چھوڑے تقوی یہاں ہے تین بار سینے کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کسی آدمی کے لئے اتنا شر

أَخَاهُ الْمُسْلِمَ، كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَمَالُهُ وَعِرْضُهُ»، رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

التَّنَاجُشُ: أَنْ يَزِيْدَ فِي ثَمَنِ سِلْعَةٍ يُنَادِي عَلَيْهَا فِي السُّوقِ وَنَحْوِهِ وَلَا رَغْبَةَ لَهُ فِي شِرَائِهَا بَلْ يَقْصِدُ أَنْ يَغُرَّ غَيْرَهُ وَهٰذَا حَرَامٌ. "وَالتَّدَابُرُ": أَنْ يُعْرِضَ عَنِ الْإِنْسَانِ وَيَهْجُرَهُ وَيَجْعَلَهُ كَالشَّيْءِ الَّذِي وَرَاءَ الظَّهْرِ وَالدُّبُرِ.

۲۳۸ - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِأَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۳۹ - وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اُنْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُوْمًا»، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنْصُرُهُ إِذَا كَانَ مَظْلُوْمًا أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ ظَالِمًا كَيْفَ أَنْصُرُهُ؟ قَالَ: «تَحْجُزُهُ أَوْ تَمْنَعُهُ مِنَ الظُّلْمِ فَإِنَّ ذٰلِكَ نَصْرُهُ»، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۴۰ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ: رَدُّ السَّلَامِ، وَعِيَادَةُ الْمَرِيْضِ، وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ،

ہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے ایک مسلمان کی تمام چیزیں دوسرے مسلمان پر حرام ہیں خون، مال، عزت۔ (وغیرہ) (مسلم)

"النجش" جس سامان کو فروخت کرنے کے لیے بازار میں منادی کی جائے کوئی شخص جو خریدنا نہیں چاہتا صرف دوسرے خریداروں کو دھوکہ دینے کی غرض سے قیمت میں اضافہ کرتا ہے۔ پس یہ فعل حرام ہے۔ "التدابر" ایک مسلمان دوسرے مسلمان سے منہ پھیرے اسے چھوڑ دے اور اسے یوں بنا دے جیسے کوئی چیز پیٹھ کے پیچھے ہوتی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان فرماتے ہیں کہ تم میں کوئی مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اپنے بھائی کے لئے وہ چیز پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بھائی کی مدد کر خواہ وہ ظالم ہے یا مظلوم ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر وہ مظلوم ہے تو میں اس کی مدد کروں لیکن اگر وہ ظالم ہے تو کیسے اس کی مدد کروں آپ نے فرمایا تو اس کو ظلم کرنے سے باز رکھے یہی اس کی مدد ہے۔ (بخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں سلام کا جواب دینا، بیمار کی عیادت کرنا، جنازوں کے ساتھ جانا، دعوت کو قبول کرنا چھینکنے والے کو یرحمک اللہ

وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ، وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ: إِذَا لَقِيتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، وَإِذَا دَعَاكَ فَأَجِبْهُ، وَإِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهُ، وَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللَّهَ فَشَمِّتْهُ، وَإِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ، وَإِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ"

کہ کر جواب دینا (بخاری، مسلم) اور مسلم کی روایت میں ہے مسلمان پر چھ حق ہیں جب تو اس سے ملاقات کرے اس پر سلام کہے اور جب وہ تجھے دعوت دے تو اس کو قبول کرے اور جب وہ تجھ سے خیر خواہی چاہے تو اس کی خیر خواہی کرے اور جب وہ چھینک لے الحمد للہ کہے اس کا جواب دے جب وہ بیمار ہو جائے عیادت کرے اور جب فوت ہو جائے جنازہ کے ساتھ جائے۔

۲۴۱ - وَعَنْ أَبِي عُمَارَةَ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ: أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ، وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ، وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ، وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ، وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ، وَإِجَابَةِ الدَّاعِي، وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ. وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيمَ أَوْ تَخَتُّمٍ بِالذَّهَبِ وَعَنْ شُرْبٍ بِالْفِضَّةِ، وَعَنِ الْمَيَاثِرِ الْحُمْرِ، وَعَنِ الْقَسِّيِّ، وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالْإِسْتَبْرَقِ وَالدِّيبَاجِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ: وَإِنْشَادِ الضَّالَّةِ فِي السَّبْعِ الْأُوَلِ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات کاموں کا حکم دیا اور سات کاموں سے منع کیا ہمیں بیمار کی عیادت کرنے، جنازہ کے ساتھ جانے، چھینک مارنے والے کا جواب دینے قسم اٹھانے والے کی قسم کو پورا کرنے مظلوم کی مدد کرنے دعوت کرنے والے کی دعوت کو قبول کرنے سلام کو عام کرنے کا حکم فرمایا اور سونے کی انگوٹھی پہننے، چاندی کے برتن میں پینے سرخ ریشمی گدیلوں پر بیٹھنے اور قسی کے کپڑے پہننے، ریشم، استبرق، دیباج پہننے سے منع فرمایا۔ (بخاری، مسلم) ایک روایت میں، پہلی سات باتوں میں گمشدہ چیز کے اعلان کرنے کا حکم فرمایا۔

"الْمَيَاثِرُ" بِيَاءٍ مُثَنَّاةٍ قَبْلَ الْأَلِفِ وَثَاءٍ مُثَلَّثَةٍ بَعْدَهَا وَهِيَ جَمْعُ مِيثَرَةٍ وَهِيَ شَيْءٌ يُتَّخَذُ مِنْ حَرِيرٍ وَيُحْشَى قُطْنًا أَوْ غَيْرَهُ وَيُجْعَلُ فِي السَّرْجِ وَكُورِ الْبَعِيرِ يَجْلِسُ عَلَيْهِ الرَّاكِبُ "وَالْقَسِّيُّ" بِفَتْحِ الْقَافِ وَكَسْرِ السِّينِ الْمُهْمَلَةِ

"المیاثر" الف سے پہلے یا مثناۃ اور اس کے بعد "ثا" مثلث کے ساتھ۔ میثرہ کی جمع ہے ریشم سے کسی چیز کو تیار کر کے اس کو روئی وغیرہ سے بھرنا اور گھوڑوں اور اونٹوں کی زینوں پر رکھنا تاکہ ان پر بیٹھا جائے۔ "القسی" "قاف" کی زبر اور "سین" مہملہ مشددہ کے کسرہ کے ساتھ وہ کپڑے جو ریشم اور روئی

السُّنْدُسُ وَهِيَ ثِيَابٌ تُنْسَجُ مِنْ حَرِيْرٍ، وَكَتَّانٍ مُخْتَلِطَيْنِ» وَ«إِنْشَادُ الضَّالَّةِ» تَعْرِيْفُهَا،

ملا کر تیار کئے جاتے ہیں۔ "انشاد الضالۃ" "گمشدہ چیز کا اعلان کرنا۔

(۲۸)

بَابُ سَتْرِ عَوْرَاتِ الْمُسْلِمِيْنَ وَالنَّهْيِ عَنْ إِشَاعَتِهَا لِغَيْرِ ضَرُوْرَةٍ

مسلمانوں کے عیوب پر پردہ ڈالنا اور بلا ضرورت انکی تشہیر کرنے سے منع کرنا۔

(۱۰۰) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: «إِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ أَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ»

ارشادِ خداوندی ہے: جو لوگ اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ مومنوں میں بے حیائی (یعنی تہمت بدکاری کی خبر) پھیلے ان کو دنیا اور آخرت میں دکھ دینے والا عذاب ہوگا۔

۲۴۲- وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا يَسْتُرُ عَبْدٌ عَبْدًا فِي الدُّنْيَا إِلَّا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابوہریرہ رض نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو بندہ دوسرے بندے کی دنیا میں پردہ پوشی کرتا ہے اللہ قیامت کے دن اس پر پردہ ڈالے گا۔ (مسلم)

۲۴۳- وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «كُلُّ أُمَّتِيْ مُعَافًى إِلَّا الْمُجَاهِرِيْنَ، وَإِنَّ مِنَ الْمُجَاهَرَةِ أَنْ يَعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يُصْبِحُ وَقَدْ سَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُ: يَا فُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللّٰهِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوہریرہ رض بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے میری تمام امت کو معاف کر دیا جائے گا۔ مگر وہ لوگ جو خود اپنے عیوب کو آشکارا کرتے ہیں ان کو آشکارا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ آدمی رات کو کوئی بدعملی کرتا ہے وہ صبح اٹھ کر تشہیر کرتا پھرتا ہے کہتا ہے اے فلاں! میں نے گذشتہ رات فلاں فلاں غلط کام کیا حالانکہ اللہ نے اس پر پردہ ڈالا تھا۔ لیکن وہ اللہ کے پردہ کو چاک کر رہا ہے (بخاری، مسلم)

٢٤٤ - وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِذَا زَنَتِ الْأَمَةُ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتِ الثَّانِيَةَ فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعَرٍ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.
«التَّثْرِيبُ»: التَّوْبِيخُ.

حضرت ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جب لونڈی زنا کرے اور اس کا زنا واضح ہو تو اس کو حد لگائی جائے اور ڈانٹ ڈپٹ نہ کی جائے اگر پھر زنا کرے تو اس کو حد لگائی جائے اور ڈانٹ ڈپٹ نہ کی جائے پھر اگر تیسری بار زنا کرے تو اس کو فروخت کرے، اگرچہ بالوں کی رسی کے عوض (بخاری، مسلم)
"التثریب" توبیخ کو کہتے ہیں۔

٢٤٥ - وَعَنْهُ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ خَمْرًا قَالَ: «اضْرِبُوهُ» - قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهِ وَالضَّارِبُ بِنَعْلِهِ وَالضَّارِبُ بِثَوْبِهِ - فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: أَخْزَاكَ اللهُ قَالَ «لَا تَقُولُوا هٰكَذَا لَا تُعِينُوا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت ابوہریرہ رضؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے شراب پی ہوئی تھی۔ آپ نے فرمایا اسے مارو، ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم میں سے بعض لوگ اسے ہاتھ سے مار رہے تھے اور بعض جوتے سے مار رہے تھے اور کچھ کپڑے سے مار رہے تھے جب وہ واپس لوٹا تو قوم میں سے کسی نے کہا اللہ تجھے ذلیل کرے آپ نے فرمایا یوں نہ کہو اس کے خلاف شیطان کی مدد نہ کرو (بخاری)

٢٩

بَابٌ فِي قَضَاءِ حَوَائِجِ الْمُسْلِمِينَ

مسلمانوں کی ضرورتوں کو پورا کرنے کا بیان

(١٠١) قَالَ اللهُ تَعَالَى[1]: «وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ»

ارشادِ خداوندی ہے۔ اور نیک کام کرو تاکہ تم فلاح پاؤ[1]

٢٤٦ - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ مَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللهُ فِي حَاجَتِهِ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللهُ عَنْهُ بِهَا كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرے اور نہ اس کی مدد کرنا چھوڑے جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی میں ہوتا ہے اللہ اس کی ضرورتیں پوری فرماتا ہے جو شخص کسی مسلمان سے کوئی مصیبت دور فرماتا ہے اللہ اس سے اس کے سبب قیامت کے دن کی مصیبتوں سے ایک مصیبت کو دور فرماتا ہے

[1] سورۃ الحج آیۃ ۷۷

الْقِيَامَةِ . وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ » مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

جو شخص کسی مسلمان پر پردہ ڈالتا ہے اللہ قیامت کے دن اس پر پردہ ڈالے گا (بخاری ، مسلم)

۲۴۵ - وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : « مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، وَمَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ، وَاللّٰهُ فِيْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِيْ عَوْنِ أَخِيْهِ ، وَمَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ بِهِ طَرِيْقًا إِلَى الْجَنَّةِ ، وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِيْ بَيْتٍ مِّنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ تَعَالٰى يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُوْنَهُ بَيْنَهُمْ إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهُ . وَمَنْ بَطَّأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ » رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جو شخص کسی مومن کی دُنیاوی مصیبت کو دُور فرمائے اللہ اس سے قیامت کے دن کی مصیبتوں سے ایک مصیبت کو دُور فرمائے گا اور جو شخص کسی تنگدست پر آسانی کرتا ہے اللہ پاک دُنیا اور آخرت میں اس پر آسانی فرمائے گا ۔ اللہ بندے کا مددگار رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کا مددگار رہتا ہے اور جو شخص علم حاصل کرنے کے لئے کسی راستہ پر چلتا ہے۔ اللہ اس کا جنت کی طرف کا راستہ آسان کر دیتا ہے اور جو لوگ کتاب اللہ کی تلاوت اور اس کے درس کے لئے اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جمع ہوں تو ان پر سکینت نازل ہوتی ہے اور رحمت خداوندی انہیں ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے ان کو اپنے گھیرے میں لے لیتے ہیں ۔ اللہ پاک ان کا تذکرہ اپنے قریب رہنے والے فرشتوں میں فرماتے ہیں اور جس کے عمل نے اس کو پیچھے چھوڑ دیا اس کا نسب اس کو آگے نہیں لے جا سکے گا ۔ (مسلم)

(۳۰) بَابُ الشَّفَاعَةِ

سفارش کا بیان

(۱۰۲) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى [1] : « مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهُ نَصِيْبٌ مِّنْهَا »

ارشادِ خداوندی ہے : جو شخص نیک بات کی سفارش کرے تو اس کو اس (کے ثواب) میں سے حصہ ملے گا ۔

۲۴۶ - وَعَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ

[1] سورۃ النساء آیۃ ۸۵ ۔

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ طَالِبُ حَاجَةٍ أَقْبَلَ عَلَى جُلَسَائِهِ فَقَالَ: «اشْفَعُوا تُؤْجَرُوا وَيَقْضِي اللّٰهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا أَحَبَّ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ: «مَا شَاءَ».

صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب کوئی ضرورتمند انسان آتا تو آپ حاضرینِ مجلس کی طرف متوجہ ہو کر فرماتے سفارش کرو تم کو ثواب ملے گا اور اللہ اپنے پیغمبر کی زبان پر جو چاہتا ہے فیصلہ کرا دیتا ہے (بخاری، مسلم) ایک روایت ہے۔ جو چاہتا ہے۔

۲۴۹ - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي قِصَّةِ بَرِيرَةَ وَزَوْجِهَا قَالَ: قَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَوْ رَاجَعْتِهِ؟» قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ تَأْمُرُنِي؟ قَالَ: «إِنَّمَا أَشْفَعُ» قَالَتْ: لَا حَاجَةَ لِي فِيهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

عبداللہ بن عباس رضی بریرہ اور اس کے خاوند کے واقعہ کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ سے کہا۔ اگر تو اپنے خاوند کے پاس واپس چلی جائے (تو بہتر ہے) اس نے کہا یا رسول اللہ آپ مجھے حکم دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ میں صرف سفارش کرتا ہوں۔ اس نے کہا مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔ (بخاری)

(۳۱) بَابُ الْإِصْلَاحِ بَيْنَ النَّاسِ — لوگوں کے درمیان مصالحت کروانا

(۱۰۳) قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى[1] لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِنْ نَجْوَاهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ»

ارشاد خداوندی ہے۔ ان لوگوں کی بہت سی مشورتیں (سرگوشیاں) اچھی نہیں ہاں (اس شخص کی مشورت اچھی ہو سکتی ہے۔) جو خیرات یا نیک بات یا لوگوں میں صلح کرنے کو کہے۔[1]

(۱۰۴) وَقَالَ تَعَالَى[2] «وَالصُّلْحُ خَيْرٌ»

نیز فرمایا: اور صلح خوب (چیز) ہے۔[2]

(۱۰۵) وَقَالَ تَعَالَى[3] فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَأَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ۔

نیز فرمایا، تو خدا سے ڈرو۔ اور آپس میں صلح رکھو اور اگر ایمان رکھتے ہو۔ تو خدا اور اس کے رسول کے حکم پر چلو[3]

(۱۰۶) وَقَالَ تَعَالَى[4] إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ»

مومن تو آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کروا دیا کرو۔[4]

۲۵۰ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ

حضرت ابو ہریرہ رضہ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ

[1] سورة النساء آية ۱۱۴، [2] سورة النساء آية ۱۲۸، [3] سورة الانفال آية ۱، [4] سورة الحجرات آية ۱۰۔

اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ سُلَامَى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ، تَعْدِلُ بَيْنَ الِاثْنَيْنِ صَدَقَةٌ، وَتُعِينُ الرَّجُلَ فِي دَابَّتِهِ فَتَحْمِلُهُ عَلَيْهَا أَوْ تَرْفَعُ لَهُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ، وَبِكُلِّ خُطْوَةٍ تَمْشِيهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ، وَتُمِيطُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَمَعْنَى «تَعْدِلُ بَيْنَهُمَا»: تُصْلِحُ بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ،

۲۵۱- وَعَنْ أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ عُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ فَيَنْمِي خَيْرًا أَوْ يَقُولُ خَيْرًا» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ زِيَادَةٌ قَالَتْ: وَلَمْ أَسْمَعْهُ يُرَخِّصُ فِي شَيْءٍ مِمَّا يَقُولُهُ النَّاسُ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ: تَعْنِي الْحَرْبَ وَالْإِصْلَاحَ بَيْنَ النَّاسِ وَحَدِيثَ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ وَحَدِيثَ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا.

۲۵۲- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَ خُصُومٍ بِالْبَابِ عَالِيَةً أَصْوَاتُهُمَا، إِذَا

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ انسان کے ہر ایک جوڑ پر صدقہ ہے جب سورج طلوع ہوتا ہے۔ دو انسانوں کے درمیان عدل و انصاف کرنا صدقہ ہے۔ اور کسی انسان کی اس کی سواری کے بارے میں اس کی مدد کرنا اور اس کو سواری پر سوار کرنا یا اس سواری پر اس کے سامان کو رکھنا صدقہ ہے اور زبان سے اچھا کلمہ کہنا صدقہ ہے۔ اور ہر وہ قدم جو نماز کی طرف اٹھتا ہے۔ صدقہ ہے۔ اور راستے سے تکلیف دہ چیز کو دور کر دینا صدقہ ہے۔ (بخاری، مسلم)

"تعدل بینھما" دو آدمیوں کے درمیان انصاف کے ساتھ صلح کروانا۔

حضرت ام کلثوم بنت عقبہ بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ فرماتے تھے۔ کہ وہ انسان جھوٹا نہیں ہے۔ جو لوگوں کے درمیان جھوٹ بول کر صلح کرواتا ہے۔ اور نیکی کی بات پہنچاتا ہے۔ یا اچھی بات کہتا ہے۔ (بخاری، مسلم) اور مسلم کی روایت میں ہے۔ اس نے بیان کیا۔ کہ میں نے آپ سے نہیں سنا۔ کہ جھوٹ بولنے میں (جیسا کہ عام طور پر لوگ بولتے ہیں) اجازت دی ہو۔ البتہ تین چیزوں میں اجازت ہے لڑائی اور لوگوں کے درمیان صلح کروانے اور آدمی کا اپنی بیوی سے باتیں کرنا۔ اور عورت کا اپنے خاوند سے گفتگو کرنے میں جھوٹ بولنا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے دروازے کے باہر دو جھگڑنے والوں کی آواز کو سنا۔ جن کی آوازیں بلند تھیں۔ ان میں سے

أَحَدُهُمَا يَسْتَوْضِعُ الْآخَرَ وَيَسْتَرْفِقُهُ فِيْ شَيْءٍ، وَهُوَ يَقُوْلُ: وَاللّٰهِ لَا أَفْعَلُ، فَخَرَجَ عَلَيْهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "أَيْنَ الْمُتَأَلِّيْ عَلَى اللّٰهِ لَا يَفْعَلُ الْمَعْرُوْفَ؟" فَقَالَ: أَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَلَهُ أَيُّ ذٰلِكَ أَحَبَّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

مَعْنَى «يَسْتَوْضِعُهُ» يَسْأَلُهُ أَنْ يَضَعَ عَنْهُ بَعْضَ دَيْنِهِ۔ وَ«يَسْتَرْفِقُهُ» يَسْأَلُهُ الرِّفْقَ۔ وَ«الْمُتَأَلِّيْ»: الْحَالِفُ۔

۲۵۳ - وَعَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَغَهُ أَنَّ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ كَانَ بَيْنَهُمْ شَرٌّ، فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ فِيْ أُنَاسٍ مَعَهُ، فَحُبِسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتِ الصَّلَاةُ فَجَاءَ بِلَالٌ إِلَى أَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حُبِسَ وَحَانَتِ الصَّلَاةُ فَهَلْ لَكَ أَنْ تَؤُمَّ النَّاسَ؟ قَالَ: نَعَمْ إِنْ شِئْتَ، فَأَقَامَ بِلَالٌ الصَّلَاةَ، وَتَقَدَّمَ أَبُوْ بَكْرٍ فَكَبَّرَ وَكَبَّرَ النَّاسُ، وَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ فِي الصُّفُوْفِ حَتّٰى قَامَ فِي الصَّفِّ، فَأَخَذَ النَّاسُ فِي التَّصْفِيْقِ، وَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا يَلْتَفِتُ فِي الصَّلَاةِ، فَلَمَّا

ایک دوسرے سے قرض کم کرنے کا سوال کر رہا تھا۔ اور اس سے کچھ نرمی کا مطالبہ کر رہا تھا۔ اور دوسرا کہہ رہا تھا۔ اللہ کی قسم میں ایسا نہیں کروں گا۔ اس حالت میں کہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے۔ آپ نے فرمایا! اللہ کی قسم کھانے والا انسان کون ہے جو نیک کام کرنا نہیں چاہتا۔ اس نے کہا یا رسول اللہ میں ہوں۔ اور قرض کیلئے جو وہ چاہتا ہے وہی ہو گا۔

"یستوضعہ" اس سے بعض قرض کی معافی کی درخواست کرنا۔ "یسترفقہ" اس سے ملاطفت کا سوال کرنا۔ "المتالی" قسم کھانے والا۔

حضرت ابو عباس سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی۔ کہ بنو عمرو بن عوف کے درمیان لڑائی ہو گئی ہے۔ تو آپ ان کے درمیان صلح کروانے کے لئے چند رفقاء کی معیت میں تشریف لیگئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو رکنا پڑا۔ اور نماز کا وقت ہو گیا۔ بلال رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر صدیق کے پاس آیا۔ اور کہا۔ اے ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کچھ دیر ہو گئی ہے۔ اور نماز کا وقت قریب آ چکا ہے۔ کیا آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں گے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔ اگر تم چاہو۔ تو ٹھیک ہے۔ چنانچہ بلال رضی اللہ عنہ نے تکبیر کہی۔ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آگے بڑھے۔ تکبیر کہی۔ اور لوگوں نے بھی تکبیر کہی۔ اتنے میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔ صفوں کو چیرتے ہوئے پہلی صف میں کھڑے ہو گئے۔ اس پر لوگوں نے تالیاں بجانی شروع کر دیں۔ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز میں التفات نہیں فرماتے تھے۔ جب لوگوں نے زیادہ

اَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيقَ الْتَفَتَ فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَدَهُ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَرَجَعَ الْقَهْقَرٰى وَرَاءَهُ حَتّٰى قَامَ فِي الصَّفِّ فَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: "اَيُّهَا النَّاسُ مَا لَكُمْ حِيْنَ نَابَكُمْ شَيْءٌ فِيْ صَلٰوتِهِ فَلْيَقُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَاِنَّهُ لَا يَسْمَعُهُ اَحَدٌ حِيْنَ يَقُوْلُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ إِلَّا الْتَفَتَ يَا اَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ اَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ حِيْنَ اَشَرْتُ إِلَيْكَ؟" فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ مَا كَانَ يَنْبَغِيْ لِابْنِ اَبِيْ قُحَافَةَ اَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

مَعْنٰى "حُبِسَ": اَمْسَكُوْهُ لِيُضَيِّفُوْهُ۔

تالیاں بجانی شروع کیں۔ تو وہ متوجہ ہوئے۔ کیا دیکھتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں۔ اور آپ نے ابوبکرؓ کو اشارہ فرمایا۔ (کہ اپنی جگہ پر قائم رہو) ابوبکرؓ نے اپنے ہاتھوں کو بلند کیا۔ اللہ کی تعریف کی۔ اور پچھلے پاؤں اُلٹے چلے۔ یہاں تک کہ صف میں آکر کھڑے ہوگئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے۔ لوگوں کو نماز پڑھائی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے۔ تو صحابہ کرام کی طرف متوجہ ہوئے۔ اور فرمایا۔ اے لوگو تمھیں کیا ہے۔ جب تمھیں کوئی چیز نماز میں پیش آتی ہے تو تم تالیاں بجانی شروع کر دیتے ہو۔ تالیاں بجانا عورتوں کے لئے ہے۔ جس شخص کو نماز میں کوئی بات پیش آجائے تو وہ سبحان اللہ کہے۔ اس لئے جو شخص اس کو کہتے گا۔ وہ اس کی طرف متوجہ ہوگا۔ اے ابوبکرؓ جب میں نے اشارہ بھی کیا۔ تو پھر کون سی بات تھی جس نے تم کو نماز پڑھانے سے روکا۔ ابوبکرؓ صدیق نے عرض کیا۔ کہ ابو قحافہ کے بیٹے کے لئے مناسب نہیں تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے بڑھ کر لوگوں کو نماز پڑھائے۔ (بخاری ؒ) ۔ حبس ۔ آپ کو مہمان نوازی کے لئے روک لیا گیا۔

۳۲

بَابُ فَضْلِ ضَعَفَةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْفُقَرَاءِ وَالْخَامِلِيْنَ

کمزور فقیر اور غیر مشہور مسلمانوں کی فضیلت کا بیان

(۱۰۷) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى[1]: "وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ

ارشاد خداوندی ہے اور جو لوگ صبح شام اپنے پروردگار کو پکارتے اور اسکی خوشنودی کے طالب ہیں انکے ساتھ صبر کرتے رہو اور تمھاری

[1] سورۃ الکہف آیۃ ۲۸۔

وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ"

نگاہیں ان میں سے دگزر کر اور طرف ا نہ دوڑیں۔

۲۵۴۔ وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ؟ كُلُّ ضَعِيْفٍ مُتَضَعَّفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ، أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ؟ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ"، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

"الْعُتُلُّ": الْغَلِيْظُ الْجَافِي۔ "وَالْجَوَّاظُ" بِفَتْحِ الْجِيْمِ وَتَشْدِيْدِ الْوَاوِ وَبِالظَّاءِ الْمُعْجَمَةِ: وَهُوَ الْجَمُوْعُ الْمَنُوْعُ، وَقِيْلَ: الضَّخْمُ الْمُخْتَالُ فِيْ مِشْيَتِهِ، وَقِيْلَ: الْقَصِيْرُ الْبَطِيْنُ۔

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ارشاد فرماتے تھے کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ جنت کے حقدار کون ہیں؟ ہر وہ لوگ جو کمزور ہیں اور انہیں کمزور سمجھا جاتا ہے اگر وہ اللہ کی قسم اٹھاتے ہیں تو اللہ پاک ان کی قسم کو پورا فرماتا ہے۔ کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ دوزخی کون ہیں؟ سرکش، بخیل، متکبر لوگ ہیں (بخاری، مسلم)

"العتل" جاہل بدخلق درشت مزاج انسان کو کہتے ہیں۔ "الجواظ" مال جمع کرنے والا اور اس کو روک کر رکھنے والا بعض کہتے ہیں بھاری بھرکم مست کبرانہ چال چلنے والا۔ بعض نے کہا پست قد بڑے پیٹ والا۔

۲۵۵۔ وَعَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهُ جَالِسٍ: "مَا رَأْيُكَ فِيْ هٰذَا؟" فَقَالَ: رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِ النَّاسِ هٰذَا وَاللهِ حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ يُنْكَحَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ يُشَفَّعَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ مَرَّ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا رَأْيُكَ فِيْ هٰذَا؟" فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ هٰذَا رَجُلٌ مِنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ هٰذَا حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ لَا يُنْكَحَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ لَا يُشَفَّعَ وَإِنْ قَالَ أَنْ لَا يُسْمَعَ

حضرت ابو العباس سہل بن سعد ساعدی بیان فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا آپ نے اپنے پہلو میں بیٹھے ہوئے انسان سے پوچھا تو اس کے متعلق کیا رائے رکھتا ہے۔ اس نے کہا یہ انسان اشراف میں شمار ہوتا ہے خدا کی قسم اس کی شان یہ ہے کہ اگر یہ کسی عورت سے نکاح کا پیغام بھجوائے تو اس کا نکاح ہو جائے گا اور اگر کسی کی سفارش کرے تو سفارش منظور ہو گی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے پھر ایک دوسرا آدمی گزرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا اس کے بارے تیری رائے کیا ہے اس نے کہا یا رسول اللہ یہ فقیر مسلمانوں میں شمار ہوتا ہے اس کی حالت یہ ہے کہ اگر کسی عورت سے نکاح کا پیغام بھجوا دے تو اس کا نکاح نہیں ہو سکتا اور اگر سفارش کرے

لِقَوْلِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ مِّلْءِ الْأَرْضِ مِثْلَ هٰذَا»، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

قَوْلُهُ "حَرِيٌّ" هُوَ بِفَتْحِ الْحَاءِ وَكَسْرِ الرَّاءِ وَتَشْدِيْدِ الْيَاءِ: أَيْ حَقِيْقٌ. وَقَوْلُهُ "شَفَعَ" بِفَتْحِ الْفَاءِ.

تو سفارش قبول نہیں ہوگی اور اگر کوئی بات کہے تو اس کی بات سننے کے لیے تیار نہیں اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ فقیر شخص اس جیسے دنیا بھر کے انسانوں سے بہتر ہے (بخاری، مسلم)

"حری": حاء کے فتح راء کے کسرہ یاء کی تشدید کے ساتھ ہے اس کا معنی ہے لائق "شفع" فاء کے فتح کے ساتھ ہے۔

۲۵۶- وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «احْتَجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ فِيَّ الْجَبَّارُوْنَ وَالْمُتَكَبِّرُوْنَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ فِيَّ ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَمَسَاكِيْنُهُمْ، فَقَضَى اللّٰهُ بَيْنَهُمَا إِنَّكِ الْجَنَّةُ رَحْمَتِيْ أَرْحَمُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ وَإِنَّكِ النَّارُ عَذَابِيْ أُعَذِّبُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ وَلِكِلَيْكُمَا عَلَيَّ مِلْؤُهَا»، رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو سعید خدری نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جنت اور دوزخ میں جھگڑا ہوا دوزخ نے کہا مجھ میں سرکش متکبر لوگ داخل ہوں گے جنت نے کہا مجھ میں کمزور مسکین لوگ داخل ہوں گے اللہ نے ان کے جھگڑے کو نپٹاتے ہوئے جنت کو فرمایا کہ تو میری رحمت ہے جس پر رحم کرنا چاہونگا تیرے ذریعہ کروں گا اور دوزخ کو فرمایا کہ تو میرا عذاب ہے تیرے ذریعہ جس کو چاہوں گا عذاب دونگا اور میں نے تم دونوں کو بھرنا ہے (مسلم)

۲۵۷- وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّهُ لَيَأْتِي الرَّجُلُ السَّمِيْنُ الْعَظِيْمُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَزِنُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ رض نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ایک بڑا موٹا انسان قیامت کے روز آئے گا لیکن وہ عند اللہ مچھر کے پر کے برابر بھی قدر و منزلت نہیں رکھتا ہوگا۔ (بخاری، مسلم)

۲۵۸- وَعَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ أَوْ شَابًّا فَفَقَدَهَا أَوْ فَقَدَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عَنْهَا أَوْ عَنْهُ فَقَالُوْا: مَاتَ. قَالَ: أَفَلَا كُنْتُمْ آذَنْتُمُوْنِيْ فَكَأَنَّهُمْ صَغَّرُوْا أَمْرَهَا أَوْ

حضرت ابو ہریرہ رض بیان کرتے ہیں کہ ایک سیاہ فام عورت مسجد میں صفائی وغیرہ کا کام کیا کرتی تھی یا ایک نوجوان تھا تو آپ نے اس عورت کو یا اس نوجوان کو نہ دیکھا تو اس کے متعلق دریافت فرمایا صحابہؓ نے عرض کیا وہ تو فوت ہو گیا ہے آپ نے فرمایا تو تم نے مجھے اس کے فوت ہونے کی اطلاع کیوں نہ دی (شاید انھوں نے

أَمْرَهُ فَقَالَ: «دُلُّونِي عَلَى قَبْرِهِ» فَدَلُّوهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ هٰذِهِ الْقُبُورَ مَمْلُوءَةٌ ظُلْمَةً عَلَى أَهْلِهَا وَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلَاتِي عَلَيْهِمْ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

قَوْلُهُ «تَقُمُّ» هُوَ بِفَتْحِ التَّاءِ وَضَمِّ الْقَافِ: أَيْ تَكْنُسُ. «وَالْقُمَامَةُ» الْكُنَاسَةُ. «وَآذَنْتُمُونِي» بِمَدِّ الْهَمْزَةِ أَيْ أَعْلَمْتُمُونِي.

کہ صحابہ نے اس کو معمولی سمجھا آپ نے فرمایا مجھے بتاؤ اس کی قبر کہاں ہے۔ صحابہ کرامؓ نے آپ کو بتایا آپؐ نے اس پر نماز جنازہ پڑھی۔ پھر فرمایا یہ قبریں اندھیروں سے پر رہتی ہیں۔ اور اللہ پاک ان لوگوں کی قبروں کو میرے ان پر نماز جنازہ پڑھنے سے روشنی فرما دیتا ہے۔ (بخاری ومسلم)

"تقم" تا کے فتحہ اور قاف کے ضمہ کے ساتھ ہے یعنی وہ جھاڑو دیا کرتی تھی۔ اور جھاڑو دینے کو قمامہ کہتے ہیں۔ "آذنتمونی" ہمزہ ممدودہ کے ساتھ۔ کہ تم مجھے اطلاع دے دیتے۔

٢٥٩ - وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «رُبَّ أَشْعَثَ أَغْبَرَ مَدْفُوعٍ بِالْأَبْوَابِ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہت سے پریشان غبار آلود جن کو دروازوں سے دھکے ملتے ہیں اگر وہ اللہ پر قسم کھائیں یعنی اللہ پاک کی قسم کھا کر اللہ پاک سے مطالبہ کریں کہ فلاں کام پورا ہو جائے تو اللہ ان کی قسم پوری کر دیتا ہے۔ (بخاری)

٢٦٠ - وَعَنْ أُسَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «قُمْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَإِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِينُ وَأَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوسُونَ غَيْرَ أَنَّ أَصْحَابَ النَّارِ قَدْ أُمِرَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ وَقُمْتُ عَلَى بَابِ النَّارِ فَإِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

«وَالْجَدُّ» بِفَتْحِ الْجِيمِ: الْحَظُّ وَالْغِنَى وَقَوْلُهُ «مَحْبُوسُونَ» أَيْ لَمْ يُؤْذَنْ لَهُمْ بَعْدُ فِي دُخُولِ الْجَنَّةِ.

حضرت اسامہؓ بن زید رضی نبی کریم سے بیان کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا۔ تو اکثر جنت میں داخل ہونے والے مسکین لوگ تھے۔ اور مالدار لوگوں کو روکا ہوا تھا۔ جب کہ دوزخیوں کو دوزخیوں کے بارے میں ان کو دوزخ کی جانب لے جانے کا حکم دیا گیا۔ میں دوزخ کے دروازہ پر کھڑا ہوا۔ تو اکثر اس میں داخل ہونے والی عورتیں تھیں۔

"الجد" جیم کے فتح کے ساتھ۔ حصہ اور مالداری کے معنی میں ہے۔ "محبوسون" وہ لوگ جن کو ابھی تک جنت میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دی گئی ہے۔

٢٦١ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَمْ يَتَكَلَّمْ فِي الْمَهْدِ إِلَّا ثَلَاثَةٌ: عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ، وَصَاحِبُ جُرَيْجٍ رَجُلًا عَابِدًا فَاتَّخَذَ صَوْمَعَةً

حضرت ابوہریرہ رضؓ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ گہوارے میں صرف تین بچوں نے کلام کی ہے۔ ایک عیسیٰ بن مریمؑ۔ اور دوسرا جریج والا لڑکا۔ اور جریج ایک عابد انسان تھا۔ اس نے

فَكَانَ فِيهَا فَأَتَتْهُ أُمُّهُ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَتْ: يَا جُرَيْجُ فَقَالَ: يَا رَبِّ أُمِّي وَصَلَاتِي فَأَقْبَلَ عَلَى صَلَاتِهِ فَانْصَرَفَتْ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَتْهُ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَتْ: يَا جُرَيْجُ فَقَالَ: أَيْ رَبِّ أُمِّي وَصَلَاتِي فَأَقْبَلَ عَلَى صَلَاتِهِ، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَتْهُ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ فَقَالَ: أَيْ رَبِّ أُمِّي وَصَلَاتِي فَأَقْبَلَ عَلَى صَلَاتِهِ فَقَالَتْ: اَللّٰهُمَّ لَا تُمِتْهُ حَتَّى يَنْظُرَ إِلَى وُجُوهِ الْمُومِسَاتِ فَتَذَاكَرَ بَنُو إِسْرَآءِيلَ جُرَيْجًا وَعِبَادَتَهُ وَكَانَتِ امْرَأَةٌ بَغِيٌّ يُتَمَثَّلُ بِحُسْنِهَا فَقَالَتْ: إِنْ شِئْتُمْ لَأَفْتِنَنَّهُ فَتَعَرَّضَتْ لَهُ فَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَيْهَا فَأَتَتْ رَاعِيًا كَانَ يَأْوِي إِلَى صَوْمَعَتِهِ فَأَمْكَنَتْهُ مِنْ نَفْسِهَا فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَحَمَلَتْ فَلَمَّا وَلَدَتْ قَالَتْ: هُوَ مِنْ جُرَيْجٍ فَأَتَوْهُ فَاسْتَنْزَلُوهُ وَهَدَمُوا صَوْمَعَتَهُ وَجَعَلُوا يَضْرِبُونَهُ. فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ؟ قَالُوا: زَنَيْتَ بِهٰذِهِ الْبَغِيِّ فَوَلَدَتْ مِنْكَ. قَالَ أَيْنَ الصَّبِيُّ؟ فَجَاءُوا بِهِ فَقَالَ: دَعُونِي حَتَّى أُصَلِّيَ فَصَلَّى فَلَمَّا انْصَرَفَ أَتَى الصَّبِيَّ فَطَعَنَ فِي بَطْنِهِ وَقَالَ: يَا غُلَامُ مَنْ أَبُوكَ؟ قَالَ: فُلَانٌ الرَّاعِي فَأَقْبَلُوا عَلَى جُرَيْجٍ يُقَبِّلُونَهُ وَيَتَمَسَّحُونَ بِهِ وَقَالُوا: نَبْنِي لَكَ صَوْمَعَتَكَ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ: لَا أَعِيدُوهَا مِنْ طِينٍ كَمَا كَانَتْ فَفَعَلُوا وَبَيْنَا

ایک حجرہ بنایا۔ اس میں رہتا تھا۔ اور عبادت کیا کرتا تھا چنانچہ (ایک دن) اسکے پاس اسکی والدہ آئی۔ اس وقت وہ نماز پڑھ رہا تھا۔ اس نے بلایا۔ اے جریج۔ اس نے کہا۔ اے رب۔ میری ماں اور میری نماز (کس کا خیال کروں) پس وہ نماز میں مشغول رہا۔ اور اسکی والدہ واپس لوٹ گئی۔ جب دوسرا دن ہوا تو پھر وہ اسکے پاس آئی۔ اور وہ نماز پڑھ رہا تھا۔ ماں نے پکارا اے جریج۔ اس نے کہا۔ اے میرے رب۔ (میری ماں اور میری نماز) اور وہ نماز میں مشغول ہو گیا۔ ماں واپس چلی گئی جب تیسرا دن ہوا۔ تو پھر اس کے پاس آئی۔ اور وہ نماز پڑھ رہا تھا۔ اس نے کہا اے جریج۔ جریج نے کہا۔ اے میرے رب میری والدہ مجھے پکارتی ہے۔ اب میں نماز میں ہوں اب میں کیا کروں۔ یہ کہکر وہ نماز میں مشغول رہا۔ تو اسکی والدہ نے دعا کی۔ اے اللہ پاک۔ اسکو تو مارنا جبتک کہ یہ بدکار عورتوں کے چہروں کو نہ دیکھے پس بنی اسرائیل میں جریج اور اسکی عبادت کی عام شہرت تھی۔ اور ایک زانیہ عورت جسکا حسن ضرب المثل تھا۔ اس نے کہا۔ اگر تم چاہو تو میں جریج کو فتنے میں ڈال سکتی ہوں چنانچہ وہ جریج کے سامنے (بن سنور کر) آئی لیکن جریج نے اسکی طرف توجہ نہ کی۔ پھر وہ ایک چرواہے کے پاس آئی جو اسکے حجرے کے پاس رہا کرتا تھا اور اس عورت نے چرواہے کو اپنے نفس پر قدرت بخشی وہ اس پر واقع ہو گیا۔ وہ حاملہ ہو گئی جب اس کے لڑکا پیدا ہوا تو اس نے کہا۔ کہ یہ لڑکا جریج کا ہے۔ پس لوگ جریج کے پاس آئے۔ اور اسکو انہوں نے حجرے سے باہر نکال دیا۔ اور اسکا حجرہ گرا دیا۔ اور اسکو مارنے پیٹنے لگ گئے۔ جریج نے کہا۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے لوگوں نے کہا۔ تو نے فلاں زانیہ عورت سے زنا کیا ہے اور اس نے تجھ سے لڑکا پیدا کیا ہے۔ اس نے کہا۔ لڑکا کہاں ہے۔ لوگ لڑکے کو لے آئے جریج نے کہا۔ مجھے اجازت دے دو۔ کہ میں نماز پڑھوں اس نے نماز پڑھی نماز پڑھنے کے بعد لڑکے کے پاس آیا۔ اس کے پیٹ میں ہاتھ مارتے ہوئے کہا اے لڑکے۔ تیرا باپ کون ہے اس نے کہا۔ فلاں چرواہا ہے۔ یہ سنکر لوگ جریج کے پاس آ کے چومتے تھے۔ اور اسکے بدن کو برکت حاصل کرتے ہوئے ہاتھ لگاتے تھے۔ اور درخواست پیش کر رہے تھے۔ کہ اگر تم پسند کرو۔ تو ہم سونے

صَبِيٌّ يَرْضَعُ مِنْ أُمِّهِ فَمَرَّ رَجُلٌ رَاكِبٌ عَلَى دَابَّةٍ فَارِهَةٍ وَشَارَةٍ حَسَنَةٍ فَقَالَتْ أُمُّهُ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ ابْنِيْ مِثْلَ هٰذَا فَتَرَكَ الثَّدْيَ وَاَقْبَلَ إِلَيْهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِيْ مِثْلَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى ثَدْيِهِ فَجَعَلَ يَرْتَضِعُ فَكَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحْكِيْ ارْتِضَاعَهُ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ فِيْ فِيْهِ فَجَعَلَ يَمُصُّهَا ثُمَّ قَالَ: وَمَرُّوْا بِجَارِيَةٍ وَهُمْ يَضْرِبُوْنَهَا وَيَقُوْلُوْنَ زَنَيْتِ سَرَقْتِ وَهِيَ تَقُوْلُ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ فَقَالَتْ أُمُّهُ: اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلِ ابْنِيْ مِثْلَهَا فَتَرَكَ الرَّضَاعَ وَنَظَرَ إِلَيْهَا فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِثْلَهَا فَهُنَالِكَ تَرَاجَعَا الْحَدِيْثَ فَقَالَتْ مَرَّ رَجُلٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ فَقُلْتُ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ ابْنِيْ مِثْلَهُ فَقُلْتَ: اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِيْ مِثْلَهُ وَمَرُّوْا بِهٰذِهِ الْأَمَةِ وَهُمْ يَضْرِبُوْنَهَا وَيَقُوْلُوْنَ زَنَيْتِ سَرَقْتِ فَقُلْتُ: اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلِ ابْنِيْ مِثْلَهَا فَقُلْتَ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِثْلَهَا قَالَ: إِنَّ ذٰلِكَ الرَّجُلَ جَبَّارٌ فَقُلْتُ: اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِيْ مِثْلَهُ وَإِنَّ هٰذِهِ يَقُوْلُوْنَ زَنَيْتِ وَلَمْ تَزْنِ وَسَرَقْتِ وَلَمْ تَسْرِقْ فَقُلْتُ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِثْلَهَا» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

تیرا چہرہ تیار کر دیتے ہیں۔ اس نے کہا: نہیں، تم دوبارہ مٹی سے بناؤ جس طرح کا وہ پہلے تھا۔ پس لوگوں نے بنا دیا۔ اور تیسرا لڑکا وہ تھا جو اپنی ماں کا دودھ پی رہا تھا۔ تو ایک آدمی جو بڑے خوبصورت گھوڑے پر سوار تھا جس کی حالت بہت عمدہ تھی۔ وہاں سے گزرا۔ تو اس بچے کی ماں نے جب خوش شکل سوار کو دیکھا تو دعا کی۔ اے اللہ پاک میرے بیٹے کو اس جیسا بنا۔ بچے نے پستان کو چھوڑ دیا اور اس کی طرف دیکھ کر کہا۔ اے اللہ پاک مجھے اس جیسا نہ بنانا۔ اس کے بعد لڑکا ماں کے پستان پر دودھ پینے کیلئے ٹوٹ گیا۔ ابوہریرہؓ فرمان کرتے ہیں گویا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں جب آپ اس بچے کے دودھ پینے کی نقل فرما رہے تھے۔ کہ آپ نے اپنی سبابہ انگلی کو اپنے منہ میں ڈالا ہوا تھا اور اسے چوس رہے تھے۔ آپ نے فرمایا اور لوگ ایک لونڈی کو مارتے ہوئے جو تھا اس بچے کے پاس سے گزرے۔ لوگ اس لونڈی کو کہہ رہے تھے تو نے زنا کیا ہے تم نے چوری کی ہے۔ لیکن وہ لونڈی حسبی اللہ و نعم الوکیل کہہ رہی تھی۔ بچے کی والدہ نے لونڈی کو دیکھ کر دعا کی۔ اے اللہ پاک میرے بچے کو اس لونڈی جیسا نہ بنانا۔ بچے نے دودھ پینا چھوڑ کر لونڈی کی طرف دیکھا اور کہا اے اللہ پاک تم مجھے اس لونڈی جیسا بنانا۔ پس وہاں دونوں میں اس بات پر تکرار ہو گیا۔ ماں نے کہا ایک خوبصورت شکل والا انسان گزرا۔ تو میں نے دعا کی میرے بیٹے کو اس جیسا کر۔ تو نے دعا کی مجھ کو اس جیسا نہ کر اور لوگ اس لونڈی کو لیکر گزرے اور اسے مار رہے تھے۔ اور کہہ رہے تھے تو نے زنا کیا ہے۔ تو نے چوری کی ہے۔ تو میں نے دعا کی۔ اے اللہ پاک میرے بیٹے کو اس جیسا نہ کر۔ تو نے کہا۔ اے اللہ۔ مجھے اس جیسا بنا۔ لڑکے نے کہا۔ وہ آدمی ظالم تھا۔ میں نے دعا کی۔ اے اللہ مجھے اس جیسا ظالم نہ بنا۔ اور لوگ اس لونڈی کے بارے میں کہہ رہے تھے۔ تو نے زنا کیا ہے۔ حالانکہ اس نے زنا نہیں کیا تھا۔ اور لوگ کہہ رہے تھے تو نے چوری کی ہے۔ حالانکہ اس نے چوری نہیں کی تھی۔ میں نے دعا کی۔ اے اللہ۔ مجھے اس جیسا بنا

روہ (بخاری، مسلم)

"وَالْمُوْمِسَاتُ" بِضَمِّ الْمِيْمِ الْأُوْلٰى وَإِسْكَانِ الْوَاوِ وَكَسْرِ الْمِيْمِ الثَّانِيَةِ وَبِالسِّيْنِ الْمُهْمَلَةِ وَهُنَّ الزَّوَانِيْ وَالْمُوْمِسَةُ الزَّانِيَةُ - وَقَوْلُهُ دَابَّةٌ فَارِهَةٌ بِالْفَاءِ - أَيْ حَاذِقَةٌ نَفِيْسَةٌ "وَالشَّارَةُ" بِالشِّيْنِ الْمُعْجَمَةِ وَتَخْفِيْفِ الرَّاءِ وَهِيَ الْجَمَالُ الظَّاهِرُ فِي الْهَيْئَةِ وَالْمَلْبَسِ - وَمَعْنٰى تَرَاجَعَا الْحَدِيْثَ" أَيْ حَدَّثَتِ الصَّبِيَّ وَحَدَّثَهَا - وَاللّٰهُ أَعْلَمُ ۔

"الموسمات" پہلے میم کے پیش واؤ کے سکون اور دوسرے میم کے کسرہ اور سین مہملہ کے ساتھ زنا کرنے والیوں کو کہتے ہیں۔ اس کا واحد المومسہ ہے۔ "دابۃ فارہۃ" سا تھ فا کے۔ تیز جلد عمدہ گھوڑے کو کہتے ہیں۔ "الشارۃ" شین معجمہ اور را مخففہ کے ساتھ۔ ظاہری خوبصورتی جو شکل اور لباس میں ہوتی ہے۔ "تراجعا الحدیث" بچے اور اس کی والدہ نے آپس میں بات چیت کی۔ واللہ اعلم۔

۳۳

بَابُ مُلَاطَفَةِ الْيَتِيْمِ وَالْبَنَاتِ وَسَائِرِ الضَّعَفَةِ وَالْمَسَاكِيْنِ وَالْمُنْكَسِرِيْنَ وَالْإِحْسَانِ إِلَيْهِمْ وَالشَّفَقَةِ عَلَيْهِمْ وَالتَّوَاضُعِ مَعَهُمْ وَخَفْضِ الْجَنَاحِ لَهُمْ!

یتیموں، لڑکیوں، کمزور، مسکین لوگوں کے ساتھ نرمی اور احسان کرنا اور ان کے ساتھ شفقت اور انکساری کے ساتھ پیش آنا:

(۱۰۸) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى[۱] وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ -

ارشادِ خداوندی ہے: اور مومنوں سے خاطر اور تواضع سے پیش آنا[۱]

(۱۰۹) وَقَالَ تَعَالٰى[۲] وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

نیز فرمایا: اور جو لوگ صبح شام اپنے پروردگار کو پکارتے اور اس کی خوشنودی کے طالب ہیں ان کے ساتھ صبر کرتے رہو اور تمہاری نگاہیں ان میں سے گزر کر اور طرف نہ دوڑیں کہ تم آسائش زندگانی دنیا کے خواستگار ہو جاؤ[۲]

[۱] سورۃ الحجر آیۃ ۸۸ [۲] سورۃ الکہف آیۃ ۲۸

(١١٠) وَقَالَ تَعَالَى: "فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ، وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ"

نیز فرمایا: تو تم بھی یتیم پر ستم نہ کرنا، اور مانگنے والے کو جھڑکی نہ دینا۔[1]

(١١١) وَقَالَ تَعَالَى: "أَرَأَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالدِّينِ، فَذَٰلِكَ الَّذِي يَدُعُّ الْيَتِيمَ، وَلَا يَحُضُّ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ"

نیز فرمایا: بھلا تم نے اس شخص کو دیکھا جو (روز) جزا کو جھٹلاتا ہے یہ وہی (بدبخت) ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے اور فقیر کو کھانا کھلانے کیلئے (لوگوں کو) ترغیب نہیں دیتا۔[2]

٢٦٢- وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ نَفَرٍ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اطْرُدْ هَؤُلَاءِ لَا يَجْتَرِئُونَ عَلَيْنَا وَكُنْتُ أَنَا وَابْنُ مَسْعُودٍ وَرَجُلٌ مِنْ هُذَيْلٍ وَبِلَالٌ وَرَجُلَانِ لَسْتُ أُسَمِّيهِمَا فَوَقَعَ فِي نَفْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقَعَ فَحَدَّثَ نَفْسَهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم چھ آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے مشرکین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا۔ ان لوگوں کو دور بھگا دیجئے کہیں ہماری مخالفت پر دلیر نہ ہو جائیں ان میں سے ایک میں تھا اور عبداللہ بن مسعودؓ، قبیلہ ہذیل سے ایک آدمی، بلالؓ اور دو اور جن کا نام مجھے معلوم نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں مشیت الٰہی کے مطابق کچھ خیال گزرا اور آپ نے سوچنا شروع کر دیا۔ اللہ پاک نے ذیل کی آیات نازل فرمائیں اور جو لوگ صبح و شام اپنے پروردگار سے دعا کرتے ہیں اور اس کی ذات کے طالب ہیں ان کو (اپنے پاس سے) مت نکالو۔ (مسلم)

٢٦٣- وَعَنْ أَبِي هُبَيْرَةَ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو الْمُزَنِيِّ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ أَتَى عَلَى سَلْمَانَ وَصُهَيْبٍ وَبِلَالٍ فِي نَفَرٍ فَقَالُوا مَا أَخَذَتْ سُيُوفُ اللَّهِ مِنْ عَدُوِّ اللَّهِ مَأْخَذَهَا. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ

حضرت ابو ہبیرہ عائذ بن عمرو المزنی (اور وہ بیعت الرضوان میں شریک تھے) بیان کرتے ہیں کہ ابوسفیان کا سلمان، صہیب، بلال و دیگر صحابہ کرام کے پاس سے گزر ہوا تو انہوں نے کہا اللہ کی تلواروں نے اللہ کے دشمن سے اپنا حق نہیں لیا۔ حضرت ابوبکرؓ نے کہا کیا تم ایسی بات قریش کے شیخ اور سردار کے حق میں کہتے ہو۔ اس کے بعد حضرت ابوبکرؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

[1] سورة الضحى آية ٩ [2] سورة الماعون آية ١-٣

اللّٰهُ عَنْهُ : أَتَقُولُونَ هٰذَا لِشَيْخِ قُرَيْشٍ وَسَيِّدِهِمْ؟ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ: "يَا أَبَا بَكْرٍ لَعَلَّكَ أَغْضَبْتَهُمْ لَئِنْ كُنْتَ أَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ أَغْضَبْتَ رَبَّكَ" فَأَتَاهُمْ فَقَالَ يَا إِخْوَتَاهُ أَغْضَبْتُكُمْ؟ قَالُوا: لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ يَا أَخِيْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قَوْلُهُ "مَأْخَذَهَا" أَيْ لَمْ تَسْتَوْفِ حَقَّهَا مِنْهُ. وَقَوْلُهُ "يَا أُخَيَّ" رُوِيَ بِفَتْحِ الْهَمْزَةِ وَكَسْرِ الْخَاءِ وَتَخْفِيفِ الْيَاءِ وَرُوِيَ بِضَمِّ الْهَمْزَةِ وَفَتْحِ الْخَاءِ وَتَشْدِيدِ الْيَاءِ.

میں آئے اور آپ کو بتایا آپ نے فرمایا۔ اے ابوبکرؓ شاید تو نے ان حضرات کو ناراض کر دیا ہے۔ یاد رکھو اگر تو نے ان کو ناراض کیا تو پھر تو نے اپنے رب کو ناراض کر دیا چنانچہ حضرت ابوبکرؓ ان کے پاس آئے اور ان سے کہا اے میرے بھائیو کیا میں نے تمہیں ناراض تو نہیں کر دیا انہوں نے جواب دیا نہیں اے میرے بھائی اللہ آپ کو معاف فرمائے (مسلم)

"ماخذہا" لوگوں نے اس سے اپنا حق نہیں لیا "یا اخی" ہمزہ کے فتح خاء کے کسرہ یا مخففہ کے ساتھ مروی ہے نیز ہمزہ کے ضمہ خاء کے فتح اور یاء مشددہ کے ساتھ بھی مروی ہے۔

٢٦٤ - وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا" وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى وَفَرَّجَ بَيْنَهُمَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

"وَكَافِلُ الْيَتِيمِ": الْقَائِمُ بِأُمُورِهِ.

حضرت سہل بن سعدؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور یتیم کی دیکھ بھال کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے اور آپ نے سبابہ اور درمیانی انگلی کے درمیان کشادگی دکھاتے ہوئے اشارہ فرمایا۔ (بخاری)

"کافل الیتیم": یتیم کی دیکھ بھال کرنے والا۔

٢٦٥ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "كَافِلُ الْيَتِيمِ لَهُ أَوْ لِغَيْرِهِ أَنَا وَهُوَ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ" وَأَشَارَ الرَّاوِي وَهُوَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یتیم کی دیکھ بھال کرنے والا خواہ وہ قریبی رشتہ دار ہے یا نہیں۔ میں اور وہ جنت میں اس طرح ہوں گے۔ مالک بن انسؓ راوی نے سبابہ اور درمیانی انگلی کے ساتھ اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔ (مسلم)

وَقَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا

اَلْيَتِيْمُ لَهٗ اَوْ لِغَيْرِهٖ" مَعْنَاهُ: قَرِيْبُهٗ اَوِ الْاَجْنَبِيُّ مِنْهُ فَالْقَرِيْبُ مِثْلُ اَنْ تَكْفُلَهٗ اُمُّهٗ اَوْ جَدُّهٗ اَوْ اَخُوْهُ اَوْ غَيْرُهُمْ مِنْ قَرَابَتِهٖ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

ارشاد گرامی "الیتیم لہ او لغیرہ" یتیم کا قریبی رشتہ دار یا اجنبی ہو قریب سے مراد مثلاً اس کی دادا یا اس کا بھائی یا ان کے علاوہ دیگر قریبی رشتہ داروں سے ہو۔ واللہ اعلم۔

۲۶۶۔ وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلَا اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ اِنَّمَا الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ يَتَعَفَّفُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ فِي الصَّحِيْحَيْنِ: "لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ يَطُوْفُ عَلَى النَّاسِ تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلٰكِنَّ الْمِسْكِيْنَ الَّذِيْ لَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيْهِ وَلَا يُفْطَنُ بِهٖ فَيُتَصَدَّقَ عَلَيْهِ وَلَا يَقُوْمُ فَيَسْاَلَ النَّاسَ"۔

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسکین وہ نہیں ہے جو کھجور دو کھجوریں ایک لقمہ دو لقمے مانگتا پھرتا ہے۔ بلکہ مسکین تو وہ ہے۔ جو (فقیری کے باوجود) سوال کرنے سے بچتا ہے۔ (بخاری ومسلم) اور صحیحین کی ایک روایت میں ہے۔ کہ مسکین وہ نہیں ہے۔ جو گھومتا پھرتا ہے۔ اور لوگوں سے اسکو ایک لقمہ دو لقمے ایک کھجور دو کھجوریں میسر آتی ہیں۔ البتہ مسکین وہ آدمی ہے۔ جو مال و دولت کو نہیں پاتا۔ جس سے وہ مستغنی رہے۔ اور نہ اس کے فقر کا کسی کا پتہ چلتا ہے کہ اس پر صدقہ کیا جائے۔ نہ وہ لوگوں سے سوال کرنے کے لئے حرکت کرتا ہے۔

۲۶۷۔ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "السَّاعِيْ عَلَى الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ" وَاَحْسِبُهٗ قَالَ: "وَكَالْقَائِمِ الَّذِيْ لَا يَفْتُرُ وَكَالصَّائِمِ الَّذِيْ لَا يُفْطِرُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوہریرہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ بیوہ عورتوں اور مسکینوں پر خرچ کرنیوالا اس آدمی کی طرح ہے۔ جو اللہ پاک کے لئے جہاد کرتا ہے۔ راوی بیان کرتا ہے کہ میرا خیال ہے کہ آپؐ نے فرمایا۔ وہ اس شخص کی طرح ہے جو قیام کرتا ہے سستی نہیں دکھاتا اور اس شخص کی طرح ہے جو روزہ رکھتا ہے اور افطار نہیں کرتا (بخاری ومسلم)

۲۶۸۔ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيْمَةِ يُمْنَعُهَا مَنْ يَاْتِيْهَا وَيُدْعٰى اِلَيْهَا مَنْ يَاْبَاهَا، وَمَنْ لَّمْ يُجِبِ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ فِي الصَّحِيْحَيْنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مِنْ

حضرت ابوہریرہؓ نبی پاک سے بیان فرماتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ بدترین دعوت اس ولیمہ کی دعوت ہے جس میں ان لوگوں کو روکا جاتا ہے جو خود آتے ہیں۔ اور ان لوگوں کو بلایا جاتا ہے۔ جو انکار کرتے ہیں۔ اور وہ شخص جس نے دعوت کو قبول نہ کیا۔ وہ اللہ اور اس کے رسول کا نافرمان ہے۔ (مسلم) اور بخاری مسلم کی ایک روایت میں ابوہریرہؓ سے اس کا قول مروی ہے کہ اس ولیمہ کا

قَوْلُهُ : بِئْسَ الطَّعَامُ طَعَامُ الْوَلِيْمَةِ يُدْعَى إِلَيْهَا الْأَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْفُقَرَاءُ"

کھانا برا کھانا ہے۔ جس میں مالداروں کو دعوت دی جائے۔ اور غریبوں کو چھوڑا جائے۔

۲۶۹- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتّٰى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَا وَهُوَ كَهَاتَيْنِ" وَضَمَّ أَصَابِعَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

"جَارِيَتَيْنِ" أَيْ بِنْتَيْنِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جس شخص نے دو لڑکیوں کی پرورش کی یہاں تک کہ وہ دونوں بالغ ہو گئیں۔ قیامت کے دن میں اور وہ ان دو انگلیوں کی مانند ساتھ آئیں گے۔ اور آپ نے انگلیوں کو ملا کر اشارہ کیا (مسلم)

"جاریتین" دو لڑکیاں۔

۲۷۰- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَتْ عَلَيَّ امْرَأَةٌ وَمَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا تَسْأَلُ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِيْ شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: مَنِ ابْتُلِيَ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ"، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں۔ کہ میرے پاس ایک عورت آئی۔ اس کے ساتھ اس کی دو لڑکیاں تھیں۔ وہ سوال کرنے آئی تھی۔ لیکن میرے پاس ایک کھجور کے علاوہ اور کچھ نہ تھا۔ چنانچہ میں نے اسکو وہ کھجور دے دی۔ اس نے ایک کھجور کو اپنی دو بیٹیوں کے درمیان تقسیم کر دیا۔ اور خود اس سے کچھ نہ کھایا۔ پھر وہ کھڑی ہوئی اور باہر نکل گئی۔ پھر نبی پاک ہمارے پاس تشریف لائے۔ آپ کو بتایا۔ آپ نے فرمایا۔ جو شخص ان لڑکیوں کے بارے میں آزمایا جائے۔ پس وہ انکے ساتھ اچھا برتاؤ کرے۔ تو یہ لڑکیاں اس کیلئے جہنم کی آگ سے پردہ بن جائیں گی (بخاری، مسلم)

۲۷۱- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَيْضًا قَالَتْ جَاءَتْنِيْ مِسْكِيْنَةٌ تَحْمِلُ ابْنَتَيْنِ لَهَا فَأَطْعَمْتُهَا ثَلَاثَ تَمَرَاتٍ فَأَعْطَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا تَمْرَةً وَرَفَعَتْ إِلٰى فِيْهَا تَمْرَةً لِتَأْكُلَهَا فَاسْتَطْعَمَتْهَا ابْنَتَاهَا فَشَقَّتِ التَّمْرَةَ الَّتِيْ كَانَتْ تُرِيْدُ أَنْ تَأْكُلَهَا بَيْنَهُمَا فَأَعْجَبَنِيْ شَأْنُهَا فَذَكَرْتُ الَّذِيْ صَنَعَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَوْجَبَ لَهَا بِهَا الْجَنَّةَ أَوْ أَعْتَقَهَا بِهَا مِنَ النَّارِ"

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ کہ ایک مسکین عورت دو لڑکیوں کو اپنے ساتھ لئے ہوئی میرے پاس آئی۔ میں نے اسکو تین کھجوریں دیدیں۔ چنانچہ اس نے ہر ایک کو ایک ایک کھجور دے دی۔ اور ایک کھجور کو اپنے منہ کی طرف اٹھایا۔ تاکہ خود کھائے۔ لیکن اس کی دونوں لڑکیوں نے اس سے اس کھجور کا مطالبہ کیا۔ اس نے کھجور کو چیرا جس کھجور کے کھانے کا وہ ارادہ کر رہی تھی۔ اور ان دونوں کے درمیان بانٹ دیا۔ حضرت عائشہ روایت کرتی ہیں۔ کہ مجھے اس کا یہ طرز عمل بہت اچھا معلوم ہوا۔ میں نے اس کا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کیا۔ آپ نے فرمایا اللہ پاک نے اس کیلئے اسکی وجہ سے جنت کو واجب کر دیا۔ یا اس

وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

عمل کی وجہ سے جہنم سے آزاد کر دیا۔ (مسلم)

۲۷۲۔ وَعَنْ أَبِي شُرَيْحٍ خُوَيْلِدِ ابْنِ عَمْرٍو الْخُزَاعِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُحَرِّجُ حَقَّ الضَّعِيفَيْنِ الْيَتِيمِ وَالْمَرْأَةِ» حَدِيثٌ حَسَنٌ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ۔

حضرت ابو شریح بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اے اللہ پاک۔ میں ڈراتا ہوں یتیم اور عورت کے حق کا نہ خیال رکھنے سے۔ حدیث حسن ہے۔ نسائی میں صحیح سند کے ساتھ روایت کیا۔

وَمَعْنَى "أُحَرِّجُ": أُلْحِقُ الْحَرَجَ وَهُوَ الْإِثْمُ بِمَنْ ضَيَّعَ حَقَّهُمَا وَأُحَذِّرُ مِنْ ذٰلِكَ تَحْذِيرًا بَلِيغًا وَأَزْجُرُ عَنْهُ زَجْرًا أَكِيدًا۔

"احرج" جو شخص ان دونوں کے حقوق کو ضائع کرتا ہے۔ میں اسے گناہ گار سمجھتا ہوں۔ اور اس سے ہر بندہ کو ڈراتا ہوں۔ اور سخت تاکید کے ساتھ اس کی حق تلفی سے روکتا ہوں۔

۲۷۳۔ وَعَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِ ابْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَأَى سَعْدٌ أَنَّ لَهُ فَضْلًا عَلَى مَنْ دُونَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هَلْ تُنْصَرُونَ وَتُرْزَقُونَ إِلَّا بِضُعَفَائِكُمْ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ هٰكَذَا مُرْسَلًا فَإِنَّ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ تَابِعِيٌّ، وَرَوَاهُ الْحَافِظُ أَبُو بَكْرٍ الْبَرْقَانِيُّ فِي صَحِيحِهِ مُتَّصِلًا عَنْ مُصْعَبٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ۔

حضرت مصعب بن سعد بیان کرتے ہیں کہ سعد نے محسوس کیا۔ کہ اس کو اپنے نچلے درجے والے پر فضیلت حاصل ہے نبی کریمؐ نے فرمایا۔ کہ تم نہیں مدد دیئے جاتے ہو۔ اور رزق نہیں دیئے جاتے ہو۔ مگر اپنے کمزور لوگوں کی بدولت۔ بخاری نے اس حدیث کو مرسل ذکر کیا ہے۔ اس لئے کہ مصعب بن سعد تابعی ہے۔ اور حافظ ابوبکر برقانی نے اس حدیث کو اپنی صحیح کتاب میں اتصال کے ساتھ عن مصعب بن ابیہ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۲۷۴۔ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عُوَيْمِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ «ابْغُونِي فِي الضُّعَفَاءِ فَإِنَّمَا تُنْصَرُونَ وَتُرْزَقُونَ بِضُعَفَائِكُمْ» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ۔

حضرت ابوالدرداءؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے تم مجھے کمزور لوگوں میں تلاش کرو اس لئے کہ کمزور لوگوں کی بدولت تمہیں فتحیابی حاصل ہوتی ہے اور رزق مہیا ہوتا ہے۔ ابوداؤد نے عمدہ سند کے ساتھ ذکر کیا۔

(۳۴)

بَابُ الْوَصِيَّةِ بِالنِّسَاءِ

(۱۱۲) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ "

(۱۱۳) وَقَالَ تَعَالٰى: وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا "

۲۷۵ - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ خَيْرًا فَاِنَّ الْمَرْاَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ وَّاِنَّ اَعْوَجَ مَا فِى الضِّلَعِ اَعْلَاهُ، فَاِنْ ذَهَبْتَ تُقِيْمُهُ كَسَرْتَهُ وَاِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ اَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِىْ رِوَايَةٍ فِى الصَّحِيْحَيْنِ: "الْمَرْاَةُ كَالضِّلَعِ اِنْ اَقَمْتَهَا كَسَرْتَهَا وَاِنِ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَفِيْهَا عِوَجٌ" وَفِىْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ: "اِنَّ الْمَرْاَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ لَنْ تَسْتَقِيْمَ لَكَ عَلٰى طَرِيْقَةٍ فَاِنِ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَفِيْهَا عِوَجٌ وَاِنْ ذَهَبْتَ تُقِيْمُهَا كَسَرْتَهَا وَكَسْرُهَا طَلَاقُهَا"

قَوْلُهُ "عَوَجٌ" هُوَ بِفَتْحِ الْعَيْنِ وَالْوَاوِ۔

۲۷۶ - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ

عورتوں کے بارے شرعاً کیا وصیت ہے۔

ارشادِ خداوندی ہے۔ اور ان کے ساتھ اچھی طرح سے رہو سہو۔

نیز فرمایا۔ اور تم خواہ کتنا ہی چاہو عورتوں میں ہرگز برابری نہیں کر سکو گے تو ایسا بھی نہ کرنا کہ ایک ہی طرف ڈھل جاؤ اور دوسری کو ایسی حالت میں چھوڑ دو کہ گویا ادھر میں لٹک رہی ہے اور اگر آپس میں موافقت کر لو اور پرہیزگاری کرو تو خدا بخشنے والا مہربان ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کرو اسلئے کہ اس کی پیدائش پسلی سے ہوئی ہے اور پسلی کا اوپر کا حصہ زیادہ ٹیڑھا ہوتا ہے پس اگر اس کو سیدھا کرنا چاہو گے تو اس کو توڑ دو گے اور اگر اسکو اپنے حال پر چھوڑ دو گے تو اس کا ٹیڑھا پن بدستور رہے گا پس عورتوں کے ساتھ بھلائی کرو۔ (بخاری مسلم) صحیحین کی ایک روایت میں ہے کہ عورت کی مثال پسلی کی طرح ہے اگر اس کو سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے۔ تو اس کو توڑ دو گے اور اگر اس سے فائدہ اٹھانا چاہو گے۔ تو اس سے فائدہ اٹھانا ممکن ہے جبکہ اس میں ٹیڑھا پن (بدستور) موجود رہے گا اور مسلم کی روایت میں ہے کہ عورت کی پیدائش پسلی سے ہوئی ہے۔ وہ کبھی بھی ایک راستہ پر درست نہیں رہ سکتی۔ اگر اس سے فائدہ اٹھانا مقصود ہے۔ تو اس کے ٹیڑھے پن کے ہوتے ہوئے فائدہ اٹھاتے رہیئے۔ اور اگر اس کو سیدھا کرنا چاہو گے۔ تو اس کو توڑ دو گے اور اسکو توڑنا اسکو طلاق دینا ہے۔

"عوج" عین کے فتح اور واؤ کے فتح کے ساتھ ہے۔

حضرت عبداللہ بن زمعہؓ بیان کرتے

رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ وَذَكَرَ النَّاقَةَ وَالَّذِي عَقَرَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذِ انْبَعَثَ أَشْقَاهَا» انْبَعَثَ لَهَا رَجُلٌ عَزِيزٌ عَارِمٌ مَنِيعٌ فِي رَهْطِهِ، ثُمَّ ذَكَرَ النِّسَاءَ فَوَعَظَ فِيهِنَّ فَقَالَ: يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ فَيَجْلِدُ امْرَأَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ فَلَعَلَّهُ يُضَاجِعُهَا مِنْ آخِرِ يَوْمِهِ» ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِي ضَحِكِهِمْ مِنَ الضَّرْطَةِ فَقَالَ: «لِمَ يَضْحَكُ أَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ہیں کہ اس نے نبی کریمؐ سے سنا۔ آپؐ خطبہ فرما رہے تھے۔ تو اس میں آپؐ نے صالح علیہ السلام کی اونٹنی اور اس کے قاتل کا ذکر فرمایا۔ آپؐ نے قرآن پاک کی آیت پڑھی۔ اذ انبعث اشقاھا کہ اونٹنی کے پاؤں کاٹنے کے لئے قوم ثمود کا ایک بڑا سردار طاقت ور کھڑا ہوا۔ اس کے بعد آپؐ نے عورتوں کا ذکر کیا۔ اور ان کے بارے میں وعظ فرمایا کہ تم اپنی عورتوں کو یوں مارتے ہو جیسے غلام کو مارا جاتا ہے شاید پھر اس کو اسی دن کے آخر میں اس سے مجامعت کرنا ہو۔ پھر آپؐ نے ریح کے خارج ہونے پر ہنسنے کے متعلق وعظ فرمایا۔ اور فرمایا۔ کہ تم ایسے کام پر کیوں ہنستے ہو جس کو خود ہی کرتے ہو۔ (بخاری، مسلم)

«وَالْعَارِمُ» بِالْعَيْنِ الْمُهْمَلَةِ وَالرَّاءِ: هُوَ الشِّرِّيرُ الْمُفْسِدُ، وَقَوْلُهُ «انْبَعَثَ» أَيْ قَامَ بِسُرْعَةٍ.

"العارم" عین مہملہ اور راء کے ساتھ۔ شریر مفسد انسان کو کہتے ہیں۔ "انبعث" تیزی کے ساتھ کھڑا ہوا۔

277 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَفْرَكْ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً إِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِيَ مِنْهَا آخَرَ» أَوْ قَالَ «غَيْرَهُ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابوہریرہ رضؓ روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ایماندار آدمی کسی ایماندار عورت سے دشمنی نہ رکھے۔ اگر ایک خصلت کو ناپسند کیا ہے۔ تو دوسری خصلت یقیناً پسندیدہ ہوگی آپؐ نے آخر کا لفظ استعمال کیا ہے یا لفظ غیرہ فرمایا ہے (رضی منھا آخر یا رضی منھا غیرہ)۔

وَقَوْلُهُ: «يَفْرَكْ» هُوَ بِفَتْحِ الْيَاءِ وَإِسْكَانِ الْفَاءِ وَفَتْحِ الرَّاءِ مَعْنَاهُ: يُبْغِضُ، يُقَالُ: فَرِكَتِ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا، وَفَرِكَهَا زَوْجُهَا بِكَسْرِ الرَّاءِ يَفْرَكُهَا بِفَتْحِهَا: أَيْ أَبْغَضَهَا، وَاللهُ أَعْلَمُ.

"یفرک" یاء کے فتح اور فاء کے سکون اور راء کے فتح کے ساتھ ہے۔ معنیٰ یہ ہے کہ وہ دشمنی رکھتا ہے۔ یعنی عورت نے اپنے خاوند سے دشمنی رکھی۔ اور خاوند نے اپنی عورت سے دشمنی کی۔ راء کے فتح اور کسرہ دونوں کے ساتھ مستعمل ہے۔

278 - وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْأَحْوَصِ الْجُشَمِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ

عمرو بن احوص جشمیؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ اس نے حجۃ الوداع میں نبی صلے اللہ

النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَقُولُ بَعْدَ أَنْ حَمِدَ اللهَ تَعَالَى وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَذَكَّرَ وَوَعَظَ ثُمَّ قَالَ: «أَلَا وَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَإِنَّمَا هُنَّ عَوَانٍ عِنْدَكُمْ لَيْسَ تَمْلِكُونَ مِنْهُنَّ شَيْئًا غَيْرَ ذَلِكَ إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ، فَإِنْ فَعَلْنَ فَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا، أَلَا إِنَّ لَكُمْ عَلَى نِسَائِكُمْ حَقًّا وَلِنِسَائِكُمْ عَلَيْكُمْ حَقًّا: فَحَقُّكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لَا يُوطِئْنَ فُرُشَكُمْ مَنْ تَكْرَهُونَ وَلَا يَأْذَنَّ فِي بُيُوتِكُمْ لِمَنْ تَكْرَهُونَ: أَلَا وَحَقُّهُنَّ عَلَيْكُمْ أَنْ تُحْسِنُوا إِلَيْهِنَّ فِي كِسْوَتِهِنَّ وَطَعَامِهِنَّ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

قَوْلُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "عَوَانٍ" أَيْ أَسِيرَاتٌ جَمْعُ عَانِيَةٍ بِالْعَيْنِ الْمُهْمَلَةِ وَهِيَ الْأَسِيرَةُ وَالْعَانِي: الْأَسِيرُ. شَبَّهَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْأَةَ فِي دُخُولِهَا تَحْتَ حُكْمِ الزَّوْجِ بِالْأَسِيرِ "وَالضَّرْبُ الْمُبَرِّحُ" هُوَ الشَّاقُّ الشَّدِيدُ وَقَوْلُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَلَا تَبْغُوا"

علیہ وسلم سے سنا۔ کہ آپ حمد و ثناء کے بعد وعظ و نصیحت فرماتے ہوئے ارشاد فرما رہے تھے۔ خبردار عورتوں کیساتھ بھلائی کا انداز اختیار رکھو۔ اس لیئے کہ وہ تمہارے پاس قیدی ہیں اور تم ان سے سوائے مجامعت وغیرہ کے کسی اور چیز کے مالک نہیں ہو۔ ہاں اگر وہ ظاہر بے حیائی کا ارتکاب کریں اگر وہ اس کا ارتکاب کریں۔ تو ان کو بستروں کے لحاظ سے الگ کر دو۔ اور انہیں مار نہ دو۔ جو ہڈی کو ظاہر کر دے۔ اگر وہ تمہاری اطاعت کریں۔ تو ان کے لیئے کوئی نیا طریقہ تلاش نہ کرو۔ خبردار تمہارے تمہاری عورتوں پر حقوق ہیں اور تمہاری عورتوں کے تم پر حقوق ہیں۔ تمہارا حق ان پر یہ ہے۔ کہ وہ تمہارے بستروں پر ایسے انسان کو پاؤں نہ رکھنے دیں۔ جن کو تم برا جانتے ہو۔ اور وہ تمہارے گھروں میں ایسے لوگوں کو آنے کی اجازت نہ دیں۔ جن کو تم برا جانتے ہو۔ اور بیویوں کے بھی تم پر حق ہیں۔ کہ تم لباس اور خوراک میں ان کے ساتھ اچھا سلوک اختیار کرو۔ (ترمذی) اس نے کہا حدیث حسن صحیح ہے۔

"عوان" یعنی وہ عورتیں قیدی ہیں۔ یہ عانیۃ کی جمع ہے۔ جو عین اہملہ کے ساتھ ہے۔ اور عانی قیدی مرد کو کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو جب وہ خاوند کی حکومت میں داخل ہو جائیں۔ قیدی کے ساتھ تشبیہ دی ہے۔ "الضرب المبرح" سخت پیٹنے کو کہتے ہیں۔ اور آپ کا ارشاد فلا تبغوا علیہن سبیلا۔ یعنی کوئی ایسا راستہ اختیار نہ کرو کہ جس کے ساتھ ان پر غلبہ حاصل

عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا " أَيْ لَا تَطْلُبُوْا طَرِيْقًا تَحْتَجُّوْنَ بِهٖ عَلَيْهِنَّ وَ تُؤْذُوْنَهُنَّ بِهٖ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ ◆

کرو۔ اور ان کو تکلیف میں مبتلا کرو ◆
واللہ اعلم۔

۲۷۹ - وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا حَقُّ زَوْجَةِ أَحَدِنَا عَلَيْهِ؟ قَالَ " أَنْ تُطْعِمَهَا إِذَا طَعِمْتَ وَتَكْسُوْهَا إِذَا اكْتَسَيْتَ وَلَا تَضْرِبِ الْوَجْهَ وَلَا تُقَبِّحْ وَلَا تَهْجُرْ إِلَّا فِي الْبَيْتِ " حَدِيْثٌ حَسَنٌ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ،
وَقَالَ مَعْنٰى " لَا تُقَبِّحْ " : لَا تَقُلْ قَبَّحَكِ اللّٰهُ

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ اس نے کہا۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ۔ بیوی کا حق خاوند پر کیا ہے آپ نے فرمایا۔ جب تو کھانا کھائے۔ تو اس کو بھی کھلائے۔ جب تو لباس پہنے تو اس کو بھی پہنائے۔ اور اس کے چہرہ پر نہ مارو۔ اور اسے قبیح باتیں نہ کہو۔ اور اس کے ساتھ قطع تعلق نہ کرو۔ مگر گھر کے اندر حدیث حسن ہے۔ (ابوداؤد)
"لاتقبح" کا معنی یہ ہے کہ تم اسے نہ کہو۔ کہ اللہ پاک تجھے قبیح بنادے۔

۲۸۰ - وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ إِيْمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ " رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ ◆

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمام ایمانداروں سے اکمل ترین ایمان والے وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں۔ اور بہترین انسان تم میں سے وہ ہیں۔ جو اپنی بیویوں کے ساتھ اچھے ہیں۔ (ترمذی) اس نے کہا۔ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۸۱ - وَعَنْ إِيَاسِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ أَبِيْ ذُبَابٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَضْرِبُوْا إِمَاءَ اللّٰهِ فَجَاءَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذَئِرْنَ النِّسَاءُ عَلٰى أَزْوَاجِهِنَّ فَرَخَّصَ فِيْ ضَرْبِهِنَّ فَأَطَافَ بِآلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءٌ كَثِيْرٌ يَشْكُوْنَ أَزْوَاجَهُنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

ایاس بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اللہ کی باندیوں کو نہ مارو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کی۔ کہ عورتیں اپنے خاوندوں کے خلاف دلیر ہو گئی ہیں۔ تو آپ نے ان کو مارنے کی اجازت دے دی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کے پاس بہت سی عورتیں جمع ہو گئیں۔ جو اپنے خاوندوں کا شکوہ کر رہی تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَلَقَدْ أَطَافَ بِآلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ نِسَاءٌ كَثِيرٌ يَشْكُونَ أَزْوَاجَهُنَّ لَيْسَ أُولٰئِكَ بِخِيَارِكُمْ» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

قَوْلُهُ: «ذَئِرْنَ» هُوَ بِذَالٍ مُعْجَمَةٍ مَفْتُوحَةٍ ثُمَّ هَمْزَةٍ مَكْسُورَةٍ ثُمَّ رَاءٍ سَاكِنَةٍ ثُمَّ نُونٍ: أَيِ اجْتَرَأْنَ. قَوْلُهُ «أَطَافَ» أَيْ أَحَاطَ.

اہل بیت کے پاس بہت سی عورتیں جمع ہو گئی ہیں۔ جو اپنے خاوندوں کا شکوہ کرتی ہیں۔ ایسے لوگ (جو) اپنی بیویوں کے ساتھ بدسلوکی کرتے ہیں، پسندیدہ نہیں ہیں۔ ابوداود سند صحیح ہے۔

"ذئرن" ذال معجمہ مفتوحہ اس کے بعد ہمزہ مکسورہ اس کے بعد راء ساکنہ اس کے بعد نون یعنی وہ دلیر ہو گئی ہیں۔ "اطاف" جمع ہو گئیں۔

۲۸۲ - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اَلدُّنْيَا مَتَاعٌ وَخَيْرُ مَتَاعِهَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا ساز و سامان کا نام ہے اور دنیا کا بہترین ساز و سامان نیک عورت ہے۔ (مسلم)

۳۵

بَابُ حَقِّ الزَّوْجِ عَلَى الْمَرْأَةِ

خاوند کے عورت پر حقوق کا بیان

(۱۱۳) قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: «الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَبِمَا أَنْفَقُوا مِنْ أَمْوَالِهِمْ فَالصَّالِحَاتُ قَانِتَاتٌ حَافِظَاتٌ لِلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ» وَأَمَّا الْأَحَادِيثُ فَمِنْهَا حَدِيثُ عَمْرِو بْنِ الْأَحْوَصِ السَّابِقُ فِي الْبَابِ قَبْلَهُ.

ارشادِ خداوندی ہے: مرد عورتوں پر مسلط اور حاکم ہیں۔ اسلئے کہ خدا نے بعض کو بعض سے افضل بنایا ہے اور اس لئے بھی کہ مرد اپنا مال خرچ کرتے ہیں تو جو نیک بیبیاں ہیں وہ مردوں کے حکم پر چلتی ہیں اور انکے پیٹھ پیچھے خدا کی حفاظت میں (مال و آبرو کی) خبرداری کرتی ہیں۔

اس مضمون کی احادیث سے عمرو بن احوص کی حدیث پہلے باب میں گزر چکی ہے۔

۲۸۳ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَلَمْ تَأْتِهِ فَبَاتَ غَضْبَانَ عَلَيْهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب خاوند اپنی عورت کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ نہ آئے خاوند ناراضگی کے عالم میں رات گزارے تو فرشتے صبح ہونے تک اس پر لعنت بھیجتے رہتے ہیں۔ (بخاری، مسلم) اور ان کی

تُصْبِحَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا: "إِذَا بَاتَتِ الْمَرْأَةُ هَاجِرَةً فِرَاشَ زَوْجِهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ" وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا مِنْ رَجُلٍ يَدْعُو امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَتَأْبَى عَلَيْهِ إِلَّا كَانَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ سَاخِطًا عَلَيْهَا حَتَّى يَرْضَى عَنْهَا".

ایک روایت میں ہے جب عورت اپنے خاوند سے بائیکاٹ کرکے رات گزارے تو صبح تک فرشتے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں اور ایک روایت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کوئی شخص ایسا نہیں جو اپنی عورت کو اپنے بستر پر آنے کے لئے کہتا ہے اور عورت آنے سے انکار کر دیتی ہے تو وہ ذات جو آسمان میں ہے اس پر ناراض رہتی ہے تاوقتیکہ کہ خاوند اس سے راضی نہ ہو جائے۔

۲۸۴- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَيْضًا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ أَنْ تَصُومَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ وَلَا تَأْذَنَ فِي بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی عورت کیلئے خاوند کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر روزہ رکھنے کی اجازت نہیں ہے اور وہ اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر کسی کو گھر میں آنے کی اجازت نہ دے (بخاری، مسلم) لفظ حدیث کے بخاری کے ہیں۔

۲۸۵- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالْأَمِيرُ رَاعٍ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهِ. فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا تم سب حاکم ہو اور ہر ایک سے اس کی رعایا کے بارے پوچھا جائے گا امیر حاکم ہے آدمی اپنے اہل بیت کا حاکم ہے اور عورت اپنے خاوند کے گھر بار اور اس کی اولاد پر نگہبان ہے پس تم سب لوگ حاکم ہو اور تم سب سے اس کی رعایا کے بارے سوال ہوگا۔ (بخاری، مسلم)

۲۸۶- وَعَنْ أَبِي عَلِيٍّ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا الرَّجُلُ زَوْجَتَهُ لِحَاجَتِهِ فَلْتَأْتِهِ وَإِنْ كَانَتْ عَلَى التَّنُّورِ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: حَدِيثٌ

حضرت ابو علی طلق بن علی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب خاوند اپنی بیوی کو اپنی حاجت (نفسانی) کے لئے بلائے تو اس کو آنا چاہئے اگرچہ وہ تنور پر کیوں نہ ہو، (ترمذی، نسائی) حدیث حسن صحیح

حَسَنٌ صَحِيحٌ.

ہے۔

٢٨٧- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ كُنْتُ آمِرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اگر میں نے حکم دینا ہوتا کہ ایک انسان دوسرے انسان کو سجدہ کرے تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کے سامنے سجدہ کرے (ترمذی) اس نے کہا حدیث حسن صحیح ہے۔

٢٨٨- وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت فوت ہو جائے۔ درآنحالیکہ اس کا خاوند اس پر خوش تھا وہ جنت میں داخل ہوگی (ترمذی) اس نے کہا حدیث حسن ہے۔

٢٨٩- وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا تُؤْذِي امْرَأَةٌ زَوْجَهَا فِي الدُّنْيَا إِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ لَا تُؤْذِيهِ قَاتَلَكِ اللهُ! فَإِنَّمَا هُوَ عِنْدَكِ دَخِيلٌ يُوشِكُ أَنْ يُفَارِقَكِ إِلَيْنَا." رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

حضرت معاذ بن جبل نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کوئی عورت اپنے شوہر کو دنیا میں تکلیف نہیں دیتی مگر اس کی بیوی حورعین سے اس کو مخاطب کرکے کہتی ہے اللہ تجھے تباہ و برباد کرے تو اس کو تکلیف نہ پہنچا اس لئے کہ وہ تو تیرے پاس مہمان ہے جلد ہی تجھ سے جدا ہو کر ہمارے پاس آ جائے گا۔ (ترمذی) اس نے کہا حدیث حسن ہے۔

٢٩٠- وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً هِيَ أَضَرُّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ." مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں آپ نے فرمایا اپنے بعد مردوں کے لئے عورتوں سے زیادہ نقصان دینے والا اور کوئی فتنہ نہیں چھوڑ چلا ہوں (بخاری، مسلم)

(۳۶)

بَابُ النَّفَقَةِ عَلَى الْعِيَالِ

اہل وعیال پر خرچ کرنیکا بیان

(۱۱۵) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى [1] : وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ »

ارشادِ خداوندی ہے: اور دودھ پلانے والی ماؤں کا کھانا اور کپڑا دستور کے مطابق باپ کے ذمہ ہوگا [1]

(۱۱۶) وَقَالَ تَعَالٰى [2] : لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّا اٰتٰىهُ اللّٰهُ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَا اٰتٰىهَا »

نیز فرمایا: صاحب وسعت کو اپنی وسعت کے مطابق خرچ کرنا چاہیے اور جس کے رزق میں تنگی ہو وہ جتنا خدا نے اس کو دیا ہے اس کے موافق خرچ کرے خدا کسی کو تکلیف نہیں دیتا مگر اسی کے مطابق جو اس کو دیا ہے [2]

(۱۱۷) وَقَالَ تَعَالٰى [3] : وَمَا اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ »

نیز فرمایا: اور تم جو چیز خرچ کرو گے وہ اس کا (تمہیں) عوض دے گا [3]

۲۹۱ - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ « دِيْنَارٌ اَنْفَقْتَهٗ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدِيْنَارٌ اَنْفَقْتَهٗ فِيْ رَقَبَةٍ وَدِيْنَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهٖ عَلٰى مِسْكِيْنٍ وَدِيْنَارٌ اَنْفَقْتَهٗ عَلٰى اَهْلِكَ اَعْظَمُهَا اَجْرًا الَّذِيْ اَنْفَقْتَهٗ عَلٰى اَهْلِكَ » رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابوہریرہ رض بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دینار وہ ہے جس کو تو نے فی سبیل اللہ خرچ کر ڈالا اور ایک دینار وہ ہے جس کو غلام آزاد کرانے میں خرچ کیا اور ایک دینار وہ ہے جس کا تو نے کسی مسکین پر صدقہ کیا اور ایک دینار وہ ہے جس کو تو نے اپنے اہل وعیال کی ضرورتوں میں خرچ کیا ان میں سے زیادہ اجر و ثواب والا دینار وہ ہے جس کو تو نے اپنے اہل وعیال پر صرف کیا۔ (مسلم)

۲۹۲ - وَعَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ وَيُقَالُ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ثَوْبَانَ بْنِ بُجْدُدَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : « اَفْضَلُ دِيْنَارٍ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ دِيْنَارٌ يُنْفِقُهٗ عَلٰى عِيَالِهٖ وَدِيْنَارٌ يُنْفِقُهٗ عَلٰى دَابَّتِهٖ

حضرت ابوعبداللہ (بعض نے ابوعبدالرحمان کہا) ثوبان بن بجدد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے غلام روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افضل دینار وہ ہے جس کو انسان اپنے اہل وعیال پر خرچ کرے اور وہ دینار بھی جس کو اللہ کے راستہ میں اپنے جانور

[1] سورۃ البقرۃ آیۃ ۲۳۲، [2] سورۃ الطلاق آیۃ ۳۹، [3] سورۃ سبأ آیۃ ۳۹ -

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ عَلٰى أَصْحَابِهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ " رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۹۳- وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ لِيْ فِيْ بَنِيْ أَبِيْ سَلَمَةَ أَجْرٌ أَنْ أُنْفِقَ عَلَيْهِمْ وَلَسْتُ بِتَارِكَتِهِمْ هٰكَذَا وَهٰكَذَا إِنَّمَا هُمْ بَنِيَّ؟ فَقَالَ: "نَعَمْ لَكِ أَجْرُ مَا أَنْفَقْتِ عَلَيْهِمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۹۴- وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ حَدِيْثِهِ الطَّوِيْلِ الَّذِيْ قَدَّمْنَاهُ فِيْ أَوَّلِ الْكِتَابِ فِيْ بَابِ النِّيَّةِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ: "وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِيْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ إِلَّا أُجِرْتَ بِهَا حَتّٰى مَا تَجْعَلُ فِيْ فِيْ امْرَأَتِكَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۹۵- وَعَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا أَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلٰى أَهْلِهِ نَفَقَةً يَحْتَسِبُهَا فَهِيَ لَهُ صَدَقَةٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۹۶- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كَفٰى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يُضَيِّعَ مَنْ يَقُوْتُ" حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَغَيْرُهُ. وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ فِيْ صَحِيْحِهِ بِمَعْنَاهُ قَالَ: "كَفٰى

پر صرف کرتا ہے اور وہ دینار بھی جس کو فی سبیل اللہ اپنے ساتھیوں پر خرچ کرتا ہے۔ (مسلم)

حضرت ام سلمہؓ روایت کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا اگر میں اولادِ ابوسلمہ پر خرچ کروں تو کیا مجھے ثواب ملے گا جب کہ میں ان کو چھوڑ نہیں سکتی کہ وہ دائیں یا بائیں روزی کی تلاش میں سرگرداں ہوں اس لیے کہ وہ تو میرے لڑکے ہیں آپ نے فرمایا جی ہاں! تجھے ان پر خرچ کرنے کی وجہ سے ثواب حاصل ہوگا۔ (بخاری، مسلم)

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ اپنی طویل حدیث میں (جس کو ہم نے کتاب کے شروع باب النیۃ عنوان کے تحت ذکر کیا ہے)، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا بے شک جو کچھ بھی تو خرچ کرتا ہے اس سے مقصود رضائے الٰہی کا حصول ہے تو اس میں تجھے ثواب حاصل ہوگا۔ یہاں تک کہ بیوی کے منہ میں (جو نوالہ) دوگے (اس کا بھی ثواب ملے گا) بخاری، مسلم

حضرت ابو مسعود بدریؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں آپ نے فرمایا جب آدمی اپنے اہل و عیال پر طلب ثواب کے لئے خرچ کرتا ہے تو یہ اس کے لئے صدقہ شمار ہوگا۔ (بخاری، مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کے لئے اتنا گناہ ہی کافی ہے کہ جن لوگوں کی روزی کا وہ ذمہ دار ہے ان کے حقوق کو ضائع کر ڈالے حدیث صحیح ہے ابو داؤد وغیرہ نے ذکر کیا امام مسلم نے صحیح مسلم میں اس کے ہم معنی روایت بیان کی کہ آدمی کے لئے اس قدر گناہ ہی کفایت کرتا ہے

بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يَحْبِسَ عَمَّنْ يَمْلِكُ قُوتَهُ ۔

کہ جن لوگوں کی خوراک کا وہ ذمہ دار ہے۔ ان سے خوراک کو روک لے۔

۲۹۷۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيهِ إِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ يَقُولُ أَحَدُهُمَا: اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَيَقُولُ الْآخَرُ: اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزانہ صبح کے وقت دو فرشتے (آسمانوں سے) اترتے ہیں ان میں سے ایک کہتا ہے اے اللہ خرچ کرنے والے انسان کو اس کا نعم البدل عطا فرما۔ دوسرا کہتا ہے اے اللہ بخیل کے مال کو تلف فرما۔ (بخاری، مسلم)

۲۹۸۔ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ۔ وَخَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ، وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔

حضرت ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اوپر والا ہاتھ (یعنی مال خرچ کرنے والا ہاتھ) نچلے ہاتھ سے بہتر ہے اور خرچ کی ابتدا اپنے اہل و عیال سے کرو اور بہتر صدقہ وہ ہے جس میں نفس کا غنا موجود رہے اور جو شخص سوال سے بچنا چاہتا ہے اللہ اس کو بچا لیتا ہے اور جو شخص غنا کا طالب ہے اللہ اس کو غنا دے دیتا ہے۔ (بخاری)

۳۷ بَابُ الْإِنْفَاقِ مِمَّا يُحِبُّ وَمِنَ الْجَيِّدِ

پسندیدہ اور عمدہ چیز کو فی سبیل اللہ خرچ کرنے کا بیان

(۱۱۸) قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى[1] "لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ"

(۱۱۹) وَقَالَ تَعَالَى[2]: "يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ"

ارشادِ خداوندی ہے: (مومنو!) جب تک تم ان چیزوں سے جو تمہیں عزیز ہیں (راہ خدا میں) صرف نہ کرو گے کبھی نیکی حاصل نہ کر سکو گے

نیز فرمایا: مومنو! جو پاکیزہ اور عمدہ مال تم کماتے ہو اور جو چیزیں ہم تمہارے لئے زمین سے نکالتے ہیں۔ ان میں سے (راہ خدا میں) خرچ کرو اور بری اور ناپاک چیزیں دینے کا قصد نہ کرنا[2]

[1] آل عمران (۹۲) [2] سورۃ البقرۃ (۲۶۷)

٢٩٩- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ أَبُو طَلْحَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ بِالْمَدِينَةِ مَالًا مِنْ نَخْلٍ وَكَانَ أَحَبُّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ قَالَ أَنَسٌ فَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: «لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ» جَاءَ أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ اللهَ تَعَالَى أَنْزَلَ عَلَيْكَ «لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ» وَإِنَّ أَحَبَّ مَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءَ وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ تَعَالَى أَرْجُو بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللهِ تَعَالَى فَضَعْهَا يَا رَسُولَ اللهِ حَيْثُ أَرَاكَ اللهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ» فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَمِّهِ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

قَوْلُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «مَالٌ رَابِحٌ» رُوِيَ فِي الصَّحِيحِ «رَابِحٌ» وَ«رَايِحٌ» بِالْبَاءِ الْمُوَحَّدَةِ وَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک بیان کرتے ہیں۔ کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ مدینہ میں تمام انصار سے زیادہ کھجوروں کے مالک تھے اور اسکو اپنے تمام مال سے بیرحاء باغ زیادہ محبوب تھا اور یہ باغ مسجد نبوی کے سامنے تھا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لے جایا کرتے تھے۔ اور اس کا عمدہ پانی پیا کرتے تھے۔ حضرت انس رض بیان کرتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی۔ کہ تم کبھی نیکی کو حاصل نہ کرسکو گے جب تک کہ تم اپنی پیاری چیز کو خرچ نہ کرو گے تو حضرت ابو طلحہ رض رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور عرض کیا۔ یارسول اللہ! بیشک اللہ تعالےٰ نے آپ پر یہ آیت نازل فرمائی ہے۔ کہ تم ہرگز نیکی کو حاصل نہیں کرسکو گے جب تک کہ تم اپنی پیاری چیز کو خرچ نہ کرو گے۔ اور میرا بیرحاء باغ میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ مال ہے۔ اور میں اس کو اللہ کے لئے صدقہ کرتا ہوں۔ میں اس کے اجر اور ثواب کا اللہ کے ہاں آرزومند ہوں۔ لہذا یارسول اللہ۔ آپ اس مال کو تقسیم فرمائیں۔ جیسے اللہ پاک آپ کو سمجھائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ واہ واہ۔ تیرا یہ مال مفید ہے تیرا یہ مال مفید مال ہے۔ میں نے تیری تمام بات کو سن لیا ہے۔ اور میرا خیال ہے کہ تم اپنے قریبی رشتے داروں میں اسکو بانٹ دو۔ حضرت ابو طلحہ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ میں اسی طرح کرلیتا ہوں۔ چنانچہ حضرت ابو طلحہ نے وہ باغ اپنے قریبی رشتہ داروں اور اپنے چچازاد بھائیوں میں تقسیم کردیا۔

"مال رابح" صحیح روایات میں باء موحدہ کے ساتھ ہے۔ اور یا مثناۃ کے ساتھ دونوں طرح مروی ہے۔ یعنی اس کا فائدہ تجھے حاصل ہوگا

بِالْبَاءِ الْمُثَنَّاةِ : أَيْ دَابَّةٌ عَلَيْكَ نَفْعُهُ، وَ "بَيْرُحَاءُ" حَدِيقَةُ نَخْلٍ وَ رُوِيَ بِكَسْرِ الْبَاءِ وَ فَتْحِهَا۔

اور بیرحاء کھجوروں کے باغ کو کہتے ہیں۔ باء کے کسرہ اور فتح کے ساتھ مروی ہے۔

(۳۸) بَابُ وُجُوبِ أَمْرِهِ أَهْلَهُ وَ أَوْلَادَهُ الْمُمَيِّزِيْنَ وَ سَائِرَ مَنْ فِي رَعِيَّتِهِ بِطَاعَةِ اللّٰهِ تَعَالَى وَ نَهْيِهِمْ عَنِ الْمُخَالَفَةِ وَ تَأْدِيْبِهِمْ وَ مَنْعِهِمْ مِنْ ارْتِكَابِ مَنْهِيٍّ عَنْهُ

اپنے اہل وعیال اور دیگر تمام متعلقین کو اللہ کی اطاعت کرنے کا حکم دینا۔ اور ان کو اللہ کی مخالفت سے منع کرنا۔ ادب سکھلانا۔ نیز منہیات کے ارتکاب سے روکنا۔

(۱۲۰) قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: [1] "وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا"

ارشاد خداوندی ہے۔ اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دو۔ اور اس پر قائم رہو۔[1]

(۱۲۱) وَقَالَ تَعَالَى: [2] "يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا قُوْا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيْكُمْ نَارًا"

نیز فرمایا: مومنو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو آتش (جہنم) سے بچاؤ۔[2]

۳۰۰ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِيْ فِيْهِ

حضرت ابوہریرہ رض بیان کرتے ہیں۔ کہ حضرت حسن بن علی نے صدقہ کی کھجوروں سے ایک کھجور کو اٹھایا۔ اور اس کو اپنے منہ میں ڈال لیا اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

[1] سورۃ طٰہٰ آیۃ ۱۳۲ [2] سورۃ التحریم آیۃ ۶

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «كِخْ كِخْ إِرْمِ بِهَا، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ»؟ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ «إِنَّا لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ». وَقَوْلُهُ: «كِخْ كِخْ» يُقَالُ بِإِسْكَانِ الْخَاءِ وَيُقَالُ بِكَسْرِهَا مَعَ التَّنْوِينِ وَهِيَ كَلِمَةُ زَجْرٍ لِلصَّبِيِّ عَنِ الْمُسْتَقْذَرَاتِ وَكَانَ الْحَسَنُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ صَبِيًّا.

فرمایا: "کخ کخ" کہ اس کو پھینک دو۔ کیا تم نہیں جانتے کہ ہم صدقہ کا مال نہیں کھاتے (بخاری، مسلم) اور ایک روایت میں ہے: ہمارے لئے صدقہ حلال نہیں ہے۔

* "کخ کخ" خاء کے سکون کے ساتھ اور بعض نے خاء کے کسرہ اور تنوین کے ساتھ کہا یہ زجر و توبیخ کا کلمہ ہے بچوں کو قبیح چیزوں سے باز رکھنے کے لئے استعمال ہوتا ہے اور حضرت حسنؓ بھی بچے تھے۔

۳۰۱- وَعَنْ أَبِي حَفْصٍ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْأَسَدِ رَبِيبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا فِي حَجْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ يَدِي تَطِيشُ فِي الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا غُلَامُ سَمِّ اللهَ تَعَالَى وَكُلْ بِيَمِينِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ» فَمَا زَالَتْ تِلْكَ طِعْمَتِي بَعْدُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. «وَتَطِيشُ»: تَدُورُ فِي نَوَاحِي الصَّحْفَةِ.

حضرت ابو حفص عمر بن ابو سلمہ (ام المؤمنین ام سلمہ کا بیٹا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش میں رہے) بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش میں ابھی بچہ تھا اور میرا ہاتھ رکابی تناول کرتے وقت پیالے میں گھومتا تھا آپ نے مجھ سے فرمایا اے لڑکے بسم اللہ پڑھو اور دائیں ہاتھ کے ساتھ کھانا کھاؤ اور اپنے قریب سے کھاؤ آپ کے ارشاد کے بعد میرے کھانے کا طریقہ یہی رہا (بخاری، مسلم)

"تطیش": پیالے کے کناروں میں گھومتا تھا۔

۳۰۲- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ: الْإِمَامُ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي أَهْلِهِ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا وَمَسْئُولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے تم سب حاکم ہو اور تم سب سے ان کی رعایا کے متعلق سوال ہوگا۔ چنانچہ امام حاکم ہے۔ اور اس سے اس کی رعیت کے متعلق سوال ہوگا۔ اور آدمی اپنے گھر والوں پر حاکم ہے۔ اور اس سے اس کی رعیت کے متعلق پرسش ہوگی۔ اور خادم اپنے آقا کے مال کا محافظ ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے پوچھا جائے گا۔ پس تم میں

وَالْخَادِمُ رَاعٍ فِيْ مَالِ سَيِّدِهٖ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ : فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ " مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ‌+

سے ہر ایک حاکم ہے۔ اور اس سے اس کی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا۔ (بخاری، مسلم)

۳۰۲ - وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرُوْا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرٍ وَّ فَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ " حَدِيْثٌ حَسَنٌ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ ‌+

حضرت عمرو بن شعیبؓ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنے بچوں کو نماز پڑھنے کا حکم دو۔ جب وہ سات سال کی عمر کو پہنچ جائیں۔ اور انکو نماز کی وجہ سے سزا دو جب وہ دس سال کے ہو جائیں۔ اور ان کے بستروں کو الگ الگ کرو۔ حدیث حسن ہے۔ ابوداؤد نے حسن سند کیساتھ ذکر کیا۔

۳۰۳ - وَعَنْ أَبِيْ ثُرَيَّةَ سَبْرَةَ ابْنِ مَعْبَدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " عَلِّمُوا الصَّبِيَّ الصَّلٰوةَ لِسَبْعِ سِنِيْنَ وَاضْرِبُوْهُ عَلَيْهَا ابْنَ عَشْرِ سِنِيْنَ "، حَدِيْثٌ حَسَنٌ - وَ لَفْظُ أَبِيْ دَاوُدَ : مُرُوا الصَّبِيَّ بِالصَّلٰوةِ إِذَا بَلَغَ سَبْعَ سِنِيْنَ "

حضرت ابو ثریہ سبرہ بن معبد جہنیؓ بیان کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سات برس کے بچے کو نماز کی تعلیم دو۔ اور دس سال کے بچے کو نماز کیوجہ سے سزا دو۔ حدیث حسن ہے۔ (ابوداؤد ترمذی) اس نے کہا۔ حدیث حسن ہے۔ اور ابوداؤد کے الفاظ یہ ہیں۔ کہ جب بچہ سات سال کی عمر کو پہنچ جائے۔ تو اس کو نماز پڑھنے کا حکم دو۔

۳۹

بَابُ حَقِّ الْجَارِ وَالْوَصِيَّةِ بِهٖ

پڑوسی کے حقوق اور اسکے بارے وصیت کرنا

(۱۲۲) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى[1] : وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ

اور خدا کی ہی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناؤ۔ اور ماں باپ اور قرابتداروں اور یتیموں اور محتاجوں اور رشتہ دار ہمسایوں اور اجنبی ہمسایوں اور رفقاء پہلو (یعنی پاس بیٹھنے والے) اور مسافروں اور جو لوگ تمہارے قبضے میں ہوں سب کے ساتھ

[1] سورۃ النساء آیۃ ۳۶ -

وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ»

احسان کرو۔

۳۰۵ - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جبریل علیہ السلام ہمسائے کے متعلق ہمیشہ ہی مجھے وصیت کرتے تھے یہاں تک کہ میں نے خیال کیا۔ کہ وہ اس کو وارث ہی بنا دیں گے۔ (بخاری مسلم)

۳۰۶ - وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَأَكْثِرْ مَاءَهَا وَتَعَاهَدْ جِيرَانَكَ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: إِنَّ خَلِيلِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَانِي: «إِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَأَكْثِرْ مَاءَهَا ثُمَّ انْظُرْ أَهْلَ بَيْتٍ مِنْ جِيرَانِكَ فَأَصِبْهُمْ مِنْهَا بِمَعْرُوفٍ»

حضرت ابوذر رضی بیان کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اے ابوذرؓ! جب تو شوربا پکائے۔ تو اس میں پانی زیادہ ڈال دیا کر۔ اور اپنے پڑوسیوں کا خیال رکھو۔ (مسلم) کی روایت میں ابوذرؓ سے مروی ہے۔ کہ میرے دوست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تاکید فرمائی کہ جب تو شوربا پکائے۔ تو اس میں زیادہ پانی ڈال دو پھر اپنے پڑوسیوں کے اہل بیت کا خیال کرو۔ اور انکو اس سے اچھے انداز کے ساتھ دیا کرو۔

۳۰۷ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ!» قِيلَ: مَنْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: «الَّذِي لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ»

«الْبَوَائِقُ»: الْغَوَائِلُ وَالشُّرُورُ.

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ نبی کریم نے فرمایا۔ اللہ پاک کی قسم۔ مومن نہیں ہے۔ اللہ کی قسم مومن نہیں ہے۔ اللہ کی قسم مومن نہیں ہے سوال کیا گیا۔ یارسول اللہ۔ کون مومن نہیں ہے۔ فرمایا۔ وہ شخص۔ کہ اس کے پڑوسی اس کی شرارتوں سے محفوظ نہیں۔ بخاری، مسلم اور مسلم کی روایت میں ہے۔ کہ جنت میں وہ شخص داخل نہیں ہوگا جس کے پڑوسی اس کی شرارتوں سے محفوظ نہیں ہیں۔

"البوائق" بلائیں اور شرارتیں۔

۳۰۸ - وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابوہریرہ رضی بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اے مسلمان عورتو! تم اپنی پڑوسن کیلئے کوئی چیز حقیر نہ سمجھے اگرچہ بکری کا ایک کھر ہی ذریعہ بھیجے (بخاری مسلم)

٣٠٩ - وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ: "لَا يَمْنَعْ جَارٌ جَارَهُ اَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً فِيْ جِدَارِهِ" ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَالِيْ اَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ وَاللّٰهِ لَاَرْمِيَنَّ بِهَا بَيْنَ اَكْتَافِكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابوہریرہ رضہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ کوئی پڑوسی اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار پر لکڑی گاڑنے سے منع کرے۔ ابوہریرہ رضہ فرمایا کرتے ہیں محسوس کرتا ہوں کہ تم اس سے اعراض کر رہے ہو۔ اللہ کی قسم میں اس مسئلہ کو تم پر مسلط کر کے رہوں گا۔ (بخاری، مسلم)

رُوِيَ "خُشُبَهُ" بِالْاِضَافَةِ وَالْجَمْعِ. وَرُوِيَ "خَشَبَةً" بِالتَّنْوِيْنِ عَلَى الْاِفْرَادِ. وَقَوْلُهُ مَالِيْ اَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ، يَعْنِيْ عَنْ هٰذِهِ السُّنَّةِ.

"خشبہ" اضافت اور جمع کے ساتھ مروی ہے۔ نیز تنوین کے ساتھ بصورت افراد مروی ہے۔ "مالی اراکم عنہا معرضین" تعجب ہے۔ میں تمہیں اس سنت سے منہ پھیرنے والے دیکھ رہا ہوں۔

٣١٠ - وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَسْكُتْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابوہریرہ رضہ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیان کرتے ہیں جو شخص اللہ اور آخرت کے دن کو مانتا ہے۔ وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے۔ اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے۔ وہ اپنے مہمان کی توقیر کرے۔ اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے۔ وہ اچھی بات کہے۔ یا خاموش رہے (بخاری، مسلم)

٣١١ - وَعَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُحْسِنْ اِلٰى جَارِهِ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَسْكُتْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ بِهٰذَا اللَّفْظِ وَ

حضرت ابو شریح خزاعی رضہ بیان کرتے ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کی خاطر مدارات کرے اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اچھی بات کرے یا خاموش رہے (مسلم کے

رَوَى الْبُخَارِيُّ بَعْضَهُ۔

بیان کیا۔

۳۱۲- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ لِيْ جَارَيْنِ فَإِلٰى أَيِّهِمَا أُهْدِيْ؟ قَالَ: "إِلٰى أَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے دو پڑوسی ہیں میں کس کی طرف ہدیہ بھیجوں آپ نے فرمایا ان میں سے جس کا دروازہ تجھ سے زیادہ قریب ہے۔ (بخاری)

۳۱۳- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "خَيْرُ الْأَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهِ وَخَيْرُ الْجِيْرَانِ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى خَيْرُهُمْ لِجَارِهِ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے ہاں بہتر دوست وہ ہیں جو اپنے دوست کے ساتھ خیر خواہی کریں اور اللہ کے نزدیک بہترین پڑوسی وہ ہیں جو اپنے ہمسایہ کے ساتھ خیر خواہی کریں (ترمذی) حدیث حسن ہے۔

(۴۰)

بَابُ بِرِّ الْوَالِدَيْنِ وَصِلَةِ الْأَرْحَامِ

والدین کیساتھ احسان کرنے اور رشتہ داروں کیساتھ صلہ رحمی کرنیکا بیان

(۱۲۳) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى[1]: "وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ"

ارشاد خداوندی ہے: اور خدا ہی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناؤ اور ماں باپ اور قرابت والوں اور یتیموں اور محتاجوں اور رشتہ دار ہمسایوں اور اجنبی ہمسایوں اور رفقائے پہلو (یعنی پاس بیٹھنے والوں) اور مسافروں اور جو لوگ تمہارے قبضہ میں ہوں سب کے ساتھ احسان کرو۔

(۱۲۴) وَقَالَ تَعَالٰى[2]: "وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَاءَلُوْنَ بِهٖ وَالْأَرْحَامَ"

نیز فرمایا: اور خدا سے جس کے نام کو تم اپنی حاجت برآری کا ذریعہ بناتے ہو ڈرو اور قطع مودت ارحام سے بچو۔

[1] آیۃ سورۃ النساء آیۃ ۳۶

(١٢٥) وَقَالَ تَعَالَى [١]: وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ »

نیز فرمایا: اور جن رشتہ ہائے قرابت کے جوڑ رکھنے کا خدا نے حکم دیا ان کو جوڑے رکھتے ہیں [١]

(١٢٦) وَقَالَ تَعَالَى [٢]: « وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا »

نیز فرمایا: اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کیساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیا ہے [٢]

(١٢٧) وَقَالَ تَعَالَى [٣]: وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ۔ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا »

نیز فرمایا: اور تمہارے پروردگار نے ارشاد فرمایا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرتے رہو اگر ان میں سے ایک یا دونوں تمہارے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو انکو اُف تک نہ کہنا اور نہ انہیں جھڑکنا اور ان کے ساتھ بات ادب کے ساتھ کرنا اور عجز و نیاز سے انکے آگے جھکے رہو اور ان کے حق میں دُعا کرو کہ اے پروردگار جیسا انہوں نے مجھے بچپن میں (شفقت سے) پرورش کی ہے تو بھی ان (کے حال) پر رحمت فرما [٣]

(١٢٨) وَقَالَ تَعَالَى [٤]: وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ

نیز فرمایا: اور ہم نے انسان کو جسے اس کی ماں تکلیف پر تکلیف سہہ کر پیٹ میں اٹھائے رکھتی ہے (پھر اسکو دودھ پلاتی ہے) اور (آخر کار) دو برس میں اسکا دودھ چھڑانا ہوتا ہے (اپنے نیز) اسکے ماں باپ کے بارے میں تاکید کی ہے کہ میرا بھی شکر کرتا رہ اور اپنے ماں باپ کا بھی

٣١٤ - وَعَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى؟ قَالَ: « اَلصَّلَاةُ عَلٰى وَقْتِهَا » قُلْتُ: ثُمَّ اَيٌّ؟ قَالَ: « بِرُّ الْوَالِدَيْنِ » قُلْتُ: ثُمَّ اَيٌّ؟ قَالَ: « اَلْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ » مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ اللہ کو کونسا عمل زیادہ پسندیدہ ہے فرمایا نماز کا وقت میں ادا کرنا میں نے عرض کیا پھر کونسا فرمایا والدین کے ساتھ نیکی کرنا میں نے عرض کیا پھر کونسا فرمایا اللہ کے راستے میں جہاد کرنا۔

(بخاری و مسلم)

٣١٥ - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بیٹا اپنے والد کے

[١] سورۃ الرعد آیۃ ٢١ [٢] سورۃ العنکبوت آیۃ ٨ [٣] سورۃ ١ آیۃ ٢٤
[٤] سورۃ لقمان آیۃ ١٤ –

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَجْزِيْ وَلَدٌ وَالِدًا إِلَّا أَنْ يَجِدَهُ مَمْلُوْكًا فَيَشْتَرِيَهُ فَيُعْتِقَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

احسانات، کا بدلہ نہیں دے سکتا۔ ہاں جب اس کو غلام پائے تو اس کو خرید کر آزاد کر دے۔ (مسلم)

۳۱۶ - وَعَنْهُ أَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابوہریرہ رضؓ بیان فرماتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کی توقیر کرے اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے۔ وہ صلہ رحمی اختیار کرے اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن کو تسلیم کرتا ہے تو وہ بھلائی کی بات کہے یا خاموش رہے۔ (بخاری، مسلم)

۳۱۷ - وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى خَلَقَ الْخَلْقَ حَتَّى إِذَا فَرَغَ مِنْهُمْ قَامَتِ الرَّحِمُ فَقَالَتْ: هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيْعَةِ، قَالَ: نَعَمْ أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ؟ قَالَتْ: بَلٰى، قَالَ: فَذٰلِكِ لَكِ. ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْرَءُوْا إِنْ شِئْتُمْ: فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوْا أَرْحَامَكُمْ أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمٰى أَبْصَارَهُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ: فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: مَنْ وَصَلَكِ وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَكِ قَطَعْتُهُ.

حضرت ابوہریرہ رضؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ نے مخلوقات کو پیدا فرمایا جب ان سے فارغ ہوا تو صلہ رحمی کھڑی ہوئی اور اس نے کہا یہ مقام اس شخص کا ہے جو تیرے ساتھ قطع رحمی سے پناہ چاہے فرمایا ہاں کیا تو پسند نہیں کرتی ہے۔ کہ میں اس شخص کے ساتھ احسان کروں گا جو تجھے قائم رکھے گا اور اس شخص سے قطع تعلق کروں گا جو تجھ سے تعلق منقطع کرے گا صلہ رحمی نے کہا کہ بالکل درست ہے اللہ نے فرمایا یہ تیرا مقام ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ثبوت میں ذیل کی آیت پڑھو۔ (اے منافقو!) تم سے عجب نہیں کہ اگر تم حاکم ہو جاؤ تو ملک میں خرابی کرنے لگو اور اپنے رشتوں کو توڑ ڈالو یہی لوگ ہیں جن پر خدا نے لعنت کی ہے اور ان کے کانوں کو بہرا اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا ہے (بخاری، مسلم) بخاری کی ایک روایت میں ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو تجھے ثابت رکھے گا میں اسکو ملاؤں گا اور جو تجھ سے قطع تعلق کرے گا میں اس سے تعلق منقطع کر دوں گا۔

۳۱۸ - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت ابوہریرہ رضؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت آیا اور عرض کیا

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِيْ؟ قَالَ «اُمُّكَ» قَالَ ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ «اُمُّكَ» قَالَ ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ «اُمُّكَ» قَالَ ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ «اَبُوْكَ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

وَفِيْ رِوَايَةٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَحَقُّ بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ؟ قَالَ «اُمُّكَ ثُمَّ اُمُّكَ ثُمَّ اُمُّكَ ثُمَّ اَبَاكَ ثُمَّ اَدْنَاكَ اَدْنَاكَ»

«وَالصَّحَابَةُ» بِمَعْنَى: الصُّحْبَةِ - وَقَوْلُهُ «ثُمَّ اَبَاكَ» هٰكَذَا هُوَ مَنْصُوْبٌ بِفِعْلٍ مَحْذُوْفٍ: اَيْ ثُمَّ بِرَّ اَبَاكَ وَفِيْ رِوَايَةٍ: «ثُمَّ اَبُوْكَ» وَهٰذَا وَاضِحٌ.

یا رسول اللہ کون زیادہ حقدار ہے کہ میری رفاقت اس کے ساتھ بہتر ہو فرمایا تیری ماں اس نے عرض کیا پھر کون آپ نے فرمایا تیری ماں اس نے عرض کیا پھر کون فرمایا تیرا باپ (بخاری مسلم) ایک روایت میں ہے۔ یا رسول اللہ کون زیادہ حقدار ہے کہ میں اس کے ساتھ احسان کروں فرمایا تیری ماں پھر تیری ماں پھر تیری ماں پھر تیرا باپ پھر تیرا قریبی رشتہ دار

اور «صحابہ» اور «صحبہ» مترادف ہیں اور «ثم اباک» فعل محذوف کی بنا پر منصوب ہے یعنی پھر اپنے باپ کے ساتھ نیکی کر اور ایک روایت میں «ثم ابوک» منقول ہے یہ حالت زیادہ واضح ہے۔

۳۱۹ - وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «رَغِمَ اَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُ مَنْ اَدْرَكَ اَبَوَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ: اَحَدَهُمَا اَوْ كِلَاهُمَا فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اس شخص کا ناک غبار آلود ہو جائے پھر اس شخص کا ناک غبار آلود ہو جائے پھر اس شخص کا ناک غبار آلود ہو جائے جو اپنے ماں باپ میں سے ایک یا دونوں کو بڑھاپے کی حالت میں پائے اور ان کی خدمت کر کے جنت کا مستحق نہ بنا (مسلم)

۳۲۰ - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ قَرَابَةً اَصِلُهُمْ وَيَقْطَعُوْنَنِيْ وَاُحْسِنُ اِلَيْهِمْ وَيُسِيْئُوْنَ اِلَيَّ وَاَحْلُمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُوْنَ عَلَيَّ - فَقَالَ: «لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ فَكَاَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ ظَهِيْرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلٰى ذٰلِكَ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ

«وَتُسِفُّهُمْ» بِضَمِّ التَّاءِ وَكَسْرِ السِّيْنِ الْمُهْمَلَةِ وَتَشْدِيْدِ الْفَاءِ «وَالْمَلُّ» بِفَتْحِ الْمِيْمِ وَتَشْدِيْدِ اللَّامِ وَ

حضرت ابوہریرہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے قریبی رشتہ دار ایسے ہیں کہ میں ان کے ساتھ صلہ رحمی کرتا ہوں لیکن وہ قطع رحمی کرتے ہیں اور میں ان کے ساتھ حسن سلوک کا برتاؤ کرتا ہوں لیکن وہ بے مروتی کرتے ہیں اور میں بردباری اختیار کرتا ہوں لیکن وہ جہالت کا مظاہرہ کرتے ہیں آپ نے فرمایا اگر تو ایسا ہی ہے جیسا کہ تو کہتا ہے تو گویا تو ان کے منہ میں گرم راکھ ڈال رہا ہے اور خدا کی طرف سے ہمیشہ ان کے خلاف تیرا مددگار تیرے ساتھ ہے گا جب تک اس حالت پر رہیگا (مسلم)

«تسفہم» تا کے ضمہ سین مہملہ کے کسرہ اور فا مشددہ کے ساتھ منقول ہے «الملّ» میم کے فتح اور لام مشددہ کے ساتھ گرم خاکستر کہتے ہیں گویا کہ تو ان کو گرم خاکستر کھلا رہا ہے۔

هُوَ الرَّمَادُ الْحَارُّ: أَيْ كَأَنَّمَا تُطْعِمُهُمُ الرَّمَادَ الْحَارَّ، وَهُوَ تَشْبِيهٌ لِمَا يَلْحَقُهُمْ مِّنَ الْإِثْمِ بِمَا يَلْحَقُ آكِلَ الرَّمَادِ الْحَارِّ مِنَ الْأَلَمِ، وَلَا شَيْءَ عَلَى هٰذَا الْمُحْسِنِ، إِلَيْهِمْ لٰكِنْ يَنَالُهُمْ إِثْمٌ عَظِيمٌ بِتَقْصِيرِهِمْ فِي حَقِّهِ، وَإِدْخَالِهِمُ الْأَذَى عَلَيْهِ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ.

در اصل ان کی اس حالت کو جو گناہ کی وجہ سے اس انسان کے ساتھ تشبیہ دینا مقصود ہے جو گرم خاکستر میں ڈالتا ہے تو اس کو اس سے کس قدر تکلیف ہوتی ہے لیکن جو شخص جوان کے ساتھ احسان کے ساتھ پیش آ رہا ہے اس پر کچھ گناہ نہیں لیکن چونکہ وہ لوگ اس کے حقوق کی پامالی کر رہے ہیں اور اس کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ اس لیے وہ بڑے گناہ کا مرتکب ہو رہے ہیں۔

٣٢١ - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَيُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَمَعْنَى «يُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ»: أَيْ يُؤَخَّرَ لَهُ فِي أَجَلِهِ وَعُمُرِهِ.

حضرت انس رض روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص چاہتا ہے کہ اس کو رزق میں فراخی حاصل ہو اور اس کو لمبی عمر عطا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ صلہ رحمی کرے۔ (بخاری، مسلم)

"ینسأله فی اثره" یعنی اس کی عمر میں اضافہ ہو۔

٣٢٢ - وَعَنْهُ قَالَ: كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ بِالْمَدِينَةِ مَالًا مِّنْ نَخْلٍ، وَكَانَ أَحَبُّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ، وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ، وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ، فَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ «لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ» وَإِنَّ أَحَبَّ مَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءُ، وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ تَعَالٰى أَرْجُو بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى، فَضَعْهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ حَيْثُ أَرَاكَ اللّٰهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ، ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ، وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَإِنِّي

حضرت انس بن مالک رض بیان کرتے ہیں۔ کہ مدینہ میں حضرت ابو طلحہ رض تمام انصار میں سے کھجوروں کے لحاظ سے زیادہ مالدار تھے اور بیرحاء باغ اس کو اپنے تمام مال سے زیادہ محبوب تھا یہ باغ مسجد نبوی کے سامنے تھا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس میں تشریف لایا کرتے اور اس باغ کا عمدہ پانی پیا کرتے جب یہ آیت نازل ہوئی مومنو! جب تک تم ان چیزوں میں سے جو تمہیں عزیز ہیں (راہ خدا) میں صرف نہ کرو گے کبھی نیکی حاصل نہ کر سکو گے تو حضرت ابو طلحہ رض رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ اللہ پاک فرماتے ہیں مومنو! جب تک تم ان چیزوں میں سے جو تمہیں عزیز ہیں (راہ خدا) میں صرف نہ کرو گے کبھی نیکی حاصل نہ کر سکو گے اور میرے نزدیک میرا سب سے زیادہ محبوب مال بیرحاء باغ ہے اور میں اسکو اللہ کی راہ میں خیرات کرتا ہوں اس سے میں

أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللهِ، فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَمِّهِ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَسَبَقَ بَيَانُ أَلْفَاظِهِ فِي: بَابِ الْإِنْفَاقِ مِمَّا يُحِبُّ.

ذخیرہ ثواب کا امیدوار ہوں لہٰذا آپ اپنے خیال کے مطابق جہاں پسند فرمائیں اسکو صرف فرمائیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آہا یہ مال فائدہ مند ہے یہ مال فائدہ مند ہے اور میں نے تمہاری بات کو سن لیا اور میرا مشورہ یہ ہے کہ تم اسکو اپنے قریبی رشتہ داروں میں تقسیم کر دو ابو طلحہ نے ایسا کرنے کا اعتراف کیا چنانچہ ابو طلحہ نے اسکو اپنے قرابتداروں اور چچازاد بھائیوں میں تقسیم کر دیا (بخاری مسلم) اس حدیث کے الفاظ کی تشریح باب الانفاق مما یحب میں گز

٣٢٣- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَقْبَلَ رَجُلٌ إِلَى نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أُبَايِعُكَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَالْجِهَادِ أَبْتَغِي الْأَجْرَ مِنَ اللهِ تَعَالَى. فَقَالَ: هَلْ لَكَ مِنْ وَالِدَيْكَ أَحَدٌ حَيٌّ؟ قَالَ نَعَمْ بَلْ كِلَاهُمَا قَالَ: فَتَبْتَغِي الْأَجْرَ مِنَ اللهِ تَعَالَى؟" قَالَ: نَعَمْ قَالَ: "فَارْجِعْ إِلَى وَالِدَيْكَ فَأَحْسِنْ صُحْبَتَهُمَا"، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ. وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا: جَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَأْذَنَهُ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ: "أَحَيٌّ وَالِدَاكَ؟" قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: "فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ".

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص ؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا میں آپ سے ہجرت اور جہاد پر بیعت کرتا ہوں اللہ سے اجر و ثواب کا طلبگار ہوں آپ نے فرمایا کیا تیرے والدین سے کوئی زندہ ہے اس نے کہا جی ہاں بلکہ دونوں بقید حیات ہیں۔ آپ نے فرمایا کیا تو اللہ سے اجر و ثواب کا خواستگار ہے؟ اس نے جواباً کہا جی ہاں! آپ نے فرمایا اپنے والدین کی خدمت میں واپس جاؤ اور ان کے ساتھ حسن سلوک کرو۔ (بخاری مسلم) مسلم کے لفظ ہیں اور بخاری مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ ایک شخص آیا اس نے آپ سے جہاد کرنے کی اجازت چاہی۔ آپ نے فرمایا کیا تیرے والدین زندہ ہیں اس نے کہا جی ہاں آپ نے فرمایا پس ان کی خدمت کو جہاد سمجھو۔

٣٢٤- وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ وَلَكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِي إِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

"وَقَطَعَتْ" بِفَتْحِ الْقَافِ وَالطَّاءِ "وَرَحِمُهُ" مَرْفُوعٌ.

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا احسان کے بدلے احسان کرنے والا صلہ رحمی کرنے والا نہیں ہے ہاں صلہ رحمی کرنے والا وہ ہے کہ جب اس سے قطع رحمی کی جائے تو وہ صلہ رحمی کرے (بخاری)

"قطعت" قاف اور طاء کے فتح کے ساتھ منقول ہے "رحمہ" مرفوع ہے۔

٣٢٥- وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

حضرت عائشہ ام المومنین ؓ روایت کرتی ہیں کہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُوْلُ: مَنْ وَصَلَنِيْ وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَنِيْ قَطَعَهُ اللّٰهُ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

رحم (رشتہ داری اور قرابت) عرش سے لٹکا ہوا کہہ رہا ہے کہ جو مجھے ملائے گا اللہ تعالے اسے ملائے گا اور جو مجھے قطع کرے گا اللہ اسے قطع کرے گا۔

(بخاری، مسلم)

۳۲۶ - وَعَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا أَعْتَقَتْ وَلِيْدَةً وَلَمْ تَسْتَأْذِنِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُهَا الَّذِيْ يَدُوْرُ عَلَيْهَا فِيْهِ قَالَتْ أَشَعَرْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنِّيْ أَعْتَقْتُ وَلِيْدَتِيْ؟ قَالَ: "أَوَ فَعَلْتِ؟" قَالَتْ نَعَمْ قَالَ: "أَمَا إِنَّكِ لَوْ أَعْطَيْتِهَا أَخْوَالَكِ كَانَ أَعْظَمَ لِأَجْرِكِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت میمونہ ام المومنین رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کئے بغیر ایک لونڈی کو آزاد کر دیا تو جب حضرت میمونہ کی باری کا دن آیا تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ کو معلوم ہے کہ میں نے اپنی لونڈی کو آزاد کر دیا ہے فرمایا کیا تو نے آزاد کر دیا ہے۔ اس نے عرض کیا جی ہاں! آپ نے فرمایا اگر آپ اس کو اپنے ماموؤں کو دے دیتیں تو اس سے تمہارے ثواب میں اضافہ ہوتا۔

(بخاری، مسلم)

۳۲۷ - وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: قَدِمَتْ عَلَيَّ أُمِّيْ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ: قَدِمَتْ عَلَيَّ أُمِّيْ وَهِيَ رَاغِبَةٌ أَفَأَصِلُ أُمِّيْ قَالَ: نَعَمْ صِلِيْ أُمَّكِ " مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

- وَقَوْلُهَا: "رَاغِبَةٌ" أَيْ طَامِعَةٌ فِيْمَا عِنْدِيْ تَسْأَلُنِيْ شَيْئًا قِيْلَ كَانَتْ أُمَّهَا مِنَ النَّسَبِ وَقِيْلَ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَالصَّحِيْحُ الْأَوَّلُ۔

حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں کہ عہد رسالت میں میری والدہ شرک کی حالت میں میرے پاس آئیں تو میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے فتویٰ طلب کرتے ہوئے عرض کیا کہ میری والدہ کسی کام کے لئے میرے پاس آئی ہیں کیا میں اس کے ساتھ حسن سلوک کے ساتھ برتاؤ کروں آپ نے فرمایا ہاں اپنی ماں کے ساتھ صلہ رحمی کرو (بخاری، مسلم)

"راغبۃ" میرے پاس کسی لالچ کے پیش نظر آئی اپنی ضرورت کی تکمیل کا مطالبہ کرتی تھی۔ بعض نے کہا وہ اس کی حقیقی والدہ تھی اور کہا گیا کہ وہ رضاعی والدہ تھی لیکن پہلا قول صحیح ہے۔

۳۲۸ - وَعَنْ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت زینب ثقفیہ (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی) بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وَعَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «تَصَدَّقْنَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ» قَالَتْ: فَرَجَعْتُ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّكَ رَجُلٌ خَفِيفُ ذَاتِ الْيَدِ وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ فَأْتِهِ فَاسْأَلْهُ فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ يُجْزِئُ عَنِّي وَإِلَّا صَرَفْتُهَا إِلَى غَيْرِكُمْ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: بَلِ ائْتِيهِ أَنْتِ فَانْطَلَقْتُ فَإِذَا امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بِبَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتِي حَاجَتُهَا وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُلْقِيَتْ عَلَيْهِ الْمَهَابَةُ فَخَرَجَ عَلَيْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا لَهُ: ائْتِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبِرْهُ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ بِالْبَابِ تَسْأَلَانِكَ: أَتُجْزِئُ الصَّدَقَةُ عَنْهُمَا عَلَى أَزْوَاجِهِمَا وَعَلَى أَيْتَامٍ فِي حُجُورِهِمَا وَلَا تُخْبِرْهُ مَنْ نَحْنُ فَدَخَلَ بِلَالٌ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ هُمَا؟» قَالَ: امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَزَيْنَبُ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «أَيُّ الزَّيَانِبِ هِيَ؟» قَالَ امْرَأَةُ عَبْدِ اللهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «لَهُمَا أَجْرَانِ أَجْرُ الْقَرَابَةِ وَأَجْرُ الصَّدَقَةِ»

نے فرمایا اے عورتوں کی جماعت صدقہ کیا کرو خواہ تم اپنے زیوروں سے کرو وہ بیان کرتی ہیں کہ میں عبداللہ بن مسعود (اپنے خاوند) کے پاس گئی اور ان سے کہا کہ آپ غریب آدمی ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر معلوم کریں کہ اگر آپ کو صدقہ دینا میرے لئے کفایت کر سکتا ہو (تو میں آپ پر صدقہ کئے دیتی ہوں) وگرنہ کسی اور مستحق کو دے دوں گی۔ حضرت عبداللہؓ نے کہا تم خود ہی جا کر معلوم کرو حضرت زینبؓ بیان کرتی ہیں کہ میں آپ کی خدمت میں پہنچی تو (کیا دیکھتی ہوں) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پہ ایک انصاری عورت موجود تھی اس کا کام بھی میرے کام جیسا تھا لیکن چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیبت وعظمت ہم پر سایہ فگن تھی (اس لئے ہم آپ کے پاس اندر جانے کی جرأت نہ کر سکیں) اتنے میں حضرت بلالؓ باہر نکلے ہم نے ان سے کہا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں جا کر بتاؤ کہ دروازے پر دو عورتیں موجود ہیں وہ آپ سے مسئلہ پوچھنے آئی ہیں کہ کیا ان کا صدقہ ان کے خاوندوں پر درست ہے اور ان یتیم بچوں پر جو ان کی پرورش میں رہتے ہیں۔ لیکن آپ کو یہ نہ بتانا کہ ہم کون ہیں چنانچہ حضرت بلالؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے۔ اور آپ سے اس مسئلہ کے بارے دریافت کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ وہ دو عورتیں کون ہیں حضرت بلالؓ نے کہا۔ ایک انصاری عورت ہے۔ اور دوسری زینب ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کونسی زینب ہے۔ اس نے کہا۔ عبداللہ بن مسعود کی بیوی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کو دگنا ثواب ملے گا۔ ایک قرابت کا۔ دوسرا صدقہ

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

کرنے کا (بخاری مسلم) ۔

۳۲۹۔ وَعَنْ اَبِیْ سُفْيَانَ صَخْرِ بْنِ حَرْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ حَدِيْثِهِ الطَّوِيْلِ فِیْ قِصَّةِ هِرَقْلَ اِنَّ هِرَقْلَ قَالَ لِاَبِیْ سُفْيَانَ . فَمَاذَا يَاْمُرُكُمْ بِهٖ؟ يَعْنِی النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ : يَقُوْلُ : اُعْبُدُوا اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَاتْرُكُوْا مَا يَقُوْلُ اٰبَاؤُكُمْ وَيَاْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ وَالصِّلَةِ " مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

حضرت ابوسفیان (اپنی لمبی حدیث میں جو ہرقل کے واقعہ پر مشتمل ہے) روایت کرتے ہیں۔ کہ ہرقل نے ابوسفیان سے پوچھا۔ کہ وہ پیغمبر تم کو کس بات کا حکم دیتا ہے۔ ابوسفیان رض کہتے ہیں میں نے کہا۔ کہ آپ فرماتے ہیں۔ کہ ایک اللہ کی عبادت کرو۔ اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ۔ اور جو باتیں تمھارے آباؤاجداد کہتے ہیں۔ انھیں چھوڑ دو اور وہ ہمیں نماز ادا کرنے سچ بولنے اور پاک دامنی اور صلہ رحمی کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ (بخاری مسلم)

۳۳۰۔ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " اِنَّكُمْ سَتَفْتَحُوْنَ اَرْضًا يُذْكَرُ فِيْهَا الْقِيْرَاطُ " وَفِیْ رِوَايَةٍ سَتَفْتَحُوْنَ مِصْرَ وَهِیَ اَرْضٌ يُسَمّٰى فِيْهَا الْقِيْرَاطُ فَاسْتَوْصُوْا بِاَهْلِهَا خَيْرًا ؛ فَاِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَّرَحِمًا " وَفِیْ رِوَايَةٍ : " فَاِذَا افْتَتَحْتُمُوْهَا فَاَحْسِنُوْا اِلٰى اَهْلِهَا فَاِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَّرَحِمًا اَوْ قَالَ " ذِمَّةً وَّصِهْرًا " رَوَاهُ مُسْلِمٌ . قَالَ الْعُلَمَاءُ : اَلرَّحِمُ الَّتِیْ لَهُمْ كَوْنُ هَاجَرَ اُمِّ اِسْمٰعِيْلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ . " وَالصِّهْرُ " كَوْنُ مَارِيَةَ اُمِّ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ ۔

حضرت ابوذر رض بیان کرتے ہیں۔ کہ نبی کریم نے فرمایا۔ کہ تم جلد ہی ایک ایسی زمین کو فتح کرو گے۔ جس میں قیراط کا عام چرچا ہوگا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ تم جلد ہی مصر کو فتح کرو گے۔ اور وہ ایسی زمین ہے۔ جس میں قیراط کا زیادہ استعمال ہوتا۔ جب پس تم اس زمین کے باشندوں سے ساتھ اچھے سلوک سے پیش آؤ۔ اس لئے کہ انکے ساتھ ہمارا معاہدہ بھی ہے۔ اور رشتہ داری بھی ہے۔ اور ایک روایت میں ہے۔ کہ جب تم مصر میں فاتحانہ انداز میں داخل ہو۔ تو وہاں کے باشندوں کیساتھ احسان کرنا۔ کیونکہ انکے ساتھ ہمارا معاہدہ بھی ہے اور رشتہ داری بھی ہے۔ یا آپ نے فرمایا انکے ساتھ معاہدہ اور ہمارا سسرالی رشتہ ہے۔ (مسلم) علماء بیان کرتے ہیں۔ کہ اہل مصر کے ساتھ رشتہ داری یہ تھی۔ کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام پیغمبر کی والدہ حضرت ہاجرہ ان سے تھی۔ اور سسرال کا رشتہ یوں تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کی والدہ حضرت ماریہ مصر سے تھیں۔

۳۳۱۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ " وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ " دَعَا

حضرت ابوہریرہ رض بیان کرتے ہیں۔ جب یہ آیت نازل ہوئی۔ کہ آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرایئے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قریش کو بلایا۔

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشًا فَاجْتَمَعُوْا فَعَمَّ وَخَصَّ وَقَالَ يَا بَنِيْ عَبْدِ شَمْسٍ يَا بَنِيْ كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ أَنْقِذُوْا أَنْفُسَكُمْ مِّنَ النَّارِ يَا بَنِيْ مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ أَنْقِذُوْا أَنْفُسَكُمْ مِّنَ النَّارِ، يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ أَنْقِذُوْا أَنْفُسَكُمْ مِّنَ النَّارِ يَا بَنِيْ هَاشِمٍ أَنْقِذُوْا أَنْفُسَكُمْ مِّنَ النَّارِ، يَا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنْقِذُوْا أَنْفُسَكُمْ مِّنَ النَّارِ يَا فَاطِمَةُ أَنْقِذِيْ نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ فَإِنِّيْ لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا غَيْرَ أَنَّ لَكُمْ رَحِمًا سَأَبُلُّهَا بِبِلَالِهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

چنانچہ وہ سب اکٹھے ہوگئے۔ آپ نے عمومی انداز میں اور خاص خاص قبیلوں کا نام لیکر فرمایا۔ کہ اے بنو عبد شمس۔ اے بنو کعب بن لوئی۔ اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ۔ اے مرہ بن کعب کی اولاد۔ اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ۔ اے عبد مناف کی اولاد اپنی جانوں کو دوزخ سے بچاؤ۔ اے ہاشم کی اولاد اپنے آپ کو جہنم سے محفوظ کرلو۔ اے عبدالمطلب کی اولاد اپنے آپ کو دوزخ سے محفوظ کرو۔ اے فاطمہ تو اپنے آپ کو دوزخ سے بچالے۔ اس لئے کہ میں تمھارے لئے اللہ سے کچھ بھی کرنے کا مالک نہیں ہوں۔ ہاں یہ ضرور ہے۔ کہ تمھارے ساتھ رشتہ داری ہے۔ لہذا میں رشتہ داری کے لحاظ سے صلہ رحمی کروں گا۔ (مسلم)

قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «بِبِلَالِهَا» هُوَ بِفَتْحِ الْبَاءِ الثَّانِيَةِ وَكَسْرِهَا وَالْبِلَالُ: الْمَاءُ. وَمَعْنَى الْحَدِيْثِ سَأَصِلُهَا، شَبَّهَ قَطِيْعَتَهَا بِالْحَرَارَةِ تُطْفَأُ بِالْمَاءِ وَهٰذِهِ تُبَرَّدُ بِالصِّلَةِ.

"ببلالہا" البلال دوسری با کے فتح اور کسرہ کے ساتھ منقول ہے۔ اس کا معنی پانی ہے۔ اور حدیث کا مطلب یہ ہوا۔ کہ آپ نے قطع رحمی کو گرمی کے ساتھ تشبیہ دی۔ جو پانی کے ساتھ بجھ جاتی ہے۔ اسی طرح صلہ رحمی کے ساتھ قطع رحمی کی حرارت کو ٹھنڈا کیا جائے۔

۳۳۳- وَعَنْ أَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِهَارًا غَيْرَ سِرٍّ يَقُوْلُ: «إِنَّ آلَ بَنِيْ فُلَانٍ لَيْسُوْا بِأَوْلِيَائِيْ إِنَّمَا وَلِيِّيَ اللّٰهُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنْ لَهُمْ رَحِمٌ أَبُلُّهَا بِبِلَالِهَا» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ۔

حضرت ابو عبداللہ عمرو بن العاص سے روایت ہے۔ اس نے بیان کیا۔ کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے واضح الفاظ میں بغیر کسی اخفاء کے سنا۔ آپ فرماتے تھے کہ فلاں قبیلہ کی اولاد میرے قریبی نہیں ہیں۔ میرا دوست اور قریبی اللہ ہے۔ اور نیک ایماندار ہیں۔ لیکن ان کیساتھ قرابت داری ہے تو میں اس کو صلہ رحمی کے ساتھ تروتازہ رکھوں گا۔ (بخاری مسلم) لفظ بخاری کے ہیں۔

۳۳۴- وَعَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ خَالِدِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَخْبِرْنِيْ

حضرت خالد بن زید انصاری بیان کرتے ہیں۔ کہ ایک آدمی نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ۔ مجھے ایسا عمل بتا دیجئے۔ جو مجھے جنت میں لے جائے۔

بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

اور جہنم سے دُور کر دے۔ اس پر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی عبادت کرو۔ اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ۔ اور نماز قائم کرو۔ اور زکوٰۃ ادا کرو۔ اور صلہ رحمی کرو۔ (بخاری مسلم)

۳۳۴ - وَعَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ إِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلَى تَمْرٍ فَإِنَّهُ بَرَكَةٌ»، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ تَمْرًا فَالْمَاءِ فَإِنَّهُ طَهُوْرٌ» وَقَالَ: «الصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِيْنِ صَدَقَةٌ، وَعَلٰى ذِي الرَّحِمِ ثِنْتَانِ صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

حضرت سلمان بن عامرؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی شخص روزہ افطار کرے تو وہ کھجور سے افطار کرے۔ اس لئے کہ اس میں برکت ہے۔ لیکن اگر کھجور میسر نہ ہو۔ تو پانی سے افطار کرے اس لئے کہ پانی پاکیزہ چیز ہے۔ اور فرمایا۔ مسکین پر صدقہ کرنا صرف صدقہ ہے۔ اور رشتہ دار پر صدقہ کرنا دوگنا اجر ہے۔ ایک صدقہ اور دوسرا صلہ رحمی۔ (ترمذی) اس نے کہا۔ حدیث حسن ہے۔

۳۳۵ - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَتْ تَحْتِي امْرَأَةٌ وَكُنْتُ أُحِبُّهَا وَكَانَ عُمَرُ يَكْرَهُهَا فَقَالَ لِي: طَلِّقْهَا فَأَبَيْتُ فَأَتَى عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «طَلِّقْهَا» رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے۔ اس نے بیان کیا۔ کہ میرے نکاح میں ایک عورت تھی۔ اور میں اس کو محبوب جانتا تھا لیکن حضرت عمرؓ اس کو مکروہ جانتے تھے۔ تو میرے باپ نے مجھے حکم دیا۔ کہ اس کو طلاق دے دو۔ میں نے انکار کیا۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے اور آپ کے سامنے اس کا ذکر کیا۔ اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے کہا۔ کہ تم اسکو طلاق دے دو۔ (ابوداؤد ترمذی) ترمذی نے کہا کہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۳۶ - وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَتَاهُ فَقَالَ إِنَّ لِي امْرَأَةً وَإِنَّ أُمِّي تَأْمُرُنِي

حضرت ابودرداءؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی اس کے پاس آیا اور کہا۔ کہ میری ایک بیوی ہے۔ اور میری والدہ مجھے

بِطَلَاقِهَا؟ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَلْوَالِدُ اَوْسَطُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَاِنْ شِئْتَ فَاَضِعْ ذٰلِكَ الْبَابَ اَوِ احْفَظْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

کہتی ہے کہ اس کو طلاق دے دیجئے۔ اس نے کہا۔ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا۔ آپ فرماتے تھے۔ کہ باپ جنت کے دروازوں میں بہترین دروازہ ہے پس اگر تم چاہو۔ تو اس دروازے کو ضائع کر دو۔ یا اسکو بچالو (ترمذی) اس نے کہا۔ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۳۷۔ وَعَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اَلْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْاُمِّ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔ وَفِي الْبَابِ اَحَادِيْثُ كَثِيْرَةٌ فِي الصَّحِيْحِ مَشْهُوْرَةٌ: مِنْهَا حَدِيْثُ اَصْحَابِ الْغَارِ، وَحَدِيْثُ جُرَيْجٍ وَقَدْ سَبَقَا، وَاَحَادِيْثُ مَشْهُوْرَةٌ فِي الصَّحِيْحِ حَذَفْتُهَا اخْتِصَارًا وَمِنْ اَهَمِّهَا حَدِيْثُ عَمْرِو ابْنِ عَبَسَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الطَّوِيْلُ الْمُشْتَمِلُ عَلٰى جُمَلٍ كَثِيْرَةٍ مِنْ قَوَاعِدِ الْاِسْلَامِ وَاٰدَابِهِ وَسَاَذْكُرُهُ بِتَمَامِهِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي بَابِ الرَّجَاءِ قَالَ فِيْهِ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ يَعْنِيْ فِيْ اَوَّلِ النُّبُوَّةِ فَقُلْتُ لَهُ: مَا اَنْتَ؟ قَالَ: نَبِيٌّ» فَقُلْتُ: «وَمَا نَبِيٌّ؟ قَالَ: اَرْسَلَنِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى»، فَقُلْتُ بِاَيِّ شَيْءٍ اَرْسَلَكَ؟ قَالَ: «اَرْسَلَنِيْ بِصِلَةِ الْاَرْحَامِ وَكَسْرِ الْاَوْثَانِ وَاَنْ يُّوَحَّدَ اللّٰهُ لَا يُشْرَكُ بِهٖ شَيْءٌ» وَذَكَرَ تَمَامَ الْحَدِيْثِ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

حضرت براء بن عازبؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ خالہ ماں کے مرتبہ میں ہے (ترمذی) اس نے کہا۔ حدیث صحیح ہے۔ اس باب میں کثرت کے ساتھ حدیثیں۔ صحیح بخاری میں موجود ہیں۔ اور معروف و مشہور ہیں۔ ان حدیثوں سے اصحاب الغار کی حدیث اور جریج راہب کی حدیث پہلے گزر چکی ہیں۔ اور صحیح بخاری کی چند مشہور حدیثوں کو بطور اختصار کے حذف کر دیا ہے۔ ان حدیثوں میں زیادہ اہمیت کی حامل عمرو بن عبسہ کی حدیث ہے جو بہت طویل ہے۔ اور اسلام کے قواعد اور آداب کے لحاظ سے بہت سے جملوں پر مشتمل ہے۔ عنقریب میں اس کو باب الرجاء میں مکمل طور پر ذکر کروں گا۔ انشاء اللہ۔ اس حدیث میں عمرو بن عبسہ نے بیان کیا کہ میں نبوت کے ابتدائی دنوں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مکہ میں حاضر ہوا۔ میں نے آپ سے عرض کیا۔ آپ کون ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ نبی ہوں۔ میں نے پوچھا نبی کون ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ نے مجھے پیغمبر بنا کر بھیجا ہے۔ میں نے عرض کیا۔ کیا چیز دے کر آپ کو مبعوث فرمایا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ پاک نے مجھے بھیجا ہے۔ کہ صلہ رحمی کی جائے۔ اور بتوں کو توڑا جائے۔ اور اللہ کو ایک سمجھا جائے۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا جائے۔ مکمل حدیث کو ذکر کیا۔ واللہ اعلم۔

(۴۱)

بَابُ تَحْرِيمِ الْعُقُوقِ وَقَطِيعَةِ الرَّحِمِ

والدین کی نافرمانی اور قطع رحمی کی حرمت کا بیان

(۲۹) قَالَ اللهُ تَعَالٰى[1]: فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْا اَرْحَامَكُمْ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ"

ارشاد خداوندی ہے: اے منافقو! تم سے عجب نہیں کہ اگر تم حاکم ہو جاؤ تو ملک میں خرابی کرنے لگو اور اپنے رشتوں کو توڑ ڈالو یہی لوگ ہیں جن پر خدا نے لعنت کی ہے اور ان (کے کانوں) کو بہرا اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا ہے[1]

(۳۰) وَقَالَ تَعَالٰى[2]: "وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللهِ مِنْ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ، اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ"

نیز فرمایا۔ اور جو لوگ خدا سے عہد واثق کر کے اس کو توڑ ڈالتے ہیں اور جن رشتہ ہائے قرابت کے جوڑے رکھنے کا خدا نے حکم دیا ہے۔ ان کو قطع کر دیتے ہیں اور ملک میں فساد کرتے ہیں۔ ایسوں پر لعنت ہے۔ اور ان کے لئے گھر بھی برا ہے۔[2]

(۳۱) وَقَالَ تَعَالٰى[3]: وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ۔ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا"

نیز فرمایا۔ اور تمہارے پروردگار نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرتے رہو۔ اگر ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کو اف تک نہ کہنا۔ اور نہ انہیں جھڑکنا۔ اور ان سے بات ادب کے ساتھ کرنا۔ اور عجز و نیاز سے انکے آگے جھکے رہو۔ اور ان کے حق میں دعا کرو کہ اے پروردگار جیسا انہوں نے مجھے بچپن میں شفقت سے پرورش کیا ہے۔ تو بھی (ان کے حال) پر رحمت فرما۔[3]

۳۲۸ - وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ نُفَيْعِ بْنِ

حضرت ابوبکرہؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ

[1] سورۂ محمد آیۃ ۲۲، ۲۳ [2] سورۃ الرعد آیۃ ۲۵ [3] سورۃ الاسراء آیۃ ۲۳، ۲۴

الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ؟ ثَلَاثًا: قُلْنَا: بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: اَلْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ» وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ: «أَلَا وَقَوْلُ الزُّورِ وَشَهَادَةُ الزُّورِ» فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتَّى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا میں تمھیں بہت بڑے کبیرہ گناہ کے بارہ میں نہ بتاؤں۔ آپ نے تین مرتبہ فرمایا۔ ہم نے عرض کیا۔ ضرور یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ کیساتھ شریک بنانا اور والدین کی نافرمانی کرنا۔ اور (اس دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔ کہ آپ بیٹھ گئے۔ اور فرمایا خبردار جھوٹی بات کہنا اور جھوٹی گواہی دینا بھی (بہت بڑا کبیرہ گناہ ہے)۔ آپ کافی دیر تک ان الفاظ کو دہراتے رہے یہاں تک کہ ہم نے دل ہی دل میں کہا۔ کاش آپ خاموش ہو جائیں۔

۳۳۹ - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْكَبَائِرُ الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَالْيَمِينُ الْغَمُوسُ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

«الْيَمِينُ الْغَمُوسُ»، الَّتِي يَحْلِفُهَا كَاذِبًا عَامِدًا سُمِّيَتْ غَمُوسًا لِأَنَّهَا تَغْمِسُ الْحَالِفَ فِي الْإِثْمِ.

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اللہ کے ساتھ شریک بنانا اور والدین کی نافرمانی کرنا۔ اور کسی نفس کو (ناحق) قتل کر دینا اور جھوٹی قسم اٹھانا کبیرہ گناہوں سے ہے۔ (بخاری)

"الیمین الغموس" جو قسم آدمی جان بوجھ کر جھوٹی اٹھاتا ہے۔ اس کا نام غموس اس لئے رکھا گیا ہے کہ قسم کھانے والے کو گناہ میں ڈبو دیتی ہے۔ اور غموس کا معنی ڈبونا ہے۔

۳۴۰ - وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مِنَ الْكَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَيْهِ!» قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَهَلْ يَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ «يَسُبُّ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ أَبَاهُ وَيَسُبُّ أُمَّهُ فَيَسُبُّ أُمَّهُ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - وَفِي رِوَايَةٍ «إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكَبَائِرِ أَنْ يَلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ!» قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ يَلْعَنُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ؟ قَالَ: «يَسُبُّ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ أَبَاهُ وَيَسُبُّ أُمَّهُ فَيَسُبُّ أُمَّهُ.

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص کی روایت ہے۔ کہ نبی کریم نے فرمایا کہ کبیرہ گناہوں کی فہرست سے ہے کہ آدمی اپنے ماں باپ کو گالی دے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ۔ کیا کوئی آدمی اپنے ماں باپ کو گالی دے سکتا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں وہ کسی کے باپ کو گالی دیتا ہے۔ تو وہ اس کے باپ کو گالی دیتا ہے۔ اور وہ اسکی ماں کو گالی دیتا ہے۔ تو وہ اسکی ماں کو گالی دیگا۔ (بخاری مسلم) ایک روایت میں ہے کہ بہت بڑے کبیرہ گناہوں سے یہ ہے۔ کہ آدمی اپنے والدین پر لعنت بھیجے عرض کیا گیا یا رسول اللہ۔ کیسے کوئی شخص اپنے والدین کو لعنت کر سکتا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ وہ کسی آدمی کے باپ کو گالی دیتا ہے تو وہ اسکے باپ کو گالی دیتا ہے اور اسکی ماں کو گالی دیتا۔ تو وہ اسکی ماں کو گالی دیتا

۳۴۱۔ وَعَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ جُبَيْرِ ابْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ» قَالَ سُفْيَانُ فِي رِوَايَتِهِ يَعْنِي قَاطِعَ رَحِمٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت جبیر بن مطعمؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ سفیان رحمہ اللہ راوی نے اپنی روایت میں کہا۔ اس سے مراد وہ شخص ہے جو رشتوں کو توڑنے والا ہے (بخاری، مسلم)

۳۴۲۔ وَعَنْ أَبِي عِيسَى الْمُغِيرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوْقَ الْأُمَّهَاتِ، وَمَنْعًا وَهَاتِ، وَوَأْدَ الْبَنَاتِ، وَكَرِهَ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ، وَإِضَاعَةَ الْمَالِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ اللہ پاک نے تم پر ماں باپ کی نافرمانی کرنا اور اپنے مال کو روک کر رکھنا اور دوسروں کے مال کو ناجائز طریقے میں کرنا اور لڑکیوں کو زندہ درگور کرنے کو حرام قرار دیا ہے۔ اور تمہارے لئے حرام کر دیا ہے۔ بے مقصد گفتگو کرنا۔ زیادہ سوال کرنا۔ اور مال کو ضائع کرنا۔ (بخاری، مسلم)

قَوْلُهُ «مَنْعًا» مَعْنَاهُ: مَنْعُ مَا وَجَبَ عَلَيْهِ، «وَهَاتِ»: طَلَبُ مَا لَيْسَ لَهُ، «وَوَأْدُ الْبَنَاتِ» مَعْنَاهُ دَفْنُهُنَّ فِي الْحَيٰوةِ. «وَقِيلَ وَقَالَ» مَعْنَاهُ: الْحَدِيثُ بِكُلِّ مَا يَسْمَعُهُ فَيَقُولُ قِيلَ كَذَا وَقَالَ فُلَانٌ كَذَا مِمَّا لَا يَعْلَمُ صِحَّتَهُ وَلَا يَظُنُّهَا وَكَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ. وَإِضَاعَةُ الْمَالِ: تَبْذِيرُهُ وَصَرْفُهُ فِي غَيْرِ الْوُجُوهِ الْمَأْذُونِ فِيهَا مِنْ مَقَاصِدِ الْآخِرَةِ وَالدُّنْيَا وَتَرْكُ حِفْظِهِ مَعَ إِمْكَانِ الْحِفْظِ. وَكَثْرَةُ السُّؤَالِ: الْإِلْحَاحُ فِيمَا لَا حَاجَةَ إِلَيْهِ. وَفِي الْبَابِ أَحَادِيثُ سَبَقَتْ

"منعاً" جو مال دینا ضروری ہے۔ اس کو نہ دینا۔ "وہات" جس مال پر کچھ حق نہ ہو۔ اس کو طلب کرنا۔ "وواد البنات" لڑکیوں کو زندہ گاڑ دینا۔ "قیل وقال" جس بات کو سنا۔ اس کو بیان کیا۔ کہ فلاں بات کہی گئی ہے۔ اور فلاں نے فلاں بات کہی ہے۔ جبکہ اس بات کی صحت کا علم نہیں ہے۔ اور آدمی کے لئے اتنا جھوٹ ہی کافی ہے۔ کہ وہ جو بات سنے اس کو بیان کرے۔ "اضاعۃ المال" فضول خرچی کرنا۔ اور جن راستوں پر مال خرچ کرنے کی اجازت ہے۔ یعنی جن میں آخرت اور دنیا کے مقاصد موجود ہیں۔ ان کے غیر میں مال کو خرچ کرنا۔ اور مال کی حفاظت نہ کرنا۔ جبکہ اس کے لئے حفاظت کرنا ممکن تھا۔ یہ سب صورتیں مال کو ضائع کرنے کے مترادف ہیں۔ "کثرۃ السوال" بلا ضرورت مبالغہ سے سوال کرنا۔ اور اس باب کی بہت سی حدیثیں اس سے پہلے باب میں

فِي الْبَابِ قَبْلَهُ كَحَدِيثِ: « وَأَقْطَعُ مَنْ قَطَعَكِ »، وَحَدِيثِ: « مَنْ قَطَعَنِي قَطَعَهُ اللّٰهُ »

گزر چکی ہیں، مثلاً یہ حدیث کہ اللہ پاک فرماتے ہیں۔ جو تجھ کو قطع کریگا، میں اس سے تعلق منقطع کرونگا۔ اور یہ حدیث کہ صلہ رحمی کہتی ہے۔ کہ جو مجھے قطع کریگا، اللہ اسکو قطع کرے گا۔

(۴۲)

بَابُ فَضْلِ بِرِّ أَصْدِقَاءِ الْأَبِ وَالْأُمِّ وَالْأَقَارِبِ وَالزَّوْجَةِ وَسَائِرِ مَنْ يُنْدَبُ إِكْرَامُهُ!

باپ کے دوستوں اور اقارب رشتہ داروں بیوی اور وہ تمام لوگ جنکے ساتھ حسن سلوک مستحب ہے انکے ساتھ بھلائی کی فضیلت کا بیان

۳۴۳۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: « إِنَّ أَبَرَّ الْبِرِّ أَنْ يَصِلَ الرَّجُلُ وُدَّ أَبِيهِ »، رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ بہت بڑی نیکی ہے۔ کہ آدمی اپنے باپ کے دوستوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے۔ (مسلم)

۳۴۴۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَعْرَابِ لَقِيَهُ بِطَرِيقِ مَكَّةَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَحَمَلَهُ عَلَى حِمَارٍ كَانَ يَرْكَبُهُ وَأَعْطَاهُ عِمَامَةً كَانَتْ عَلَى رَأْسِهِ قَالَ ابْنُ دِينَارٍ فَقُلْنَا لَهُ: أَصْلَحَكَ اللّٰهُ إِنَّهُمُ الْأَعْرَابُ وَهُمْ يَرْضَوْنَ بِالْيَسِيرِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: إِنَّ أَبَا هٰذَا كَانَ وُدًّا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: « إِنَّ أَبَرَّ الْبِرِّ صِلَةُ الرَّجُلِ أَهْلَ وُدِّ أَبِيهِ » رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت عبداللہ بن دینارؒ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ ایک جنگلی آدمی مکہ کے راستہ میں عبداللہ بن عمرؓ کو ملا۔ عبداللہ بن عمرؓ نے اس کو سلام کہا۔ اور اس کو اس گدھے پر سوار کیا۔ جس پر وہ سوار ہوا کرتے تھے۔ اور اپنے سر سے پگڑی اتار کر اس کو عطا کر دی۔ عبداللہ بن دینارؒ نے بیان کیا۔ ہم نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا۔ کہ اللہ تجھے صالحیت سے نوازتا رہے۔ یہ لوگ تو اعرابی ہیں۔ اور یہ تو تھوڑے سے عطیہ پر خوش ہو جاتے ہیں۔ اس پر عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کہ اس کا باپ حضرت عمر بن خطابؓ کا دوست تھا۔ اور میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آپؐ فرماتے تھے کہ بہتر نیکی یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے دوستوں سے حسن سلوک اختیار کرے۔ (مسلم)

(وَفِيْ رِوَايَةٍ)

۳۴۵ - عَنْ ابْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ كَانَ لَهُ حِمَارٌ يَتَرَوَّحُ عَلَيْهِ إِذَا مَلَّ رُكُوْبَ الرَّاحِلَةِ، وَعِمَامَةٌ يَشُدُّ بِهَا رَأْسَهُ فَبَيْنَا هُوَ يَوْمًا عَلَى ذٰلِكَ الْحِمَارِ إِذْ مَرَّ بِهِ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: أَلَسْتَ ابْنَ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ؟ قَالَ: بَلٰى، فَأَعْطَاهُ الْحِمَارَ فَقَالَ ارْكَبْ هٰذَا، وَأَعْطَاهُ الْعِمَامَةَ وَقَالَ: اشْدُدْ بِهَا رَأْسَكَ فَقَالَ لَهُ بَعْضُ أَصْحَابِهِ: غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ أَعْطَيْتَ هٰذَا الْأَعْرَابِيَّ حِمَارًا كُنْتَ تَرَوَّحُ عَلَيْهِ وَعِمَامَةً كُنْتَ تَشُدُّ بِهَا رَأْسَكَ؟ فَقَالَ: إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِنَّ مِنْ أَبَرِّ الْبِرِّ أَنْ يَصِلَ الرَّجُلُ أَهْلَ وُدِّ أَبِيْهِ بَعْدَ أَنْ يُوَلِّيَ وَإِنَّ أَبَاهُ كَانَ صَدِيْقًا لِعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، رَوٰى هٰذِهِ الرِّوَايَاتِ كُلَّهَا مُسْلِمٌ.

(ایک اور روایت میں ہے کہ)

عبداللہ بن دینار رحمہ اللہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ایک روایت میں بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب مکہ کی طرف جاتے۔ تو جب اونٹنی کی سواری سے اکتا جاتے تو ان کے ساتھ ایک گدھا ہوتا تھا۔ اس پر سوار ہو جایا کرتے تھے۔ اور ایک پگڑی ہوتی تھی جس کو اپنے سر پر باندھتے تھے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ وہ اس گدھے پر سوار تھے۔ کہ ان کے پاس سے ایک اعرابی گزرا۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ کیا تو فلاں بن فلاں کا بیٹا نہیں ہے۔ اس نے کہا۔ ہاں۔ اس پر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو اپنا گدھا دے دیا۔ اور کہا اس پر سواری کرو اور اپنی پگڑی دے دی کہ اس کو اپنے سر پر باندھو۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے بعض دوستوں نے اسے کہا کہ اللہ پاک تجھے معاف فرمائے۔ تو نے اپنا گدھا اس اعرابی کو دے دیا جس پر تو آرام کیا کرتا تھا اور پگڑی عطا کر دی ہے جس کو تو اپنے سر پر باندھا کرتا تھا۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آپ فرماتے تھے۔ کہ بہتر نیک کام یہ ہیں کہ آدمی اپنے باپ کے دوستوں سے حسن سلوک سے پیش آئے جب باپ منہ پھیر جائے (یعنی مر جائے یا سفر پر چلا جائے) اور اس کا باپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دوست تھا۔ ان تمام روایات کو امام مسلم نے بیان کیا ہے۔

۳۴۶ - وَعَنْ أَبِيْ أُسَيْدٍ - بِضَمِّ الْهَمْزَةِ وَفَتْحِ السِّيْنِ - مَالِكِ بْنِ رَبِيْعَةَ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ جُلُوْسٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ سَلِمَةَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ بَقِيَ مِنْ بِرِّ أَبَوَيَّ شَيْءٌ أَبَرُّهُمَا بِهِ بَعْدَ مَوْتِهِمَا؟ فَقَالَ: "نَعَمْ الصَّلٰوةُ عَلَيْهِمَا وَالْاِسْتِغْفَارُ

حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ (ہمزہ کے ضمہ اور سین کے فتح کے ساتھ) مالک بن ربیعہ ساعدی بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ بنو سلمہ قبیلہ کا ایک آدمی آپ کے پاس آیا۔ اس نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! کیا میرے والدین کے فوت ہو جانے کے بعد کوئی ایسی نیکی بھی باقی ہے کہ میں ان کے ساتھ کر سکوں آپ نے فرمایا ہاں! ان کے لئے دعا مانگنا اور ان کے حق میں مغفرت طلب کرنا اور ان کی وفات کے بعد ان کے وعدوں کو پورا کرنا۔

لَهُمَا، وَإِنْفَاذُ عَهْدِهِمَا، وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِي لَا تُوصَلُ إِلَّا بِهِمَا، وَإِكْرَامُ صَدِيقِهِمَا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

٣٤٧- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا غِرْتُ عَلَى أَحَدٍ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا وَمَا رَأَيْتُهَا قَطُّ وَلَكِنْ كَانَ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ يُقَطِّعُهَا أَعْضَاءً ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِي صَدَائِقِ خَدِيجَةَ فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهُ كَأَنْ لَمْ يَكُنْ فِي الدُّنْيَا امْرَأَةٌ إِلَّا خَدِيجَةُ! فَيَقُولُ: «إِنَّهَا كَانَتْ وَكَانَتْ وَكَانَ لِي مِنْهَا وَلَدٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ: وَإِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ فَيُهْدِي فِي خَلَائِلِهَا مِنْهَا مَا يَسَعُهُنَّ. وَفِي رِوَايَةٍ: كَانَ إِذَا ذَبَحَ الشَّاةَ يَقُولُ: «أَرْسِلُوا بِهَا إِلَى أَصْدِقَاءِ خَدِيجَةَ». وَفِي رِوَايَةٍ قَالَتْ: اسْتَأْذَنَتْ هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ أُخْتُ خَدِيجَةَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَفَ اسْتِئْذَانَ خَدِيجَةَ فَارْتَاحَ لِذَلِكَ فَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ».

قَوْلُهَا: «فَارْتَاحَ» هُوَ بِالْحَاءِ، وَفِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّحِيحَيْنِ لِلْحُمَيْدِيِّ: «فَارْتَاعَ» بِالْعَيْنِ وَمَعْنَاهُ: اهْتَمَّ بِهِ.

٣٤٨- وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

اور اُن کے رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرنا اور اُن کے دوستوں کی عزت کرنا۔ (ابوداؤد)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی کریم صلعم کی عورتوں میں سے کسی عورت پر اتنا رشک نہیں کیا۔ جتنا کہ حضرت خدیجہؓ پر کیا حالانکہ میں نے اُس کو بالکل نہیں دیکھا، البتہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کثرت کے ساتھ اُس کا تذکرہ فرماتے اور بسا اوقات بکری ذبح کرکے اس کے اعضاء علیحدہ علیحدہ کرکے خدیجہؓ کی سہیلیوں کی طرف بھیجتے اس پر میں اکثر کہا کرتی یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ دُنیا میں حضرت خدیجہؓ کے علاوہ کوئی عورت ہی نہیں آپ فرماتے کہ ایسی، ایسی تھی یعنی تعریف کے کلمات فرماتے اور فرماتے کہ اُس سے میری اولاد بھی ہے۔ (بخاری ومسلم) اور ایک روایت ہے کہ آپ بکری ذبح کرتے، تو اس کی سہیلیوں میں مناسب گنجائش کے مطابق ہر ایک کی طرف ہدیہ بھیجتے اور ایک روایت میں ہے کہ آپ جب بکری ذبح فرماتے تو فرماتے کہ اسکو خدیجہ کی پیاری سہیلیوں کی طرف بھیجدو۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ہالہ بنت خویلد خدیجہ کی بہن نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آنے کی اجازت طلب کی تو آپ کو خدیجہ کا اذن مانگنا یاد آگیا آپ اس یاد سے جھوم گئے اور فرمایا کہ اے اللہ ہالہ بنت خویلد ہے۔

* فارتاح "ح" حاء کے ساتھ منقول ہے۔ اور حمیدی کی کتاب میں یہ لفظ عین کے ساتھ ہیں اور اس کا معنیٰ ہیں کہ آپ اُس کے اجازت مانگنے پر فکر میں پڑ گئے۔

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے۔

رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِيْ سَفَرٍ فَكَانَ يَخْدُمُنِيْ فَقُلْتُ لَهُ: لَا تَفْعَلْ فَقَالَ: إِنِّيْ قَدْ رَأَيْتُ الْأَنْصَارَ تَصْنَعُ بِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا آلَيْتُ عَلَى نَفْسِيْ أَنْ لَا أَصْحَبَ أَحَدًا مِنْهُمْ إِلَّا خَدَمْتُهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

اُس نے کہا کہ میں ایک سفر میں جریر بن عبداللہ بجلی کے ساتھ تھا وہ میری خدمت کیا کرتا تھا میں اُس سے کہتا کہ ایسا نہ کرو وہ جواب دیتا کہ میں نے دیکھا کہ انصار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسا ہی کرتے تھے تو میں نے قسم اٹھائی کہ میں انصار میں سے جس کسی کی رفاقت میں جاؤں گا تو اُس کی خدمت کیا کروں گا۔ (بخاری مسلم)

(۴۳)

بَابُ إِكْرَامِ أَهْلِ بَيْتِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيَانِ فَضْلِهِمْ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کی عزت کرنے اور ان کے فضائل کا بیان

(۱۴۲) قَالَ اللهُ تَعَالٰى[1]: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾

ارشاد خداوندی ہے کہ اے پیغمبر کے اہلبیت خدا چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی (کا میل کچیل) دُور کر دے اور تمھیں بالکل پاک صاف کر دے[1]

(۱۴۳) وَقَالَ تَعَالٰى[2]: ﴿وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ﴾

نیز فرمایا: اور جو شخص ادب کی چیزوں کی جو خدا نے مقرر کی ہیں عظمت رکھے تو یہ (فعل) دلوں کی پرہیزگاری میں سے ہے[2]

۳۴۹ - وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ حَيَّانَ قَالَ: انْطَلَقْتُ أَنَا وَحُصَيْنُ بْنُ سَبْرَةَ وَعَمْرُو بْنُ مُسْلِمٍ إِلَى زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ فَلَمَّا جَلَسْنَا إِلَيْهِ قَالَ لَهُ حُصَيْنٌ: لَقَدْ لَقِيْتَ يَا زَيْدُ خَيْرًا كَثِيْرًا رَأَيْتَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعْتَ حَدِيْثَهُ وَغَزَوْتَ مَعَهُ وَصَلَّيْتَ خَلْفَهُ: لَقَدْ

حضرت یزید بن حیان روایت کرتے ہیں کہ میں اور حصین بن سبرہ اور عمرو بن مسلم، زید بن ارقم کے پاس گئے جب ہم وہاں بیٹھے تو حصین نے اس سے کہا اے زید بن ارقم! تو نے خیر کثیر کو پایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا آپ سے احادیث کو سُنا آپ کے ساتھ غزوات میں شریک ہوا اور آپ کی اقتدا میں نماز ادا کی یقیناً آپ

[1] سورۃ الاحزاب آیۃ ۳۳ [2] سورۃ الحج آیۃ ۳۲

لَقِيتَ يَا زَيْدُ خَيْرًا كَثِيرًا حَدِّثْنَا يَا
زَيْدُ مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا ابْنَ أَخِي
وَاللَّهِ لَقَدْ كَبِرَتْ سِنِّي وَقَدُمَ عَهْدِي
وَنَسِيتُ بَعْضَ الَّذِي كُنْتُ أَعِي مِنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَمَا حَدَّثْتُكُمْ فَاقْبَلُوا وَمَا لَا فَلَا
تُكَلِّفُونِيهِ ثُمَّ قَالَ: قَامَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فِينَا
خَطِيبًا بِمَاءٍ يُدْعَى خُمًّا بَيْنَ مَكَّةَ وَ
الْمَدِينَةِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ
وَوَعَظَ وَذَكَّرَ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ أَلَا
أَيُّهَا النَّاسُ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوشِكُ
أَنْ يَأْتِيَ رَسُولُ رَبِّي فَأُجِيبَ وَأَنَا
تَارِكٌ فِيكُمْ ثَقَلَيْنِ أَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللَّهِ
فِيهِ الْهُدَى وَالنُّورُ فَخُذُوا بِكِتَابِ
اللَّهِ وَاسْتَمْسِكُوا بِهِ " فَحَثَّ عَلَى
كِتَابِ اللَّهِ وَرَغَّبَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ "وَ
أَهْلُ بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ اللَّهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي
فَقَالَ لَهُ حُصَيْنٌ وَمَنْ أَهْلُ بَيْتِهِ
يَا زَيْدُ أَلَيْسَ نِسَاؤُهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ؟
قَالَ نِسَاؤُهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ وَلَكِنْ أَهْلُ
بَيْتِهِ مَنْ حُرِمَ الصَّدَقَةَ بَعْدَهُ قَالَ
وَمَنْ هُمْ؟ قَالَ: هُمْ آلُ عَلِيٍّ وَآلُ
عَقِيلٍ وَآلُ جَعْفَرٍ وَآلُ عَبَّاسٍ قَالَ
كُلُّ هَؤُلَاءِ حُرِمَ الصَّدَقَةَ؟ قَالَ نَعَمْ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِي رِوَايَةٍ: أَلَا وَإِنِّي
تَارِكٌ فِيكُمْ ثَقَلَيْنِ: أَحَدُهُمَا كِتَابُ
اللَّهِ وَهُوَ حَبْلُ اللَّهِ، مَنِ اتَّبَعَهُ كَانَ

خیر کثیر کی باریابی سے ہمکنار ہوئے اے زید بن ارقم
جو باتیں آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
سنی ہیں ان سے ہمیں بھی آگاہ کرو انھوں نے کہا اے میرے
بھتیجے! خدا کی قسم میری عمر زیادہ ہو گئی ہے اور آپ سے
میری ملاقات کا زمانہ بہت پرانا ہے اور مجھ سے کچھ باتیں
فراموش ہو گئی ہیں جن کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے محفوظ
کیا تھا پس جو حدیثیں میں تم سے بیان کروں اسے تسلیم
کرو اور جو نہ بیان کروں تم مجھے اس کے بیان کرنے
کی زحمت میں نہ ڈالو پھر زید بن ارقم نے بیان کیا کہ ایک
روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ و مدینہ کے درمیان
خم نامی پانی کے چشمہ پر خطبہ ارشاد فرمایا حمد و ثنا وعظ و
تذکیر کے بعد آپ نے فرمایا اما بعد خبردار اے لوگو!
میں ایک انسان ہوں۔ جلد ہی میرے رب کا فرشتہ
میرے پاس حاضر ہو جائے گا تو میں اس کی دعوت پر لبیک
کہوں گا اور میں تم میں دو عظیم بھاری چیزیں چھوڑنے والا
ہوں ایک اللہ کی کتاب جس میں نور و ہدایت موجود ہے پس
اللہ کی کتاب کو پکڑو اور اسکے ساتھ تمسک اختیار کرو
اس طرح آپ نے کتاب اللہ پر عمل پیرا ہونے کی رغبت دلائی
اور زور صرف فرمایا۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا۔ دوسری چیز میرے
اہلبیت ہیں میں تمھیں ان کے بارے اللہ سے ڈراتا ہوں میں تمہیں
انکے بارے اللہ سے ڈراتا ہوں۔ پس حصین نے زید بن ارقم سے پوچھا
اہلبیت سے مراد کون لوگ ہیں کیا آپ کی ازواج مطہرات اہلبیت میں
داخل ہیں؟ اس کے جواب میں کہا ازواج مطہرات اہلبیت میں داخل ہیں لیکن
اہل بیت پر آپ کے بعد صدقہ لینا حرام ہے حصین نے کہا وہ
کون ہیں؟ اس نے جواب دیا آل علی، آل عقیل، آل جعفر،
آل عباس اہلبیت ہیں حصین نے کہا کیا ان پر صدقہ حرام ہے
زید بن ارقم نے کہا جی ہاں (مسلم) ایک روایت میں ہے
خبردار میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑ کر جانے والا
ہوں ان میں سے ایک اللہ کی کتاب اور وہ اللہ کی رسی

عَلَى الْهُدٰى وَمَنْ تَرَكَهُ كَانَ عَلَى ضَلَالَةٍ"

ہے جس نے اس کی اتباع کی وہ ہدایت پر ہے اور جس نے اس کو چھوڑا وہ گمراہی پر ہے۔

۳۵۰۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَوْقُوفًا عَلَيْهِ أَنَّهُ قَالَ: ارْقُبُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ، حضرت ابوبکر صدیقؓ سے (ان کا قول) نقل کرتے ہیں اس نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اکرام و احترام کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اہل بیت کی عزت کرو (بخاری)

مَعْنَى "ارْقُبُوهُ" رَاعُوهُ وَاحْتَرِمُوهُ وَأَكْرِمُوهُ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ۔

"ارقبوا" خیال رکھو، احترام کرو، عزت کرو۔

(۴۴)

بَابُ تَوْقِيرِ الْعُلَمَاءِ وَالْكِبَارِ وَأَهْلِ الْفَضْلِ وَتَقْدِيمِهِمْ عَلَى غَيْرِهِمْ وَرَفْعِ مَجَالِسِهِمْ وَإِظْهَارِ مَرْتَبَتِهِمْ

علما بزرگوں اور اہل فضل لوگوں کی عزت کرنا اور انکو انکے غیر پر مقدم کرنا اور انکے مراتب کو بلند کرنا اور انہیں شہرت دینا

(۴۴) قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: " قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۗ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ"

ارشاد خداوندی ہے۔ بھلا جو لوگ علم رکھتے ہیں اور جو نہیں رکھتے۔ دونوں برابر ہو سکتے ہیں۔ (اور) نصیحت تو وہ پکڑتے ہیں۔ جو عقل مند ہیں۔ ؎

۳۵۱۔ وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو الْبَدْرِيِّ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَؤُمُّ الْقَوْمَ أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ، فَإِنْ كَانُوا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَأَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ، فَإِنْ كَانُوا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً،

حضرت عقبہ بن عمرو بدریؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں کا امام وہ شخص بنے۔ جو اللہ پاک کی کتاب کو سب سے زیادہ پڑھنے والا ہو۔ اگر پڑھنے میں تمام یکساں ہوں۔ تو وہ انسان جو سنت کو زیادہ جاننے والا ہو۔ اگر اس میں بھی سب برابر ہوں۔ تو وہ شخص جو ہجرت کرنے میں دوسروں

؎ سورۃ الزمر آیت ۹

فَإِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ سِنًّا، وَلَا يَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي سُلْطَانِهِ، وَلَا يَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ عَلَى تَكْرِمَتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: «فَأَقْدَمُهُمْ سِلْمًا» بَدَلَ «سِنًّا»: أَيْ إِسْلَامًا. وَفِي رِوَايَةٍ «يَؤُمُّ الْقَوْمَ أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللهِ وَأَقْدَمُهُمْ قِرَاءَةً، فَإِنْ كَانَتْ قِرَاءَتُهُمْ سَوَاءً فَيَؤُمُّهُمْ أَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً، فَإِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً، فَلْيَؤُمَّهُمْ أَكْبَرُهُمْ سِنًّا» وَالْمُرَادُ «بِسُلْطَانِهِ» مَحَلُّ وِلَايَتِهِ أَوِ الْمَوْضِعُ الَّذِي يَخْتَصُّ بِهِ، «وَتَكْرِمَتُهُ» بِفَتْحِ التَّاءِ وَكَسْرِ الرَّاءِ، وَهِيَ مَا يَنْفَرِدُ بِهِ مِنْ فِرَاشٍ وَسَرِيرٍ وَنَحْوِهِمَا.

سے مقدم ہو۔ اگر ہجرت میں بھی سب برابر ہوں، تو جس انسان کی عمر زیادہ ہو۔ اور کوئی شخص کسی دوسرے انسان کی حکومت میں امامت نہ کرے۔ اور نہ کسی آدمی کے گھر میں اس کی عزت والی مسند پر اسکی اجازت کے بغیر بیٹھے (مسلم) اور اسکی ایک روایت میں سِنًّا کے بدلے سِلمًا کا لفظ مروی ہے، یعنی وہ انسان جس کا اسلام قدیم ہے۔ اور ایک روایت میں ہے۔ کہ لوگوں کی امامت وہ شخص کرے۔ جو کتاب اللہ کو زیادہ بہتر پڑھنے والا ہو۔ اور قرأت میں زیادہ تجربہ رکھتا ہو۔ اور اگر قرأت میں سب برابر ہوں۔ تو وہ شخص امامت کرے جو ہجرت میں مقدم ہو۔ اگر ہجرت میں تمام برابر ہوں۔ تو جو عمر میں بڑا ہو وہ امام بنے "سلطانہ" اس سے مراد کسی انسان کی حکومت کی جگہ یا وہ مقام جو اسکے ساتھ خاص ہے "تکرمتہ" تا کے فتح اور را کے کسرہ کے ساتھ۔ اس بستر اور چارپائی اور اس قسم کی دوسری چیزوں کو کہتے ہیں جو کسی کے ساتھ خاص ہوں۔

٣٥٢- وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلَاةِ وَيَقُولُ «اسْتَوُوا وَلَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ، لِيَلِنِي مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهَى، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَقَوْلُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «لِيَلِنِي» هُوَ بِتَخْفِيفِ النُّونِ وَلَيْسَ قَبْلَهَا يَاءٌ، وَرُوِيَ بِتَشْدِيدِ النُّونِ مَعَ يَاءٍ قَبْلَهَا. «وَالنُّهَى»: الْعُقُولُ «وَأُولُو الْأَحْلَامِ» هُمُ الْبَالِغُونَ، وَقِيلَ أَهْلُ الْحِلْمِ وَالْفَضْلِ.

حضرت عقبہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں صفوں کو درست کرتے ہوئے ہمارے کندھوں پر ہاتھ رکھتے۔ اور فرماتے سیدھے ہو جاؤ۔ اور اختلاف نہ کرو۔ کہ اس سے تمہارے دلوں میں اختلاف ہوگا۔ میرے قریب تم میں سے ان لوگوں کو ہونا چاہیے جو بالغ ہیں۔ اور عقل مند ہیں۔ پھر وہ لوگ جو انکے قریب ہیں۔ پھر وہ لوگ جو ان سے قریب ہیں (مسلم)

"لیلنی" نون مخففہ کے ساتھ اور اس سے پہلے یا نہیں ہے۔ اور نون مشددہ اس سے پہلے یا کے ساتھ بھی مروی ہے۔ "والنہی" عقلیں "اولو الاحلام" بالغ لوگ۔ اور بعض کہتے ہیں۔ علم و فضل والے۔

٣٥٣- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لِيَلِيَنِي مِنْكُمْ أُولُوا الْأَحْلَامِ وَالنُّهٰى، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ» ثَلَاثًا «وَإِيَّاكُمْ وَهَيْشَاتِ الْأَسْوَاقِ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے قریب تم سے وہ لوگ ہیں جو کہ بالغ ہو چکے ہیں۔ اور عقل مند ہیں۔ پھر وہ لوگ جو ان کے قریب ہیں آپ نے اس جملہ کو تین بار دہرایا اور تم اپنے آپ کو بازاروں کے شور و شغب سے بچاؤ (مسلم)

۳۵۴۔ وَعَنْ أَبِيْ يَحْيٰى وَقِيْلَ أَبِيْ مُحَمَّدٍ سَهْلِ بْنِ أَبِيْ حَثْمَةَ۔ بِفَتْحِ الْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ وَإِسْكَانِ الثَّاءِ الْمُثَلَّثَةِ۔ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: انْطَلَقَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ إِلٰى خَيْبَرَ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ فَتَفَرَّقَا فَأَتٰى مُحَيِّصَةُ إِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ وَهُوَ يَتَشَحَّطُ فِيْ دَمِهِ قَتِيْلًا فَدَفَنَهُ ثُمَّ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَانْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةُ وَحُوَيِّصَةُ ابْنَا مَسْعُوْدٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ: «كَبِّرْ كَبِّرْ» وَهُوَ أَحْدَثُ الْقَوْمِ فَسَكَتَ فَتَكَلَّمَا فَقَالَ: «أَتَحْلِفُوْنَ وَتَسْتَحِقُّوْنَ قَاتِلَكُمْ؟» وَذَكَرَ تَمَامَ الْحَدِيْثِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

وَقَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كَبِّرْ كَبِّرْ» مَعْنَاهُ: يَتَكَلَّمُ الْأَكْبَرُ۔

حضرت ابو یحییٰ اور بعض نے کہا۔ ابو محمد سہل بن ابی حثمہ (حاء مہملہ کے فتح اور ثاء مثلثہ کے سکون کے ساتھ) سے روایت ہے کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود خیبر کی طرف روانہ ہوئے۔ ان دنوں ان کے ساتھ مصالحت ہو چکی تھی۔ چنانچہ وہ دونوں اپنے مقاصد کی تکمیل کے لئے ایک دوسرے سے الگ ہو گئے۔ چنانچہ محیصہ عبداللہ بن سہل کے پاس آیا۔ (تو کیا دیکھتا ہے) کہ وہ قتل ہو چکا ہے۔ اور اپنے خون میں لت پت ہے۔ اس نے اس کو دفن کر دیا۔ پھر وہ مدینہ میں آیا۔ تو عبدالرحمٰن بن سہل اور محیصہ اور حویصہ (عبداللہ بن مسعود کے دونوں بیٹے ہیں) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ تو عبدالرحمٰن نے گفتگو کا آغاز کیا۔ آپ نے فرمایا۔ بڑا آدمی بات کرے اس لئے کہ عبدالرحمٰن بن سہل تینوں میں چھوٹی عمر کا تھا۔ چنانچہ وہ خاموش ہو گیا۔ پھر ان دونوں نے کلام کیا۔ آپ نے فرمایا۔ کیا تم قسم اٹھا کر اپنے قاتل کے حق دار بنتے ہو۔ پوری حدیث کو ذکر کیا (بخاری و مسلم)

"کبر کبر" بڑا آدمی کلام کرے۔

۳۵۵۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلٰى أُحُدٍ يَعْنِيْ فِي الْقَبْرِ ثُمَّ يَقُوْلُ: «أَيُّهُمَا أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ؟» فَإِذَا أُشِيْرَ لَهُ إِلٰى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم احد کے شہید وہاں سے دو دو آدمیوں کو ایک ایک قبر میں جمع کرتے تھے۔ پھر پوچھتے کہ ان میں سے قرآن کریم کا حافظ کون زیادہ ہے۔ تو جب آپ کو کسی ایک کی طرف اشارہ کر دیا جاتا۔ تو آپ اسکو قبر میں پہلے رکھتے۔ (بخاری)

۳۵۶ - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «أَرَانِي فِي الْمَنَامِ أَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ فَجَاءَنِي رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ، فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الْأَصْغَرَ فَقِيلَ لِي: كَبِّرْ فَدَفَعْتُهُ إِلَى الْأَكْبَرِ مِنْهُمَا» رَوَاهُ مُسْلِمٌ مُسْنَدًا وَالْبُخَارِيُّ تَعْلِيقًا.

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ میں مسواک کر رہا ہوں اور دو آدمی میرے پاس آئے، کہ ان دونوں میں سے ایک دوسرے سے بڑا تھا۔ چنانچہ میں نے مسواک چھوٹے کو دے دی۔ پس مجھ سے کہا گیا۔ کہ بڑی عمر والے کو مسواک دے دو۔ تو میں نے ان دونوں میں سے جو عمر میں بڑا تھا۔ اس کو مسواک دے دی۔ امام مسلم نے مسنداً اور بخاری نے تعلیقاً ذکر کیا۔

۳۵۷ - وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ مِنْ إِجْلَالِ اللهِ تَعَالَى إِكْرَامَ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ، وَحَامِلِ الْقُرْآنِ غَيْرِ الْغَالِي فِيهِ وَالْجَافِي عَنْهُ وَإِكْرَامَ ذِي السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ» حَدِيثٌ حَسَنٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

حضرت ابو موسیٰؓ بیان کرتے ہیں۔ تحقیق بوڑھے مسلمان اور حافظ قرآن (جو قرآن پاک میں غلو کرنے والا نہ ہو۔ اور نہ اس سے روگردانی کرنے والا ہو) اور عادل بادشاہ کی عزت کرنا اللہ پاک کی تعظیم اور بزرگی سے ہے۔ ابو داؤد۔ حدیث حسن ہے۔

۳۵۸ - وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَيَعْرِفْ شَرَفَ كَبِيرِنَا» حَدِيثٌ صَحِيحٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ: «حَقَّ كَبِيرِنَا».

حضرت عمرو بن شعیبؓ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے بڑوں کے شرف کو نہیں پہچانتا۔ وہ ہم سے نہیں ہے۔ حدیث صحیح ہے۔ (ابو داؤد، ترمذی)۔ ترمذی نے کہا۔ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابو داؤد کی روایت میں "شرف" کے بجائے "حق" کا لفظ مروی ہے۔

۳۵۹ - وَعَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ رَحِمَهُ اللهُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا مَرَّ بِهَا سَائِلٌ فَأَعْطَتْهُ كِسْرَةً وَمَرَّ بِهَا رَجُلٌ عَلَيْهِ ثِيَابٌ

حضرت میمون بن ابی شبیب بیان کرتے ہیں۔ کہ حضرت عائشہؓ کے پاس سے ایک سائل گزرا تو اس نے سائل کو روٹی کا ٹکڑا دیا۔ اور اس کے پاس سے ایک اور آدمی گزرا۔ جس نے لباس پہنا ہوا تھا۔ اور اچھی شکل و

وهيئة فأقعدته فأكل فقيل لها
في ذلك؟ فقالت: قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم: «أنزلوا
الناس منازلهم» رواه أبو داود
لكن قال ميمون: لم يدرك عائشة
وقد ذكره مسلم في أول صحيحه
تعليقا فقال: وذكر عن عائشة
رضي الله عنها قالت أمرنا رسول
الله صلى الله عليه وسلم أن ننزل
الناس منازلهم، وذكره الحاكم
أبو عبد الله في كتابه، معرفة علوم
الحديث، وقال: هو حديث صحيح

۲۴۱- وعن ابن عباس رضي
الله عنهما قال: قدم عيينة بن
حصن فنزل على ابن أخيه الحر بن
قيس وكان من النفر الذين يدنيهم
عمر رضي الله عنه وكان القراء
أصحاب مجلس عمر ومشاورته
كهولا كانوا أو شبانا فقال عيينة
لابن أخيه: يا ابن أخي لك وجه
عند هذا الأمير فاستأذن لي عليه
فاستأذن له فأذن له عمر رضي
الله عنه فلما دخل قال: هي يا
ابن الخطاب: فوالله ما تعطينا
الجزل ولا تحكم فينا بالعدل فغضب
عمر رضي الله عنه حتى هم أن
يوقع به فقال له الحر يا أمير
المؤمنين إن الله تعالى قال لنبيه
صلى الله عليه وسلم: خذ العفو

ہیئت والا آیا تو انہوں نے اسے بٹھا کر کھانا کھلایا پوچھے اس کے بارے فرمایا گیا تو انہوں نے جواباً فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ لوگوں کے ان کے مرتبے کے موافق بٹھاؤ کرو۔ روایت ابوداؤد لیکن ابوداؤد نے ذکر کیا ہے کہ میمون راوی کی ملاقات حضرت عائشہؓ سے نہیں ہے۔ امام مسلم نے اس حدیث کو اپنی صحیح کے شروع میں تعلیقاً ذکر کیا ہے۔ کہ حضرت عائشہؓ سے منقول ہے۔ کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا۔ کہ ہم لوگوں کو ان کے مراتب کے مطابق اتاریں۔ اس کو حاکم ابو عبداللہ نے اپنی کتاب معرفت علوم الحدیث میں ذکر کیا۔ اور کہا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ عیینہ بن حصن اپنے بھتیجے حر بن قیس کے یہاں پہنچے اور حر بن قیس ان لوگوں میں سے تھا جنکو حضرت عمرؓ قریب بٹھایا کرتے تھے۔ اور قراء لوگ حضرت عمرؓ کے اہل مجلس اور مشاورت والے تھے۔ خواہ وہ بوڑھے ہوں۔ یا جوان تو عیینہ نے اپنے بھتیجے سے کہا اے میرے بھتیجے اس امیر کے ہاں تیرا ایک مقام ہے پس مجھے انکے ہاں جانے کی اجازت لے دیجیے چنانچہ اس نے عیینہ بن حصن کیلئے اجازت طلب کی تو حضرت عمرؓ نے اجازت دیدی جب وہ حضرت عمرؓ کے پاس پہنچے تو ڈانٹ پلاتے ہوئے حضرت عمرؓ سے کہا اے خطاب کے بیٹے اللہ کی قسم تو ہمیں زیادہ عطیہ نہیں دیتا اور نہ ہمارے درمیان انصاف کیساتھ فیصلہ کرتے ہو حضرت عمرؓ اس سے ناراض ہوئے یہاں تک کہ اس پر دست درازی کرنیکا قصد کیا تو حر بن قیس نے کہا اے امیر المومنین! اللہ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ہے درگزر اختیار کرو نیکی کا حکم دو اور جاہلوں کا کنارہ کش

وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ۔ وَاِنَّ هٰذَا مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۔ وَاللّٰهِ مَا جَاوَزَهَا عُمَرُ حِيْنَ تَلَاهَا عَلَيْهِ وَكَانَ وَقَّافًا عِنْدَ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

والوں سے روگردانی کرو) اور یہ شخص تو جاہلوں میں سے ہے (حر بن قیس بیان کرتے ہیں) کہ جب اس نے حضرت عمرؓ پر آیت خداوندی کو پڑھا تو حضرت عمرؓ اس سے آگے متجاوز نہ ہوئے اور حضرت عمرؓ کتاب اللہ کے (احکام) خوب جاننے اور اس پر عمل کرنے والے تھے۔ (بخاری)

٣٦١ - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ سَمُرَةَ ابْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَقَدْ كُنْتُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا فَكُنْتُ اَحْفَظُ عَنْهُ فَمَا يَمْنَعُنِيْ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا اَنَّ هٰهُنَا رِجَالًا هُمْ اَسَنُّ مِنِّيْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت سمرہ بن جندب بیان کرتے ہیں کہ میں عہد رسالت میں بچہ تھا اور میں آپ کی باتوں کو محفوظ کیا کرتا تھا مجھے ان باتوں کے بیان کرنے سے صرف یہ چیز مانع ہے کہ یہاں کچھ ایسے لوگ موجود ہیں جو مجھ سے عمر میں بڑے ہیں۔ (بخاری، مسلم)

٣٦٢ - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا اَكْرَمَ شَابٌّ شَيْخًا لِسِنِّهِ اِلَّا قَيَّضَ اللّٰهُ لَهُ مَنْ يُكْرِمُهُ عِنْدَ سِنِّهِ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی نوجوان جب کسی بوڑھے انسان کی بڑھاپے کی وجہ سے عزت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس کے بڑھاپے کے وقت ایسے شخص کو پیدا فرما دیتے ہیں۔ جو اس کی عزت کرتا ہے (ترمذی) اس نے کہا حدیث غریب ہے۔

(٤٥) بَابُ زِيَارَةِ اَهْلِ الْخَيْرِ وَمُجَالَسَتِهِمْ وَصُحْبَتِهِمْ وَمَحَبَّتِهِمْ وَطَلَبِ زِيَارَتِهِمْ وَالدُّعَاءِ مِنْهُمْ وَزِيَارَةِ الْمَوَاضِعِ الْفَاضِلَةِ!

نیک لوگوں کی زیارت کرنا اور ان کے ساتھ مجالست، صحبت، محبت کرنا ان کی زیارت کی خواہش رکھنا ان سے دعا کرانا اور متبرک مقامات کی زیارت کرنا

(١٣٥) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَاِذْ قَالَ

ارشاد خداوندی ہے: اور جب موسیٰؑ نے اپنے

له سورة الكهف آية ٦٠

مُوسٰى لِفَتَاهُ لَا أَبْرَحُ حَتّٰى أَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ أَوْ أَمْضِيَ حُقُبًا» إِلٰى قَوْلِهِ تَعَالٰى: «قَالَ لَهُ مُوسٰى: هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلٰى أَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا؟»

شاگرد سے کہا کہ جب تک میں دو دریاؤں کے ملنے کی جگہ نہ پہنچ جاؤں ہٹنے کا نہیں خواہ برسوں چلتا رہوں (اس آیت تک) کہ حضرت موسیٰ نے خضر سے کہا کہ جو علم خدا کی طرف سے آپ کو سکھایا گیا ہے اگر آپ اُس میں سے مجھے کچھ بھلائی کی باتیں سکھائیں تو میں آپکے ساتھ رہوں۔ [1]

(۳۶) وَقَالَ تَعَالٰى «وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهُ»

نیز فرمایا: اور جو لوگ صبح شام اپنے پروردگار کو پکارتے اور اس کی خوشنودی کے طالب ہیں ان کے ساتھ صبر کرتے رہو۔ [2]

۳۶۳ - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ أَبُوْبَكْرٍ لِعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: انْطَلِقْ بِنَا إِلٰى أُمِّ أَيْمَنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا نَزُوْرُهَا كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزُوْرُهَا، فَلَمَّا انْتَهَيَا إِلَيْهَا بَكَتْ فَقَالَا لَهَا: مَا يُبْكِيْكِ؟ أَمَا تَعْلَمِيْنَ أَنَّ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! فَقَالَتْ: إِنِّيْ لَا أَبْكِيْ إِنِّيْ لَأَعْلَمُ أَنَّ مَا عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى خَيْرٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ أَبْكِيْ أَنَّ الْوَحْيَ قَدِ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَاءِ فَهَيَّجَتْهُمَا عَلَى الْبُكَاءِ فَجَعَلَا يَبْكِيَانِ مَعَهَا، رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عمرؓ سے کہا چلو ہم حضرت ام ایمن کی زیارت کریں جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی زیارت فرمایا کرتے تھے پس جب ہم اس کے پاس پہنچے۔ تو وہ رونے لگی ان دونوں نے اس سے کہا کہ تو کیوں روتی ہے۔ کیا تو جانتی نہیں ہے کہ اللہ پاک کے ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے بہتر مقام ہے۔ اس نے کہا۔ میں اس لئے نہیں روتی کیا میں اس بات کو نہیں جانتی۔ کہ جو مقام اللہ کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ وہ بہتر ہے لیکن میں تو اس لئے روتی ہوں۔ کہ آسمان سے وحی کا آنا بند ہو گئی ہے۔ چنانچہ اس نے ان دونوں کو بھی رونے پر آمادہ کر دیا۔ اور وہ دونوں بھی اس کے ساتھ رونے لگ گئے۔ (مسلم)

۳۶۴ - وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ رَجُلًا زَارَ أَخًا لَهُ فِيْ قَرْيَةٍ أُخْرٰى فَأَرْصَدَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مَدْرَجَتِهِ مَلَكًا فَلَمَّا أَتٰى عَلَيْهِ قَالَ: أَيْنَ تُرِيْدُ؟

حضرت ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ ایک آدمی نے اپنے بھائی کی زیارت کیلئے جو دوسری بستی میں رہتا تھا ارادہ کیا۔ پس اللہ پاک نے اس کے راستے میں ایک فرشتہ کا تعین کیا۔ جب وہ فرشتہ کے پاس سے گزرا تو اس نے پوچھا۔ کہ تو کدھر جانا چاہتا ہے اس نے کہا اس بستی

[illegible]

قَالَ: أُرِيدُ أَخاً لِي فِي هٰذِهِ الْقَرْيَةِ قَالَ: هَلْ لَكَ عَلَيْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا عَلَيْهِ؟ قَالَ: لَا غَيْرَ أَنِّي أَحْبَبْتُهُ فِي اللّٰهِ تَعَالَى قَالَ: فَإِنِّي رَسُولُ اللّٰهِ إِلَيْكَ بِأَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَحَبَّكَ كَمَا أَحْبَبْتَهُ فِيهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

میں اپنے بھائی کی ملاقات کرنا چاہتا ہوں۔ فرشتے نے کہا کیا تیرا اس پر کچھ احسان ہے۔ کہ تو اس میں اضافہ کرنا چاہتا ہے۔ اس نے کہا نہیں صرف اتنی بات ہے۔ کہ میں خدا کے واسطے اس سے محبت کرتا ہوں۔ فرشتے نے کہا۔ میں تیرے پاس اللہ تعالیٰ کا پیغام لیکر آیا ہوں کہ اللہ پاک تجھکو محبوب جانتا ہے جیسا کہ تو خدا کیواسطے اسکو محبوب جانتا ہے (مسلم)

يُقَالُ: «أَرْصَدَهُ» لِكَذَا إِذَا وَكَّلَهُ بِحِفْظِهِ. «وَالْمَدْرَجَةُ» بِفَتْحِ الْمِيمِ وَالرَّاءِ: الطَّرِيقُ. وَمَعْنَى «تَرُبُّهَا»: تَقُومُ بِهَا وَتَسْعَى فِي صَلَاحِهَا.

"ارصدہ لکذا" جب اس کی حفاظت کے لئے کسی کو مقرر کرے۔ "المدرجۃ" میم اور راء کے فتح کے ساتھ۔ راستے کو کہتے ہیں۔ "تربھا" اس کا خیال رکھتا ہے۔ اور اس کی درستی کیلئے کوشاں رہتا ہے۔

۳۶۵ - وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ عَادَ مَرِيضًا أَوْ زَارَ أَخًا لَهُ فِي اللّٰهِ نَادَاهُ مُنَادٍ بِأَنْ طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ وَفِي بَعْضِ النُّسَخِ غَرِيبٌ.

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص بیمار کی عیادت کرے۔ یا اللہ کی رضا کے لئے اپنے بھائی کی زیارت کرے۔ تو اس کو پکارنے والا پکارتا ہے۔ کہ تجھے مبارک ہو۔ اور تیرا چلنا بہتر ہو۔ اور تجھے جنت میں اترنے کی جگہ میسر ہے (ترمذی)۔ اس نے کہا حدیث حسن ہے۔ اور بعض نسخوں میں غریب ہے۔

۳۶۶ - وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّمَا مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ وَجَلِيسِ السُّوءِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيرِ، فَحَامِلُ الْمِسْكِ إِمَّا أَنْ يُحْذِيَكَ وَإِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا طَيِّبَةً، وَنَافِخُ الْكِيرِ إِمَّا أَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا مُنْتِنَةً» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

«يُحْذِيكَ»: يُعْطِيكَ.

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ نیک اور برے ساتھی کی مثال اس شخص کی طرح ہے۔ جو کستوری رکھنے والا ہے۔ اور بھٹی پھونکنے والا ہے۔ پس کستوری رکھنے والا یا تو تجھے کستوری کا عطیہ دے گا۔ یا تو اس سے خرید کرلے گا۔ اور یا کم از کم تو اس سے خوشبو ہی پائے گا۔ اور بھٹی پھونکنے والا یا تو تیرے کپڑے جلا دے گا۔ ورنہ کم از کم اس سے بدبو ہی پائے گا۔ (بخاری مسلم)

"یحذیک" تجھ کو عطیہ دے گا۔

۳۶۷ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوہریرہ رض نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ

قَالَ: «تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَلِجَمَالِهَا وَلِدِينِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.
وَمَعْنَاهُ أَنَّ النَّاسَ يَقْصِدُونَ فِي الْعَادَةِ مِنَ الْمَرْأَةِ هٰذِهِ الْخِصَالَ الْأَرْبَعَ فَاحْرِصْ أَنْتَ عَلَى ذَاتِ الدِّينِ وَاظْفَرْ بِهَا وَاحْرِصْ عَلَى صُحْبَتِهَا.

چار چیزوں کے پیش نظر کسی عورت سے نکاح کیا جاتا ہے اس کے مال اور اسکی خاندانی شرافت اور اس کی خوبصورتی اور اسکی دینداری کو دیکھا جاتا ہے پس دیندار عورت پر کامیابی حاصل کرو۔ تیرے ہاتھ خاک آلود ہو جائیں (بخاری مسلم) حدیث کا مطلب یہ ہے کہ عام طور پر لوگ کسی عورت سے ان چار چیزوں کو پیش نظر رکھتے ہیں پس تو دیندار عورت کی حرص کرے اور اس پر کامیابی حاصل کرے۔ اور اسکی رفاقت پر کوشش کرے۔

۳۶۸- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجِبْرِيلَ: «مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَزُورَنَا أَكْثَرَ مِمَّا تَزُورُنَا؟» فَنَزَلَتْ: ﴿وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ﴾ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیلؑ سے فرمایا تجھے کیا رکاوٹ ہے کہ تو ہماری ملاقات کیلئے زیادہ نہیں آتا جتنی کہ معمول کے مطابق ہماری زیارت کے لئے آتا ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اور ہم نہیں اترتے مگر آپ کے پروردگار کے حکم سے۔ اسی کے لئے ہے۔ جو ہمارے آگے ہے۔ اور جو ہمارے پیچھے ہے اور جو ان کے درمیان ہے (بخاری)

۳۶۹- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا تُصَاحِبْ إِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا يَأْكُلْ طَعَامَكَ إِلَّا تَقِيٌّ» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْسَ بِهِ.

حضرت ابو سعید خدریؓ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ صرف مومن کے ساتھ مصاحبت رکھو اور تیرا کھانا صرف پرہیزگار آدمی کھائے (ابوداؤد، ترمذی) سند میں کچھ کمزوری نہیں ہے۔

۳۷۰- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «الرَّجُلُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے پس ہر آدمی دیکھ بھال کر دوست بنائے (ابوداؤد، ترمذی) صحیح سند کے ساتھ ترمذی نے کہا حدیث حسن ہے۔

۳۷۱- وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْمَرْءُ مَعَ مَنْ

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر آدمی اسی شخص کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ وہ الفت رکھتا ہے۔ (بخاری، مسلم) اور ایک روایت

أَحَبَّ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ؟ قَالَ: «الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ»

ہیں ہے کہ آپ سے دریافت کیا گیا کہ کوئی انسان کسی قوم سے محبت رکھتا ہے لیکن ابھی تک ان سے ملاقات میسر نہیں فرمایا ہر آدمی اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا۔

۳۷۲ - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا قَالَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟» قَالَ: حُبَّ اللهِ وَرَسُولِهِ. قَالَ: «أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ. وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا: مَا أَعْدَدْتُ لَهَا مِنْ كَثِيرِ صَوْمٍ وَلَا صَلَاةٍ وَلَا صَدَقَةٍ وَلَكِنِّي أُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ.

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا، قیامت کب ہوگی آپ نے اس سے کہا کہ تو نے قیامت کے لیے کیا کچھ تیار کر رکھا ہے اس نے کہا اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ محبت۔ آپ نے فرمایا تو اس شخص کے ساتھ ہوگا جس سے تو محبت رکھتا ہے (بخاری، مسلم) الفاظ مسلم کے ہیں اور ان دونوں کی ایک روایت میں ہے کہ میں نے اس کے لیے نہ زیادہ روزے نہ زیادہ نماز نہ زیادہ صدقہ تیار کیا ہے۔ البتہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔

۳۷۳ - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ تَقُولُ فِي رَجُلٍ أَحَبَّ قَوْمًا وَلَمْ يَلْحَقْ بِهِمْ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر کہنے لگا۔ یا رسول اللہ۔ اس آدمی کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں۔ جو کہ کسی قوم سے محبت رکھتا ہے۔ اور ابھی تک ان سے ملا نہیں ہے۔ یعنی (ان جیسا عمل نہیں کرسکا ہے) اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی اسکے ساتھ ہے جس کے ساتھ وہ محبت رکھتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

۳۷۴ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «النَّاسُ مَعَادِنُ كَمَعَادِنِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقُهُوا، وَالْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَرَوَى

حضرت ابو ہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ لوگ کانیں ہیں، جیسا کہ سونے اور چاندی کی کانیں ہوتی ہیں۔ جو لوگ تم میں سے جاہلیت میں بہتر شمار ہوتے تھے۔ وہ اسلام میں بھی بہتر شمار ہوں گے۔ جب وہ فقاہت رکھتے ہوں گے۔ اور تمام روحیں جمع ہوئے لشکر ہیں۔ جن روحوں کا آپس میں تعارف ہوگا ان کا آپس میں ملاپ ہو جائیگا۔ اور جو روحیں آپس میں متعارف نہیں ہوں گی۔ ان کا اختلاف ہوگا۔ (مسلم)

الْبُخَارِيُّ۔

قَوْلُهُ: «الْأَرْوَاحُ» إلخ مِنْ رِوَايَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا۔

۳۷۵۔ وَعَنْ أُسَيْرِ بْنِ عَمْرٍو وَيُقَالُ ابْنُ جَابِرٍ وَهُوَ «بِضَمِّ الْهَمْزَةِ وَفَتْحِ السِّينِ الْمُهْمَلَةِ» قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِذَا أَتَى عَلَيْهِ أَمْدَادُ أَهْلِ الْيَمَنِ سَأَلَهُمْ: أَفِيكُمْ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ؟ حَتَّى أَتَى عَلَى أُوَيْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ لَهُ: أَنْتَ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَكَانَ بِكَ بَرَصٌ فَبَرَأْتَ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ: لَكَ وَالِدَةٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَأْتِي عَلَيْكُمْ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ أَمْدَادِ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ كَانَ بِهِ بَرَصٌ فَبَرَأَ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ لَهُ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ» فَاسْتَغْفِرْ لِي فَاسْتَغْفَرَ لَهُ۔ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: أَيْنَ تُرِيدُ؟ قَالَ: الْكُوفَةَ قَالَ - أَلَا أَكْتُبُ لَكَ إِلَى عَامِلِهَا؟ قَالَ أَكُونُ فِي غَبْرَاءِ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيَّ - فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ حَجَّ رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِهِمْ فَوَافَقَ عُمَرَ فَسَأَلَهُ

بخاری)

اور بخاری نے الارواح کے لفظ سے آخر حدیث تک کو حضرت عائشہ کا قول قرار دیا ہے۔

حضرت اُسیر بن عمروؓ (اس کو ابن جابر بھی کہا جاتا ہے۔ (اسیر ہمزہ کے پیش اور سین مہملہ کے فتح کے ساتھ) سے روایت ہے۔ کہ حضرت عمر بن خطابؓ کے پاس جب اہل یمن کے قافلے پہنچتے۔ تو وہ ان سے دریافت کیا کرتے۔ کہ کیا تم میں کوئی شخص اویس بن عامر نام کا بھی ہے۔ یہاں تک کہ اویس آگیا تو حضرت عمرؓ نے اویس سے پوچھا۔ کیا آپ ہی اویس بن عامر ہیں اس نے جواب دیا۔ جی ہاں۔ اس نے پوچھا کیا تو مراد قبیلے سے پھر قرن قبیلے سے ہے۔ اویس نے جواب دیا۔ جی ہاں۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا۔ کیا تو کبھی برص والا بھی تھا۔ اور اب اس سے تندرست ہو گئے ہو۔ صرف ایک درہم کے برابر جگہ باقی رہ گئی ہے اس نے کہا جی ہاں حضرت عمرؓ نے کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے۔ کہ تمہارے پاس اہل یمن کے قافلوں کے ساتھ اویس بن عامر نامی (مراد قبیلہ پھر قرن قبیلہ سے) آئے گا۔ اس کو برص کی بیماری تھی۔ جس سے وہ ایک درہم کے برابر جگہ کے علاوہ تندرست ہو چکا ہو گا۔ اور اسکی والدہ ہوگی جس کا فرماں بردار ہو گا۔ اس کا مقام یہ ہو گا۔ کہ اگر وہ اللہ کی قسم اٹھائے۔ تو اللہ اس کی قسم پوری کر دے گا اگر تم اس سے اپنے لئے مغفرت کی دعا کرا سکو۔ تو ضرور کرانا پس (اے اویس) آپ میرے لئے مغفرت کی دعا کریں۔ تو اس نے حضرت عمرؓ کیلئے مغفرت کی دعا کی۔ حضرت عمرؓ نے اس سے پوچھا کہاں جانا چاہتے ہو۔ آپ نے کہا کوفہ۔ حضرت عمرؓ نے کہا۔ کیا میں وہاں کے گورنر کی طرف تیری امداد کے لئے لکھ دوں۔ اس نے کہا مجھے کمزور لوگوں میں رہنا زیادہ پسند ہے۔ جب آئندہ سال آیا۔ تو وہاں کے سرداروں میں سے

عَنْ أُوَيْسٍ فَقَالَ: تَرَكْتُهُ رَثَّ الْبَيْتِ قَلِيلَ الْمَتَاعِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «يَأْتِي عَلَيْكُمْ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ أَمْدَادٍ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ كَانَ بِهِ بَرَصٌ فَبَرَأَ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ لَهُ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ» فَأَتَى أُوَيْسًا فَقَالَ: اسْتَغْفِرْ لِي، قَالَ: أَنْتَ أَحْدَثُ عَهْدًا بِسَفَرٍ صَالِحٍ فَاسْتَغْفِرْ لِي، قَالَ: لَقِيتَ عُمَرَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَاسْتَغْفَرَ لَهُ، فَفَطِنَ لَهُ النَّاسُ فَانْطَلَقَ عَلَى وَجْهِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ أَيْضًا عَنْ أُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ أَهْلَ الْكُوفَةِ وَفَدُوا عَلَى عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَفِيهِمْ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ يَسْخَرُ بِأُوَيْسٍ فَقَالَ عُمَرُ: هَلْ هَاهُنَا أَحَدٌ مِنَ الْقَرَنِيِّينَ؟ فَجَاءَ ذَلِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ: «إِنَّ رَجُلًا يَأْتِيكُمْ مِنَ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ أُوَيْسٌ لَا يَدَعُ بِالْيَمَنِ غَيْرَ أُمٍّ لَهُ قَدْ كَانَ بِهِ بَيَاضٌ فَدَعَا اللهَ تَعَالَى فَأَذْهَبَهُ إِلَّا مَوْضِعَ الدِّينَارِ أَوِ الدِّرْهَمِ فَمَنْ لَقِيَهُ مِنْكُمْ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ» وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ

ایک آدمی حج کیلئے آیا۔ حضرت عمرؓ نے اس سے اویس کے بارے میں پوچھا اس نے کہا۔ میں نے اسکو چھوڑا ہے کہ اسکا گھر ٹوٹا پھوٹا ہوا ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ تمہارے پاس اویس بن عامر اہل یمن کے قافلوں کے ساتھ مراد قبیلہ سے پھر قرن قبیلہ سے آئے گا وہ برص کی بیماری میں مبتلا تھا۔ صرف ایک درہم کی جگہ کے علاوہ اس کا جسم ٹھیک ہو گیا۔ اسکی والدہ ہوگی۔ جس کے ساتھ وہ نیکوکار ہوگا۔ اگر وہ اللہ کی قسم کھائے گا تو اللہ پاک اس کی پوری کرے گا اگر ہو سکے۔ کہ وہ تیرے لئے مغفرت کی دُعا کرے۔ تو اس سے دُعا کرانا۔ یہ شخص اویس کے پاس پہنچا۔ اور کہا۔ میرے لئے مغفرت کی دُعا کریں۔ اویس نے کہا۔ تم ابھی ابھی نیک سفر کرکے آ رہے ہو۔ پس میرے لئے مغفرت کی دعا کیجیے۔ اویس نے کہا۔ کیا تیری ملاقات حضرت عمرؓ سے ہوئی ہے۔ اس نے کہا۔ جی ہاں پس اویس نے اس کیلئے مغفرت کی دُعا کی۔ اس پر لوگوں کو پتہ چل گیا اور اویس جس طرف جی میں آیا۔ ادھر روانہ ہو گئے مسلم۔ اور مسلم کی روایت میں اسیر بن جابر سے روایت ہے۔ کہ اہل کوفہ حضرت عمرؓ کی خدمت میں بصورت وفد آئے۔ اور ان میں ایک آدمی ایسا تھا۔ جو اویس قرنی سے مذاق کیا کرتا تھا۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا کیا قرن قبیلہ سے کوئی شخص یہاں ہے پس وہی انسان آیا۔ حضرت عمرؓ نے کہا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ ایک آدمی تمہارے پاس یمن سے آئے گا جس کو اویس کہا جاتا ہوگا۔ وہ یمن میں صرف اپنی والدہ چھوڑ کر آئے گا اس کو برص کی بیماری تھی۔ اس نے اللہ پاک سے دُعا کی۔ ایک دینار یا ایک درہم جگہ کے برابر کے علاوہ اس کی بیماری جاتی رہی۔ پس جو شخص تم میں سے اس سے ملاقات کرے۔ تو اویس قرنی سے مغفرت کی دُعا کرائے۔ اور ایک روایت میں حضرت عمرؓ سے منقول ہے۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "إِنَّ خَيْرَ التَّابِعِيْنَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أُوَيْسٌ وَلَهُ وَالِدَةٌ وَكَانَ بِهِ بَيَاضٌ فَمُرُوْهُ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ".

قَوْلُهُ "غَبْرَاءِ النَّاسِ" بِفَتْحِ الْغَيْنِ الْمُعْجَمَةِ وَإِسْكَانِ الْبَاءِ وَالْمَدِّ وَهُمْ فُقَرَاؤُهُمْ وَصَعَالِيْكُهُمْ وَمَنْ لَا يُعْرَفُ عَيْنُهُ مِنْ أَخْلَاطِهِمْ "وَالْأَمْدَادُ" جَمْعُ مَدَدٍ وَهُمُ الْأَعْوَانُ وَالنَّاصِرُوْنَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَمُدُّوْنَ الْمُسْلِمِيْنَ فِي الْجِهَادِ.

علیہ وسلم سے سنا۔ فرماتے تھے۔ کہ تابعین میں ایک آدمی بہت نیک ہوگا۔ جس کا نام اویس ہوگا۔ اور اس کی والدہ ہوگی اور وہ برص کی بیماری میں مبتلا رہا ہوگا۔ تم اس سے اپنے لئے مغفرت کی دعا کرانا۔

"غبراء الناس" غین معجمہ کے فتح اور باء کے سکون اور مد کے ساتھ فقیر تنگ دست لوگ مراد ہیں۔ اور ایسے لوگ جن کو معاشرہ میں نہ پہچانا جاتا ہو۔ یعنی کمزور قسم کے لوگ ہوں۔ "امداد" مدد کی جمع ہے۔ یعنی کہ وہ لوگ جو مسلمانوں کے ساتھ سبیل اللہ کی مدد کے لئے آئیں۔

۳۷۶ - وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعُمْرَةِ فَأَذِنَ لِي وَقَالَ: "لَا تَنْسَانَا يَا أُخَيَّ مِنْ دُعَائِكَ" فَقَالَ كَلِمَةً مَا يَسُرُّنِي أَنَّ لِي بِهَا الدُّنْيَا وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: "أَشْرِكْنَا يَا أُخَيَّ فِي دُعَائِكَ" حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عمرہ کرنے کی اجازت طلب کی آپ نے مجھے اجازت مرحمت فرمائی اور فرمایا اے میرے بھائی! ہمیں اپنی دعاؤں میں بھولنا نہیں ہوگا حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ آپ نے ایسا کلمہ فرمایا مجھے اس کلمہ کے بدلے تمام دنیا مل جائے مجھے پسند نہیں۔ اور ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا۔ اے میرے بھائی ہمیں اپنی دعاؤں میں شریک رکھنا حدیث صحیح ہے (ابوداؤد، ترمذی) حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۷۷ - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزُوْرُ قُبَاءَ رَاكِبًا وَمَاشِيًا فَيُصَلِّيْ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔ وَفِي رِوَايَةٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيْ مَسْجِدَ قُبَاءَ كُلَّ سَبْتٍ رَاكِبًا وَمَاشِيًا وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ.

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قباء کی زیارت کے لئے سوار ہو کر اور پیدل تشریف لے جایا کرتے تھے اور وہاں دو رکعت نفل نماز پڑھتے (بخاری، مسلم) اور ایک روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر ہفتہ مسجد قباء کی زیارت کرنے سوار ہو کر اور پیدل تشریف لے جاتے اور عبداللہ بن عمرؓ بھی ایسے ہی کیا کرتے تھے۔

(۴۶)

بَابُ فَضْلِ الْحُبِّ فِي اللهِ وَالْحَثِّ عَلَيْهِ وَإِعْلَامِ الرَّجُلِ مَنْ يُحِبُّهُ أَنَّهُ يُحِبُّهُ وَمَاذَا يَقُولُ لَهُ إِذَا أَعْلَمَهُ!

حُبّ فی اللہ کی فضیلت اور اس کی رغبت دلانا اور جس شخص سے محبت ہو اس کو بتانا اور اس کو بتانے کے وقت کیا کہا جائے!

(۱۴۷) قَالَ اللهُ تَعَالَى [1] «مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ ۚ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ» إِلَى آخِرِ السُّوْرَةِ،

ارشاد خداوندی ہے: محمد خدا کے پیغمبر ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں کے حق میں تو سخت ہیں اور آپس میں رحم دل (آخر سورت تک) [1]

(۱۴۸) وَقَالَ تَعَالَى [2]: «وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ».

نیز فرمایا: اور ان لوگوں کے لئے بھی جو مہاجرین سے پہلے (ہجرت کے گھر (یعنی مدینہ) میں مقیم اور ایمان میں (مستقل) رہے اور (جو لوگ ہجرت کر کے ان کے پاس آتے ہیں ان سے محبت کرتے ہیں [2]

۳۷۸- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْإِيْمَانِ: أَنْ يَكُوْنَ اللهُ وَرَسُوْلُهٗ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهٗ إِلَّا لِلّٰهِ، وَأَنْ يَكْرَهَ أَنْ يَعُوْدَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ أَنْ أَنْقَذَهُ اللهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزیں جس شخص میں ہوں گی وہ ان کی وجہ سے ایمان کی شیرینی کو محسوس کرے گا یہ کہ اللہ اور اس کا رسول اس کو ان کے ماسوا تمام سے زیادہ محبوب ہو اور یہ کہ وہ جس آدمی سے محبت کرے رضائے الٰہی کے لئے محبت کرے اور یہ کہ وہ کفر میں ایسا جانے کو (جب کہ اللہ نے اس کو بچا لیا ہے) اتنا ہی ناپسند سمجھے جتنا کہ وہ اس بات کو ناپسند سمجھے کہ اس کو دوزخ میں ڈالا جائے۔

(بخاری، مسلم)

۳۷۹- وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ

حضرت ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

[1] سورة الفتح آية ۲۹ [2] سورة الحشر آية ۹

اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ : «سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ : إِمَامٌ عَادِلٌ وَ شَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ رَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ بِالْمَسَاجِدِ ، وَ رَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَ تَفَرَّقَا عَلَيْهِ ، وَ رَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ حُسْنٍ وَ جَمَالٍ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللّٰهَ ، وَ رَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ ، وَ رَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا سات انسانوں کو اللہ اپنے سائے میں جگہ عنایت فرمائے گا جس دن کہ اللہ کے سایہ کے علاوہ دوسرا سایہ نہ ہوگا ان میں ، ایک عادل حکمران ہے اور وہ نوجوان جو اللہ کی عبادت میں مجو رہا اور وہ آدمی جس کا دل مسجدوں کے ساتھ وابستہ رہا اور دو انسان جن کی آپس میں محبت للہ ہے اسی پر دونوں جمع ہوئے اور اسی پر ایک دوسرے سے الگ ہوئے اور وہ آدمی جسکو حسن و جمال والی عورت نے گناہ کی دعوت دی اس نے جواب دیا میں اللہ سے ڈرتا ہوں اور وہ آدمی جسنے صدقہ کیا اور اسکو اتنا مخفی رکھا کہ اسکے بائیں ہاتھ کو بھی علم نہ ہو سکا جو اسکے دائیں ہاتھ نے خرچ کیا اور وہ آدمی جسنے خلوت میں اللہ کو یاد کیا تو اسکی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے (بخاری، مسلم)

۳۸۰ - وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ : إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ : أَيْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِيْ اَلْيَوْمَ أُظِلُّهُمْ فِيْ ظِلِّيْ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلِّيْ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ قیامت کے دن فرمائے گا۔ کہاں ہیں وہ لوگ جو میرے جلال کے پیش نظر آپس میں محبت کرتے تھے آج میں ان کو اپنے سایہ میں جگہ عطا کرونگا جب کہ میرے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا (مسلم)

۳۸۱ - وَعَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوْا ، أَوَلَا أَدُلُّكُمْ عَلٰى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ ؟ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جسکے ہاتھ میں میری جان ہے تم جب تک ایماندار نہیں ہونگے جنت میں داخل نہیں ہو سکو گے اور جب تک آپس میں محبت نہیں کرو گے ایماندار نہیں ہو سکو گے کیا میں تمکو ایسی بات نہ بتاؤں کہ تم جب اسکو کرو تو تم ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو ؟ آپس میں سلام کہنے کو عام کرو (مسلم)

۳۸۲ - وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «أَنَّ رَجُلًا زَارَ أَخًا لَهُ فِيْ قَرْيَةٍ أُخْرٰى فَأَرْصَدَ اللّٰهُ لَهُ عَلٰى مَدْرَجَتِهٖ مَلَكًا» ، وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ إِلٰى قَوْلِهٖ : «إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَحَبَّكَ كَمَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی اپنے بھائی کی ملاقات کیلئے دوسری بستی میں پہنچا پس اللہ نے اس کے راستہ پر ایک فرشتے کو مقرر فرمایا اور تمام حدیث کو نقل کیا۔ اس بات تک کہ اللہ تجھے محبوب جانتا ہے جیسا کہ

أَحْبَبْتُهُ فِيهِ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَقَدْ سَبَقَ بِالْبَابِ قَبْلَهُ.

تو رضائے الٰہی کے لیے اس سے محبت کرتا ہے۔ یہ حدیث اس سے پہلے باب میں گزر چکی ہے (مسلم)

٣٨٣ - وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْأَنْصَارِ: «لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ، مَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللهُ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللهُ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت براء بن عازبؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ نے انصار کے بارے ارشاد فرمایا کہ ایماندار لوگ ان سے محبت رکھتے ہیں اور منافق لوگ ان سے بغض و عداوت رکھتے ہیں جو شخص ان سے محبت رکھے گا اللہ اس سے محبت رکھے گا اور جو ان سے بغض رکھے گا اللہ ان سے بغض رکھے گا (بخاری، مسلم)

٣٨٤ - وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: الْمُتَحَابُّونَ فِي جَلَالِي لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُورٍ يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّونَ وَالشُّهَدَاءُ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت معاذ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ عزوجل فرماتے ہیں میرے جلال کے پیش نظر جو لوگ آپس میں محبت کرتے ہیں۔ (قیامت کے دن) ان کیلئے نور کے منبر ہوں گے، انبیاء اور شہداء ان پر رشک کریں گے (ترمذی) اس نے کہا حدیث حسن صحیح ہے۔

٣٨٥ - وَعَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: دَخَلْتُ مَسْجِدَ دِمَشْقَ فَإِذَا فَتًى بَرَّاقُ الثَّنَايَا وَإِذَا النَّاسُ مَعَهُ فَإِذَا اخْتَلَفُوا فِي شَيْءٍ أَسْنَدُوهُ إِلَيْهِ وَصَدَرُوا عَنْ رَأْيِهِ فَسَأَلْتُ عَنْهُ فَقِيلَ: هٰذَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ هَجَّرْتُ فَوَجَدْتُهُ قَدْ سَبَقَنِي بِالتَّهْجِيرِ وَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي فَانْتَظَرْتُهُ حَتَّى قَضَى صَلَاتَهُ ثُمَّ جِئْتُهُ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ قُلْتُ: وَاللهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ. فَقَالَ: آللهِ؟

حضرت ابو ادریس خولانی بیان کرتے ہیں کہ میں دمشق کی مسجد میں داخل ہوا تو وہاں ایک نوجوان تھا جس کے دانت چمکدار تھے اور لوگ اس کے گرد جمع تھے جب وہ کسی مسئلہ میں اختلاف کرتے تو اس کی رائے معلوم کر کے اس پر عمل کرتے میں نے اس کے بارے پوچھا مجھے جواب دیا گیا کہ یہ معاذ بن جبل ہے جب دوسرا دن ہوا تو میں وہاں جلدی پہنچا لیکن معاذ بن جبل مجھ سے پہلے وہاں پہنچ چکا تھا اور میں نے دیکھا کہ وہ نماز ادا کر رہا تھا چنانچہ میں نے اس کا انتظار کیا جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو میں سامنے سے اس کے پاس آیا سلام کہا پھر میں نے کہا اللہ کی قسم میں تجھ سے محبت رکھتا ہوں اس نے کہا اللہ کی قسم

فَقُلْتُ: أَللّٰهِ فَقَالَ: آللّٰهِ؟ فَقُلْتُ: اللّٰهِ فَأَخَذَنِي بِحَبْوَةِ رِدَائِي فَجَبَذَنِي إِلَيْهِ فَقَالَ: أَبْشِرْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى وَجَبَتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّينَ فِيَّ وَالْمُتَجَالِسِينَ فِيَّ وَالْمُتَزَاوِرِينَ فِيَّ وَالْمُتَبَاذِلِينَ فِيَّ حَدِيثٌ صَحِيحٌ رَوَاهُ مَالِكٌ فِي الْمُوَطَّأِ بِإِسْنَادِهِ الصَّحِيحِ،

میں نے کہا اللہ کی قسم اس نے کہا اللہ کی قسم تو اس نے مجھے چادر کے کنارے سے پکڑا اور اپنی طرف کھینچا اور کہا خوش ہو جاؤ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میری محبت ان لوگوں کے ساتھ واجب ہو گئی ہے جو میری خوشنودی کے لئے ملاقاتیں کرتے ہیں اور میرے لئے مال خرچ کرتے ہیں۔ حدیث صحیح ہے امام مالکؒ نے مؤطا میں صحیح سند کے ساتھ بیان کیا۔

قَوْلُهُ "هَجَّرْتُ" أَيْ بَكَّرْتُ وَهُوَ بِتَشْدِيدِ الْجِيمِ قَوْلُهُ: "آللّٰهِ فَقُلْتُ: اللّٰهِ" الْأَوَّلُ بِهَمْزَةٍ مَمْدُودَةٍ لِلْاِسْتِفْهَامِ وَالثَّانِي بِلَا مَدٍّ ۔

"ہجرت" صبح سویرے آیا جیم مشددہ کے ساتھ ہے۔ آللّٰہ فقلت اللّٰہ پہلے اللہ کا ہمزہ ممدودہ استفہامیہ ہے اور دوسرے اللہ کا ہمزہ غیر ممدودہ ہے۔

۳۸۶ - وَعَنْ أَبِي كَرِيمَةَ الْمِقْدَادِ ابْنِ مَعْدِيكَرِبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا أَحَبَّ الرَّجُلُ أَخَاهُ فَلْيُخْبِرْهُ أَنَّهُ يُحِبُّهُ" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ صَحِيحٌ

حضرت ابو کریمہ مقدام بن معدیکربؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص اپنے کسی مسلمان بھائی سے محبت کرے تو اس کو مطلع کرے کہ وہ اس سے محبت رکھتا ہے۔ (ابوداؤد ترمذی) ترمذی نے کہا۔ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۸۷ - وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِهِ وَقَالَ: يَا مُعَاذُ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ ثُمَّ أُوصِيكَ يَا مُعَاذُ لَا تَدَعَنَّ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَوٰةٍ تَقُولُ: اللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ" حَدِيثٌ صَحِيحٌ، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ ۔

حضرت معاذؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا اے معاذؓ اللہ کی قسم۔ میں تجھ سے محبت کرتا ہوں۔ پھر میں تجھے وصیت کرتا ہوں۔ اے معاذؓ تو نے ہر نماز کے بعد ان کلمات کے کہنے کو چھوڑنا نہیں ہو گا۔ اے اللہ پاک۔ اپنے ذکر اور اپنے شکر پر اور اپنی اچھی عبادت کو تو مجھے مدد عطا فرما۔ حدیث صحیح ہے۔ ابوداؤد۔ نسائی نے صحیح سند کے ساتھ ذکر کیا۔

۳۸۸ - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک

أَنَّ رَجُلًا كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ رَجُلٌ بِهِ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ لَأُحِبُّ هٰذَا۔ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَأَعْلَمْتَهُ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: أَعْلِمْهُ فَلَحِقَهُ فَقَالَ: إِنِّيْ أُحِبُّكَ فِي اللّٰهِ۔ فَقَالَ أَحَبَّكَ اللّٰهُ الَّذِيْ أَحْبَبْتَنِيْ لَهُ۔ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ

شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ تو اس کے پاس سے ایک آدمی گزرا۔ اس نے عرض کی یا رسول اللہ میں اس شخص سے محبت کرتا ہوں۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا۔ کیا تم نے اسے اپنی محبت کرنے کا بتا دیا ہے۔؟ اس نے جواب دیا نہیں تو آپ نے فرمایا۔ اسکو معلوم کراؤ۔ چنانچہ یہ شخص اس کے پاس گیا۔ اور کہا کہ میں محض اللہ کی محبت کے پیش نظر تم سے محبت کرتا ہوں۔ اس نے کہا۔ اللہ تجھ سے محبت رکھے جس کی رضا کیلئے تو مجھ سے محبت کرتا ہے۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا صحیح سند کے ساتھ۔

(۴۷)

بَابُ عَلَامَاتِ حُبِّ اللّٰهِ تَعَالٰى الْعَبْدَ وَالْحَثِّ عَلَى التَّخَلُّقِ بِهَا وَالسَّعْيِ فِيْ تَحْصِيْلِهَا

اللہ پاک کے بندے کے ساتھ محبت کرنے کے علامات اور ان کو پیدا کرنے پر رغبت دلانے اور ان کو حاصل کرنے کے لئے کوشش کرنیکا بیان

(۱۳۹) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى[1]: قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

ارشاد خداوندی ہے۔ کہ (اے پیغمبر) لوگوں سے کہدو۔ اگر تم خدا کو دوست رکھتے ہو۔ تو میری پیروی کرو۔ خدا بھی تمھیں دوست رکھے گا اور تمھارے گناہ معاف کر دیگا۔ اور خدا بخشنے والا مہربان ہے۔[1]

(۱۴۰) وَقَالَ تَعَالٰى[2]: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَأْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗۤ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ذٰلِكَ فَضْلُ

نیز فرمایا: اے ایمان والو۔ اگر کوئی تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے گا۔ تو خدا ایسے لوگ پیدا کر دیگا جن کو وہ دوست رکھے گا اور جسے وہ دوست رکھیں گے اور جو مومنوں کے حق میں نرمی کرینگے۔ اور کافروں سے سختی سے پیش آئیں گے خدا کی راہ میں جہاد کرینگے اور کسی ملامت کرنے والی ملامت سے نہ ڈرینگے یہ خدا کا فضل ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے۔

[1] سورة آل عمران آية ٣١ [2] سورة المائدة آية ٥٤

اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ"

۳۸۹ - وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ مَنْ عَادٰى لِيْ وَلِيًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِيْ بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ وَمَا يَزَالُ عَبْدِيْ يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰى أُحِبَّهُ فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِيْ يَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرَهُ الَّذِيْ يُبْصِرُ بِهِ وَيَدَهُ الَّتِيْ يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِيْ يَمْشِيْ بِهَا وَإِنْ سَأَلَنِيْ أَعْطَيْتُهُ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِيْ لَأُعِيْذَنَّهُ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

مَعْنٰى "اٰذَنْتُهُ": أَعْلَمْتُهُ بِأَنِّيْ مُحَارِبٌ لَهُ. وَقَوْلُهُ "اسْتَعَاذَنِيْ" رُوِيَ بِالنُّوْنِ وَرُوِيَ بِالْبَاءِ.

۳۹۰ - وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا أَحَبَّ اللّٰهُ تَعَالَى الْعَبْدَ نَادٰى جِبْرِيْلَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحْبِبْهُ فَيُحِبُّهُ جِبْرِيْلُ فَيُنَادِيْ فِيْ أَهْلِ السَّمَآءِ: إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبُّوْهُ فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَآءِ ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِي الْأَرْضِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا دَعَا جِبْرِيْلَ فَقَالَ: إِنِّيْ أُحِبُّ فُلَانًا

دیتا ہے۔ اور خدا بڑی کشائش والا اور جاننے والا ہے۔ ؎

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ جو شخص میرے دوست سے دشمنی رکھے۔ تو میرا اسکے ساتھ اعلانِ جنگ ہے۔ اور میرا بندہ میرا قرب نہیں حاصل کر سکتا۔ کسی عمل کے ساتھ جو زیادہ مجھے محبوب ہو۔ اس عمل سے جسکی ادائیگی میں نے اس پر فرض کر دیا ہے۔ اور میرا بندہ ہمیشہ میرا قرب نوافل کے ساتھ حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں پس جب میں اس سے محبت کرتا ہوں۔ تو میں اسکا کان بن جاتا ہوں جسکے ساتھ وہ سنتا ہے اور اسکی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے۔ اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ پکڑتا ہے۔ اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جسکے ساتھ وہ چلتا ہے۔ اور جب وہ مجھ سے مانگتا ہے۔ تو میں اسکو دیتا ہوں۔ اور اگر وہ مجھ سے پناہ مانگتا ہے۔ تو میں اس کو پناہ دیتا ہوں۔ (بخاری)

"آذنتہ" یعنی میں اس کو بتلا دیتا ہوں۔ کہ میں اس کی وجہ سے لڑائی کرنے والا ہوں "استعاذنی" باء کے ساتھ اور نون کے ساتھ مروی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جب اللہ کسی بندے کو محبوب رکھتا ہے۔ تو جبریل علیہ السلام کو فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے کو محبوب جانتا ہے۔ تو بھی اسکو محبوب جان پس جبریل اسکو محبوب جانتے ہیں۔ پھر جبریل آسمان والوں کو پکارتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں انسان کو محبوب رکھتے ہیں۔ پس تم بھی اسی کو محبوب رکھو۔ تو آسمان والے اس کو محبوب جانتے ہیں۔ پھر زمین میں بھی اسکی قبولیت اتار دی جاتی ہے۔ (بخاری، مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اللہ پاک کسی بندے کو دوست رکھتے ہیں۔ تو جبریل کو بلا کر فرماتے ہیں۔ کہ میں فلاں کو دوست رکھتا

فَأَحِبَّهُ فَيُحِبُّهُ جِبْرِيلُ ثُمَّ يُنَادِي فِي السَّمَاءِ فَيَقُولُ: إِنَّ اللهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبُّوهُ فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي الْأَرْضِ وَإِذَا أَبْغَضَ عَبْدًا دَعَا جِبْرِيلَ فَيَقُولُ: إِنِّي أُبْغِضُ فُلَانًا فَأَبْغِضْهُ فَيُبْغِضُهُ جِبْرِيلُ، ثُمَّ يُنَادِي فِي أَهْلِ السَّمَاءِ: إِنَّ اللهَ يُبْغِضُ فُلَانًا فَأَبْغِضُوهُ ثُمَّ تُوضَعُ لَهُ الْبَغْضَاءُ فِي الْأَرْضِ»۔

ہوں، تو بھی اس کو دوست رکھ پس، جبریل اسکو دوست رکھتا ہے۔ پھر آسمان والوں میں جبریل منادی کرتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں انسان کو دوست رکھتے ہیں پس تم بھی اسکو دوست رکھو چنانچہ آسمان والے اسکو دوست رکھتے ہیں۔ پھر اسکو زمین میں قبولیت عطا ہو جاتی ہے اور جب اللہ پاک کسی بندے کو برا جانتا ہے۔ تو جبریل کو بلاتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ میں فلاں انسان سے بغض رکھتا ہوں، تو بھی اس سے دشمنی رکھ پس جبریل اسکو دشمن جانتا ہے پھر آسمانوں میں منادی کرتا ہے کہ اللہ فلاں انسان سے بغض رکھتا ہے تم بھی اس سے بغض رکھو پس وہ آسمان والے بغض رکھتے ہیں پھر زمین میں اسکے ساتھ دشمنی رکھی جاتی ہے۔

۳۹۱۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلَى سَرِيَّةٍ فَكَانَ يَقْرَأُ لِأَصْحَابِهِ فِي صَلَاتِهِمْ فَيَخْتِمُ بِـ«قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ» فَلَمَّا رَجَعُوا ذَكَرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «سَلُوهُ لِأَيِّ شَيْءٍ يَصْنَعُ ذَلِكَ؟» فَسَأَلُوهُ، فَقَالَ: لِأَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمَنِ فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَقْرَأَ بِهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَخْبِرُوهُ أَنَّ اللهَ تَعَالَى يُحِبُّهُ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو ایک لشکر پر سردار بنا کر بھیجا۔ وہ شخص اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتا اور اپنی قرأت کو قل ھو اللہ احد پر ختم کرتا۔ جب وہ لوگ واپس لوٹے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس بات کا ذکر ہوا۔ تو آپ نے فرمایا۔ اس سے دریافت کرو۔ کہ وہ اس طرح کیوں کرتا ہے۔ لوگوں نے اس سے دریافت کیا۔ اس نے جواب دیا۔ (میں اس لئے قل ھو اللہ احد کے ساتھ ختم کرتا ہوں) کہ اس میں اللہ پاک کی صفت موجود ہے پس میں اس کے پڑھنے کو محبوب جانتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس کو بتا دو کہ اللہ پاک اس کو محبوب جانتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

(۴۸)

بَابُ التَّحْذِيرِ مِنْ إِيذَاءِ الصَّالِحِينَ وَالضَّعَفَةِ وَالْمَسَاكِينِ

نیک لوگوں اور کمزوروں اور مسکینوں کو اذیت پہنچانے سے ڈرانے کا بیان

(۱۳۱) قَالَ اللهُ تَعَالَى [له] وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

ارشاد خداوندی ہے۔ اور جو لوگ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ایسے کام (کی تہمت) سے جو انہوں

له سورة الاحزاب آية ٥

بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُّبِينًا»

نے نہ کیا ہو۔ ایذا دیں۔ تو انہوں نے بہتان اور صریح گناہ کا بوجھا اپنے سر پر رکھا۔

(۴۲) وَقَالَ تَعَالَى لہ «فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ»

نیز فرمایا۔ تم بھی یتیم پر ستم نہ کرنا۔ اور مانگنے والے کو جھڑکی نہ دینا لہ

وَأَمَّا الْأَحَادِيثُ فَكَثِيرَةٌ وَمِنْهَا حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي الْبَابِ قَبْلَ هَذَا: «مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ» وَمِنْهَا حَدِيثُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ السَّابِقُ فِي بَابِ مُلَاطَفَةِ الْيَتِيمِ وَقَوْلُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا أَبَا بَكْرٍ لَئِنْ كُنْتَ أَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ أَغْضَبْتَ رَبَّكَ»

اس مضمون کی حدیثیں کثرت کے ساتھ موجود ہیں چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس مضمون کی حدیث اس سے پہلے باب میں ذکر ہو چکی ہے۔ کہ جو میرے دوست سے دشمنی کرتا ہے۔ میں نے اس کے ساتھ اعلان جنگ کر دیا ہے۔ اور ان حدیثوں سے سعد ابن ابی وقاص کی حدیث ہے۔ جو یتیم کے ساتھ نرمی کرنے کے باب میں ذکر ہو چکی ہے۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد اے ابو بکر اگر تم نے انکو ناراض کر دیا۔ تو تو نے اپنے پروردگار کو ناراض کر دیا۔

۲۹۲۔ وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ صَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللهِ فَلَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ فَإِنَّهُ مَنْ يَطْلُبْهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ يُدْرِكْهُ ثُمَّ يَكُبُّهُ عَلَى وَجْهِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص صبح کی نماز پڑھ لیتا ہے۔ وہ اللہ کی ضمانت میں آ جاتا ہے پس اللہ پاک تم سے اپنی ضمانت کی وجہ سے کچھ باز پرس نہ کرے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ جس شخص سے اپنے ذمہ کی وجہ سے طلب کریگا تو اسکی خلاف ورزی کرنے کی وجہ سے پکڑ لے گا۔ اور اس کو منہ کے بل جہنم کی آگ میں پھینک دے گا۔

(۴۹)

بَابُ إِجْرَاءِ أَحْكَامِ النَّاسِ عَلَى الظَّاهِرِ وَسَرَائِرِهِمْ إِلَى اللهِ تَعَالَى

لوگوں کے ظاہری حالات پر احکام کا نفاذ کرنا۔ اور انکے باطنی کو الف کو اللہ کے سپرد کرنیکا بیان

(۴۳) قَالَ اللهُ تَعَالَى لہ «فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ

ارشاد خداوندی ہے۔ پھر اگر وہ توبہ کر لیں اور نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے لگیں تو ان کی راہ

لہ الضحیٰ (۹، ۱۰) لہ التوبۃ (۵)

فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ ".

چھوڑ دو۔

٣٩٣ - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ وَيُقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ فَإِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ تَعَالٰى" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے جنگ جاری رکھوں۔ جب تک کہ وہ اس بات کی گواہی نہ دیں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں جب وہ ایسا کریں گے تو مجھ سے اپنے خونوں اور مالوں کو بچا لیں گے مگر اسلام کے حق کے ساتھ اور ان کا حساب اللہ کے سپرد ہے۔ (بخاری، مسلم)

٣٩٤ - وَعَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ طَارِقِ بْنِ أَشْيَمَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: " مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَكَفَرَ بِمَا يُعْبَدُ مِنْ دُونِ اللهِ حَرُمَ مَالُهُ وَدَمُهُ وَحِسَابُهُ عَلَى اللهِ تَعَالٰى" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو عبداللہ طارق بن اشیمؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جو شخص لا الٰہ الا اللہ کا اقرار کرتا ہے اور اللہ کے علاوہ تمام معبودوں کا انکار کرتا ہے اس کا مال اور اس کا خون حرام ہو جاتا ہے (یعنی شرعاً ان کو تحفظ حاصل ہو جاتا ہے) اور اس کا حساب اللہ کے سپرد ہے۔ (مسلم)

٣٩٥ - وَعَنْ أَبِي مَعْبَدٍ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ إِنْ لَقِيتُ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ فَاقْتَتَلْنَا فَضَرَبَ إِحْدٰى يَدَيَّ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا ثُمَّ لَاذَ مِنِّي بِشَجَرَةٍ فَقَالَ: أَسْلَمْتُ لِلّٰهِ أَأَقْتُلُهُ يَا رَسُولَ اللهِ بَعْدَ أَنْ قَالَهَا؟ فَقَالَ " لَا تَقْتُلْهُ " فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ قَطَعَ إِحْدٰى يَدَيَّ ثُمَّ قَالَ ذٰلِكَ بَعْدَ مَا قَطَعَهَا؟ فَقَالَ: لَا تَقْتُلْهُ فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ

حضرت ابو معبد مقداد بن اسودؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ آپ فرمائیں اگر میری ملاقات کسی کافر سے ہو جائے اور ہم آمادہ جنگ ہو جائیں وہ میرے ہاتھ پر تلوار مار کر اس کو کاٹ ڈالے پھر وہ ایک درخت کی پناہ میں آ کر کہے کہ میں اللہ کے لیے مسلمان ہو گیا ہوں یا رسول اللہ کے اس لفظ کہنے کے بعد کیا میں اس کو قتل کر سکتا ہوں آپ نے فرمایا تو اسے نہ قتل کر اس پر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس نے تو میرا ایک ہاتھ کاٹ ڈالا تھا اور اس کے بعد اس نے اسلام لانے کے کلمات کہے ہیں۔ آپ نے فرمایا تو اسے قتل نہیں کر سکتا اگر تو اس کو قتل کرے گا تو وہ تیرے اس مقام میں متصور ہو گا جو کہ تجھے

أَنْ تَقْتُلَهُ وَإِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ كَلِمَتَهُ الَّتِي قَالَ » مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

وَمَعْنَى « أَنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ » : أَيْ مَعْصُومُ الدَّمِ مَحْكُومٌ بِإِسْلَامِهِ وَمَعْنَى « أَنَّكَ بِمَنْزِلَتِهِ » أَيْ مُبَاحُ الدَّمِ بِالْقِصَاصِ لِوَرَثَتِهِ لَا أَنَّهُ بِمَنْزِلَتِهِ فِي الْكُفْرِ، وَاللهُ أَعْلَمُ.

٣٩٦ - وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْحُرَقَةِ مِنْ جُهَيْنَةَ فَصَبَّحْنَا الْقَوْمَ عَلَى مِيَاهِهِمْ وَلَحِقْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ رَجُلًا مِنْهُمْ فَلَمَّا غَشِينَاهُ قَالَ : لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ فَكَفَّ عَنْهُ الْأَنْصَارِيُّ وَطَعَنْتُهُ بِرُمْحِي حَتَّى قَتَلْتُهُ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ بَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي : « يَا أُسَامَةُ أَقَتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ ؟ » قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّمَا كَانَ مُتَعَوِّذًا فَقَالَ : « أَقَتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ ؟ » فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا عَلَيَّ حَتَّى تَمَنَّيْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ أَسْلَمْتُ قَبْلَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ : « فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : « أَقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَقَتَلْتَهُ ؟ » قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّمَا قَالَهَا خَوْفًا

اس کے قتل کرنے سے پہلے حاصل ہے اور تجھے اس کا وہ مقام حاصل ہوگا جو اسے اس کلمہ کہنے سے پہلے حاصل تھا۔ (یعنی اسکو قتل کرنا جائز تھا)

"آپ بمنزلتک" یعنی اس کے مسلمان ہونے کی وجہ سے اس کا خون محفوظ ہوگا۔ "انک بمنزلتہ" یعنی قصاصاً اس کے وارثوں کے لیئے تجھے قتل کرنا درست ہوگا۔ یہ مطلب نہیں کہ تم کافر ہو جاؤ گے۔ واللہ اعلم۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو جہینہ قبیلہ کے چھوٹے قبیلہ حرقہ کی طرف بھیجا ہم صبح کے وقت ان کے "تالابوں" پر حملہ آور ہوگئے میری ایک انصار کی دشمن قوم کے ایک آدمی سے مڈبھیڑ ہوگئی۔ جب ہم اس پر غالب آ گئے تو اس نے لا الہ الا اللہ پڑھ دیا چنانچہ انصاری تو رک گیا اور میں نے اس کو نیزہ مار کر قتل کر دیا جب ہم (واپس) مدینہ پہنچے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع ملی آپ نے مجھے مخاطب فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا اے اسامہ (تعجب ہے) تو نے اسے قتل کر دیا جب کہ اس نے لا الہ الا اللہ کہا تھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس نے جان بچانے کے لئے کلمہ پڑھا لیکن آپ نے فرمایا تعجب ہے کہ تو نے اس کو لا الہ الا اللہ کہنے کے باوجود قتل کر دیا آپ اس کلمہ کو بار بار دہراتے رہے یہاں تک کہ میں نے آرزو کی کہ میں آج کے دن سے قبل مسلمان ہی نہ ہوتا۔ (بخاری، مسلم) ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اس نے لا الہ الا اللہ کہا اور تو نے اس کو قتل کر دیا؟ میں نے کہا یا رسول اللہ اس نے کلمہ صرف ہتھیار کے خوف سے کہا

مِنَ السِّلَاحِ قَالَ: «أَفَلَا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهِ حَتَّى تَعْلَمَ أَقَالَهَا أَمْ لَا؟!» فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتَّى تَمَنَّيْتُ أَنِّي أَسْلَمْتُ يَوْمَئِذٍ.

«اَلْحُرَقَةُ» بِضَمِّ الْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ وَفَتْحِ الرَّاءِ: بَطْنٌ مِنْ جُهَيْنَةَ الْقَبِيلَةِ الْمَعْرُوفَةِ. وَقَوْلُهُ «مُتَعَوِّذًا»: أَيْ مُعْتَصِمًا بِهَا مِنَ الْقَتْلِ لَا مُعْتَقِدًا لَهَا.

آپ نے فرمایا۔ کیا تونے اس کے دل کو پھاڑ کر جان لیا تھا کہ اس نے دل سے کہا ہے یا نہیں؟ اس بات کو بار بار دہراتے رہے۔ یہاں تک کہ میں نے تمنا کی کہ میں آج کے دن مسلمان ہوتا۔

"الحرقہ" حاء مہملہ کے پیش اور راء کے فتح کے ساتھ مشہور جہینہ قبیلہ سے چھوٹے قبیلہ کا نام ہے۔ "متعوذا" اس کا کلمہ لا الہ الا اللہ کہنا قتل سے بچاؤ کے لئے ہے ورنہ اس کا اعتقاد نہیں ہے۔

٣٩٧- وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَى قَوْمٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَأَنَّهُمُ الْتَقَوْا فَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِذَا شَاءَ أَنْ يَقْصِدَ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَصَدَ لَهُ فَقَتَلَهُ وَأَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَصَدَ غَفْلَتَهُ وَكُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهُ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَلَمَّا رَفَعَ عَلَيْهِ السَّيْفَ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَقَتَلَهُ فَجَاءَ الْبَشِيرُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ وَأَخْبَرَهُ حَتَّى أَخْبَرَهُ خَبَرَ الرَّجُلِ كَيْفَ صَنَعَ فَدَعَاهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ: «لِمَ قَتَلْتَهُ؟» فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَوْجَعَ فِي الْمُسْلِمِينَ وَقَتَلَ فُلَانًا وَفُلَانًا وَسَمَّى لَهُ نَفَرًا وَإِنِّي حَمَلْتُ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَأَى السَّيْفَ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اسلامی لشکر کو مشرکوں کی ایک جماعت کی طرف بھیجا چنانچہ ان دونوں کا مقابلہ ہوا مشرکین میں ایک آدمی تھا جب وہ کسی مسلمان کے قتل کرنے کا ارادہ کرتا تو اس کو قتل کر دیتا (یہ صورت حال دیکھ کر) اسلامی لشکر کا ایک آدمی موقع کی تلاش میں رہا کہ بے خبری میں اسے قتل کر دے۔ (ہم آپس میں گفتگو کرتے تھے کہ یہ انسان اسامہ بن زید ہے) جب اس نے اس پر تلوار بلند کی تو وہ لا الہ الا اللہ پڑھنے لگا لیکن اسامہ بن زید نے (اس کے باوجود) اس کو قتل کر دیا تو خوشخبری دینے والا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا آپ نے اس سے دریافت فرمایا اس نے آپ کو اس کے قتل کی کیفیت کا واقعہ کہہ سنایا آپ نے اسامہ کو بلایا اور پوچھا کہ تو نے اسے کیوں قتل کیا؟ تو اسامہ نے جواب دیا یا رسول اللہ! اس نے مسلمانوں کو تکلیف میں مبتلا کر رکھا تھا اور فلاں فلاں کو قتل کر ڈالا۔ چند انسانوں کا نام لیا۔ تو میں نے اس پر حملہ کر دیا۔ جب اس نے تلوار کو دیکھا۔ تو اس نے لا الہ الا اللہ کہا۔ (اس پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَقَتَلْتَهُ؟» قَالَ: نَعَمْ قَالَ: «فَكَيْفَ تَصْنَعُ بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ إِذَا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اسْتَغْفِرْ لِي قَالَ: «وَكَيْفَ تَصْنَعُ بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ إِذَا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟» فَجَعَلَ لَا يَزِيْدُ عَلَى أَنْ يَقُوْلَ: «كَيْفَ تَصْنَعُ بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ إِذَا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟» رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

کیا تو نے اسے قتل کر دیا۔ اسامہ نے جواب دیا۔ جی ہاں۔ آپ نے فرمایا۔ جب قیامت کا دن ہوگا۔ تو اس کے لا الہ الا اللہ کہنے کا کیا جواب دے گا۔ اس نے عرض کی۔ یا رسول اللہ میرے لئے مغفرت کی دعا کیجئے۔ آپ نے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا۔ تو اس کے لا الہ الا اللہ کہنے کا کیا جواب دے گا۔ آپ اس سے زیادہ کچھ نہیں فرما رہے تھے۔ کہ قیامت کے دن تو اس کے کلمہ لا الہ الا اللہ کا کیا جواب دے گا۔ (مسلم)

۳۹۸- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: إِنَّ نَاسًا كَانُوْا يُؤْخَذُوْنَ بِالْوَحْيِ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّ الْوَحْيَ قَدِ انْقَطَعَ وَإِنَّمَا نَأْخُذُكُمُ الْآنَ بِمَا ظَهَرَ لَنَا مِنْ أَعْمَالِكُمْ فَمَنْ أَظْهَرَ لَنَا خَيْرًا أَمَّنَّاهُ وَقَرَّبْنَاهُ وَلَيْسَ لَنَا مِنْ سَرِيْرَتِهِ شَيْءٌ اللهُ يُحَاسِبُهُ فِي سَرِيْرَتِهِ وَمَنْ أَظْهَرَ لَنَا سُوْءًا لَمْ نَأْمَنْهُ وَلَمْ نُصَدِّقْهُ وَإِنْ قَالَ إِنَّ سَرِيْرَتَهُ حَسَنَةٌ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت عبداللہ بن عتبہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ میں نے عمرؓ بن خطاب سے سنا فرماتے تھے۔ کہ عہد رسالت میں لوگوں کا بذریعہ وحی مواخذہ ہوتا تھا۔ اور اب وحی منقطع ہو چکی ہے۔ اب تو ہم تمہارے ظاہری اعمال پر مواخذہ کریں گے جس آدمی کے ہمارے سامنے اچھے اعمال ہوں گے تو ہم اسکو امن دیں گے۔ اور اپنے قریب کریں گے۔ اور ہمیں اس کے پوشیدہ اعمال سے کچھ واسطہ نہیں ہے۔ اس کے پوشیدہ اعمال کا حساب اس سے اللہ کرے گا۔ اور جو شخص ہمارے سامنے ظاہراً بُرے اعمال کرے گا۔ ہم اسے امن نہیں دیں گے۔ اور نہ اسکی بات مانیں گے اگرچہ وہ کہے گا کہ اسکی باطنی کیفیت اچھی ہے۔ (بخاری)

۵۰

بَابُ الْخَوْفِ!

اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا بیان

(۴۴) قَالَ اللهُ تَعَالَى: «وَإِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ»

ارشاد خداوندی ہے۔ اور مجھ سے ڈرتے رہو[1]

(۴۵) وَقَالَ تَعَالَى[2]: «إِنَّ بَطْشَ

نیز فرمایا، بیشک تمہارے پروردگار کی

[1] ... [2] سورۃ البروج آیۃ ۱۲

رَبِّكَ لَشَدِيدٌ »

پکڑ بہت سخت ہے۔

(١٤٦) وَقَالَ تَعَالَى[1] « وَكَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَى وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِمَنْ خَافَ عَذَابَ الْآخِرَةِ ذَلِكَ يَوْمٌ مَجْمُوعٌ لَهُ النَّاسُ وَذَلِكَ يَوْمٌ مَشْهُودٌ وَمَا نُؤَخِّرُهُ إِلَّا لِأَجَلٍ مَعْدُودٍ، يَوْمَ يَأْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَسَعِيدٌ، فَأَمَّا الَّذِينَ شَقُوا فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيهَا زَفِيرٌ وَشَهِيقٌ »

نیز فرمایا۔ اور تمہارا پروردگار جب نافرمان بستیوں کو پکڑا کرتا ہے۔ تو اس کی پکڑ اسی طرح کی ہوا کرتی ہے۔ بیشک اس کی پکڑ دکھ دینے والی اور سخت ہے۔ ان قصوں میں اس شخص کیلئے جو عذاب آخرت سے ڈرے عبرت ہے یہ وہ دن ہوگا جس میں سب لوگ اکٹھے کئے جائینگے۔ اور یہی وہ دن ہوگا جس میں سب (خدا کے روبرو) حاضر کئے جائینگے۔ اور ہم اس کے لانے میں ایک وقت معین تک تاخیر کر رہے ہیں۔ جس روز وہ آ جائیگا تو کوئی متنفس خدا کے حکم کے بغیر بول بھی نہیں سکے گا۔ پھر ان میں سے کچھ بدبخت ہوں گے اور کچھ نیک بخت تو جو بدبخت ہوں گے وہ دوزخ میں (ڈال دیئے جائیں گے) اس میں ان کو چلانا اور دھاڑنا ہوگا

(١٤٧) وَقَالَ تَعَالَى[2] « وَيُحَذِّرُكُمُ اللَّهُ نَفْسَهُ »

نیز فرمایا اور خدا تم کو اپنے (غضب) سے ڈراتا ہے۔

(١٤٨) وَقَالَ تَعَالَى[3] « يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ، لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ »

نیز فرمایا۔ اس دن آدمی اپنے بھائی سے دور بھاگے گا۔ اور اپنی ماں اور اپنے باپ سے اور اپنی بیوی اور اپنے بیٹے سے ہر شخص اس روز ایک فکر میں ہوگا جو اسے (مصروفیت کے لئے) بس کرے گا۔

(١٤٩) وَقَالَ تَعَالَى[4] « يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ، يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُمْ بِسُكَارَى وَلَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ »

نیز فرمایا۔ لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو۔ کہ قیامت کا زلزلہ ایک حادثہ عظیم ہوگا۔ (اے مخاطب) جس دن تو اس کو دیکھے گا (اس دن یہ حال ہوگا کہ) تمام دودھ پلانے والی عورتیں اپنے بچوں کو بھول جائیں گی اور تمام حمل والیوں کے حمل گر پڑیں گے اور لوگ تجھ کو متوالے نظر آئیں گے مگر وہ متوالے نہیں ہوں گے بلکہ (عذاب دیکھ کر) مدہوش ہو رہے ہوں گے بیشک خدا کا عذاب بڑا سخت ہے۔

(١٥٠) وَقَالَ تَعَالَى[5] « وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ » الْآيَاتِ،

نیز فرمایا اور جو شخص اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرا اس کے لئے دو باغ ہیں

---

[1] سورة هود آية ١٠٢ ، [2] سورة آل عمران آية ٢٨ ، [3] سورة عبس آية ٣٤-٣٧
[4] سورة الحج آية ١ ، [5] سورة الرحمن آية ٤٦

(۱۵۱) وَقَالَ تَعَالَى: «وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ. قَالُوا إِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِي أَهْلِنَا مُشْفِقِينَ. فَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا وَوَقَانَا عَذَابَ السَّمُومِ. إِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيمُ» وَالْآيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ جِدًّا مَعْلُومَاتٌ وَالْغَرَضُ الْإِشَارَةُ إِلَى بَعْضِهَا وَقَدْ حَصَلَ،

نیز فرمایا۔ اور ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر آپس میں گفتگو کرنے لگے۔ کہیں گے کہ اس سے پہلے ہم اپنے گھر میں عذاب سے ڈرتے رہتے تھے۔ تو خدا نے ہم پر احسان فرمایا اور ہمیں لو کے عذاب سے بچا لیا۔ اس سے پہلے ہم اس سے دعائیں کیا کرتے تھے۔ بیشک وہ احسان کرنے والا مہربان ہے۔ اس مضمون کی آیات کثرت کے ساتھ وارد ہیں اور مشہور ہیں۔ ہمارا مقصد بعض آیات کی طرف اشارہ کرنا تھا۔ سو ہم نے کر دیا۔

وَأَمَّا الْأَحَادِيثُ فَكَثِيرَةٌ جِدًّا فَنَذْكُرُ مِنْهَا طَرَفًا وَبِاللَّهِ التَّوْفِيقُ،

اور اس مضمون کی احادیث بھی کثرت کے ساتھ موجود ہیں۔ چنانچہ ہم چند حدیثیں ذکر کرتے ہیں۔ وباللہ التوفیق۔

۳۹۹ - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ: «إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا نُطْفَةً ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يُرْسَلُ الْمَلَكُ فَيَنْفُخُ فِيهِ الرُّوحَ وَيُؤْمَرُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ: بِكَتْبِ رِزْقِهِ وَأَجَلِهِ وَعَمَلِهِ وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ. فَوَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا، وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں الصادق المصدوق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ تم میں ہر ایک شخص اپنی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک اپنی پیدائش کو نطفہ کی شکل میں جمع کیا جاتا ہے۔ پھر اتنے ہی دنوں کے بعد وہ جمے ہوئے خون کی شکل اختیار کرتا ہے پھر اتنے ہی دنوں میں گوشت کا لوتھڑا بنتا ہے۔ پھر فرشتہ بھیجا جاتا ہے جو اس میں روح پھونکتا ہے۔ اور چار چیزوں کے لکھنے کا حکم دیا جاتا ہے۔ اس کا رزق اس کی زندگی اور اس کا عمل اور اس کا بدبخت یا نیک بخت ہونا۔ پس اس ذات کی قسم جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں کہ بعض لوگ تم میں سے اہل جنت جیسے عمل کریں گے۔ یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ باقی ہوگا کہ نوشتہ تقدیر اس پر غالب آجائیگا اور وہ دوزخیوں جیسے کام کرنے شروع کر دے گا پس وہ دوزخ میں داخل ہو جائے گا۔ اور کچھ لوگ تم میں سے دوزخیوں جیسے عمل کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو نوشتہ تقدیر اس پر غالب آجاتا ہے پس وہ جنتیوں جیسے عمل کرنے شروع

أَهْلِ الْجَنَّةِ قَبْلَ خَلْقِهَا» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

کردیتا ہے۔ اور جنت میں داخل ہوجاتا ہے۔ (بخاری)

٤٠٠ - وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يُؤْتَى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُونَ أَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّونَهَا» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ اس دن یعنی قیامت کے دن، جہنم کو ستر ہزار لگاموں کے ساتھ لایا جائے گا۔ ہر لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں گے جو اس کو کھینچ رہے ہوں گے۔

٤٠١ - وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِنَّ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَرَجُلٌ يُوضَعُ فِي أَخْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَتَانِ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ مَا يَرَى أَنَّ أَحَدًا أَشَدُّ مِنْهُ عَذَابًا وَإِنَّهُ لَأَهْوَنُهُمْ عَذَابًا» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرماتے تھے۔ قیامت کے دن دوزخیوں میں سے سب سے معمولی عذاب والا وہ شخص ہوگا جس کے دونوں پاؤں کے تلووں میں دو انگارے ہونگے جن کی وجہ سے اس کا دماغ جوش ماریگا۔ وہ گمان کریگا کہ اس سے زیادہ شدید عذاب کسی کو نہیں ہو رہا ہے۔ حالانکہ وہ تمام دوزخیوں میں سے کمتر عذاب والا ہوگا۔ (بخاری، مسلم)

٤٠٢ - وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى كَعْبَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ إِلَى رُكْبَتَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ إِلَى حُجْزَتِهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ إِلَى تَرْقُوَتِهِ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

«الْحُجْزَةُ»: مَعْقِدُ الْإِزَارِ تَحْتَ السُّرَّةِ. وَ«التَّرْقُوَةُ» بِفَتْحِ التَّاءِ وَضَمِّ الْقَافِ: هِيَ الْعَظْمُ الَّذِي عِنْدَ ثُغْرَةِ النَّحْرِ وَلِلْإِنْسَانِ تَرْقُوَتَانِ فِي جَانِبَيِ النَّحْرِ.

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگ بعض دوزخیوں کو اس کے ٹخنوں تک اور بعض کو گھٹنوں تک اور بعض کو کمر تک اور بعض کو گردن تک پکڑے ہوئے ہوگی۔ مسلم

"الحجزہ" ناف سے نیچے تہ بند باندھنے کی جگہ کو کہتے ہیں۔ "ترقوہ" تا کے فتح اور قاف کے پیش کے ساتھ اس ہڈی کو کہتے ہیں جو سینے کے گڑھے کے نزدیک ہے اور ہر انسان کے سینے کے دونوں کناروں پر دو ہڈیاں ہوتی ہیں۔

٤٠٣ - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس دن لوگ بارگاہ خداوندی میں کھڑے

الْعَالَمِينَ حَتّٰى يَغِيبَ أَحَدُهُمْ فِي رَشْحِهِ إِلٰى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

«وَالرَّشْحُ» الْعَرَقُ۔

ہوں گے تو پھر لوگ نصف کانوں تک اپنے پسینے میں ڈوبے ہوں گے۔

(بخاری، مسلم)

«الرشح» پسینے کو کہتے ہیں۔

۴۰۴۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةً مَا سَمِعْتُ مِثْلَهَا قَطُّ فَقَالَ: «لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا» فَغَطّٰى أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُجُوهَهُمْ وَلَهُمْ خَنِينٌ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔ وَفِي رِوَايَةٍ «بَلَغَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَصْحَابِهِ شَيْءٌ فَخَطَبَ فَقَالَ: عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ، وَلَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا فَمَا أَتٰى عَلٰى أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمٌ أَشَدُّ مِنْهُ غَطَّوْا رُؤُوسَهُمْ وَلَهُمْ خَنِينٌ»

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خطبہ دیا اس جیسا خطبہ میں نے کبھی نہیں سنا اس میں آپ نے فرمایا اگر تم ان باتوں کو معلوم کرو جن کو میں جانتا ہوں تو تم کم ہنسو اور زیادہ روتے لگو۔ چنانچہ صحابہ کرام نے یہ بات سن کر اپنے چہروں کو ڈھانپ لیا اور وہ سسکیاں بھر کر روتے تھے۔ (بخاری، مسلم) اور ایک روایت میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صحابہ کرام کی طرف سے کوئی بات پہنچی آپ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا مجھ پر جنت اور جہنم پیش کی گئی پس خیر اور شر کے لحاظ سے آج کے دن جیسا میں نے کوئی دن نہیں دیکھا اگر تم ان باتوں کو معلوم کرو جن کو میں جانتا ہوں تو تم کم ہنسو اور زیادہ رونے لگو پس اس دن سے زیادہ شدید کوئی دن صحابہ کرام پر نہیں گزرا ہوگا۔ انہوں نے اپنے سروں کو کپڑوں سے ڈھانپ لیا۔ اور سسکیاں بھر کر رونے لگے۔

«الْخَنِينُ» بِالْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ: هُوَ الْبُكَاءُ مَعَ غُنَّةٍ وَانْتِشَاقِ الصَّوْتِ مِنَ الْأَنْفِ۔

«الخنین» غار معجمہ کے ساتھ ناک سے آواز نکالتے ہوئے رونا۔

۴۰۵۔ وَعَنِ الْمِقْدَادِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «تُدْنَى الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتّٰى تَكُونَ مِنْهُمْ كَمِقْدَارِ مِيلٍ»

حضرت مقداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے کہ قیامت کے دن سورج لوگوں سے اتنا قریب ہو جائے گا کہ اس کا فاصلہ ان سے ایک میل تقریباً رہ جائے گا سلیم بن عامر مقداد کے شاگرد بیان کرتے ہیں اللہ کی

قَالَ سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ الرَّاوِيْ عَنِ الْمِقْدَادِ: فَوَاللّٰهِ مَا أَدْرِيْ مَا يَعْنِيْ بِالْمِيْلِ أَمَسَافَةَ الْأَرْضِ أَمِ الْمِيْلَ الَّذِيْ يُكْحَلُ بِهِ الْعَيْنُ «فَيَكُوْنُ النَّاسُ عَلٰى قَدْرِ أَعْمَالِهِمْ فِي الْعَرَقِ فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ إِلٰى كَعْبَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ إِلٰى حِقْوَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُلْجِمُهُ الْعَرَقُ إِلْجَامًا» وَأَشَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ إِلٰى فِيْهِ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

کی قسم میں نہیں جانتا۔ کہ میل سے مراد کیا زمین کا میل مراد ہے۔ یا وہ سلائی جس کے ساتھ آنکھ میں سرمہ لگایا جاتا ہے۔ پس لوگ اعمال کے مطابق پسینے میں ہوں گے۔ بعض کا پسینہ ٹخنوں تک اور بعض کا گھٹنوں تک اور بعض کا کمر تک اور بعض کو پسینہ کی لگام ڈالی ہوگی راس کی وضاحت کرتے ہوئے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اپنے منہ کی طرف اشارہ کیا۔ (مسلم)

٤٠٦ - وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «يَعْرَقُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يَذْهَبَ عَرَقُهُمْ فِي الْأَرْضِ سَبْعِيْنَ ذِرَاعًا وَيُلْجِمُهُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ آذَانَهُمْ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَمَعْنٰى «يَذْهَبُ فِي الْأَرْضِ» يَنْزِلُ وَيَغُوْصُ.

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ قیامت کے دن لوگ پسینہ میں ہوں گے۔ یہاں تک کہ ان کا پسینہ زمین میں ستر ہاتھ تک سرایت کئے ہوئے ہوگا۔ اور پسینہ کی ان کو لگام ڈالی ہوئی یہاں تک کہ پسینہ کی لگام ان کے کانوں تک پہنچ جائے گی۔

«یذہب فی الارض» زمین میں اترے گا۔ اور سرایت کرے گا۔

٤٠٧ - وَعَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ سَمِعَ وَجْبَةً فَقَالَ: «هَلْ تَدْرُوْنَ مَا هٰذَا؟» قُلْنَا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ قَالَ: «هٰذَا حَجَرٌ رُمِيَ بِهٖ فِي النَّارِ مُنْذُ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا فَهُوَ يَهْوِيْ فِي النَّارِ الْآنَ حَتَّى انْتَهٰى إِلٰى قَعْرِهَا فَسَمِعْتُمْ وَجْبَتَهَا» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابوہریرہؓ روایت بیان کرتے ہیں۔ کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ کہ اچانک آپ نے کسی چیز کے گرنے کی آواز سنی۔ تو آپ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو یہ کیا ہے۔ ہم نے عرض کی۔ اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ پتھر تھا جس کو دوزخ میں ستر سال سے گرایا گیا تھا۔ پس وہ اب تک جہنم میں نیچے گرتا رہا۔ یہاں تک کہ وہ آج اس کی تہہ میں پہنچا ہے۔ اور ہم نے اس کے گرنے کی آواز سنی ہے۔ (مسلم)

٤٠٨ - وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مَا

حضرت عدی بن حاتمؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں ہے۔ مگر اس کا پروردگار قیامت کے روز اس کے ساتھ

مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ: فَيَنْظُرُ أَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ أَشْأَمَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرَى إِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ » مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۴۰۹ - وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: « إِنِّي أَرَى مَا لَا تَرَوْنَ أَطَّتِ السَّمَاءُ وَحُقَّ لَهَا أَنْ تَئِطَّ مَا فِيهَا مَوْضِعُ أَرْبَعِ أَصَابِعَ إِلَّا وَمَلَكٌ وَاضِعٌ جَبْهَتَهُ سَاجِدًا لِلّٰهِ تَعَالَى. وَاللهِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا وَمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْفُرُشِ وَلَخَرَجْتُمْ إِلَى الصُّعُدَاتِ تَجْأَرُوْنَ إِلَى اللهِ تَعَالَى » رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ،

« وَأَطَّتْ » بِفَتْحِ الْهَمْزَةِ وَتَشْدِيْدِ الطَّاءِ « وَتَئِطُّ » بِفَتْحِ التَّاءِ وَبَعْدَهَا هَمْزَةٌ مَكْسُوْرَةٌ - وَالْأَطِيْطُ صَوْتُ الرَّحْلِ وَالْقَتَبِ وَشِبْهِهِمَا وَمَعْنَاهُ أَنَّ كَثْرَةَ مَنْ فِي السَّمَاءِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ الْعَابِدِيْنَ قَدْ أَثْقَلَتْهَا حَتَّى أَطَّتْ وَ« الصُّعُدَاتُ » بِضَمِّ الصَّادِ وَالْعَيْنِ: الطُّرُقَاتُ وَمَعْنَى « تَجْأَرُوْنَ » تَسْتَغِيْثُوْنَ ٭

۴۱۰ - وَعَنْ أَبِي بَرْزَةَ ...

گفتگو فرمائے گا اور درمیان میں کوئی ترجمان نہ ہوگا۔ پس وہ انسان اپنے دائیں طرف دیکھے گا پس اسے نہیں نظر آئیں گے مگر وہ نیک اعمال جو اس نے کئے تھے۔ پھر اپنے بائیں طرف دیکھے گا پس نہیں دیکھے گا مگر وہ اعمال جو اس نے دنیا میں آگے بھیجے۔ اور اپنے آگے دیکھے گا تو سوائے دوزخ کے کچھ نہ دیکھے گا۔ پس دوزخ سے بچو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ۔ (بخاری ومسلم)

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں ایسی چیز کو دیکھتا ہوں جس کو تم نہیں دیکھتے۔ آسمان آواز کرتا ہے۔ اور اس کے لئے آواز کرنا لائق ہے۔ آسمان میں چار انگلیوں کے برابر کوئی جگہ خالی نہیں۔ کہ کوئی فرشتہ پیشانی زمین پر رکھے ہوئے سجدہ میں نہ ہو۔ اللہ کی قسم۔ اگر تم ان باتوں کو معلوم کرو جنکو میں جانتا ہوں۔ تو تم تھوڑا ہنسو۔ اور زیادہ روؤ۔ اور تم بستروں پر اپنی عورتوں سے لذت حاصل کرو۔ اور تم پہاڑوں کی طرف بھاگ جاؤ۔ اللہ سے پناہ طلب کرتے ہوئے۔ (ترمذی) حدیث حسن ہے۔

" واطت" ہمزہ کے زبر اور تا مشددہ کے ساتھ " وتئط" تا کی زبر کے ساتھ اور اس کے بعد ہمزہ مکسورہ۔ "والاطیط" پالان اور لکڑی اور ان کے مشابہ چیزوں کی آواز کو کہتے ہیں۔ اور اس کا معنی یہ ہے کہ آسمان میں کثرت کے ساتھ عبادت کرنے والے فرشتوں نے آسمان کو بوجھل کر دیا ہے جس کی وجہ سے آسمان آواز کرنے لگ گیا ہے۔ "الصعدات" صاد اور عین کے پیش کے ساتھ۔ معنی راستے بازار۔ "تجارون" تم مدد طلب کرتے ہو۔

حضرت ابوبرزہ نضلہ ... سے روایت ہے

ثُمَّ رَاوِي ،، نَضْلَةَ بْنِ عُبَيْدٍ الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَزُولُ قَدَمَا عَبْدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ عُمُرِهِ فِيمَا أَفْنَاهُ، وَعَنْ عِلْمِهِ فِيمَا فَعَلَ فِيهِ، وَعَنْ مَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيمَا أَنْفَقَهُ، وَعَنْ جِسْمِهِ فِيمَا أَبْلَاهُ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

عبید اسلمیؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ قیامت کے دن کسی انسان کے قدم خدا کے سامنے نہیں ہٹیں گے۔ جب تک کہ اس کی عمر کے بارے نہ پوچھا جائے۔ کہ اس نے اپنی عمر کو کس چیز میں ختم کیا۔ اور مال کہاں سے کمایا۔ اور کہاں خرچ کیا۔ اور جسم کے متعلق کہ کن کاموں میں اس نے اپنے جسم کو کمزور کیا۔ (ترمذی) حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۱۱ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَرَأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا» ثُمَّ قَالَ: «أَتَدْرُونَ مَا أَخْبَارُهَا؟» قَالُوا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «فَإِنَّ أَخْبَارَهَا أَنْ تَشْهَدَ عَلَى كُلِّ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلَى ظَهْرِهَا تَقُولُ: عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا فِي يَوْمِ كَذَا وَكَذَا فَهٰذِهِ أَخْبَارُهَا» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذیل کی آیت تلاوت فرمائی کہ اس دن زمین اپنی خبریں بتلائے گی۔ پھر آپ نے فرمایا۔ کیا تم جانتے ہو۔ کہ اس کا خبریں بتانا کیا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ زمین کی خبریں یہ ہیں۔ کہ زمین ہر مرد اور عورت کے متعلق گواہی دے گی۔ جو کام اس نے زمین کی پشت پر کئے۔ وہ کہے گی۔ تو نے فلاں، فلاں دن فلاں کام اور فلاں کام کیا تھا۔ پس یہ اس کی خبریں ہیں۔ حدیث حسن صحیح ہے۔ (ترمذی)

۴۱۲ - وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كَيْفَ أَنْعَمُ وَصَاحِبُ الْقَرْنِ قَدِ الْتَقَمَ الْقَرْنَ وَاسْتَمَعَ الْإِذْنَ مَتَى يُؤْمَرُ بِالنَّفْخِ فَيَنْفُخُ» فَكَانَ ذٰلِكَ ثَقُلَ عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ: قُولُوا: حَسْبُنَا اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت ابوسعید خدری رضہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں کیسے چین سے رہوں جبکہ صور پھونکنے والے نے صور کو منہ میں لیا ہوا ہے۔ اور کان کو جھکایا ہوا ہے۔ کہ کب اسکو صور پھونکنے کا حکم ملتا ہے۔ کہ وہ صور پھونکے اس بات سے صحابہ کرام پر پریشانی کی کیفیت طاری ہو گئی۔ تو آپ نے ان سے فرمایا! تم حسبنا اللہ ونعم الوکیل پڑھو (ترمذی)

وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ ،

" الْقَرْنُ " هُوَ الصُّوْرُ الَّذِيْ قَالَ اللهُ تَعَالَى " وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ " كَذَا فَسَّرَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

حدیث حسن ہے۔

" القرن " صور کو کہتے ہیں۔ ارشاد خداوندی ہے۔ اور صور میں پھونکا جائے گا۔ اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرن کی تفسیر فرمائی۔

۴۱۳ - وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " مَنْ خَافَ أَدْلَجَ وَمَنْ أَدْلَجَ بَلَغَ الْمَنْزِلَ . أَلَا إِنَّ سِلْعَةَ اللهِ غَالِيَةٌ ، أَلَا إِنَّ سِلْعَةَ اللهِ الْجَنَّةُ " رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ ،

حضرت ابو ہریرہ رض بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رات کے حملے سے ڈرتا ہے۔ وہ پہلی ہی رات چل پڑتا ہے۔ اور جو شخص رات کے پہلے حصے میں چلا۔ وہ منزل مقصود پہنچ گیا۔ خبردار۔ اللہ کا سامان مہنگا ہے۔ خبردار اللہ کا سامان جنت ہے۔ (ترمذی) حدیث حسن ہے۔

" وَأَدْلَجَ " بِإِسْكَانِ الدَّالِ وَمَعْنَاهُ : سَارَ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ . وَالْمُرَادُ التَّشْمِيْرُ فِي الطَّاعَةِ ، وَاللهُ أَعْلَمُ ؛

" ادلج " دال کے سکون کے ساتھ ہے۔ اور اس کا معنیٰ رات کے ابتدائی حصے میں چلنا ہے۔ اور مقصد اللہ کی فرمانبرداری میں اپنے آپ کو تیار کرنا ہے۔

۴۱۴ - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا ، قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ جَمِيْعًا يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ ؟ قَالَ : " يَا عَائِشَةُ الْأَمْرُ أَشَدُّ مِنْ أَنْ يُهِمَّهُمْ ذٰلِكَ " وَفِيْ رِوَايَةٍ : " الْأَمْرُ أَهَمُّ مِنْ أَنْ يَنْظُرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ " مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ،

حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے۔ لوگوں کو قیامت کے دن ننگے جسم بغیر ختنے کے اٹھایا جائیگا میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ مرد اور عورتیں تمام تو ان کا بعض بعض کو دیکھے گا۔ تب آپ نے فرمایا۔ اے عائشہ رض معاملہ اس سے زیادہ ہولناک ہوگا۔ کہ یہ بات ان کے خیال میں گزرے۔ اور ایک روایت میں ہے۔ کہ معاملہ اس سے زیادہ ہولناک والا ہے۔ کہ کوئی انسان دوسرے انسان کی طرف نظر اٹھائے۔ (بخاری و مسلم)

" غُرْلًا " بِضَمِّ الْغَيْنِ الْمُعْجَمَةِ : أَيْ غَيْرَ مَخْتُوْنِيْنَ ؛

" غرلا " غین معجمہ کے ضمہ کے ساتھ یعنی بغیر ختنے کے ہوں گے۔

بَابُ الرَّجَاءِ ⑤١ اللہ پاک سے پُراُمید رہنے کا بیان

(۱۵۲) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی[۱]: "قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ"

ارشادِ خداوندی ہے۔ (اے پیغمبر میری طرف سے لوگوں کو) کہہ دو کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے۔ خدا کی رحمت سے ناامید نہ ہونا۔ خدا تو سب گناہوں کو بخش دیتا ہے اور وہ تو بخشنے والا مہربان ہے۔

(۱۵۳) وَقَالَ تَعَالٰی[۲]: "وَهَلْ نُجٰزِيْٓ اِلَّا الْكَفُوْرَ"

نیز فرمایا۔ اور ہم سزا ناشکرے ہی کو دیتے ہیں۔[۲]

(۱۵۴) وَقَالَ تَعَالٰی[۳]: "اِنَّا قَدْ اُوْحِيَ اِلَيْنَآ اَنَّ الْعَذَابَ عَلٰى مَنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى"

نیز فرمایا۔ ہماری طرف وحی آئی ہے کہ جو جھٹلائے۔ اور منہ پھیرے۔ اس کے لئے عذاب (تیار) ہے۔[۳]

(۱۵۵) وَقَالَ تَعَالٰی[۴]: "وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ"

نیز فرمایا۔ اور جو میری رحمت ہے وہ ہر ایک چیز کو شامل ہے۔[۴]

۴۱۵- وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ عِيْسٰى عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقَاهَآ اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ، وَاَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَّالنَّارَ حَقٌّ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ عَلٰى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ: "مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ"۔

حضرت عبادہ بن صامت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اور حضرت عیسٰی علیہ السلام اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اور اس کے کلمہ ہیں جس کا حضرت مریم کی طرف القاء کیا۔ اور اس کی روح ہے۔ اور جنت اور جہنم حق ہیں۔ تو اس کو اللہ تعالٰی جنت میں داخل کرے گا۔ خواہ اس کے کیسے ہی اعمال کیوں نہ ہوں۔ (بخاری مسلم) اور مسلم کی روایت میں ہے۔ جو شخص اس بات کی گواہی دے۔ کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ تو اللہ پاک اس پر دوزخ حرام کر دیتا ہے۔

---

[۱] سورۃ الزمر آیۃ ۵۳ [۲] سورۃ السبا آیۃ [۳] سورۃ طٰہٰ آیۃ ۴۸-

[۴] سورۃ الاعراف آیۃ ۱۵۶-

۴۱۶ - وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا أَوْ أَزِيدُ، وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِثْلُهَا أَوْ أَغْفِرُ، وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا، وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا، وَمَنْ أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً، وَمَنْ لَقِيَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطِيئَةً لَا يُشْرِكُ بِي شَيْئًا لَقِيتُهُ بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

مَعْنَى الْحَدِيثِ: «مَنْ تَقَرَّبَ» إِلَيَّ بِطَاعَتِي «تَقَرَّبْتُ» إِلَيْهِ بِرَحْمَتِي وَإِنْ زَادَ زِدْتُ «فَإِنْ أَتَانِي يَمْشِي» وَأَسْرَعَ فِي طَاعَتِي «أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً» أَيْ صَبَبْتُ عَلَيْهِ الرَّحْمَةَ وَسَبَقْتُهُ بِهَا وَلَمْ أُحْوِجْهُ إِلَى الْمَشْيِ الْكَثِيرِ فِي الْوُصُولِ إِلَى الْمَقْصُودِ «وَقُرَابُ الْأَرْضِ» بِضَمِّ الْقَافِ وَيُقَالُ بِكَسْرِهَا وَالضَّمُّ أَصَحُّ وَأَشْهَرُ وَمَعْنَاهُ مَا يُقَارِبُ مِلْأَهَا، وَاللهُ أَعْلَمُ.

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ عزوجل فرماتے ہیں جو شخص ایک نیکی کرے۔ اس کو اس کا دس گنا یا اس سے بھی زیادہ ملے گا۔ اور جو شخص برائی کرے گا۔ برائی کا بدلہ برائی کے مثل ہوگا۔ یا میں معاف کر دوں گا۔ اور جو شخص مجھ سے بالشت قریب ہوگا۔ میں اس سے ایک ہاتھ قریب ہوں گا اور جو شخص مجھ سے ایک ہاتھ قریب ہوگا۔ میں اس سے دو ہاتھ قریب ہوں گا اور جو شخص میرے پاس پیدل چلتا ہوا آئے گا۔ میں اس کے پاس دوڑتا ہوا جاؤں گا۔ اور جو شخص زمین کے بھرنے کے مطابق گناہ لیکر مجھ سے ملے گا۔ بشرطیکہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو۔ تو میں گناہوں کے برابر مغفرت کے ساتھ اس سے ملوں گا۔

حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جو شخص میری اطاعت کر کے میرا قرب حاصل کرتا ہے۔ تو میں اپنی رحمت کے ساتھ اسکے قریب ہوتا ہوں اگر وہ اطاعت میں زیادتی کرتا ہے۔ تو میں بھی رحمت میں زیادتی کرتا ہوں "ہرولۃ" یعنی میں نے اس پر اپنی رحمت کو نازل کیا۔ اور اس رحمت کے ساتھ میں نے اس کی طرف سبقت اختیار کی۔ اور میں نے اسکو مقصود حاصل کرنے کیلئے زیادہ چلنے کی تکلیف نہ دی۔ "قراب الارض" قاف کے پیش کیساتھ اور اسکی زیر بھی منقول ہے۔ لیکن پیش صحیح اور مشہور ہے۔ یعنی وہ چیز جو تقریباً زمین کو بھر دے۔ واللہ اعلم۔

۴۱۷ - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ مَا الْمُوجِبَتَانِ؟ قَالَ: «مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ ایک جنگلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ۔ وہ دو چیزیں کیا ہیں۔ جو دوزخ اور بہشت کو واجب کرنے والی ہیں۔ آپ نے فرمایا جو شخص فوت ہو گیا اللہ کیساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراتا تھا۔ جنت میں داخل ہوگا اور جو شخص فوت ہوا۔ کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا تھا۔ جہنم میں داخل ہوگا۔ (مسلم)

۴۱۸ - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُعَاذٌ رَدِيفُهُ عَلَى الرَّحْلِ قَالَ: «يَا مُعَاذُ» قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ، قَالَ: «يَا مُعَاذُ» قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ - قَالَ: «يَا مُعَاذُ» قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ ثَلَاثًا، قَالَ: «مَا مِنْ عَبْدٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ صِدْقًا مِنْ قَلْبِهِ إِلَّا حَرَّمَهُ اللهُ عَلَى النَّارِ» وَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ أَفَلَا أُخْبِرُ بِهَا النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوا؟ قَالَ: «إِذًا يَتَّكِلُوا» فَأَخْبَرَ بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهِ تَأَثُّمًا، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

قَوْلُهُ «تَأَثُّمًا»: أَيْ خَوْفًا مِنَ الْإِثْمِ فِي كَتْمِ هٰذَا الْعِلْمِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر تھے۔ اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے سواری پر بیٹھے ہوئے تھے آپ نے فرمایا۔ اے معاذ رضی اللہ عنہ! معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ۔ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوں۔ پھر آپ نے فرمایا۔ اے معاذ رضی اللہ عنہ۔ اس نے جواب دیا۔ لبیک وسعدیک۔ تین مرتبہ یوں ہی جواب دیا۔ پھر آپ نے فرمایا۔ نہیں ہے کوئی بندہ جو صدق دل سے اس بات کی گواہی دیتا ہو۔ کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ مگر اللہ اس پر دوزخ کو حرام کر دیتے ہیں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ۔ کیا میں اس بات کی لوگوں کو خبر نہ دے دوں۔ تاکہ وہ خوش ہو جائیں فرمایا۔ (نہیں) اس وقت وہ بھروسہ کر بیٹھیں گے۔ چنانچہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فوت ہونے کے وقت کتمان علم کے گناہ سے بچتے ہوئے اس حدیث کو بیان کیا۔ (بخاری، مسلم)

”تاثما“ کتمان علم کے گناہ سے ڈرتے ہوئے۔

۴۱۹ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَوْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا شَكَّ الرَّاوِي وَلَا يَضُرُّ الشَّكُّ فِي عَيْنِ الصَّحَابِيِّ لِأَنَّهُمْ كُلُّهُمْ عُدُولٌ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ غَزْوَةِ تَبُوكَ أَصَابَ النَّاسَ مَجَاعَةٌ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ لَوْ أَذِنْتَ لَنَا فَنَحَرْنَا نَوَاضِحَنَا فَأَكَلْنَا وَادَّهَنَّا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «افْعَلُوا» فَجَاءَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ فَعَلْتَ قَلَّ الظَّهْرُ وَلٰكِنِ ادْعُهُمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ (راوی کو شک ہے اور صحابی کی تعیین میں شک کا ہونا مضر نہیں۔ اس لئے کہ تمام صحابہ عادل ہیں) سے روایت ہے۔ اس نے بیان کیا جب غزوہ تبوک ہوا۔ تو لوگوں کو بھوک نے تنگ کیا تو انہوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! اگر آپ ہمیں اجازت عطا فرمائیں۔ تو ہم اپنے اونٹوں کو ذبح کریں۔ اور ان کا گوشت کھائیں۔ اور ان سے چربی حاصل کریں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہیں اجازت ہے ایسا کرو۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ اگر آپ ایسا کریں گے تو سواریاں کم رہ جائیں گی لیکن صحابہ کرام سے ان کا زائد زاد راہ منگوائیں پھر ان کے لئے ان پر خدا سے برکت کی دعا فرمائیں امید ہے اللہ اس میں

بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ ثُمَّ ادْعُ اللهَ لَهُمْ عَلَيْهَا بِالْبَرَكَةِ لَعَلَّ اللهَ أَنْ يَجْعَلَ فِي ذٰلِكَ الْبَرَكَةَ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "نَعَمْ" فَدَعَا بِنِطَعٍ فَبَسَطَهُ ثُمَّ دَعَا بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِكَفِّ ذُرَةٍ وَيَجِيءُ الْآخَرُ بِكَفِّ تَمْرٍ وَيَجِيءُ الْآخَرُ بِكِسْرَةٍ حَتَّى اجْتَمَعَ عَلَى النِّطَعِ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ يَسِيرٌ فَدَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَالَ: "خُذُوا فِي أَوْعِيَتِكُمْ" فَأَخَذُوا فِي أَوْعِيَتِهِمْ حَتَّى مَا تَرَكُوا فِي الْعَسْكَرِ وِعَاءً إِلَّا مَلَؤُوهُ وَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا وَفَضَلَ فَضْلَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ لَا يَلْقَى اللهَ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرَ شَاكٍّ فَيُحْجَبَ عَنِ الْجَنَّةِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

برکت عطا فرمائے گا اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے چمڑے کا دسترخوان منگوایا اس کو بچھایا پھر ان کے زادراہ سے زائد سامان کو منگوایا تو کوئی آدمی مٹھی بھر چینا لایا اور دوسرا مٹھی بھر کھجور اور تیسرا روٹی کا ٹکڑا لایا یہاں تک کہ دسترخوان پر تھوڑی سی چیزیں نظر آنے لگیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برکت کی دعا فرمائی پھر فرمایا اس سے اپنے برتنوں کو بھر لو۔ صحابہ کرام نے اپنے اپنے برتنوں کو بھر لیا۔ یہاں تک کہ لشکر میں کوئی ایسا برتن نہ تھا جس کو انھوں نے نہ بھرا ہو اور سب نے خوب سیر ہو کر کھایا۔ اور کچھ بچ بھی گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں جو شخص ان دونوں کے اقرار کے ساتھ اللہ سے ملاقات کرے گا اور اس میں اسے کچھ شک وشبہ نہ ہوگا تو اس کو جنت سے روکا نہیں جائے گا۔ (مسلم)

۴۲۰۔ وَعَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَهُوَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا قَالَ: كُنْتُ أُصَلِّي لِقَوْمِي بَنِي سَالِمٍ وَكَانَ يَحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ وَادٍ إِذَا جَاءَتِ الْأَمْطَارُ فَيَشُقُّ عَلَيَّ اجْتِيَازُهُ قِبَلَ مَسْجِدِهِمْ فَجِئْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ: إِنِّي أَنْكَرْتُ بَصَرِي وَإِنَّ الْوَادِيَ الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَ قَوْمِي يَسِيلُ إِذَا جَاءَتِ الْأَمْطَارُ فَيَشُقُّ عَلَيَّ اجْتِيَازُهُ

حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ (بدری صحابی ہیں) روایت کرتے ہیں کہ میں اپنی قوم بنو سالم کو نماز پڑھایا کرتا تھا۔ بارشوں کے موسم میں میرے اور ان کے درمیان وادی حائل ہو جاتی تو میرے لئے اس سے گزر کر مسجد جانا مشکل ہو جاتا چنانچہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میری بینائی کمزور ہو چکی ہے اور میرے اور قوم کے درمیان بارشوں کے موسم میں وادی بہنے لگتی ہے تو میرے لئے اس سے گزرنا مشکل ہو جاتا ہے میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے گھر

فَوَدِدْتُ أَنَّكَ تَأْتِي فَتُصَلِّيَ فِي بَيْتِي
مَكَانًا أَتَّخِذُهُ مُصَلًّى فَقَالَ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "سَأَفْعَلُ"
فَغَدَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهِ وَأَبُوبَكْرٍ
رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَعْدَ مَا اشْتَدَّ النَّهَارُ
وَاسْتَأْذَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَأَذِنْتُ لَهُ فَلَمْ يَجْلِسْ حَتَّى
قَالَ: أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ
فَأَشَرْتُ لَهُ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي أُحِبُّ
أَنْ يُصَلِّيَ فِيهِ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ وَصَفَفْنَا وَرَاءَهُ
فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ وَسَلَّمْنَا
حِينَ سَلَّمَ فَحَبَسْتُهُ عَلَى خَزِيرَةٍ
تُصْنَعُ لَهُ فَسَمِعَ أَهْلُ الدَّارِ أَنَّ
رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي بَيْتِي فَثَابَ رِجَالٌ مِنْهُمْ حَتَّى
كَثُرَ الرِّجَالُ فِي الْبَيْتِ فَقَالَ رَجُلٌ:
مَا فَعَلَ مَالِكٌ لَا أَرَاهُ! فَقَالَ رَجُلٌ
ذَلِكَ مُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ
فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ "لَا تَقُلْ ذَلِكَ أَلَا تَرَاهُ قَالَ لَا
إِلَهَ إِلَّا اللهُ يَبْتَغِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللهِ
تَعَالَى" فَقَالَ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ
أَمَّا نَحْنُ فَوَاللهِ مَا نَرَى وُدَّهُ وَلَا
حَدِيثَهُ إِلَّا إِلَى الْمُنَافِقِينَ: فَقَالَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
فَإِنَّ اللهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ
قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ يَبْتَغِي بِذَلِكَ
وَجْهَ اللهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تشریف لائیں۔ اور اس میں کسی جگہ نماز پڑھیں۔ تاکہ میں اس کو نماز پڑھنے کیلئے مقرر کر لوں رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا میں آؤں گا چنانچہ اس سے دوسرے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر سورج کے بلند ہونے کے وقت اسکی طرف چل دیئے آپ نے اندر داخل ہونے کی اجازت مانگی میں نے اجازت دی آپ اندر تشریف لائے لیکن بیٹھنے سے پہلے آپ نے فرمایا تو کونسی جگہ پسند کرتا ہے جہاں میں نماز پڑھوں میں نے ایک جگہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ میں اس جگہ آپ کے نماز پڑھنے کو پسند کرتا ہوں۔ چنانچہ آپ کھڑے ہو گئے آپ نے تکبیر تحریمہ کہی ہم نے بھی آپکے پیچھے صفیں باندھیں۔ آپ نے دو رکعت نفل نماز پڑھائی آپ نے سلام پھیرا ہم نے بھی سلام پھیرا میں نے آپکو حلوہ (تناول کرنے) کیلئے روک لیا جو آپ کیلئے تیار کیا گیا تھا قریب گھر والے لوگوں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تشریف فرما ہیں۔ تو انہوں نے آنا شروع کر دیا یہاں تک کہ گھر میں بہت سے لوگ جمع ہو گئے ایک آدمی نے کہا مالک بن دخشم کو کیا ہو گیا ہے نظر نہیں آ رہا ایک نے کہا وہ تو منافق ہے اللہ اور اس کے رسول کیساتھ اسے کچھ محبت نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسی بات نہ کہیں کیا آپ دیکھتے نہیں ہیں کہ وہ اقرار کرتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اسکے ساتھ وہ اللہ کی رضا چاہتا ہے اس پر اس نے کہا۔ اللہ اور اسکے رسول خوب جانتے ہیں۔ لیکن ہم تو بظاہر اسکی محبت اور اسکی باتیں کرنا سوائے منافقین کے اور کسی کیساتھ نہیں دیکھتے رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ نے اس شخص پر دوزخ کی آگ کو حرام کر دیا ہے جو اقرار کرتا ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اس سے اس کا مقصود اللہ کی رضا جوئی کے علاوہ کچھ نہیں۔ (بخاری، مسلم)

"وَعِتْبَانُ" بِكَسْرِ الْعَيْنِ الْمُهْمَلَةِ وَإِسْكَانِ التَّاءِ الْمُثَنَّاةِ فَوْقُ وَبَعْدَهَا بَاءٌ مُوَحَّدَةٌ. وَ"الْخَزِيرَةُ" بِالْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ وَالزَّايِ: هِيَ دَقِيقٌ يُطْبَخُ بِشَحْمٍ. وَقَوْلُهُ: "ثَابَ رِجَالٌ" بِالثَّاءِ الْمُثَلَّثَةِ: أَيْ جَاءُوا وَاجْتَمَعُوا.

"عتبان" عین مہملہ کے کسرہ اور علامت مثناۃ من فوق کے ساتھ اس کے بعد باء موحدہ ہے۔ "خزیرۃ" خاء معجمہ اور زاء کے ساتھ اس آٹے کو کہتے ہیں۔ جو چربی میں پکایا جاتا ہے۔ "ثاب رجال" ثاء مثلثہ کے ساتھ یعنی لوگ اکٹھے ہوگئے۔

٤٢١ - وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْيٍ فَإِذَا امْرَأَةٌ مِنَ السَّبْيِ تَسْعَى إِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ أَخَذَتْهُ فَأَلْزَقَتْهُ بِبَطْنِهَا فَأَرْضَعَتْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَرَوْنَ هَذِهِ الْمَرْأَةَ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ؟ قُلْنَا: لَا وَاللهِ. فَقَالَ: "اللهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ هَذِهِ بِوَلَدِهَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عمرؓ روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ قیدی آئے ان میں سے ایک قیدی عورت دوڑتی پھر رہی تھی جب وہ کسی بچے کو دیکھتی تو اس کو اٹھا کر اپنی چھاتی سے لگالیتی اور دودھ پلانے لگتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا کیا خیال ہے؟ کیا یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں ڈال سکتی ہے ہم نے عرض کیا خدا کی قسم نہیں آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس عورت سے زیادہ رحم کرنے والا ہے جس قدر یہ عورت اپنے بچے پر شفقت کر رہی ہے (بخاری، مسلم)

٤٢٢ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَمَّا خَلَقَ اللهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِي كِتَابٍ فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ: إِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي"، وَفِي رِوَايَةٍ "غَلَبَتْ غَضَبِي" وَفِي رِوَايَةٍ "سَبَقَتْ غَضَبِي" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو اس نے (اس) کتاب میں جو اس کے پاس عرش کے اوپر ہے، لکھ دیا۔ کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہوگی اور ایک روایت میں ہے۔ میرے غضب پر غالب ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ میری رحمت میرے غضب سے سبقت لے جا چکی ہے (بخاری، مسلم)

٤٢٣ - وَعَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: جَعَلَ اللهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ [illegible] تِسْعَةً وَ

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ اللہ نے رحمت کے سو حصے بنائے اس سے ننانوے حصوں کو اپنے پاس روک رکھا ہے اور ایک حصے

تِسْعِيْنَ وَ اَنْزَلَ فِي الْاَرْضِ جُزْءًا وَّاحِدًا فَمِنْ ذٰلِكَ الْجُزْءِ يَتَرَاحَمُ الْخَلَائِقُ حَتّٰى تَرْفَعَ الدَّابَّةُ حَافِرَهَا عَنْ وَّلَدِهَا خَشْيَةَ اَنْ تُصِيْبَهٗ» وَ فِيْ رِوَايَةٍ: «اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى مِائَةَ رَحْمَةٍ اَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً وَّاحِدَةً بَيْنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ وَالْبَهَائِمِ وَ الْهَوَامِّ فَبِهَا يَتَعَاطَفُوْنَ وَ بِهَا يَتَرَاحَمُوْنَ وَ بِهَا تَعْطِفُ الْوَحْشُ عَلٰى وَلَدِهَا وَ اَخَّرَ اللّٰهُ تَعَالٰى تِسْعًا وَّتِسْعِيْنَ رَحْمَةً يَّرْحَمُ بِهَا عِبَادَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اَيْضًا مِنْ رِوَايَةِ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى مِائَةَ رَحْمَةٍ فَمِنْهَا رَحْمَةٌ يَّتَرَاحَمُ بِهَا الْخَلْقُ بَيْنَهُمْ وَ تِسْعٌ وَّ تِسْعُوْنَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ» وَ فِيْ رِوَايَةٍ «اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى خَلَقَ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِائَةَ رَحْمَةٍ كُلُّ رَحْمَةٍ طِبَاقُ مَا بَيْنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ فَجَعَلَ مِنْهَا فِي الْاَرْضِ رَحْمَةً فَبِهَا تَعْطِفُ الْوَالِدَةُ عَلٰى وَلَدِهَا وَالْوَحْشُ وَالطَّيْرُ بَعْضُهَا عَلٰى بَعْضٍ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ اَكْمَلَهَا بِهٰذِهِ الرَّحْمَةِ»

۴۲۳ - وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا يَحْكِيْ عَنْ رَّبِّهٖ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَالَ: «اَذْنَبَ عَبْدٌ ذَنْبًا فَقَالَ

کو زمین پہ اتارا پس اسی ایک حصہ سے تمام مخلوقات باہم رحم کرتی ہے. یہاں تک کہ چارپایہ جب اپنے بچے سے پاؤں کو اٹھاتا ہے. تاکہ اس کو تکلیف نہ پہنچے (اسی رحمت کی وجہ سے ہے) اور ایک روایت میں ہے. کہ اللہ کے لئے سو رحمتیں ہیں ان سے ایک رحمت کو جنوں، انسانوں، چارپایوں، کیڑوں مکوڑوں کے درمیان نازل فرمایا جس کی وجہ سے وہ ایک دوسرے سے شفقت کرتے ہیں. اور رحم کرتے ہیں. اور وحشی جانور اپنے بچوں سے محبت کرتے ہیں اور ننانوے رحمتوں کو اللہ نے (آخرت کے دن کیلئے) مؤخر کر رکھا ہے جسکے ذریعہ اپنے بندوں پر رحم فرمائے گا (بخاری ومسلم) اور امام مسلم نے اس کو سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے. کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ کے لئے سو رحمتیں ہیں. پس ان سے ایک رحمت وہ ہے جس کی وجہ سے تمام مخلوق آپس میں ایک دوسرے پر رحمت کرتی ہے. اور ننانوے رحمتیں قیامت کے دن کے لئے محفوظ ہیں. اور ایک روایت میں ہے بے شک اللہ نے جس روز آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اس نے سو رحمتوں کو پیدا فرمایا ہر رحمت زمین آسمان کے درمیان خلا کے برابر ہے. ان رحمتوں سے ایک رحمت کو زمین پر بھیجا اس کی وجہ سے ماں اپنے بچے پر شفقت کرتی ہے وحشی جانور، پرندے ایک دوسرے پر رحمت کرتے ہیں پس جب قیامت کا دن ہوگا تو اس رحمت کو بھی ان میں شامل فرما کر مکمل سو رحمتیں کر دے گا.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حکایت کرتے ہیں آپ ارشاد خداوندی بیان فرماتے تھے کہ بندہ گناہ کرتا ہے اور توبہ کرتے ہوئے کہتا ہے

اللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ فَقَالَ اللّٰہُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی أَذْنَبَ عَبْدِیْ ذَنْبًا فَعَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَیَأْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَأَذْنَبَ فَقَالَ: أَیْ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی: أَذْنَبَ عَبْدِیْ ذَنْبًا فَعَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَیَأْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَأَذْنَبَ فَقَالَ: أَیْ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی أَذْنَبَ عَبْدِیْ ذَنْبًا فَعَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَیَأْخُذُ بِالذَّنْبِ قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ فَلْیَفْعَلْ مَا شَاءَ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَقَوْلُهُ تَعَالٰی: "فَلْیَفْعَلْ مَا شَاءَ" أَیْ مَا دَامَ یَفْعَلُ ھٰکَذَا یُذْنِبُ وَیَتُوْبُ أَغْفِرُ لَهُ فَإِنَّ التَّوْبَةَ تَهْدِمُ مَا قَبْلَهَا.

۴۲۵- وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَذَهَبَ اللّٰہُ بِكُمْ وَجَاءَ بِقَوْمٍ یُذْنِبُوْنَ فَیَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰہَ تَعَالٰی فَیَغْفِرُ لَهُمْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۲۶- وَعَنْ أَبِیْ أَیُّوْبَ خَالِدِ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: "لَوْلَا أَنَّكُمْ تُذْنِبُوْنَ لَخَلَقَ اللّٰہُ خَلْقًا یُذْنِبُوْنَ فَیَسْتَغْفِرُوْنَ فَیَغْفِرُ لَهُمْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

اے اللہ میرے گناہ کو معاف فرما۔ اس پر اللہ پاک فرماتا ہے۔ میرے بندے نے گناہ کیا۔ اور اس نے معلوم کیا۔ کہ اسکا رب گناہ معاف بھی کر سکتا ہے اور پر گرفت بھی کر سکتا ہے۔ پھر دوبارہ گناہ کیا۔ اور دعا کی اے اللہ میرے گناہ کو معاف فرما اس پر اللہ نے فرمایا۔ میرے بندے نے گناہ کیا اور اس نے یقین کر لیا کہ اسکا رب گناہ معاف بھی کر سکتا ہے۔ اور گناہ پر گرفت بھی کر سکتا ہے۔ پھر گناہ کرتا ہے اور کہتا ہے اے میرے پروردگار میرے گناہ معاف فرما۔ اللہ فرماتا ہے میرے بندے نے گناہ کیا اور جان لیا کہ اسکا رب گناہوں کو معاف بھی کر سکتا ہے اور ان پر مواخذہ بھی کر سکتا ہے میں نے اپنے بندے کو معاف کر دیا وہ جو چاہے کرے۔ بخاری، مسلم) "فلیفعل ما شاء" جب تک بندہ گناہ کرتا رہے گا۔ اور توبہ کرتا رہے گا۔ میں اس کے گناہ کو معاف کرتا رہوں گا۔ اس لئے کہ توبہ پہلے تمام گناہوں کو ختم کر دیتی ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم گناہ نہیں کرو گے تو اللہ تم کو لے جائے گا اور تمہاری جگہ ان لوگوں کو لائے گا جو گناہ کریں گے اور پھر مغفرت طلب کریں گے پس اللہ ان کو معاف فرما دے گا (مسلم)

حضرت ابو ایوبؓ روایت کرتے ہیں۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے اگر تم گناہ نہیں کرو گے۔ تو اللہ ایسے لوگوں کو پیدا فرمائے گا جو گناہ کریں گے اور استغفار کریں گے اللہ ان کو معاف فرمائے گا (مسلم)

۴۲۷- وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا قُعُوْدًا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَنَا أَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِيْ نَفَرٍ فَقَامَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِ أَظْهُرِنَا فَأَبْطَأَ عَلَيْنَا فَخَشِيْنَا أَنْ يُقْتَطَعَ دُوْنَنَا فَفَزِعْنَا فَقُمْنَا فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ فَزِعَ فَخَرَجْتُ أَبْتَغِيْ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى أَتَيْتُ حَائِطًا لِلْأَنْصَارِ وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ إِلٰى قَوْلِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِذْهَبْ فَمَنْ لَقِيْتَ وَرَاءَ هٰذَا الْحَائِطِ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهُ فَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ ہم ایک جماعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے ہمارے ساتھ حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ بھی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان اُٹھے اور آپ کو ہم پر دوبارہ تشریف لانے میں دیر ہوگئی ہمیں خطرہ لاحق ہوگیا۔ کہ کہیں ہماری غیر حاضری میں آپ کو قتل نہ کر دیا جائے (اس خیال سے) ہم گھبرا کر کھڑے ہو گئے۔ اور میں سب سے پہلے گھبرا کر اٹھا۔ چنانچہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں نکلا یہاں تک کہ میں انصار کے باغ کے پاس پہنچا (اور راوی بیان کرتے ہیں۔) کہ ابوہریرہؓ نے لمبی حدیث بیان فرماتے ہوئے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ (اے ابوہریرہؓ) جاؤ اور اس باغ کے پیچھے جس شخص کو ملو اسے جنت کی بشارت دے دو۔ بشرطیکہ وہ اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس بات پر اس کا دل بھی یقین رکھتا ہو۔ (مسلم)

۴۲۸- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَا قَوْلَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ إِبْرَاهِيْمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَإِنَّهُ مِنِّيْ» الْآيَةَ وَقَوْلَ عِيْسٰى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ» فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ أُمَّتِيْ أُمَّتِيْ» وَبَكٰى فَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: «يَا جِبْرِيْلُ اذْهَبْ إِلٰى مُحَمَّدٍ وَرَبُّكَ أَعْلَمُ فَسَلْهُ مَا يُبْكِيْهِ؟» فَأَتَاهُ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں اللہ عزوجل کا فرمان پڑھا۔ کہ ابراہیم علیہ السلام نے کہا۔ اے میرے پروردگار انہوں نے بہت لوگوں کو گمراہ کیا ہے پس جو شخص میری تابع داری کرے گا۔ وہ مجھ سے ہے۔ الخ پھر حضرت عیسٰی علیہ السلام کا قول تلاوت کیا۔ کہ آپ ان کو عذاب دیں۔ تو یہ آپ کے بندے ہیں۔ اور اگر آپ ان کو معاف کر دیں گے۔ تو آپ غالب حکمت والے ہیں الخ پس آپ نے اپنے ہاتھوں کو اٹھایا۔ اور دعا کی۔ اے اللہ پاک میری اُمت کو معاف کیجئے۔ اور آپ رونے لگ گئے۔ اللہ عزوجل نے فرمایا۔ اے جبرئیلؑ۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور ان سے پوچھو۔ کہ آپ کس لئے رو رہے ہیں (اور تیرا رب خوب

جِبْرِيلُ فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا قَالَ وَهُوَ أَعْلَمُ فَقَالَ اللهُ تَعَالَى: "يَا جِبْرِيلُ اذْهَبْ إِلَى مُحَمَّدٍ فَقُلْ: إِنَّا سَنُرْضِيكَ فِي أُمَّتِكَ وَلَا نَسُوءُكَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٤٢٩ - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حِمَارٍ فَقَالَ: "يَا مُعَاذُ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللهِ عَلَى عِبَادِهِ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللهِ؟" قُلْتُ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ: "فَإِنَّ حَقَّ اللهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَحَقَّ الْعِبَادِ عَلَى اللهِ أَنْ لَا يُعَذِّبَ مَنْ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا" فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَفَلَا أُبَشِّرُ النَّاسَ؟ قَالَ: "لَا تُبَشِّرْهُمْ فَيَتَّكِلُوا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٤٣٠ - وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "الْمُسْلِمُ إِذَا سُئِلَ فِي الْقَبْرِ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ فَذَٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى {يُثَبِّتُ اللهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ}" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٤٣١ - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ

جانتا ہے) پس آپ کے پاس جبریلؑ آیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو بتا دیا جو آپ نے دعا کی تھی (اور اللہ خوب جانتا ہے)۔ تو اللہ پاک نے فرمایا۔ اے جبریل۔ تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ۔ اور ان سے کہو۔ کہ ہم آپکو آپکی امت کے بارے خوش کر دیں گے۔ اور آپکو غم میں مبتلا نہیں کریں گے (مسلم)

حضرت معاذ بن جبلؓ روایت کرتے ہیں۔ کہ میں ایک گدھے پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا آپ نے فرمایا۔ اے معاذ۔ کیا تجھے معلوم ہے۔ کہ اللہ کا اس کے بندوں پر کیا حق ہے۔ اور بندوں کا حق اللہ پر کیا ہے۔ میں نے عرض کی اللہ اور اسکے رسول خوب جانتے ہیں آپ نے فرمایا۔ اللہ کا بندوں پر حق یہ ہے کہ وہ اسکی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ اور بندوں کا حق اللہ پر یہ کہ اللہ پاک اس انسان کو عذاب میں مبتلا نہیں کرے گا جو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائے گا۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ۔ کیا میں لوگوں کو اس کی خوشخبری نہ دے دوں۔ آپ نے فرمایا۔ خوشخبری نہ دو اس لئے کہ لوگ اس پر بھروسہ کر بیٹھیں گے۔

(بخاری و مسلم)

حضرت براء بن عازبؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ مسلمان سے جب قبر میں سوال کیا جاتا ہے۔ تو وہ گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ پاک کے رسول ہیں۔ اللہ کا ارشاد ہے (مومنوں کے دلوں) کو ٹھیک اور (م پکی بات سے دنیا کی زندگی میں بھی مضبوط رکھتا ہے اور آخرت میں بھی رکھے گا۔ یہ اللہ کا ارشاد اس کے مطابق ہے۔ ۱ھ

(بخاری و مسلم)

حضرت انسؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ قریب کوئی ایک

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَالَ : إِنَّ الْكَافِرَ إِذَا عَمِلَ حَسَنَةً أُطْعِمَ بِهَا طُعْمَةً مِنَ الدُّنْيَا وَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يَدَّخِرُ لَهُ حَسَنَاتِهِ فِي الْآخِرَةِ وَيُعْقِبُهُ رِزْقًا فِي الدُّنْيَا عَلَى طَاعَتِهِ وَفِي رِوَايَةٍ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مُؤْمِنًا حَسَنَةً يُعْطَى بِهَا فِي الدُّنْيَا وَيُجْزَى بِهَا فِي الْآخِرَةِ وَأَمَّا الْكَافِرُ فَيُطْعَمُ بِحَسَنَاتِ مَا عَمِلَ لِلّٰهِ تَعَالَى فِي الدُّنْيَا حَتَّى إِذَا أَفْضَى إِلَى الْآخِرَةِ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَةٌ يُجْزَى بِهَا ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

کام کرتا ہے تو اسکی وجہ سے اسکو دنیا میں ہی مزا چکھا دیا جاتا ہے۔ اور مومن کے لئے اللہ پاک اس کی نیکیوں کا آخرت میں ذخیرہ بناتے ہیں۔ اور اس کی فرمانبرداری کی وجہ سے دنیا میں بھی رزق دیتے ہیں۔ ایک روایت میں ہے۔ بیشک اللہ کسی مومن کی نیکی کو رائیگاں نہیں کرتا دنیا میں بھی اس کو بدلہ ملتا ہے اور آخرت میں بھی اس کو اس کا بدلہ ملے گا۔ لیکن کافر ان نیکیوں کی وجہ سے جو اس نے اللہ کے لئے کی تھیں، دنیا میں رزق دیا جاتا ہے۔ اور جب وہ آخرت کی طرف جائے گا۔ تو اسکے پاس کوئی نیکی ایسی نہیں ہو گی۔ کہ جس کا اسے بدلہ دیا جائے گا۔

(مسلم)

۴۳۲ - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ كَمَثَلِ نَهْرٍ جَارٍ غَمْرٍ عَلَى بَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

"الْغَمْرُ" : اَلْكَثِيْرُ ۔

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچوں نمازوں کے ادا کرنے والے کی مثال اس بڑی نہر کی طرح ہے۔ جو تم میں سے کسی ایک کے دروازے پر جاری ہو اور وہ روزانہ پانچ دفعہ اس میں نہاتا

ہے۔ (مسلم)

غمر سے مراد زیادہ پانی والی نہر۔

۴۳۳ - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ فَيَقُوْمُ عَلَى جَنَازَتِهِ أَرْبَعُوْنَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُوْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا إِلَّا شَفَّعَهُمُ اللّٰهُ فِيْهِ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے۔ کہ جو مسلمان مر جاتا ہے اور اس کے جنازے میں ۴۰ آدمی شریک ہوتے ہیں۔ جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ جانتے ہوں۔ تو اللہ پاک اس میت کے بارے میں ان کی سفارش کو قبول فرمائے گا۔

(مسلم)

۴۳۴ - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی کریمؐ کے ساتھ ۴۰ انسان ایک خیمہ میں تھے۔ آپ نے فرمایا۔ کیا تم اس بات پر راضی ہو۔ کہ تم تمام جنت والوں

فِي قُبَّةٍ نَحْوًا مِنْ أَرْبَعِينَ فَقَالَ: "أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟" قُلْنَا: نَعَمْ. قَالَ: "أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟" قُلْنَا: نَعَمْ. قَالَ: "وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَذَلِكَ أَنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ وَمَا أَنْتُمْ فِي أَهْلِ الشِّرْكِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ أَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَحْمَرِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٤٢٥ - وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ دَفَعَ اللَّهُ إِلَى كُلِّ مُسْلِمٍ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا فَيَقُولُ هَذَا فِكَاكُكَ مِنَ النَّارِ" وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَاسٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِذُنُوبٍ أَمْثَالِ الْجِبَالِ يَغْفِرُهَا اللَّهُ لَهُمْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قَوْلُهُ: "دَفَعَ إِلَى كُلِّ مُسْلِمٍ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا فَيَقُولُ هَذَا فِكَاكُكَ مِنَ النَّارِ" مَعْنَاهُ مَا جَاءَ فِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ "لِكُلِّ أَحَدٍ مَنْزِلٌ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْزِلٌ فِي النَّارِ فَالْمُؤْمِنُ إِذَا دَخَلَ

میں ایک چوتھائی ہو ہم نے عرض کیا۔ جی ہاں۔ (ہم راضی ہیں۔) آپ نے فرمایا کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ تم تمام اہل جنت میں ایک تہائی ہو ہم نے عرض کیا۔ جی ہاں ہم راضی ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ تم تمام اہل جنت سے نصف ہو گے۔ اور یہ اس طرح ہے کہ جنت میں مسلمان کے سوا کوئی داخل نہ ہوگا اور تمہاری مثال مشرکین کے مقابلے میں اس سفید بال کی طرح ہے۔ جو سیاہ رنگ والے بیل کے چمڑے میں ہوتا ہے یا اس سیاہ بال کی طرح جو سرخ رنگ کے بیل کے چمڑے میں ہوتا ہے (مسلم، بخاری)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب قیامت کا دن ہوگا۔ تو اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو ایک یہودی یا عیسائی دیکر فرمائے گا۔ کہ دوزخ سے تیرا نجات حاصل کرنا اس کے بدلے میں ہے اور ایک روایت میں ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان قیامت کے دن پہاڑوں جیسے گناہوں کو لے کر آئیں گے لیکن اللہ انکو معاف کر دے گا۔ (مسلم)

دَفَعَ إِلَى كُلِّ مُسْلِمٍ الخ اس کا مطلب ابو ہریرہ کی حدیث سے واضح ہو رہا ہے کہ ہر آدمی کے لئے ایک مقام جنت میں ہے اور ایک جہنم میں ہے۔ پس ایماندار انسان جب جنت میں داخل ہو جائے گا۔ تو کافر اس کی جگہ دوزخ میں چلا جائے گا۔ اس لئے کہ وہ اپنے

الْجَنَّةَ خَلَفَهُ الْكَافِرُ فِي النَّارِ لِأَنَّهُ مُسْتَحِقٌّ لِذٰلِكَ بِكُفْرِهِ " وَمَعْنٰى " فِكَاكُكَ " اِنَّكَ كُنْتَ مُعَرَّضًا لِدُخُوْلِ النَّارِ وَهٰذَا فِكَاكُكَ لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدَّرَ لِلنَّارِ عَدَدًا يَمْلَؤُهَا فَاِذَا دَخَلَهَا الْكُفَّارُ بِذُنُوْبِهِمْ وَكُفْرِهِمْ صَارُوْا فِيْ مَعْنَى الْفِكَاكِ لِلْمُسْلِمِيْنَ ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ۔

کفر کی وجہ سے اس کا مستحق ہے۔ "فکاکک" بے شک تو دوزخ میں داخل کرنے کیلئے پیش کیا گیا۔ پس یہ تمہارا دوزخ سے فدیہ ہے اس لئے کہ اللہ تعالےٰ نے دوزخ کیلئے ایک تعداد مقرر فرمائی ہے۔ کہ جن سے اس کو بھرے گا۔ تو جب کفار اپنے گناہوں اور کفر کی وجہ سے دوزخ میں داخل ہوں گے تو وہ مسلمانوں کیلئے ایک طرح کا فدیہ بنیں گے۔ واللہ اعلم

۴۳۶۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : " يُدْنَى الْمُؤْمِنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ رَبِّهِ حَتّٰى يَضَعَ كَنَفَهُ عَلَيْهِ فَيُقَرِّرُهُ بِذُنُوْبِهِ فَيَقُوْلُ : اَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا ؟ فَيَقُوْلُ رَبِّ اَعْرِفُ قَالَ : فَاِنِّيْ قَدْ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَاَنَا اَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ فَيُعْطٰى صَحِيْفَةَ حَسَنَاتِهِ " مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

" كَنَفُهُ " سَتْرُهُ وَرَحْمَتُهُ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ فرماتے تھے: مومن قیامت کے دن اپنے پروردگار سے قریب ہوگا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ اپنے رحمت کے پہلو کو اس پر رکھیں گے۔ اور اس سے اسکے گناہوں کا اقرار کرائیں گے۔ پس اللہ فرمائے گا کیا تم اپنے فلاں گناہ کو پہچانتے ہو وہ کہے گا۔ اے میرے پروردگار میں پہچانتا ہوں۔ اللہ فرمائیگا۔ میں نے تیرے ان گناہوں پر دنیا میں پردہ ڈالا۔ اور میں آج بھی تیرے ان گناہوں کو معاف کرتا ہوں پس اسکو اسکی نیکیوں کا اعمال نامہ دیا جائیگا۔ (بخاری، مسلم)

"کنفہ" اس کا پردہ اور اسکی رحمت۔

۴۳۷۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اَصَابَ مِنِ امْرَاَةٍ قُبْلَةً فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى " وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ " فَقَالَ الرَّجُلُ : اَلِيْ هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لِجَمِيْعِ اُمَّتِيْ كُلِّهِمْ ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے ایک عورت کا بوسہ لے لیا۔ پھر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا۔ اور آپ کو بتایا۔ اللہ تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرما دیں اور دن کے دونوں سروں یعنی (صبح اور شام کے اوقات) میں اور رات کی چند (پہلی) ساعات میں نماز پڑھا کرو۔ بلا شک نہیں۔ کہ نیکیاں گناہوں کو دور کر دیتی ہیں۔ پس کہ اس آدمی نے کہا یا رسول اللہ۔ کیا صرف میرے لئے یہ حکم ہے۔ آپ نے فرمایا میری تمام امت کے لئے ہے۔ (بخاری و مسلم)

۴۳۸ - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ وَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْ فِيَّ كِتَابَ اللّٰهِ. قَالَ: هَلْ حَضَرْتَ مَعَنَا الصَّلٰوةَ؟ قَالَ: نَعَمْ: قَالَ: قَدْ غُفِرَ لَكَ ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَقَوْلُهُ « أَصَبْتُ حَدًّا » مَعْنَاهُ مَعْصِيَةً تُوْجِبُ التَّعْزِيْرَ وَلَيْسَ الْمُرَادُ الْحَدَّ الشَّرْعِيَّ الْحَقِيْقِيَّ كَحَدِّ الزِّنَا وَالْخَمْرِ وَغَيْرِهِمَا فَإِنَّ هٰذِهِ الْحُدُوْدَ لَا تَسْقُطُ بِالصَّلٰوةِ وَلَا يَجُوْزُ لِلْإِمَامِ تَرْكُهَا.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا یا رسول اللہ میں حد کے کام کو پہنچا ہوں۔ لہٰذا مجھ پر حد قائم کریں۔ اسی اثنا میں نماز کا وقت ہو چکا تھا۔ اس آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی جب نماز ختم ہو چکی تو اسی آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ میں حد کے کام کو پہنچا ہوں مجھ پر اللہ کی کتاب کا حکم نافذ فرمائیں آپ نے فرمایا کیا تو ہمارے ساتھ نماز میں موجود تھا اس نے کہا۔ جی ہاں فرمایا تجھے معاف کر دیا گیا۔

(بخاری، مسلم)

"اصبت حداً" مجھ سے ایسا گناہ سرزد ہوا ہے جو قابل تعزیر ہے ورنہ یہاں حد سے مراد حد شرعی حقیقی نہیں ہے جیسے زنا کی حد یا شراب پینے وغیرہ کی حد اس لئے کہ یہ حدود نماز پڑھنے سے ساقط نہیں ہوا کرتیں اور نہ ہی کسی حاکم کے لیے اس کو چھوڑنا جائز ہے

۴۳۹ - وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: « إِنَّ اللّٰهَ لَيَرْضٰى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

« الْأَكْلَةُ » بِفَتْحِ الْهَمْزَةِ وَهِيَ الْمَرَّةُ الْوَاحِدَةُ مِنَ الْأَكْلِ كَالْغَدْوَةِ وَالْعَشْوَةِ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک اللہ اس بندہ سے راضی ہوتا ہے۔ جو کھانا تناول کرتا ہے تو الحمد للہ کہتا ہے یا پانی پیتا ہے تو الحمد للہ کہتا ہے (مسلم)

"الاکلۃ" ہمزہ کے زبر کے ساتھ ایک دفعہ کے کھانے کو کہتے ہیں مثلاً صبح کا کھانا اور شام کا کھانا واللہ اعلم۔

۴۴۰ - وَعَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: « إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَبْسُطُ يَدَهُ بِاللَّيْلِ لِيَتُوْبَ مُسِيْءُ النَّهَارِ وَيَبْسُطُ يَدَهُ بِالنَّهَارِ لِيَتُوْبَ مُسِيْءُ

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ رات کے وقت اپنے ہاتھ کو پھیلاتا ہے تاکہ دن بھر گناہ کرنے والے توبہ کریں اور دن کو اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ رات بھر گناہ کرنے والے توبہ کر لیں اور یہ سلسلہ قائم

اللَّيْلِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ
مَغْرِبِهَا» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۳۸- وَعَنْ أَبِي نَجِيحٍ عَمْرِو
ابْنِ عَبَسَةَ - بِفَتْحِ الْعَيْنِ وَالْبَاءِ -
السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ
وَأَنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَظُنُّ أَنَّ
النَّاسَ عَلَى ضَلَالَةٍ وَأَنَّهُمْ لَيْسُوا
عَلَى شَيْءٍ وَهُمْ يَعْبُدُونَ الْأَوْثَانَ
فَسَمِعْتُ بِرَجُلٍ بِمَكَّةَ يُخْبِرُ أَخْبَارًا
فَقَعَدْتُ عَلَى رَاحِلَتِي فَقَدِمْتُ عَلَيْهِ
فَإِذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مُسْتَخْفِيًا جُرَآءُ عَلَيْهِ قَوْمُهُ،
فَتَلَطَّفْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَيْهِ بِمَكَّةَ
فَقُلْتُ لَهُ: مَا أَنْتَ؟ قَالَ: «أَنَا نَبِيٌّ»
قُلْتُ: وَمَا نَبِيٌّ؟ قَالَ: «أَرْسَلَنِي
اللهُ» قُلْتُ: بِأَيِّ شَيْءٍ أَرْسَلَكَ؟ قَالَ
«أَرْسَلَنِي بِصِلَةِ الْأَرْحَامِ وَكَسْرِ
الْأَوْثَانِ وَأَنْ يُوَحَّدَ اللهُ لَا
يُشْرَكُ بِهِ شَيْءٌ»، قُلْتُ فَمَنْ مَعَكَ
عَلَى هٰذَا؟ قَالَ: «حُرٌّ وَعَبْدٌ»
وَمَعَهُ يَوْمَئِذٍ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ
رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَقُلْتُ: إِنِّي مُتَّبِعُكَ
قَالَ: «إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ ذٰلِكَ
يَوْمَكَ هٰذَا أَلَا تَرَى حَالِي وَحَالَ
النَّاسِ؟ وَلٰكِنِ ارْجِعْ إِلَى أَهْلِكَ
فَإِذَا سَمِعْتَ بِي قَدْ ظَهَرْتُ فَأْتِنِي»
قَالَ: فَذَهَبْتُ إِلَى أَهْلِي وَقَدِمَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْمَدِينَةَ وَكُنْتُ فِي أَهْلِي فَجَعَلْتُ

رہے گا) جب تک کہ سورج مغرب کی طرف سے
طلوع نہ کرے۔ (مسلم)

حضرت ابو نجیح عمرو بن عبسۃ السلمی (عین اور
باء کے زبر کے ساتھ) بیان کرتے ہیں میں دور جاہلیت
میں سمجھتا تھا کہ لوگ گمراہی پر ہیں چونکہ وہ بتوں کی پوجا
کرتے تھے اسلئے (میرے نزدیک) وہ صحیح دین پر
نہ تھے چنانچہ میں نے سنا کہ مکہ میں ایک آدمی ہے جو لوگوں
کو (نئی نئی) خبریں دیتا ہے اپنی سواری پر سوار ہو کر اس
کے پاس گیا (تو میں کیا دیکھتا ہوں) کہ وہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ہیں چھپ چھپ کر رہتے ہیں اور اس کی قوم
ان کی مخالفت میں دلیر ہے بلطائف الحیل تک ان کی
خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کیا آپ کون ہیں؟ آپ
نے فرمایا میں نبی ہوں میں نے عرض کیا۔ نبی کسے کہتے
ہیں؟ آپ نے فرمایا مجھے اللہ نے رسول بنا کر بھیجا ہے
میں نے عرض کیا کیا چیز دے کر بھیجا ہے؟ آپ نے
فرمایا۔ مجھے صلہ رحمی کرنے اور بتوں کو توڑنے کے لئے
بھیجا ہے۔ نیز اس لئے کہ اللہ کو ایک سمجھا جائے اس
کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا جائے میں نے عرض کیا
اس دین پر آپ کے ساتھی کون ہیں؟ فرمایا ایک آزاد
ایک غلام (ان دنوں ابھی تک حضرت ابوبکرؓ اور حضرت
بلالؓ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے تھے) میں نے
عرض کیا میں آپ کا تابعدار ہوں آپ نے فرمایا ان حالات
میں آپ کیلئے میری تابعداری کرنا مشکل ہے لوگوں
کا میرے ساتھ جو طرز عمل ہے وہ آپ کے سامنے ہے ابھی
آپ واپس اپنے گھر چلے جائیں جب آپ سنیں کہ مجھے
غلبہ حاصل ہو چکا ہے تو میرے پاس آجانا وہ بیان کرتا ہے
کہ میں اپنے گھر چلا گیا اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
(ہجرت فرما کر) مدینہ تشریف لے گئے تو ابھی تک میں گھر
میں ہی تھا اور آپ کے بارے خبریں معلوم کرتا رہتا تھا

أَتَخَبَّرُ الْأَخْبَارَ وَأَسْأَلُ النَّاسَ حِيْنَ
قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ حَتّٰى قَدِمَ نَفَرٌ مِنْ أَهْلِ
الْمَدِيْنَةِ فَقُلْتُ مَا فَعَلَ هٰذَا الرَّجُلُ
الَّذِيْ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ؟ فَقَالُوا النَّاسُ
إِلَيْهِ سِرَاعٌ وَقَدْ أَرَادَ قَوْمُهُ قَتْلَهُ
فَلَمْ يَسْتَطِيْعُوْا ذٰلِكَ فَقَدِمْتُ
الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَتَعْرِفُنِيْ قَالَ: نَعَمْ
أَنْتَ الَّذِيْ لَقِيْتَنِيْ بِمَكَّةَ " قَالَ
فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَخْبِرْنِيْ عَمَّا
عَلَّمَكَ اللّٰهُ وَأَجْهَلُهُ أَخْبِرْنِيْ عَنِ
الصَّلٰوةِ؟ قَالَ صَلِّ صَلٰوةَ الصُّبْحِ
ثُمَّ اقْصُرْ عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى
تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ قِيْدَ رُمْحٍ فَإِنَّهَا
تَطْلُعُ حِيْنَ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ
شَيْطَانٍ وَحِيْنَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا
الْكُفَّارُ، ثُمَّ صَلِّ فَإِنَّ الصَّلٰوةَ
مَشْهُوْدَةٌ مَحْضُوْرَةٌ حَتّٰى
يَسْتَقِلَّ الظِّلُّ بِالرُّمْحِ ثُمَّ اقْصُرْ
عَنِ الصَّلٰوةِ فَإِنَّهُ حِيْنَئِذٍ تُسْجَرُ
جَهَنَّمُ فَإِذَا أَقْبَلَ الْفَيْءُ فَصَلِّ
فَإِنَّ الصَّلٰوةَ مَشْهُوْدَةٌ مَحْضُوْرَةٌ
حَتّٰى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ، ثُمَّ اقْصُرْ
عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ
فَإِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ
وَحِيْنَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ" قَالَ
فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَالْوُضُوْءُ
حَدِّثْنِيْ عَنْهُ؟ فَقَالَ: "مَا مِنْكُمْ
رَجُلٌ يُقَرِّبُ وَضُوْءَهُ فَيَتَمَضْمَضُ

سے پوچھتا رہتا یہاں تک کہ میرے اصل سے ایک جماعت مدینہ گئی دواپسی پر) میں نے ان سے پوچھا اُس آدمی کا کیا حال ہے جو مدینہ میں آیا ہوا ہے تو انہوں نے جواب دیا۔ لوگ تیزی کے ساتھ اس کی طرف جا رہے ہیں اسکی قوم نے اس کے قتل کرنے کا منصوبہ بنایا تھا لیکن وہ اسے قتل نہ کر سکے پس میں مدینہ آیا آپ کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے پہچانتے ہیں ہ فرمایا ہاں تو وہی انسان ہے جو مجھے مکہ میں ملا تھا۔ پس میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ مجھ کو وہ باتیں بتلائیں جو اللہ نے آپ کو سکھلائی ہیں۔ اور میں ان باتوں کو نہیں جانتا مجھ کو نماز کے بارے بتائیں فرمایا صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد جب تک سورج ایک نیزے کے برابر نہ ہو جائے نماز ادا کرنے سے رکو اس لئے کہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اور اس وقت کافر اس کو سجدہ کرتے ہیں اسکے بعد نماز پڑھو اس لئے کہ نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور نماز پڑھنے والوں کے گواہ بنتے ہیں یہاں تک کہ نیزے کا سایہ تقریباً رہے (یعنی نصف النہار کے وقت) تو اسوقت بھی نماز پڑھنے سے رکو کیونکہ اس وقت جہنم زیادہ بھڑک رہی ہوتی ہے جب سایہ ڈھل جائے تو نماز پڑھو اس لئے کہ نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور نماز پڑھنے والوں کے گواہ بنتے ہیں یہاں تک کہ تو عصر کی نماز ادا کرے پھر سورج کے غروب ہونے تک نماز پڑھنے سے رک جا۔ یہاں تک کہ سورج ڈوب جائے اس لئے کہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان ڈوبتا ہے اور اس وقت کافر اس کو سجدہ کرتے ہیں۔ راوی نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا۔ اے اللہ کے نبی مجھے وضو کے بارے کچھ بتائیں۔ فرمایا تم میں سے جو آدمی وضو کا پانی قریب کرتا ہے کلی کرتا ہے ناک میں پانی ڈالتا ہے اور ناک صاف

وَيَسْتَنْشِقُ فَيَنْتَثِرُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهِ وَفِيهِ وَخَيَاشِيمِهِ، ثُمَّ إِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ كَمَا أَمَرَهُ اللّٰهُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهِ مِنْ أَطْرَافِ لِحْيَتِهِ مَعَ الْمَاءِ، ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا يَدَيْهِ مِنْ أَنَامِلِهِ مَعَ الْمَاءِ، ثُمَّ يَمْسَحُ رَأْسَهُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رَأْسِهِ مِنْ أَطْرَافِ شَعْرِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ أَنَامِلِهِ مَعَ الْمَاءِ. فَإِنْ هُوَ قَامَ فَصَلَّى فَحَمِدَ اللّٰهَ تَعَالَى وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَمَجَّدَهُ بِالَّذِي هُوَ لَهُ أَهْلٌ وَفَرَّغَ قَلْبَهُ لِلّٰهِ تَعَالَى إِلَّا انْصَرَفَ مِنْ خَطِيئَتِهِ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ»

فَحَدَّثَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ أَبَا أُمَامَةَ صَاحِبَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ أَبُو أُمَامَةَ يَا عَمْرُو بْنَ عَبَسَةَ انْظُرْ مَا تَقُولُ فِي مَقَامٍ وَاحِدٍ يُعْطَى هٰذَا الرَّجُلُ فَقَالَ عَمْرٌو: يَا أَبَا أُمَامَةَ لَقَدْ كَبِرَتْ سِنِّي وَرَقَّ عَظْمِي وَاقْتَرَبَ أَجَلِي وَمَا بِي حَاجَةٌ أَنْ أَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ تَعَالَى وَلَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ لَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا حَتَّى عَدَّ سَبْعَ مَرَّاتٍ

کرتا ہے تو اس کے چہرے۔ منہ، ناک کے گناہ گر جاتے ہیں۔ پھر جب چہرہ دھوتا ہے (جس طرح اللہ نے حکم دیا ہے) تو چہرے کے گناہ داڑھی کے کناروں سے پانی کے گرنے کے ساتھ گر جاتے ہیں پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک دھوتا ہے تو اس کے دونوں ہاتھوں کے گناہ اس کی انگلیوں سے پانی کے ساتھ گر جاتے ہیں۔ پھر اپنے سر کا مسح کرتا ہے۔ تو اس کے سر کے گناہ اس کے بالوں کے کناروں سے پانی کے ساتھ گر جاتے ہیں۔ پھر اپنے دونوں پاؤں کو ٹخنوں تک دھوتا ہے۔ تو اس کے دونوں پاؤں کے گناہ اس کی انگلیوں سے پانی کے ساتھ نکل جاتے ہیں۔ پس جب وہ نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہوتا ہے۔ اللہ تعالٰے کی حمد و ثنا کرتا ہے۔ اور اس کی بزرگی بیان کرتا ہے جس طرح کہ اس کی شان کے لائق ہے۔ اور اپنے دل اللہ کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ تو وہ اپنے گناہوں سے اس طرح باہر نکل آتا ہے جیسا کہ وہ ماں کے پیٹ سے پیدائش کے دن تھا۔

عمرو بن عبسہ نے جب یہ حدیث ابو امامہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی سے بیان کی تو ابو امامہ نے کہا۔ کہ اے عمرو بن عبسہ خیال کر۔ ایک ہی وقت میں تو ان باتوں کو بیان کر رہا ہے۔ کہ ایک آدمی کے اتنے اتنے گناہ دور ہو جائیں گے۔ عمرو نے کہا۔ اے ابو امامہ میں بوڑھا ہو چکا ہوں۔ اور میری ہڈیاں کمزور ہو گئیں ہیں۔ اور میری موت کا وقت قریب آچکا ہے۔ اور مجھے کچھ حاجت نہیں۔ کہ میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولوں۔ اگر میں نے اس حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک بار یا دو بار۔ یا تین بار یہاں تک کہ سات بار سنا نہ ہوتا تو اس حدیث کو میں کبھی بیان نہ کرتا لیکن میں نے آپ سے یہ حدیث اس سے

مَا حَدَّثْتُ أَبَدًا بِهِ وَلٰكِنِّي سَمِعْتُهُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ ـ

قَوْلُهُ " جُرَءَآءُ عَلَيْهِ قَوْمُهُ " هُوَ بِجِيْمٍ مَضْمُوْمَةٍ وَبِالْمَدِّ عَلٰى وَزْنِ عُلَمَاءَ : أَيْ جَاسِرُوْنَ مُسْتَطِيْلُوْنَ غَيْرُ هَائِبِيْنَ ، هٰذِهِ الرِّوَايَةُ الْمَشْهُوْرَةُ ، وَرَوَاهُ الْحُمَيْدِيُّ وَغَيْرُهُ حِرَاءٌ بِكَسْرِ الْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ وَقَالَ مَعْنَاهُ : غِضَابٌ ذَوُوْ غَمٍّ وَهَمٍّ قَدْ عِيْلَ صَبْرُهُمْ بِهِ حَتّٰى أَثَّرَ فِيْ أَجْسَامِهِمْ مِنْ قَوْلِهِمْ : حَرِيَ جِسْمُهُ يَحْرٰى إِذَا نَقَصَ مِنْ أَلَمٍ أَوْ غَمٍّ وَنَحْوِهِ وَالصَّحِيْحُ أَنَّهُ بِالْجِيْمِ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ " أَيْ نَاحِيَتَيْ رَأْسِهِ وَالْمُرَادُ التَّمْثِيْلُ مَعْنَاهُ أَنَّهُ حِيْنَئِذٍ يَتَحَرَّكُ الشَّيْطَانُ وَشِيْعَتُهُ وَيَتَسَلَّطُوْنَ ـ وَقَوْلُهُ يُقَرِّبُ وَضُوْءَهُ مَعْنَاهُ يُحْضِرُ الْمَاءَ الَّذِيْ يَتَوَضَّأُ بِهِ ـ وَقَوْلُهُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا " هُوَ بِالْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ أَيْ سَقَطَتْ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ جَرَتْ " بِالْجِيْمِ وَالصَّحِيْحُ بِالْخَاءِ وَهُوَ رِوَايَةُ الْجُمْهُوْرِ وَقَوْلُهُ فَيَنْتَثِرُ أَيْ يَسْتَخْرِجُ مَا فِيْ أَنْفِهِ مِنْ أَذًى ـ وَالنَّثْرَةُ : طَرَفُ الْأَنْفِ

۲۲۳ ـ وَعَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ

بھی زیادہ بار سنی ہے۔

(مسلم)

"جرءاء علیہ قومہ" جیم مضموم اور مد کے ساتھ علماء کے وزن پر ہے یعنی وہ لوگ جو دلیر ہیں بے خوف ہیں۔ یہی روایت مشہور ہے۔ اور حمیدی وغیرہ نے (حراء) حاء مہملہ کے کسرہ کے ساتھ نقل کیا ہے۔ اور بیان کیا کہ اس کا معنی غصہ والے غم والے ہیں۔ کہ جن کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے۔ یہاں تک کہ ان کے جسموں میں ان کی باتوں کا اثر ہو گیا ہے۔

"حری جسمہ یحری" جب کسی انسان میں تکلیف یا غم کی وجہ سے نقص آ جائے۔ لیکن صحیح قول یہ ہے کہ یہ لفظ جیم کے ساتھ ہے۔

"بین قرنی شیطان" یعنی شیطان کے سر کے دونوں کناروں کے درمیان اور مقصد تمثیل ہے مطلب یہ ہے کہ اس وقت شیطان اور اس کے رفقاء حرکت کرتے ہیں۔ اور تسلط اختیار کرتے ہیں۔

"یقرب وضوءہ" وضو کے پانی کو قریب کرے۔

"الا خرت خطایا" یہ لفظ خا معجمہ کے ساتھ ہے۔ یعنی ساقط ہو جاتے ہیں۔ اور بعض راویوں نے اس لفظ کو جرت جیم کے ساتھ روایت کیا ہے لیکن صحیح روایت خاء کے ساتھ ہے اور یہ روایت جمہور محدثین کی ہے "فینتثر" یعنی اپنے ناک کی گندگی کو نکالتا ہے۔

"والنثرۃ" ناک کے کنارے کو کہتے ہیں۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا۔ جب اللہ تعالیٰ کسی امت پر رحمت کرنے کا ارادہ فرماتے ہیں۔ تو امت سے پہلے

تَعَالَى رَحْمَةَ أُمَّةٍ قَبَضَ نَبِيَّهَا قَبْلَهَا فَجَعَلَهُ لَهَا فَرَطًا وَسَلَفًا بَيْنَ يَدَيْهَا وَإِذَا أَرَادَ هَلَكَةَ أُمَّةٍ عَذَّبَهَا وَنَبِيُّهَا حَيٌّ فَأَهْلَكَهَا وَهُوَ حَيٌّ يَنْظُرُ فَأَقَرَّ عَيْنَهُ بِهَلَاكِهَا حِينَ كَذَّبُوهُ وَعَصَوْا أَمْرَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

اس کے نبی کی روح کو قبض فرماتے ہیں پس اس نبی کو ان کیلئے پیش خیمہ منتظم ان سے پہلے بھیج دیتے ہیں۔ اور جب کسی اُمت کی بربادی کا ارادہ کرتے ہیں۔ تو نبی کی زندگی میں ہی اس کو عذاب میں مبتلا کرتے ہیں اور نبی زندہ ہوتا ہے۔ ان کی تباہی اور بربادی کو دیکھ رہا ہوتا ہے اور ان کی تباہی سے اس کی آنکھوں کو ٹھنڈک نصیب ہوتی ہے اس لئے کہ یہ لوگ نبی کو جھٹلاتے رہے۔ اور اس کے حکم کی نافرمانی کرتے رہے (مسلم)

(۵۲)

بَابُ فَضْلِ الرَّجَاءِ

اللہ تعالیٰ سے اچھی اُمیدیں وابستہ رکھنے کی فضیلت

(۱۵۶) قَالَ اللهُ تَعَالَى إِخْبَارًا عَنِ الْعَبْدِ الصَّالِحِ «وَأُفَوِّضُ أَمْرِي إِلَى اللهِ إِنَّ اللهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ. فَوَقَاهُ اللهُ سَيِّئَاتِ مَا مَكَرُوا»

اللہ پاک ایک نیک انسان کے قول کو نقل فرماتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔ اور میں اپنا کام خدا کے سپرد کرتا ہوں بے شک خدا بندوں کو دیکھنے والا ہے۔ غرض خدا نے موسیٰ علیہ السلام کو ان لوگوں کی تدبیروں کی برائیوں سے محفوظ رکھا۔

۴۴۳ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ حَيْثُ يَذْكُرُنِي وَاللهِ لَلهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ يَجِدُ ضَالَّتَهُ بِالْفَلَاةِ وَمَنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا. وَمَنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا، وَإِذَا أَقْبَلَ إِلَيَّ يَمْشِي أَقْبَلْتُ إِلَيْهِ أُهَرْوِلُ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ إِحْدَى رِوَايَاتِ مُسْلِمٍ وَتَقَدَّمَ شَرْحُهُ فِي الْبَابِ قَبْلَهُ. وَرُوِيَ فِي الصَّحِيحَيْنِ: «وَأَنَا مَعَهُ حِينَ يَذْكُرُنِي» بِالنُّونِ وَفِي هٰذِهِ الرِّوَايَةِ «حَيْثُ» بِالثَّاءِ وَكِلَاهُمَا صَحِيحٌ.

حضرت ابو ہریرہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں جیسا وہ گمان میرے ساتھ کرے۔ اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جس جگہ بھی وہ مجھ کو یاد کرتا ہے۔ خدا کی قسم اللہ پاک اپنے بندے کی توبہ کرنے پر اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے۔ جو جنگل میں اپنی گمشدہ چیز کو پا لینے کے بعد خوش ہوتا ہے۔ اور جو شخص ایک بالشت مجھ سے قریب ہوتا ہے۔ میں اس سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہوں اور جو شخص میری طرف ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے۔ تو میں اس کے دو ہاتھ قریب ہوتا ہوں۔ اور جب وہ آہستہ آہستہ میری طرف چل کر آتا ہے۔ میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں (بخاری مسلم) اور یہ الفاظ مسلم کی روایات میں ایک روایت کے ہیں اور اس کی تشریح اس سے پہلے باب میں گزر چکی ہے اور صحیحین کی روایت میں حیث کی جگہ پر حین کا لفظ منقول ہے۔ اور دونوں صحیح ہیں۔

٤٤٤ - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِثَلَاثَةِ أَيَّامٍ يَقُوْلُ: «لَا يَمُوْتَنَّ أَحَدُكُمْ إِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے تین دن پہلے آپ سے سنا فرماتے تھے۔ تم میں سے کسی پر موت نہ آئے مگر وہ اللہ کے بارے اچھا ظن رکھتا ہو۔

(مسلم)

٤٤٥ - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ عَلَى مَا كَانَ مِنْكَ وَلَا أُبَالِي، يَا ابْنَ آدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوْبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ، يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ لَوْ أَتَيْتَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيْتَنِي لَا تُشْرِكُ بِي شَيْئًا لَأَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ: وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ،

«عَنَانُ السَّمَاءِ» بِفَتْحِ الْعَيْنِ قِيْلَ هُوَ مَا عَنَّ لَكَ مِنْهَا أَيْ ظَهَرَ إِذَا رَفَعْتَ رَأْسَكَ - وَقِيْلَ: هُوَ السَّحَابُ - وَ«قُرَابُ الْأَرْضِ» بِضَمِّ الْقَافِ وَقِيْلَ بِكَسْرِهَا وَالضَّمُّ أَصَحُّ وَأَشْهَرُ وَهُوَ: مَا يُقَارِبُ مِلْأَهَا، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے آدم کے بیٹے! تو نے مجھ سے جو مانگا۔ اور مجھ سے امیدیں وابستہ کیں میں نے تجھے معاف کر دیا خواہ جیسے بھی گناہ تجھ سے سرزد ہو جاتے مجھے اس کی کچھ پرواہ نہیں۔ اے آدم کے بیٹے! اگر تیرے گناہ آسمان کے کناروں تک پہنچ جائیں پھر تو مجھ سے معافی کا خواستگار ہو جائے تو میں تجھے معاف کر دوں گا۔ اے آدم کے بیٹے! اگر تو زمین کے بھرنے کے برابر گناہ لیکر آئے لیکن میرے ساتھ شریک نہ بناتا ہو تو میں زمین کے بھرنے کے بقدر مغفرت کے ساتھ تجھے ملوں گا (ترمذی) حدیث حسن ہے۔

«عنان السماء» عین کے فتح کے ساتھ کہا گیا جو چیز تیرے سامنے ہے۔ جب تو سر کو اٹھائے بعض نے کہا بادل مراد ہیں۔

«قراب الارض» قاف کے پیش کے ساتھ بعض نے کسرہ بیان کیا۔ لیکن پیش زیادہ صحیح اور مشہور ہے وہ چیز جو اس کے بھرنے کے قریب ہو۔ واللہ اعلم۔

بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ (۵۳) خوف امید دونوں کو ایکساتھ جمع رکھنے کا بیان

اِعْلَمْ اَنَّ الْمُخْتَارَ لِلْعَبْدِ فِي حَالِ صِحَّتِهٖ اَنْ يَّكُوْنَ خَائِفًا رَاجِيًا وَيَكُوْنَ خَوْفُهٗ وَرَجَاؤُهٗ سَوَاءً وَفِي حَالِ الْمَرَضِ يُمَحَّضُ الرَّجَاءُ - وَقَوَاعِدُ الشَّرْعِ مِنْ نُصُوْصِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ مُتَظَاهِرَةٌ عَلٰى ذٰلِكَ ؛

انسان کے لئے حالت صحت میں پسندیدہ بات یہ ہے کہ وہ اللہ کا ڈر اور اس سے امید دونوں کو ایک ساتھ رکھے اور حالت مرض میں خالص امید کو جمع خاطر رکھے کتاب و سنت وغیرہ کے نصوص سے شرعی قواعد اس پر واضح دلالت کر رہے ہیں۔

(۱۵۷) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى[1] «فَلَا يَأْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخَاسِرُوْنَ»

ارشاد خداوندی ہے: پس اللہ کے داؤں سے وہی لوگ نڈر ہوتے ہیں جو خسارہ پانے والے ہیں[1]

(۱۵۸) وَقَالَ تَعَالٰى[2] «اِنَّهٗ لَا يَيْأَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُوْنَ»

نیز فرمایا: خدا کی رحمت سے بے ایمان لوگ ناامید ہوا کرتے ہیں[2]

(۱۵۹) وَقَالَ تَعَالٰى[3] «يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ»

نیز فرمایا: جس دن بہت سے منہ سفید ہوں گے۔ اور بہت سے سیاہ[3]

(۱۶۰) وَقَالَ تَعَالٰى[4] «اِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيْعُ الْعِقَابِ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ»

نیز فرمایا: بے شک تمہارا پروردگار جلد عذاب کرنے والا ہے۔ اور وہ بخشنے والا مہربان ہے۔[4]

(۱۶۱) وَقَالَ تَعَالٰى[5] «اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ وَّاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ»

نیز فرمایا: بیشک نیکوکار نعمتوں کی بہشت میں ہوں گے۔ اور بدکردار دوزخ میں[5]

(۱۶۲) وَقَالَ تَعَالٰى[6] «فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ» وَالْاٰيَاتُ فِيْ هٰذَا الْمَعْنٰى كَثِيْرَةٌ فَيَجْتَمِعُ الْخَوْفُ وَالرَّجَاءُ فِيْ اٰيَتَيْنِ مُقْتَرِنَتَيْنِ اَوْ

نیز فرمایا: تو جس کے (اعمال کے) وزن بھاری نکلیں گے وہ دل پسند عیش میں ہوگا اور جس کے وزن ہلکے نکلیں گے اس کا مرجع ھاویہ ہے[6] اس مضمون کی آیات جن میں ڈر اور امید کو یکجا بیان کیا ہے کثرت کیساتھ موجود ہیں دو متصل آیتوں میں یا زیادہ آیات میں یا ایک آیت میں بھی ان دونوں کا

[1] سورۃ اعراف آیۃ ۹۹ [2] سورۃ یوسف آیۃ ۸۷ [3] سورۃ آل عمران آیۃ ۱۰۶ -
[4] سورۃ اعراف آیۃ ۱۶۷ [5] سورۃ الانفطار آیۃ ۱۳-۱۴ [6] سورۃ القارعۃ آیۃ ۶

آیات آدابه۔

۴۴۶۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ: «لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْعُقُوبَةِ مَا طَمِعَ بِجَنَّتِهِ أَحَدٌ، وَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ مِنْ جَنَّتِهِ أَحَدٌ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

انکا ذکر موجود ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مومن کو اللہ کے عذاب کا پتہ چل جائے تو اس کی جنت میں جانے کی کوئی شخص طمع نہ کرے اور اگر کافر کو اللہ کی رحمت کا علم ہو جائے تو کوئی شخص اس کی جنت میں داخل ہونے سے نا امید نہ ہو۔ (مسلم)

۴۴۷۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ وَاحْتَمَلَهَا النَّاسُ أَوِ الرِّجَالُ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِّمُونِي، وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ يَا وَيْلَهَا: أَيْنَ تَذْهَبُونَ بِهَا؟ يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الْإِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَهُ صَعِقَ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب جنازہ تیار ہو جاتا ہے اور لوگ اس کو اپنے کندھوں پر اٹھاتے ہیں، اگر جنازہ نیک ہوتا ہے۔ تو کہتا ہے مجھے آگے لے چلو مجھے آگے لے چلو اور اگر نیک نہیں ہوتا تو کہتا ہے۔ ہائے افسوس اس کو کہاں لے جا رہے ہو۔ انسانوں کے علاوہ تمام چیزیں اس کی آواز کو سنتی ہیں۔ اور اگر اس آواز کو انسان سن پائے تو اس آواز کی خوفناکی سے بیہوش ہو جائے (بخاری)

۴۴۸۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الْجَنَّةُ أَقْرَبُ إِلَى أَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ وَالنَّارُ مِثْلُ ذٰلِكَ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت ہر آدمی کے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہے اور دوزخ بھی اسی طرح ہے۔ (بخاری)

۵۴ بَابُ فَضْلِ الْبُكَاءِ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ تَعَالَى وَشَوْقًا إِلَيْهِ

اللہ کے خوف سے رونے کی فضیلت اور اس کی طرف اشتیاق رکھنے کا بیان!

(۱۶۳) قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: وَيَخِرُّونَ

ارشاد خداوندی: اور وہ ٹھوڑیوں کے بل گر

سورۃ الاسراء آیۃ ۱۰۹

لِلْأَذْقَانِ يَبْكُونَ وَيَزِيدُهُمْ خُشُوعًا»

پڑھتے ہیں (اور) روتے جاتے ہیں۔ اور اس سے ان کو اور زیادہ عاجزی پیدا ہوتی ہے

(۱۴۴) وَقَالَ تَعَالَى: «أَفَمِنْ هَذَا الْحَدِيثِ تَعْجَبُونَ وَتَضْحَكُونَ وَلَا تَبْكُونَ»

نیز فرمایا: (اے منکرین خدا) کیا تم اس کلام سے تعجب کرتے ہو۔ اور ہنستے ہو روتے نہیں[1]

۴۴۹ - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «اقْرَأْ عَلَيَّ الْقُرْآنَ» قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ؟ قَالَ «إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي» فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ سُورَةَ النِّسَاءِ حَتَّى جِئْتُ إِلَى هَذِهِ الْآيَةِ: «فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا» قَالَ: «حَسْبُكَ الْآنَ» فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ فَإِذَا عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ مجھے قرآن پڑھ کر سناؤ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں پڑھ کر سناؤں؟ حالانکہ آپ پر نازل ہوا۔ آپ نے فرمایا میں اپنے غیر سے قرآن پاک سننا پسند کرتا ہوں چنانچہ میں نے آپ پر سورۂ نساء تلاوت کی جب میں اس کی آیت کے پاس پہنچا: (فکیف اذا جئنا من کل امۃ) دیکھو اس دن کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت میں سے احوال بتانے والے کو بلائیں گے۔ اور تم کو ان لوگوں کا (حال بتانے کو) گواہ طلب کریں گے[2] آپ نے فرمایا بس کافی ہے۔ میں نے آپ کی طرف دیکھا تو آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ (بخاری، مسلم)

۴۵۰ - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةً مَا سَمِعْتُ مِثْلَهَا قَطُّ فَقَالَ: «لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا» قَالَ فَغَطَّى أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُجُوهَهُمْ وَلَهُمْ خَنِينٌ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَسَبَقَ بَيَانُهُ فِي بَابِ الْخَوْفِ۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار ایسا خطبہ ارشاد فرمایا کہ میں نے کبھی اس جیسا خطبہ نہیں سنا آپ نے فرمایا اگر تم ان چیزوں کو جان لو جن کو میں جانتا ہوں تو تم کم ہنسو اور زیادہ روؤ۔ راوی نے بیان کیا کہ صحابہ نے اس بات کو سن کر (اپنے چہروں کو کپڑوں سے چھپا لیا۔ اور رونے لگ گئے (بخاری، مسلم) باب الخوف میں یہ حدیث گزر چکی ہے۔

۴۵۱ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (وہ آدمی دوزخ

[1] سورۃ النجم آیۃ ۵۹

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكَى مِنْ خَشْيَةِ اللهِ حَتَّى يَعُودَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ، وَلَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

میں داخل نہیں ہوگا۔ جو اللہ کے خوف سے رو دیا یہاں تک کہ دودھ تھنوں میں واپس آ جائے۔ اور اللہ کی راہ کا گردوغبار اور جہنم کا دھواں دونوں جمع نہیں ہوسکتے (ترمذی) حدیث حسن ہے۔

٤٥٢۔ وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ: إِمَامٌ عَادِلٌ، وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللهِ تَعَالَى، وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ بِالْمَسَاجِدِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ، وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ: إِنِّي أَخَافُ اللهَ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات قسم کے آدمی (قیامت کے دن) اللہ کے سایہ میں ہوں گے جب اس کے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا ایک انصاف کرنے والا حکمران دوسرا وہ نوجوان جو اللہ کی عبادت میں پھلا پھولا اور تیسرا وہ آدمی جس کا قلب مساجد کے ساتھ معلق رہتا ہے اور چوتھا وہ آدمی جن کی آپس میں محبت اللہ کے لئے ہے جس پر ان کا اجتماع برقرار رہتا ہے اور اسی پر دونوں کا افتراق عمل میں آتا ہے اور پانچواں وہ آدمی جسکو ایک خاندانی حسن وجمال کی مالک عورت گناہ کی طرف بلاتی ہے وہ جواب دیتا ہے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں اور چھٹا وہ آدمی جو اس قدر پوشیدگی کے ساتھ صدقہ کرتا ہے کہ اسکے بائیں ہاتھ کو بھی علم نہیں ہوتا کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا اور ساتواں وہ آدمی جو خلوت میں ذکر الٰہی میں مصروف رہتا ہے اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگتے ہیں (بخاری مسلم)

٤٥٣۔ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي وَلِجَوْفِهِ أَزِيزٌ كَأَزِيزِ الْمِرْجَلِ مِنَ الْبُكَاءِ. حَدِيثٌ صَحِيحٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ فِي الشَّمَائِلِ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

حضرت عبداللہ بن شخیرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا تو آپ نماز پڑھ رہے تھے، اور آپ کے سینہ میں رونے کی آواز ہانڈی (کے) جوش (جو چولہے پر ہو) کی آواز کے مانند تھی (ابوداؤد) حدیث صحیح ہے ترمذی نے شمائل میں صحیح سند کے ساتھ ذکر کیا۔

٤٥٤۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب سے فرمایا اللہ رب العزت نے مجھے حکم دیا کہ میں تیرے سامنے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ أَمَرَنِيْ أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قَالَ وَسَمَّانِيْ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، فَبَكٰى أُبَيٌّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ، وَفِيْ رِوَايَةٍ : فَجَعَلَ أُبَيٌّ يَبْكِيْ .

۴۵۵ - وَعَنْهُ قَالَ : قَالَ أَبُوْبَكْرٍ لِعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلِقْ بِنَا إِلٰى أُمِّ أَيْمَنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا نَزُوْرُهَا كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزُوْرُهَا . فَلَمَّا انْتَهَيَا إِلَيْهَا بَكَتْ . فَقَالَا لَهَا : مَا يُبْكِيْكِ أَمَا تَعْلَمِيْنَ أَنَّ مَا عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى خَيْرٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ إِنِّيْ لَا أَبْكِيْ إِنِّيْ لَأَعْلَمُ أَنَّ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ أَبْكِيْ أَنَّ الْوَحْيَ قَدِ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَآءِ فَهَيَّجَتْهُمَا عَلَى الْبُكَآءِ فَجَعَلَا يَبْكِيَانِ مَعَهَا - رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَقَدْ سَبَقَ فِيْ بَابِ زِيَارَةِ أَهْلِ الْخَيْرِ .

۴۵۶ - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : لَمَّا اشْتَدَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ قِيْلَ لَهُ فِي الصَّلٰوةِ - قَالَ : « مُرُوْا أَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ » فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا : إِنَّ أَبَابَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيْقٌ إِذَا قَرَأَ الْقُرْاٰنَ غَلَبَهُ الْبُكَآءُ فَقَالَ :

(لم یکن الذین کفروا الایۃ) سورت تلاوت کروں حضرت ابی نے عرض کیا کیا اللہ عزوجل نے میرا نام لیا ہے آپ نے فرمایا ہاں! یہ سنتے ہی حضرت ابی زاروقطار رونے لگے (بخاری ، مسلم) ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے رونا شروع کر دیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابو بکر نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ چلو ہم ام ایمن رضی اللہ عنہا کی زیارت کر آئیں جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی زیارت کے لئے جایا کرتے تھے جب ہم اس کے پاس پہنچے تو وہ رونے لگی ان دونوں نے اس سے کہا کہ آپ کیوں رونے لگ گئیں کیا آپ جانتی نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام اللہ رب العزت کے ہاں بہت بہتر ہے اس نے جواب دیتے ہوئے کہا میں اس لئے نہیں رو رہی کہ مجھے اس بات کا علم نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام اللہ رب العزت کے ہاں بہتر نہیں ہے میں تو اس لئے رو رہی ہوں کہ وحی آنے کا سلسلہ منقطع ہو گیا اس بات کو سن کر ان کو بھی رونا آ گیا چنانچہ وہ بھی اس کے ساتھ زاروقطار رونے لگے (مسلم) یہ حدیث نیک لوگوں کی زیارت کے باب میں گزر چکی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری شدت اختیار کر گئی تو آپ سے نماز پڑھانے کے بارے میں عرض کیا گیا آپ نے فرمایا ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہو کہ وہ نماز پڑھائے (اس پر) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نرم دل انسان ہیں جب قرآن کی تلاوت کریں گے تو ان پر رونا غالب ہو جائے گا پھر آپ نے فرمایا اسے نماز پڑھانے کا حکم دو اور ایک روایت میں حضرت

"مُرُوْهُ فَلْيُصَلِّ" وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

۴۵۷ - وَعَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أُتِيَ بِطَعَامٍ وَكَانَ صَائِمًا فَقَالَ قُتِلَ مُصْعَبُ ابْنُ عُمَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّيْ، فَلَمْ يُوْجَدْ لَهُ مَا يُكَفَّنُ فِيْهِ إِلَّا بُرْدَةٌ إِنْ غُطِّيَ بِهَا رَأْسُهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَإِنْ غُطِّيَ بِهَا رِجْلَاهُ بَدَا رَأْسُهُ، ثُمَّ بُسِطَ لَنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا بُسِطَ أَوْ قَالَ أُعْطِيْنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا أُعْطِيْنَا. قَدْ خَشِيْنَا أَنْ تَكُوْنَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ لَنَا ثُمَّ جَعَلَ يَبْكِيْ حَتّٰى تَرَكَ الطَّعَامَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔

۴۵۸ - وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ صُدَيِّ ابْنِ عَجْلَانَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ قَطْرَتَيْنِ وَأَثَرَيْنِ قَطْرَةُ دُمُوْعٍ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَقَطْرَةُ دَمٍ تُهَرَاقُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ - وَأَمَّا الْأَثَرَانِ: فَأَثَرٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَأَثَرٌ فِيْ فَرِيْضَةٍ مِنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ تَعَالٰى" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ ۔

عائشہ سے منقول ہے اس نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت ابوبکرؓ جب آپ کے منصب پر کھڑے ہوں گے تو رونے کی وجہ سے لوگوں کو قرآن پاک نہیں سنا سکیں گے (بخاری ، مسلم)

حضرت ابراہیمؒ بن عبدالرحمان بن عوف بیان کرتے ہیں کہ عبدالرحمان بن عوف کے سامنے کھانا لایا گیا۔ اور وہ روزہ دار تھے اس نے کہا مصعب بن عمیرؓ شہید کر دیئے گئے درآں حالیکہ وہ مجھ سے بہتر تھے۔ لیکن اس کو کفن دینے کے لئے صرف ایک چادر میسر آسکی اگر اس کے ساتھ سر کو چھپایا جاتا تو اس کے پاؤں ننگے ہو جاتے اور اگر پاؤں کو چھپایا جاتا تو اس کا سر ننگا ہو جاتا پھر ہمیں دنیاوی طور پر فراوانی میسر آگئی یا اس نے بیان کیا کہ ہمیں دنیا کا مال و متاع کثرت کیسا تھ دیا گیا اس لئے ہم خطرہ محسوس کرتے ہیں کہ ہمیں ہماری نیکیوں کا بدلہ دنیا میں تو نہیں دے دیا گیا (اس خیال آنے سے) وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے یہاں تک کر کھانا تناول کرنا بھی چھوڑ دیا (بخاری)

حضرت ابوامامہ باہلیؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ پاک کے نزدیک دو قطروں اور دو نشانوں سے زیادہ اور کوئی چیز محبوب نہیں ہے ایک آنسوؤں کا قطرہ جو اللہ کے خوف سے گرتا ہے۔ اور دوسرا خون کا قطرہ جو اللہ کے راستے میں بہتا ہے اور دو نشانوں میں سے ایک نشان تو وہ ہے جو اللہ کے راستے میں پہنچے اور دوسرا نشان جو اللہ کے فرائض میں سے کسی فرض کی ادائیگی میں واقع ہو (ترمذی) حدیث حسن ہے لہ

[illegible]

۴۵۹ - وَفِي الْبَابِ أَحَادِيثُ كَثِيرَةٌ مِنْهَا حَدِيثُ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: وَعَظَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْعِظَةً وَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ وَذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ ۔ وَقَدْ سَبَقَ فِي بَابِ النَّهْيِ عَنِ الْبِدَعِ ۔

اس مضمون کی حدیثیں کثرت کے ساتھ موجود ہیں ان میں سے ایک حدیث عرباض بن ساریہ سے منقول ہے ۔ کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا وعظ فرمایا جس سے دل کانپ گئے ۔ اور آنکھوں سے آنسو گرنے لگے ۔ یہ حدیث، بدعات سے منع کرنے کے باب میں گزر چکی ہے

۵۵ بَابُ فَضْلِ الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا وَالْحَثِّ عَلَى التَّقَلُّلِ مِنْهَا وَفَضْلِ الْفَقْرِ

زھد فی الدنیا کی فضیلت اور دنیا کو کم حاصل کرنے پر رغبت دلانا ، اور فقیری کی فضیلت کا بیان !

(۱۶۵) قَالَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ: ﴿إِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ أَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْأَرْضِ مِمَّا يَأْكُلُ النَّاسُ وَالْأَنْعَامُ حَتّٰى إِذَا أَخَذَتِ الْأَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ أَهْلُهَا أَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَا أَتٰهَا أَمْرُنَا لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَأَنْ لَمْ تَغْنَ بِالْأَمْسِ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُوْنَ﴾[1]

دنیا کی زندگی کی مثال مینہ کی سی ہے کہ ہم نے اس کو آسمان سے برسایا ۔ پھر اس کے ساتھ سبزہ جسے آدمی اور جانور کھاتے ہیں، مل کر نکلا ۔ یہاں تک کہ زمین سبزے سے خوش نما اور آراستہ ہو گئی ۔ اور زمین والوں نے خیال کیا کہ وہ اس پر پوری دسترس رکھتے ہیں ناگہاں رات کو یا دن کو ہمارا حکم (عذاب) آ پہنچا ۔ تو ہم نے اس کو کاٹ کر (ایسا کر) ڈالا ۔ کہ گویا کل وہاں کچھ تھا ہی نہیں ۔ جو لوگ غور کرنے والے ہیں ۔ ان کے لئے ہم (اپنی قدرت کی) نشانیاں اسی طرح کھول کھول کر بیان کرتے ہیں ۔ [1]

(۱۶۶) وَقَالَ تَعَالَىٰ[2]: ﴿وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ أَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْأَرْضِ فَأَصْبَحَ هَشِيْمًا

نیز فرمایا ، اور ان سے دنیا کی زندگی کی مثال بھی بیان کر دو ۔ (وہ ایسی) ہے جیسے پانی جسے ہم نے آسمان سے برسایا ۔ تو اس کے ساتھ زمین کی روئیدگی مل گئی پھر وہ چورہ چورہ ہو گئی ۔ کہ ہوائیں اسے اڑاتی پھرتی ہیں

[1] سورة يونس آية ۲۴ [2] سورة الكهف آية ۴۵ - ۴۶ -

تَذْرُوْهُ الرِّيَاحُ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ۝ اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا»

اور خدا تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ مال اور بیٹے تو دنیا کی زندگی کی (رونق و) زینت ہیں۔ اور نیکیاں جو باقی رہنے والی ہیں۔ وہ ثواب کے لحاظ سے تمہارے پروردگار کے ہاں بہت اچھی اور امید کے لحاظ سے بہت بہتر ہیں۔

(۱۶۷) وَقَالَ تَعَالٰی [1] «اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ»

نیز فرمایا۔ جان رکھو۔ کہ دنیا کی زندگی محض کھیل اور تماشہ اور زینت (و آرائش) اور تمہارے آپس میں فخر (وستائش) اور مال واولاد کی ایک دوسرے سے زیادہ طلب (وخواہش) ہے۔ (اس کی مثال ایسی ہے) جیسے بارش کہ اس سے کھیتی اگتی اور (اور) کسانوں کو کھیتی بھلی لگتی ہے۔ پھر وہ خوب زور پر آتی ہے۔ پھر اے دیکھنے والے تو اس کو دیکھتا ہے۔ کہ (پک کر) زرد پڑ جاتی ہے۔ پھر چورہ چورہ ہو جاتی ہے۔ اور آخرت میں (کافروں کیلئے) عذاب شدید اور مومنوں کیلئے خدا کی طرف سے بخشش اور خوشنودی ہے۔ اور دنیا کی زندگی تو متاع فریب ہے [1]

(۱۶۸) وَقَالَ تَعَالٰی [2] «زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ»

نیز فرمایا۔ لوگوں کو ان کی خواہشوں کی چیزیں یعنی عورتیں اور بیٹے اور سونے اور چاندی کے بڑے بڑے ڈھیر اور نشان لگے گھوڑے ہیں اور مویشی اور کھیتی بڑی زینت دار معلوم ہوتی ہیں۔ (مگر) یہ سب دنیا ہی کی زندگی کے سامان ہیں۔ اور خدا کے پاس بہت اچھا ٹھکانا ہے [2]

(۱۶۹) وَقَالَ تَعَالٰی [3] «يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ»

نیز فرمایا۔ لوگو خدا کے وعدے سچے ہیں۔ تو تم کو دنیا کی زندگی دھوکہ میں نہ ڈال دے۔ اور (شیطان) فریب دینے والا تمہیں فریب نہ دے۔ [3]

[1] سورة الحديد آية ۲۰۔ [2] سورة آل عمران آية ۱۴۔ [3] سورة فاطر آية ۵۔

(٧٠) وَقَالَ تَعَالَى ؎۱: ﴿أَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ، حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ، كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ، ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ، كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ﴾.

(٧١) وَقَالَ تَعَالَى ؎۲: ﴿وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ وَإِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ﴾ وَالْاٰيٰتُ فِي الْبَابِ كَثِيْرَةٌ مَّشْهُوْرَةٌ.

وَأَمَّا الْأَحَادِيْثُ فَأَكْثَرُ مِنْ أَنْ تُحْصَرَ فَنُنَبِّهُ بِطَرَفٍ مِّنْهَا عَلٰى مَا سِوَاهُ.

٤٦٠ - وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلَى الْبَحْرَيْنِ يَأْتِيْ بِجِزْيَتِهَا فَقَدِمَ بِمَالٍ مِّنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ الْأَنْصَارُ بِقُدُوْمِ أَبِيْ عُبَيْدَةَ فَوَافَوْا صَلٰوةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَتَعَرَّضُوْا لَهُ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ رَاٰهُمْ ثُمَّ قَالَ: أَظُنُّكُمْ سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ قَدِمَ بِشَيْءٍ مِّنَ الْبَحْرَيْنِ؟ فَقَالُوْا أَجَلْ يَا

نیز فرمایا: (لوگو) تم کو مال کی بہتات کی طلب نے غافل کر دیا۔ یہاں تک کہ تم نے قبریں جا دیکھیں دیکھو تمہیں عنقریب معلوم ہو جائے گا۔ پھر دیکھو تمہیں عنقریب معلوم ہو جائے گا۔ دیکھو اگر تم جانتے (یعنی) (علم الیقین رکھتے) تو غفلت نہ کرتے۔ ؎۱

نیز فرمایا:۔ اور یہ دنیا کی زندگی صرف کھیل اور تماشہ ہے۔ اور (ہمیشہ کی) زندگی (کا مقام) تو آخرت کا گھر ہے۔ کاش یہ (لوگ) سمجھتے۔ ؎۲۔ اس مضمون کی آیات کثرت سے ہیں۔ جو موجود ہیں اور مشہور ہیں۔

اور اس مضمون کی حدیثیں اس قدر زیادہ ہیں۔ کہ ان کا حصر ممکن نہیں۔ لہٰذا چند حدیثیں ہم ذکر کئے دیتے ہیں۔

حضرت عمرو بن عوفؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو عبیدہ بن جراحؓ کو بحرین کی طرف بھیجا۔ تاکہ وہاں کا جزیہ وصول کر کے لائے پس وہ بحرین سے مال لیکر آیا۔ انصار نے ابو عبیدہؓ کے آنے کی خبر سنی۔ تو وہ فجر کی نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا چکے۔ تو انصار آپ کے سامنے آئے آپ ان کو دیکھ کر مسکرا پڑے۔ اور فرمایا۔ میرا خیال ہے کہ تم نے سنا ہے کہ ابو عبیدہؓ بحرین سے کچھ مال لے کر آیا ہے۔ انصار نے عرض کیا۔ جی ہاں یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا۔ خوش ہو جاؤ۔ اور اس چیز کی امید رکھو جو تمہارے لئے خوشی کا باعث ہوگی۔ اللہ کی قسم مجھے تمہاری فقیری کا اندیشہ نہیں ہے۔ لیکن مجھے خوف رہتا ہے کہ کہیں تم پر بھی دنیا کی فراوانی اسی طرح ہو گی جس

؎۱ سورۃ التکاثر آیۃ ۱-۵ ؎۲ سورۃ العنکبوت آیۃ ۶۴ -

رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ : «اَبْشِرُوْا وَاَمِّلُوْا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللّٰهِ مَا الْفَقْرَ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ وَلٰكِنِّيْ اَخْشٰى اَنْ تُبْسَطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوْهَا كَمَا تَنَافَسُوْهَا فَتُهْلِكَكُمْ كَمَا اَهْلَكَتْهُمْ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

طرح تم سے پہلے لوگوں پر ہوئی تھی۔ پس تم دنیا کی طرف رغبت کرنے لگو گے۔ جیسا کہ انہوں نے رغبت کی تھی۔ پس دنیا تم کو تباہ و برباد کر دے گی۔ جیسا کہ ان کو تباہ و برباد کر دیا۔

۴۶۱ - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ فَقَالَ : «اِنَّ مِمَّا اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِيْ مَا يُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتِهَا» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما تھے اور ہم آپ کے گرد بیٹھے تھے۔ آپ نے فرمایا میں اپنے پیچھے تم پر جن چیزوں سے ڈرتا ہوں۔ ان میں سے دنیا کی زینت و آرائش کے وسائل کا فراوانی سے ظہور پذیر ہونا ہے۔

(بخاری، مسلم)

۴۶۲ - وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «اِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيْهَا فَيَنْظُرُ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَآءَ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا میٹھی اور سرسبز ہے اور اللہ تعالیٰ تم کو دنیا میں خلیفہ بنانے والا ہے۔ تاکہ وہ دیکھے تم کیسے کام کرتے ہو۔ پس دنیا سے بچاؤ اختیار کرو۔ اور عورتوں سے بچو۔

(مسلم)

۴۶۳ - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ زندگی تو بس آخرت کی زندگی ہے۔

(بخاری، مسلم)

۴۶۴ - وَعَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ : اَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقٰى وَاحِدٌ : يَرْجِعُ اَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقٰى عَمَلُهُ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا میت کے پیچھے تین چیزیں جاتی ہیں۔ اس کا اہل و عیال اور اس کا مال اور اعمال۔ اس کے اہل و عیال اور مال واپس آ جاتے ہیں اور اعمال اس کے ساتھ رہتے ہیں۔ (بخاری، مسلم)

۴۶۵ - وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يُؤْتَى بِأَنْعَمِ أَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً ثُمَّ يُقَالُ: يَا ابْنَ آدَمَ هَلْ رَأَيْتَ خَيْرًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِيمٌ قَطُّ؟ فَيَقُولُ: لَا وَاللهِ يَا رَبِّ. وَيُؤْتَى بِأَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُصْبَغُ صَبْغَةً فِي الْجَنَّةِ فَيُقَالُ لَهُ: يَا ابْنَ آدَمَ هَلْ رَأَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ شِدَّةٌ قَطُّ؟ فَيَقُولُ: لَا وَاللهِ مَا مَرَّ بِي بُؤْسٌ قَطُّ وَلَا رَأَيْتُ شِدَّةً قَطُّ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن دوزخیوں میں سے ایسے آدمی کو لایا جائے گا (جو دنیا والوں میں سب سے زیادہ ناز و نعمت میں پلا تھا) اس کو جہنم میں ایک غوطہ دیا جائے گا پھر اس سے پوچھا جائیگا۔ اے آدم کے بیٹے! کیا تو نے کبھی آرام دیکھا تھا کیا تو کبھی عیش و عشرت سے ہمکنار ہوا تھا۔ وہ جواب دے گا نہیں اللہ کی قسم اے میرے خدا اور جنتیوں سے اس آدمی کو لایا جائیگا (جو دنیا میں تمام لوگوں سے زیادہ مفلس مصیبت زدہ تھا) اور اسکو جنت میں ایک دفعہ پھرایا جائیگا۔ پھر اس سے پوچھا جائیگا اے آدم کے بیٹے! کیا تو کبھی تنگ دستی سے ہمکنار ہوا تھا کیا تجھ پر مصیبتوں کا دور آیا تھا۔ وہ جواب دے گا اللہ کی قسم مجھ پر کبھی تنگی کا زمانہ نہیں آیا تھا۔ اور نہ میں کبھی کسی مصیبت سے دوچار ہوا۔ (مسلم)

۴۶۶ - وَعَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ إِصْبَعَهُ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَ يَرْجِعُ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت مستورد بن شداد بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دنیا کی مثال آخرت کے مقابلہ میں ایسی ہے۔ جیسے کوئی شخص اپنی انگلی دریا میں ڈبوتا ہے۔ تو وہ دیکھے کہ انگلی کتنے پانی کے ساتھ واپس آتی ہے۔

(مسلم)

۴۶۷ - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِالسُّوقِ وَالنَّاسُ كَنَفَتَيْهِ فَمَرَّ بِجَدْيٍ أَسَكَّ مَيِّتٍ فَتَنَاوَلَهُ فَأَخَذَ بِأُذُنِهِ ثُمَّ قَالَ: «أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يَكُونَ هٰذَا لَهُ بِدِرْهَمٍ؟» فَقَالُوا: مَا نُحِبُّ أَنَّهُ لَنَا بِشَيْءٍ، وَمَا نَصْنَعُ بِهِ؟ ثُمَّ قَالَ: «أَتُحِبُّونَ أَنَّهُ لَكُمْ؟» قَالُوا: وَاللهِ لَوْ كَانَ حَيًّا كَانَ عَيْبًا

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بازار سے گزرے۔ اور صحابہ کرام آپ کے دونوں کناروں پر تھے۔ تو آپ ایک بکری کے مردہ بچے کے پاس سے گزرے جو چھوٹے چھوٹے کانوں والا تھا۔ آپ نے اس کے کان کو پکڑتے ہوئے فرمایا تم میں سے کون پسند کرتا ہے کہ یہ مردہ بچہ اس کو ایک درہم کے بدلے دیا جائے۔ صحابہ نے کہا۔ ہم اس بچے کو کسی چیز کے بدلے لینا پسند نہیں کرتے۔ اور ہم اسکو لے کر کیا کریں گے؟ آپ نے فرمایا کیا تم چاہتے ہو۔ کہ یہ تمہیں (بلا عوض) دے دیا جائے۔ صحابہ نے جواب دیا۔ اگر یہ زندہ ہوتا۔ پھر بھی عیب دار تھا اسلئے کہ اسکے کان

إِنَّهُ أَسَكُّ فَكَيْفَ وَهُوَ مَيِّتٌ: فَقَالَ «فَوَاللهِ لَلدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ هٰذَا عَلَيْكُمْ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قَوْلُهُ: «كَنَفَيْهِ» أَيْ عَنْ جَانِبَيْهِ وَ«الْأَسَكُّ» الصَّغِيرُ الْأُذُنِ.

۴۹۸- وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرَّةٍ بِالْمَدِينَةِ فَاسْتَقْبَلَنَا أُحُدٌ فَقَالَ «يَا أَبَا ذَرٍّ» قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ: «مَا يَسُرُّنِي أَنَّ عِنْدِي مِثْلَ أُحُدٍ هٰذَا ذَهَبًا تَمْضِي عَلَيَّ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَعِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ إِلَّا شَيْءٌ أُرْصِدُهُ لِدَيْنٍ إِلَّا أَنْ أَقُولَ بِهِ فِي عِبَادِ اللهِ هٰكَذَا وَهٰكَذَا» عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَعَنْ خَلْفِهِ، ثُمَّ سَارَ فَقَالَ: «إِنَّ الْأَكْثَرِينَ هُمُ الْأَقَلُّونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ هٰكَذَا وَهٰكَذَا عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَمِنْ خَلْفِهِ «وَقَلِيلٌ مَا هُمْ» ثُمَّ قَالَ لِي: «مَكَانَكَ لَا تَبْرَحْ حَتَّى آتِيَكَ» ثُمَّ انْطَلَقَ فِي سَوَادِ اللَّيْلِ حَتَّى تَوَارَى فَسَمِعْتُ صَوْتًا قَدِ ارْتَفَعَ فَتَخَوَّفْتُ أَنْ يَكُونَ أَحَدٌ عَرَضَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرَدْتُ أَنْ آتِيَهُ فَذَكَرْتُ قَوْلَهُ: «لَا تَبْرَحْ حَتَّى آتِيَكَ» فَلَمْ أَبْرَحْ حَتَّى أَتَانِي فَقُلْتُ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتًا تَخَوَّفْتُ مِنْهُ

چھوٹے چھوٹے ہیں۔ اب کس طرح ہم اسے پسند کر سکتے ہیں جبکہ یہ مرا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ کی قسم دنیا اللہ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ ذلیل ہے جتنا یہ تمہارے نزدیک ذلیل ہے۔ (مسلم)

«کنفیہ» یعنی آپ کے دونوں کنارے «اسک» چھوٹے کانوں والا۔

حضرت ابو ذرؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ کی پتھریلی زمین میں چل رہا تھا۔ کہ ہمیں احد پہاڑ نظر آیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ اے ابوذر۔ میں نے عرض کیا لبیک یا رسول اللہ آپ نے فرمایا مجھے پسند نہیں ہے۔ کہ میرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہو۔ اور مجھ کو تین دن گزر جائیں۔ اور میرے پاس اس سے ایک دینار باقی ہو۔ سوائے اتنی رقم کے جس کو میں نے ادائیگی قرض کیلئے رکھا ہو۔ مگر میرا یہ حال ہو۔ کہ میں اس رقم کو اللہ کے بندوں میں اس طرح اور اس طرح اور اس طرح اپنے دائیں اور اپنے بائیں اور اپنے پیچھے تقسیم کر ڈالوں۔ وہ اتنی بات کہہ کر، آپ چل پڑے آپ نے فرمایا بیشک زیادہ مالدار لوگ قیامت کے دن زیادہ مفلس ہوں گے۔ مگر جس نے اس طرح اور اس طرح اور اس طرح اپنے دائیں اپنے بائیں اور اپنے آگے اور اپنے پیچھے تقسیم کیا۔ اور ایسے لوگ بہت کم ہیں۔ پھر آپ نے مجھے فرمایا اپنی جگہ پر ٹھہرے رہو جب تک میں نہ آؤں یہیں رہنا ہوگا۔ پھر آپ رات کے اندھیرے میں چلے گئے یہاں تک کہ غائب ہو گئے۔ میں نے ایک آواز سنی جو بلند تھی میں ڈر گیا۔ کہ کہیں کسی شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تعرض نہ کیا ہو میں نے ارادہ کیا۔ کہ آپکے پاس جاؤں۔ پھر مجھے آپکا فرمان یاد آگیا۔ کہ تو نے اپنی جگہ سے ہٹنا نہیں ہوگا۔ جب تک کہ میں تیرے پاس نہ آؤں۔ پس میں وہیں رہا۔ یہاں تک کہ آپ میرے پاس تشریف لائے۔ میں نے عرض کیا۔ میں نے ایک آواز سنی تھی جسے سن کر میں گھبرا گیا میں نے

فَذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ: «وَهَلْ سَمِعْتَهُ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «ذَاكَ جِبْرِيلُ أَتَانِي فَقَالَ: مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ»، قُلْتُ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: «وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَهٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

۴۶۹ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَوْ كَانَ لِي مِثْلُ أُحُدٍ ذَهَبًا لَسَرَّنِي أَنْ لَا تَمُرَّ عَلَيَّ ثَلَاثُ لَيَالٍ وَعِنْدِي مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا شَيْءٌ أُرْصِدُهُ لِدَيْنٍ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۷۰ - وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «انْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَهُوَ أَجْدَرُ أَنْ لَا تَزْدَرُوا نِعْمَةَ اللهِ عَلَيْكُمْ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ. وَفِي رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ: «إِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ إِلَى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلُ مِنْهُ».

۴۷۱ - وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «تَعِسَ عَبْدُ الدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ وَالْقَطِيفَةِ وَالْخَمِيصَةِ إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ وَإِنْ لَمْ يُعْطَ لَمْ يَرْضَ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۷۲ - وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ

جب آپ کے سامنے آواز سننے کا تذکرہ کیا۔ تو آپ سے پوچھا گیا۔ واقعی تو نے آواز سنی تھی۔ میں نے عرض کیا۔ جی ہاں۔ آپ نے فرمایا۔ یہ جبریل تھا جو میرے پاس آیا۔ اور کہا جو شخص تیری امت سے فوت ہوگا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہوگا۔ تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ میں نے کہا۔ اگرچہ وہ زنا اور چوری کرے۔ فرمایا اگرچہ وہ زنا اور چوری کرے۔ (بخاری، مسلم) یہ الفاظ بخاری کے ہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ اگر میرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہو۔ مجھے اس بات میں خوشی ہوگی کہ مجھ پر تین راتیں نہ گزریں۔ کہ میرے پاس اس سے کوئی چیز موجود ہو۔ مگر جس قدر قرض کی ادائیگی کے لئے چندر رکھوں (بخاری، مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس شخص کی طرف دیکھو۔ جو تم سے معمولی حیثیت کا ہے۔ اور ان لوگوں کی طرف نہ دیکھو۔ جو تم سے اونچے ہیں۔ پس اس سے یہ مناسبت قائم رہے گی۔ کہ تم اللہ کی اس نعمت کو جو تم پر ہے۔ حقیر نہ سمجھو گے۔ (بخاری، مسلم) الفاظ مسلم کے ہیں۔ اور بخاری کی روایت میں ہے۔ جب تم میں سے کوئی انسان ایسے آدمی کو دیکھے۔ جو مال اور خوبصورتی میں اس سے بڑھا ہوا ہے۔ تو وہ اس انسان کی طرف بھی ضرور دیکھے۔ جو اس سے کم درجہ ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ تباہ و برباد ہوگیا وہ (انسان) جو مال و دولت دینار اور درہم اور سیاہ چادر اور دھاری دار چادر کا غلام ہے۔ اگر اسے کچھ مل جاتا ہے تو خوش ہو جاتا ہے۔ اور اگر اسے کچھ نہیں ملتا۔ تو وہ ناراض ہو جاتا ہے (بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ میں نے اصحاب

لَقَدْ رَأَيْتُ سَبْعِيْنَ مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ عَلَيْهِ رِدَاءٌ إِمَّا إِزَارٌ وَإِمَّا كِسَاءٌ قَدْ رَبَطُوْا فِيْ أَعْنَاقِهِمْ فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ نِصْفَ السَّاقَيْنِ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الْكَعْبَيْنِ فَيَجْمَعُهُ بِيَدِهٖ كَرَاهِيَةَ أَنْ تُرٰى عَوْرَتُهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

صفہ سے ستر آدمیوں کو دیکھا۔ کہ ان میں سے کسی ایک شخص پر بھی چادر نہ تھی۔ یا صرف تہبند یا صرف چادر جس کو انہوں نے اپنی گردنوں میں باندھ رکھا تھا بعض تہبند نصف پنڈلی تک تھے۔ اور بعض ٹخنوں تک۔ پس وہ انسان جس کا تہبند چھوٹا ہوتا سو وہ اپنے تہبند کو اپنے ہاتھ کے ساتھ پکڑ رکھتا۔ تاکہ اس کی شرمگاہ ظاہر نہ ہو جائے۔ (بخاری)

۴۷۳ - وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے۔ اور کافر کے لئے جنت ہے۔

۴۷۴ - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْكِبَيَّ فَقَالَ: «كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيْبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ» وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ: «إِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

قَالُوْا فِيْ شَرْحِ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَعْنَاهُ: لَا تَرْكَنْ إِلَى الدُّنْيَا وَلَا تَتَّخِذْهَا وَطَنًا وَلَا تُحَدِّثْ نَفْسَكَ بِطُوْلِ الْبَقَاءِ فِيْهَا وَلَا بِالْاِعْتِنَاءِ بِهَا وَلَا تَتَعَلَّقْ مِنْهَا إِلَّا بِمَا يَتَعَلَّقُ بِهِ الْغَرِيْبُ الَّذِيْ يُرِيْدُ الذَّهَابَ إِلٰى أَهْلِهٖ، وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ.

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے دونوں کندھوں کو پکڑ کر فرمایا۔ کہ دنیا میں اس طرح رہو جس طرح مسافر یا اجنبی رہتا ہے۔ اور عبداللہ بن عمرؓ فرمایا کرتے تھے کہ جب شام ہو جائے۔ تو صبح کا انتظار نہ رکھو۔ اور جب صبح ہو جائے۔ تو شام کا انتظار نہ کرو۔ اور اپنی تندرستی کے زمانے میں بیماری کے زمانے کیلئے تیاری کرو۔ اور اپنی زندگی میں موت کیلئے تیاری کرو۔ (بخاری)

علماء اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ دنیا کی طرف میلان نہ کرو اور نہ دنیا کو مسکن بناؤ۔ اور نہ اپنے آپکو دنیا میں لمبا عرصہ رہنے کی خوشی نہ دلاؤ۔ اور نہ اسکا زیادہ اہتمام کرو۔ دنیا کیساتھ تمہارا تعلق صرف اتنا ہو جتنا کہ ایک مسافر آدمی اپنے وطن کے غیر کیساتھ تعلق رکھتا ہے اور دنیا میں ان چیزوں کیساتھ مشغولیت اختیار کرو جن کیساتھ وہ مسافر آدمی مشغول ہوتا ہے جو کہ جانا چاہتا ہے اپنے اہل وعیال کی طرف جانے کا ارادہ رکھتا ہے اور اللہ توفیق دینے والا ہے۔

۴۷۵ - وَعَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

حضرت ابو العباس سہل بن سعد ساعدیؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ مجھے کوئی ایسا عمل بتاؤ جب میں اس پر کاربند ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ اور

دُلَّنِیْ عَلٰی عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ أَحَبَّنِیَ اللّٰهُ وَ أَحَبَّنِیَ النَّاسُ، فَقَالَ: «ازْهَدْ فِی الدُّنْیَا یُحِبَّكَ اللّٰهُ وَ ازْهَدْ فِیْمَا عِنْدَ النَّاسِ یُحِبَّكَ النَّاسُ» حَدِیْثٌ حَسَنٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ وَغَیْرُهُ بِأَسَانِیْدَ حَسَنَةٍ۔

تمام لوگ مجھ سے محبت کرنے لگیں۔ آپ نے فرمایا۔ دنیا کی طرف رغبت نہ کرو۔ اللہ پاک تم سے محبت کریگا اور ان چیزوں سے اعراض کرو۔ جو لوگوں کے پاس ہیں۔ لوگ تم سے محبت کرینگے حدیث حسن ہے۔ ابن ماجہ وغیرہ نے حسن اسانید کے ساتھ روایت کیا۔

۴۷۶ - وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا أَصَابَ النَّاسُ مِنَ الدُّنْیَا فَقَالَ: لَقَدْ رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَظَلُّ الْیَوْمَ یَلْتَوِیْ مَا یَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا یَمْلَأُ بِهِ بَطْنَهُ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

«الدَّقَلُ» بِفَتْحِ الدَّالِ الْمُهْمَلَةِ وَالْقَافِ: رَدِیْءُ التَّمْرِ۔

حضرت نعمان بن بشیرؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ عمر بن خطابؓ نے ذکر کیا۔ کہ لوگوں کے پاس زیادہ مال و دولت آگیا ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ دن بھر پیچ و تاب کھاتے رہتے تھے۔ اور آپ کو ردی کھجور بھی دستیاب نہ ہوتی۔ جس سے اپنے پیٹ کو بھر سکتے۔

(مسلم)

”الدقل“:۔ دال مہملہ اور قاف کے فتح کیساتھ ردی کھجور کو کہتے ہیں۔

۴۷۷ - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَا فِیْ بَیْتِیْ مِنْ شَیْءٍ یَأْكُلُهُ ذُوْ كَبِدٍ إِلَّا شَطْرُ شَعِیْرٍ فِیْ رَفٍّ لِیْ فَأَكَلْتُ مِنْهُ حَتّٰى طَالَ عَلَیَّ فَكِلْتُهُ فَفَنِیَ، مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

قَوْلُهَا: «شَطْرُ شَعِیْرٍ» أَیْ شَیْءٌ مِنْ شَعِیْرٍ كَذَا فَسَّرَهُ التِّرْمِذِیُّ۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے۔ تو میرے گھر میں ایسی کوئی چیز موجود نہ تھی جس کو کوئی ذی روح چیز کھا سکے۔ البتہ تھوڑے سے جو الماری میں موجود تھے۔ جن کو عرصہ دراز تک میں کھاتی رہی۔ بالآخر میں نے ان کو ناپا۔ تو وہ ختم ہو گئے۔

(مسلم)

”شطر شعیر“:۔ یعنی تھوڑے سے جو۔ ترمذی نے اس طرح اس کی تفصیل بیان کی ہے۔

۴۷۸ - وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَخِیْ جُوَیْرِیَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ أُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ

حضرت عمرو بن حارث جو حضرت جویریہ بنت حارث ام المؤمنین کے بھائی ہیں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کے وقت، دینار درہم غلام لونڈی غرض کوئی چیز چھوڑ کر نہیں گئے۔ ہاں آپ کا سفید

وَسَلَّمَ عِنْدَ مَوْتِهِ دِيْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا عَبْدًا وَلَا أَمَةً وَلَا شَيْئًا إِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ الَّتِيْ كَانَ يَرْكَبُهَا وَسِلَاحَهُ وَأَرْضًا جَعَلَهَا لِابْنِ السَّبِيْلِ صَدَقَةً» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۴۷۹۔ وَعَنْ خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: هَاجَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَلْتَمِسُ وَجْهَ اللهِ تَعَالٰى فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللهِ فَمِنَّا مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ نَمِرَةً فَكُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رِجْلَيْهِ بَدَا رَأْسُهُ فَأَمَرَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُغَطِّيَ رَأْسَهُ وَنَجْعَلَ عَلٰى رِجْلَيْهِ شَيْئًا مِّنَ الْإِذْخِرِ وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

«النَّمِرَةُ»: كِسَاءٌ مُلَوَّنٌ مِنْ صُوْفٍ وَقَوْلُهُ «أَيْنَعَتْ» أَيْ نَضِجَتْ وَأَدْرَكَتْ وَقَوْلُهُ «يَهْدِبُهَا» هُوَ بِفَتْحِ الْيَاءِ وَضَمِّ الدَّالِ وَكَسْرِهَا لُغَتَانِ أَيْ يَقْطِفُهَا وَيَجْتَنِيْهَا وَهٰذِهِ اسْتِعَارَةٌ لِمَا فَتَحَ اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِمْ مِنَ الدُّنْيَا وَتَمَكَّنُوْا فِيْهَا۔

۴۸۰۔ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خچر جس پر آپ سوار ہوا کرتے تھے۔ اور آپ کے ہتھیار اور وہ زمین جس کو آپ نے مسافروں کے لئے وقف کر رکھا تھا۔ (بخاری)

حضرت خباب بن ارت بیان کرتے ہیں۔ کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی۔ ہم اللہ کی رضامندی کے متلاشی تھے۔ پس ہمارا ثواب اللہ کے نزدیک ثابت ہو چکا ہے۔ پس ہم میں کچھ لوگ جلدی فوت ہو گئے۔ اور اپنے ثواب سے کچھ نہ کھایا۔ ان میں مصعب بن عمیرؓ ہیں۔ جو جنگ احد میں شہید ہو گئے۔ اور ایک چادر چھوڑ گئے۔ پس ہم جب اس کے ساتھ اس کے سر کو ڈھانپتے تھے۔ تو اس کے پاؤں ظاہر ہو جاتے تھے۔ اور جب ہم اس چادر کے ساتھ اس کے پاؤں ڈھانپتے تھے۔ تو سر ننگا ہو جاتا تھا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم دیا۔ کہ اس کا سر ڈھانپ دیں اور اس کے پاؤں پر کچھ اذخر گھاس رکھ دیں۔ اور ہم میں کچھ لوگ ایسے ہیں جن کے پھل پک چکے تھے۔ اور وہ ان کو چن رہے ہیں۔ (بخاری، مسلم)

"النمرہ" اون سے تیار شدہ دھاری دار چادر۔ "اینعت" یعنی پھل پک گئے۔ "یھدبھا" یا کے فتح اور دال کے پیش اور دال کے کسرہ کے ساتھ دونوں طرح منقول ہے۔ یعنی وہ پھل کاٹ رہا ہے۔ اور ان کو چن رہا ہے۔ اور یہ بطور استعارہ کے ہے۔ جو اللہ نے ان پر فراوانی فرمائی۔ اور ان کو اس میں قدرت عطا فرمائی۔

حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اللہ پاک کی نگاہ میں اگر دنیا کی ایک مچھر کے برابر بھی عزت

«لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ مَا سَقَى كَافِرًا مِنْهَا شَرْبَةَ مَاءٍ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

ہوتی۔ تو وہ اس میں سے پانی کا ایک گھونٹ بھی کسی کافر کو نہ پلاتا (ترمذی) حدیث حسن صحیح ہے

۴۸۱۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «أَلَا إِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ مَلْعُونٌ مَا فِيهَا إِلَّا ذِكْرَ اللّٰهِ تَعَالَى وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمًا وَمُتَعَلِّمًا» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے۔ خبردار بیشک دنیا ملعون ہے۔ اور جو کچھ دنیا میں ہے۔ وہ بھی ملعون ہے۔ سوائے اللہ کے ذکر کے اور ان چیزوں کے جن کو اللہ پاک محبوب جانتا تھا۔ اور سوائے عالم اور علم سیکھنے والے کے۔ (ترمذی) اس نے کہا حدیث حسن ہے۔

۴۸۲۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَتَّخِذُوا الضَّيْعَةَ فَتَرْغَبُوا فِي الدُّنْيَا» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ تم جاگیروں کو حاصل کرنے میں دنیا وہ مشغولیت اختیار کرو۔ کہیں تم دنیا میں نہ پھنس جاؤ۔ (ترمذی) اس نے کہا حدیث حسن ہے

۴۸۳۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَرَّ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نُعَالِجُ خُصًّا لَنَا فَقَالَ: «مَا هٰذَا؟» فَقُلْنَا: قَدْ وَهِيَ فَنَحْنُ نُصْلِحُهُ فَقَالَ: «مَا أَرَى الْأَمْرَ إِلَّا أَعْجَلَ مِنْ ذٰلِكَ» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ بِإِسْنَادِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس سے گزرے اور ہم اپنے ایک چھپر کو درست کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا۔ کیا کر رہے ہو۔ ہم نے عرض کیا چھپر کمزور ہو گیا تھا ہم اس کو درست کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ میں تو یہ کہتا ہوں میں قیامت کو۔ مگر اس سے زیادہ جلدی آجائے گی۔ (ابوداؤد) (ترمذی) مسلم بخاری کی سند کے ساتھ۔ ترمذی نے کہا۔ کہ حدیث حسن صحیح ہے

۴۸۴۔ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عِيَاضٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ

حضرت کعب بن عیاضؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ نبی کریم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے۔ بیشک

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ فِتْنَةً وَفِتْنَةُ أُمَّتِي الْمَالُ»، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

٤٨٥ - وَعَنْ أَبِي عَمْرٍو، وَيُقَالُ أَبُو عَبْدِ اللهِ، وَيُقَالُ أَبُو لَيْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَيْسَ لِابْنِ آدَمَ حَقٌّ فِي سِوَى هٰذِهِ الْخِصَالِ: بَيْتٌ يَسْكُنُهُ، وَثَوْبٌ يُوَارِي عَوْرَتَهُ، وَجِلْفُ الْخُبْزِ، وَالْمَاءِ»، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ. قَالَ التِّرْمِذِيُّ سَمِعْتُ أَبَا دَاوُدَ سُلَيْمَانَ بْنَ سَالِمٍ الْبَلْخِيَّ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ النَّضْرَ بْنَ شُمَيْلٍ يَقُوْلُ: الْجِلْفُ: الْخُبْزُ لَيْسَ مَعَهُ إِدَامٌ. وَقَالَ غَيْرُهُ: هُوَ غَلِيْظُ الْخُبْزِ. وَقَالَ الْهَرَوِيُّ: الْمُرَادُ بِهِ هُنَا وِعَاءُ الْخُبْزِ: كَالْجَوَالِقِ وَالْخُرْجِ، وَاللهُ أَعْلَمُ.

٤٨٦ - وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ «بِكَسْرِ الشِّيْنِ وَالْخَاءِ الْمُشَدَّدَةِ الْمُعْجَمَتَيْنِ» رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْرَأُ: «أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ» قَالَ: «يَقُوْلُ ابْنُ آدَمَ: مَالِي مَالِي وَهَلْ لَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مِنْ مَالِكَ إِلَّا مَا أَكَلْتَ فَأَفْنَيْتَ

ہر امت کی آزمائش ہوتی ہے۔ اور میری امت کی آزمائش مال ہے۔ (ترمذی) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابو عمروؓ جن کو ابو عبداللہؓ اور ابو لیلیٰؓ عثمان بن عفانؓ بھی کہا جاتا ہے۔ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ آدم کے بیٹے کا تین چیزوں کے علاوہ کسی پر کچھ حق نہیں مکان رہنے کے لیے۔ اور کپڑا اپنا ستر کا چھپانے کے لیے۔ اور خشک روٹی اور پانی (ترمذی) یہ حدیث صحیح ہے۔ امام ترمذی نے کہا۔ کہ میں نے ابو داؤد سلیمان بن سالم بلخی سے سنا وہ بیان کرتے ہیں۔ کہ میں نے نضر بن شمیل سے سنا۔ کہتے تھے۔ الجلف کا معنی وہ روٹی ہے جس کے ساتھ سالن نہ ہو۔ لیکن اس کے علاوہ علماء نے کہا۔ کہ اس سے مراد موٹی روٹی ہے۔ اور ہروی نے کہا۔ کہ اس سے مراد روٹی کے برتن ہیں جیسے بورے اور تھیلے وغیرہ واللہ اعلم۔

حضرت عبداللہ بن شخیرؓ (شین اور خاء مشددہ معجمتین کے ساتھ) بیان کرتے ہیں۔ کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ تلاوت فرما رہے تھے۔ الھاکم التکاثر سورۃ کی۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ آدم کا بیٹا کہتا ہے۔ میرا مال میرا مال۔ حالانکہ اے آدم علیہ السلام کے بیٹے۔ تیرے مال سے تیرا حصہ تو اتنا ہی ہے جو تو نے کھایا اور خراب

أَوْ لَبِسْتَ فَأَبْلَيْتَ أَوْ تَصَدَّقْتَ فَأَمْضَيْتَ؟» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

کرڈالا۔ یا پہن لیا۔ اور اسے بوسیدہ کر دیا۔ یا صدقہ کیا۔ اور اس کو جاری کر دیا۔ (مسلم)

۴۸۷ - وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُولَ اللهِ وَاللهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ، فَقَالَ: «انْظُرْ مَاذَا تَقُولُ؟» قَالَ: وَاللهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ: «إِنْ كُنْتَ تُحِبُّنِي فَأَعِدَّ لِلْفَقْرِ تِجْفَافًا، فَإِنَّ الْفَقْرَ أَسْرَعُ إِلَى مَنْ يُحِبُّنِي مِنَ السَّيْلِ إِلَى مُنْتَهَاهُ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

«التِّجْفَافُ» بِكَسْرِ التَّاءِ الْمُثَنَّاةِ فَوْقُ وَإِسْكَانِ الْجِيمِ وَبِالْفَاءِ الْمُكَرَّرَةِ وَهُوَ شَيْءٌ يُلْبَسُهُ الْفَرَسُ لِيُتَّقَى بِهِ الْأَذَى، وَقَدْ يَلْبَسُهُ الْإِنْسَانُ.

حضرت عبداللہ بن مغفلؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ یارسول اللہ۔ اللہ کی قسم میں آپ سے محبت کرتا ہوں آپ نے فرمایا۔ دیکھو کیا کہتے ہو۔ اس نے کہا۔ اللہ کی قسم میں آپ سے محبت کرتا ہوں تین بار اسی طرح کہا۔ آپ نے فرمایا۔ اگر تو مجھ سے محبت کرتا ہے تو فقیری کے لئے ڈھال تیار کر۔ اس لئے کہ غربت اور افلاس اس انسان کی طرف تیزی سے آتا ہے۔ جو مجھ سے محبت کرتا ہے اس سیلاب سے جو نیچائی کی طرف جاتا ہے۔ ترمذی۔ حدیث حسن ہے۔

«التجفاف» "تا مثناۃ" کے زیر اور جیم کے سکون اور فاء المکررۃ کے ساتھ۔ وہ کپڑا جو گھوڑے کو پہنایا جاتا ہے تاکہ اس کپڑے کے ساتھ گھوڑے کو گندگی وغیرہ سے بچایا جائے۔ اور کبھی اس قسم کے کپڑے کو انسان بھی پہنتا ہے

۴۸۸ - وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ أُرْسِلَا فِي الْغَنَمِ بِأَفْسَدَ لَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِينِهِ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت کعب بن مالکؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ دو بھیڑیئے جو بھوکے ہیں۔ اگر بکریوں میں چھوڑ دیا جائے تو وہ ان بکریوں کو اتنا نقصان نہیں پہنچاتے جتنا کہ آدمی کی حرص مال و جاہ کے لئے اس کے دین کو نقصان پہنچاتی ہے۔ (ترمذی) حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۸۹ - وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر سوئے ہوئے تھے۔ آپ اٹھے تو آپ کے پہلو میں چٹائی کے

عَلَى حَصِيرٍ فَقَامَ وَقَدْ أَثَّرَ فِي جَنْبِهِ قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوِ اتَّخَذْنَا لَكَ وِطَاءً فَقَالَ: مَا لِي وَلِلدُّنْيَا؟ مَا أَنَا فِي الدُّنْيَا إِلَّا كَرَاكِبٍ اسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

٤٩٠ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «يَدْخُلُ الْفُقَرَاءُ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْأَغْنِيَاءِ بِخَمْسِ مِائَةِ عَامٍ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

٤٩١ - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ أَيْضًا مِنْ رِوَايَةِ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ.

٤٩٢ - وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «قُمْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَكَانَ عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِينَ، وَأَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوسُونَ غَيْرَ أَنَّ أَصْحَابَ النَّارِ قَدْ أُمِرَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَ«الْجَدُّ»: الْحَظُّ وَالْغِنَى، وَقَدْ

نشانات تھے۔ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ۔ اگر ہم آپ کیلئے ایک گدا بنا دیں۔ آپ نے فرمایا۔ مجھے دنیا کیساتھ کیا تعلق ہے۔ میں تو دنیا میں اس سوار کی طرح ہوں جو کسی درخت کے نیچے سائے میں بیٹھتا ہے پھر چلا جاتا ہے اور درخت چھوڑ جاتا ہے۔ (ترمذی) اس نے کہا حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابوہریرہ رض بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ فقیر لوگ جنت میں مالدار لوگوں سے ۵۰۰ سال پہلے داخل ہوں گے۔ ترمذی۔ اس نے کہا۔ حدیث حسن صحیح ہے

حضرت عبداللہ بن عباس رض اور عمران بن حصین رض نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان فرماتے ہیں کہ میں نے جنت کا مشاہدہ کیا۔ تو میں نے اس میں اکثر فقراء کو دیکھا اور میں نے جہنم میں جھانکا تو اس میں عورتوں کو زیادہ تعداد میں دیکھا (بخاری مسلم) ... عبداللہ بن عباس رض سے روایت کرتے ہیں۔ اور صرف بخاری عمران بن حصین رض سے بھی بیان کرتے ہیں۔

حضرت اسامہ بن زید رض نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں جنت کے دروازہ پر کھڑا ہوا (تو دیکھا) کہ اس میں اکثریت مسکینوں کی ہے اور مالدار لوگ روک دیئے گئے ہیں۔ البتہ دوزخیوں کو دوزخ کی طرف لے جانے کا حکم دیا گیا ہے۔ (بخاری مسلم)

؎ الجد: مال و دولت۔ یہ حدیث گزر چکی

سَبَقَ بَيَانُ هٰذَا الْحَدِيْثِ فِيْ بَابِ فَضْلِ الضَّعَفَةِ۔

کی فضیلت کے باب میں گزر چکی ہے۔

۴۹۳- وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا شَاعِرٌ كَلِمَةُ لَبِيْدٍ. اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا نہایت سچا کلمہ جو کسی شاعر نے کہا لبید شاعر کا یہ کلمہ ہے (خبردار ہر چیز اللہ کے ماسوٰی باطل ہے۔ (بخاری، مسلم)

(۵۶) بَابُ فَضْلِ الْجُوْعِ وَخُشُوْنَةِ الْعَيْشِ وَالْاِقْتِصَارِ عَلَى الْقَلِيْلِ مِنَ الْمَاْكُوْلِ وَالْمَشْرُوْبِ وَالْمَلْبُوْسِ وَغَيْرِهَا مِنْ حُظُوْظِ النَّفْسِ وَتَرْكِ الشَّهَوَاتِ

بھوکا رہنے اور زہد کی زندگی بسر کرنے کھانے پینے وغیرہ میں کم از کم پر اکتفا کرنے اور مرغوب چیزوں سے کنارہ کش رہنے کی فضیلت کا بیان

(۱۴۲) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى[1]: فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ شَيْئًا،،

ارشاد خداوندی ہے۔ پھر ان کے بعد چند ناخلف ان کے جانشین ہوئے جنہوں نے نماز کو (چھوڑ دیا گویا اسے) کھو دیا اور خواہشات نفسانی کے پیچھے لگ گئے سو عنقریب ان کو گمراہی (کی سزا) ملے گی ہاں جس نے توبہ کی اور ایمان لایا۔ اور عمل نیک کئے تو ایسے لوگ بہشت میں داخل ہوں گے اور ان کا ذرا نقصان نہ کیا جائے گا

(۱۴۳) وَقَالَ تَعَالٰى[2]: فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ فِيْ زِيْنَتِهٖ قَالَ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا يٰلَيْتَ

نیز فرمایا۔ تو (ایک روز) قارون (بڑی) آرائش (اور ٹھاٹھ) سے اپنی قوم کے سامنے نکلا جو لوگ دنیا کی زندگی کے طالب تھے کہنے

[1] سورۃ مریم اٰیۃ ۵۹-۶۰ [2] سورۃ القصص اٰیۃ ۷۹-۸۰

لَنَا مِثْلَ مَا أُوتِيَ قَارُونُ إِنَّهُ لَذُو حَظٍّ عَظِيمٍ وَقَالَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللَّهِ خَيْرٌ لِمَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا»

لگے کہ جیسا مال ومتاع) قارون کو ملا ہے کاش وایسا ہی (ہمیں بھی ملے وہ تو بڑا ہی صاحب نصیب ہے اور جن لوگوں کو علم دیا گیا تھا۔ وہ کہنے لگے کہ تم پر افسوس مومنوں اور نیکو کاروں کیلئے (جو) ثواب خدا کے ہاں تیار ہے وہ کہیں بہتر ہے

(١٧٤) وَقَالَ تَعَالَى: «ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ»

نیز فرمایا: پھر اس روز تم سے (شکر گزاری) نعمت کے بارے میں پرسش ہو گی

(١٧٥) وَقَالَ تَعَالَى: «مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهُ فِيهَا مَا نَشَاءُ لِمَنْ نُرِيدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهُ جَهَنَّمَ يَصْلَاهَا مَذْمُومًا مَدْحُورًا» وَالْآيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ مَعْلُومَةٌ.

نیز فرمایا: جو شخص دنیا کی آسودگی کا خواہشمند ہو تو ہم اس میں سے جسے چاہتے ہیں ، اور جتنا چاہتے ہیں جلد دے دیتے ہیں۔ پھر اس کیلئے جہنم کو (ٹھکانا) مقرر کر رکھا ہے جس میں وہ نفرین سن کر اور درگاہ خدا سے (راندہ ہو کر داخل ہوگا) اس مضمون کی آیات کثرت کیساتھ موجود ہیں۔

٤٩٤ - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ شَعِيرٍ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتَّى قُبِضَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ: مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ مِنْ طَعَامِ الْبُرِّ ثَلَاثَ لَيَالٍ تِبَاعًا حَتَّى قُبِضَ.

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں۔ کہ آل محمد نے پے درپے دو دن تک کی روٹی شکم سیر ہو کر نہیں کھائی یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے (بخاری ومسلم) اور ایک روایت میں ہے۔ جب سے آپ مدینہ میں تشریف لائے۔ آپ کے فوت ہونے تک آل محمد نے گندم کی خوراک پے درپے تین دن تک پیٹ بھر کر نہیں کھائی۔

٤٩٥ - وَعَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ: وَاللَّهِ يَا ابْنَ أُخْتِي إِنْ كُنَّا نَنْظُرُ إِلَى الْهِلَالِ ثُمَّ الْهِلَالِ: ثَلَاثَةَ أَهِلَّةٍ فِي شَهْرَيْنِ وَمَا أُوقِدَ فِي أَبْيَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارٌ، قُلْتُ: يَا خَالَةُ فَمَا كَانَ يُعِيشُكُمْ؟ قَالَتْ: الْأَسْوَدَانِ

حضرت عروہؓ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ حضرت عائشہ فرمایا کرتی تھیں۔ اے میرے بھانجے! اللہ کی قسم بے شک ہم ایک چاند دیکھتے پھر دوسرا غرض دو ماہ میں تین چاند دیکھتے اس عرصہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں آگ نہیں جلتی تھی۔ میں نے پوچھا خالہ! تمہاری گزران کیسے ہوتی تھی حضرت عائشہؓ نے جواب دیا ہماری گزران دو سیاہ چیزوں یعنی کھجور اور پانی پر تھی ہاں اتنی بات

[illegible] آیۃ ٨٠ - سورة التكاثر - سورة الاسراء آیۃ ١٨ -

التَّمْرُ وَالْمَاءُ إِلَّا أَنَّهُ قَدْ كَانَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِيرَانٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَكَانَتْ لَهُمْ مَنَائِحُ وَكَانُوا يُرْسِلُونَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَلْبَانِهَا فَيَسْقِينَا، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ہے۔ البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑوسی کچھ انصاری تھے۔ ان کے پاس دودھ والی اونٹنیاں تھیں۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دودھ بھیج دیا کرتے تھے۔ وہ آپ ہمیں پلا دیتے تھے (بخاری، مسلم)

٤٩٦ - وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ مَرَّ بِقَوْمٍ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ شَاةٌ مَصْلِيَّةٌ فَدَعَوْهُ فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَ وَقَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الدُّنْيَا وَلَمْ يَشْبَعْ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيرِ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

«مَصْلِيَّةٌ» بِفَتْحِ الْمِيمِ: أَيْ مَشْوِيَّةٌ.

حضرت ابو سعید مقبری، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک قوم کے پاس سے گزرے جن کے سامنے بھنی ہوئی بکری تھی انہوں نے حضرت ابو ہریرہؓ کو بھی دعوت دی لیکن اس نے کھانے سے انکار کر دیا اور فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے رخصت ہو گئے۔ اور کبھی جو کی روٹی بھی پیٹ بھر کر نہ کھائی (بخاری)۔

مصلیۃ: میم کے فتح کے ساتھ یعنی بھنی ہوئی۔

٤٩٧ - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمْ يَأْكُلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خِوَانٍ حَتَّى مَاتَ، وَمَا أَكَلَ خُبْزًا مُرَقَّقًا حَتَّى مَاتَ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ - وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: وَلَا رَأَى شَاةً سَمِيطًا بِعَيْنِهِ قَطُّ.

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات تک کبھی دستر خوان پر کھانا نہیں کھایا، اور نہ کبھی انتقال تک میدے کی چپاتی کھائی (بخاری) اور ایک روایت میں ہے: آپ نے کبھی بھی سالم بھنی ہوئی بکری نہیں دیکھی۔

٤٩٨ - وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْلَأُ بِهِ بَطْنَهُ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

«الدَّقَلُ»: تَمْرٌ رَدِيءٌ.

حضرت نعمان بن بشیرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ کو ردی کھجوروں سے اس قدر دستیاب نہیں ہوا کہ آپ پیٹ بھر کر کھا سکتے۔ (مسلم)

الدقل: ردی کھجوریں۔

٤٩٩ - وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَا رَأَى

حضرت سہل بن سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ جب سے آپ کو اللہ نے مبعوث فرمایا، وفات

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ مِنْ حِيْنِ ابْتَعَثَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔ فَقِيْلَ لَهُ: هَلْ كَانَ لَكُمْ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَاخِلُ؟ قَالَ: مَا رَأٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْخُلًا مِنْ حِيْنِ ابْتَعَثَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى، فَقِيْلَ لَهُ كَيْفَ كُنْتُمْ تَأْكُلُوْنَ الشَّعِيْرَ غَيْرَ مَنْخُوْلٍ؟ قَالَ: كُنَّا نَطْحَنُهُ وَنَنْفُخُهُ فَيَطِيْرُ مَا طَارَ وَمَا بَقِيَ ثَرَّيْنَاهُ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

قَوْلُهُ "النَّقِيُّ" هُوَ بِفَتْحِ النُّوْنِ وَكَسْرِ الْقَافِ وَتَشْدِيْدِ الْيَاءِ، وَهُوَ الْخُبْزُ الْحُوَّارٰى وَهُوَ الدَّرْمَكُ۔ قَوْلُهُ "ثَرَّيْنَاهُ" هُوَ بِثَاءٍ مُثَلَّثَةٍ ثُمَّ رَاءٍ مُشَدَّدَةٍ ثُمَّ يَاءٍ مُثَنَّاةٍ مِنْ تَحْتُ ثُمَّ نُوْنٍ أَيْ بَلَلْنَاهُ وَعَجَنَّاهُ۔

٥٠٠- وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ أَوْ لَيْلَةٍ فَإِذَا هُوَ بِأَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ: "مَا أَخْرَجَكُمَا مِنْ بُيُوْتِكُمَا هٰذِهِ السَّاعَةَ؟" قَالَا: الْجُوْعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔ قَالَ: "وَأَنَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَأَخْرَجَنِي الَّذِيْ أَخْرَجَكُمَا، قُوْمَا"، فَقَامَا مَعَهُ فَأَتٰى رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَإِذَا هُوَ

تک آپ نے ... کا روٹی نہیں دیکھی (یعنی چھنے ہوئے آٹے کی روٹی)۔ سہل بن سعد سے پوچھا گیا۔ کیا عہد رسالت مآب میں تمہارے پاس چھلنیاں تھیں؟ تو اس نے جواب دیا کہ آپ کے مبعوث ہونے سے لے کر وفات تک کبھی آپ نے چھلنی نہیں دیکھی۔ اس سے پوچھا گیا۔ کہ تم جو کی روٹی بغیر چھنے کیسے کھاتے تھے؟ تو اس نے کہا ہم اس کو پیس لیتے اور پھونک مارتے تو جو اڑ جاتا۔ اور جو باقی رہ جاتا۔ اس کو ہم گوندھ لیتے۔

(بخاری)

النقی: نون کے فتح قاف کے کسرہ اور یاء مشدد کے ساتھ ہے اس سے مراد میدے کی روٹی ہے۔ ثرینا: ثاء مثلثہ پھر راء مشددہ پھر یاء مثناۃ تحتیہ پھر نون۔ یعنی ہم اس کو بھگوتے اور گوندھ لیتے۔

حضرت ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں۔ کہ ایک دن یا ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر تشریف لائے۔ تو وہاں حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ بھی موجود تھے۔ آپ نے پوچھا۔ کہ اس وقت تم لوگوں کو تمہارے گھروں سے کس چیز نے نکالا ہے۔ تو انہوں نے جواب دیا۔ یا رسول اللہ۔ بھوک نے ہمیں نکالا۔ آپ نے فرمایا۔ اور مجھے بھی قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اسی چیز نے نکالا ہے جس نے تم دونوں کو۔ حضرت

لَيْسَ فِي بَيْتِهِ، فَلَمَّا رَأَتْهُ الْمَرْأَةُ قَالَتْ: مَرْحَبًا وَأَهْلًا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ فُلَانٌ؟ قَالَتْ: ذَهَبَ يَسْتَعْذِبُ لَنَا الْمَاءَ إِذْ جَاءَ الْأَنْصَارِيُّ فَنَظَرَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ مَا أَحَدٌ الْيَوْمَ أَكْرَمَ أَضْيَافًا مِنِّي، فَانْطَلَقَ فَجَاءَهُمْ بِعِذْقٍ فِيهِ بُسْرٌ وَتَمْرٌ وَرُطَبٌ فَقَالَ: كُلُوا وَأَخَذَ الْمُدْيَةَ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِيَّاكَ وَالْحَلُوبَ فَذَبَحَ لَهُمْ فَأَكَلُوا مِنَ الشَّاةِ وَمِنْ ذٰلِكَ الْعِذْقِ وَشَرِبُوا. فَلَمَّا أَنْ شَبِعُوا وَرَوُوا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُسْأَلُنَّ عَنْ هٰذَا النَّعِيمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَخْرَجَكُمْ مِنْ بُيُوتِكُمُ الْجُوعُ ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوا حَتّٰى أَصَابَكُمْ هٰذَا النَّعِيمُ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قَوْلُهَا «يَسْتَعْذِبُ»: أَيْ يَطْلُبُ الْمَاءَ الْعَذْبَ وَهُوَ الطَّيِّبُ وَ«الْعِذْقُ» بِكَسْرِ الْعَيْنِ وَإِسْكَانِ الذَّالِ الْمُعْجَمَةِ وَهُوَ الْكِبَاسَةُ وَهِيَ الْغُصْنُ. «وَالْمُدْيَةُ» بِضَمِّ الْمِيمِ وَكَسْرِهَا: هِيَ السِّكِّينُ.

باہر نکلا ہے۔ چلو۔ پس وہ دونوں آپ کے ساتھ چلے۔ پس آپ ایک انصاری کے گھر پہنچے۔ لیکن انصاری گھر میں موجود نہ تھا۔ اس کی بیوی نے آپ کو دیکھ کر خوش آمدید کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت فرمایا۔ کہ فلاں انسان کہاں ہے اس نے جواب دیا۔ وہ ہمارے لئے میٹھا پانی لینے گیا ہے۔ اتنے میں انصاری بھی آ گیا۔ انصاری نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں کو دیکھ کر فرمایا۔ الحمد للہ۔ آج مجھ سے زیادہ کوئی شخص زیادہ معزز اور مکرم مہمانوں والا نہیں ہے۔ اتنا کہا۔ اور وہ چلا گیا۔ اور ان کے پاس کھجوروں کا ایک خوشہ لایا جس میں گدری اور تر و تازہ کھجوریں تھیں۔ اور اس نے کہا کھائیے اور خود اس نے ایک چھری لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا۔ کہ دودھ والی بکری سے بچنا۔ پس اس نے ان کیلئے بکری ذبح کی۔ ان سب نے بکری کا گوشت اور کھجوریں کھائیں۔ اور پانی پیا پس جب وہ شکم سیر ہو گئے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکرؓ اور عمرؓ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے قیامت کے دن ضرور تم سے ان نعمتوں کا سوال ہوگا۔ تم کو تمہاری بھوک نے نکالا۔ پھر تم اپنے گھروں کو واپس نہیں لوٹ رہے تھے۔ یہاں تک کہ تمہیں یہ نعمتیں حاصل ہو گئیں۔ (مسلم)

"یستعذب"۔ یعنی میٹھا پانی لینے گیا ہے۔ اور وہ بہت اچھا ہوتا ہے۔ "عذق" عین کسرہ اور ذال معجمہ کے سکون کے ساتھ۔ خوشہ ٹہنی کو کہتے ہیں۔ "المدیۃ" م کے پیش اور زیر کے ساتھ چھری کو کہتے ہیں "الحلوب" دودھ والا جانور

وَالْحَلُوبُ: ذَاتُ اللَّبَنِ. وَالسُّؤَالُ عَنْ هٰذَا النَّعِيمِ سُؤَالُ تَعْدِيدِ النِّعَمِ لَا سُؤَالُ تَوْبِيخٍ وَتَعْذِيبٍ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ. وَهٰذَا الْأَنْصَارِيُّ الَّذِي أَتَوْهُ هُوَ أَبُو الْهَيْثَمِ بْنُ التَّيِّهَانِ، كَذَا جَاءَ مُبَيَّنًا فِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ وَغَيْرِهِ.

٥٠١- وَعَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَرَ الْعَدَوِيِّ قَالَ: خَطَبَنَا عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ وَكَانَ أَمِيرًا عَلَى الْبَصْرَةِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ الدُّنْيَا قَدْ آذَنَتْ بِصُرْمٍ وَوَلَّتْ حَذَّاءَ وَلَمْ يَبْقَ مِنْهَا إِلَّا صُبَابَةٌ كَصُبَابَةِ الْإِنَاءِ يَتَصَابُّهَا صَاحِبُهَا، وَإِنَّكُمْ مُنْتَقِلُونَ مِنْهَا إِلَى دَارٍ لَا زَوَالَ لَهَا فَانْتَقِلُوا بِخَيْرِ مَا بِحَضْرَتِكُمْ فَإِنَّهُ قَدْ ذُكِرَ لَنَا أَنَّ الْحَجَرَ يُلْقَى مِنْ شَفِيرِ جَهَنَّمَ فَيَهْوِي فِيهَا سَبْعِينَ عَامًا لَا يُدْرِكُ لَهَا قَعْرًا وَاللّٰهِ لَتُمْلَأَنَّ أَفَعَجِبْتُمْ؟ وَلَقَدْ ذُكِرَ لَنَا أَنَّ مَا بَيْنَ مِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ مَسِيرَةُ أَرْبَعِينَ عَامًا وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَيْهَا يَوْمٌ وَهُوَ كَظِيظٌ مِنَ الزِّحَامِ وَلَقَدْ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ حَتَّى قَرِحَتْ أَشْدَاقُنَا فَالْتَقَطْتُ بُرْدَةً فَشَقَقْتُهَا بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَاتَّزَرْتُ بِنِصْفِهَا

ان نعمتوں سے سوال ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ پاک ان کو اپنی نعمتیں گنوائے گا۔ ورنہ یہ سوال توبیخ اور عذاب کے انداز کا نہیں ہوگا۔ وہ انصاری جس انصاری کے پاس آپ اور آپ کے دونوں ساتھی تشریف لے گئے تھے۔ اس کا نام ابو الہیثم بن التیہان ہے۔ اسی طرح ترمذی وغیرہ کی ایک روایت میں صراحتاً مذکور ہے۔

حضرت خالد بن عمرؓ عدوی بیان کرتے ہیں کہ ہم کو عتبہ بن غزوان نے خطبہ دیا جب وہ بصرہ کے امیر تھے۔ تو اللہ کی حمد و ثنا کے بعد اس نے کہا۔ اما بعد۔ پس تحقیق دنیا ختم ہونے کا اعلان کر رہی ہے۔ اور بڑی تیزی کے ساتھ منہ پھیر کر بھاگ رہی ہے اور دنیا سے صرف اتنا حصہ باقی ہے۔ جتنا کہ برتن کے نچلے حصے میں پانی رہ جاتا ہے جس کو وہ پیتا ہے۔ اور بیشک تم نے اس دنیا سے ایسے گھر کی طرف جانا ہے۔ جو کبھی فنا نہیں ہوگا پس جو چیز تمہارے پاس بہتر ہے۔ اس کو لیکر اس جہان کی طرف انتقال اختیار کرو۔ اس لئے کہ ہمیں بتایا گیا ہے۔ کہ جہنم کے کنارے سے پتھر پھینکا جائے گا۔ اور وہ جہنم میں ستر سال تک نیچے جاتا رہے گا اس کے باوجود جہنم کی گہرائی تک نہیں پہنچ سکے گا۔ اللہ کی قسم جہنم کو بھرا جائیگا۔ کیا تمہیں اس پر کچھ تعجب ہے ہمیں بتایا گیا ہے۔ کہ جنت کے دروازوں کے دو کواڑ کے درمیان۔ ۴۰ سال کی مسافت کے بقدر فراخی ہوگی لیکن اس پر بھی ایک دن ایسا آئیگا۔ جب وہ لوگوں کی بھیڑ سے بھرا ہوگا۔ میں نے اپنے آپ کو دیکھا۔ کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات آدمیوں میں سے ساتواں تھا۔ ہماری خوراک صرف درختوں کے پتے تھے۔ یہاں تک کہ ہماری باچھیں زخمی ہو گئیں۔ میں نے ایک چادر کو حاصل کیا۔ اور اس کو اپنے درمیان سعد بن مالکؓ کے نصف

وَاتَّزَرْتُ بِنِصْفِهَا فَمَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا أَصْبَحَ أَمِيرًا عَلَى مِصْرٍ مِنَ الْأَمْصَارِ وَإِنِّي أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ فِي نَفْسِي عَظِيمًا وَعِنْدَ اللَّهِ صَغِيرًا، رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قَوْلُهُ «آذَنَتْ» هُوَ بِمَدِّ الْأَلِفِ أَيْ أَعْلَمَتْ. وَقَوْلُهُ «بِصُرْمٍ» هُوَ بِضَمِّ الصَّادِ: أَيْ بِانْقِطَاعِهَا وَفَنَائِهَا. قَوْلُهُ: «وَوَلَّتْ حَذَّاءَ» هُوَ بِحَاءٍ مُهْمَلَةٍ مَفْتُوحَةٍ ثُمَّ ذَالٍ مُعْجَمَةٍ مُشَدَّدَةٍ ثُمَّ أَلِفٍ مَمْدُودَةٍ: أَيْ سَرِيعَةً، وَ«الصُّبَابَةُ» بِضَمِّ الصَّادِ الْمُهْمَلَةِ. الْبَقِيَّةُ الْيَسِيرَةُ. وَقَوْلُهُ «يَتَصَابُّهَا» هُوَ بِتَشْدِيدِ الْبَاءِ قَبْلَ الْهَاءِ: أَيْ يَجْمَعُهَا. «وَالْكَظِيظُ»: الْكَثِيرُ الْمُمْتَلِئُ. وَقَوْلُهُ «قَرِحَتْ» هُوَ بِفَتْحِ الْقَافِ وَكَسْرِ الرَّاءِ: أَيْ صَارَتْ فِيهَا قُرُوحٌ.

نصف ازار کر لیا۔ آدھے نصف کے ساتھ میں نے تہبند بنایا اور دوسرے نصف کا سعد بن مالک نے تہبند بنایا لیکن آج ہم سے ہر آدمی کسی نہ کسی شہر کا گورنر ہے اور میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں اپنے آپ کو بڑا آدمی سمجھوں، بلکہ اللہ کے ہاں حقیر ہوں۔ (مسلم)

«آذنت» الف ممدودہ کے ساتھ یعنی وہ بتا رہی ہے۔ «صرم» صاد کے پیش کے ساتھ ہے۔ یعنی دنیا کا منقطع ہونا اور فنا ہونا۔ «وولت حذاء» حاء مہملہ مفتوحہ کے ساتھ۔ پھر ذال معجمہ مشددہ پھر الف ممدودہ یعنی تیزی کے ساتھ جا رہی ہے۔ «الصبابہ» صاد مہملہ کے پیش کے ساتھ۔ باقی ماندہ تھوڑی چیز کو کہتے ہیں۔ «یتصابہا» ب مشددہ کے ساتھ ہا سے پہلے۔ یعنی اس کو جمع کیا ہوا ہے۔ «الکظیظ» بہت بھرا ہوا «قرحت» قاف کے زبر اور راء کے کسرہ کے ساتھ یعنی اس میں زخم ہو گئے۔

۵۰۲۔ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَخْرَجَتْ لَنَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كِسَاءً وَإِزَارًا غَلِيظًا قَالَتْ: قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمیں ایک چادر اور گاڑھے کا تہبند نکال کر دکھایا۔ اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو چادروں میں انتقال فرمایا (بخاری، مسلم)

۵۰۳۔ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنِّي لَأَوَّلُ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَقَدْ كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ میں عرب میں سب سے پہلا انسان ہوں جس نے جب اللہ فی سبیل اللہ میں تیر پھینکا اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں جہاد

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الْحُبْلَةِ وَهٰذَا السَّمُرُ حَتّٰى إِنْ كَانَ أَحَدُنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ مَا لَهُ خَلْطٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

«اَلْحُبْلَةُ» بِضَمِّ الْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ وَإِسْكَانِ الْبَاءِ الْمُوَحَّدَةِ: وَهِيَ وَالسَّمُرُ نَوْعَانِ مَعْرُوفَانِ مِنْ شَجَرِ الْبَادِيَةِ.

۵۰۴ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

قَالَ أَهْلُ اللُّغَةِ وَالْغَرِيْبِ مَعْنٰى «قُوْتًا»: أَيْ مَا يَسُدُّ الرَّمَقَ.

۵۰۵ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: وَاللهِ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ إِنْ كُنْتُ لَأَعْتَمِدُ بِكَبِدِيْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْجُوْعِ، وَإِنْ كُنْتُ لَأَشُدُّ الْحَجَرَ عَلٰى بَطْنِيْ مِنَ الْجُوْعِ، وَلَقَدْ قَعَدْتُ يَوْمًا عَلٰى طَرِيْقِهِمُ الَّذِيْ يَخْرُجُوْنَ مِنْهُ فَمَرَّ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَسَّمَ حِيْنَ رَآنِيْ وَعَرَفَ مَا فِيْ وَجْهِيْ وَمَا فِيْ نَفْسِيْ ثُمَّ قَالَ: «أَبَا هِرٍّ» قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: «اِلْحَقْ» وَمَضٰى فَاتَّبَعْتُهُ فَدَخَلَ فَاسْتَأْذَنَ

کرتے اور ہماری خوراک کیکر کے پتوں کے علاوہ اور کچھ نہ تھی۔ یہاں تک کہ ہم بکری کی مینگنوں کی طرح قضاءِ حاجت کرتے یعنی اجابت خشک ہوتی۔ اس میں لیسدار مادہ نہ ہوتا۔ (بخاری، مسلم)

«الحبلة» حاء مہملہ کے پیش اور باء موحدہ کے سکون کے ساتھ۔ یہ اور سمر دونوں جنگل کے مشہور درختوں سے ہیں۔ مراد کیکر کے درخت کی دو قسمیں ہیں۔

۵۰۴۔ حضرت ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ! آلِ محمد کی روزی قوت ہو (بخاری، مسلم)

اہل لغت کہتے ہیں «قوت» کا معنی اتنی خوراک جس سے سانس کا رشتہ برقرار رہ سکے۔

۵۰۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ خدا کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں بے شک میں بھوک کی وجہ سے اپنے پیٹ کو زمین پر دباتا اور بھوک کی شدت سے پیٹ پر پتھر باندھ لیتا۔ ایک روز میں سرِ راہ بیٹھ گیا جہاں سے لوگ آجا رہے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی گزر ہوا آپ مجھے دیکھ کر مسکرا دیئے۔ آپ میرے چہرے کو دیکھ کر میری کیفیت کو بھانپ گئے فرمایا، ابو ہریرہ! میں نے عرض کیا لبیک یا رسول اللہ! فرمایا آؤ، آپ چل دیئے اور میں بھی آپ کے ساتھ ہو لیا آپ گھر میں داخل ہوئے اور مجھے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ آپ نے مجھے اجازت فرمائی میں اندر داخل ہوا آپ نے ایک پیالے میں

فَأَذِنَ لِيْ فَدَخَلْتُ فَوَجَدَ لَبَنًا فِيْ قَدَحٍ فَقَالَ: «مِنْ أَيْنَ هٰذَا اللَّبَنُ» قَالُوْا: أَهْدَاهُ لَكَ فُلَانٌ أَوْ فُلَانَةٌ. قَالَ: «أَبَا هِرٍّ» قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: «الْحَقْ إِلٰى أَهْلِ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ لِيْ» قَالَ وَأَهْلُ الصُّفَّةِ أَضْيَافُ الْإِسْلَامِ لَا يَأْوُوْنَ عَلٰى أَهْلٍ وَلَا مَالٍ وَلَا عَلٰى أَحَدٍ، وَكَانَ إِذَا أَتَتْهُ صَدَقَةٌ بَعَثَ بِهَا إِلَيْهِمْ وَلَمْ يَتَنَاوَلْ مِنْهَا شَيْئًا وَإِذَا أَتَتْهُ هَدِيَّةٌ أَرْسَلَ إِلَيْهِمْ وَأَصَابَ مِنْهَا وَأَشْرَكَهُمْ فِيْهَا، فَسَاءَنِيْ ذٰلِكَ فَقُلْتُ: وَمَا هٰذَا اللَّبَنُ فِيْ أَهْلِ الصُّفَّةِ! كُنْتُ أَحَقَّ أَنْ أُصِيْبَ مِنْ هٰذَا اللَّبَنِ شَرْبَةً أَتَقَوّٰى بِهَا فَإِذَا جَاءُوْا وَأَمَرَنِيْ فَكُنْتُ أَنَا أُعْطِيْهِمْ وَمَا عَسٰى أَنْ يَبْلُغَنِيْ مِنْ هٰذَا اللَّبَنِ وَلَمْ يَكُنْ مِنْ طَاعَةِ اللّٰهِ وَطَاعَةِ رَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُدٌّ، فَأَتَيْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَأَقْبَلُوْا وَاسْتَأْذَنُوْا فَأَذِنَ لَهُمْ وَأَخَذُوْا مَجَالِسَهُمْ مِنَ الْبَيْتِ. قَالَ أَبَا هُرَيْرَةَ قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: «خُذْ فَأَعْطِهِمْ» قَالَ فَأَخَذْتُ الْقَدَحَ فَجَعَلْتُ أُعْطِيْهِ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتّٰى يَرْوٰى، ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ فَأُعْطِيْهِ الْآخَرَ فَيَشْرَبُ حَتّٰى

دودھ دیکھا تو گھر والوں سے پوچھا یہ دودھ کہاں سے آیا ہے؟ گھر والوں نے کہا۔ فلاں آدمی یا عورت نے آپ کی خدمت میں ہدیہ ارسال کیا ہے۔ فرمایا ابوہریرہ! میں نے عرض کیا لبیک یا رسول اللہ! فرمایا۔ اہل صفہ کو بلا لاؤ۔ ابوہریرہ بیان کرتے ہیں کہ اہل صفہ مسلمانوں کے مہمان تھے۔ ان کا اہل وعیال نہ تھا۔ اور نہ ہی ان کے پاس مال تھا۔ اور نہ ہی کوئی ان سے متعارف تھا۔ جب آپ کے پاس صدقہ خیرات کا مال آتا تو آپ اس سے کچھ نہ لیتے۔ ان کی طرف بھیج دیتے اور جب آپ کی خدمت میں ہدیہ آتا تو ان کی خدمت میں بھی بھیجتے۔ اور خود بھی اس سے تناول فرماتے اور ان کو بھی شریک فرماتے مجھے ان کو بلوانا ناگوار گزرا۔ میں نے خیال کیا۔ دودھ کتنا ہے کہ اہل صفہ کو پورا آجائے گا۔ میں زیادہ استحقاق رکھتا ہوں۔ کہ اس سے کچھ پی لیتا تو مجھ میں کچھ قوت پیدا ہو جاتی۔ جب اصحاب صفہ آجائیں گے۔ اور آپ مجھے انکے پلانے کا حکم دیں گے۔ تو کیا امید کی جا سکتی ہے؟ کہ مجھے اس سے کچھ حصہ مل سکے لیکن اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنا بھی ضروری ہے بس میں وہاں گیا اور ان کو بلا لایا وہ آئے اور انہوں نے اندر جانے کیلئے اجازت طلب کی آپ نے ان کو اجازت مرحمت فرمائی وہ گھر میں آکر بیٹھ گئے۔ آپ نے فرمایا۔ اے ابوہریرہ! میں نے عرض کیا۔ لبیک یا رسول اللہ آپ نے فرمایا۔ (پیالہ) پکڑو اور ان کو دو ابوہریرہ کہتے ہیں۔ میں نے پیالہ اٹھایا اور میں ایک ایک آدمی کو پکڑا رہا تھا۔ جب وہ سیر ہو کر پی لیتا تو پیالہ مجھے واپس دے دیتا۔ پھر دوسرے آدمی

يَرْوَى، ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ فَأُعْطِيهِ الْآخَرَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرْوَى، ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوِيَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ فَأَخَذَ الْقَدَحَ فَوَضَعَهُ عَلَى يَدِهِ فَنَظَرَ إِلَيَّ فَتَبَسَّمَ فَقَالَ «أَبَا هِرٍّ» قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: «بَقِيتُ أَنَا وَأَنْتَ» قُلْتُ صَدَقْتَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ «اقْعُدْ فَاشْرَبْ» فَقَعَدْتُ فَشَرِبْتُ، فَقَالَ: «اشْرَبْ» فَشَرِبْتُ فَمَا زَالَ يَقُولُ: «اشْرَبْ» حَتَّى قُلْتُ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَجِدُ لَهُ مَسْلَكًا، قَالَ: «فَأَرِنِي» فَأَعْطَيْتُهُ الْقَدَحَ فَحَمِدَ اللهَ تَعَالَى وَسَمَّى وَشَرِبَ الْفَضْلَةَ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

کو پیالہ دیتا۔ جب وہ پی کر سیر ہو جاتا۔ تو پیالہ مجھ کو واپس کر دیتا یہاں تک کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا اسوقت تمام لوگ سیر ہو چکے تھے۔ آپ نے اپنے ہاتھ پر پیالہ رکھا۔ اور میری طرف دیکھ کر مسکرا پڑے اور فرمایا۔ اے ابو ہریرہؓ میں نے عرض کیا لبیک یا رسول اللہ آپ نے فرمایا۔ کہ اب میں اور تو دونوں باقی رہ گئے ہیں۔ میں نے عرض کیا۔ بالکل سچ ہے یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا۔ بیٹھ جاؤ۔ اور دودھ پیو۔ میں بیٹھ گیا۔ اور دودھ پینا شروع کر دیا آپ نے فرمایا۔ اور پیجئے۔ میں پیتا رہا آپ برابر فرماتے رہے۔ کہ اور پیو۔ یہاں تک کہ میں نے عرض کیا۔ اب نہیں۔ قسم ہے۔ اس ذات پاک کی جس نے آپ کو حق کیساتھ مبعوث فرمایا ہے۔ اب تو میں دودھ کیلئے کوئی گنجائش نہیں پاتا آپ نے فرمایا اب پیالہ مجھے دے دیں۔ میں نے آپ کو پیالہ پکڑا دیا آپ نے اللہ کی تعریف فرمائی۔ اور بسم اللہ پڑھ کر بچا ہوا دودھ پی لیا۔ (بخاری)

٥٠٦ - وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنِّي لَأَخِرُّ فِيمَا بَيْنَ مِنْبَرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا مَغْشِيًّا عَلَيَّ، فَيَجِيءُ الْجَائِي فَيَضَعُ رِجْلَهُ عَلَى عُنُقِي وَيَرَى أَنِّي مَجْنُونٌ وَمَا بِي مِنْ جُنُونٍ مَا بِي إِلَّا الْجُوعُ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت محمد بن سیرینؒ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ ابو ہریرہؓ نے بیان کیا۔ کہ مجھ پر یہ حالت طاری ہوتی۔ کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر اور حضرت عائشہ صدیقہؓ کے حجرہ کے درمیان غش کھا کر گر پڑتا۔ چلنے والا انسان اپنا پاؤں میری گردن پر رکھتا۔ یہ سمجھتے ہوئے کہ میں دیوانہ ہوں۔ حالانکہ مجھے دیوانگی نہ تھی۔ مجھ کو صرف بھوک ہوتی تھی۔ (بخاری)

٥٠٧ - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُهُ مَرْهُونَةٌ عِنْدَ يَهُودِيٍّ فِي ثَلَاثِينَ صَاعًا مِنْ

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے۔ اور آپ کی زرہ ایک یہودی کے پاس ۳۰ صاع جو کے عوض گروی رکھی ہوئی تھی۔

شَعِيرٍ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

(بخاری)

508 - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: رَهَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْعَهُ بِشَعِيرٍ، وَمَشَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخُبْزِ شَعِيرٍ وَإِهَالَةٍ سَنِخَةٍ، وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: «مَا أَصْبَحَ لِآلِ مُحَمَّدٍ صَاعٌ وَلَا أَمْسَى» وَإِنَّهُمْ لَتِسْعَةُ أَبْيَاتٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

«الْإِهَالَةُ» بِكَسْرِ الْهَمْزَةِ: الشَّحْمُ الذَّائِبُ. وَ«السَّنِخَةُ» بِالنُّونِ وَالْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ، وَهِيَ الْمُتَغَيِّرَةُ.

حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جَو کے عوض اپنی زرہ گروی رکھا ہوا تھا۔ اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمات میں جَو کی روٹی اور بدبودار چربی لیکر پہنچا۔ تو میں نے آپ کی زبان سے سُنا۔ آپ فرماتے تھے۔ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کے پاس صبح اور شام ایک صاع خوراک بھی نہ تھی۔ اور آپ کے اہل بیت میں نو گھر تھے۔ (بخاری)

"الاھالۃ" ہمزہ کے زیر کے ساتھ پگھلی ہوئی چربی کو کہتے ہیں۔ "السنخۃ" نون اور خا معجمہ کے ساتھ۔ اس چیز کو کہتے ہیں۔ جو اصلی حالت سے بدلی ہوئی ہو۔

509 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ عَلَيْهِ رِدَاءٌ، إِمَّا إِزَارٌ وَإِمَّا كِسَاءٌ قَدْ رَبَطُوا فِي أَعْنَاقِهِمْ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ نِصْفَ السَّاقَيْنِ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الْكَعْبَيْنِ فَيَجْمَعُهُ بِيَدِهِ كَرَاهِيَةَ أَنْ تُرَى عَوْرَتُهُ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ میں نے اصحاب صفہ سے ایسے ستر آدمیوں کو دیکھا ہے۔ کہ ان میں سے کسی شخص پر چادر نہیں تھی۔ یا صرف تہبند یا ایک چادر جس کو انہوں نے اپنی گردنوں میں باندھ رکھا تھا۔ بعض تہبند نصف پنڈلی تک پہنچتے۔ اور بعض ٹخنوں تک پہنچتے تھے۔ پس وہ اپنے ہاتھ کے ساتھ اپنے تہبند کو سنوارتا رہتا۔ تاکہ اس کی شرمگاہ ظاہر نہ ہو جائے۔ (بخاری)

510 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ فِرَاشُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهُ لِيفٌ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر چمڑے کا تھا جس میں بھرتی کھجور کے چھال اور پتوں کی تھی۔ (بخاری)

511 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَ

حضرت عبداللہ بن عمر ؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ ایک انصاری نے آپکی خدمت میں حاضر ہو کر

رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَدْبَرَ الْأَنْصَارِيُّ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا أَخَا الْأَنْصَارِ كَيْفَ أَخِي سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ» فَقَالَ: صَالِحٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ يَعُودُهُ مِنْكُمْ» فَقَامَ وَقُمْنَا مَعَهُ وَنَحْنُ بِضْعَةَ عَشَرَ مَا عَلَيْنَا نِعَالٌ وَلَا خِفَافٌ وَلَا قَلَانِسُ وَلَا قُمُصٌ نَمْشِي فِي تِلْكَ السِّبَاخِ حَتَّى جِئْنَاهُ فَاسْتَأْخَرَ قَوْمُهُ مِنْ حَوْلِهِ حَتَّى دَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ الَّذِينَ مَعَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٥١٢ - وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: «خَيْرُكُمْ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ» قَالَ عِمْرَانُ: فَمَا أَدْرِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، «ثُمَّ يَكُونُ بَعْدَهُمْ قَوْمٌ يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ، وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ، وَيَنْذِرُونَ وَلَا يُوفُونَ، وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٥١٣ - وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا ابْنَ آدَمَ: إِنَّكَ إِنْ تَبْذُلِ الْفَضْلَ خَيْرٌ لَكَ وَإِنْ تُمْسِكْهُ شَرٌّ لَكَ، وَلَا تُلَامُ عَلَى

آپ پر سلام کیا۔ پھر واپس چلا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے انصاری، میرے بھائی سعد بن عبادہ کا کیا حال ہے۔ اس نے بیان کیا۔ کہ وہ ٹھیک ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کون اس کی بیمار پرسی کرنا چاہتا ہے۔ اتنی بات کہہ کر آپ کھڑے ہو گئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے اس وقت ہم کچھ اوپر دس آدمی تھے نہ ہمارے پاؤں میں جوتیاں تھیں، نہ موزے، اور نہ سروں پر ٹوپیاں اور نہ قمیصیں تھیں ہم شور والی زمین میں پیدل چل رہے تھے، یہاں تک کہ ہم سعدؓ کے گھر جا پہنچے۔ اس پر سعدؓ کی قوم کے لوگ اس کے اردگرد سے پیچھے ہٹ گئے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے رفقاء اس کے قریب ہو گئے۔ (مسلم)

حضرت عمران بن حصینؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ تم میں سے بہترین لوگ میرے زمانہ والے ہیں، پھر وہ لوگ جو ان کے ساتھ ہیں۔ پھر وہ لوگ جو ان کے ساتھ ہیں عمرانؓ نے کہا۔ کہ میں نہیں جانتا یعنی مجھے یاد نہیں۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلمہ دو بار فرمایا۔ یا تین بار پھر ان کے بعد ایسے لوگ ہوں گے جو گواہی دیں گے۔ حالانکہ ان سے گواہی کا مطالبہ نہیں ہوگا۔ اور خیانت کریں گے۔ اور انہیں امین نہیں سمجھا جائے گا۔ اور نذر مانیں گے۔ اور نذر کا ایفا نہیں کریں گے اور ان میں موٹاپا نمایاں ہوگا۔

(بخاری، مسلم)

حضرت ابو امامہؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے آدم کے بیٹے۔ اگر تو زائد مال خرچ کرے گا۔ تو تیرے لئے بہتر ہے اور اگر تو اس کو روکے گا تو تیرے لئے بری بات ہے اور تجھے ملامت نہیں کی جائے گی۔ بقدر ضرورت

كَفَافٍ ، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ » رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

مال رکھنے پر۔ اور ان لوگوں سے ابتدا کر جو تیرے اہل و عیال ہیں (ترمذی) حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۱۴ - وَعَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مِحْصَنٍ الْأَنْصَارِيِّ الْخَطْمِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : « مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ آمِنًا فِي سِرْبِهِ مُعَافًى فِي جَسَدِهِ عِنْدَهُ قُوتُ يَوْمِهِ فَكَأَنَّمَا حِيزَتْ لَهُ الدُّنْيَا بِحَذَافِيرِهَا » رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيثٌ حَسَنٌ .

« سِرْبِهِ » بِكَسْرِ السِّينِ الْمُهْمَلَةِ أَيْ نَفْسِهِ ، وَقِيلَ قَوْمِهِ .

حضرت عبیداللہ بن محصن انصاری بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم میں سے اپنی جان کے لحاظ سے امن والا ہو جاتا ہے۔ اور اس کے جسم میں صحت موجود ہے۔ اور اس کے پاس ایک دن کی خوراک موجود ہے۔ تو گویا کہ تمام کی تمام دنیا اس کو دے دی گئی ہے۔ (ترمذی) حدیث حسن ہے۔

"سربہ" ۔ سین مہملہ کے کسرہ کے ساتھ اس کا معنی جان ہے۔ بعض نے کہا۔ قوم ہے۔

۵۱۵ - وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : « قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ وَكَانَ رِزْقُهُ كَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللهُ بِمَا آتَاهُ » رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

حضرت عبداللہ بن عمرو العاص بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بتحقیق وہ شخص کامیاب ہو گیا۔ جو اسلام لایا۔ اور اس کا رزق ضرورت کے مطابق ہے۔ اور اللہ پاک نے اس کو جو مال دیا ہے۔ اس پر اسے قناعت کی نعمت سے نوازا۔ (مسلم)

۵۱۶ - وَعَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ فَضَالَةَ ابْنِ عُبَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : « طُوبَى لِمَنْ هُدِيَ لِلْإِسْلَامِ وَكَانَ عَيْشُهُ كَفَافًا وَقَنِعَ » رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

حضرت ابو محمد فضالہ بن عبید انصاری بیان کرتے ہیں۔ کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے۔ اس شخص کیلئے بشارت ہو۔ جس کو اسلام کی ہدایت کی گئی۔ اور اس کا گزران ضرورت کے مطابق ہے۔ اور قناعت کی زندگی بسر کرے۔ (ترمذی) حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۱۷ - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبِيتُ اللَّيَالِيَ

حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پے در پے کئی راتیں بھوکے رہتے آپ کے اہل و عیال کے پاس بھی شام کا کھانا نہیں ہوتا تھا۔

الْمُتَتَابِعَةَ طَاوِيًا وَأَهْلُهُ لَا يَجِدُونَ عَشَاءً وَكَانَ أَكْثَرُ خُبْزِهِمْ خُبْزَ الشَّعِيرِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حیب کہ عام طور پر ان کی خوراک جو کی روٹی ہوا کرتی تھی۔ (ترمذی)

حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۱۸- وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى بِالنَّاسِ يَخِرُّ رِجَالٌ مِنْ قَامَتِهِمْ فِي الصَّلَاةِ مِنَ الْخَصَاصَةِ - وَهُمْ أَصْحَابُ الصُّفَّةِ حَتَّى يَقُولَ الْأَعْرَابُ: هٰؤُلَاءِ مَجَانِينُ فَإِذَا صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ: لَوْ تَعْلَمُونَ مَا لَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالَى لَأَحْبَبْتُمْ أَنْ تَزْدَادُوا فَاقَةً وَحَاجَةً. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ صَحِيحٌ

"الْخَصَاصَةُ": اَلْفَاقَةُ وَالْجُوعُ الشَّدِيدُ.

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب لوگوں کو نماز پڑھاتے تو کچھ لوگ بھوک کی وجہ سے نماز میں قیام کی حالت میں گر جاتے تھے۔ اور یہ لوگ اصحاب صفہ تھے۔ یہاں تک کہ جنگلی لوگ کہتے کہ یہ پاگل ہیں پس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوتے، تو ان کی طرف متوجہ ہو کر فرماتے۔ کہ اگر تمہیں معلوم ہو جائے۔ کہ اللہ پاک کے ہاں تمہارے لئے کیا ہے تو تم اس بات کو محبوب جانو کہ تمہارا فاقہ اور تمہاری ضرورت اور زیادہ ہو جائے۔ (ترمذی)

حدیث صحیح ہے۔

"الخصاصہ": فاقہ اور شدید بھوک کو کہتے ہیں۔

۵۱۹- وَعَنْ أَبِي كَرِيمَةَ الْمِقْدَادِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا مَلَأَ آدَمِيٌّ وِعَاءً شَرًّا مِنْ بَطْنٍ بِحَسْبِ ابْنِ آدَمَ أُكُلَاتٌ يُقِمْنَ صُلْبَهُ فَإِنْ كَانَ لَا مَحَالَةَ فَثُلُثٌ لِطَعَامِهِ وَثُلُثٌ لِشَرَابِهِ وَثُلُثٌ لِنَفَسِهِ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ،

"أُكُلَاتٌ": أَيْ لُقَمٌ.

حضرت ابو کریمہ مقداد بن معدیکرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ فرماتے تھے کہ کوئی آدمی کسی برتن کو نہیں بھرتا۔ جو پیٹ کے برتن سے برا ہو۔ انسان کے لئے تو چند لقمے کفایت کرتے ہیں جو اس کی پیٹھ کو سیدھا رکھ سکیں۔ لیکن اگر زیادہ کھانا ضروری ہے تو پیٹ کا ایک تہائی کھانے کے لئے اور ایک تہائی پینے کے لئے اور تہائی سانس لینے کے لئے ہو۔ (ترمذی) حدیث حسن ہے۔

"الاکلات" چند لقمے۔

۵۲۰- وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ إِيَاسِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْأَنْصَارِيِّ الْحَارِثِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا عِنْدَهُ الدُّنْيَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَلَا تَسْمَعُونَ؟ أَلَا تَسْمَعُونَ؟ إِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْإِيمَانِ، إِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْإِيمَانِ"

حضرت ابو امامہ ایاس بن ثعلبہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے ایک دن آپ کے پاس دنیا کا تذکرہ کیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم سنتے نہیں ہو۔ کیا تم جانتے نہیں ہو۔ کہ عیش و عشرت کو چھوڑ کر سادہ زندگی بسر کرنا ایمان سے ہے۔ یعنی ترک چھوڑ دینا۔

يَعْنِي الْمُتَقَحِّلَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

"الْبَذَاذَةُ" بِالْبَاءِ الْمُوَحَّدَةِ وَالذَّالَيْنِ الْمُعْجَمَتَيْنِ وَهِيَ رَثَاثَةُ الْهَيْئَةِ وَتَرْكُ فَاخِرِ اللِّبَاسِ وَأَمَّا "الْمُتَقَحِّلُ" فَبِالْقَافِ وَالْحَاءِ: قَالَ أَهْلُ اللُّغَةِ: الْمُتَقَحِّلُ هُوَ الرَّجُلُ الْيَابِسُ الْجِلْدِ مِنْ خُشُونَةِ الْعَيْشِ وَتَرْكِ التَّرَفُّهِ.

٥٢١ - وَعَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّرَ عَلَيْنَا أَبَا عُبَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نَتَلَقَّى عِيرًا لِقُرَيْشٍ وَزَوَّدَنَا جِرَابًا مِنْ تَمْرٍ لَمْ يَجِدْ لَنَا غَيْرَهُ. فَكَانَ أَبُو عُبَيْدَةَ يُعْطِينَا تَمْرَةً تَمْرَةً. فَقِيلَ: كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ بِهَا؟ قَالَ نَمَصُّهَا كَمَا يَمَصُّ الصَّبِيُّ ثُمَّ نَشْرَبُ عَلَيْهَا مِنَ الْمَاءِ فَتَكْفِينَا يَوْمَنَا إِلَى اللَّيْلِ، وَكُنَّا نَضْرِبُ بِعِصِيِّنَا الْخَبَطَ ثُمَّ نَبُلُّهُ بِالْمَاءِ فَنَأْكُلُهُ. قَالَ: وَانْطَلَقْنَا عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَرُفِعَ لَنَا عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ كَهَيْئَةِ الْكَثِيبِ الضَّخْمِ فَأَتَيْنَاهُ فَإِذَا هِيَ دَابَّةٌ تُدْعَى الْعَنْبَرَ فَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ: مَيْتَةٌ، ثُمَّ قَالَ: لَا، بَلْ نَحْنُ رُسُلُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي سَبِيلِ اللهِ وَقَدِ اضْطُرِرْتُمْ فَكُلُوا، فَأَقَمْنَا عَلَيْهِ شَهْرًا وَنَحْنُ ثَلَاثُ مِائَةٍ

(ابوداؤد)

"البذاذة": باء موحدہ اور دو ذال معجمتین کے ساتھ۔ بدحالی اور فاخرانہ لباس کو چھوڑ دینا۔ "المتقحل": قاف اور حا کے ساتھ اہل زبان کہتے ہیں کہ اس سے مراد وہ انسان ہے جس کا چمڑا گزران کی تنگی اور ترفہ کے چھوڑنے کی وجہ سے خشک اور جھریوں والا ہو جاتا ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کا قافلہ لوٹنے کیلئے بھیجا۔ اور ہمیں کھجوروں کی ایک بوری بطور خوراک دے دی۔ اور کوئی چیز نہ دی۔ اور ہم پر ابوعبیدہ کو امیر بنا دیا۔ چنانچہ ابوعبیدہؓ ہمیں ایک ایک کھجور (روزانہ) دیتے۔ صحابہؓ سے پوچھا گیا۔ کہ ایک کھجور کے ساتھ تمہارا گزارہ کیسے ہوتا تھا۔ صحابی نے جواب دیا۔ کہ ہم اس کو یوں چوستے تھے جیسے بچہ چوستا ہے پھر ہم اس کے بعد پانی پی لیتے پس وہ کھجور اس دن کیلئے رات تک ہمیں کافی رہتی اور ہم اپنی لاٹھیوں کے ساتھ پتوں کو جھاڑتے۔ پھر ان کو پانی کے ساتھ تر کرکے کھاتے تھے۔ راوی بیان کرتا ہے کہ ہم سمندر کے ساحل پر چل رہے تھے کہ ہمیں کنارے پر ایک چیز نظر آئی۔ جو ریت کے بڑے ٹیلے کی مانند تھی۔ ہم وہاں پہنچے۔ تو وہ عنبر مچھلی تھی۔ تو حضرت ابوعبیدہؓ نے کہا۔ کہ یہ تو مردار ہے۔ (تھوڑی دیر کے بعد) پھر خود ہی کہا نہیں۔ بلکہ ہم تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجے ہوئے ہیں۔ اور اللہ کے راستے میں ہیں اور پھر تم اضطراری حالت میں ہو۔ پس کھاؤ۔ پس ہم ایک ماہ اس کو کھاتے رہے۔ اور ہماری تعداد تین

حَتّٰى سَمِنَّا، وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا نَغْتَرِفُ مِنْ وَقْبِ عَيْنِهِ بِالْقِلَالِ الدُّهْنَ وَنَقْطَعُ مِنْهُ الْفِدَرَ كَالثَّوْرِ أَوْ كَقَدْرِ الثَّوْرِ، وَلَقَدْ أَخَذَ مِنَّا أَبُو عُبَيْدَةَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَأَقْعَدَهُمْ فِي وَقْبِ عَيْنِهِ وَأَخَذَ ضِلَعًا مِنْ أَضْلَاعِهِ فَأَقَامَهَا ثُمَّ رَحَلَ أَعْظَمَ بَعِيرٍ مَعَنَا فَمَرَّ مِنْ تَحْتِهَا وَتَزَوَّدْنَا مِنْ لَحْمِهِ وَشَائِقَ، فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: «هُوَ رِزْقٌ أَخْرَجَهُ اللّٰهُ لَكُمْ، فَهَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ فَتُطْعِمُونَا؟» فَأَرْسَلْنَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ فَأَكَلَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

«الْجِرَابُ»: وِعَاءٌ مِنْ جِلْدٍ مَعْرُوفٌ، وَهُوَ بِكَسْرِ الْجِيمِ وَفَتْحِهَا وَالْكَسْرُ أَفْصَحُ. قَوْلُهُ «نَمَصُّهَا» بِفَتْحِ الْمِيمِ. «وَالْخَبَطُ» وَرَقُ شَجَرٍ مَعْرُوفٍ تَأْكُلُهُ الْإِبِلُ. «وَالْكَثِيبُ»: التَّلُّ مِنَ الرَّمْلِ. وَ«الْوَقْبُ» بِفَتْحِ الْوَاوِ وَإِسْكَانِ الْقَافِ وَبَعْدَهَا بَاءٌ مُوَحَّدَةٌ وَهُوَ نُقْرَةُ الْعَيْنِ. «وَالْقِلَالُ» الْجِرَارُ. «وَالْفِدَرُ» بِكَسْرِ الْفَاءِ وَفَتْحِ الدَّالِ: الْقِطَعُ. «رَحَلَ الْبَعِيرَ» بِتَخْفِيفِ الْحَاءِ: أَيْ جَعَلَ عَلَيْهِ الرَّحْلَ. «الْوَشَائِقُ»

ہو گئی۔ یہاں تک کہ ہم موٹے تازے ہو گئے۔ ہم نے اس کی آنکھ کے گڑھے سے چربی کے مٹکے بھر کر نکالے۔ اور بیل کے برابر ہم اس کے ٹکڑے کاٹ رہے تھے۔ یا بیل کے جسم کے برابر حضرت ابو عبیدہ نے ہم سے ۱۳ آدمیوں کو اس کی آنکھ کے گڑھے میں بٹھا دیا۔ اور اس کی پسلیوں سے ایک پسلی کو کھڑا کیا۔ پھر ایک بہت بڑے اونٹ پر کجاوہ رکھا۔ اور وہ اونٹ پسلی کے نیچے سے گزر گیا۔ اور ہم اس کے گوشت سے خشک ٹکڑوں کو لیکر چلے۔ جب ہم مدینہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے۔ ہم نے آپ کے سامنے اس کا ذکر کیا۔ تو آپ نے فرمایا: وہ رزق تھا۔ اللہ پاک نے تمہارے لئے پیدا فرمایا۔ اگر تمہارے پاس اس کے گوشت سے کچھ موجود ہے۔ تو ہم کو بھی کھلاؤ۔ راوی بیان کرتا ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس سے کچھ گوشت پیش کیا۔ آپ نے تناول فرمایا۔

"الجراب"۔ چمڑے کا مشہور و معروف برتن مراد ہے۔ جیم کے کسرہ کے اور فتح کے ساتھ منقول ہے۔ اور کسرہ افصح ہے۔ "نمصہا"۔ میم کے فتح کے ساتھ۔ "الخبط" ایک مشہور درخت کے پتے۔ جس کو اونٹ کھاتے ہیں۔ "الکثیب" ریت کا ٹیلہ مراد ہے۔ "الوقب"۔ واؤ کی فتح اور قاف کے سکون کے ساتھ اور اس کے بعد با موحدہ آنکھ کے گڑھے کو کہتے ہیں۔ "القلال" مٹکے۔ "الفدر" فا کے کسرہ اور دال کے فتح کے ساتھ ٹکڑے مراد ہیں۔ "رحل البعیر" حا مخفف کے ساتھ یعنی اس پر کجاوہ رکھا۔ "الوشائق" شین معجمہ اور قاف کے ساتھ

بِالشِّيْنِ الْمُعْجَمَةِ وَالْقَافِ: اللَّحْمُ الَّذِي قُطِعَ لِيُقَدَّدَ مِنْهُ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ.

وہ گوشت جو خشک کرنے کے لیے کاٹا جائے۔ واللہ اعلم۔

۵۲۲ - وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ كُمُّ قَمِيْصِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الرُّسْغِ، رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

«الرُّصْغُ» بِالصَّادِ وَالرُّسْغُ بِالسِّيْنِ أَيْضًا: هُوَ الْمَفْصَلُ بَيْنَ الْكَفِّ وَالسَّاعِدِ.

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قمیص کی آستین ہاتھ کے گٹے تک تھی۔ (ابوداؤد۔ ترمذی، حدیث حسن ہے۔

"الرصغ": صاد اور سین دونوں کے ساتھ ہے۔ ہتھیلی اور کلائی کے درمیان کی ہڈی کو کہتے ہیں۔

۵۲۳ - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّا كُنَّا يَوْمَ الْخَنْدَقِ نَحْفِرُ فَعَرَضَتْ كُدْيَةٌ شَدِيْدَةٌ فَجَاؤُوْا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا: هٰذِهِ كُدْيَةٌ عَرَضَتْ فِي الْخَنْدَقِ. فَقَالَ: «أَنَا نَازِلٌ» ثُمَّ قَامَ وَبَطْنُهُ مَعْصُوْبٌ بِحَجَرٍ، وَلَبِثْنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ لَا نَذُوْقُ ذَوَاقًا فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِعْوَلَ فَضَرَبَ فَعَادَ كَثِيْبًا أَهْيَلَ أَوْ أَهْيَمَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِي إِلَى الْبَيْتِ فَقُلْتُ لِامْرَأَتِي: رَأَيْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مَا فِي ذٰلِكَ صَبْرٌ فَعِنْدَكِ شَيْءٌ؟ فَقَالَتْ: عِنْدِي شَعِيْرٌ وَعَنَاقٌ فَذَبَحْتُ الْعَنَاقَ وَطَحَنْتُ الشَّعِيْرَ حَتّٰى جَعَلْنَا اللَّحْمَ فِي الْبُرْمَةِ ثُمَّ جِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ ہم غزوہ خندق میں خندق کھود رہے تھے۔ کہ ایک سخت پتھر سامنے آگیا۔ پس صحابہ کرام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ کہ خندق کھودتے ہوئے ایک سخت پتھر کا سامنا ہو گیا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ میں اُتروں گا۔ اور خود جائزہ لوں گا۔ چنانچہ آپ کھڑے ہو گئے۔ اور بھوک کی وجہ سے آپ کے پیٹ پر پتھر بندھا ہوا تھا۔ اور تین دن سے ہم نے بھی کچھ نہ کھایا تھا۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کدال کو پکڑا۔ اور اس کو پتھر پر مارا۔ تو وہ ریت کی طرح ہو گیا۔ حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ مجھے گھر جانے کی اجازت دیں۔ (میں گھر آیا) اور اپنی بیوی سے کہا۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جس حالت میں دیکھا ہے۔ میرے لئے اس میں صبر کرنا نہیں ہے پس کیا تیرے پاس کچھ ہے۔ اس نے کہا کہ میرے پاس کچھ جو اور بکری کا چھوٹا سا بچہ ہے۔ چنانچہ میں نے بکری کے بچے کو ذبح کیا۔ اور جو پیسا۔ ہنڈیا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَجِينُ قَدِ انْكَسَرَ وَالْبُرْمَةُ بَيْنَ الْأَثَافِيِّ قَدْ كَادَتْ تَنْضَجُ، فَقُلْتُ: طُعَيِّمٌ لِي فَقُمْ أَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَرَجُلٌ أَوْ رَجُلَانِ، قَالَ: «كَمْ هُوَ؟» فَذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ: «كَثِيرٌ طَيِّبٌ، قُلْ لَهَا لَا تَنْزِعِ الْبُرْمَةَ وَلَا الْخُبْزَ مِنَ التَّنُّورِ حَتّٰى آتِيَ» فَقَالَ: «قُومُوا» فَقَامَ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ فَدَخَلْتُ عَلَيْهَا فَقُلْتُ: وَيْحَكِ قَدْ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ وَمَنْ مَعَهُمْ قَالَتْ: هَلْ سَأَلَكَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: «ادْخُلُوا وَلَا تَضَاغَطُوا» فَجَعَلَ يَكْسِرُ الْخُبْزَ وَيَجْعَلُ عَلَيْهِ اللَّحْمَ وَيُخَمِّرُ الْبُرْمَةَ وَالتَّنُّورَ إِذَا أَخَذَ مِنْهُ وَيُقَرِّبُ إِلٰى أَصْحَابِهِ ثُمَّ يَنْزِعُ فَلَمْ يَزَلْ يَكْسِرُ وَيَغْرِفُ حَتّٰى شَبِعُوا وَبَقِيَ مِنْهُ فَقَالَ: «كُلِي هٰذَا وَأَهْدِي فَإِنَّ النَّاسَ أَصَابَتْهُمْ مَجَاعَةٌ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ جَابِرٌ: لَمَّا حُفِرَ الْخَنْدَقُ رَأَيْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا فَانْكَفَأْتُ إِلَى امْرَأَتِي فَقُلْتُ: هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ؟ فَإِنِّي رَأَيْتُ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِيدًا، فَأَخْرَجَتْ إِلَيَّ جِرَابًا فِيهِ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ وَلَنَا بُهَيْمَةٌ دَاجِنٌ

میں گوشت ڈال کر میں نبی کریم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت تک آٹا روٹی پکانے کے قابل ہو گیا تھا ہنڈیا چولہے پر رکھی ہوئی تھی۔ سالن پکنے کے قریب تھا۔ میں نے آپؐ سے عرض کیا۔ کہ میرے پاس تھوڑا سا کھانا ہے۔ یا رسول اللہ۔ آپ اور ایک یا دو آدمی میرے ساتھ چلیں آپ نے پوچھا۔ کتنے آدمی چلیں۔ میں نے پہلی بات کو دھرایا۔ آپ نے فرمایا کھانا کافی ہے۔ اور اچھا ہے اپنی بیوی سے کہہ دو۔ کہ وہ ہنڈیا نہ اتارے۔ اور تنور سے روٹیاں نہ نکالے۔ جب تک کہ میں نہ آجاؤں پھر آپ نے فرمایا کھڑے ہو جاؤ چنانچہ مہاجرین اور انصار کھڑے ہو گئے میں بیوی کے پاس پہنچا۔ اور اس سے کہا کہ تجھ پہ اللہ کی رحمت ہو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین انصار اور جو ان کے ساتھ ہیں۔ سب آ رہے ہیں۔ بیوی نے پوچھا۔ کیا آپ نے تجھ سے پوچھا تھا۔ میں نے کہا۔ ہاں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا۔ داخل ہو جاؤ۔ اور بھیڑ نہ کرو۔ اور آپ روٹی توڑ رہے تھے اور اس کے اوپر گوشت رکھ رہے تھے۔ اور ہنڈیا اور تنور کو ڈھانپ رکھا تھا۔ اس سے نکالتے اور اپنے ساتھیوں کے قریب کر دیتے۔ پھر نکالتے اسی طرح برابر روٹی توڑتے رہے۔ اور سالن ڈالتے رہے۔ یہاں تک کہ تمام سیر ہو گئے۔ اور کھانا بچ بھی رہا۔ پھر آپ نے حضرت جابرؓ کی بیوی) کو فرمایا۔ تم بھی کھاؤ۔ اور ہدیہ ارسال کرو۔ اس لئے کہ لوگوں کو بھوک لگی ہوئی ہے (بخاری و مسلم) اور ایک روایت میں ہے۔ جابرؓ نے بیان کیا جب خندق کھودی جا رہی تھی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیٹ کو بھوکا پایا۔ میں اپنی بیوی کی طرف گیا۔ میں نے پوچھا کیا تیرے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت بھوکا پایا

فَذَبَحْتُهَا وَطَحَنَتِ الشَّعِيرَ فَفَرَغَتْ إِلَى فَرَاغِي وَقَطَّعْتُهَا فِي بُرْمَتِهَا ثُمَّ وَلَّيْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: لَا تَفْضَحْنِي بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ مَعَهُ، فَجِئْتُهُ فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَنَا وَطَحَنْتُ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ فَتَعَالَ أَنْتَ وَنَفَرٌ مَعَكَ، فَصَاحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ: إِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ سُوْرًا فَحَيَّهَلًا بِكُمْ» فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «لَا تُنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ وَلَا تَخْبِزُنَّ عَجِينَكُمْ حَتَّى أَجِيءَ»، فَجِئْتُ وَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْدُمُ النَّاسَ حَتَّى جِئْتُ امْرَأَتِي فَقَالَتْ: بِكَ وَبِكَ! فَقُلْتُ: قَدْ فَعَلْتُ الَّذِي قُلْتِ، فَأَخْرَجَتْ عَجِينًا فَبَسَقَ فِيهِ وَبَارَكَ، ثُمَّ عَمَدَ إِلَى بُرْمَتِنَا فَبَصَقَ وَبَارَكَ ثُمَّ قَالَ: «ادْعِي خَابِزَةً فَلْتَخْبِزْ مَعَكِ، وَاقْدَحِي مِنْ بُرْمَتِكُمْ وَلَا تُنْزِلُوهَا» وَهُمْ أَلْفٌ فَأُقْسِمُ بِاللهِ لَأَكَلُوا حَتَّى تَرَكُوهُ وَانْحَرَفُوا وَإِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِيَ وَإِنَّ عَجِينَنَا لَيُخْبَزُ كَمَا هُوَ۔

قَوْلُهُ «عَرَضَتْ كُدْيَةٌ» بِضَمِّ الْكَافِ وَإِسْكَانِ الدَّالِ وَبِالْيَاءِ

ہے چنانچہ میری بیوی نے میری طرف ایک تھیلی نکالی جس میں ایک صاع جو تھے۔ اور ہمارے پاس گھر کا پلا ہوا ایک چھوٹا سا بکری کا بچہ تھا میں نے اسکو ذبح کیا۔ اور میری بیوی نے جو پیس کر آٹا بنایا میں نے گوشت کے ٹکڑے کر کے ہانڈی میں ڈالے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گیا لیکن بیوی نے کہا مجھے اللہ کے رسول اور آپ کے صحابہ کے سامنے شرمندہ نہ کرنا میں نے رازداری سے آپ سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ہم نے بکری کا ایک چھوٹا سا بچہ ذبح کیا ہے۔ اور جو کے ایک صاع کا آٹا پیسا ہے۔ لہذا آپ کے چند ساتھی چلیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سن کر بلند آواز سے اعلان فرمایا۔ اے خندق والو۔ جابرؓ نے تمہاری دعوت کا انتظام کیا ہے۔ پس تم دعوت کیلئے آؤ۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی ہانڈی کو چولہے سے نہ اتارنا۔ اور اپنے آٹے کو نہ پکانا۔ جب تک کہ میں نہ آجاؤں۔ میں گھر میں آیا۔ اور نبی کریم بھی لوگوں سے آگے آگے تشریف لے آئے۔ میں اپنی بیوی کے پاس آیا۔ اس نے کہا۔ تیری ذلت ہوگی تیری ذلت ہوگی۔ میں نے کہا۔ میں نے تو وہی بات کہی تھی۔ جو تو نے کہی تھی چنانچہ اس نے گوندھے ہوئے آٹے کو نکالا آپ نے اس میں اپنے منہ کا لعاب ڈالا۔ اور برکت کی دعا فرمائی پھر ہماری ہانڈی کی طرف آئے۔ اور اس میں اپنے منہ کا لعاب ڈالا اور برکت کی دعا فرمائی پھر فرمایا۔ کہ کسی روٹیاں پکانے والی کو بلاؤ جو تمہارے ساتھ روٹیاں پکائے۔ اور تم اپنی ہانڈی سے سالن نکال لیکن اسکو نیچے نہ اتارنا اس وقت ایک ہزار کی تعداد تھی میں خدا کی قسم کھاتا ہوں۔ کہ سب نے کھانا کھایا یہاں تک کہ کھانا چھوڑ کر چلے گئے۔ اور ہماری ہانڈی پہلے کی طرح جوش مار رہی تھی اور ہمارے آٹے کی روٹی پہلے کی طرح پک رہی تھی۔

وہ عرضت کدیۃ بضمہ کاف کے پیش دال کے سکون اور یائے مثناۃ کے ساتھ زمین کے سخت

الْمُثَنَّاةِ تَحْتُ: وَهِيَ قِطْعَةٌ غَلِيظَةٌ صُلْبَةٌ مِنَ الْأَرْضِ لَا يَعْمَلُ فِيهَا الْفَأْسُ وَ"الْكَثِيبُ" أَصْلُهُ تَلُّ الرَّمْلِ وَالْمُرَادُ هُنَا صَارَتْ تُرَابًا نَاعِمًا وَهُوَ مَعْنَى "أَهْيَلَ" وَ"الْأَثَافِيُّ": الْأَحْجَارُ الَّتِي يَكُونُ عَلَيْهَا الْقِدْرُ. وَ"تَضَاغَطُوا" تَزَاحَمُوا. وَ"الْمَجَاعَةُ": الْجُوعُ وَهُوَ بِفَتْحِ الْمِيمِ. وَ"الْخَمَصُ" بِفَتْحِ الْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ وَالْمِيمِ: الْجُوعُ. وَ"انْكَفَأْتُ" انْقَلَبْتُ وَرَجَعْتُ. وَ"الْبُهَيْمَةُ" بِضَمِّ الْبَاءِ تَصْغِيرُ بَهْمَةٍ وَهِيَ: الْعَنَاقُ. بِفَتْحِ الْعَيْنِ. وَ"الدَّاجِنُ" هِيَ الَّتِي أَلِفَتِ الْبَيْتَ. وَ"السُّؤْرُ": الطَّعَامُ الَّذِي يُدْعَى النَّاسُ إِلَيْهِ وَهُوَ بِالْفَارِسِيَّةِ. وَ"حَيَّهَلًا": أَيْ تَعَالَوْا وَقَوْلُهَا "بِكَ وَبِكَ" أَيْ خَاصَمَتْهُ وَسَبَّتْهُ لِأَنَّهَا اعْتَقَدَتْ أَنَّ الَّذِي عِنْدَهَا لَا يَكْفِيهِمْ فَاسْتَحْيَتْ وَخَفِيَ عَلَيْهَا مَا أَكْرَمَ اللهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى بِهِ نَبِيَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هٰذِهِ الْمُعْجِزَةِ الظَّاهِرَةِ وَالْآيَةِ الْبَاهِرَةِ. "بَسَقَ" أَيْ بَصَقَ. وَيُقَالُ أَيْضًا: بَزَقَ. ثَلَاثُ لُغَاتٍ. "وَعَمَدَ" بِفَتْحِ الْمِيمِ: أَيْ قَصَدَ. "وَاقْدَحِي": أَيِ اغْرِفِي وَالْمِقْدَحَةُ الْمِغْرَفَةُ. "وَتَغِطُّ" أَيْ لِغَلَيَانِهَا صَوْتٌ وَاللهُ أَعْلَمُ.

ٹکڑے کو کہتے ہیں جس پہ کدال اثر نہ کر سکے۔ "الکثیب": اصل لغت عرب میں ریت کے ٹیلے کو کہتے ہیں لیکن یہاں نرم مٹی مراد ہے۔ اور "اَھیَل" کا بھی یہی معنی ہے۔ "الاثافی" جن اینٹوں پر ہانڈی رکھی جاتی ہے۔ "تضاغطوا" بھیڑ کرنا۔ "المجاعۃ" میم کے فتحہ کے ساتھ بھوک مراد ہے۔ "الخمص" خا معجمہ اور میم کے فتحہ کے ساتھ بھوک کو کہتے ہیں۔ "انکفأت" میں واپس آیا۔ "البھیمۃ" با کے پیش کے ساتھ "بھمۃ" کی تصغیر ہے۔ اس کا مترادف "العناق" عین کی زبر کے ساتھ بکری کا بچہ مراد ہے۔ "الداجن" وہ جانور جو گھر میں رہنے کی وجہ سے گھر سے مانوس رہے۔ "السؤر" فارسی زبان کا لفظ ہے اس کھانے کو کہتے ہیں جس کی طرف لوگوں کو مدعو کیا جائے۔ "حیھلا" کا معنی ہے آؤ۔ "بک وبک" وہ اس سے جھگڑنے لگی اور اس کو برا بھلا کہا، اس لئے کہ وہ سمجھتی تھی کہ موجودہ کھانا ان کو کفایت نہیں کرے گا۔ پس وہ شرما گئیں اور اس کی نظروں سے وہ چیز اوجھل تھی جس سے اللہ پاک اپنے نبی کو اعزاز دینے والے تھے۔ کہ آپ کے ہاتھوں پر ایک معجزہ ظاہر ہونے والا تھا۔ "بسق" "بصق" "بزق" تینوں طرح منقول ہے۔ "عمد" میم کے فتح کے ساتھ اس نے قصد کیا۔ "اقدحی" چمچہ بھر کر نکال۔ "المقدحۃ" چمچہ۔ "تغط" اس کے جوش مارنے کی آواز تھی۔ واللہ اعلم۔

۵۲۴- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ: قَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا أَعْرِفُ فِيهِ الْجُوعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ؟ فَقَالَتْ: نَعَمْ، فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ ثُمَّ أَخَذَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ ثَوْبِي وَرَدَّتْنِي بِبَعْضِهِ ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبْتُ بِهِ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ؟» فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: «أَلِطَعَامٍ» فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «قُومُوا» فَانْطَلَقُوا وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: يَا أُمَّ سُلَيْمٍ: قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ فَقَالَتْ: اَللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. فَانْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ حَتَّى دَخَلَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هَلُمِّي مَا عِنْدَكِ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ» فَأَتَتْ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ عَلَيْهِ أُمُّ سُلَيْمٍ

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ حضرت ابو طلحہؓ نے ام سلیمؓ سے کہا۔ کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز میں کمزوری محسوس کرتا ہوں۔ مجھے معلوم ہو رہا ہے۔ کہ آپ پر بھوک کا اثر ہے۔ تو کیا تیرے پاس کچھ موجود ہے۔ اس نے کہا جی ہاں۔ اور اس نے جو کی روٹی کے چند ٹکڑے نکالے۔ پھر اس نے اپنے دوپٹے کے ایک کنارے میں ان ٹکڑوں کو لپیٹا۔ اور اسکو میرے کپڑے کے نیچے چھپا دیا۔ اور دوپٹے کا باقی حصہ مجھکو پہنا دیا۔ اور مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا۔ تو میں اس کو لے کر چلا۔ تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں تشریف فرما پایا اور آپ کے ساتھ کچھ لوگ بھی تھے۔ میں ان کے پاس کھڑا ہو گیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تجھے ابو طلحہؓ نے بھیجا ہے میں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا کیا کھانے کیلئے۔ میں نے عرض کیا۔ جی ہاں۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کھڑے ہو جاؤ۔ اور چلو۔ وہ چلے میں ان کے آگے آگے تھا۔ یہاں تک کہ میں حضرت ابو طلحہؓ کے پاس پہنچا۔ اور اس کو اطلاع دی۔ ابو طلحہؓ نے یہ سن کر ام سلیمؓ سے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو لے کر تشریف لے آئے ہیں۔ اور ہمارے پاس انکے کھانے کا کچھ انتظام نہیں ہے اس نے جواباً کہا۔ اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔ پس ابو طلحہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشوائی کیلئے باہر نکلا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکے ساتھ تشریف لاتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ دونوں اندر داخل ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ام سلیم جو کچھ تمہارے پاس

عُكَّةً فَأَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقُولَ، ثُمَّ قَالَ: «ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ» فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا، ثُمَّ قَالَ: «ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ» حَتَّى أَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا وَالْقَوْمُ سَبْعُونَ رَجُلًا أَوْ ثَمَانُونَ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔ وَفِي رِوَايَةٍ فَمَا زَالَ يَدْخُلُ عَشَرَةٌ وَيَخْرُجُ عَشَرَةٌ حَتَّى لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَ فَأَكَلَ حَتَّى شَبِعَ ثُمَّ هَيَّأَهَا فَإِذَا هِيَ مِثْلُهَا حِينَ أَكَلُوا مِنْهَا۔ وَفِي رِوَايَةٍ فَأَكَلُوا عَشَرَةً عَشَرَةً حَتَّى فَعَلَ ذٰلِكَ بِثَمَانِينَ رَجُلًا ثُمَّ أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَأَهْلُ الْبَيْتِ وَتَرَكُوا سُؤْرًا۔ وَفِي رِوَايَةٍ: ثُمَّ أَفْضَلُوا مَا بَلَّغُوا جِيرَانَهُمْ۔ وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: جِئْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَوَجَدْتُهُ جَالِسًا مَعَ أَصْحَابِهِ وَقَدْ عَصَبَ بَطْنَهُ بِعِصَابَةٍ فَقُلْتُ لِبَعْضِ أَصْحَابِهِ: لِمَ عَصَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَطْنَهُ؟ فَقَالُوا: مِنَ الْجُوعِ، فَذَهَبْتُ إِلَى أَبِي طَلْحَةَ وَهُوَ زَوْجُ أُمِّ سُلَيْمٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَقُلْتُ يَا أَبَتَاهُ قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَصَبَ بَطْنَهُ بِعِصَابَةٍ فَسَأَلْتُ

ہے۔ لے آؤ۔ ام سلیمؓ نے وہی روٹی کے ٹکڑے پیش کئے۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ روٹی کے ٹکڑوں کو توڑا جائے۔ ام سلیم نے روٹی کے ٹکڑوں پر کپی سے گھی نکال کر لگایا پھر اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشیت الٰہی کے مطابق خیر و برکت کی دعا فرمائی پھر آپ نے فرمایا۔ دس آدمیوں کو کھانے کی اجازت دو۔ حضرت ابو طلحہؓ نے انکو بلایا۔ انھوں نے سیر ہو کر کھانا کھایا۔ پھر باہر گئے پھر آپ نے فرمایا کہ مزید دس آدمیوں کو اجازت دو حضرت ابو طلحہؓ نے انکو اجازت دی وہ کھانا کھا کر باہر چلے گئے پھر فرمایا دس آدمیوں کو اور اجازت دو یہانتک کہ تمام لوگوں نے کھانا کھایا جن کی تعداد ستر اسی تھی (راوی کو شک ہے) اور سیر ہو گئے (بخاری مسلم) اور ایک روایت میں ہے۔ کہ دس آدمی کھانا کھانے کیلئے داخل ہو رہے تھے۔ اور دس آدمی کھانا کھا کر نکل رہے تھے یہانتک کہ انہیں سے کوئی شخص ایسا نہ تھا جس نے کھانا نہ کھایا ہو اور سیر نہ ہوا ہو پھر آپ نے کھانے کو اکٹھا کیا۔ تو وہ اب بھی اتنا ہی تھا جتنا کہ کھانا شروع کرنے کے وقت تھا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ دس دس آدمیوں نے مل کر کھانا کھایا۔ یہانتک کہ اسی آدمیوں نے کھانا کھایا پھر اسکے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور گھر والوں نے کھایا اور باقی کھانا موجود تھا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ بچا ہوا کھانا پڑوسیوں کو پہنچا دیا۔ اور انسؓ کی ایک روایت میں ہے اس نے بیان کیا۔ کہ میں نے ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا آپ صحابہ کرام کے ساتھ تشریف فرما تھے اور آپ نے پیٹ پر پٹی باندھ رکھی تھی میں نے صحابہ کرام سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیٹ پر پٹی کیوں باندھ رکھی ہے صحابہؓ نے جواب دیا۔ بھوک کی وجہ سے۔ تو میں ابو طلحہؓ کے پاس گیا۔ اور وہ ام سلیمؓ کا خاوند ہے میں نے کہا۔ اے میرے ابا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے۔ کہ آپ نے اپنے پیٹ پر پٹی باندھ رکھی ہے میں نے صحابہ سے اس کی

بَعْضَ أَصْحَابِهِ فَتَأَلَّمُوا مِنَ الْجُوعِ فَدَخَلَ أَبُوْطَلْحَةَ عَلٰى أُمِّيْ فَقَالَ : هَلْ مِنْ شَيْءٍ ؟ قَالَتْ : نَعَمْ عِنْدِيْ كِسَرٌ مِنْ خُبْزٍ وَتَمَرَاتٌ ، فَإِنْ جَاءَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحْدَهُ أَشْبَعْنَاهُ ، وَإِنْ جَاءَ آخَرُ مَعَهُ قَلَّ عَنْهُمْ . وَذَكَرَ تَمَامَ الْحَدِيْثِ -

وجہ دریافت کی۔ تو انہوں نے کہا، کہ بھوک کی وجہ سے آپ نے پٹی باندھ رکھی ہے۔ چنانچہ ابو طلحہؓ میری والدہ کے پاس آئے۔ اور کہا۔ کیا کوئی چیز موجود ہے۔ والدہ نے کہا۔ ہاں۔ میرے پاس روٹی کے ٹکڑے اور کھجوریں ہیں اگر ہمارے پاس اکیلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے گے۔ تو ہم آپکو سیر شکم کر دیں گے۔ اور اگر کچھ اور لوگ آپکے ساتھ آگئے۔ تو کھانا کم رہے گا۔ اور پوری حدیث کا ذکر فرمایا۔

(۵۶)

بَابُ الْقَنَاعَةِ وَالْعَفَافِ وَالْاِقْتِصَادِ فِي الْمَعِيْشَةِ وَالْاِنْفَاقِ وَذَمِّ السُّؤَالِ مِنْ غَيْرِ ضَرُوْرَةٍ

قناعت اور سوال سے بچنے اور معیشت میں میانہ روی اختیار کرنے اور بلا ضرورت سوال کرنے کی مذمت کا بیان!

(۱۷۶) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی[1] : " وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا "

ارشادِ خداوندی ہے۔ اور زمین پر چلنے پھرنے والا نہیں مگر اس کا رزق خدا کے ذمہ ہے۔[1]

(۱۷۷) وَقَالَ تَعَالٰی[2] : " لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ أُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْأَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمَاهُمْ لَا يَسْأَلُوْنَ النَّاسَ إِلْحَافًا "

نیز فرمایا:۔ (اور ہاں تم جو خرچ کرو گے تو ان حاجتمندوں کیلئے جو خدا کی راہ میں رکے بیٹھے ہیں اور ملک میں کسی طرف جانے کی طاقت نہیں رکھتے (اور مانگنے سے عار رکھتے ہیں) یہاں تک کہ نہ مانگنے کی وجہ سے ناواقف شخص ان کو غنی خیال کرتا ہے اور تم قیافے سے ان کو صاف پہچان لو کہ حاجتمند ہیں اور شرم کے سبب لوگوں سے منہ پھوڑ کر اور لپٹ کر نہیں مانگ سکتے

(۱۷۸) وَقَالَ تَعَالٰی[3] : وَالَّذِيْنَ إِذَآ أَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ

نیز فرمایا:۔ اور وہ کہ جب خرچ کرتے ہیں تو بیجا اڑاتے ہیں۔ اور نہ تنگی کو کام میں لاتے

[1] سورۃ ھود آیۃ ۶، [2] سورۃ البقرۃ آیۃ ۲۷۳، [3] سورۃ الفرقان آیۃ ۶۷ -

يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا»

ہیں۔ بلکہ اعتدال کے ساتھ ضرورت سے زیادہ نہ کم ۔

(١٧٩) وَقَالَ تَعَالٰى[1]: «وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ۔ مَا أُرِيدُ مِنْهُمْ مِنْ رِزْقٍ وَمَا أُرِيدُ أَنْ يُطْعِمُونِ»

نیز فرمایا۔ اور میں نے جنوں اور انسانوں کو اس لئے پیدا کیا ہے۔ کہ میری عبادت کریں۔ میں ان سے طالب رزق نہیں اور نہ یہ چاہتا ہوں۔ کہ مجھے کھانا کھلائیں۔ [1]

وَأَمَّا الْأَحَادِيثُ فَتَقَدَّمَ مُعْظَمُهَا فِي الْبَابَيْنِ السَّابِقَيْنِ؛ وَمِمَّا لَمْ يَتَقَدَّمْ:

اس مضمون کی اکثر حدیثیں پچھلے دو بابوں کے ضمن میں گزر چکی ہیں۔ اور جو پہلے ذکر نہیں ہوئیں ملاحظہ کیجئے۔

٥٢٥ ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلٰكِنَّ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

«الْعَرَضُ» بِفَتْحِ الْعَيْنِ وَالرَّاءِ: هُوَ الْمَالُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان فرماتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا غنا مال واسباب کے زیادہ ہونے کا نام نہیں غنا تو نفس کے استغناء کا نام ہے (بخاری مسلم)

العرض عین اور راء کے فتح کیساتھ مال کو کہتے ہیں۔

٥٢٦ ـ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا آتَاهُ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ آدمی کامیاب ہے جو اسلام لایا اور بقدر ضرورت رزق دیا گیا اور اللہ نے جو کچھ اس کو دیا اس پر اس کو قناعت کی توفیق بخشی (مسلم)

٥٢٧ ـ وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ قَالَ: «يَا حَكِيمُ: إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوٌ فَمَنْ أَخَذَهُ

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا۔ آپ نے مجھے دیا۔ پھر میں نے سوال کیا آپ نے مجھے دیا پھر تیسری سوال کیا۔ آپ نے مجھے دیا۔ پھر فرمایا۔ اے حکیم! بے شک یہ مال سرسبز اور شیریں ہے۔ پس جو شخص سخاوت نفس کی حالت میں مال حاصل کرے اسکے

[1] سورۃ الذاریات آیت ۵۶ ۔ ۵۷

بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَكَانَ
كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ
الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى " قَالَ
حَكِيمٌ فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ وَالَّذِي
بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَرْزَأُ أَحَدًا بَعْدَكَ
شَيْئًا حَتَّى أُفَارِقَ الدُّنْيَا ؛ فَكَانَ
أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَدْعُو حَكِيمًا
لِيُعْطِيَهُ الْعَطَاءَ فَيَأْبَى أَنْ يَقْبَلَ
مِنْهُ شَيْئًا ؛ ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ
عَنْهُ دَعَاهُ لِيُعْطِيَهُ فَأَبَى أَنْ
يَقْبَلَهُ - فَقَالَ : يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ
أُشْهِدُكُمْ عَلَى حَكِيمٍ أَنِّي أَعْرِضُ
عَلَيْهِ حَقَّهُ الَّذِي قَسَمَهُ اللهُ لَهُ
فِي هَذَا الْفَيْءِ فَيَأْبَى أَنْ يَأْخُذَهُ
فَلَمْ يَرْزَأْ حَكِيمٌ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ
بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَتَّى تُوُفِّيَ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

"يَرْزَأُ" بِرَاءٍ ثُمَّ زَايٍ ثُمَّ هَمْزَةٍ
أَيْ لَمْ يَأْخُذْ مِنْ أَحَدٍ شَيْئًا ، وَ
أَصْلُ الرُّزْءِ : النُّقْصَانُ : أَيْ لَمْ
يُنْقِصْ أَحَدًا شَيْئًا بِالْأَخْذِ مِنْهُ "
وَإِشْرَافُ النَّفْسِ " تَطَلُّعُهَا وَ
طَمَعُهَا بِالشَّيْءِ " وَسَخَاوَةُ
النَّفْسِ " هِيَ عَدَمُ الْإِشْرَافِ إِلَى
الشَّيْءِ وَالطَّمَعِ فِيهِ وَالْمُبَالَاةِ
بِهِ وَالشَّرَهِ -

لئے اسکے مال میں خیر و برکت رہتی ہے۔ اور جو شخص حرص
کے لالچ کیساتھ حاصل کرے اسکے مال میں برکت نہیں ہوتی
اور وہ اس شخص کی طرح ہوتا ہے جو کھاتا ہے۔ لیکن سیر نہیں
ہوتا، اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے حضرت حکیم
بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا رسول اللہ! اس ذات کی
قسم جس نے آپ کو حق و صداقت کے ساتھ مبعوث
فرمایا میں آپ کے بعد کسی انسان سے کسی چیز کا
سوال نہیں کروں گا۔ یہاں تک کہ میں دنیا سے جدا
ہو جاؤں گا چنانچہ حضرت ابوبکرؓ حضرت حکیمؓ کو کچھ
دینے کے لئے بلاتے لیکن وہ قبول کرنے سے انکار کرتے
ان کے بعد حضرت عمرؓ انکو بلاتے تاکہ انہیں عطیہ دیں لیکن وہ قبول
کرنے سے انکار کرتے اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ اے مسلمانو!
میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے حضرت حکیمؓ پر اس کے حق
کو پیش کیا جو کہ فئی کے مال میں انکا حصہ بنتا ہے لیکن وہ اسکے لینے
سے انکاری ہے چنانچہ حضرت حکیم نے نبی صلی
اللہ علیہ وسلم کے بعد وفات تک کسی انسان سے
کچھ نہیں لیا۔ (بخاری و مسلم)

"یرزأ" راء پھر زاء پھر ہمزہ یعنی اس نے
کسی سے کچھ نہیں لیا۔ اصل میں اس کا معنی کم کرنے
کا ہے۔ یعنی کسی کا مال لے کر اس کے مال کو
کم نہیں کیا۔ "اشراف النفس" کسی چیز کی طرف
جھانکنا اور اس کا لالچ کرنا۔ "سخاوۃ نفس"
کسی چیز کی طرف نہ جھانکنا نہ لالچ کرنا
اور اس کی پرواہ نہ کرنا۔

۵۲۸- وَعَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ
أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ
عَنْهُ قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ

حضرت ابو بردہ، حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ
سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا ہم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک لڑائی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةٍ وَّنَحْنُ سِتَّةٌ نَفَرٍ بَيْنَنَا بَعِيْرٌ نَعْتَقِبُهُ فَنَقِبَتْ اَقْدَامُنَا وَنَقِبَتْ قَدَمِيْ وَسَقَطَتْ اَظْفَارِيْ فَكُنَّا نَلُفُّ عَلٰى اَرْجُلِنَا مِنَ الْخِرَقِ فَسُمِّيَتْ غَزْوَةَ ذَاتِ الرِّقَاعِ لِمَا كُنَّا نَعْصِبُ عَلٰى اَرْجُلِنَا مِنَ الْخِرَقِ قَالَ اَبُوْبُرْدَةَ فَحَدَّثَ اَبُوْمُوْسٰى بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ثُمَّ كَرِهَ ذٰلِكَ وَقَالَ مَا كُنْتُ اَصْنَعُ بِاَنْ اَذْكُرَهٗ! قَالَ كَاَنَّهٗ كَرِهَ اَنْ يَّكُوْنَ شَيْئًا مِّنْ عَمَلِهٖ اَفْشَاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ـ

میں شریک ہوئے۔ ہم چھ افراد تھے۔ اور ہمارے پاس صرف ایک اونٹ تھا۔ جس پر ہم باری باری سوار ہوتے تھے بنا بریں ہمارے پاؤں زخمی ہو گئے اور میرا پاؤں بھی زخمی ہو گیا۔ اور پاؤں کے ناخن گر گئے اور ہم نے زخموں کی وجہ سے پاؤں پر پٹیاں باندھ رکھی تھیں۔ اسی نسبت سے اسکا نام غزوۃ الرقاع یعنی پٹیوں والی جنگ رکھا گیا ابو بردہ بیان کرتے ہیں۔ کہ حضرت ابو موسیٰؓ نے اولاً اس حدیث کو بیان کیا۔ پھر اس کے بیان کرنے کو مکروہ جانا اور کہا میں کس لئے بیان کروں یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس نے اپنے عمل کے افشا کرنے کو نا مناسب خیال کیا (بخاری، مسلم)

۵۲۹ - وَعَنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبَ بِفَتْحِ التَّاءِ الْمُثَنَّاةِ فَوْقُ وَاِسْكَانِ الْغَيْنِ الْمُعْجَمَةِ وَكَسْرِ اللَّامِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِمَالٍ اَوْ سَبْيٍ فَقَسَمَهٗ فَاَعْطٰى رِجَالًا وَّتَرَكَ رِجَالًا فَبَلَغَهٗ اَنَّ الَّذِيْنَ تَرَكَ عَتَبُوْا، فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ اَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ "اَمَّا بَعْدُ فَوَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُعْطِي الرَّجُلَ وَاَدَعُ الرَّجُلَ وَالَّذِيْ اَدَعُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الَّذِيْ اُعْطِيْ وَلٰكِنِّيْ اِنَّمَا اُعْطِيْ اَقْوَامًا لِّمَا اَرٰى فِيْ قُلُوْبِهِمْ مِّنَ الْجَزَعِ وَالْهَلَعِ وَاَكِلُ اَقْوَامًا اِلٰى مَا جَعَلَ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مِّنَ الْغِنٰى وَالْخَيْرِ، مِنْهُمْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ" فَوَاللّٰهِ مَا اُحِبُّ اَنَّ لِيْ بِكَلِمَةِ

حضرت عمرو بن تغلبؓ (تاء مثناۃ کی فتح غین معجمہ کے سکون اور لام کے کسرہ کے ساتھ) بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مال یا قیدی لائے گئے آپ نے ان کو تقسیم فرمایا آپ نے کچھ لوگوں کو دیا۔ اور کچھ کو نہ دیا۔ آپ کو پتہ چلا کہ جن لوگوں کو آپ نے چھوڑ دیا ہے وہ آپ پر ناراضگی کا اظہار کر رہے ہیں۔ آپ نے حمد و ثنا کے بعد فرمایا اما بعد! اللہ کی قسم میں ایک آدمی کو دیتا ہوں۔ اور دوسرے کو چھوڑ دیتا ہوں۔ حالانکہ جس کو چھوڑتا ہوں وہ مجھے اس آدمی سے زیادہ محبوب ہوتا ہے جس کو میں دیتا ہوں۔ اور جن لوگوں کو دیتا ہوں۔ ان کو اس خیال سے دیتا ہوں۔ کہ میں ان کے دلوں میں گھبراہٹ اور بے صبری دیکھتا ہوں۔ اور جن لوگوں کے دلوں میں استغنا و غیرہ موجود ہے ان کا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔ ان میں سے عمرو بن تغلب ہیں۔ عمرو بن تغلب بیان کرتے ہیں۔ اللہ کی قسم میں نہیں چاہتا۔ کہ مجھے رسول اللہ

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمْرَ النَّعَمِ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ،

«اَلْهَلَعُ» هُوَ أَشَدُّ الْجَزَعِ وَقِيْلَ الضَّجَرُ.

٥٣٠ - وَعَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ، وَخَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى، وَمَنْ يَّسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ، وَمَنْ يَّسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ»، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ، وَلَفْظُ مُسْلِمٍ أَخْصَرُ.

٥٣١ - وَعَنْ أَبِيْ سُفْيَانَ صَخْرِ بْنِ حَرْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تُلْحِفُوْا فِي الْمَسْأَلَةِ، فَوَاللّٰهِ لَا يَسْأَلُنِيْ أَحَدٌ مِّنْكُمْ شَيْئًا فَتُخْرِجَ لَهُ مَسْأَلَتُهُ مِنِّيْ شَيْئًا وَأَنَا لَهُ كَارِهٌ فَيُبَارَكَ لَهُ فِيْمَا أَعْطَيْتُهُ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٥٣٢ - وَعَنْ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَةً أَوْ ثَمَانِيَةً أَوْ سَبْعَةً فَقَالَ: «أَلَا تُبَايِعُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ» وَكُنَّا حَدِيْثِيْ عَهْدٍ بِبَيْعَةٍ، فَقُلْنَا: قَدْ بَايَعْنَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. ثُمَّ قَالَ

صلی اللہ علیہ وسلم کے اس کلمہ کے عوض سرخ اونٹ ملیں۔ (بخاری)

«الہلع» شدید گھبراہٹ کو کہتے ہیں۔ اور بعض نے کہا بے قراری اور بے صبری کو کہتے ہیں۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (خرچ کرنے والا) ہاتھ جو اوپر ہے (مانگنے والے) ہاتھ سے جو نیچے ہے بہتر ہے اور ابتدا اہل وعیال سے کرو اور بہترین صدقہ وہ ہے جس کے بعد استغنا قائم رہے اور جو شخص سوال کرنے سے بچے گا اللہ اس کو بچائے گا۔ اور جو شخص استغنا اختیار کرے گا۔ اللہ اس کو استغنا عطا فرمائے گا۔ (بخاری ومسلم) الفاظ بخاری کے ہیں۔ اور مسلم کے الفاظ مختصر ہیں۔

حضرت ابوسفیان صخر بن حرب بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوال کرنے میں اصرار نہ کرو۔ اللہ کی قسم تم میں سے جو شخص مجھ سے جو کچھ مانگے گا۔ اور میں ناپسندیدگی کے ساتھ اس کو دوں تو اس کو برکت حاصل نہیں ہو گی۔ (مسلم)

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نو یا آٹھ یا سات آدمی تھے۔ تو آپ نے فرمایا: تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کیوں نہیں کرتے حالانکہ آپ کے ہاتھ پر بیعت کیے ہوئے کچھ زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپ سے بیعت کر چکے ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا تم اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کیوں نہیں

«أَلَا تُبَايِعُونَ رَسُولَ اللهِ» فَبَسَطْنَا أَيْدِيَنَا وَقُلْنَا: قَدْ بَايَعْنَاكَ يَا رَسُولَ اللهِ فَعَلَامَ نُبَايِعُكَ؟ قَالَ: «أَنْ تَعْبُدُوا اللهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ وَتُطِيعُوا اللهَ» وَأَسَرَّ كَلِمَةً خَفِيَّةً «وَلَا تَسْأَلُوا النَّاسَ شَيْئًا» فَلَقَدْ رَأَيْتُ بَعْضَ أُولَئِكَ النَّفَرِ يَسْقُطُ سَوْطُ أَحَدِهِمْ فَمَا يَسْأَلُ أَحَدًا يُنَاوِلُهُ إِيَّاهُ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

کرتے۔ ہم نے اپنے ہاتھ پھیلائے اور ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے بیعت کر لی ہے اب ہم کس چیز پر آپ سے بیعت کریں۔ فرمایا تم اللہ کی عبادت کرو۔ اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور پانچوں نمازیں ادا کرو۔ اور اللہ کی اطاعت کرو۔ اور آپ نے ایک بات نہایت آہستہ آواز میں فرمائی کہ تم کسی سے کچھ نہ مانگنا حضرت عوف بیان کرتے ہیں۔ کہ میں نے ان لوگوں کو دیکھا کہ اگر ان کی لاٹھی زمین پر گر جاتی تھی تو وہ کسی سے اسکے اٹھا کر دینے کا سوال نہیں کرتے تھے۔ (مسلم)

۵۳۳ - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا تَزَالُ الْمَسْأَلَةُ بِأَحَدِكُمْ حَتَّى يَلْقَى اللهَ تَعَالَى وَلَيْسَ فِي وَجْهِهِ مُزْعَةُ لَحْمٍ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

«الْمُزْعَةُ» بِضَمِّ الْمِيمِ وَإِسْكَانِ الزَّايِ وَبِالْعَيْنِ الْمُهْمَلَةِ: الْقِطْعَةُ.

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جو شخص برابر سوال کرتا رہے گا تو (قیامت کے دن) جب اللہ سے ملاقات کرے گا۔ تو اس کے چہرے پر گوشت کی بوٹی نہیں ہوگی۔ (بخاری، مسلم)

"المزعۃ"۔ میم کے پیش اور زاء کے سکون کے اور عین مہملہ کے ساتھ ٹکڑے کو کہتے ہیں۔

۵۳۴ - وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَذَكَرَ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ عَنِ الْمَسْأَلَةِ: «الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى. وَالْيَدُ الْعُلْيَا هِيَ الْمُنْفِقَةُ، وَالسُّفْلَى هِيَ السَّائِلَةُ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر تشریف فرماتے ہوئے صدقہ اور سوال سے بچنے کا حکم فرمایا اور فرمایا خرچ کرنے والا ہاتھ سوال کرنے والے ہاتھ سے بہتر ہے خرچ کرنے والا ہاتھ اوپر والا ہے اور نیچے والا ہاتھ سوال کرنے والا ہے۔ (بخاری، مسلم)

۵۳۵ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ سَأَلَ النَّاسَ تَكَثُّرًا فَإِنَّمَا يَسْأَلُ جَمْرًا فَلْيَسْتَقِلَّ أَوْ

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لوگوں سے اسلئے سوال کرتا ہے۔ تاکہ اس کے مال میں اضافہ ہو وہ آگ کے انگاروں کا سوال کر رہا ہے اب اس کو اختیار ہے

لِيَسْتَكْثِرْ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

کو وہ کم طلب کرے یا زیادہ طلب کرے (مسلم)

۵۳۶ - وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ الْمَسْأَلَةَ كَدٌّ يَكُدُّ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهُ إِلَّا أَنْ يَسْأَلَ الرَّجُلُ سُلْطَانًا أَوْ فِيْ أَمْرٍ لَا بُدَّ مِنْهُ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

«الْكَدُّ»: وَالْخَدْشُ وَنَحْوُهُ.

حضرت سمرۃ بن جندبؓ بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوال کرنے کے ساتھ آدمی اپنے چہرے کو چھیلتا ہے۔ ہاں حاکم وقت سے سوال کرنا جائز ہے یا امر مجبوری سوال کرنا درست ہے (ترمذی) حدیث حسن صحیح ہے۔

«الکدّ» چھیلنے کو کہتے ہیں۔

۵۳۷ - وَعَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «مَنْ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ فَأَنْزَلَهَا بِالنَّاسِ لَمْ تُسَدَّ فَاقَتُهُ، وَمَنْ أَنْزَلَهَا بِاللّٰهِ فَيُوْشِكُ اللّٰهُ لَهُ بِرِزْقٍ عَاجِلٍ أَوْ آجِلٍ» رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

«يُوْشِكُ» بِكَسْرِ الشِّيْنِ: أَيْ يُسْرِعُ.

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو فاقہ پہنچے وہ اس کو لوگوں کے سامنے پیش کرے تو اس کا فاقہ دور نہیں ہوگا اور جو شخص اس کو اللہ کے پاس پیش کرے تو جلد ہی اللہ پاک اس کو جلد یا بدیر رزق عطا فرمائیں گے (ابوداؤد، ترمذی) حدیث حسن ہے۔

«یوشک» شین کے کسرہ کے ساتھ جلدی ہے۔

۵۳۸ - وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ تَكَفَّلَ لِيْ أَنْ لَا يَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا وَأَتَكَفَّلُ لَهُ بِالْجَنَّةِ» فَقُلْتُ: أَنَا، فَكَانَ لَا يَسْأَلُ أَحَدًا شَيْئًا، رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

حضرت ثوبانؓ بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون ہے جو مجھے اس بات کی ضمانت دے، کہ وہ لوگوں سے سوال نہیں کریگا اور میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ میں نے عرض کیا کہ میں (اس کا عہد کرتا ہوں) چنانچہ اس کے بعد) ثوبان کسی سے قطعاً سوال نہیں کرتے تھے (ابوداؤد) سند صحیح ہے۔

۵۳۹ - وَعَنْ أَبِيْ بِشْرٍ قَبِيْصَةَ ابْنِ الْمُخَارِقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ

حضرت ابوبشر قبیصہ بن مخارق بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک ضمانت کو اٹھایا اس سلسلہ میں آپ سے امداد طلب کرنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ فِيهَا فَقَالَ: «أَقِمْ حَتَّى تَأْتِيَنَا الصَّدَقَةُ فَنَأْمُرَ لَكَ بِهَا» ثُمَّ قَالَ: «يَا قَبِيصَةُ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِأَحَدِ ثَلَاثَةٍ رَجُلٌ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٌ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ، وَرَجُلٌ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتَّى يَقُولَ ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجَى مِنْ قَوْمِهِ لَقَدْ أَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قَالَ: سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ، فَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْأَلَةِ يَا قَبِيصَةُ سُحْتٌ يَأْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

«اَلْحَمَالَةُ» بِفَتْحِ الْحَاءِ: أَنْ يَقَعَ قِتَالٌ وَنَحْوُهُ بَيْنَ فَرِيقَيْنِ فَيُصْلِحُ إِنْسَانٌ بَيْنَهُمْ عَلَى مَالٍ يَتَحَمَّلُهُ وَيَلْتَزِمُهُ عَلَى نَفْسِهِ. «وَالْجَائِحَةُ»: الْآفَةُ تُصِيبُ مَالَ الْإِنْسَانِ. «وَالْقِوَامُ» بِكَسْرِ الْقَافِ وَفَتْحِهَا: هُوَ مَا يَقُومُ بِهِ أَمْرُ الْإِنْسَانِ مِنْ مَالٍ وَنَحْوِهِ. «وَالسِّدَادُ» بِكَسْرِ السِّينِ: مَا يَسُدُّ حَاجَةَ الْمُعْوِزِ وَيَكْفِيهِ. «وَالْفَاقَةُ»: الْفَقْرُ. «وَالْحِجَى»: الْعَقْلُ.

۵۴۰۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَيْسَ الْمِسْكِينُ

آپ نے فرمایا: یہاں رہو ہمارے پاس صدقہ وغیرہ کا مال آئے گا۔ تو ہم اس میں سے تیری اعانت کا حکم کریں گے پھر فرمایا اے قبیصہ سوال کرنا صرف تین قسم کے انسانوں کیلئے درست ہے۔ ایک وہ جس نے کسی کی ضمانت برداشت کی اس کیلئے سوال کرنا حلال ہے۔ یہاں تک کہ وہ اس کو حاصل کرلے۔ پھر رک جائے اور ایک وہ آدمی جسکے مال کو کسی آفت نے تباہ و برباد کردیا ہے اسکے لئے بھی سوال کرنا حلال ہے یہاں تک کہ بقدر ضرورت حاصل کرلے یا راوی کو شک ہے درمیانی زندگی اسکو مل جائے اور ایک وہ آدمی جسکو فاقہ پہنچا۔ اور اسکی قوم کے تین عقلمند انسانوں نے بیان دیا۔ کہ واقعی فلاں انسان فقر و فاقہ سے دوچار ہوچکا ہے۔ تو اس کیلئے سوال کرنا جائز ہے یہاں تک کہ وہ بقدر ضرورت زندگی گزارنے کے ذرائع کو حاصل کرے یا فرمایا راوی کو شک ہے۔ کہ اسکی زندگی درمیانہ درجہ کی ہو جائے۔ پس اے قبیصہ انکے علاوہ سوال کرنا حرام ہے اور سوال کرنیوالا حرام ہی کھاتا ہے۔

"الحمالۃ": حا کے فتح کے ساتھ اس کا معنی ہے۔ کہ فریقین کے درمیان لڑائی وغیرہ ہو جائے اور ایک شخص مال پر ان کی صلح کروا دے اور مال کی ذمہ داری اٹھا لے۔ "الجائحۃ": آفت جو انسان کے مال کو تباہ و برباد کر دیتی ہے۔ "القوام": ق کے کسرہ اور فتح کے ساتھ وہ مال وغیرہ جس کے ساتھ انسان کا معاملہ ٹھیک چلتا رہے۔ "السداد": سین کے کسرہ کے ساتھ وہ چیز جو فقیر کی حاجت کو پورا کر دے۔ اور اس کو کافی ہو جائے۔ "الفاقۃ": فقیری "الحجی": عقل کو کہتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ بیان فرماتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین وہ شخص نہیں ہے جو لوگوں کے گھروں کا طواف کرتا ہے۔ ایک لقمہ

الَّذِی یَطُوْفُ عَلَی النَّاسِ تَرُدُّہُ اللُّقْمَۃُ وَ اللُّقْمَتَانِ وَ التَّمْرَۃُ وَ التَّمْرَتَانِ ، وَلٰکِنَّ الْمِسْکِیْنَ الَّذِیْ لَا یَجِدُ غِنًی یُغْنِیْہِ وَ لَا یُفْطَنُ لَہٗ فَیُتَصَدَّقَ عَلَیْہِ وَ لَا یَقُوْمُ فَیَسْأَلَ النَّاسَ » مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ ۔

دو لقمے ایک کھجور دو کھجوریں اس کو دستیاب ہو جاتی ہیں۔ لیکن مسکین تو وہ ہے جو اتنا مال نہیں پاتا جو اس سوال کرنے سے مستغنی کر دے۔ اور نہ اس کے بارے پتہ چلتا ہے۔ کہ اس پر صدقہ کیا جائے۔ اور نہ وہ خود لوگوں سے مانگنے کے لئے کھڑا ہوتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

٥٨

بَابُ جَوَازِ الْاَخْذِ مِنْ غَیْرِ مَسْأَلَۃٍ وَّلَا تَطَلُّعٍ اِلَیْہِ

بلا سوال، بلا لالچ جو مال مل جائے اس کو لینے کی اجازت کا بیان ؛

٥٤١ ۔ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِیْہِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ قَالَ : کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعْطِیْنِی الْعَطَآءَ فَاَقُوْلُ : اَعْطِہٖ مَنْ ھُوَ اَفْقَرُ اِلَیْہِ مِنِّیْ ۔ فَقَالَ : « خُذْہُ ، اِذَا جَآءَکَ مِنْ ھٰذَا الْمَالِ شَیْءٌ وَّ اَنْتَ غَیْرُ مُشْرِفٍ وَّ لَا سَائِلٍ فَخُذْہُ فَتَمَوَّلْہُ فَاِنْ شِئْتَ کُلْہُ وَاِنْ شِئْتَ تَصَدَّقْ بِہٖ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْہُ نَفْسَکَ » ، قَالَ سَالِمٌ فَکَانَ عَبْدُ اللّٰہِ لَا یَسْأَلُ اَحَدًا شَیْئًا وَّ لَا یَرُدُّ شَیْئًا اُعْطِیَہٗ ۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ ،

« مُشْرِفٌ » بِالشِّیْنِ الْمُعْجَمَۃِ اَیْ مُتَطَلِّعٌ اِلَیْہِ ۔

حضرت سالم بن عبد اللہ اپنے باپ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے عطیہ دیتے ہیں عرض کرتا اس شخص کو دیجئے جو مجھ سے زیادہ محتاج ہے آپ فرماتے لے لو (یا درکھو) جب آپ کو ایسا مال ملے جس میں آپ کو لالچ نہ ہو۔ اور نہ ہی آپ نے سوال کیا ہو تو اس کو لے کر اپنے قبضہ میں کرو۔ آپ کو اختیار ہے۔ اس کو کھائیے اور اگر پسند کرو۔ تو صدقہ کر دیجئے۔ اور جو مال اس طرح میسر نہ آئے اس کے پیچھے اپنے آپ کو نہ لگاؤ۔ حضرت سالم بیان کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن عمر کسی سے کچھ سوال نہیں کرتا تھا۔ اور جو مال اس کو دیا جاتا اسکو واپس نہیں کرتے تھے۔ (بخاری، مسلم)

« مشرف » «شین معجمہ کے ساتھ میلان ہو» اور نہ جھانک رہا ہے۔

(۵۹)

بَابُ الْحَثِّ عَلَى الْأَكْلِ مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ وَالتَّعَفُّفِ بِهٖ عَنِ السُّؤَالِ وَالتَّعَرُّضِ لِلْإِعْطَاءِ

اپنے ہاتھ سے کما کر کھانے اور سوال سے بچنے اور مال کو دینے کے لئے تعرض کی تاکید

(۱۸۰) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: «فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ»

ارشاد خداوندی ہے، پھر جب نماز ہو چکے تو اپنی اپنی راہ اور خدا کا فضل تلاش کرو۔ (جمعۃ)

۵۴۲- وَعَنْ أَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرِ ابْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ أَحْبُلَهٗ ثُمَّ يَأْتِيَ الْجَبَلَ فَيَأْتِيَ بِحُزْمَةٍ مِنْ حَطَبٍ عَلٰى ظَهْرِهٖ فَيَبِيْعَهَا فَيَكُفَّ اللّٰهُ بِهَا وَجْهَهٗ خَيْرٌ لَهٗ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ أَعْطَوْهُ أَوْ مَنَعُوْهُ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے کوئی آدمی رسی لے کر کسی پہاڑی پر چلا جائے اور اپنی کمر پر لکڑیوں کا گٹھا لے کر آئے اس کو بیچ کر اپنے آپ کو اللہ کی وعید سے بچا لے بہتر ہے کہ وہ لوگوں سے سوال کرے وہ اسے دیں یا نہ دیں۔ (بخاری)

۵۴۳- وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَأَنْ يَحْتَطِبَ أَحَدُكُمْ حُزْمَةً عَلٰى ظَهْرِهٖ خَيْرٌ لَهٗ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ أَحَدًا فَيُعْطِيَهٗ أَوْ يَمْنَعَهٗ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم سے کوئی شخص اگر اپنی پیٹھ پر لکڑیوں کا گٹھا لاد کر (زندگی گزارتا ہے) اس کے لئے بہتر ہے اس سے کہ وہ کسی سے سوال کرے وہ اس کو دے یا نہ دے۔ (بخاری، مسلم)

۵۴۴- وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «كَانَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ

دَاوُدُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا يَأْكُلُ إِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدِهِ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

نے فرمایا۔ کہ حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی کمائی ہی سے کھایا کرتے تھے (بخاری)

٥٤٥ - وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «كَانَ زَكَرِيَّا عَلَيْهِ السَّلَامُ نَجَّارًا» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت زکریا علیہ السلام بڑھئی تھے۔ (مسلم)

٥٤٦ - وَعَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ مَعْدِ يْكَرِبَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَا أَكَلَ أَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ وَإِنَّ نَبِيَّ اللهِ دَاوُدَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت مقدادؓ بن معدیکربؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی آدمی نے اپنے ہاتھ کی کمائی سے بہتر کچھ نہیں کھایا اور حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھایا کرتے تھے۔ (بخاری)

(٦٠)

بَابُ الْكَرَمِ وَالْجُوْدِ وَالْإِنْفَاقِ فِيْ وُجُوْهِ الْخَيْرِ ثِقَةً بِاللهِ تَعَالٰى!

اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے سخاوت اور نیک کاموں میں مال خرچ کرنے کی فضیلت کا بیان

(١٨١) قَالَ اللهُ تَعَالٰى [1]: «وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ»

ارشاد خداوندی ہے۔ اور تم جو چیز خرچ کرو گے وہ اس کا تمہیں عوض دے گا۔ [1]

(١٨٢) وَقَالَ تَعَالٰى [2]: «وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَلِأَنْفُسِكُمْ وَمَا تُنْفِقُونَ إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللهِ وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تُظْلَمُونَ»

نیز فرمایا:۔ اور (مومنو!) تم جو مال خرچ کرو گے تو اس کا فائدہ تمہیں کو ہے اللہ جو خرچ کرو گے۔ خدا کی خوشنودی کیلئے کرو گے۔ وہ تمہیں پورا پورا دیا جائے گا اور تمہارا کچھ نقصان نہیں کیا جائے گا [2]

[1] سورة سبا آية ٣٩، [2] سورة البقرة آية ٢٧٢ -

(١٨٣) وَقَالَ تَعَالٰى: "وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ"

نیز فرمایا: اور تم جو بھی خرچ کرو گے کچھ شک نہیں کہ خدا اس کو جانتا ہے۔

٥٤٧ - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسَلَّطَهٗ عَلٰى هَلَكَتِهٖ فِي الْحَقِّ، وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِيْ بِهَا وَيُعَلِّمُهَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَمَعْنَاهُ: يَنْبَغِيْ اَنْ لَا يُغْبَطَ اَحَدٌ اِلَّا عَلٰى اِحْدٰى هَاتَيْنِ الْخَصْلَتَيْنِ.

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا دو قسم کے انسانوں پر رشک کیا جائے وہ انسان جس کو اللہ نے مال عطا فرمایا۔ اور اس کو اسکے صحیح خرچ کرنے پر مسلط کر دیا۔ اور وہ انسان جسکو اللہ نے علم و حکمت عطا فرمائی۔ وہ اس کے مطابق فیصلے کرتا ہے۔ اور اسکی تعلیم دیتا ہے (بخاری، مسلم) اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ کسی آدمی پر رشک نہ کیا جائے ہاں اگر اس میں مذکورہ خصلتیں موجود ہیں تو اس پر رشک درست ہے۔

٥٤٨ - وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهٖ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَالِهٖ؟" قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا مَالُهٗ اَحَبُّ اِلَيْهِ. قَالَ: "فَاِنَّ مَالَهٗ مَا قَدَّمَ وَمَالُ وَارِثِهٖ مَا اَخَّرَ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کون ایسا شخص ہے کہ اس کے وارث کا مال اس کو اپنے مال سے زیادہ محبوب ہو۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم میں ہر انسان اپنے مال کو زیادہ محبوب رکھتا ہے۔ آپ نے فرمایا انسان کا اپنا مال تو وہ ہے جو اس نے آگے بھیج دیا (یعنی صدقہ خیرات کر دیا کھایا پہن لیا) اور جو مال پیچھے چھوڑا وہ تو اسکے وارث کا ہے۔

٥٤٩ - وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عدی بن حاتمؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دوزخ سے بچو اگرچہ کھجور کے نصف کے ساتھ (بخاری، مسلم)

٥٥٠ - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ: لَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کبھی کسی چیز کا سوال نہیں کیا گیا کہ آپ نے اس کا جواب نفی میں دیا ہو (بخاری، مسلم)

٥٥١ - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ

اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيْهِ إِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ فَيَقُوْلُ أَحَدُهُمَا: اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَيَقُوْلُ الْآخَرُ: اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا»، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر صبح جب بندگان بیدار ہوتے ہیں۔ تو فرشتے نازل ہوتے ہیں ایک کہتا ہے۔ اے اللہ خرچ کرنے والے کو اس کا بدل عطا فرما۔ اور دوسرا کہتا ہے۔ اے اللہ بخیل کے مال کو برباد کر دے (بخاری، مسلم)

۵۵۲۔ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «قَالَ اللهُ تَعَالَى: أَنْفِقْ يَا ابْنَ آدَمَ يُنْفَقْ عَلَيْكَ»، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوہریرہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے آدم کے بیٹے خرچ کر تجھ پر خرچ کیا جائے گا (بخاری، مسلم)

۵۵۳۔ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ؟ قَالَ: «تُطْعِمُ الطَّعَامَ، وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ»، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص بیان کرتے ہیں، کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کون سا اسلام افضل ہے۔ آپ نے فرمایا کھانا کھلانا اور متعارف، غیر متعارف سب پر سلام کہنا (بخاری، مسلم)

۵۵۴۔ وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَرْبَعُوْنَ خَصْلَةً أَعْلَاهَا مَنِيْحَةُ الْعَنْزِ مَا مِنْ عَامِلٍ يَعْمَلُ بِخَصْلَةٍ مِنْهَا رَجَاءَ ثَوَابِهَا وَتَصْدِيْقَ مَوْعُوْدِهَا إِلَّا أَدْخَلَهُ اللهُ تَعَالَى بِهَا الْجَنَّةَ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔ وَقَدْ سَبَقَ بَيَانُ هٰذَا الْحَدِيْثِ فِيْ بَابِ بَيَانِ كَثْرَةِ طُرُقِ الْخَيْرِ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چالیس خصلتیں ہیں۔ ان میں سب سے بلند خصلت دودھ دینے والا جانور کا ہدیہ دینا ہے۔ اور جو انسان ان خصلتوں میں کسی ایک خصلت پر عمل کرے گا ثواب کی امید رکھے گا۔ اور اس پر ثواب کے وعدہ کو صحیح سمجھے گا تو اسکی وجہ سے اللہ اسکو جنت میں داخل فرمائیں گے (بخاری) اس حدیث کا ذکر نیکی کے راہوں کی کثرت کے باب میں گزر چکا ہے۔

۵۵۵۔ وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ صُدَيِّ بْنِ عَجْلَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ:

حضرت ابوامامہ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے آدم کے بیٹے اگر تو ضرورت

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ أَنْ تَبْذُلَ الْفَضْلَ خَيْرٌ لَكَ، وَأَنْ تُمْسِكَهُ شَرٌّ لَكَ وَلَا تُلَامُ عَلَى كَفَافٍ وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۵۶- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ، وَلَقَدْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَأَعْطَاهُ غَنَمًا بَيْنَ جَبَلَيْنِ فَرَجَعَ إِلَى قَوْمِهِ فَقَالَ يَا قَوْمِ أَسْلِمُوْا فَإِنَّ مُحَمَّدًا يُعْطِي عَطَاءَ مَنْ لَا يَخْشَى الْفَقْرَ، وَإِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيُسْلِمُ مَا يُرِيْدُ إِلَّا الدُّنْيَا فَمَا يَلْبَثُ إِلَّا يَسِيْرًا حَتَّى يَكُوْنَ الْإِسْلَامُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۵۷- وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسْمًا فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَغَيْرُ هٰؤُلَاءِ كَانُوْا أَحَقَّ بِهِ مِنْهُمْ؟ قَالَ: "إِنَّهُمْ خَيَّرُوْنِي أَنْ يَسْأَلُوْنِي بِالْفُحْشِ فَأُعْطِيَهُمْ أَوْ يُبَخِّلُوْنِي وَلَسْتُ بِبَاخِلٍ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۵۸- وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: بَيْنَمَا هُوَ يَسِيْرُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْفَلَهُ مِنْ حُنَيْنٍ فَعَلِقَهُ الْأَعْرَابُ يَسْأَلُوْنَهُ حَتَّى اضْطَرُّوْهُ

سے زائد مال خرچ کرے تو تیرے لئے بہتر ہے اور اگر تو اس کو روک رکھے تو تیرے لئے برا ہے اور بقدر ضرورت روکنے پر تو ملامت کے قابل نہیں ہے اور مال خرچ کرنے کی ابتدا اپنے اہل وعیال سے کر۔ اور اوپر والا ہاتھ نیچے ہاتھ سے بہتر ہے (مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ اسلام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو سوال کیا جاتا آپ اس کے سوال کو پورا فرماتے چنانچہ ایک آدمی آپ کے پاس آیا۔ آپ نے اس کو بکریوں کا گلہ دے دیا۔ وہ اپنی قوم میں واپس گیا۔ اور ان سے کہا۔ اے بھائیو! مسلمان ہو جاؤ بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کی طرح مال دیتے ہیں جس کو فقر و فاقہ کا کچھ خطرہ نہ ہو اور ایک آدمی حصول دنیا کے لئے مسلمان ہوتا لیکن کچھ زیادہ عرصہ نہ گزرتا کہ اسلام کے ساتھ اس کی محبت دنیا وما فیہا سے بھی زیادہ ہو جاتی۔ (مسلم)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال تقسیم فرمایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ان کے غیر ان سے زیادہ حقدار تھے آپ نے فرمایا انہوں نے مجھے اختیار دیا کہ وہ مجھ سے کافی مقدار میں طلب کریں گے۔ اور مجھے ان کو مال دینا پڑے گا یا وہ مجھے بخیل کہیں گے اور میں تو بخیل نہیں (اس لئے ان کو دے دیا) (مسلم)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ وہ غزوہ حنین سے واپسی پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا کہ چند جنگلی آپ سے چمٹ گئے آپ سے کچھ مانگ رہے تھے یہاں تک کہ انہوں نے آپ کو ایک درخت کی طرف سہارا لینے کیلئے مجبور کر دیا چنانچہ آپ

إِلَى سَمُرَةٍ فَخَطِفَتْ رِدَاءَهُ فَوَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «أَعْطُونِي رِدَائِي فَلَوْ كَانَ لِي عَدَدُ هٰذِهِ الْعِضَاهِ نَعَمًا لَقَسَمْتُهُ بَيْنَكُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُونِي بَخِيلًا وَلَا كَذَّابًا وَلَا جَبَانًا» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

«مَقْفَلَهُ»: أَيْ فِي حَالِ رُجُوعِهِ «وَالسَّمُرَةُ»: شَجَرَةٌ. «وَالْعِضَاهُ» شَجَرٌ لَهُ شَوْكٌ.

۵۵۹- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ، وَمَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا، وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلّٰهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۶۰- وَعَنْ أَبِي كَبْشَةَ عَمْرِو بْنِ سَعْدٍ الْأَنْمَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ثَلَاثَةٌ أُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ وَأُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا فَاحْفَظُوهُ: مَا نَقَصَ مَالُ عَبْدٍ مِنْ صَدَقَةٍ، وَلَا ظُلِمَ عَبْدٌ مَظْلِمَةً صَبَرَ عَلَيْهَا إِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ عِزًّا، وَلَا فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مَسْأَلَةٍ إِلَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا، وَأُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا فَاحْفَظُوهُ قَالَ: إِنَّمَا الدُّنْيَا لِأَرْبَعَةِ نَفَرٍ: عَبْدٌ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَعِلْمًا فَهُوَ يَتَّقِي فِيهِ رَبَّهُ وَيَصِلُ فِيهِ

کی چادر بھی انہوں نے چھین لی اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہر گئے اور فرمانے لگے میری چادر کو مجھے واپس کر دو۔ یاد رکھو! اگر میرے پاس ان خاردار درختوں کے بقدر اونٹ ہوتے تو میں ان کو تم میں تقسیم کر دیتا نہ میں بخل کرتا نہ کوئی غلط بات کہتا اور نہ بزدلی اختیار کرتا (بخاری)

«مقفلہ» واپس آتے ہوئے «السمرۃ» ایک درخت ہے۔ «العضاہ» خاردار درخت کو کہتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ صدقہ خیرات کرنے سے مال کم نہیں ہوتا اور بندے کو معاف کرنے میں اس کی عزت میں اللہ کے ہاں اضافہ ہوتا ہے اور جو شخص اللہ کی رضا جوئی کے لئے تواضع کرتا ہے۔ اللہ اس کو رفعت عطا فرماتا ہے (مسلم)

حضرت ابو کبشہ عمرو بن سعد انماری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے۔ تین چیزیں ایسی ہیں کہ میں ان کے بارے قسم اٹھا کر تمہیں بتاتا ہوں۔ اور تم اچھی طرح ان کے بارے اپنے ذہنوں میں محفوظ کر لو کہ صدقہ خیرات کرنے سے کسی آدمی کا مال کم نہیں ہوتا اور جس انسان پہ ظلم ہوا اور اس نے صبر کیا تو اللہ پاک اسکی عزت کو اور بڑھا دیتا ہے۔ اور جس انسان نے لوگوں سے مانگنے کا دروازہ کھولا۔ تو اللہ اس پہ فقیری کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ راوی کو شک ہے یا آپ نے اس طرح کا اور کلمہ فرمایا اور میں تمہیں ایک بات بتاتا ہوں۔ تم اسکو محفوظ کر لو۔ فرمایا۔ دنیا چار انسانوں کیلئے ہے۔ ایک وہ انسان جس کو اللہ نے مال اور علم دیا۔

رَحِمَهُ وَيَعْلَمُ لِلّٰهِ فِيْهِ حَقًّا فَهٰذَا بِأَفْضَلِ الْمَنَازِلِ ، وَعَبْدٌ رَزَقَهُ اللّٰهُ عِلْمًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ مَالًا فَهُوَ صَادِقُ النِّيَّةِ يَقُوْلُ لَوْ أَنَّ لِيْ مَالًا لَعَمِلْتُ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَهُوَ بِنِيَّتِهِ فَأَجْرُهُمَا سَوَاءٌ وَعَبْدٌ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ عِلْمًا فَهُوَ يَخْبِطُ فِيْ مَالِهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ لَا يَتَّقِيْ فِيْهِ رَبَّهُ وَلَا يَصِلُ فِيْهِ رَحِمَهُ وَلَا يَعْلَمُ لِلّٰهِ فِيْهِ حَقًّا فَهٰذَا بِأَخْبَثِ الْمَنَازِلِ ، وَعَبْدٌ لَمْ يَرْزُقْهُ اللّٰهُ مَالًا وَلَا عِلْمًا فَهُوَ يَقُوْلُ لَوْ أَنَّ لِيْ مَالًا لَعَمِلْتُ فِيْهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَهُوَ بِنِيَّتِهِ فَوِزْرُهُمَا سَوَاءٌ » رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۵۶۱۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهُمْ ذَبَحُوْا شَاةً ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا بَقِيَ مِنْهَا ؟ » قَالَتْ : مَا بَقِيَ مِنْهَا إِلَّا كَتِفُهَا ۔ قَالَ : « بَقِيَ كُلُّهَا غَيْرَ كَتِفِهَا » رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ ۔ وَمَعْنَاهُ : تَصَدَّقُوْا بِهَا إِلَّا كَتِفَهَا فَقَالَ بَقِيَتْ لَنَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا كَتِفَهَا ۔

۵۶۲۔ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ : قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : « لَا تُوْكِيْ فَيُوْكِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ » وَفِيْ رِوَايَةٍ « أَنْفِقِيْ أَوِ انْفَحِيْ أَوِ انْضَحِيْ

میں اپنے رب سے ڈرتا ہے ، اور صلہ رحمی کرتا ہے اور اس میں اللہ کے حق کو جانتا پہچانتا ہے یہ شخص سب سے اعلیٰ مرتبہ میں ہے۔ دوسرا وہ انسان جسکو اللہ نے علم تو عطا فرمایا ہے۔ لیکن مال نہیں دیا۔ پس یہ وہ انسان اپنے ارادے میں سچا ہے۔ جب وہ کہتا ہے۔ اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں بھی فلاں انسان کی طرح عمل کرتا پس اس کو نیت کا ثواب ملے گا۔ ان دونوں کا ثواب یکساں ہے۔ اور تیسرا انسان جسکو اللہ پاک نے مال دیا ہے۔ اور علم نہیں دیا۔ وہ اپنے مال میں علم وبصیرت نہیں رکھتا۔ دیوانہ بنا ہوا ہے۔ اپنے پروردگار کا ڈر اور خوف اس میں موجود نہیں۔ اور نہ ہی وہ صلہ رحمی کرتا ہے۔ اور نہ ہی مال میں اللہ کے حق کو جانتا ہے۔ پس یہ انسان بدترین مرتبہ میں ہے۔ اور چوتھا وہ انسان جسکو اللہ پاک نے نہ مال دیا ہے۔ نہ علم دیا ہے۔ وہ کہتا ہے۔ اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں فلاں انسان کی طرح عمل کرتا پس اسکی نیت پر اسکو گناہ ہوگا۔ اور یہ دونوں گناہ میں برابر ہوں گے۔ (ترمذی) حدیث صحیح ہے۔

حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں، کہ انہوں نے ایک بکری ذبح کی، نبی کریمؐ نے دریافت کیا کہ بکری سے کیا کچھ باقی ہے حضرت عائشہؓ نے جواب دیا کہ صرف اسکی دستی باقی ہے آپ نے فرمایا کہ دستی کے علاوہ باقی تمام گوشت باقی ہے۔ (ترمذی) حدیث حسن صحیح ہے۔ حدیث کا مطلب یہ ہے۔ کہ انہوں نے دستی کے علاوہ تمام گوشت خیرات کر دیا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ ہمارے لئے آخرت میں دستی کے علاوہ باقی گوشت کا ثواب عنداللہ ثابت ہو گیا۔

حضرت اسماء بنت ابوبکرؓ بیان کرتی ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ مال کو روک کر نہ رکھو۔ کہ اللہ بھی تم سے روک لے گا۔ اور ایک روایت میں ہے۔ خرچ کرو۔ یا عطیہ دو۔ یا مال کو پھینکو۔ اور مال کو گن گن کر ذخیرہ بنا کر نہ رکھو کہ اللہ بھی تم سے مال کو

وَلَا تُحْصِي فَيُحْصِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ، وَلَا تُوعِي فَيُوعِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ،

«وَانْفَحِي» بِالْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ، وَهُوَ بِمَعْنَى «أَنْفِقِي» وَكَذٰلِكَ «انْضَحِي»

٥٦٣ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُنْفِقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُنَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ مِنْ ثُدِيِّهِمَا إِلَى تَرَاقِيهِمَا، فَأَمَّا الْمُنْفِقُ فَلَا يُنْفِقُ إِلَّا سَبَغَتْ أَوْ وَفَرَتْ عَلَى جِلْدِهِ حَتَّى تُخْفِيَ بَنَانَهُ وَتَعْفُوَ أَثَرَهُ، وَأَمَّا الْبَخِيلُ فَلَا يُرِيدُ أَنْ يُنْفِقَ شَيْئًا إِلَّا لَزِقَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَكَانَهَا فَهُوَ يُوَسِّعُهَا فَلَا تَتَّسِعُ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ،

«وَالْجُنَّةُ»: الدِّرْعُ، وَمَعْنَاهُ الْمُنْفِقُ كُلَّمَا أَنْفَقَ سَبَغَتْ وَطَالَتْ حَتَّى تَجُرَّ وَرَاءَهُ وَتُخْفِيَ رِجْلَيْهِ وَأَثَرَ مَشْيِهِ وَخُطُوَاتِهِ.

٥٦٤ - وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ، وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ إِلَّا الطَّيِّبَ، فَإِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُهَا بِيَمِينِهِ ثُمَّ يُرَبِّيهَا لِصَاحِبِهَا كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روک لے گا۔ اور نہ مال کو محفوظ کر ورنہ کہ اللہ بھی تم سے مال محفوظ کرے گا۔ (بخاری، مسلم)

اور "وانفحی" بہ حائے حطی کے ساتھ ہے۔ اور یہ انفقی اور انضحی بھی ہم معنی الفاظ ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں، کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے بخیل اور خرچ کرنے والے کی مثال ایسے دو آدمیوں کی طرح ہے جن پر ان کے سینے سے لیکر انکی ہنسلیوں تک لوہے کی دو زرہیں ہیں۔ پس وہ انسان جو خرچ کرنے والا ہے۔ وہ جب خرچ کرتا ہے۔ تو اسکی زرہ کھل جاتی ہے۔ یا بڑھتی ہوئی اسکی کھال پر آجاتی ہے یہاں تک کہ اس کی انگلیوں کے پوروں کو چھپا لیتی ہے۔ اور گھسٹتی ہوئی اس کے نقش قدم کو مٹا دیتی ہے اور بخیل انسان جب خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے۔ تو زرہ کا ہر حلقہ اپنی جگہ میں مضبوطی کے ساتھ چمٹ جاتا ہے وہ اسکو کشادہ کرنا چاہتا ہے لیکن وہ کشادہ نہیں ہوتی۔ (بخاری، مسلم)

"والجنۃ" زرہ۔ مقصود یہ ہے کہ خرچ کرنے والا جب خرچ کرتا ہے۔ تو زرہ وسیع ہو جاتی ہے اور اس قدر لمبی ہو جاتی ہے کہ اس کے پیچھے گھسٹنے لگتی ہے اور اسکے پاؤں نقش قدم وغیرہ کو ڈھانپ دیتی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص ایک کھجور کے برابر حلال کمائی سے صدقہ کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ تو حلال مال سے صدقہ کرنے کو قبول فرماتا ہے تو اللہ اسکے صدقہ کو اپنے دائیں ہاتھ میں لیتا ہے پھر اسکے ثواب کو بڑھاتا رہتا ہے جیسا کہ تم میں سے کوئی آدمی اپنے بچھیرے کی پرورش کرتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ کھجور پہاڑ کے برابر ہو جاتی ہے (بخاری، مسلم)

" اَلْفَلُّوُ " بِفَتْحِ الْفَآءِ وَضَمِّ اللَّامِ وَتَشْدِيْدِ الْوَاوِ وَيُقَالُ اَيْضًا بِكَسْرِ الْفَآءِ وَاِسْكَانِ اللَّامِ وَتَخْفِيْفِ الْوَاوِ: وَهُوَ الْمُهْرُ.

" الفلو " : فا کے فتح لام کے ضمہ پیش اور واؤ مشدد کے ساتھ اور فا کے زیر لام کے سکون اور لام مخفف کے ساتھ بھی مروی ہے، بچھیرے کو کہتے ہیں۔

۵۶۵ - وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَا رَجُلٌ يَمْشِيْ بِفَلَاةٍ مِّنَ الْأَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتًا فِيْ سَحَابَةٍ: اسْقِ حَدِيْقَةَ فُلَانٍ فَتَنَحّٰى ذٰلِكَ السَّحَابُ فَأَفْرَغَ مَآءَهُ فِيْ حَرَّةٍ فَإِذَا شَرْجَةٌ مِّنْ تِلْكَ الشِّرَاجِ قَدِ اسْتَوْعَبَتْ ذٰلِكَ الْمَآءَ كُلَّهُ فَتَتَبَّعَ الْمَآءَ فَإِذَا رَجُلٌ قَآئِمٌ فِيْ حَدِيْقَتِهٖ يُحَوِّلُ الْمَآءَ بِمِسْحَاتِهٖ فَقَالَ لَهُ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ مَا اسْمُكَ؟ قَالَ فُلَانٌ لِلْاِسْمِ الَّذِيْ سَمِعَ فِي السَّحَابَةِ فَقَالَ لَهُ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ لِمَ تَسْأَلُنِيْ عَنِ اسْمِيْ؟ فَقَالَ: اِنِّيْ سَمِعْتُ صَوْتًا فِي السَّحَابِ الَّذِيْ هٰذَا مَآؤُهُ يَقُوْلُ: اسْقِ حَدِيْقَةَ فُلَانٍ لِاسْمِكَ فَمَا تَصْنَعُ فِيْهَا؟ فَقَالَ: أَمَّا إِذْ قُلْتَ هٰذَا فَإِنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهٖ وَآكُلُ أَنَا وَعِيَالِيْ ثُلُثًا وَأَرُدُّ فِيْهَا ثُلُثَهٗ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ ایک آدمی جنگل میں چل رہا تھا۔ اس نے بادل سے ایک آواز کو سنا۔ کہ فلاں انسان کے باغیچہ پر بارش برساؤ چنانچہ وہ بادل علیحدہ ہوا اور ایک پتھریلی زمین میں بارش برسی تو نالوں میں سے ایک نالے میں وہ پانی جمع ہوا اور پانی نالے میں چلنے لگا وہ انسان پانی کے پیچھے چل دیا تو کیا دیکھتا ہے، کہ وہاں ایک آدمی اپنے باغ میں کھڑا اپنے بیلچے کے ساتھ پانی کو کھیتوں میں تبدیل کر رہا تھا۔ اس نے اس سے پوچھا اے اللہ کے بندے تیرا نام کیا ہے اس نے کہا۔ میرا نام فلاں ہے وہی نام جو اس نے بادل سے سنا تھا۔ اس نے دریافت کیا اے اللہ کے بندے تو مجھ سے میرا نام کیوں پوچھتا ہے اس نے جواب دیا اس لئے کہ میں اس بادل سے تیرے نام کی آواز کو سنا جس بادل کا پانی تیرے کھیت میں پہنچا آواز یہ تھی کہ فلاں کے باغ کو سیراب کرو تیرا نام ہے کہ کیا بتاؤ تم کونسا عمل کرتے ہو اس نے بتایا کہ میں باغ سے جو آمدنی ہوتی ہے۔ میں اس کا حساب رکھتا ہوں اس کی ایک تہائی کا صدقہ خیرات کرتا ہوں اور ایک تہائی میرے اور میرے اہل وعیال کے کھانے کیلئے ہوتا ہے۔ اور ایک تہائی اس باغ پر لگا دیتا ہوں۔

" اَلْحَرَّةُ " : اَلْأَرْضُ الْمُلْبَسَةُ حِجَارَةً سَوْدَآءَ. " وَالشَّرْجَةُ " بِفَتْحِ الشِّيْنِ الْمُعْجَمَةِ وَاِسْكَانِ الرَّآءِ وَبِالْجِيْمِ: هِيَ مَسِيْلُ الْمَآءِ.

" الحرة " : پتھریلی سیاہ زمین کو کہتے ہیں۔ " الشرجة " : شین معجمہ کے زبر راء کے سکون اور جیم کے ساتھ پانی کے نالے کو کہتے ہیں۔

(٦١)

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبُخْلِ وَالشُّحِّ — بخل سے روکنے کا بیان

(١٨٤) قَالَ اللهُ تَعَالَى[1]: "وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَى وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَى وَمَا يُغْنِي عَنْهُ مَالُهُ إِذَا تَرَدَّى"

ارشاد خداوندی ہے "اور جس نے بخل کیا اور بےپروا بنا رہا اور نیک بات کو جھوٹ سمجھا اسے سختی میں پہنچائیں گے اور جب وہ دوزخ کے گڑھے میں گرے گا تو اس کا مال اس کے کچھ بھی کام نہ آئے گا[1]

(١٨٥) وَقَالَ تَعَالَى[2]: "وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ"

نیز فرمایا: "اور جو شخص طبیعت کے بخل سے بچایا گیا۔ تو ایسے ہی لوگ راہ پانے والے ہیں[2]

وَأَمَّا الْأَحَادِيثُ فَتَقَدَّمَتْ جُمْلَةٌ مِنْهَا فِي الْبَابِ السَّابِقِ.

اس بارے میں چند احادیث پہلے باب میں گذر چکی ہیں۔

٥٦٦ - **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اتَّقُوا الظُّلْمَ فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَإِنَّ الشُّحَّ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَمَلَهُمْ عَلَى أَنْ سَفَكُوا دِمَاءَهُمْ وَاسْتَحَلُّوا مَحَارِمَهُمْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت جابرؓ روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظلم کرنے سے بچ جاؤ پس ظلم کرنے کا بدلہ قیامت کے روز اندھیرے ہوں گے اور بخل سے بچو بخل نے تم سے پہلے لوگوں کو تباہ کر دیا۔ ان کو اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ آپس میں خون ریزیاں کرتے پھریں اور محرمات کو حلال گردانیں۔ (مسلم)

(٦٢)

بَابُ الْإِيثَارِ وَالْمُوَاسَاةِ — ایثار اور غمخواری کی فضیلت کا بیان

(١٨٦) قَالَ اللهُ تَعَالَى[3]: "وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ"

ارشاد خداوندی ہے۔ اور ان کو اپنی جانوں سے مقدم رکھتے ہیں۔ خواہ ان کو خود احتیاج ہی ہو[3]

(١٨٧) وَقَالَ تَعَالَى[4]: "وَ

نیز فرمایا: اور باوجودیکہ ان کو خود طعام

---

[1] سورة الحشر آية ٩، [2] سورة التغابن آية ١٦، [3] سورة الحشر آية ٩، [4] سورة الدهر آية ٨ -

يُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا، إِلَى آخِرِ الْآيَاتِ.

کی خواہش (اور حاجت) ہے۔ فقیروں اور یتیموں اور قیدیوں کو کھلاتے ہیں۔

٥٦٤ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنِّي مَجْهُودٌ، فَأَرْسَلَ إِلَى بَعْضِ نِسَائِهِ فَقَالَتْ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِي إِلَّا مَاءٌ، ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى أُخْرَى فَقَالَتْ مِثْلَ ذَلِكَ، حَتَّى قُلْنَ كُلُّهُنَّ مِثْلَ ذَلِكَ: لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِي إِلَّا مَاءٌ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ يُضِيفُ هَذَا اللَّيْلَةَ؟» فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ، فَانْطَلَقَ بِهِ إِلَى رَحْلِهِ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ: أَكْرِمِي ضَيْفَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ لِامْرَأَتِهِ: هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ؟ قَالَتْ: لَا، إِلَّا قُوتَ صِبْيَانِي. قَالَ: فَعَلِّلِيهِمْ بِشَيْءٍ وَإِذَا أَرَادُوا الْعَشَاءَ فَنَوِّمِيهِمْ، وَإِذَا دَخَلَ ضَيْفُنَا فَأَطْفِئِي السِّرَاجَ وَأَرِيهِ أَنَّا نَأْكُلُ، فَقَعَدُوا وَأَكَلَ الضَّيْفُ وَبَاتَا طَاوِيَيْنِ، فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «لَقَدْ عَجِبَ اللهُ مِنْ

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا۔ اور عرض کیا کہ مجھے (سخت بھوک نے) مشقت میں ڈال رکھا ہے آپ نے اپنی بعض بیویوں کی طرف پیغام بھجوایا۔ تو انہوں نے جواب دیا۔ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ ہمارے پاس پانی کے علاوہ کوئی چیز نہیں۔ پھر آپ نے دوسری بیوی کی طرف پیغام بھیجا۔ اس نے بھی اسی قسم کا جواب دیا۔ یہاں تک کہ تمام بیویوں نے ایک ہی قسم کا جواب دیا۔ کہ ہمارے گھر میں سوائے پانی کے اور کوئی چیز موجود نہیں۔ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق و صداقت کیساتھ پیغمبر بنا کر بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون آج رات اس انسان کی مہمانی کرے گا۔ ایک انصاری بولا۔ یا رسول اللہ میں کروں گا۔ پس وہ اسکو اپنے گھر کی طرف لے گیا۔ اور اپنی بیوی سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان کی عزت کرنا اور ایک روایت میں ہے۔ اپنی بیوی سے اس نے کہا۔ کیا تیرے پاس کچھ موجود ہے۔ اس نے جواب دیا۔ کچھ نہیں۔ صرف بچوں کی خوراک موجود ہے۔ انصاری نے کہا۔ تو بچوں کو کسی چیز کے ساتھ بہلانا اور جب وہ شام کا کھانا مانگیں۔ تو انکو سلا دینا۔ اور جب ہمارا مہمان گھر میں داخل ہو جائے تو چراغ بجھا دینا۔ اور اسے معلوم کرانا کہ ہم کھا رہے ہیں چنانچہ وہ بھی بیٹھ گئے۔ اور مہمان نے کھانا کھایا۔ لیکن یہ دونوں رات بھر بھوکے رہے۔ جب صبح ہوئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا۔ آپ نے فرمایا۔ آج رات تم نے اپنے مہمان کے ساتھ جس اچھے

صَنِيْعِكُمَا بِضَيْفِكُمَا اللَّيْلَةَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

کا ثبوت دیا ہے۔ اس پر اللہ پاک نے تعجب کا اظہار کیا ہے۔

۵۶۸۔ وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "طَعَامُ الْاِثْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَةِ، وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِي الْاَرْبَعَةِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ وَطَعَامُ الْاِثْنَيْنِ يَكْفِي الْاَرْبَعَةَ وَطَعَامُ الْاَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ"۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ دو آدمیوں کا کھانا تین کو کفایت کر جاتا ہے۔ اور تین کا کھانا چار آدمیوں کو کفایت کر جاتا ہے۔ اور مسلم کی روایت میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے۔ آپ نے فرمایا۔ ایک کا کھانا دو کو کفایت کرتا ہے۔ اور دو کا چار کو اور چار کا کھانا آٹھ آدمیوں کو کفایت کرتا ہے

(بخاری و مسلم)

۵۶۹۔ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ فِيْ سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلٰى رَاحِلَةٍ لَهُ فَجَعَلَ يَصْرِفُ بَصَرَهُ يَمِيْنًا وَشِمَالًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ كَانَ مَعَهُ فَضْلُ ظَهْرٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلٰى مَنْ لَا ظَهْرَ لَهُ، وَمَنْ كَانَ لَهُ فَضْلٌ مِنْ زَادٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلٰى مَنْ لَا زَادَ لَهُ" فَذَكَرَ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ مَا ذَكَرَ حَتّٰى رَاَيْنَا اَنَّهُ لَا حَقَّ لِاَحَدٍ مِنَّا فِيْ فَضْلٍ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ ہم ایک سفر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اچانک ایک آدمی اپنی سواری پر آیا۔ اور اس نے اپنی نظر کو دائیں بائیں کرنا شروع کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے پاس زائد سواری ہو وہ اس انسان کو دے دے جس کے پاس سواری نہیں۔ اور جس شخص کے پاس زیادہ خوراک کا سامان ہو۔ وہ اس شخص کو دے دے جس کے پاس کھانے کے لئے خوراک نہیں ہے۔ تقریباً آپ نے مال کی تمام قسموں کا ذکر فرمایا۔ یہاں تک کہ ہم نے محسوس کیا۔ کہ ہمارا زائد مال پر کچھ حق نہیں ہے

(مسلم)

۵۷۰۔ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ امْرَاَةً جَاءَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبُرْدَةٍ مَنْسُوْجَةٍ فَقَالَتْ: نَسَجْتُهَا

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ عورت بُنی ہوئی چادر کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمات میں حاضر ہوئی۔ اور کہا کہ میں نے اس کو اپنے ہاتھ سے بنا ہے اس لئے کہ میں آپکو پہنانا

بِيَدَيَّ لِأَكْسُوَكَهَا فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا فَخَرَجَ إِلَيْنَا وَإِنَّهَا إِزَارُهُ فَقَالَ فُلَانٌ: اكْسُنِيهَا مَا أَحْسَنَهَا! فَقَالَ: «نَعَمْ» فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ ثُمَّ رَجَعَ فَطَوَاهَا ثُمَّ أَرْسَلَ بِهَا إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ: مَا أَحْسَنْتَ لَبِسَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا ثُمَّ سَأَلْتَهُ وَعَلِمْتَ أَنَّهُ لَا يَرُدُّ سَائِلًا؛ فَقَالَ: إِنِّي وَاللهِ مَا سَأَلْتُهُ لِأَلْبَسَهَا، إِنَّمَا سَأَلْتُهُ لِتَكُونَ كَفَنِي. قَالَ سَهْلٌ: فَكَانَتْ كَفَنَهُ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

چاہتی ہوں پہنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی ضرورت محسوس کرتے ہوئے اس کو لے لیا۔ آپ ہمارے پاس باہر تشریف لائے اور آپ نے وہ چادر پہن رکھی تھی ایک آدمی نے عرض کیا۔ یہ چادر کس قدر خوب صورت ہے۔ مجھے پہننے کے لئے عنایت فرمائیے آپ نے فرمایا بہتر پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجلس میں بیٹھے رہے پھر واپس چلے گئے چادر کو لپیٹا۔ اور اس آدمی کی طرف بھیج دیا۔ لوگوں نے اس آدمی سے کہا تو نے اچھا نہیں کیا۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر پہن رکھی تھی آپکو اسکی ضرورت تھی پھر تو نے آپ سے اسکا سوال کیا حالانکہ تجھکو یہ بات اچھی طرح معلوم تھی کہ آپ کسی سائل کو رد نہیں فرماتے اس پر اس شخص نے کہا میں نے آپ سے اسلئے سوال نہیں کیا تاکہ میں اسکو پہنوں میں نے تو اس چادر کا سوال اسلئے کیا ہے کہ یہ چادر میرا کفن ہو حضرت سہلؓ بیان کرتے ہیں کہ وہ چادر اسکے کفن میں لگائی گئی بخاری

۵۷۱- وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ الْأَشْعَرِيِّينَ إِذَا أَرْمَلُوا فِي الْغَزْوِ أَوْ قَلَّ طَعَامُ عِيَالِهِمْ بِالْمَدِينَةِ جَمَعُوا مَا كَانَ عِنْدَهُمْ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ بِالسَّوِيَّةِ فَهُمْ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

«أَرْمَلُوا» فَرَغَ زَادُهُمْ أَوْ قَارَبَ الْفَرَاغَ

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اشعری قبیلہ کے لوگ جب جنگ میں انکا زادِ راہ ختم ہونے کے قریب ہوتا ہے یا مدینہ میں انکے اہل و عیال کی خوراک ختم ہو جاتی ہے۔ تو جو کچھ ان تمام کے پاس ہوتا ہے۔ اس کو ایک کپڑے میں اکٹھا کرتے ہیں۔ پھر ایک برتن میں برابر تقسیم کر دیتے ہیں پس یہ لوگ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں (بخاری)

«ارملوا» ان کا زادِ راہ ختم ہو گیا یا ختم ہونے کے قریب ہو گیا۔

سلہ۔ معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت علیؓ سے کہنا۔ کہ اے علیؓ تو مجھ سے ہے۔ اور میں تجھ سے ہوں صرف حضرت علیؓ کے ساتھ خاص نہیں ہے جیسا کہ مذکورہ حدیث میں یہ الفاظ اشعری قبیلہ کے لوگوں کے بارے میں آپ نے فرمائے ہیں اسی طرح حضرت جلیبیب کے بارے میں صحیح احادیث میں اس قسم کے الفاظ موجود ہیں تو مجھ سے ہے۔ اور میں تجھ سے ہوں۔ مترجم۔

(٦٣)

بَابُ التَّنَافُسِ فِیْ اُمُوْرِ الْاٰخِرَةِ وَالْاِسْتِکْثَارِ مِمَّا یُتَبَرَّکُ بِهٖ

آخرت کے امور میں رغبت کرنے اور متبرک چیزوں کی زیادہ خواہش کرنے کے بیان میں!

(١٨٨) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی[1]: ﴿وَفِیْ ذٰلِكَ فَلْیَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ﴾

ارشاد خداوندی ہے۔ تو ان نعمتوں کے شائقین کو چاہیئے۔ کہ اس سے رغبت کریں[1]

٥٧٢ - وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِيْنِهٖ غُلَامٌ وَعَنْ يَسَارِهِ الْاَشْيَاخُ فَقَالَ لِلْغُلَامِ: «اَتَأْذَنُ لِیْ اَنْ اُعْطِیَ هٰؤُلَاءِ؟» فَقَالَ الْغُلَامُ: لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا اُوْثِرُ بِنَصِيْبِیْ مِنْكَ اَحَدًا۔ فَتَلَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ يَدِهٖ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

"تَلَّهٗ" بِالتَّاءِ الْمُثَنَّاةِ فَوْقُ: اَیْ وَضَعَهٗ وَهٰذَا الْغُلَامُ هُوَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا۔

حضرت سہل بن سعدؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پینے کی کوئی چیز لائی گئی آپ نے اسے پیا۔ اور آپ کے دائیں جانب ایک لڑکا اور بائیں جانب بوڑھے لوگ (بیٹھے) تھے۔ آپ نے لڑکے سے کہا۔ کیا تم مجھے اجازت دیتے ہو کہ میں یہ چیز ان بوڑھوں کو دے دوں۔ لڑکے نے کہا نہیں اللہ کی قسم یا رسول اللہ میں اپنے حصے کو جو آپ سے مل رہا ہے کسی دوسرے کو اپنے اوپر ترجیح نہیں دے سکتا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اس کے ہاتھ میں تھما دیا۔ (بخاری ومسلم)

"تلّہ" تاء مثناة کے ساتھ یعنی اس کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ اور یہ لڑکے حضرت عبداللہ بن عباسؓ تھے۔

٥٧٣ - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «بَيْنَا اَيُّوْبُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا فَخَرَّ عَلَيْهِ جَرَادٌ مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ اَيُّوْبُ يَحْثِیْ فِیْ ثَوْبِهٖ فَنَادَاهُ رَبُّهٗ عَزَّ وَجَلَّ: يَا اَيُّوْبُ اَلَمْ اَكُنْ اَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرٰى؟ قَالَ: بَلٰى وَعِزَّتِكَ وَلٰكِنْ لَا غِنٰى بِیْ عَنْ

حضرت ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا۔ کہ ایک بار ایوب علیہ السلام ننگے نہا رہے تھے۔ تو ان پر سونے کی ٹڈی گری۔ حضرت ایوب علیہ السلام ان کو اپنے کپڑے میں جمع فرما رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب علیہ السلام کو آواز دی۔ اور کہا اے ایوب علیہ السلام۔ کیا میں نے تم کو ان چیزوں سے بے پرواہ نہیں کر دیا۔ جو تو دیکھ رہا ہے۔ حضرت ایوب نے جواب دیا۔

[1] سورۃ المطففین (٢٩)

بَرَكَتِكَ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. ہاں، آپکی عزت کی قسم لیکن مجھے آپکی برکتوں سے استغنا نہیں ہے۔

(۶۲)

بَابُ فَضْلِ الْغَنِيِّ الشَّاكِرِ — شکرگزار مالدار کی فضیلت کا بیان

وَهُوَ مَنْ أَخَذَ الْمَالَ مِنْ وَجْهِهِ وَصَرَفَهُ فِي وُجُوهِهِ الْمَأْمُورِ بِهَا

شکرگزار مالدار وہ انسان ہوتا ہے جو جائز طریقوں سے مال حاصل کرتا ہے اور اسکو اللہ پاک کے بتائے ہوئے راستوں میں خرچ کرتا ہے

(۱۸۹) قَالَ اللهُ تَعَالَى: «فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى»

خوشنودی خداوندی حاصل ہے۔ تو جس نے (خدا کے راستہ میں مال) دیا۔ اور پرہیزگاری کی اور نیک بات کو سچ جانا اس کو ہم آسان طریقے کی توفیق دے دیں گے[1]

(۱۹۰) وَقَالَ تَعَالَى: «وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّى وَمَا لِأَحَدٍ عِنْدَهُ مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزَى إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلَى وَلَسَوْفَ يَرْضَى»

نیز فرمایا۔ اور جو بڑا پرہیزگار ہے۔ وہ (اس سے) بچا لیا جائے گا۔ جو مال دیتا ہے تاکہ پاک ہو۔ اور اس لئے نہیں دیتا۔ کہ اس پر کسی کا احسان (ہے جسکا بدلہ) اتارتا ہے۔ بلکہ اپنے خداوند اعلیٰ کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے دیتا ہے۔ اور عنقریب خوش ہو جائے گا[2]

(۱۹۱) وَقَالَ تَعَالَى: «إِنْ تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَإِنْ تُخْفُوهَا وَتُؤْتُوهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِنْ سَيِّئَاتِكُمْ وَاللهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ»

نیز فرمایا۔ اگر تم خیرات ظاہر دو۔ تو وہ بھی خوب ہے اگر پوشیدہ دو۔ اور دو بھی اہل حاجت کو۔ تو وہ خوب تر ہے۔ اور اس طرح کا دینا تمہارے گناہوں کو بھی دور کر دے گا اور خدا کو تمہارے سب کاموں کی خبر ہے۔[3]

(۱۹۲) وَقَالَ تَعَالَى: «لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ اللهَ بِهِ عَلِيمٌ» وَالْآيَاتُ فِي فَضْلِ الْإِنْفَاقِ فِي الطَّاعَاتِ

نیز فرمایا۔ (مومنو!) جب تک تم ان چیزوں میں سے جو تمہیں عزیز ہیں۔ راہ خدا میں صرف نہ کرو گے۔ کبھی نیکی حاصل نہ کر سکو گے۔ اور جو چیز تم صرف کرو گے۔ خدا اسکو جانتا ہے[4] نیک کاموں میں مال خرچ کرنے کی فضیلت میں آیات

[1] سورة الليل آية ٥-٧، [2] سورة الليل آية ١٧-٢١، [3] سورة البقرة آية ٢٧١ -
[4] سورة آل عمران آية ٩٢ -

كَثِيرَةٌ مَعْلُومَةٌ.

کثرت کے ساتھ موجود ہیں۔

٥٧٤ - وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ مَالًا فَسَلَّطَهُ عَلَى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَتَقَدَّمَ شَرْحُهُ قَرِيبًا.

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ دو آدمیوں پر رشک کرنا صحیح ہے۔ ایک وہ آدمی جس کو اللہ نے مال دیا۔ اور اس کو نیک راستوں میں خرچ کرنے کی توفیق بخشی۔ اور ایک وہ آدمی جس کو اللہ پاک نے علم و حکمت سے نوازا۔ وہ اس کے ذریعے فیصلے کرتا ہے۔ اور اسکی تعلیم دیتا ہے۔ (بخاری، مسلم) اسکی تشریح قریب ہی گزر چکی ہے۔

٥٧٥ - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ، وَرَجُلٌ آتَاهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. «الْآنَاءُ»: السَّاعَاتُ.

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا دو آدمیوں پر رشک کرنا روا ہے ایک وہ آدمی جس کو اللہ پاک نے قرآن کی دولت سے نوازا ہے۔ پس وہ رات اور دن کے لمحات میں قرآن پاک کے ساتھ قیام کرتا ہے۔ اور دوسرا وہ آدمی جس کو اللہ نے مال دیا ہے۔ اور وہ اسکو رات اور دن کی گھڑیوں میں خرچ کرتا رہتا ہے۔ "الآناء" - لمحات۔

٥٧٦ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ أَتَوْا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلَى وَالنَّعِيمِ الْمُقِيمِ، فَقَالَ: «وَمَا ذَاكَ؟» فَقَالُوا: يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي، وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ، وَيَتَصَدَّقُونَ وَلَا نَتَصَدَّقُ، وَيُعْتِقُونَ وَلَا نُعْتِقُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَفَلَا أُعَلِّمُكُمْ شَيْئًا تُدْرِكُونَ بِهِ مَنْ سَبَقَكُمْ وَتَسْبِقُونَ بِهِ

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ فقیر مہاجرین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا۔ کہ مالدار لوگ اونچے درجات اور ہمیشہ کی نعمتوں سے ہمکنار ہو گئے۔ آپ نے فرمایا۔ کس طرح؟ انہوں نے عرض کیا۔ وہ نماز پڑھتے ہیں، جیسا کہ ہم پڑھتے ہیں روزہ رکھتے ہیں جیسا کہ ہم روزہ رکھتے ہیں لیکن وہ صدقہ خیرات کرتے ہیں اور ہم صدقہ کرنے کی قوت نہیں رکھتے اور وہ غلاموں کو آزاد کرتے ہیں۔ اور ہم آزاد نہیں کر سکتے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم کو میں ایسی بات نہ بتاؤں۔ کہ جس کے کرنے سے تم ان لوگوں کو پا لو گے۔ جو تم سے آگے بڑھ چکے ہیں۔ اور اس عمل کے ساتھ تم ان لوگوں سے آگے بڑھ

مَنْ بَعْدَكُمْ وَلَا يَكُوْنُ اَحَدٌ اَفْضَلَ مِنْكُمْ اِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ" قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: "تُسَبِّحُوْنَ وَتُكَبِّرُوْنَ وَتَحْمَدُوْنَ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ مَرَّةً" فَرَجَعَ فُقَرَآءُ الْمُهَاجِرِيْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا: سَمِعَ اِخْوَانُنَا اَهْلُ الْاَمْوَالِ بِمَا فَعَلْنَا فَفَعَلُوْا مِثْلَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - وَهٰذَا لَفْظُ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ "اَلدُّثُوْرُ" اَلْاَمْوَالُ الْكَثِيْرَةُ. وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

جاؤ گے۔ جو تمہارے بعد ہیں۔ اور کوئی آدمی تم سے زیادہ فضیلت والا نہیں۔ مگر وہ انسان جو وہی عمل کرے جو تم کرتے ہو۔ انہوں نے عرض کیا۔ ضرور یا رسول اللہ فرمایئے! آپ نے فرمایا کہ تم ہر نماز کے بعد ۳۳-۳۳ بار سبحان اللہ اللہ اکبر الحمد للہ کہو۔ پس فقیر مہاجرین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دوبارہ آئے اور عرض کیا۔ کہ ہمارے مالدار بھائیوں نے اس عمل کو معلوم کر لیا ہے جو ہم کرتے ہیں چنانچہ وہ بھی وہی عمل کرنے لگے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ اللہ کا فضل ہے۔ جس کو چاہتا ہے دیتا ہے۔ (بخاری مسلم، اور الفاظ مسلم کے ہیں۔
"الدثور" بہت مال۔

واللہ اعلم

(۶۵) بَابُ ذِكْرِ الْمَوْتِ وَقِصَرِ الْاَمَلِ

موت کا بیان اور آرزوؤں کو کم کرنے کا ذکر

(۱۹۳) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى[1]: "كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ"

ارشاد خداوندی ہے۔ ہر نفس کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔ اور تم کو قیامت کے دن تمہارے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔ تو جو شخص آتش جہنم سے دور رکھا گیا۔ اور بہشت میں داخل کیا گیا۔ وہ مراد کو پہنچ گیا۔ اور دنیا کی زندگی تو دھوکے کا سامان ہے۔[1]

(۱۹۴) وَقَالَ تَعَالٰى[2]: "وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ"

نیز فرمایا۔ اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کام کرے گا۔ اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ کس سرزمین میں اسے موت آئے گی[2]

(۱۹۵) وَقَالَ تَعَالٰى[3]: "فَاِذَا

نیز فرمایا۔ جب وہ وقت آ جاتا ہے تو ایک

[1] سورۃ آل عمران آیۃ ۱۸۵ [2] سورۃ لقمان آیۃ ۳۴ [3] سورۃ النحل آیۃ ۶۱

جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ "

گھڑی نہ پیچھے رہ سکتے ہیں۔ اور نہ آگے بڑھ سکتے ہیں

(۱۹۶) وَقَالَ تَعَالٰی: " يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۔ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۔ وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ "

نیز فرمایا۔ مومنو۔ تمہارا مال اور اولاد تم کو خدا کی یاد سے غافل نہ کر دے۔ اور جو ایسا کرے گا۔ تو وہ لوگ خسارہ اٹھانے والے ہیں۔ اور جو (مال) ہم نے تم کو دیا ہے۔ اس میں سے اس (وقت) سے پیشتر خرچ کر لو۔ کہ تم میں سے کسی کی موت آجائے۔ کہ اس (وقت) کہنے لگے کہ اے میرے پروردگار تو نے مجھے تھوڑی سی اور مہلت کیوں نہ دی۔ تاکہ میں خیرات کر لیتا اور نیک لوگوں میں داخل ہو جاتا۔ اور جب کسی کی موت آجاتی ہے۔ تو خدا اس کو ہرگز مہلت نہیں دیتا۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے خبردار ہے

(۱۹۷) وَقَالَ تَعَالٰی: " حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ لَعَلِّيْٓ اَعْمَلُ صَالِحًا فِيْمَا تَرَكْتُ كَلَّا اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَآئِلُهَا وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ، فَاِذَا نُفِخَ فِى الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَّلَا يَتَسَآءَلُوْنَ ، فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ، وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فِيْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ

نیز فرمایا۔ یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کے پاس موت آجائے گی تو کہے گا۔ کہ اے پروردگار مجھے پھر دنیا میں واپس بھیج دے تاکہ میں اس میں جسے چھوڑ آیا ہوں۔ نیک کام کیا کروں۔ ہرگز نہیں۔ یہ ایک (ایسی) بات ہے کہ وہ اسے زبان سے کہہ رہا ہوگا۔ (اور اس کے ساتھ عمل نہیں ہوگا) اور ان کے پیچھے برزخ ہے (جہاں وہ) اس دن تک کہ (دوبارہ) اٹھائے جائیں گے۔ (رہیں گے) پھر جب صور پھونکا جائے گا۔ تو نہ تو ان میں قرابتیں رہیں گی۔ اور نہ ایک دوسرے کو پوچھیں گے۔ تو جن کے (عملوں کے) بوجھ بھاری ہوں گے وہ فلاح پانے والے ہیں۔ اور جن کے بوجھ ہلکے ہوں گے۔ وہ وہ لوگ

[1] سورة المنفقون آية ۹-۱۱ ، [2] سورة المؤمنون آية ۹۹ - ۱۰۰ -

تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيْهَا كَالِحُوْنَ ، أَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ؟» إِلٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى: كَمْ لَبِثْتُمْ فِي الْأَرْضِ عَدَدَ سِنِيْنَ ؟ قَالُوْا : لَبِثْنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَسْئَلِ الْعَآدِّيْنَ قَالَ : إِنْ لَّبِثْتُمْ إِلَّا قَلِيْلًا لَوْ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ، أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ»

ہیں جنہوں نے اپنے تئیں خسارے میں ڈالا اور ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے آگ ان کے مونہوں کو جھلس دے گی۔ اور وہ اس میں تیوری چڑھائے ہوں گے۔ کیا تم کو میری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی تھیں (نہیں) تم انکو سنتے تھے (اور) جھٹلاتے تھے (اللہ کے اس ارشاد تک) کہ خدا پوچھے گا کہ تم زمین میں کتنے برس رہے۔ وہ کہیں گے کہ ہم ایک روز یا ایک روز سے بھی کم رہے تھے۔ شمار کرنیوالوں سے پوچھ لیجئے۔ (خدا) فرمائیگا کہ (وہاں) تم (بہت ہی) کم رہے کاش تم جانتے ہوتے۔ کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ ہم نے تم کو بے فائدہ پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم ہماری طرف لوٹ کر نہیں آؤ گے۔

(۱۹۸) وَقَالَ تَعَالٰى[لہ]: «أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ أُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ»

نیز فرمایا۔ کیا ابھی تک مومنوں کیلئے اس کا وقت نہیں آیا کہ خدا کی یاد کرنے کے وقت اور (قرآن) جو (خدائے برحق) کی طرف (سے نازل ہوا ہے۔ اسکے سننے کے وقت ان کے دل نرم ہو جائیں اور وہ لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جنہیں (ان سے) پہلے کتابیں دی گئی تھیں۔ پھر ان پر زمانہ طویل گزر گیا۔ تو انکے دل سخت ہو گئے اور ان میں سے اکثر نافرمان ہیں۔[لہ]

وَالْاٰيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيْرَةٌ مَعْلُوْمَةٌ۔

اس مضمون کی آیات کثرت کے ساتھ ہیں۔

٤٧٧ - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : أَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْكِبِيْ فَقَالَ : «كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيْبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ» وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ إِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا کندھا پکڑ کر فرمایا۔ دنیا میں اس طرح رہو جس طرح کوئی مسافر یا راہ گزر ہوتا ہے۔ اور عبداللہ بن عمرؓ فرمایا کرتے تھے۔ کہ جب شام کا وقت ہو جائے۔ تو صبح کی انتظار نہ کرو۔ اور جب صبح ہو جائے۔ تو شام کا انتظار نہ کرو۔

لہ سورۃ الحدید [illegible]

وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ، وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ، وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

اور اپنی صحت کے اوقات میں اپنی بیماری کے لئے کچھ بنا لو۔ اور اپنی زندگی میں موت کے لئے سامان اکٹھا کر لو۔

۵۷۸۔ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ، وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ "يَبِيتُ ثَلَاثَ لَيَالٍ" قَالَ ابْنُ عُمَرَ: مَا مَرَّتْ عَلَيَّ لَيْلَةٌ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذٰلِكَ إِلَّا وَعِنْدِي وَصِيَّتِي۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی مسلمان آدمی کیلئے لائق نہیں ہے۔ کہ اس کے پاس کچھ مال موجود ہو جس میں وہ وصیت کرنا چاہتا ہے۔ تو اس پر دو راتیں بھی گزرنے نہ پائیں مگر اسکی وصیت اسکے پاس تحریر شدہ ہونی چاہئے الفاظ بخاری کے ہیں اور مسلم کی روایت میں ہے کہ تین راتیں گزرنے نہ پائیں۔ عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے مجھ پر ایک رات بھی نہیں گزری مگر میری وصیت میرے پاس لکھی ہوتی ہے۔

۵۷۹۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطُوطًا فَقَالَ: "هٰذَا الْإِنْسَانُ وَهٰذَا أَجَلُهُ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ جَاءَ الْخَطُّ الْأَقْرَبُ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لکیریں کھینچیں۔ اور فرمایا۔ یہ انسان ہے۔ اور یہ لکیر اس کی موت ہے پس وہ اسی طرح زندگی گزار رہا ہوتا ہے۔ کہ قریب کی لکیر یعنی موت آدھمکتی ہے

(بخاری)

۵۸۰۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطًّا مُرَبَّعًا، وَخَطَّ خَطًّا فِي الْوَسَطِ خَارِجًا مِنْهُ، وَخَطَّ خُطَطًا صِغَارًا إِلَىٰ هٰذَا الَّذِي فِي الْوَسَطِ فَقَالَ: هٰذَا الْإِنْسَانُ وَهٰذَا أَجَلُهُ مُحِيطًا بِهِ - أَوْ قَدْ أَحَاطَ بِهِ -

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مربع خط کھینچا اور درمیان میں ایک خط کھینچا جو اس سے باہر نکل رہا تھا۔ اور درمیان والے خط کے ساتھ چھوٹی چھوٹی اور لکیریں کھینچیں اس کے بعد فرمایا۔ یہ (درمیان والا) خط انسان ہے اور مربع خط اس کی اجل یعنی موت ہے۔ جس نے اس کو گھیر رکھا ہے اور باہر نکلنے والا خط اس کی امیدیں ہیں اور چھوٹی

وَهٰذَا الَّذِي هُوَ خَارِجٌ أَمَلُهُ، وَهٰذِهِ الْخُطَطُ الصِّغَارُ الْأَعْرَاضُ، فَإِنْ أَخْطَأَهُ هٰذَا نَهَشَهُ هٰذَا، وَإِنْ أَخْطَأَهُ هٰذَا نَهَشَهُ هٰذَا» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. وَهٰذِهِ صُورَتُهُ.

چھوٹی لکیریں حوادثات (زمانہ) ہیں۔ اگر انسان ایک حادثہ سے سلامت رہتا ہے تو دوسرا حادثہ اس کو نوچتا ہے۔ اور اگر دوسرے حادثہ سے بچ نکلتا ہے۔ تو تیسرا حادثہ اس کو گرفت میں لے لیتا ہے۔ اس کی شکل یوں ہے

۵۸۱ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ سَبْعًا هَلْ تَنْتَظِرُونَ إِلَّا فَقْرًا مُنْسِيًا، أَوْ غِنًى مُطْغِيًا، أَوْ مَرَضًا مُفْسِدًا، أَوْ هَرَمًا مُفَنِّدًا، أَوْ مَوْتًا مُجْهِزًا، أَوِ الدَّجَّالَ فَشَرُّ غَائِبٍ يُنْتَظَرُ، أَوِ السَّاعَةَ فَالسَّاعَةُ أَدْهٰى وَأَمَرُّ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات چیزوں کے ظہور پذیر ہونے سے پہلے) نیک اعمال کی طرف جلدی کرو کیا تم ایسی فقیری کے انتظار میں ہو جو خدا فراموشی تک پہنچا دے گی یا ایسی مالداری جو سرکش بنا دینے والی یا ایسی بیماری جو مزاج کو فاسد بنا دینے والی ہے یا ایسا بڑھاپا جو مخبوط الحواس بنا دینے والا ہے یا ایسی موت جو اچانک آجانیوالی یا پھر دجال کی آمد کا انتظار کر رہے ہو۔ دجال بدترین پوشیدہ چیزوں میں سے ہے جس کا انتظار کیا جارہا ہے یا قیامت کا انتظار کیا جارہا ہے اور قیامت تو بڑی خوفناک اور سخت تکلیف دہ چیز ہے (ترمذی) حدیث حسن ہے

۵۸۲ - وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَكْثِرُوا مِنْ ذِكْرِ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ» يَعْنِي الْمَوْتَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لذتوں کو توڑ دینے والی یعنی موت کو کثرت کے ساتھ یاد کرو (ترمذی) حدیث حسن ہے۔

۵۸۳ - وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ قَامَ فَقَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا اللّٰهَ، جَاءَتِ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ، جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ، جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُكْثِرُ الصَّلَاةَ عَلَيْكَ فَكَمْ أَجْعَلُ

حضرت ابی بن کعبؓ بیان کرتے ہیں کہ جب رات کا تیسرا حصہ گزر جاتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیند سے بیدار ہوتے اور فرماتے اے لوگو اللہ کا ذکر کرو۔ پہلا نفخہ آگیا اور دوسرا نفخہ اس کے پیچھے آئے گا موت اپنی تمام خوفناکیوں کے ساتھ آگئی ہے موت اپنی تمام خوفناکیوں کے ساتھ آگئی ہے۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! میں آپ پر کثرت کے ساتھ درود بھیجتا ہوں۔ تو میں کتنا حصہ آپ پر درود بھیجوں؟ آپ نے

لَكَ مِنْ صَلَاتِي؟ فَقَالَ: «مَا شِئْتَ» قُلْتُ: الرُّبُعَ؟ قَالَ: «مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ». قُلْتُ: فَالنِّصْفَ؟ قَالَ: «مَا شِئْتَ، فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ» قُلْتُ: فَالثُّلُثَيْنِ؟ قَالَ: «مَا شِئْتَ، فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ» قُلْتُ: أَجْعَلُ لَكَ صَلَاتِي كُلَّهَا؟ قَالَ: «إِذًا تُكْفَى هَمَّكَ وَيُغْفَرُ لَكَ ذَنْبُكَ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

فرمایا۔ جتنا تو چاہو میں نے عرض کیا۔ ایک چوتھائی آپ نے فرمایا جس قدر چاہو۔ اگر اس سے زیادہ درود بھیجو تو تیرے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا آدھا وقت آپ نے فرمایا جس قدر تو مناسب سمجھے۔ اگر اس سے بھی زیادہ وقت لگائے تو بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا۔ اچھا تو دو تہائی وقت آپ نے فرمایا جس قدر تو چاہے اگر اس سے زیادہ بھیجو تو تیرے لئے بہتر ہے میں نے عرض کیا تمام وقت آپ پر درود بھیجتا رہوں گا فرمایا اس وقت تیرے غم دور ہو جائیں گے اور تیرے گناہ معاف ہو جائیں گے (ترمذی) حدیث حسن ہے۔

(۶۶) بَابُ اسْتِحْبَابِ زِيَارَةِ الْقُبُورِ لِلرِّجَالِ وَمَا يَقُولُهُ الزَّائِرُ

مردوں کیلئے قبروں کی زیارت کا مستحب ہونا اور زیارت کرنے والا کیا کہے؟

۵۸۴- عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا» رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِي رِوَايَةٍ: «فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَزُورَ الْقُبُورَ فَلْيَزُرْهَا فَإِنَّهَا تُذَكِّرُنَا الْآخِرَةَ»

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں تم کو قبروں کی زیارت سے روکا کرتا تھا۔ پس تم اب زیارت کیا کرو۔ (مسلم) ایک روایت میں ہے جو شخص قبروں کی زیارت کرنا چاہے۔ وہ ضرور کرے اس لئے کہ قبروں کی زیارت آخرت کو یاد دلانے والی چیز ہے۔

۵۸۵- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا كَانَ لَيْلَتُهَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ إِلَى الْبَقِيعِ فَيَقُولُ: «السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَأَتَاكُمْ مَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ کہ جب اس کی باری کی رات آپ وہاں قیام فرماتے تو رات کے آخری حصہ میں بقیع الغرقد قبرستان کی طرف زیارت کے لئے تشریف لے جاتے اور انہیں فرماتے کہ تم پر سلامتی ہو۔ تم مومن لوگ ہو تمہارے پاس وہ چیز آچکی ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔ (معین مدت تک) ڈھیل دیئے گئے

تُوْعَدُوْنَ غَدًا مُؤَجَّلُوْنَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأَهْلِ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ہوا اور ہم بھی ان شاءاللہ تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں۔ اے اللہ بقیع الغرقد والوں کو معاف فرما (مسلم)

۵۸۶- وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُهُمْ إِذَا خَرَجُوْا إِلَى الْمَقَابِرِ أَنْ يَقُوْلَ قَائِلُهُمْ: «اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ، نَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت بریدہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم انہیں قبرستان کی زیارت کرنے کی تعلیم دیتے ہوئے فرماتے کہ زیارت کرنے والا یہ کلمات کہے السلام علیکم اہل الدیار من المومنین والمسلمین وانا ان شاءاللہ بکم للاحقون یعنی اے ایماندار مسلمان گھروں والو، تم پر سلامتی ہو۔ ہم بھی ان شاءاللہ تمہارے ساتھ آملیں گے۔ ہم اللہ پاک سے اپنے اور تمہارے لئے عافیت کا سوال کرتے ہیں (مسلم)

۵۸۷- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُوْرٍ بِالْمَدِيْنَةِ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ فَقَالَ: «اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْقُبُوْرِ، يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ، أَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْأَثَرِ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کی قبروں کے پاس سے گزرے تو آپ ان کی طرف متوجہ ہوئے۔ اور کہا۔ اے قبرستان والو۔ تم پر سلامتی ہو۔ اللہ ہمارے اور تمہارے گناہ معاف فرمائے تم ہم سے پہلے آگئے۔ اور ہم بھی تمہارے پیچھے آنے والے ہیں (ترمذی) حدیث حسن ہے۔

(۶۴) بَابُ كَرَاهَةِ تَمَنِّي الْمَوْتِ بِسَبَبِ ضُرٍّ نَزَلَ بِهِ وَلَا بَأْسَ بِهِ لِخَوْفِ الْفِتْنَةِ فِي الدِّيْنِ

کسی تکلیف کے آنے کی وجہ سے موت کی آرزو کرنے کی مکروہیت کا بیان۔ اور دین میں فتنے کے خوف سے موت کی آرزو کرنے کا جواز۔

۵۸۸- عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا يَتَمَنَّى أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ إِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ يَزْدَادُ، وَإِمَّا مُسِيْئًا

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی شخص موت کی آرزو نہ کرے اس لئے کہ اگر وہ نیک کام کرنے والا ہے۔ تو شاید وہ زیادہ نیک کام

فَلَعَلَّهُ يَسْتَعْتِبُ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ
هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ - وَفِي رِوَايَةٍ
لِمُسْلِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ
عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَتَمَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ
وَلَا يَدْعُ بِهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَهُ؛
إِنَّهُ إِذَا مَاتَ انْقَطَعَ عَمَلُهُ، وَ
إِنَّهُ لَا يَزِيدُ الْمُؤْمِنَ عُمُرُهُ إِلَّا
خَيْرًا» -

۵۸۹ - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ
عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَتَمَنَّيَنَّ
أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ أَصَابَهُ فَإِنْ
كَانَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَلْيَقُلْ: "اللّٰهُمَّ
أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي، وَ
تَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي"»
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

۵۹۰ - وَعَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ
قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ
رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نَعُودُهُ وَقَدِ اكْتَوَى
سَبْعَ كَيَّاتٍ فَقَالَ: إِنَّ أَصْحَابَنَا
الَّذِينَ سَلَفُوا مَضَوْا وَلَمْ تَنْقُصْهُمُ
الدُّنْيَا، وَإِنَّا أَصَبْنَا مَا لَا نَجِدُ لَهُ
مَوْضِعًا إِلَّا التُّرَابَ وَلَوْلَا أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ
نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ ثُمَّ أَتَيْنَاهُ
مَرَّةً أُخْرَى وَهُوَ يَبْنِي حَائِطًا لَهُ
فَقَالَ: «إِنَّ الْمُسْلِمَ لَيُؤْجَرُ فِي كُلِّ
شَيْءٍ يُنْفِقُهُ إِلَّا فِي شَيْءٍ يَجْعَلُهُ

کرے۔ اور اگر وہ بدکار ہے۔ تو شاید وہ توبہ کر کے خدا کی ناراضگی کو ہٹا سکے (بخاری، مسلم) اور مسلم کی روایت میں ہے ابوہریرہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان فرماتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص موت کی تمنا نہ کرے۔ اور نہ ہی موت آنے سے پہلے موت کی دعا کرے۔ اس لئے کہ جب انسان مر جاتا ہے۔ تو اس کے عمل ختم ہو جاتے ہیں۔ اور مومن انسان کی عمر کی زیادتی اس کی بھلائیوں میں اضافہ کا باعث بنتی ہے۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ تم میں سے کوئی شخص کسی تکلیف کے پہنچنے کی وجہ سے موت کی آرزو نہ کرے اگر اس کے لئے اس سے چارہ نہیں۔ تو یہ کہے کہ اے اللہ پاک مجھ کو اس وقت تک زندہ رکھو جب تک کہ میرے لئے زندہ رہنا بہتر ہے۔ اور جب میرے لئے مرنا بہتر ہو۔ تو مجھے فوت کر لیجئے (بخاری، مسلم)

حضرت قیس بن ابی حازمؒ بیان کرتے ہیں کہ جناب خبابؓ بن ارتؓ کی بیمار پرسی کرنے گئے۔ اور اس نے سات داغ لگوائے تھے۔ اس نے کہا ہمارے وہ ساتھی جو پہلے گزر چکے ہیں۔ جو چلے گئے وہ فوت ہو گئے اور دنیا نے ان کو عیب تک نہیں کیا۔ اور ہم نے دنیا کو حاصل کیا۔ کہ اس کیلئے مٹی کے علاوہ کوئی اور جگہ نہیں ہے۔ اگر یہ بات نہ ہوتی۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں موت کی دعا کرنے سے منع فرمایا ہے تو میں ضرور موت کی دعا کرتا۔ پھر ہم دوبارہ اس کے پاس آئے اور وہ اپنی ایک دیوار بنا رہے تھے اس نے کہا۔ مومن کو جہاں بھی وہ خرچ کرتا ہے۔ ثواب کا حق دار ہوتا ہے۔ مگر مٹی میں لگانے پر کچھ اجر و ثواب

فِي هٰذَا التُّرَابِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ۔

نہیں۔ (یعنی مکانوں کی تعمیر میں ضرورت سے زیادہ مال صرف کرنا شرعاً درست نہیں ہے) بخاری مسلم (الفاظ بخاری کے ہیں)

(۶۹)

بَابُ الْوَرَعِ وَتَرْكِ الشُّبُهَاتِ

پرہیزگاری اور شبہات کو چھوڑنے کا بیان

(۱۹۹) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: «وَتَحْسَبُونَهُ هَيِّنًا وَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيمٌ»

(۲۰۰) وَقَالَ تَعَالٰى: «إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ»

ارشادِ خداوندی ہے۔ اور تم اسے ایک ہلکی بات سمجھتے تھے۔ اور خدا کے نزدیک وہ بڑی (بھاری) بات تھی۔ ؎۱

نیز فرمایا۔ بیشک تمہارا پروردگار تاک میں ہے ؎۲

۵۹۱ - وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَإِنَّ الْحَرَامَ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ، فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ، وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ، كَالرَّاعِي يَرْعَى حَوْلَ الْحِمَى يُوشِكُ أَنْ يَرْتَعَ فِيهِ، أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى، أَلَا وَإِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهُ، أَلَا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ: أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَرَوَيَاهُ مِنْ طُرُقٍ بِأَلْفَاظٍ مُتَقَارِبَةٍ۔

حضرت نعمان بن بشیرؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے۔ حلال واضح ہے۔ اور حرام بھی واضح ہے اور ان کے درمیان مشتبہ چیزیں ہیں۔ جن کو اکثر لوگ نہیں جانتے پس جو شخص شبہات سے بچا۔ اس نے اپنے دین اور اپنی عزت کو بچا لیا۔ اور جو شخص شبہات میں گر پڑا۔ تو وہ حرام کاموں میں گرفتار ہو گیا۔ جیسے کہ وہ چرواہا جو چراگاہ کے ماحول میں چراتا ہے۔ قریب ہے۔ کہ وہ چراگاہ میں بھی چرانے لگ جائے۔ خبردار ہر بادشاہ کی چراگاہیں ہوتی ہیں۔ خبردار اللہ کی چراگاہیں اس کی حرام کردہ (حاشیہ وغیرہ) ہیں۔ خبردار بے شک جسم میں ایک ٹکڑا ہے۔ جب وہ درست ہو جائے گا۔ تو تمام جسم درست رہے گا۔ اور جب وہ خراب ہو جائے گا۔ تو تمام جسم خراب ہو جائے گا خبردار وہ ٹکڑا دل ہے۔ (بخاری مسلم) اور ان دونوں نے اس روایت کو بہت سے طریقوں سے متقارب الفاظ کیساتھ ذکر کیا۔

۵۹۲ - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ

۱؎ سورۃ النور ۲؎ سورۃ الفجر آیۃ ۱۴

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ تَمْرَةً فِي الطَّرِيقِ فَقَالَ: لَوْلَا أَنِّي أَخَافُ أَنْ تَكُونَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَأَكَلْتُهَا» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

وسلم نے راستے میں ایک کھجور کو پایا۔ تو فرمایا اگر مجھے اس بات کا ڈر نہ ہوتا کہ یہ کھجور صدقہ کے مال سے ہوگی۔ تو میں اس کو کھا لیتا۔
(بخاری مسلم)

۵۹۳۔ وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ، وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي نَفْسِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔
«حَاكَ» بِالْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ وَالْكَافِ، أَيْ تَرَدَّدَ فِيهِ۔

حضرت نواس بن سمعانؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نیکی اچھے اخلاق کو کہتے ہیں۔ اور برائی وہ چیز ہے جو تیرے نفس میں کھٹکا پیدا کرے۔ اور تو اس بات کو مکروہ جانے۔ کہ لوگوں کو اس پر اطلاع ہو جائے۔ (مسلم)
"حاک"۔ حائے مہملہ اور ک کے ساتھ یعنی اس میں شک ہو۔

۵۹۴۔ وَعَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «جِئْتَ تَسْأَلُ عَنِ الْبِرِّ؟» قُلْتُ: نَعَمْ۔ فَقَالَ: «اسْتَفْتِ قَلْبَكَ، الْبِرُّ مَا اطْمَأَنَّتْ إِلَيْهِ النَّفْسُ وَاطْمَأَنَّ إِلَيْهِ الْقَلْبُ، وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي النَّفْسِ وَتَرَدَّدَ فِي الصَّدْرِ وَإِنْ أَفْتَاكَ النَّاسُ وَأَفْتَوْكَ» حَدِيثٌ حَسَنٌ، رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ فِي مُسْنَدَيْهِمَا۔

حضرت وابصہ بن معبدؓ سے روایت ہے۔ اس نے کہا۔ کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ آپ نے فرمایا۔ تو نیکی کے متعلق سوال کرنے آیا ہے میں نے عرض کیا۔ جی ہاں۔ آپ نے فرمایا۔ اپنے دل سے دریافت کر۔ نیکی وہ ہے۔ جس پر نفس مطمئن ہو اور دل کو بھی اس پر اطمینان حاصل ہو۔ اور گناہ وہ ہے۔ جو نفس میں شبہ پیدا کرے۔ اور دل میں کھٹکا نمودار ہو۔ اگرچہ لوگ تجھے فتوٰی دیں اگرچہ لوگ تجھے فتوٰی دیں۔ حدیث حسن ہے۔ احمد دارمی نے اپنی مسند کتابوں میں روایت کیا۔

۵۹۵۔ وَعَنْ أَبِي سِرْوَعَةَ «بِكَسْرِ السِّينِ الْمُهْمَلَةِ وَفَتْحِهَا» عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ تَزَوَّجَ ابْنَةً لِأَبِي إِهَابِ بْنِ عَزِيزٍ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ: إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُ عُقْبَةَ وَالَّتِي قَدْ

حضرت ابوسروعہ (سین مہملہ اور اس پر فتح کے ساتھ) عقبہ بن حارثؓ سے روایت ہے۔ کہ اس نے ابواہاب بن عزیز کی بیٹی سے نکاح کیا۔ تو اس کے پاس ایک عورت آئی۔ اس نے کہا۔ کہ میں نے عقبہ اور جس کے ساتھ اس نے نکاح کیا۔ دونوں کو دودھ پلایا ہے عقبہ نے کہا میں نہیں جانتا

تَزَوَّجَ بِهَا، فَقَالَ لَهَا عُقْبَةُ: مَا أَعْلَمُ أَنَّكِ أَرْضَعْتِنِي وَلَا أَخْبَرْتِنِي فَرَكِبَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كَيْفَ وَقَدْ قِيلَ؟» فَفَارَقَهَا عُقْبَةُ وَنَكَحَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ،

«إِهَابٌ» بِكَسْرِ الْهَمْزَةِ. «وَعَزِيزٌ» بِفَتْحِ الْعَيْنِ وَبِزَايٍ مُكَرَّرَةٍ.

کر تو نے مجھے دودھ پلایا ہے۔ اور نہ ہی تو نے مجھے کبھی بتایا ہے۔ پس وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مکہ سے مدینہ منورہ پہنچا۔ اور آپ سے سوال کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کس طرح وہ تیرے نکاح میں رہ سکتی ہے جبکہ یہ بات کہی جا چکی ہے۔ کہ وہ رضاعی بہن ہے۔ پس عقبہ اس عورت سے الگ ہو گیا۔ اور اس عورت نے کسی اور سے نکاح کر لیا۔

"اہاب" ہمزہ کے کسرہ کے ساتھ۔ "عزیز" عین کے فتح اور زائے مکرر کے ساتھ۔

٥٩٦- وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «دَعْ مَا يُرِيبُكَ إِلَى مَا لَا يُرِيبُكَ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، مَعْنَاهُ: أُتْرُكْ مَا تَشُكُّ فِيهِ وَخُذْ مَا لَا تَشُكُّ فِيهِ.

حضرت حسن بن علیؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محفوظ کر لیا۔ کہ ان چیزوں کو ترک کر دو۔ جو شک و شبہ والی ہیں۔ ان چیزوں کو اختیار کرو۔ جو شک و شبہ والی نہیں ہیں۔ (ترمذی) حدیث حسن صحیح ہے۔ مقصد یہ ہے۔ کہ مشکوک چیز کو چھوڑ دو۔ اور غیر مشکوک کو اختیار کرو۔

٥٩٧- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ لِأَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ غُلَامٌ يُخْرِجُ لَهُ الْخَرَاجَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَأْكُلُ مِنْ خَرَاجِهِ فَجَاءَ يَوْمًا بِشَيْءٍ فَأَكَلَ مِنْهُ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَمَا هُوَ؟ فَقَالَ: كُنْتُ تَكَهَّنْتُ لِإِنْسَانٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَمَا أُحْسِنُ الْكِهَانَةَ إِلَّا أَنِّي خَدَعْتُهُ فَلَقِيَنِي فَأَعْطَانِي بِذَلِكَ

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں۔ کہ حضرت ابو بکرؓ کا ایک غلام تھا جو اس کیلئے کمائی کرتا تھا۔ اور حضرت ابو بکرؓ اس کی کمائی سے کھاتے تھے۔ وہ ایک روز ایک چیز لایا حضرت ابو بکرؓ نے اس سے کھا لیا۔ غلام نے کہا۔ آپ کو معلوم ہے۔ یہ کیا چیز تھی۔ حضرت ابو بکرؓ نے پوچھا۔ کیا چیز تھی۔ غلام نے کہا۔ کہ میں نے زمانہ جاہلیت میں ایک انسان کے لئے کہانت کی تھی۔ اگرچہ میں کہانت کا علم اچھی طرح نہیں جانتا تھا۔ بلکہ میں نے تو اسے دھوکا ہی دیا تھا کہ وہ مجھ سے ملا۔ تو اس نے مجھے

هٰذَا الَّذِي أَكَلْتَ مِنْهُ، فَأَدْخَلَ أَبُوبَكْرٍ يَدَهُ فَقَاءَ كُلَّ شَيْءٍ فِي بَطْنِهِ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

"الْخَرَاجُ" شَيْءٌ يَجْعَلُهُ السَّيِّدُ عَلَى عَبْدِهِ يُؤَدِّيهِ كُلَّ يَوْمٍ وَبَاقِي كَسْبِهِ يَكُونُ لِلْعَبْدِ.

٥٩٨ - وَعَنْ نَافِعٍ أَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَانَ فَرَضَ لِلْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ أَرْبَعَةَ آلَافٍ وَفَرَضَ لِابْنِهِ ثَلَاثَةَ آلَافٍ وَخَمْسَ مِائَةٍ، فَقِيلَ لَهُ: هُوَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ فَلِمَ نَقَصْتَهُ؟ فَقَالَ: إِنَّمَا هَاجَرَ بِهِ أَبُوهُ يَقُولُ: لَيْسَ هُوَ كَمَنْ هَاجَرَ بِنَفْسِهِ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

٥٩٩ - وَعَنْ عَطِيَّةَ بْنِ عُرْوَةَ السَّعْدِيِّ الصَّحَابِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ أَنْ يَكُونَ مِنَ الْمُتَّقِينَ حَتَّى يَدَعَ مَا لَا بَأْسَ بِهِ حَذَرًا مِمَّا بِهِ بَأْسٌ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

کہانت کی وجہ سے یہ چیز دی جسکو آپ نے کھایا۔ تو حضرت ابوبکرؓ نے اپنا ہاتھ اپنے منہ میں ڈالا۔ اور پیٹ کی تمام چیزوں کو قے کر دیا (بخاری)

"الخراج" وہ مزدوری ہے۔ جو آقا اپنے غلام پر متعین کر دیتا ہے۔ کہ روزانہ غلام ادا کرے اور باقی آمدنی غلام کی ہوگی۔

حضرت نافع بیان کرتے ہیں۔ کہ حضرت عمرؓ نے مہاجرین اولین کے لئے چار ہزار اور اپنے بیٹے کے لئے ساڑھے تین ہزار وظیفہ مقرر فرمایا ان سے پوچھا گیا۔ کہ یہ بھی تو مہاجرین سے ہے پھر آپ نے اس کا وظیفہ کم کیوں کر دیا۔ حضرت عمرؓ نے جواب دیا۔ کہ اس کے ساتھ اس کے باپ نے بھی ہجرت کی مقصد یہ تھا۔ کہ یہ ان لوگوں کی طرح نہیں ہے جنھوں نے انفرادی طور پر ہجرت کی ہو

(بخاری)

حضرت عطیہ بن عروۃؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ بندہ اس وقت تک پرہیزگاروں میں شمار نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ وہ ان چیزوں کو ترک نہ کر دے۔ جن کے کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ تاکہ وہ ان چیزوں سے بچ سکے۔ جن میں حرج ہے۔

(ترمذی) حدیث حسن ہے۔

(۶۹)

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْعُزْلَةِ عِنْدَ فَسَادِ النَّاسِ وَالزَّمَانِ اَوِ الْخَوْفِ مِنْ فِتْنَةٍ فِي الدِّيْنِ وَوُقُوْعٍ فِيْ حَرَامٍ وَّشُبُهَاتٍ وَّنَحْوِهَا

لوگوں اور زمانہ کے فساد زدہ ہونے کے وقت کنارہ کشی کا مستحب ہونا اور دین میں فتنوں کا خوف نیز حرام اور شبہات میں واقع ہونے سے ڈرنے کا بیان

(۲۰۱) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی[1]: "فَفِرُّوْا اِلَى اللّٰهِ اِنِّیْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ"

تم لوگ خدا کی طرف بھاگ چلو میں اس کی طرف سے تم کو صریح رستہ بتانے والا ہوں۔[1]

۶۰۰ - وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے بے شک اللہ اس آدمی کو محبوب جانتا ہے جو پرہیزگار غنی اور اپنے آپ کو پوشیدہ رکھنے والا ہے۔ (مسلم)

اَلْمُرَادُ "بِالْغَنِيِّ": غَنِيُّ النَّفْسِ كَمَا سَبَقَ فِي الْحَدِيْثِ الصَّحِيْحِ۔

غنی سے مقصود وہ انسان ہے جس کا نفس مستغنی ہے۔ جیسا کہ صحیح حدیث میں اس کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔

۶۰۱ - وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: اَیُّ النَّاسِ اَفْضَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: "مُؤْمِنٌ مُّجَاهِدٌ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ" قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: "ثُمَّ رَجُلٌ مُّعْتَزِلٌ فِیْ شِعْبٍ مِّنَ الشِّعَابِ يَعْبُدُ رَبَّهٗ" وَفِیْ رِوَايَةٍ "يَتَّقِی اللّٰهَ وَيَدَعُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! تمام لوگوں میں افضل کون ہے فرمایا وہ مومن جو اللہ کے راہ میں اپنے نفس اور مال کے ساتھ جہاد کرتا ہے۔ دریافت کیا۔ پھر کون فرمایا پھر وہ آدمی جو کسی گھاٹی میں الگ تھلگ ہو کر اپنے رب کی عبادت میں مصروف رہتا ہے اور ایک روایت میں ہے اللہ

[1] الذاریات آیۃ ۵۰

النَّاسَ مِنْ شَرِّہٖ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

سے ڈرے اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ کرے (بخاری، مسلم)

۶۰۲۔ وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يُوْشِكُ اَنْ يَّكُوْنَ خَيْرُ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَّتَّبِعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ، وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِيْنِهٖ مِنَ الْفِتَنِ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

وَ «شَعَفُ الْجِبَالِ»: اَعْلَاهَا۔

حضرت ابوسعید خدری ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ مسلمان کا بہترین مال بکریاں شمار ہوں جن کو لے کر وہ پہاڑوں کی چوٹیوں اور بارش کے متوقع مقامات کو تلاش کرے گا۔ فتنوں سے اپنے دین کو محفوظ رکھنے کیلئے بھاگے گا۔ (بخاری)

«شعف الجبال» پہاڑوں کی بلندیاں۔

۶۰۳۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ «مَا بَعَثَ اللّٰهُ نَبِيًّا اِلَّا رَعَى الْغَنَمَ» فَقَالَ اَصْحَابُهٗ: وَاَنْتَ؟ قَالَ «نَعَمْ؛ كُنْتُ اَرْعَاهَا عَلٰى قَرَارِيْطَ لِاَهْلِ مَكَّةَ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت ابوہریرہ ؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ نے کسی نبی کو مبعوث نہیں فرمایا مگر اس نے بکریاں کو چرایا صحابہ نے عرض کیا حضرت آپ نے بھی فرمایا۔ ہاں میں اہل مکہ کی بکریاں چند قیراطوں کے عوض مزدوری پہ چرایا کرتا تھا (بخاری)۔ (۱قیراط کا ایک درہم)

۶۰۴۔ وَعَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ: «مِنْ خَيْرِ مَعَاشِ النَّاسِ رَجُلٌ مُّمْسِكٌ عِنَانَ فَرَسِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَطِيْرُ عَلٰى مَتْنِهٖ كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً اَوْ فَزْعَةً طَارَ عَلَيْهِ يَبْتَغِي الْقَتْلَ اَوِ الْمَوْتَ مَظَانَّهٗ، اَوْ رَجُلٌ فِيْ غُنَيْمَةٍ فِيْ رَاْسِ شَعَفَةٍ مِّنْ هٰذِهِ الشَّعَفِ اَوْ بَطْنِ وَادٍ مِّنْ هٰذِهِ الْاَوْدِيَةِ يُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَيَعْبُدُ رَبَّهٗ حَتّٰى يَاْتِيَهُ الْيَقِيْنُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ اِلَّا فِيْ خَيْرٍ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ،

«يَطِيْرُ»، اَيْ يُسْرِعُ. «وَمَتْنُهٗ»

حضرت ابوہریرہ ؓ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اس آدمی کی زندگی بہت اچھی ہے جو اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی لگام کو تھامے ہوئے ہے۔ جب وہ کسی شور و شغب یا گھبراہٹ ناک کیفیت کو محسوس کرتا ہے تو اس پہ اڑ کر پہنچتا ہے۔ وہ قتل ہو جانے یا مرنے کے متوقع مقامات میں جانے کا آرزومند ہوتا ہے یا وہ آدمی جسکے پاس چند بکریاں ہیں۔ اور وہ ان گھاٹیوں میں سے کسی گھاٹی میں یا کسی وادی میں اقامت گزیں ہے نماز ادا کرتا ہے زکوٰۃ دیتا ہے اور اپنے پروردگار کی عبادت میں معروف رہتا ہے یہاں تک کہ اس کو موت آجاتی ہے وہ انسان لوگوں سے بہتر سلوک ہی کرتا ہے (مسلم)

«یطیر» تیزی کے ساتھ جا رہا ہے «و متنہ» پیٹھ مراد ہے

ظُهُوْرُهُ - "وَالْهَيْعَةُ" : الصَّوْتُ لِلْحَرْبِ - "وَالْفَزْعَةُ" : نَحْوُهُ - وَ "مَظَانُّ الشَّيْءِ" الْمَوَاضِعُ الَّتِي يُظَنُّ وُجُوْدُهُ فِيْهَا - "وَالْغُنَيْمَةُ" بِضَمِّ الْغَيْنِ - تَصْغِيْرُ الْغَنَمِ "وَالشَّعَفَةُ" بِفَتْحِ الشِّيْنِ وَالْعَيْنِ : وَهِيَ أَعْلَى الْجَبَلِ -

"الھیعۃ" لڑائی کے شور وشغب کو کہتے ہیں - "الفزعۃ" لڑائی کی گھبراہٹ کو کہتے ہیں - "مظان الشی" جن مواقع میں جنگ کی شدت متوقع ہے - "الغنیمۃ" "الغنم" کی تصغیر ہے - "الشعفۃ" شین اور عین کے فتح کے ساتھ پہاڑ کی بلندی کو کہتے ہیں -

(٥٠)

بَابُ فَضْلِ الْاِخْتِلَاطِ بِالنَّاسِ وَحُضُوْرِ جُمَعِهِمْ وَجَمَاعَاتِهِمْ وَمَشَاهِدِ الْخَيْرِ وَمَجَالِسِ الذِّكْرِ مَعَهُمْ وَعِيَادَةِ مَرِيْضِهِمْ وَحُضُوْرِ جَنَائِزِهِمْ وَمُوَاسَاةِ مُحْتَاجِهِمْ وَإِرْشَادِ جَاهِلِهِمْ وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِنْ مَّصَالِحِهِمْ لِمَنْ قَدَرَ عَلَى الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ وَقَمَعَ نَفْسَهُ عَنِ الْإِيْذَاءِ وَصَبَرَ عَلَى الْأَذٰى

لوگوں کے ساتھ میل ملاپ رکھنے ان کی مجلسوں میں جانے نیکی کے کاموں اور ذکر کی مجلسوں اور بیماروں کی بیمار پرسی اور جنازوں میں شمولیت محتاجوں کی غمخواری جاہلوں کو راہ دکھانے وغیرہ مصالح کا ذکر اور امر بالمعروف نہی عن المنکر کرنے اور لوگوں کو تکلیف پہنچانے سے رکنے اور تکلیفوں پر صبر کرنے کی فضیلت کا بیان

الْوَجْهِ الَّذِیْ ذَكَرْتُهُ هُوَ الْمُخْتَارُ الَّذِیْ كَانَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَائِرُ الْاَنْبِيَآءِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمْ وَكَذٰلِكَ الْخُلَفَآءُ الرَّاشِدُوْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنْ عُلَمَآءِ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَخْيَارِهِمْ، وَهُوَ مَذْهَبُ اَكْثَرِ التَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ وَبِهٖ قَالَ الشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَاَكْثَرُ الْفُقَهَآءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ،

کہ وہ صورت جس کا میں نے ذکر کیا ہے، پسندیدہ صورت ہے۔ اسی پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، تمام انبیاء علیہم الصلوات والتسلیمات، حضرات خلفاء راشدین صحابہ کرام، تابعین، علماء، صلحا کار بند رہے۔ اکثر تابعین اور مابعد کے لوگوں کا بھی یہی مذہب ہے۔ اور امام شافعیؒ امام احمدؒ اکثر فقہا اسی کے قائل ہیں۔

(۲۰۲) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى[1]: "وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى" وَالْاٰيَاتُ فِیْ مَعْنٰى مَا ذَكَرْتُهُ كَثِيْرَةٌ مَّعْلُوْمَةٌ۔

ارشاد خداوندی ہے۔ اور دیکھو! نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو[1]۔ اس مضمون کی آیات کثرت کے ساتھ وارد ہیں اور مشہور و معروف ہیں۔

(۷۱)

بَابُ التَّوَاضُعِ وَخَفْضِ الْجَنَاحِ لِلْمُؤْمِنِيْنَ!

ایمانداروں کے ساتھ تواضع اور نرمی کے ساتھ پیش آنے کا بیان!

(۲۰۳) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى[2]: "وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ"

ارشاد خداوندی ہے۔ اور جو مومن تمہارے پیرو ہو گئے ہیں۔ ان سے تواضع پیش آؤ[2]۔

(۲۰۴) وَقَالَ تَعَالٰى[3]: "يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِی اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِيْنَ"

نیز فرمایا، اے ایمان والو اگر کوئی تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے گا۔ تو خدا ایسے لوگ پیدا کر دے گا جن کو وہ دوست رکھے اور جسے وہ دوست رکھیں اور جو مومنوں کے حق میں نرمی کریں اور کافروں سے سختی سے پیش آئیں[3]۔

[1] سورۃ المآئدۃ آیۃ ۲، [2] سورۃ الشعراء آیۃ ۲۱۵، [3] سورۃ المآئدۃ آیۃ ۵۴۔

(۲۰۵) وَقَالَ تَعَالٰی[1]: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثٰى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقَاكُمْ»

نیز فرمایا:۔ لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہاری قومیں اور قبیلے بنائے تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کرو اور خدا کے نزدیک تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے[1]

(۲۰۶) وَقَالَ تَعَالٰی[2]: «فَلَا تُزَكُّوا أَنْفُسَكُمْ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى»

نیز فرمایا:۔ تم اپنے آپ کو پاک صاف نہ جتاؤ۔ جو پرہیزگار ہے وہ اس سے خوب واقف ہے[2]

(۲۰۷) وَقَالَ تَعَالٰی[3]: «وَنَادٰى أَصْحَابُ الْأَعْرَافِ رِجَالًا يَعْرِفُونَهُمْ بِسِيمَاهُمْ قَالُوا: مَا أَغْنٰى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ، أَهٰؤُلَاءِ الَّذِينَ أَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ؟! اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَا أَنْتُمْ تَحْزَنُونَ»

اور اہل اعراف (کافر) لوگوں کو جنہیں انکی صورتوں سے شناخت کرتے ہوں گے پکاریں گے اور کہیں گے کہ آج نہ تو تمہاری جماعت ہی تمہارے کچھ کام آئی اور نہ تمہارا تکبر (ہی سودمند ہوا) (پھر مؤمنوں کی طرف اشارہ کر کے کہیں گے) کیا یہ وہی لوگ ہیں جن کے بارے میں تم قسمیں کھایا کرتے تھے کہ (خدا) اپنی رحمت سے انکی دستگیری نہ کریگا (تو مؤمنو) تم بہشت میں داخل ہو جاؤ تمہیں کچھ خوف نہیں اور نہ تم کو کچھ رنج و اندوہ ہوگا[3]

۶۰۵ - وَعَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ اللّٰهَ أَوْحٰى إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوا حَتّٰى لَا يَفْخَرَ أَحَدٌ عَلٰى أَحَدٍ وَلَا يَبْغِيَ أَحَدٌ عَلٰى أَحَدٍ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت عیاض بن حمارؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی فرمائی کہ تواضع اختیار کرو کوئی کسی پر فخر نہ کرے۔ اور کوئی کسی پر زیادتی نہ کرے (مسلم)

۶۰۶ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ، وَمَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا، وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلّٰهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ خیرات کرنے سے مال میں کمی نہیں آتی اور عفو و درگزر کرنے سے عزت میں اضافہ ہوتا ہے اور جو کوئی تواضع کرے اللہ اس کو اونچا کرے گا (مسلم)

[1] سورۃ الحجرات آیۃ ۱۳، [2] سورۃ النجم آیۃ ۳۲، [3] سورۃ الاعراف آیۃ ۴۸ - ۴۹۔

٦٠٧ - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ مَرَّ عَلٰى صِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کا گزر بچوں پر سے ہوا تو ان کو سلام کہا اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم یوں ہی کیا کرتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

٦٠٨ - وَعَنْهُ قَالَ: إِنْ كَانَتِ الْأَمَةُ مِنْ إِمَاءِ الْمَدِيْنَةِ لَتَأْخُذُ بِيَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنْطَلِقُ بِهِ حَيْثُ شَاءَتْ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مدینہ کی لونڈیوں میں سے کوئی لونڈی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کو پکڑتی اور جہاں چاہتی لے جاتی۔ (بخاری)

٦٠٩ - وَعَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ: سُئِلَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِيْ بَيْتِهِ؟ قَالَتْ: كَانَ يَكُوْنُ فِيْ مِهْنَةِ أَهْلِهِ، فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ خَرَجَ إِلَى الصَّلٰوةِ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت اسود بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں کیا کام کرتے تھے اس نے جواب دیا کہ آپ اپنے گھر والوں کے کام کاج میں لگے رہتے یعنی اپنے گھر والوں کی خدمت فرماتے جب نماز کا وقت ہو جاتا تو نماز کے لئے گھر سے نکلتے (بخاری)

لے آپ کی تواضع اور منکسر المزاجی کا یہ عالم تھا کہ لونڈیاں جنہیں معاشرہ میں کچھ مقام حاصل نہیں ہوتا آپ ان کے کاموں میں ان کا تعاون فرماتے اور ان کے ساتھ چلنے سے گریز نہ فرماتے تھے۔ مترجم

٦١٠ - وَعَنْ أَبِيْ رِفَاعَةَ تَمِيْمِ بْنِ أُسَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: انْتَهَيْتُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَجُلٌ غَرِيْبٌ جَاءَ يَسْأَلُ عَنْ دِيْنِهِ لَا يَدْرِيْ مَا دِيْنُهُ؟ فَأَقْبَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَرَكَ خُطْبَتَهُ حَتّٰى انْتَهٰى إِلَيَّ، فَأُتِيَ بِكُرْسِيٍّ فَقَعَدَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ يُعَلِّمُنِيْ مِمَّا عَلَّمَهُ

حضرت ابو رفاعہ تمیم بن اُسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ایک مسافر آدمی اپنے دین کے بارے دریافت کرنے آیا ہے۔ اس لئے کہ وہ اپنے دین سے واقفیت نہیں رکھتا۔ چنانچہ آپ میری طرف متوجہ ہوئے۔ اور اپنا خطبہ چھوڑ دیا۔ یہاں تک کہ میرے پاس آ گئے پھر آپ کے لئے ایک کرسی لائی گئی۔ آپ اس پر تشریف فرما ہوئے۔ اور مجھے دین کے احکامات کی تعلیم دینے لگے۔ جن کی تعلیم اللہ پاک نے آپ کو

اللهُ ثُمَّ أَتَى خُطْبَتَهُ فَأَتَمَّ آخِرَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

عطا فرمائی تھی۔ (اس سے فارغ ہو کر) پھر آپ نے خطبہ ارشاد فرمایا۔ اور اس کو مکمل فرمایا۔ (مسلم)

۶۱۱ - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا لَعِقَ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ قَالَ : وَقَالَ : « إِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيُمِطْ عَنْهَا الْأَذَى وَلْيَأْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ » وَأَمَرَ أَنْ تُسْلَتَ الْقَصْعَةُ قَالَ : فَإِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ فِي أَيِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب کھانا تناول فرماتے۔ تو اپنی تینوں انگلیوں کو چاٹتے تھے۔ حضرت انسؓ نے بیان کیا۔ کہ آپؐ نے فرمایا۔ جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے۔ تو اس سے مٹی وغیرہ دور کر کے کھا لے۔ اور اس کو شیطان کے لئے نہ چھوڑے۔ اور آپؐ نے حکم دیا۔ کہ کھانے کے پیالے کو صاف کرنا چاہیئے۔ اس لئے کہ تم نہیں جانتے۔ کہ کھانے کے کس جز میں برکت ہے۔ (مسلم)

۶۱۲ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : « مَا بَعَثَ اللهُ نَبِيًّا إِلَّا رَعَى الْغَنَمَ ، قَالَ أَصْحَابُهُ وَأَنْتَ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ كُنْتُ أَرْعَاهَا عَلَى قَرَارِيطَ لِأَهْلِ مَكَّةَ » رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

حضرت ابو ہریرہؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ اللہ پاک نے کوئی نبی نہیں بھیجا۔ مگر اس نے بکریوں کو چرایا۔ آپ کے صحابہ نے دریافت کیا۔ اور آپ نے بھی۔ فرمایا ہاں۔ میں چند قیراطوں پر مکہ والوں کی بکریاں چرایا کرتا تھا۔ (بخاری) (ایک قیراط کا ایک درہم)

۶۱۳ - وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : « لَوْ دُعِيتُ إِلَى كُرَاعٍ أَوْ ذِرَاعٍ لَأَجَبْتُ وَلَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ ذِرَاعٌ أَوْ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ » رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

حضرت ابو ہریرہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان فرماتے ہیں آپ نے فرمایا۔ اگر مجھے کسی بکری کے پچھلے یا ہاتھ کے گوشت کی طرف بلایا جائے۔ تو میں اس دعوت کو قبول کروں گا۔ اور اگر میری طرف ہاتھ یا پچھلے گوشت کا ہدیہ بھیجا جائے۔ تو میں اسکو ضرور قبول کرونگا (بخاری)

۶۱۴ - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَتْ نَاقَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَضْبَاءُ لَا تُسْبَقُ أَوْ لَا تَكَادُ تُسْبَقُ ، فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ عَلَى قَعُودٍ لَهُ فَسَبَقَهَا

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کا نام عضباء تھا۔ جس سے کوئی اونٹ آگے نہیں نکلتا تھا۔ تو ایک جنگلی اپنے نوجوان اونٹ پر آیا۔ اور اس سے آگے نکل گیا۔ یہ بات مسلمانوں پر شاق گزری

فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى عَرَفَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ اَنْ لَّا يَرْتَفِعَ شَيْءٌ مِّنَ الدُّنْيَا اِلَّا وَضَعَهُ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

یہاں تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو پہچان لیا۔ اور فرمایا۔ اللہ پاک پر یہ بات حق ہے۔ جو چیز دنیا کی بلند ہو گی۔ اللہ پاک اس کو نیچا دکھائے گا۔

(بخاری)

۶۲ بَابُ تَحْرِيْمِ الْكِبْرِ وَالْاِعْجَابِ

تکبر اور خود پسندی کی حرمت کا بیان

(۲۰۸) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى[1]: "تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ"

ارشادِ خداوندی ہے۔ وہ (جو) آخرت کا گھر ہے ہم نے اسے ان لوگوں کے لئے تیار کر رکھا ہے جو ملک میں ظلم اور فساد کا ارادہ نہیں رکھتے۔ اور انجام نیک تو پرہیز گاروں کا ہی ہے[1]

(۲۰۹) وَقَالَ تَعَالٰى[2]: "وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا"

نیز فرمایا۔ اور زمین پر اکڑ اور اتن کر مت چل[2]

(۲۱۰) وَقَالَ تَعَالٰى[3]: "وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ"۔ وَمَعْنٰى "تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ": اَيْ تُمِيْلُهُ وَتُعْرِضُ بِهٖ عَنِ النَّاسِ تَكَبُّرًا عَلَيْهِمْ۔ "وَالْمَرَحُ" التَّبَخْتُرُ۔

نیز فرمایا۔ اور ازراہ غرور لوگوں سے گال نہ پھلانا۔ اور زمین میں اکڑ کر نہ چلنا۔ کہ خدا کسی اترانے والے خود پسند کو پسند نہیں کرتا۔ اس سے مقصود یہ ہے۔ کہ تکبر کی وجہ سے لوگوں سے اعراض نہ کرو اور المرح اکڑ کر چلنے کو کہتے ہیں[3]

(۲۱۱) وَقَالَ تَعَالٰى[4]: "اِنَّ قَارُوْنَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى فَبَغٰى عَلَيْهِمْ وَاٰتَيْنٰهُ مِنَ الْكُنُوْزِ مَا اِنَّ مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوْٓءُ بِالْعُصْبَةِ اُولِي الْقُوَّةِ اِذْ قَالَ لَهٗ قَوْمُهٗ

نیز فرمایا۔ قارون موسیٰ علیہ السلام کی قوم میں سے تھا اور ان پر تعدی کرتا تھا۔ اور ہم نے اس کو اتنے خزانے دئیے تھے۔ کہ ان کی کنجیاں ایک طاقتور جماعت کو اٹھانا مشکل ہوتیں جب اس سے اس کی قوم نے کہا کہ مت اترائیے۔ کہ خدا

[1] سورۃ القصص آیۃ ۸۳، [2] سورۃ اسریٰ آیۃ ۳۷، [3] سورۃ لقمان آیۃ ۱۸،
[4] سورۃ القصص آیۃ ۷۶۔

لَا تَفْرَحْ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِينَ» إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى «فَخَسَفْنَا بِهِ وَبِدَارِهِ الْأَرْضَ» الْآيَاتِ۔

اترانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان تک کہ پس ہم نے قارون کو اور اس کے گھر کو زمین میں دھنسا دیا۔ تو خدا کے سوا کوئی جماعت اس کی مددگار نہ ہو سکی۔

٦١٥ - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ!» فَقَالَ رَجُلٌ: إِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ أَنْ يَكُونَ ثَوْبُهُ حَسَنًا وَنَعْلُهُ حَسَنَةً؟ قَالَ: «إِنَّ اللّٰهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ، الْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

«بَطَرُ الْحَقِّ» دَفْعُهُ وَرَدُّهُ عَلَى قَائِلِهِ۔ «وَغَمْطُ النَّاسِ» بِمَعْنَى احْتِقَارِهِمْ۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جس شخص کے دل میں ذرہ برابر تکبر ہے۔ وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ ایک آدمی نے عرض کیا کہ بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ ان کے کپڑے اچھے ہوں۔ جوتا خوبصورت ہو۔ آپ نے فرمایا۔ بیشک اللہ جمیل ہے۔ جمال کو پسند کرتا ہے۔ تکبر حق کے انکار کرنے اور لوگوں کو ذلیل جاننے کا نام ہے۔ (مسلم)

"بطر الحق" حق کا انکار کرنا۔ اور اس کے قائل پر اس کو رد کر دینا۔ "غمط الناس" لوگوں کو حقیر جاننا۔

٦١٦ - وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَكَلَ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِمَالِهِ فَقَالَ: «كُلْ بِيَمِينِكَ» قَالَ: لَا أَسْتَطِيعُ قَالَ: «لَا اسْتَطَعْتَ» مَا مَنَعَهُ إِلَّا الْكِبْرُ» قَالَ: فَمَا رَفَعَهَا إِلَى فِيهِ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت سلمہ بن اکوعؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بائیں ہاتھ سے کھایا۔ آپ نے فرمایا۔ دائیں ہاتھ سے کھا۔ اس نے کہا۔ مجھ میں طاقت نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا۔ تجھ میں اس کی طاقت نہ ہو۔ وہ صرف آپ کی بات ماننے سے تکبر کرتا تھا۔ راوی بیان کرتا ہے۔ کہ پھر وہ اپنے ہاتھ کو منہ تک نہ اٹھا سکا۔ (مسلم)

٦١٧ - وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ! كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَتَقَدَّمَ

حضرت حارثہ بن وہبؓ سے روایت ہے اس نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کیا میں تم کو نہ بتاؤں کہ دوزخی کون ہیں! سرکش، بدخلق، متکبر قسم کے لوگ (بخاری و مسلم)۔ اس کی تشریح گزر چکی کمزوروں کے باب میں

شَرْحُهُ فِيْ بَابِ ضَعَفَةِ الْمُسْلِمِيْنَ۔

گزر چکا ہے۔

٦١٨- وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «احْتَجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ: فِيَّ الْجَبَّارُوْنَ وَالْمُتَكَبِّرُوْنَ، وَقَالَتِ الْجَنَّةُ: فِيَّ ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَمَسَاكِيْنُهُمْ. فَقَضَى اللهُ بَيْنَهُمَا: إِنَّكِ الْجَنَّةُ رَحْمَتِيْ أَرْحَمُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ، وَإِنَّكِ النَّارُ عَذَابِيْ أُعَذِّبُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ، وَلِكِلَيْكُمَا عَلَيَّ مِلْؤُهَا» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابوسعید خدریؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جنت اور جہنم کا آپس میں مناظرہ ہوا جہنم نے کہا مجھ میں سرکش اور متکبر لوگ ہیں جنت نے کہا مجھ میں کمزور اور مسکین لوگ داخل ہونگے اللہ نے ان دونوں کے درمیان فیصلہ فرمایا جنت سے فرمایا کہ تو میری رحمت ہے تیرے ساتھ جس پر چاہوں گا رحم کروں گا اور جہنم سے کہا کہ تو میرا عذاب ہے۔ تیرے ساتھ جس کو چاہوں گا عذاب دوں گا اور میں نے تم دونوں کو بھرنا ہے۔ (مسلم)

٦١٩- وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا يَنْظُرُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطَرًا» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ قیامت کے دن اس آدمی کی طرف نہیں دیکھیں گے جو تکبر سے اپنا تہ بند کھینچتا ہے۔ بخاری، مسلم

٦٢٠- وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ: شَيْخٌ زَانٍ، وَمَلِكٌ كَذَّابٌ، وَعَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

«الْعَائِلُ»: الْفَقِيْرُ۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمی ہیں قیامت کے دن نہ اللہ ان سے کلام فرمائیں گے نہ ان کو پاک فرمائیں گے اور نہ ان کی طرف دیکھیں گے اور وہ دردناک عذاب میں مبتلا ہوں گے۔ ایک بوڑھا زانی دوسرا جھوٹا بادشاہ تیسرا فقیر متکبر۔ (مسلم)

«العائل» فقیر کو کہتے ہیں۔

٦٢١- وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: الْعِزُّ إِزَارِيْ، وَالْكِبْرِيَاءُ رِدَائِيْ، فَمَنْ نَازَعَنِيْ فِيْ وَاحِدٍ مِنْهُمَا فَقَدْ عَذَّبْتُهُ» رَوَاهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے عزت میرا تہ بند اور تکبر میری چادر ہے جو شخص مجھ سے ان دونوں میں سے کسی ایک کو چھیننے کی کوشش کرے گا تو میں اس کو عذاب میں مبتلا

مُسْلِمٌ۔

کروں گا (مسلم)

۶۲۲۔ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِيْ فِيْ حُلَّةٍ تُعْجِبُهُ نَفْسُهُ مُرَجِّلٌ رَأْسَهُ يَخْتَالُ فِيْ مِشْيَتِهِ إِذْ خَسَفَ اللّٰهُ بِهِ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِي الْاَرْضِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک آدمی حلہ پہن کر سر میں کنگھی کئے ہوئے اتراتا ہوا اکڑ کر چل رہا تھا کہ اللہ نے اس کو زمین میں دھنسا دیا پس وہ قیامت کے دن تک زمین دھنستا جائے گا۔ (بخاری، مسلم)

"مُرَجِّلٌ رَأْسَهُ" اَيْ مُمَشِّطُهُ "يَتَجَلْجَلُ" بِالْجِيْمَيْنِ: اَيْ يَغُوْصُ وَيَنْزِلُ۔

"مرجل راسہ" کنگھی کرنے والا۔
"یتجلجل" زمین میں دھنس رہا ہے نیچے جا رہا ہے۔

۶۲۳۔ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَذْهَبُ بِنَفْسِهِ حَتّٰى يُكْتَبَ فِي الْجَبَّارِيْنَ فَيُصِيْبُهُ مَا اَصَابَهُمْ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک آدمی اپنے آپ کو اونچا کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ سرکشوں میں درج کر دیا جاتا ہے۔ پس اس کو بھی وہی عذاب پہنچے گا۔ (ترمذی) حدیث حسن ہے۔

"يَذْهَبُ بِنَفْسِهِ" اَيْ يَرْتَفِعُ وَيَتَكَبَّرُ۔

"یذہب بنفسہ" اپنے آپ کو بلند کرتا ہے۔ اور تکبر کرتا رہتا ہے۔

۷۲ بَابُ حُسْنِ الْخُلُقِ — اچھے اخلاق کا بیان

(۲۱۳) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: "وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ"

ارشاد خداوندی ہے۔ اور تمہارے اخلاق بڑے عالی ہیں [1]

(۲۱۴) وَقَالَ تَعَالٰى: "وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ" الْاٰيَةَ۔

اور ارشاد خداوندی ہے۔ اور غصے کو روکتے اور لوگوں کے قصور معاف کرتے ہیں۔ اور خدا نیکو کاروں کو دوست رکھتا ہے [2]

۶۲۴۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

[1] [illegible]
[2] سورۃ آل عمران آیت ۱۳۴

قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

صلے اللہ علیہ وسلم تمام انسانوں سے زیادہ حسن خلق کا مجموعہ تھے۔
(بخاری، مسلم)

۶۲۵۔ وَعَنْهُ قَالَ: مَا مَسِسْتُ دِيْبَاجًا وَلَا حَرِيْرًا أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا شَمِمْتُ رَائِحَةً قَطُّ أَطْيَبَ مِنْ رَائِحَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَقَدْ خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِيْنَ فَمَا قَالَ لِيْ قَطُّ، أُفٍّ، وَلَا قَالَ لِشَيْءٍ فَعَلْتُهُ: لِمَ فَعَلْتَهُ؟ وَلَا لِشَيْءٍ لَمْ أَفْعَلْهُ: أَلَا فَعَلْتَ كَذَا؟» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ میں نے کسی ریشم کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی سے زیادہ نرم نہیں پایا اور میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خوشبو سے زیادہ بہتر کسی خوشبو کو نہیں سونگھا۔ میں نے دس سال تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی ہے۔ آپ نے کبھی مجھے اُف تک بھی نہ کہی۔ اور نہ کسی کام پر جس کو میں نے کیا۔ یہ کہا۔ کہ تو نے یہ کام کیوں کیا۔ اور نہ وہ کام جس کو میں نے نہ کیا آپ نے فرمایا۔ کہ تو نے یہ کام کیوں نہ کیا۔
(بخاری، مسلم)

۶۲۶۔ وَعَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَهْدَيْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَحْشِيًّا فَرَدَّهُ عَلَيَّ، فَلَمَّا رَأَى مَا فِيْ وَجْهِيْ قَالَ: «إِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ إِلَّا لِأَنَّا حُرُمٌ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وحشی گدھے کا ہدیہ پیش کیا۔ آپ نے اس کو مجھ پر واپس لوٹا دیا۔ جب آپ نے میرے چہرے کی طرف دیکھا تو آپ نے فرمایا۔ کہ ہم نے اس لئے واپس کیا۔ کہ ہم محرم ہیں۔ (ہم نے احرام باندھا ہوا ہے)
(بخاری، مسلم)

۶۲۷۔ وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ فَقَالَ: «الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِيْ صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ يَّطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے نیکی اور گناہ کے بارے سوال کیا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ نیکی اچھے اخلاق کا نام ہے۔ اور گناہ وہ ہے۔ جو تیرے سینے میں کھٹکا پیدا کرے۔ اور تو برا جانے۔ کہ کہیں اس کا لوگوں کو پتہ نہ چل جائے۔ (مسلم)

۶۲۸۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ

العاص رضي الله عنهما قال: لم يكن رسول الله صلى الله عليه وسلم فاحشا ولا متفحشا. وكان يقول: «إن من خياركم أحسنكم أخلاقا» متفق عليه.

بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نہ تو طبعًا فحش کلام فرماتے اور نہ تکلف کے ساتھ فحش کلام کرتے۔ اور فرماتے تم میں بہترین وہ شخص ہے جو اچھے اخلاق کا مالک ہے۔ (بخاری مسلم)

٦٢٩ - وعن أبي الدرداء رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: «ما من شيء أثقل في ميزان العبد المؤمن يوم القيامة من حسن الخلق، وإن الله يبغض الفاحش البذيء» رواه الترمذي وقال: حديث حسن صحيح.

«البذيء» هو الذي يتكلم بالفحش ورديء الكلام.

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن ایمان دار انسان کے پلڑے میں حسن خلق سے زیادہ کوئی چیز بھاری نہیں ہوگی۔ اور اللہ تعالٰے اس انسان کو اپنا دشمن سمجھتے ہیں جو فحش کلامی کرتا ہے۔ بیہودہ بکواس کرنے والا ہے۔ (ترمذی) حدیث حسن صحیح ہے۔

«البذی» وہ شخص جو فحش باتیں کرتا ہے اور بیہودہ بکنے والا ہے۔

٦٣٠ - وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال: سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن أكثر ما يدخل الناس الجنة، قال: «تقوى الله وحسن الخلق» وسئل عن أكثر ما يدخل الناس النار، فقال: «الفم والفرج» رواه الترمذي وقال: حديث حسن صحيح.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا وہ کونسا خلق ہے جس سے اکثر لوگ جنت میں داخل ہوں گے آپ نے فرمایا اللہ کا ڈر اور حسن خلق اور دریافت کیا گیا وہ کونسی چیز ہے جو لوگوں کو زیادہ دوزخ میں لے جائے گی فرمایا منہ اور شرمگاہ (یعنی زبان اور شرمگاہ کی حفاظت کی جائے) (ترمذی) حدیث حسن صحیح ہے۔

٦٣١ - وعنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «أكمل المؤمنين إيمانا أحسنهم خلقا، وخياركم خياركم لنسائهم» رواه الترمذي وقال: حديث حسن صحيح.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اکمل ایماندار وہ لوگ ہیں جو اچھے اخلاق کے مالک ہیں اور تم میں بہترین وہ لوگ ہیں جو اپنی بیویوں کے ساتھ بہتر رہتے ہیں (ترمذی) حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۳۲ - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : "إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَةَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ" رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ .

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے مومن آدمی اپنے حسن خلق کے ساتھ اس انسان کے درجہ پر پہنچ جاتا ہے جو دن کو روزہ رکھنے والا ہے اور رات کو قیام کرنے والا ہے (ابوداؤد)

۶۳۳ - وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "أَنَا زَعِيْمٌ بِبَيْتٍ فِيْ رَبَضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَإِنْ كَانَ مُحِقًّا ، وَبِبَيْتٍ فِيْ وَسَطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَإِنْ كَانَ مَازِحًا ، وَبِبَيْتٍ فِيْ أَعْلَى الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسُنَ خُلُقُهُ" حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ ،

"الزَّعِيْمُ" : الضَّامِنُ .

حضرت ابوامامہ باہلی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں اس شخص کو جنت کی اطراف جنت میں گھر ملنے کی ضمانت دیتا ہوں جو لڑائی جھگڑے کو ختم کر دیتا ہے۔ اگرچہ وہ حق پر کیوں نہ ہو اور اس شخص کو جنت کے وسط میں مکان ملنے کی ضمانت دیتا ہوں جو جھوٹ بولنا ترک کر دے اگرچہ مزاحیہ انداز ہی کیوں نہ ہو اور اس شخص کو جنت کے بلند حصے میں مکان کی ضمانت دیتا ہوں جس کے اخلاق اچھے ہوں۔ (ابوداؤد نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا۔

"الزعیم" ضامن کو کہتے ہیں۔

۶۳۴ - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : "إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ وَأَقْرَبِكُمْ مِنِّيْ مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَحَاسِنَكُمْ أَخْلَاقًا ، وَإِنَّ مِنْ أَبْغَضِكُمْ إِلَيَّ وَأَبْعَدِكُمْ مِنِّيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الثَّرْثَارُوْنَ وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ وَالْمُتَفَيْهِقُوْنَ" قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ عَلِمْنَا الثَّرْثَارُوْنَ وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ فَمَا الْمُتَفَيْهِقُوْنَ ؟ قَالَ : "الْمُتَكَبِّرُوْنَ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ ،

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن تم سب سے زیادہ مجھے وہ محبوب ہے اور اس کی مجلس زیادہ نزدیک ہوگی جس کے اخلاق بہت بہتر ہیں اور قیامت کے دن تم سے زیادہ مبغوض ترین اور زیادہ دور رہنے والا وہ آدمی ہوگا جو تکلف کے ساتھ باچھیں پھیلا کر باتیں کرنے والے ہیں اور تکبر کرنے والے ہیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے معلوم کر لیا کہ "ثرثارون" اور "متشدقون" کون ہوتے ہیں۔ آپ بتائیں کہ "متفیہقون" کون ہیں فرمایا تکبر کرنے والے (ترمذی) حدیث حسن ہے۔

وَ"الثَّرْثَارُ" هُوَ كَثِيْرُ الْكَلَامِ تَكَلُّفًا . وَ"الْمُتَشَدِّقُ" : الْمُتَطَاوِلُ

"الثرثار" تکلف کے ساتھ زیادہ باتیں کرنے والا۔ "المتشدق" جو گفتگو کے لحاظ سے لوگوں پر فخر

عَلَى النَّاسِ بِكَلَامِهِ وَيَتَكَلَّمُ بِمِلْءِ فِيْهِ تَفَاصُحًا وَتَعْظِيْمًا بِكَلَامِهِ. وَ"الْمُتَفَيْهِقُ" أَصْلُهُ مِنَ الْفَهْقِ وَهُوَ الْاِمْتِلَاءُ، وَهُوَ الَّذِيْ يَمْلَأُ فَمَهُ بِالْكَلَامِ وَيَتَوَسَّعُ فِيْهِ وَيُغْرِبُ بِهِ تَكَبُّرًا وَارْتِفَاعًا وَإِظْهَارًا لِلْفَضِيْلَةِ عَلَى غَيْرِهِ. وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ رَحِمَهُ اللّٰهُ فِيْ تَفْسِيْرِ حُسْنِ الْخُلُقِ قَالَ: هُوَ طَلَاقَةُ الْوَجْهِ، وَبَذْلُ الْمَعْرُوْفِ وَكَفُّ الْأَذٰى.

کرتا ہے اور فصاحت و بلاغت کے بل بوتے پر فخر جتاتے ہوئے تیز گفتگو کرتا ہے۔ "المتفیہق" فہق سے مشتق ہے اور الفہق کا معنی بھرنے کا ہے تو وہ آدمی جو گفتگو کرنے میں منہ بھر کر بات کرتا ہے اور منہ کھلا کرتا ہے اور اپنے غرور رفعت و تکبر کا اظہار کرتے ہوئے اور اپنی برتری فضیلت جتاتے ہوئے تعجب انگیز باتیں کرے اور امام ترمذی نے حضرت عبداللہ بن مبارکؒ سے حسن خلق کی تفسیر بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ حسن خلق خندہ پیشانی، سخاوت، کسی کو تکلیف نہ پہنچانے کا نام ہے۔

٧٤

بَابُ الْحِلْمِ وَالْأَنَاةِ وَالرِّفْقِ

حلم بردباری اور نرمی کرنے کا بیان

(٢١٥) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى[1]: "وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ"

ارشاد خداوندی ہے۔ اور غصے کو روکتے اور لوگوں کے قصور معاف کرتے ہیں اور خدا نیکوکاروں کو دوست رکھتا ہے[1]

(٢١٦) وَقَالَ تَعَالٰى[2]: "خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ"

نیز فرمایا (اے محمدؐ) عفو اختیار کرو اور نیک کام کرنے کا حکم دو اور جاہلوں سے کنارہ کر لو[2]

(٢١٧) وَقَالَ تَعَالٰى[3]: "وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ أَحْسَنُ، فَإِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا، وَمَا يُلَقَّاهَا

نیز فرمایا۔ اور بھلائی اور برائی برابر نہیں ہو سکتی تو (سخت کلامی کا) ایسے طریق سے جواب دو جو بہت اچھا ہو (ایسا کرنے سے تم دیکھو گے) کہ جس میں اور تم میں دشمنی تھی وہ تمہارا گرمجوش دوست ہے اور یہ بات ان ہی لوگوں کو حاصل ہوتی ہے جو برداشت کرنے والے ہیں اور ان ہی کو نصیب

[1] سورة آل عمران آية ١٣٤ [2] سورة الاعراف آية ١٩٩ [3] سورة ...

إِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ"

ہوتی ہے جو بڑے صاحب نصیب ہیں۔ [1]

(۲۱۸) وَقَالَ تَعَالَى [1]: "وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُوْرِ".

نیز فرمایا: اور جو صبر کرے اور قصور معاف کر دے تو یہ ہمت کے کام ہیں۔ [1]

۶۳۵ - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ: "إِنَّ فِيْكَ خَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللهُ: الْحِلْمُ وَالْأَنَاةُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشج عبدالقیس سے فرمایا تجھ میں دو خصلتیں ایسی ہیں جن کو اللہ محبوب جانتا ہے حوصلہ اور بردباری (مسلم)

۶۳۶ - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللهَ رَفِيْقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ نرمی کرنے والا ہے اور تمام معاملات میں نرمی روا رکھنے کو محبوب جانتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

۶۳۷ - وَعَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ اللهَ رَفِيْقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ، وَيُعْطِي عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ وَمَا لَا يُعْطِي عَلَى مَا سِوَاهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ مہربان ہے نرمی کرنے کو اچھا جانتا ہے اور نرمی کرنے پر جو کچھ عطا فرماتا ہے وہ سختی کرنے پر عطا نہیں فرماتا اور نہ اس کے علاوہ کسی اور چیز پر اس کو عطا کرتا ہے۔ (مسلم)

۶۳۸ - وَعَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُوْنُ فِيْ شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ، وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نرمی جس کام میں ہوگی اس کو زینت بخشے گی اور جس کام میں نرمی نہیں ہوگی اس کو عیب دار بنا دے گی۔ (مسلم)

۶۳۹ - وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَالَ أَعْرَابِيٌّ

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک بدوی نے مسجد کے صحن میں پیشاب کر دیا لوگ اس

[1] سورۃ الشوریٰ آیۃ ۴۳۔

فِي الْمَسْجِدِ فَقَامَ النَّاسُ إِلَيْهِ لِيَقَعُوا فِيهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «دَعُوهُ وَأَرِيقُوا عَلَى بَوْلِهِ سَجْلًا مِنْ مَاءٍ أَوْ ذَنُوبًا مِنْ مَاءٍ، فَإِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِينَ وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِينَ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

«السَّجْلُ» بِفَتْحِ السِّينِ الْمُهْمَلَةِ وَإِسْكَانِ الْجِيمِ، وَهِيَ الدَّلْوُ الْمُمْتَلِئَةُ مَاءً، وَكَذَلِكَ الذَّنُوبُ.

٦٤٠ - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «يَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا وَبَشِّرُوا وَلَا تُنَفِّرُوا» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٦٤١ - وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَنْ يُحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ كُلَّهُ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٦٤٢ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْصِنِي. قَالَ: «لَا تَغْضَبْ» فَرَدَّدَ مِرَارًا، قَالَ: «لَا تَغْضَبْ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

٦٤٣ - وَعَنْ أَبِي يَعْلَى شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ، فَإِذَا

کی طرف کھڑے ہوگئے تاکہ اس کا مواخذہ کریں۔ (یہ دیکھ کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو چھوڑ دو اور اس کے پیشاب پر پانی کا بھرا ہوا ڈول گرا دو تم کو بھیجا گیا ہے کہ تم رفق و ملاطفت سے پیش آؤ نہ کہ سختی اور درشت روئی اختیار کرو۔ (بخاری)

"السجل" سین مہملہ اور جیم ساکن کے ساتھ پانی سے بھرے ہوئے ڈول کو کہتے ہیں اور ذنوب بھی اسی معنی میں مستعمل ہوتا ہے۔

حضرت انسؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا آسانی اختیار رکھو اور سختی نہ کرو خوشخبری سناؤ اور نفرت انگیزی اختیار نہ کرو۔ (بخاری، مسلم)

حضرت جریر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جو شخص رفق و نرمی سے محروم رکھا گیا وہ تمام قسم کی بھلائیوں سے محروم رہا (مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا مجھے وصیت فرمائیں آپ نے فرمایا ناراض ہونا چھوڑ دو تو اس آدمی نے کئی بار اپنا سوال دہرایا تو آپ نے یہی فرمایا کہ ناراضگی اختیار نہ کرو۔

حضرت ابویعلی شداد بن اوسؓ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ فرمایا بے شک اللہ نے ہر چیز کے ساتھ احسان مروت کو ضروری قرار دیا ہے لہذا جب تم قتل کرو تو اچھی

قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ، وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذِّبْحَةَ، وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ، وَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

انداز اختیار کرو اور جب (کسی جانور کو) ذبح کرو تو اچھی طرح ذبح کرو چاہیے کہ تمھاری چھری تیز ہو اور تمھارے ذبیحہ کو آرام پہنچے (مسلم)

۶۴۴ - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا خُيِّرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ قَطُّ إِلَّا أَخَذَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا، فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ، وَمَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فِي شَيْءٍ قَطُّ، إِلَّا أَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللهِ فَيَنْتَقِمَ لِلّٰهِ تَعَالَى. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو چیزوں کے درمیان اختیار دیا جاتا تو آپ ان دونوں سے زیادہ سہولت والی چیز کو اختیار فرماتے جب کہ وہ گناہ کا کام نہ ہو اگر اس میں گناہ کا شائبہ ہوتا تو آپ اس سے بہت زیادہ گریز فرماتے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کام میں بھی کبھی اپنی ذات کے لئے انتقام نہیں لیا ہاں جب اللہ کی حرمتوں کو پامال کیا جاتا تو محض اللہ کے لئے انتقام لیتے (بخاری، مسلم)

۶۴۵ - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَنْ تَحْرُمُ عَلَيْهِ النَّارُ؟ تَحْرُمُ عَلَى كُلِّ قَرِيبٍ هَيِّنٍ لَيِّنٍ سَهْلٍ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

حضرت عبداللہ بن مسعود بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمھیں نہ بتاؤں کہ کون دوزخ پر حرام ہے یا کس پر دوزخ حرام ہے ہر اس شخص پر دوزخ حرام ہے جو لوگوں سے نزدیکی اختیار کرے نرمی، سہولت کا انداز اختیار کرے۔ (ترمذی) حدیث حسن ہے۔

۷۵

بَابُ الْعَفْوِ وَالْإِعْرَاضِ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ!

جاہلوں کو معاف کرنے اور ان سے درگزر کرنے کا بیان

(۲۱۹) قَالَ اللهُ تَعَالَى[1]: «خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ»

ارشاد خداوندی ہے۔ (اے محمد) عفو اختیار کرو اور نیک کام کرنے کا حکم دو اور جاہلوں سے کنارہ کرو۔[1]

(۲۲۰) وَقَالَ تَعَالَى[2]: «فَاصْفَحِ

نیز فرمایا۔ تم ان لوگوں سے اچھی طرح سے

[1] سورۃ الاعراف آیۃ ۱۹۹، [2] سورۃ الحجر آیۃ ۸۵۔

الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ "

درگزر کرو۔

(۲۲۱) وَقَالَ تَعَالٰی[1] : " وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا ، اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ؟ "

نیز فرمایا۔ ان کو چاہیے کہ معاف کریں اور درگذر کریں کیا تم پسند نہیں کرتے کہ خدا تم کو بخش دے؟[1]

(۲۲۲) وَقَالَ تَعَالٰی[2] : " وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ "

نیز فرمایا۔ اور لوگوں کے قصور معاف کرتے ہیں اور خدا نیکوں کاروں کو دوست رکھتا ہے[2]

(۲۲۳) وَقَالَ تَعَالٰی[3] : " وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ " وَالْاٰيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيْرَةٌ مَعْلُوْمَةٌ۔

نیز فرمایا۔ اور جو صبر کرے اور قصور معاف کر دے تو یہ ہمت کے کام ہیں۔ اس مضمون کی آیات کثرت کے ساتھ موجود ہیں۔

۶۴۲ - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ اَتٰى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ اَشَدَّ مِنْ يَوْمِ اُحُدٍ ؟ قَالَ : " لَقَدْ لَقِيْتُ مِنْ قَوْمِكِ ، وَكَانَ اَشَدُّ مَا لَقِيْتُهُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ اِذْ عَرَضْتُ نَفْسِيْ عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيْلَ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ فَلَمْ يُجِبْنِيْ اِلٰى مَا اَرَدْتُّ ، فَانْطَلَقْتُ وَاَنَا مَهْمُوْمٌ عَلٰى وَجْهِيْ فَلَمْ اَسْتَفِقْ اِلَّا وَاَنَا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ فَرَفَعْتُ رَاْسِيْ وَاِذَا اَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ اَظَلَّتْنِيْ ، فَنَظَرْتُ فَاِذَا فِيْهَا جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَنَادَانِيْ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رَدُّوْا عَلَيْكَ ، وَقَدْ بَعَثَ اِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَاْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيْهِمْ۔ فَنَادَانِيْ مَلَكُ الْجِبَالِ فَسَلَّمَ

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمایا کیا آپ احد کے دن سے بھی کوئی سخت دن آیا ہے؟ آپ نے فرمایا مجھے تیری قوم نے مصائب میں مبتلا کئے رکھا۔ عقبہ کے دن مجھے سخت دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا جب کہ میں نے (تبلیغ کی معاونت کے سلسلہ میں) اپنے آپ کو ابن عبد یالیل بن عبد کلال پر پیش کیا لیکن اس نے میری بات پر کان نہ دھرا تو میں وہاں سے مغموم زدہ ہو کر نکلا قرن الثعالب مقام پر افاقہ ہوا میں نے اپنا سر آسمان کی جانب اٹھایا تو ایک بادل مجھ پر سایہ فگن ہے میں نے اس کی طرف دیکھا تو اس میں حضرت جبریلؑ تھے اس نے مجھے آواز دی اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تیری قوم کی باتوں کو سنا اور انہوں نے جس قسم کا جواب دیا وہ بھی اسے معلوم ہے اللہ پاک نے تیری طرف پہاڑوں پر مقرر فرشتہ بھیجا ہے تاکہ آپ جو چاہیں اس کو حکم دیں چنانچہ پہاڑوں پر مقرر فرشتہ نے مجھے آواز دی اور مجھ پر سلام کہنے کے بعد کہا اے محمدؐ! اللہ پاک

[1] سورة النور اٰية ۲۲ ، [2] سورة اٰل عمران اٰية ۱۳۴ ، [3] سورة الشورىٰ اٰية ۴۳

عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ، وَأَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ، وَقَدْ بَعَثَنِي رَبِّي إِلَيْكَ لِتَأْمُرَنِي بِأَمْرِكَ، فَمَا شِئْتَ إِنْ شِئْتَ أَطْبَقْتُ عَلَيْهِمُ الْأَخْشَبَيْنِ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "بَلْ أَرْجُو أَنْ يُخْرِجَ اللهُ مِنْ أَصْلَابِهِمْ مَنْ يَعْبُدُ اللهَ وَحْدَهُ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"الْأَخْشَبَانِ" الْجَبَلَانِ الْمُحِيطَانِ بِمَكَّةَ. وَالْأَخْشَبُ: هُوَ الْجَبَلُ الْغَلِيظُ.

نے تیری قوم کی باتوں کو سُنا اور میں پہاڑوں پر متعین فرشتہ ہوں اور میرے پروردگار نے مجھ کو تیری طرف بھیجا ہے تاکہ آپ مجھے جو حکم دیں گے میں بجا لاؤں گا، اگر آپ چاہیں تو میں ان کو "اخشبین" پہاڑوں کے درمیان کچل کر رکھ دوں آپ نے فرمایا بلکہ میں تو امید رکھتا ہوں کہ اللہ پاک ان کی نسلوں سے ایسے لوگ پیدا فرمائے گا جو ایک اللہ کی عبادت کریں گے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتے ہونگے۔ (بخاری، مسلم)

"الاخشبان" مکہ کے ارد گرد دو پہاڑوں کا نام ہے۔ "اخشب" دشوار گزار پہاڑ کو کہتے ہیں۔

٦٤٧- وَعَنْهَا قَالَتْ: مَا ضَرَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ بِيَدِهِ وَلَا امْرَأَةً وَلَا خَادِمًا إِلَّا أَنْ يُجَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَمَا نِيلَ مِنْهُ شَيْءٌ قَطُّ فَيَنْتَقِمَ مِنْ صَاحِبِهِ إِلَّا أَنْ يُنْتَهَكَ شَيْءٌ مِنْ مَحَارِمِ اللهِ تَعَالَى فَيَنْتَقِمُ لِلّٰهِ تَعَالَى. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کو نہ کسی عورت نہ خادم کو اپنے ہاتھ کے ساتھ نہیں مارا البتہ اللہ کے راستہ میں جہاد فرماتے رہے اور کبھی آپ کو کسی سے گزند نہیں پہنچی کہ آپ نے اس سے انتقام لینے کی ٹھانی ہو ہاں اگر محرمات کی بے حرمتی محسوس فرماتے تو اللہ کے لئے انتقام لیتے (مسلم)

٦٤٨- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيظُ الْحَاشِيَةِ، فَأَدْرَكَهُ أَعْرَابِيٌّ فَجَبَذَهُ بِرِدَائِهِ جَبْذَةً شَدِيدَةً، فَنَظَرْتُ إِلَى صَفْحَةِ عَاتِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَثَّرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الْبُرْدِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهِ، ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ مُرْ لِي مِنْ مَالِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا۔ آپ کے (جسم اطہر) پر نجران کی بنی ہوئی موٹے کناروں والی چادر تھی ایک بدوی آیا اس نے آپ کی چادر کو پکڑا اور زور سے کھینچا میں نے دیکھا کہ زور کے ساتھ چادر کھینچنے کی وجہ سے آپ کی گردن پر نشان پڑ گئے ہیں پھر بدو نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے اللہ کے مال سے جو تیرے پاس ہے دینے کا حکم دیجئے آپ نے اس کی طرف نظر

اللّٰهِ الَّذِيْ عِنْدَكَ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ فَضَحِكَ ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اٹھا کر دیکھا اور ہنس دیئے اور اس کے لئے کچھ دینے کا حکم فرمایا۔
(بخاری، مسلم)

۶۴۹ - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْكِيْ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمْ ضَرَبَهُ قَوْمُهُ فَأَدْمَوْهُ وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُوْلُ: «اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِيْ فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں۔ گویا کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھ رہا ہوں آپ کسی نبی کے بارے بتا رہے تھے کہ اس کی قوم نے اس کو مارا اور اسے خون آلود کر دیا۔ وہ نبی اپنے چہرے سے خون صاف کر رہا تھا اور کہہ رہا تھا اے اللہ میری قوم کو معاف فرما اس لئے کہ یہ لوگ جانتے نہیں ہیں۔
(بخاری، مسلم)

۶۵۰ - وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرَعَةِ إِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلوان وہ آدمی نہیں ہے جو کسی کو پچھاڑتا ہے مضبوط تو وہ آدمی ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس پر کنٹرول کرتا ہے۔
(بخاری، مسلم)

۷۶ بَابُ احْتِمَالِ الْأَذٰى — لوگوں کی تکالیف برداشت کرنے کا بیان

(۲۲۴) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى[1]: «وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ»

ارشادِ خداوندی ہے: اور غصے کو روکتے اور لوگوں کے قصور معاف کرتے ہیں اور خدا نیکو کاروں کو دوست رکھتا ہے[1]

(۲۲۵) وَقَالَ تَعَالٰى[2]: «وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُوْرِ»

نیز فرمایا: اور جو صبر کرے اور قصور معاف کر دے تو یہ ہمت کے کام ہیں۔

وَفِي الْبَابِ: الْأَحَادِيْثُ السَّابِقَةُ

اس باب میں پہلے باب کی بیان کردہ حدیثوں

[1] سورة آل عمران آیت ۱۳۴ [2] سورة الشورى آية ۴۳

فِي الْبَابِ قَبْلَهُ۔

کو ملحوظ رکھا جائے اور کچھ بیان کر دیے ہیں۔

۶۵۱۔ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ لِيْ قَرَابَةً أَصِلُهُمْ وَيَقْطَعُوْنِيْ، وَأُحْسِنُ إِلَيْهِمْ وَيُسِيْئُوْنَ إِلَيَّ، وَأَحْلُمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُوْنَ عَلَيَّ! فَقَالَ: «لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ فَكَأَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى ظَهِيْرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلٰى ذٰلِكَ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَقَدْ سَبَقَ شَرْحُهُ فِيْ بَابِ صِلَةِ الْأَرْحَامِ۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا یارسول اللہ میں اپنے قریبی رشتہ داروں سے صلہ رحمی کا برتاؤ کرتا ہوں لیکن وہ مجھ سے قطع رحمی کرتے ہیں میں ان کے ساتھ احسان مندی سے پیش آتا ہوں اور وہ مجھے ایذا ئیں پہنچاتے ہیں میں ان سے حلم و بردباری کا برتاؤ کرتا ہوں اور وہ مجھ سے جہالت کے ساتھ پیش آتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اگر تیرا بیان درست ہے تو گویا کہ تو ان کے منہ میں گرم راکھ ڈال رہا ہے اور جب تک تو اس حالت پر قائم رہے گا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے خلاف تیرا ایک مددگار رہے گا (مسلم) اس کی تشریح صلہ رحمی کے باب میں گزر چکی ہے۔

(۴۴) بَابُ الْغَضَبِ إِذَا انْتُهِكَتْ حُرُمَاتُ الشَّرْعِ وَالْاِنْتِصَارِ لِدِيْنِ اللّٰهِ تَعَالٰى!

شریعت کی حرمتوں کی خلاف ورزی پر ناراض ہونے اور اللہ کے دین کی مدد کرنے کا بیان

(۲۲۶) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى[1]: «وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمَاتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ»

ارشاد خداوندی ہے: اور جو شخص ادب کی چیزوں کی جو خدا نے مقرر کی ہیں عظمت رکھے تو یہ پروردگار کے نزدیک اس کے حق میں بہتر ہے[1]

(۲۲۷) وَقَالَ تَعَالٰى[2]: «إِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ»، وَفِي الْبَابِ حَدِيْثُ عَائِشَةَ السَّابِقُ فِيْ بَابِ الْعَفْوِ۔

نیز فرمایا، اگر تم خدا کی مدد کرو گے تو وہ بھی تمھاری مدد کرے گا اور تم کو ثابت قدم رکھے گا۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ کی حدیث جو عفو کے باب میں گزر چکی ہے ملاحظہ فرمائیں۔

۶۵۲۔ وَعَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةَ ابْنِ عَمْرٍو الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابو مسعود عقبہ بن عمرو البدریؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

[1] سورۃ الحج آیۃ ۳۰ [2] سورۃ محمد آیۃ ۷۔

قَالَ : جَآءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : إِنِّي لَأَتَأَخَّرُ عَنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ مِنْ أَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يُطِيلُ بِنَا ! فَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَضِبَ فِي مَوْعِظَةٍ قَطُّ أَشَدَّ مِمَّا غَضِبَ يَوْمَئِذٍ ، فَقَالَ : « يَآأَيُّهَا النَّاسُ : إِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِينَ فَأَيُّكُمْ أَمَّ النَّاسَ فَلْيُوجِزْ فَإِنَّ مِنْ وَرَآئِهِ الْكَبِيرَ وَالصَّغِيرَ وَذَا الْحَاجَةِ » مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

میں آیا اور عرض کیا کہ میں صبح کی نماز سے اس لئے پیچھے رہ جاتا ہوں کہ فلاں آدمی ہمیں نماز لمبی پڑھاتا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی وعظ میں اس قدر غصہ میں نہیں دیکھا جس قدر کہ آپ اس روز غصہ میں آئے پھر آپ نے فرمایا اے لوگو! تم میں کچھ لوگ نفرت دلانے والے ہیں پس تم میں سے جو شخص لوگوں کا امام بنے وہ ہلکی نماز پڑھائے اس لئے کہ اس کی اقتدا میں بوڑھے ، چھوٹے بچے اور ضرورت والے بھی نماز ادا کرتے ہیں ۔

(بخاری، مسلم)

٦٥٣ - وَعَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ سَتَرْتُ سَهْوَةً لِي بِقِرَامٍ فِيهِ تَمَاثِيلُ ، فَلَمَّا رَآهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَتَكَهُ وَتَلَوَّنَ وَجْهُهُ وَقَالَ « يَا عَائِشَةُ : أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُضَاهُونَ بِخَلْقِ اللهِ » مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

« السَّهْوَةُ » كَالصُّفَّةِ تَكُونُ بَيْنَ يَدَيِ الْبَيْتِ . « وَالْقِرَامُ » بِكَسْرِ الْقَافِ : سِتْرٌ رَقِيقٌ « وَهَتَكَهُ » أَفْسَدَ الصُّورَةَ الَّتِي فِيهِ ۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر سے واپس لوٹے اور میں نے اپنے گھر کی انگیٹھی پر ایک پردہ لٹکا رکھا تھا جس میں تصویریں تھیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تصویروں والے پردے کو دیکھا تو اس کو پھاڑ ڈالا اور آپ کا چہرہ مبارک متغیر ہو گیا اور فرمایا اے عائشہؓ! قیامت کے دن عنداللہ وہ لوگ شدید ترین عذاب میں مبتلا ہوں گے جو اللہ کی صفت خلق کی مشابہت کرتے ہیں (یعنی تصویریں بناتے ہیں) (بخاری، مسلم)

" السہوة " وہ انگیٹھی جو گھر کے سامنے بنی ہوتی ہے " القرام " قاف کی زیر کے ساتھ باریک کپڑے کے پردے کو کہتے ہیں " ہتکہ " تصویر والے کپڑے کو پھاڑ ڈالا ۔

٦٥٤ - وَعَنْهَا أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا : مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالُوا : مَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ ابْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ قریش مخزومی عورت کے چوری کرنے کے واقعہ سے سخت مغموم ہوئے ۔ انھوں نے مشورہ کیا کہ اس واقعہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کون گفتگو کرے گا بعض نے کہا حضرت اسامہ بن زیدؓ جو آپ کے محبوب ہیں وہی آپ سے گفتگو کرنے کی جرات کر سکتے ہیں چنانچہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ ! فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : « أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللّٰهِ تَعَالَى ؟ ! » ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ ثُمَّ قَالَ : إِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ ! وَ أَيْمُ اللّٰهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا » مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

٦٥٥ - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نُخَامَةً فِي الْقِبْلَةِ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ حَتَّى رُئِيَ فِي وَجْهِهِ ، فَقَامَ فَحَكَّهُ بِيَدِهِ فَقَالَ : « إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ فِي صَلَاتِهِ فَإِنَّهُ يُنَاجِي رَبَّهُ ، وَ إِنَّ رَبَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ ، فَلَا يَبْزُقَنَّ أَحَدُكُمْ قِبَلَ الْقِبْلَةِ ، وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ » ثُمَّ أَخَذَ طَرَفَ رِدَائِهِ فَبَصَقَ فِيهِ ثُمَّ رَدَّ بَعْضَهُ عَلَى بَعْضٍ فَقَالَ : « أَوْ يَفْعَلُ هٰكَذَا » مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔ وَ الْأَمْرُ بِالْبُصَاقِ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ هُوَ فِيمَا إِذَا كَانَ فِي غَيْرِ الْمَسْجِدِ ، فَأَمَّا فِي الْمَسْجِدِ فَلَا يَبْصُقُ إِلَّا فِي ثَوْبِهِ ۔

حضرت اسامہؓ نے آپ سے کلام کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو اللہ کے حدود میں سفارش کرنا چاہتا ہے اور آپ کھڑے ہوئے خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا کہ تم سے پہلے لوگ تباہ و برباد ہوگئے اس لئے کہ جب ان میں کوئی شریف انسان چوری کر لیتا تو اس کو چھوڑ دیتے اور جب کوئی کمزور انسان چوری کرتا تو اس پر حد نافذ کرتے اور اللہ کی قسم اگر فاطمہ محمدؐ کی بیٹی بھی چوری کرے تو میں اس کے ہاتھ کاٹ ڈالوں (بخاری، مسلم)

حضرت انسؓ بیان فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی جانب دیکھا کہ تھوک پڑا ہوا تھا آپ کی طبع مبارک پر یہ چیز ناگوار گزری یہاں تک کہ اس کے اثرات آپ کے چہرے پر دیکھے گئے اور پھر آپ کھڑے ہوئے اور اس کو اپنے دست مبارک سے کھرچ کر صاف فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص جب نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے پروردگار سے سرگوشی کرتا ہے اس کے اور اس کے قبلہ کے درمیان اس کا پروردگار ہوتا ہے لہٰذا تم میں سے کوئی آدمی قبلہ کی جانب نہ تھوکے البتہ بائیں جانب یا پاؤں کے نیچے پھر آپ نے چادر کے کنارے کو پکڑا اور اس میں تھوک کر بعض حصہ کو دوسرے بعض کے ساتھ رگڑ دیا اور فرمایا اس طرح کرے (بخاری مسلم) بائیں جانب یا پاؤں کے نیچے تھوکنے کا حکم اس وقت ہے جب نماز پڑھنے والا مسجد میں نہ ہو اگر مسجد میں ہو تو صرف کپڑے میں تھوکے۔

(۷۸)

بَابُ أَمْرِ وُلَاةِ الْأُمُوْرِ بِالرِّفْقِ بِرَعَايَاهُمْ وَنَصِيْحَتِهِمْ وَالشَّفَقَةِ وَالنَّهْيِ عَنْ غِشِّهِمْ وَالتَّشْدِيْدِ عَلَيْهِمْ وَإِهْمَالِ مَصَالِحِهِمْ وَالْغَفْلَةِ عَنْهُمْ وَعَنْ حَوَائِجِهِمْ

حاکموں کو رعایا کیساتھ نرمی کرنے اور ان کی خیر خواہی کرنے اور ان پر شفقت کرنیکا حکم دینا اور ان پر شدت کرنے انکی مصالح کا لحاظ نہ رکھنے اور انکی ضرورتوں سے غافل رہنے سے روکنے کا بیان

(۲۲۸) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی[1]: ﴿وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾

ارشاد خداوندی ہے: اور جو مومن تمہارے پیرو ہو گئے ہیں ان سے تواضع پیش آؤ۔

(۲۲۹) وَقَالَ تَعَالٰی[2]: ﴿إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيْتَاءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ﴾

نیز فرمایا: خدا تم کو انصاف اور احسان کرنے اور رشتہ داروں کو (خرچ سے مدد) دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی اور نامعقول کاموں سے اور سرکشی سے منع کرتا ہے اور تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم یاد رکھو۔

۶۵۶ - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ: اَلْإِمَامُ رَاعٍ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِيْ أَهْلِهِ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِيْ بَيْتِ زَوْجِهَا وَمَسْئُوْلَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا، وَالْخَادِمُ رَاعٍ فِيْ مَالِ سَيِّدِهِ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ،

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے آپ ہیں سے ہر ایک حاکم نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے متعلق سوال ہوگا حاکم وقت نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے متعلق سوال ہوگا ہر شخص اپنے اہل وعیال کا نگران ہے اور اس سے ان کے بارے سوال ہوگا۔ ہر عورت اپنے خاوند کے گھر میں نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے سوال ہوگا اور خادم اپنے آقا کے مال میں نگران ہے اور اس سے اس کی بابت دریافت کیا

[1] سورۃ الشعراء آیۃ ۲۱۵ [2] سورۃ النحل آیۃ ۹۰

وَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

جائے گا تم میں سے ہر ایک ساعی ہے اور اس سے اسکی رعیت کے بارے سوال ہوگا۔

۶۵۷- وَعَنْ أَبِي يَعْلَى مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيهِ اللهُ رَعِيَّةً يَمُوتُ يَوْمَ يَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لِرَعِيَّتِهِ إِلَّا حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ: «فَلَمْ يَحُطْهَا بِنُصْحِهِ لَمْ يَجِدْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ». وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: «مَا مِنْ أَمِيرٍ يَلِي أُمُورَ الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ لَا يَجْهَدُ لَهُمْ وَيَنْصَحُ لَهُمْ إِلَّا لَمْ يَدْخُلْ مَعَهُمُ الْجَنَّةَ».

حضرت ابویعلیٰ معقل بن یسارؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا فرماتے تھے جس بندے کو اللہ پاک رعیت کا حکمران بناتا ہے اور وہ اپنی رعایا کے ساتھ دھوکہ بازی کرنے والا ہے تو وہ جس دن فوت ہوگا اللہ پاک اس پر جنت کو حرام کر دیں گے۔ (بخاری، مسلم) ایک روایت میں ہے کہ وہ اپنی خیرخواہی کے ساتھ ان کا خیال نہیں رکھتا تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پائے گا اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ جو انسان مسلمانوں کے معاملات کا نگران بنتا ہے پھر ان کے مفاد کی نگہبانی کے لئے جدوجہد بروئے کار نہیں لاتا اور نہ ہی ان کی خیرخواہی کرتا ہے تو وہ ان کے ساتھ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

۶۵۸- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي بَيْتِي هَذَا: «اللَّهُمَّ مَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَاشْقُقْ عَلَيْهِ، وَمَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي شَيْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ فَارْفُقْ بِهِ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا میرے اس حجرہ میں فرما رہے تھے اے اللہ جو شخص میری امت کے معاملات کا حاکم بنا اور اس نے ان پر مشقتوں کو لادا تو بھی اس پر مشقتوں کو نازل فرما اور جو شخص امت کے امور کا والی بنا اور اس نے ان کے ساتھ رفق و ملاطفت اختیار کی تو تو بھی اس کے ساتھ نرمی فرما۔ (مسلم)

۶۵۹- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ، كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ، وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَسَيَكُونُ بَعْدِي خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُونَ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ فَمَا تَأْمُرُنَا؟

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل کی سیاست کی باگ ڈور انبیاء کے ہاتھ میں تھی جب بھی کوئی نبی فوت ہوا دوسرا نبی اس کے پیچھے آیا لیکن اب میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور میرے بعد میرے خلیفے آئیں گے اور کثیر تعداد میں ہوں گے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ہم کو کیا حکم دیتے ہیں فرمایا اول پہلے خلیفہ کی بیعت

قَالَ : « أَدُّوْا بَيْعَةَ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ، ثُمَّ أَعْطُوْهُمْ حَقَّهُمْ وَاسْأَلُوا اللّٰهَ الَّذِيْ لَكُمْ، فَإِنَّ اللّٰهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ » مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

پوری کرو پھر اولیں خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت کرو اور ان کو ان کے حقوق عطا کرو اور اپنے حقوق کا اللہ سے سوال کرو پس بے شک اللہ ان سے باز پرس کرے گا جو نگرانی ان کے سپرد فرمائی ہے۔ (بخاری، مسلم)

۶۶۰۔ وَعَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ زِيَادٍ فَقَالَ لَهُ : أَيْ بُنَيَّ إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : « إِنَّ شَرَّ الرِّعَاءِ الْحُطَمَةُ » فَإِيَّاكَ أَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت عائذ بن عمرو بیان کرتے ہیں کہ وہ عبید اللہ بن زیاد کے پاس پہنچے اور اس سے کہا اے میرے بیٹے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ بدترین حاکم وہ ہیں جو رعایا پر سختیاں کرتے ہیں پس تم اپنے آپ کو ان سے بچاؤ۔ (بخاری، مسلم)

۶۶۱۔ وَعَنْ أَبِيْ مَرْيَمَ الْأَزْدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : « مَنْ وَلَّاهُ اللّٰهُ شَيْئًا مِنْ أُمُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَاحْتَجَبَ دُوْنَ حَاجَتِهِمْ وَخَلَّتِهِمْ وَفَقْرِهِمْ : اِحْتَجَبَ اللّٰهُ دُوْنَ حَاجَتِهِ وَخَلَّتِهِ وَفَقْرِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ » فَجَعَلَ مُعَاوِيَةُ رَجُلًا عَلٰى حَوَائِجِ النَّاسِ، رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ۔

حضرت ابو مریم ازدی رضی بیان کرتے ہیں کہ اس نے حضرت معاویہؓ سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جس شخص کو اللہ مسلمانوں کے امور کا والی بنائے وہ ان کی ضرورتوں، احتیاج، فقر و فاقہ سے بے پرواہ ہو کر رہے گا قیامت کے دن اللہ پاک اس کی ضرورتوں، حاجتوں، وغیرہ سے بے خیال رہے گا چنانچہ (اس کے بعد) حضرت معاویہؓ نے لوگوں کی ضرورتوں کا خیال رکھنے کیلئے ایک نگران کا تعین کر دیا۔ (ابوداؤد، ترمذی)

۷۹ بَابُ الْوَالِي الْعَادِلِ

عادل حاکم کا بیان

(۲۳۰) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى [1] : « إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ » الْآيَةَ۔

ارشادِ خداوندی ہے۔ خدا تم کو انصاف اور احسان کرنے اور رشتہ داروں کو خرچ سے مدد دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی اور نامعقول کاموں سے اور سرکشی سے منع کرتا ہے۔

(۲۳۱) وَقَالَ تَعَالٰى [2] : «

نیز فرمایا۔ اور انصاف سے کام لو کہ خدا

[1] سورۃ النحل آیۃ ۹۰ [2] سورۃ الحجرات آیۃ ۹

وَأَقْسِطُوْا إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ »

انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

۶۶۲ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ: إِمَامٌ عَادِلٌ، وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللهِ تَعَالَى، وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ، وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ: إِنِّي أَخَافُ اللهَ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ » مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا سات قسم کے آدمیوں کو اللہ پاک اپنے سایہ رحمت میں جگہ دے گا جس دن اس کے سائے کے علاوہ دوسرا کوئی سایہ نہ ہوگا ایک عادل حاکم دوسرا وہ نوجوان جو اللہ کی عبادت میں مصروف رہا تیسرا وہ آدمی جس کا قلبی تعلق مسجدوں کے ساتھ ہے اور چوتھے وہ دو آدمی جو محض اللہ کے لئے آپس میں محبت کرتے ہیں اسی پر وہ جمع ہوتے ہیں اور اسی پر جدا ہوتے ہیں اور پانچواں وہ آدمی جسکو ایک حسب ونسب صاحب حسن وجمال عورت نے اپنی طرف بلایا اس نے جواب دیا میں اللہ سے ڈرتا ہوں اور چھٹا وہ آدمی جس نے اس انداز میں پوشیدہ صدقہ کیا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو پتہ ہی نہ چلا کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے اور ساتواں وہ آدمی جس نے تنہائی میں اللہ کا ذکر کیا تو اس کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں (بخاری ومسلم)

۶۶۳ - وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ « إِنَّ الْمُقْسِطِيْنَ عِنْدَ اللهِ عَلَى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ: اَلَّذِيْنَ يَعْدِلُوْنَ فِي حُكْمِهِمْ وَأَهْلِيْهِمْ وَمَا وَلُوْا » رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک عادل حکمران اللہ کے نزدیک نور کے منبروں پر ہوں گے جو اپنی حکومت اور اپنے اہل وعیال وغیرہ میں عدل وانصاف کرتے ہیں۔ (مسلم)

۶۶۴ - وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: « خِيَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِيْنَ تُحِبُّوْنَهُمْ وَيُحِبُّوْنَكُمْ، وَتُصَلُّوْنَ عَلَيْهِمْ وَيُصَلُّوْنَ عَلَيْكُمْ. وَشِرَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِيْنَ تُبْغِضُوْنَهُمْ وَيُبْغِضُوْنَكُمْ،

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ فرماتے تھے تم میں سے پسندیدہ حاکم وہ ہیں کہ جن سے تم محبت رکھتے ہو اور وہ تم سے محبت رکھتے ہیں۔ اور تم ان کیلئے دعائیں مانگتے ہو اور وہ تمہارے لئے دعائیں کرتے ہیں اور تمہارے بدترین حاکم وہ ہیں۔ جن سے تم دشمنی کرتے ہو۔ اور وہ تم سے دشمنی رکھتے ہیں اور تم ان پر لعنت بھیجتے ہو۔ اور وہ

وَ تَلْعَنُوْنَهُمْ وَ يَلْعَنُوْنَكُمْ!» قَالَ: قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَفَلَا نُنَابِذُهُمْ؟ قَالَ: «لَا، مَا أَقَامُوْا فِيْكُمُ الصَّلٰوةَ، لَا، مَا أَقَامُوْا فِيْكُمُ الصَّلٰوةَ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

«تُصَلُّوْنَ عَلَيْهِمْ»: تَدْعُوْنَ لَهُمْ

تھیں ملعون کہتے ہیں۔ راوی نے بیان کیا۔ ہم نے عرض کیا۔ یارسول اللہ۔ کیا ہم ان سے علیحدگی نہ اختیار کریں آپ نے فرمایا۔ نہیں۔ جب تک کہ وہ تم میں نماز قائم کرتے رہیں۔ نہیں جب تک کہ وہ تم میں نماز قائم کرتے رہیں۔ (مسلم)

"تصلون علیھم" تم ان کے لئے دعا کرتے ہو۔

۶۶۵- وَعَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «أَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلَاثَةٌ: ذُوْ سُلْطَانٍ مُقْسِطٌ مُوَفَّقٌ، وَرَجُلٌ رَحِيْمٌ رَقِيْقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِيْ قُرْبٰى وَمُسْلِمٍ، وَعَفِيْفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُوْ عِيَالٍ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت عیاض بن حمارؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے بیان کیا۔ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا فرماتے تھے۔ جنت والے تین قسم کے آدمی ہیں۔ بادشاہ انصاف کرنے والا۔ توفیق دیا گیا۔ اور وہ آدمی جو مہربان ہے۔ اور اس کا دل قریبی رشتہ داروں اور مسلمانوں کے لئے پسیجتا ہے۔ اور وہ آدمی جو پاک دامن ہے۔ سوالات سے بچنے والا ہے۔ اہل و عیال والا ہے۔ (مسلم)

(۸۰)

بَابُ وُجُوْبِ طَاعَةِ وُلَاةِ الْأَمْرِ فِيْ غَيْرِ مَعْصِيَةٍ وَ تَحْرِيْمِ طَاعَتِهِمْ فِي الْمَعْصِيَةِ

حاکم وقت کی فرمان برداری کے واجب ہونے کا بیان جب تک وہ نافرمانی کا حکم نہ دے۔ اور نافرمانی کی صورت میں ان کی اطاعت کے حرام ہونے کا بیان

(۲۳۲) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا أَطِيْعُوا اللّٰهَ وَأَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾.

ارشاد خداوندی ہے۔ مومنو! خدا اور اس کے رسول کی فرماں برداری کرو۔ اور جو تم میں سے صاحب حکومت ہیں۔

۶۶۶- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا مسلمان آدمی کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ سمع و اطاعت کرے۔ خواہ اس کو

السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ إِلَّا أَنْ يُؤْمَرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ!» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

(حاکم کا حکم) پسند ہو۔ خواہ ناگوار ہو۔ ہاں۔ جب اس کو خدا کی نافرمانی کا حکم دے۔ تو سمع و اطاعت نہ کرے۔ (بخاری، مسلم)

۶۶۷۔ وَعَنْهُ قَالَ: كُنَّا إِذَا بَايَعْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ يَقُولُ لَنَا: «فِيمَا اسْتَطَعْتُمْ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سمع و اطاعت پر بیعت کرتے۔ تو آپ ہم سے فرماتے۔ کہ سمع و اطاعت ان چیزوں میں ہے۔ جن کی تم کو طاقت ہو۔ (بخاری، مسلم)

۶۶۸۔ وَعَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَنْ خَلَعَ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ لَقِيَ اللهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا حُجَّةَ لَهُ وَمَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِي عُنُقِهِ بَيْعَةٌ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً» رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: «وَمَنْ مَاتَ وَهُوَ مُفَارِقٌ لِلْجَمَاعَةِ فَإِنَّهُ يَمُوتُ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً»

«الْمِيتَةُ» بِكَسْرِ الْمِيمِ۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ فرماتے تھے جو شخص اللہ کی اطاعت سے ہاتھ کھینچ لیتا ہے۔ وہ قیامت کے دن اللہ کو ملے گا۔ کہ اس کے پاس کوئی دلیل نہ ہوگی اور جو شخص فوت ہوا اور اس کی گردن میں کسی حاکم کی بیعت کا پٹہ نہیں ہے تو وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔ (مسلم) اور ایک روایت میں ہے۔ جو شخص فوت ہوا اور وہ جماعت سے الگ زندگی گزار رہا تھا تو وہ جاہلیت کی موت مرا ہے۔

"المیتۃ" میم کے کسرہ کے ساتھ۔

۶۶۹۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَإِنِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ كَأَنَّ رَأْسَهُ زَبِيبَةٌ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سمع و اطاعت کرو اگرچہ تم پر حبشی غلام حاکم بنا دیا جائے۔ گویا کہ اس کا سر انگور کی طرح چھوٹا ہے، جیسا کہ انگور ہوتا ہے۔ (بخاری)

۶۷۰۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «عَلَيْكَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ فِي عُسْرِكَ وَيُسْرِكَ وَمَنْشَطِكَ وَمَكْرَهِكَ وَأَثَرَةٍ عَلَيْكَ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تنگی، آسانی، چاہت، عدم چاہت اور ترجیح دینے کی صورت میں بھی تیرے لئے حاکم وقت کی سمع و اطاعت ضروری ہے۔ (مسلم)

۶۷۱۔ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا، فَمِنَّا مَنْ يُصْلِحُ خِبَآءَهُ وَمِنَّا مَنْ يَنْتَضِلُ وَمِنَّا مَنْ هُوَ فِيْ جَشَرِهِ إِذْ نَادٰى مُنَادِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ. فَاجْتَمَعْنَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِيْ إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ يَدُلَّ أُمَّتَهُ عَلٰى خَيْرِ مَا يَعْلَمُهُ لَهُمْ وَيُنْذِرَهُمْ شَرَّ مَا يَعْلَمُهُ لَهُمْ، وَإِنَّ أُمَّتَكُمْ هٰذِهِ جُعِلَ عَافِيَتُهَا فِيْ أَوَّلِهَا وَسَيُصِيْبُ آخِرَهَا بَلَاءٌ وَأُمُوْرٌ تُنْكِرُوْنَهَا، وَتَجِيْءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ: هٰذِهِ مُهْلِكَتِيْ، ثُمَّ تَنْكَشِفُ وَتَجِيْءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ: هٰذِهِ هٰذِهِ. فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ وَيُدْخَلَ الْجَنَّةَ فَلْتَأْتِهِ مَنِيَّتُهُ وَهُوَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَلْيَأْتِ إِلَى النَّاسِ الَّذِيْ يُحِبُّ أَنْ يُؤْتٰى إِلَيْهِ. وَمَنْ بَايَعَ إِمَامًا فَأَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهِ وَثَمَرَةَ قَلْبِهِ فَلْيُطِعْهُ إِنِ اسْتَطَاعَ، فَإِنْ جَاءَ آخَرُ يُنَازِعُهُ فَاضْرِبُوْا عُنُقَ الْآخَرِ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قَوْلُهُ «يَنْتَضِلُ»: أَيْ يُسَابِقُ بِالرَّمْيِ بِالنَّبْلِ وَالنُّشَّابِ. «وَالْجَشَرُ» بِفَتْحِ الْجِيْمِ وَالشِّيْنِ الْمُعْجَمَةِ وَ

ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ہم ایک جگہ پر اترے تو ہم میں سے کچھ لوگ اپنے خیموں کی اصلاح میں مصروف ہو گئے اور کچھ لوگ تیر اندازی کا مقابلہ کرنے لگے اور کچھ چارپایوں میں مصروف ہو گئے اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے آواز دی کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے تو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جمع ہو گئے۔ آپ نے فرمایا مجھ سے پہلے جتنے انبیاء گزرے ہیں ان کے لئے ضروری تھا کہ وہ اپنی امت کو ان بہترین چیزوں سے آگاہ کریں جن کو وہ ان کے لئے بہتر سمجھتے ہیں اور ان کو ان بری چیزوں سے ڈرائیں جن کو ان کے حق میں نقصان دہ تصور کرتے ہیں لیکن یہ امت اس کی عافیت اس کے ابتدائی حصہ میں ہے اور اس کے آخر میں آنے والے لوگوں کو مصیبتیں پہنچیں گی اور ایسے امور جن کو تم ناپسند سمجھو گے اور ایسے فتنے رونما ہوں گے کہ ایک فتنہ دوسرے فتنے کو کمزور قرار دیگا اور ایک ایسا فتنہ ظہور پذیر ہوگا کہ مومن اس کو دیکھتے ہی بول اٹھے گا یہ فتنہ مجھ کو ہلاک کر دینے والا ہے پھر وہ فتنہ ختم ہو جائے گا اور ایک دوسرا فتنہ سر نکال لے گا تو مومن کہے گا یہ فتنہ میری تباہی و بربادی کا باعث بنے گا یہ فتنہ میری تباہی و بربادی کا باعث بنے گا پس جو شخص پسند کرتا ہے کہ وہ دوزخ سے دور کیا جائے اور جنت میں داخل کیا جائے تو اس کو اس حالت میں موت آنی چاہیے کہ وہ اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اور لوگوں سے اسی طرح کا سلوک کرے جس طرح کا سلوک وہ خود اپنے ساتھ چاہتا ہو اور جو شخص کسی امام حاکم کے ہاتھ پر بیعت کرے اور اپنے دل کے احساسات بھی اس کے حوالے کرے تو وہ طاقت کے مطابق اس کی اطاعت کرے اگر کوئی دوسرا انسان اس سے امارت چھیننا چاہتا ہے تو اس کی گردن قلم کر دو (مسلم)

"ینتضل" تیر اندازی میں مقابلہ کر رہے تھے۔

"الجشر" جیم اور شین معجمہ کی زبر اور راء کے ساتھ وہ چارپائے جو چراگاہ میں چرتے ہیں اور

بِالرَّاءِ: وَهِيَ الدَّوَابُّ الَّتِي تَرْعَى وَتَبِيتُ مَكَانَهَا. وَقَوْلُهُ «يُرَقِّقُ بَعْضُهَا بَعْضًا»: أَيْ يُصَيِّرُ بَعْضُهَا بَعْضًا رَقِيقًا: أَيْ خَفِيفًا لِعِظَمِ مَا بَعْدَهُ، فَالثَّانِي يُرَقِّقُ الْأَوَّلَ. وَقِيلَ مَعْنَاهُ: يُشَوِّقُ بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ بِتَحْسِينِهَا وَتَسْوِيلِهَا، وَقِيلَ يُشْبِهُ بَعْضُهَا بَعْضًا.

وہیں رات گزارتے ہیں۔ ’’یرقق بعضہا بعضا‘‘ بعد میں بڑا فتنہ آنے والا پہلے فتنے کو معمولی دکھائے گا کہا گیا ہے بعض فتنے دوسرے فتنوں کی خوبصورتی اور تزئین کا اشتیاق پیدا کریں گے اور کہا گیا ہے کہ فتنے ایک دوسرے کے ساتھ مشابہت رکھتے ہوں گے۔

۶۷۲ - وَعَنْ أَبِي هُنَيْدَةَ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلَ سَلَمَةُ بْنُ يَزِيدَ الْجُعْفِيُّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قَامَتْ عَلَيْنَا أُمَرَاءُ يَسْأَلُونَا حَقَّهُمْ وَيَمْنَعُونَا حَقَّنَا فَمَا تَأْمُرُنَا؟ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ سَأَلَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا فَإِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو ہنیدہ وائل بن حجرؓ بیان کرتے ہیں کہ سلمہ بن یزید جعفیؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا اے اللہ کے نبی! آپ ہمیں بتائیں، اگر ہم پر ایسے حاکم مسلط ہو جائیں جو ہم سے اپنے حقوق کا مطالبہ تو کریں لیکن ہمارے حقوق ہمیں ادا نہ کریں تو آپ کا کیا حکم ہے؟ آپ نے اعراض فرمایا اس نے پھر آپ سے دریافت کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے حاکموں کی سمع و اطاعت کرو پس ان کے لئے ضروری ہے کہ جو ذمہ داریاں ان کے سپرد کی گئی ہیں ان کو پورا کریں اور جو ذمہ داریاں تم پر لگائی گئی ہیں انہیں تم پورا کرو (مسلم)

۶۷۳ - وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّهَا سَتَكُونُ بَعْدِي أَثَرَةٌ وَأُمُورٌ تُنْكِرُونَهَا!» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ تَأْمُرُ مَنْ أَدْرَكَ مِنَّا ذَلِكَ؟ قَالَ: «تُؤَدُّونَ الْحَقَّ الَّذِي عَلَيْكُمْ وَتَسْأَلُونَ اللهَ الَّذِي لَكُمْ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک عنقریب میرے بعد ترجیحی سلوک ہوگا اور ایسے کام جن کو تم ناپسند سمجھو گے صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم میں سے جو شخص اس دور کو پالے تو آپ اس کو کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا تم اپنے حقوق ادا کرو جو تم پر واجب ہیں اور اپنے حقوق کا اللہ سے سوال کرو جو تمہارے لئے ہیں۔ (بخاری، مسلم)

۶۷۴ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ

عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ أَطَاعَنِيْ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ ، وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ ، وَمَنْ يُطِعِ الْأَمِيْرَ فَقَدْ أَطَاعَنِيْ وَمَنْ يَّعْصِ الْأَمِيْرَ فَقَدْ عَصَانِيْ » مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جو شخص امیر، حاکم کی اطاعت کرے اس نے میری اطاعت کی اور جو امیر یا حاکم کی نافرمانی کرے اس نے میری نافرمانی کی (بخاری، مسلم)

۶۷۵ ۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَرِهَ مِنْ أَمِيْرِهٖ شَيْئًا فَلْيَصْبِرْ، فَإِنَّهٗ مَنْ خَرَجَ مِنَ السُّلْطَانِ شِبْرًا مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً » مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے امیر، حاکم میں کوئی ناگوار چیز دیکھے تو وہ صبر کرے۔ اس لئے کہ جو شخص امیر کی اطاعت سے ایک بالشت کے بقدر انحراف کرے گا تو وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔ (بخاری، مسلم)

۶۷۶ ۔ وَعَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : « مَنْ أَهَانَ السُّلْطَانَ أَهَانَهُ اللّٰهُ » رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ ۔ وَفِي الْبَابِ أَحَادِيْثُ كَثِيْرَةٌ فِي الصَّحِيْحِ وَقَدْ سَبَقَ بَعْضُهَا فِيْ أَبْوَابٍ ۔

حضرت ابو بکرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جو شخص حاکم، امیر کی بے عزتی کرتا ہے اللہ اس کی بے عزتی کرے گا (ترمذی) حدیث حسن ہے اور اس مسئلہ میں کثرت کے ساتھ صحیح حدیثیں موجود ہیں ان میں سے کچھ حدیثیں سابقہ ابواب میں گزر چکی ہیں۔

(۸۰)

بَابُ النَّهْيِ عَنْ سُؤَالِ الْإِمَارَةِ وَاخْتِيَارِ تَرْكِ الْوِلَايَاتِ إِذَا لَمْ يَتَعَيَّنْ عَلَيْهِ أَوْ تَدْعُ حَاجَةٌ إِلَيْهِ!

امارت کا سوال کرنے سے منع کرنا نیز امارت کی صلاحیتوں کے نہ ہونے کی صورت میں اور امارت کے متقاضیات کے معدوم ہونیکی صورت میں امارت سے الگ ہونیکا بیان

(۲۴۳) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : « تِلْكَ ...

ارشاد خداوندی ہے: یہ دار آخرت کا گھر ہے

ے سورۃ القصص آیۃ ۸۳ ۔

تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ»

ہم نے اسے ان لوگوں کیلئے (تیار) کر رکھا ہے جو ملک میں ظلم اور فساد کا ارادہ نہیں رکھتے اور انجام (نیک) تو پرہیزگاروں ہی کا ہے۔

٦٧٧ - وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ سَمُرَةَ: لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ، فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا، وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا، وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابو سعید عبدالرحمان بن سمرۃؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبدالرحمن بن سمرۃ! امارت کا سوال نہ کرنا اگر بلا خواہش امارت مل جائے تو اس میں مدد دی جاتی ہے اور اگر سوال کرنے سے امارت دیا جائے تو اس کے سپرد کر دیا جائے گا۔ (یعنی اللہ کی مدد سے محروم رہے گا) اور جب تو کوئی قسم اٹھائے اور اس کے خلاف کو بہتر سمجھے تو وہ کام جو بہتر ہے اس کو کر لیجئے اور قسم کا کفارہ دے دیجئے۔

(بخاری، مسلم)

٦٧٨ - وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا أَبَا ذَرٍّ إِنِّي أَرَاكَ ضَعِيفًا وَإِنِّي أُحِبُّ لَكَ مَا أُحِبُّ لِنَفْسِي، لَا تَأَمَّرَنَّ عَلَى اثْنَيْنِ وَلَا تَوَلَّيَنَّ مَالَ يَتِيمٍ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر! میں تجھے کمزور سمجھتا ہوں اور میں تیرے لئے اس چیز کو محبوب جانتا ہوں جس کو اپنے لئے محبوب سمجھتا ہوں پس دو انسانوں کا بھی امیر نہ بننا ہوگا اور یتیم کے مال کا ذمہ دار نہ بننا ہوگا۔ (مسلم)

٦٧٩ - وَعَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا تَسْتَعْمِلُنِي؟ فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى مَنْكِبِي ثُمَّ قَالَ: «يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّكَ ضَعِيفٌ، وَإِنَّهَا أَمَانَةٌ، وَإِنَّهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ خِزْيٌ وَنَدَامَةٌ، إِلَّا مَنْ أَخَذَهَا بِحَقِّهَا وَأَدَّى الَّذِي عَلَيْهِ فِيهَا» رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ مجھے کسی (علاقے کا) گورنر کیوں نہیں بنا دیتے؟ تو آپ نے میرے کندھے کو تھپکی دیتے ہوئے فرمایا اے ابوذر! تو کمزور ہے اور امارت (ایک قسم کی) امانت ہے اور یہ امارت قیامت کے دن رسوائی اور پشیمانی کا باعث ہوگی البتہ اس انسان کے لئے رسوائی نہیں جس نے اسکو حق کیساتھ پکڑا اور اسکے جملہ حقوق کو ادا کیا جو اس پر عائد ہوئے (مسلم)

٦٨٠ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ

عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّكُمْ سَتَحْرِصُوْنَ عَلَى الْإِمَارَةِ، وَسَتَكُوْنُ نَدَامَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم عنقریب امارت کا لالچ کروگے لیکن امارت قیامت کے دن ندامت کا باعث ہوگی۔ (بخاری)

(۸۲)

بَابُ حَثِّ السُّلْطَانِ وَالْقَاضِيْ وَغَيْرِهِمَا مِنْ وُلَاةِ الْأُمُوْرِ عَلَى اتِّخَاذِ وَزِيْرٍ صَالِحٍ وَتَحْذِيْرِهِمْ مِنْ قُرَنَاءِ السُّوْءِ وَالْقَبُوْلِ مِنْهُمْ

امیر، قاضی اور گورنروں کو نیک سیرت وزیر کے انتخاب پر رغبت دلانے اور بدقماش رفقاء سے ڈرانے اور ان کی باتوں کو نہ تسلیم کرنے کا بیان

(۲۳۴) قَالَ اللهُ تَعَالَى[1]: "الْأَخِلَّاءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ إِلَّا الْمُتَّقِيْنَ"

ارشاد خداوندی ہے: (جو آپس میں) دوست (ہیں) اس روز ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے مگر پرہیزگار (کہ باہم دوست ہی رہیں گے)

۶۸۱۔ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَا بَعَثَ اللهُ مِنْ نَبِيٍّ وَلَا اسْتَخْلَفَ مِنْ خَلِيْفَةٍ إِلَّا كَانَتْ لَهُ بِطَانَتَانِ: بِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ، وَبِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالشَّرِّ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ، وَالْمَعْصُوْمُ مَنْ عَصَمَ اللهُ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت ابوسعیدؓ اور حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ پاک نے کسی نبی کو نہیں بھیجا اور نہ کوئی خلیفہ مقرر فرمایا ہے مگر اس کے دو رفیق ہوتے رہے ایک رفیق ساتھی اس کو نیکی کا حکم دیتا رہا اور اس پر رغبت دلاتا رہا اور دوسرا رفیق اس کو برائی کا حکم دیتا رہا اور اس پر رغبت دلاتا رہا اور گناہوں سے وہی انسان محفوظ رہ سکتا ہے جس کو اللہ بچالے۔ (بخاری)

۶۸۲۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا أَرَادَ اللهُ بِالْأَمِيْرِ

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی امیر حاکم کے ساتھ اللہ کا ارادہ بھلائی کرنے کا ہوتا ہے تو اس کیلئے سچا وزیر مقرر فرماتا ہے

[1] سورۃ الزخرف آیۃ ۶۷

خَيْرًا جَعَلَ لَهُ وَزِيْرَ صِدْقٍ إِنْ نَسِيَ ذَكَّرَهُ وَإِنْ ذَكَرَ أَعَانَهُ، وَإِذَا أَرَادَ بِهِ غَيْرَ ذٰلِكَ جَعَلَ لَهُ وَزِيْرَ سُوْءٍ إِنْ نَسِيَ لَمْ يُذَكِّرْهُ وَإِنْ ذَكَرَ لَمْ يُعِنْهُ» رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ۔

اگر وہ کسی بات کو بھول جائے تو وہ وزیر اسکو یاد دلا دیتا ہے اور اگر اسکو وہ بات یاد رہتی ہے تو وہ اسکی اعانت کرتا ہے اور جب کسی امیر حاکم کیساتھ اس کے غیر کا ارادہ ہوتا ہے تو اسکو برا وزیر میسر آتا ہے۔ اگر وہ کسی بات کو بھول جاتا ہے تو وہ یاد دہانی نہیں کراتا اور اگر یاد ہو تو اسکی اعانت نہیں کرتا ابو داؤد نے سند جید کیساتھ صحیح مسلم کی شرط کے مطابق روایت کیا۔

(۸۳)

بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَوْلِيَةِ الْإِمَارَةِ وَالْقَضَاءِ وَغَيْرِهِمَا مِنَ الْوِلَايَاتِ لِمَنْ سَأَلَهَا أَوْ حَرَصَ عَلَيْهَا فَعَرَّضَ بِهَا

امارت، قضا، دیگر کلیدی عہدے ان لوگوں کو نہ دیئے جائیں جو ان کی خواہش کریں اور ان کا مطالبہ کریں

۶۸۳۔ عَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَرَجُلَانِ مِنْ بَنِيْ عَمِّيْ فَقَالَ أَحَدُهُمَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَمِّرْنَا عَلٰى بَعْضِ مَا وَلَّاكَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ، وَقَالَ الْآخَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَقَالَ: «إِنَّا وَاللّٰهِ لَا نُوَلِّيْ هٰذَا الْعَمَلَ أَحَدًا سَأَلَهُ أَوْ أَحَدًا حَرَصَ عَلَيْهِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرے دو چچا زاد بھائی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ان دونوں میں سے ایک نے عرض کیا یا رسول اللہ! جن علاقوں پر اللہ نے آپ کو حاکم بنایا ہے ان میں سے کسی علاقے کا ہمیں گورنر بنائیں دوسرے انسان نے اسی قسم کی گفتگو کی آپ نے فرمایا اللہ کی قسم ہم اس آدمی کو کوئی عہدہ تفویض نہیں کرتے جو اس کا سوال کرے یا اس کا لالچ کرے۔

(۸۴)

كِتَابُ الْأَدَبِ! بَابُ الْحَيَاءِ وَفَضْلِهِ وَالْحَثِّ عَلَى التَّخَلُّقِ بِهِ

ادب کا بیان؛ حیا اور اس کی فضیلت کا بیان نیز حیا اختیار کرنے کی ترغیب کا ذکر

۶۸۴۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ

حضرت عبداللہ بن عمر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ

عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُوَ يَعِظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «دَعْهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک انصاری پر سے ہوا جو اپنے بھائی کو زیادہ شرم و حیا کرنے پر ڈانٹ رہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوڑ دو (ایسی بات نہ کرو) شرم و حیا کرنا تو ایمان سے ہے۔

(بخاری، مسلم)

۶۸۵- وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: «الْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ» أَوْ قَالَ: «الْحَيَاءُ كُلُّهُ خَيْرٌ».

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شرم و حیا کا نتیجہ بہتر ہوتا ہے (بخاری، مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ شرم و حیا تمام کی تمام بہتر ہوتی ہے یا فرمایا۔ شرم و حیا سب ہی بہتر ہے۔

۶۸۶- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ أَوْ بِضْعٌ وَسِتُّونَ شُعْبَةً فَأَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان کی کچھ اوپر ستر یا کچھ اوپر ساٹھ شاخیں ہیں ان میں سب سے بہتر لا الہ الا اللہ کہنا ہے اور سب سے ادنیٰ تکلیف دینے والی چیز کو راستے سے دور کرنا ہے اور شرم و حیا بھی ایمان کی شاخ ہے

(بخاری، مسلم)

«الْبِضْعُ» بِكَسْرِ الْبَاءِ وَيَجُوزُ فَتْحُهَا وَهُوَ مِنَ الثَّلَاثَةِ إِلَى الْعَشَرَةِ. «وَالشُّعْبَةُ»: الْقِطْعَةُ وَالْخَصْلَةُ. «وَالْإِمَاطَةُ»: الْإِزَالَةُ. «وَالْأَذَى»: مَا يُؤْذِي كَحَجَرٍ وَشَوْكٍ وَطِينٍ وَرَمَادٍ وَقَذَرٍ وَنَحْوِ ذَلِكَ.

«البضع» باء کے زیر کے ساتھ اور اس پر زبر پڑھنا بھی جائز ہے۔ اس کا اطلاق تین سے لیکر دس تک پر ہوتا ہے۔ «الشعبۃ» شاخ اور خصلت کو کہتے ہیں۔ «الاماطۃ» دور کرنا۔ «الاذی» جو چیز تکلیف دے مثلاً پتھر، کانٹا، مٹی، راکھ، گندگی وغیرہ۔

۶۸۷- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو کنواری لڑکی سے بھی زیادہ باحیا تھے جو کہ شرم و حیا کے پیش نظر

مِنَ الْعَذْرَآءِ فِيْ خِدْرِهَا، فَإِذَا رَاٰى شَيْئًا يَكْرَهُهُ عَرَفْنَاهُ فِيْ وَجْهِهٖ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

قَالَ الْعُلَمَآءُ: حَقِيْقَةُ الْحَيَآءِ خُلُقٌ يَبْعَثُ عَلٰى تَرْكِ الْقَبِيْحِ وَ يَمْنَعُ مِنَ التَّقْصِيْرِ فِيْ حَقِّ ذِي الْحَقِّ. وَرَوَيْنَا عَنْ اَبِي الْقَاسِمِ الْجُنَيْدِ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ الْحَيَآءُ رُؤْيَةُ الْاٰلَآءِ، اَيِ النِّعَمِ، وَرُؤْيَةُ التَّقْصِيْرِ فَيَتَوَلَّدُ بَيْنَهُمَا حَالَةٌ تُسَمّٰى حَيَآءً، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

پردے میں رہتی ہے جب آپ کسی چیز کو مکروہ سمجھتے تو ہم اس کی ناگواری کے اثرات آپ کے چہرے پر دیکھتے۔ (بخاری، مسلم)

علماء بیان کرتے ہیں کہ حیا درحقیقت ایسے خلق کا نام ہے جو انسان کو قبیح چیزوں کے چھوڑنے پر برانگیختہ کرتا ہے اور کسی حقدار کے حق میں کوتاہی کرنے سے باز رکھتا ہے چنانچہ ابوالقاسم جنید بغدادی سے منقول ہے کہ اللہ کی نعمتوں کا ملاحظہ کرنے اور اس کے مقابلہ میں اپنی کوتاہیوں کا اعتراف کرنے سے جو کیفیت پیدا ہوتی ہے اس کو حیا کہا جاتا ہے۔ (واللہ اعلم)

(۸۵)

بَابُ حِفْظِ السِّرِّ

راز کی باتوں کو پوشیدہ رکھنے کا بیان

(۲۳۵) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى[1]: ﴿وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا﴾

ارشاد خداوندی ہے۔ اور عہد کو پورا کرو کہ عہد کے بارے میں ضرور پرسش ہوگی۔

۶۸۸ - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنَّ مِنْ اَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الرَّجُلُ يُفْضِيْ اِلَى الْمَرْاَةِ وَتُفْضِيْ اِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا»، رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابوسعید خدری بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن تمام لوگوں سے بدترین درجہ میں وہ آدمی ہے جو بیوی کے ساتھ مباشرت کرے اور وہ اس کے ساتھ مباشرت کرے پھر اس راز کی تشہیر کرتا پھرے۔ (مسلم)

۶۸۹ - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِيْنَ تَاَيَّمَتْ بِنْتُهٗ حَفْصَةُ قَالَ لَقِيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کی بیٹی حضرت حفصہؓ جب بیوہ ہو گئیں تو حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عثمانؓ سے ملا اور اس پر حضرت حفصہؓ کو پیش کیا کہ اگر آپ پسند فرمائیں تو میں

[1] سورۃ الاسراء آیۃ ۳۴

اللّٰہُ عَنْهُ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَفْصَةَ فَقُلْتُ: إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ؟ قَالَ: سَأَنْظُرُ فِي أَمْرِي فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ لَقِيَنِي فَقَالَ: قَدْ بَدَا لِي أَنْ لَا أَتَزَوَّجَ يَوْمِي هٰذَا. فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقُلْتُ: إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ فَصَمَتَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا فَكُنْتُ عَلَيْهِ أَوْجَدَ مِنِّي عَلَى عُثْمَانَ فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ خَطَبَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْكَحْتُهَا إِيَّاهُ. فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ: لَعَلَّكَ عَلَيَّ حِينَ عَرَضْتَ عَلَيَّ حَفْصَةَ فَلَمْ أَرْجِعْ إِلَيْكَ شَيْئًا؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ فَقَالَ: فَإِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْكَ فِيمَا عَرَضْتَ عَلَيَّ إِلَّا أَنِّي كُنْتُ عَلِمْتُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَهَا فَلَمْ أَكُنْ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ تَرَكَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَبِلْتُهَا، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

«تَأَيَّمَتْ» أَيْ صَارَتْ بِلَا زَوْجٍ وَكَانَ زَوْجُهَا تُوُفِّيَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ. «وَجَدْتَ»: غَضِبْتَ.

حفصہؓ کا نکاح تیرے ساتھ کر دیتا ہوں اس نے جواب دیا کہ میں اپنے معاملہ میں سوچوں گا۔ حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں چند روز منتظر رہا پھر اس کی ملاقات مجھ سے ہوئی تو اس نے کہا کہ مجھے یوں معلوم ہوا ہے کہ ان دنوں مجھے نکاح نہیں کرنا چاہیئے پھر میں حضرت ابوبکر صدیقؓ سے ملا اور اس سے کہا اگر تو پسند کرے تو حفصہؓ کا تیرے ساتھ نکاح کر دوں اس پر ابوبکر خاموش رہے اور کوئی جواب نہ دیا اس پر تو مجھے حضرت عثمانؓ سے بھی زیادہ رنج ہوا چنانچہ چند روز میں متوقف رہا تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے ساتھ نکاح کا پیغام بھجوایا تو میں نے آپ کے ساتھ اس کا نکاح کر دیا اس کے بعد مجھے حضرت ابوبکرؓ ملے اور کہنے لگے شاید آپ مجھ پر ناراض ہیں۔ کہ جب آپ نے میرے ساتھ حفصہؓ کے نکاح کرنے کا ارادہ ظاہر کیا تو میں نے کچھ جواب نہ دیا۔ میں نے کہا ہاں! اس نے (معذرت پیش کرتے ہوئے) کہا کہ میں نے تیری خواہش کا جواب اس لیے نہ دیا تھا کہ مجھے معلوم تھا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حفصہ کا ذکر کیا تھا اور میں نہیں چاہتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راز کو افشا کروں ہاں اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم چھوڑ دیتے (یعنی نکاح نہ فرماتے) تو میں آپ کی پیشکش کو قبول کر لیتا۔ (بخاری)

"تایمت" وہ بلا خاوند رہ گئی اس کا خاوند فوت ہو گیا۔ "وجدت" تو ناراض ہو گیا۔

۶۹۲- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنَّ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهُ فَأَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَمْشِي

حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آپ کی ازواج مطہرات تھیں کہ حضرت فاطمہؓ چلتی ہوئی تشریف لائیں ان کی چال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چال کے مشابہ تھی آپ نے

تُخْطِئُ مِشْيَتُهَا مِنْ مِشْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا، فَلَمَّا رَآهَا رَحَّبَ بِهَا وَقَالَ: مَرْحَبًا بِابْنَتِي ثُمَّ أَجْلَسَهَا عَنْ يَمِيْنِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ، ثُمَّ سَارَّهَا فَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيْدًا، فَلَمَّا رَأَى جَزَعَهَا سَارَّهَا الثَّانِيَةَ فَضَحِكَتْ. فَقُلْتُ لَهَا: خَصَّكِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِ نِسَائِهِ بِالسِّرَارِ ثُمَّ أَنْتِ تَبْكِيْنَ! فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُهَا مَا قَالَ لَكِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ مَا كُنْتُ لِأُفْشِيَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرَّهُ. فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ: عَزَمْتُ عَلَيْكِ بِمَا لِي عَلَيْكِ مِنَ الْحَقِّ لَمَا حَدَّثْتِنِي مَا قَالَ لَكِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: أَمَّا الْآنَ فَنَعَمْ، أَمَّا حِيْنَ سَارَّنِي فِي الْمَرَّةِ الْأُوْلَى فَأَخْبَرَنِي أَنَّ جِبْرِيْلَ كَانَ يُعَارِضُهُ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ وَأَنَّهُ عَارَضَهُ الْآنَ مَرَّتَيْنِ. وَإِنِّي لَا أُرَى الْأَجَلَ إِلَّا قَدِ اقْتَرَبَ فَاتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِي فَإِنَّهُ نِعْمَ السَّلَفُ أَنَا لَكِ فَبَكَيْتُ بُكَائِي الَّذِي رَأَيْتِ، فَلَمَّا رَأَى جَزَعِي سَارَّنِي الثَّانِيَةَ فَقَالَ: يَا فَاطِمَةُ أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُوْنِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ أَوْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ؛ فَضَحِكْتُ ضَحِكِي

اس کو دیکھتے ہی مرحبا کہا اور اس کو دائیں یا بائیں جانب بٹھا لیا پھر اس سے نہایت رازداری کے ساتھ کچھ کہا تو وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی جب آپ نے اس کی بیقراری کو محسوس فرمایا تو پھر پوشیدہ انداز میں کچھ کہا تو وہ ہنس دیں میں نے حضرت فاطمہؓ سے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کو چھوڑ کر تجھ سے خاص طور پر پوشیدہ بات کی ہے پھر تو رو رہی ہے جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مجلس سے اٹھ کھڑے ہوئے تو میں نے حضرت فاطمہؓ سے دریافت کیا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تیرے ساتھ کیا گفتگو کی؟ حضرت فاطمہؓ نے جواب دیا میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی راز دارانہ بات کو ظاہر کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں تو پھر جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے میں نے حضرت فاطمہؓ کو اپنے حق کی قسم دے کر کہا کہ مجھے ضرور بتائیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تجھ سے کیا گفتگو کی تھی؟ حضرت فاطمہؓ نے کہا اب بتانا ممکن ہے بار اول جب آپ نے میرے ساتھ خفیہ کلام فرمائی تو آپ نے مجھے بتایا کہ حضرت جبریلؑ میرے ساتھ قرآن پاک کا دور سال میں ایک بار یا دو بار فرماتے البتہ اس سال دوبارہ دور کیا اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ میری وفات کا وقت قریب آ چکا ہے پس آپ تقوی اختیار کریں اور صبر کریں میں آگے جا کر آپ کا بہترین انتظام کرنے والا ہوں گا یہ سن کر میں رونے لگی لیکن آپ نے جب میری بے قراری کو دیکھا تو دوبارہ مجھ سے پوشیدہ کلام کی اور کہا اے فاطمہؓ کیا تو راضی نہیں کہ تو مومن عورتوں کی سردار بنے یا اس امت کی عورتوں کی سردار

الَّذِیْ رَاَیْتِ . مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ ، وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ

بیٹے تو اس پر میں ہنس دیتا (بخاری، مسلم) الفاظ مسلم کے ہیں۔

۶۹۱ - وَعَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : اَتٰی عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَسَلَّمَ عَلَیْنَا فَبَعَثَنِیْ فِیْ حَاجَتِهٖ فَاَبْطَاْتُ عَلٰی اُمِّیْ . فَلَمَّا جِئْتُ قَالَتْ : مَا حَبَسَكَ ؟ فَقُلْتُ : بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَةٍ ، قَالَتْ مَا حَاجَتُهٗ ؟ قُلْتُ : اِنَّهَا سِرٌّ . قَالَتْ : لَا تُخْبِرَنَّ بِسِرِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحَدًا . قَالَ اَنَسٌ : وَاللّٰهِ لَوْ حَدَّثْتُ بِهٖ اَحَدًا لَحَدَّثْتُكَ بِهٖ یَا ثَابِتُ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَی الْبُخَارِیُّ بَعْضَهٗ مُخْتَصَرًا .

حضرت ثابت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا آپ نے سلام کہا اور مجھے اپنے کسی کام بھیج دیا میں نے اپنی والدہ کے پاس جانے میں ذرا دیر کی تو جب میں وہاں پہنچا تو والدہ نے کہا تجھ کو کس چیز نے روک لیا تھا میں نے کہا مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے کسی کام کے لئے بھیجا تھا والدہ نے پوچھا کس کام : میں نے کہا وہ راز کا کام ہے۔ والدہ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا راز کسی کو نہ بتانا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اے ثابت اگر میں وہ راز کی بات کسی شخص کو بتا سکتا ہوتا تو بخدا تجھے ضرور بتاتا (مسلم) بخاری نے بعض حصہ کو مختصراً بیان کیا۔

(۸۶)

بَابُ الْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ وَاِنْجَازِ الْوَعْدِ !

وعدہ پورا کرنے کا بیان

(۲۳۶) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی [1] : " وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا "

ارشاد خداوندی ہے : اور عہد کو پورا کرو کہ عہد کے بارے میں ضرور پرسش ہوگی۔

(۲۳۷) وَقَالَ تَعَالٰی [2] : وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عَاهَدْتُّمْ "

نیز فرمایا : اور جب خدا سے عہد (واثق) کرو تو اس کو پورا کرو۔

(۲۳۸) وَقَالَ تَعَالٰی [3] : " یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ "

نیز فرمایا : اے ایمان والو اپنے اقراروں کو پورا کرو۔

[1] [illegible] [2] سورۃ النحل آیت ۹۱ [3] سورۃ المائدۃ آیت ۱

(۲۲۹) وَقَالَ تَعَالٰی: «يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۞ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ أَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ»

مومنو! تم ایسی باتیں کیوں کہا کرتے ہو جو کیا نہیں کرتے خدا اس بات سے سخت بیزار ہے کہ ایسی بات کہو جو کرو نہیں۔

۶۹۲ - وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: "وَإِنْ صَامَ وَصَلّٰى وَزَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق کی تین علامتیں ہیں جب بات کرے جھوٹ کہے وعدہ کرے خلاف ورزی کرے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے (بخاری، مسلم) مسلم کی روایت میں زائد الفاظ ہیں اگرچہ وہ روزے رکھے نمازیں ادا کرے اور کہے کہ وہ مسلمان ہے۔

۶۹۳ - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا، وَمَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا: إِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ، وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار کام جس شخص میں پائے جائیں گے وہ پورا منافق ہوگا اور جس شخص میں کوئی ایک خصلت ہوگی تو اس میں نفاق کی ایک خصلت ہے جب تک کہ اس کو نہ چھوڑے جب اس کے پاس امانت رکھی جائے خیانت کرے اور جب بات کرے جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے تو عہد شکنی کرے اور جب جھگڑا کرے تو گالی گلوچ بکے (بخاری، مسلم)

۶۹۴ - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ أَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا" فَلَمْ يَجِئْ مَالُ الْبَحْرَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ أَمَرَ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اگر بحرین کی طرف سے مال آگیا تو تجھے اتنا اتنا اور اتنا دوں گا لیکن آپ رحلت فرما گئے اور آپ کی زندگی میں بحرین کی طرف سے مال نہ آیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں (جب بحرین سے) مال آیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے منادی کرنے کا حکم صادر فرمایا کہ جس شخص سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْهُ فَنَادٰى : مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَةٌ اَوْ دَيْنٌ فَلْيَأْتِنَا ـ فَاَتَيْتُهُ وَقُلْتُ لَهُ : اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيْ كَذَا وَكَذَا ، فَحَثٰى لِيْ حَثْيَةً فَعَدَدْتُهَا فَاِذَا هِيَ خَمْسُ مِائَةٍ فَقَالَ لِيْ خُذْ مِثْلَيْهَا ـ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ـ

نے مال دینے کا وعدہ کر رکھا تھا یا اس نے آپ سے قرض لینا تھا تو وہ ہمارے پاس آئے چنانچہ میں حضرت ابوبکرؓ کے پاس پہنچا اور میں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اتنا مال دینے کے لیے فرمایا تھا حضرت ابوبکرؓ نے دونوں ہتھیلیوں کو بھر کر مجھے مال دیا میں نے شمار کیا تو وہ پانچ سو دینار نکلے، اس کے بعد انہوں نے کہا اس سے دوچند اور لے لو (بخاری، مسلم)

٨٠

بَابُ الْمُحَافَظَةِ عَلٰى مَا اعْتَادَهُ مِنَ الْخَيْرِ

اچھی عادتوں پر مداومت کا بیان

(٢٤٠) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى [1] : " اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ "

ارشادِ خداوندی ہے: خدا اس (نعمت) کو جو کسی قوم کو (حاصل) ہے نہیں بدلتا جب تک کہ وہ اپنی حالت کو نہ بدلے ۔

(٢٤١) وَقَالَ تَعَالٰى [2] : " وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا " " وَالْاَنْكَاثُ " جَمْعُ نِكْثٍ هُوَ الْغَزْلُ الْمَنْقُوْضُ "

نیز فرمایا: اور اس عورت کی طرح نہ ہونا جیسے محنت سے سوت کاتا پھر اس کو توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا ۔

" انکاث " نکث کی جمع ہے ٹوٹا ہوا سوت ۔

(٢٤٢) وَقَالَ تَعَالٰى [3] : " وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ "

نیز فرمایا: اور وہ ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جن کو (ان سے) پہلے کتابیں دی گئی تھیں پھر ان پر زمان طویل گزر گیا تو ان کے دل سخت ہو گئے ۔

(٢٤٣) وَقَالَ تَعَالٰى [4] : " فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا "

نیز فرمایا: پھر جیسا کہ اس کو نباہنا چاہیئے تھا نباہ بھی نہ سکے ۔

٦٩٥ ـ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ بیان کرتے ہیں کہ

[1] سورة الرعد آية ١١ ، [2] سورة النحل آية ٩٢ ، [3] سورة الحديد آية ١٦
[4] [illegible]

ابْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُومُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عبداللہ، فلاں کی طرح نہ بن جانا جو رات کا قیام کیا کرتا تھا پھر اس نے رات کے قیام (تہجد) کو چھوڑ دیا۔ (بخاری، مسلم)

(۸۸)

بَابُ اِسْتِحْبَابِ طِيبِ الْكَلَامِ وَطَلَاقَةِ الْوَجْهِ عِنْدَ اللِّقَاءِ

ملاقات کے وقت عمدہ گفتگو کرنے اور خندہ پیشانی سے پیش آنے کا بیان

(۲۴۴) قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى [1]: "وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِينَ"

ارشاد خداوندی ہے: اور مومنوں سے خاطر اور تواضع سے پیش آ۔

(۲۴۵) وَقَالَ تَعَالَى [2]: "وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ"

نیز فرمایا: اور اگر تم بدخو اور سخت دل ہوتے تو یہ تمہارے پاس سے بھاگ کھڑے ہوتے۔

۶۹۶۔ وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ"، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت عدی بن حاتمؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دوزخ سے بچ جاؤ اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ اور جو شخص اس کو نہ پائے تو وہ اچھی بات (بیان کرکے دوزخ سے بچے) (بخاری، مسلم)

۶۹۷۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ"، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَهُوَ بَعْضُ حَدِيثٍ تَقَدَّمَ بِطُولِهِ۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھی بات کہنا بھی صدقہ ہے۔ (بخاری، مسلم)

اور یہ حدیث ایک طویل حدیث کا حصہ ہے جو پہلے گزر چکی ہے۔

۶۹۸۔ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَحْقِرَنَّ

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ کسی نیک کام کو حقیر نہ جاننا اگرچہ تو

[1] سورۃ الحجر، آیۃ ۸۸، [2] سورۃ آل عمران ۱۵۹۔

مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَيْئًا وَلَوْ اَنْ تَلْقٰى اَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلِيْقٍ » رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اپنے بھائی کو کشادہ پیشانی سے ملے ۔ (مسلم)

(۸۹)

بَابُ اسْتِحْبَابِ بَيَانِ الْكَلَامِ وَاِيْضَاحِهٖ لِلْمُخَاطَبِ وَتَكْرِيْرِهٖ لِيُفْهَمَ اِذَا لَمْ يُفْهَمْ اِلَّا بِذٰلِكَ !

مخاطب کو سمجھانے کے لئے کلام کو مکرر لانے کے استحباب کا بیان

۶۹۹۔ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ اَعَادَهَا ثَلَاثًا حَتّٰى تُفْهَمَ عَنْهُ ، وَاِذَا اَتٰى عَلٰى قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلَاثًا » رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب کوئی بات ارشاد فرماتے تو اس کو تین بار دہراتے تاکہ سمجھ میں آجائے اور جب کسی قوم کے پاس آتے تو ان پر تین بار سلام کہتے ۔ (بخاری)

۷۰۰۔ وَعَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ كَلَامُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَامًا فَصْلًا يَفْهَمُهٗ كُلُّ مَنْ يَسْمَعُهٗ ، رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی باتیں واضح الفاظ میں ہوا کرتی تھیں تاکہ تمام سننے والے اس کو سمجھ سکیں۔ (ابوداؤد)

(۹۰)

بَابُ اِصْغَاءِ الْجَلِيْسِ لِحَدِيْثِ جَلِيْسِهِ الَّذِيْ لَيْسَ بِحَرَامٍ وَاسْتِنْصَاتِ الْعَالِمِ وَالْوَاعِظِ حَاضِرِيْ مَجْلِسِهٖ

ایک آدمی کا دوسرے آدمی کی باتوں پر کان دھرنے کا بیان جبکہ وہ بات ناجائز نہ ہو اور خطیب و واعظ کا حاضرین مجلس کو خاموش رہنے کی تاکید کرنے کا بیان

۷۰۱۔ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ

حضرت جریر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ

اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ: «اسْتَنْصِتِ النَّاسَ» ثُمَّ قَالَ: «لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

کہ حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تم لوگوں کو خاموش کراؤ پھر فرمایا میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ تم ایک دوسرے کی گردنیں قلم کرنے لگو۔ (بخاری، مسلم)

(۹۱)

بَابُ الْوَعْظِ وَالْاِقْتِصَادِ فِيْهِ

وعظ و نصیحت میں اعتدال رکھنے کا بیان

(۲۴۶) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى[1]: «اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ»

ارشاد خداوندی ہے (اے پیغمبر) لوگوں کو دانش اور نیک نصیحت سے اپنے پروردگار کے راستے کی طرف بلاؤ۔

۷۰۲ - وَعَنْ اَبِيْ وَائِلٍ شَقِيْقِ ابْنِ سَلَمَةَ قَالَ: كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُذَكِّرُنَا فِيْ كُلِّ خَمِيْسٍ مَرَّةً. فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَوَدِدْتُ اَنَّكَ ذَكَّرْتَنَا كُلَّ يَوْمٍ فَقَالَ: اَمَا اِنَّهُ يَمْنَعُنِيْ مِنْ ذٰلِكَ اَنِّيْ اَكْرَهُ اَنْ اُمِلَّكُمْ وَاِنِّيْ اَتَخَوَّلُكُمْ بِالْمَوْعِظَةِ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُنَا بِهَا مَخَافَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

«يَتَخَوَّلُنَا»: يَتَعَهَّدُنَا.

حضرت ابو وائل شقیق بن سلمہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ہر جمعرات ہم کو وعظ فرماتے ایک آدمی نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا میں چاہتا ہوں کہ آپ ہم کو ہر روز وعظ فرمائیں تو اس نے کہا کہ اس سے مجھے سوائے اس کے کوئی مانع نہیں کہ میں تم کو اکتاہٹ میں ڈالنے کو مکروہ جانتا ہوں اور وعظ و نصیحت میں تمہارے ساتھ وہی معاملہ اختیار کرتا ہوں جس طرح کا برتاؤ ہمارے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے آپ ہمارا خیال رکھتے کہ ہم اکتا نہ جائیں۔ (بخاری، مسلم)

"یتخولنا" ہمارا خیال فرماتے۔

۷۰۳ - وَعَنْ اَبِي الْيَقْظَانِ عَمَّارِ ابْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ:

حضرت ابو الیقظان عمار بن یاسرؓ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

[1] سورۃ النحل آیۃ ۱۲۵۔

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «إِنَّ طُوْلَ صَلٰوةِ الرَّجُلِ وَقِصَرَ خُطْبَتِهِ مَئِنَّةٌ مِّنْ فِقْهِهِ - فَأَطِيْلُوا الصَّلٰوةَ وَاقْصُرُوا الْخُطْبَةَ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ-

«مَئِنَّةٌ» بِمِيْمٍ مَفْتُوْحَةٍ ثُمَّ هَمْزَةٍ مَكْسُوْرَةٍ ثُمَّ نُوْنٍ مُشَدَّدَةٍ: أَيْ عَلَامَةٌ دَالَّةٌ عَلٰى فِقْهِهِ-

٧٠٤- وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: «بَيْنَا أَنَا أُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقُلْتُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَرَمَانِي الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ فَقُلْتُ: وَاثُكْلَ أُمِّيَاهُ مَا شَأْنُكُمْ تَنْظُرُوْنَ إِلَيَّ؟ فَجَعَلُوْا يَضْرِبُوْنَ بِأَيْدِيْهِمْ عَلٰى أَفْخَاذِهِمْ فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ يُصَمِّتُوْنَنِيْ لٰكِنِّيْ سَكَتُّ فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِأَبِيْ هُوَ وَأُمِّيْ مَا رَأَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ أَحْسَنَ تَعْلِيْمًا مِّنْهُ فَوَاللّٰهِ مَا كَهَرَنِيْ وَلَا ضَرَبَنِيْ وَلَا شَتَمَنِيْ قَالَ: «إِنَّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ لَا يَصْلُحُ فِيْهَا شَيْءٌ مِّنْ كَلَامِ النَّاسِ إِنَّمَا هِيَ التَّسْبِيْحُ وَالتَّكْبِيْرُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ» أَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَقَدْ جَاءَ اللّٰهُ بِالْإِسْلَامِ وَإِنَّ مِنَّا رِجَالًا يَأْتُوْنَ الْكُهَّانَ قَالَ:

سے سنا فرماتے تھے بلاشبہ انسان کی نماز کا لمبا ہونا اور خطبہ کا مختصر ہونا اس کی سمجھ کی علامت ہے پس نماز لمبی کرو اور خطبہ مختصر رکھو۔ (مسلم)

مَئِنَّۃٌ: میم مفتوحہ پھر ہمزہ مکسورہ پھر نون مشددہ یعنی وہ اس کی سمجھداری کی علامت ہے۔

حضرت معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کر رہا تھا کہ اچانک مقتدیوں میں سے ایک کو چھینک آگئی میں نے یرحمک اللہ کہا تو نمازیوں نے مجھے گھورنا شروع کر دیا میں نے کہا ہائے میری ماں گم ہو جائے تم مجھے گھور گھور کر کیوں دیکھ رہے ہو یہ سن کر وہ اپنے ہاتھوں سے اپنے رانوں کو پیٹنے لگے میں نے جب دیکھا کہ وہ مجھے خاموش کرانا چاہتے ہیں (اگرچہ مجھے غصہ تو بہت تھا) لیکن میں خاموش رہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے میری ماں اور میرا باپ آپ پر قربان ہو میں نے آپ جیسے بہترین تعلیم والے معلم کو نہ اس سے پہلے کبھی دیکھا تھا اور نہ بعد میں دیکھ سکا اللہ کی قسم تو آپ نے مجھ کو ڈانٹا اور نہ مجھ کو مارا اور نہ ہی مجھ کو برا بھلا کہا (بلکہ پیش آئے) فرمایا کہ نماز میں لوگوں کا کلام کرنا جائز نہیں نماز تو سبحان اللہ، الحمد للہ کہنے اور قرآن پاک کی تلاوت کرنے کا نام ہے یا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں دور جاہلیت کے قریب کا آدمی ہوں اب اللہ پاک اسلام کو لے آیا ہے ہم میں کچھ لوگ کاہنوں کے پاس جاتے ہیں آپ نے فرمایا ان کے پاس نہ جاؤ میں نے عرض کیا ہم میں لوگ بدشگونی

«فلا يأتهم» قلت: «ومنا رجال يتطيرون؟» قال: «ذالك شيء يجدونه في صدورهم فلا يصدنهم» رواه مسلم۔

«الثكل» بضم الثاء المثلثة: المصيبة والفجيعة. «ما كهرني» أي ما نهرني۔

اختیار کرتے ہیں فرمایا یہ چیز ان کے دلوں میں موجود تو ہے لیکن یہ چیز ان کو کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے سے نہ روکے۔ (مسلم)

"الثکل" ثاء کے ضمہ کے ساتھ مصیبت گھبرا دینے والی چیز کو کہتے ہیں "ماکھرنی" نہ جھڑکا۔

۷۰۵۔ وعن العرباض بن سارية رضي الله عنه قال: وعظنا رسول الله صلى الله عليه وسلم موعظة وجلت منها القلوب وذرفت منها العيون، وذكر الحديث وقد سبق بكماله في باب الأمر بالمحافظة على السنة وذكرنا أن الترمذي قال: إنه حديث حسن صحيح۔

حضرت عرباض بن ساریہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایسا وعظ فرمایا کہ (ہمارے) دل کانپ گئے اور آنکھوں سے آنسو بہنے لگے حدیث کا ذکر کیا۔ مکمل حدیث پہلے سنت کی محافظت کے باب میں گزر چکی ہے۔ وہاں ہم نے ذکر کیا تھا کہ امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے۔

۹۲

باب الوقار والسكينة

وقار اور سکینت کا بیان

(۷۴) قال الله تعالى[1]: «وعباد الرحمن الذين يمشون على الأرض هونا وإذا خاطبهم الجاهلون قالوا سلاما»

ارشاد خداوندی ہے، اور خدا کے بندے تو وہ ہیں جو زمین پر آہستگی سے چلتے ہیں اور جب جاہل لوگ ان سے (جاہلانہ) گفتگو کرتے ہیں تو سلام کہتے ہیں۔

۷۰۶۔ وعن عائشة رضي الله عنها قالت: ما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم مستجمعا قط ضاحكا حتى ترى منه لهواته، إنما كان يتبسم. متفق عليه۔

«اللهوات» جمع لهاة: وهي

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنے زور سے ہنستے ہوئے کبھی نہیں دیکھا کہ آپ کے منہ کا اندرونی حصہ نظر آئے بس آپ تو مسکراتے تھے۔ (بخاری، مسلم)

"لھوات" اس کا واحد "لھاۃ" ہے۔

[1] سورة الفرقان آية ٦٣

اللحمة التي في أقصى سقف الفم۔ حلق کے اندرونی حصہ کے آخری مقام کا نام ہے۔

(۹۳)

باب الندب إلى إتيان الصلوة والعلم ونحوهما من العبادات بالسكينة والوقار!

نماز دیگر عبادات اور علم کی مجلسوں میں سکینت اور وقار کے ساتھ آنے کے استحباب کا بیان

(۲۴۸) قال الله تعالى[1]: ﴿وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ﴾.

ارشادِ خداوندی ہے اور جو شخص ادب کی چیزوں کی جو خدا نے مقرر کی ہیں عظمت رکھے تو یہ (فعل) دلوں کی پرہیزگاری میں سے ہے۔

۷۰۷- وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: «إذا أقيمت الصلوة فلا تأتوها وأنتم تسعون وأتوها وأنتم تمشون وعليكم السكينة فما أدركتم فصلوا وما فاتكم فأتموا» متفق عليه: زاد مسلم في رواية له: «فإن أحدكم إذا كان يعمد إلى الصلوة فهو في صلوة».

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے۔ جب نماز کی اقامت کہی جائے تو تم دوڑ کر نماز کی طرف مت آؤ بلکہ اطمینان کے ساتھ چل کر آؤ جتنی نماز امام کے پیچھے پاؤ اسقدر پڑھ لو اور جو فوت ہو جائے اس کو پورا کرو (بخاری، مسلم) مسلم کی روایت میں زیادتی ہے کہ تم میں سے کوئی شخص جب نماز کا ارادہ کرتا ہے تو وہ نماز میں ہی ہوتا ہے۔

۷۰۸- وعن ابن عباس رضي الله عنهما أنه دفع مع النبي صلى الله عليه وسلم يوم عرفة فسمع النبي صلى الله عليه وسلم وراءه زجرا شديدا وضربا و

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ عرفہ کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ واپس آیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے اونٹوں کو مارنے اور زور اونٹوں کا شور و غل سنا تو آپ نے اپنے چابک کے ساتھ ان کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا اے

[1] سورۃ الحج آیۃ ۳۲

صَوْتاً لِلْإِبِلِ، فَأَشَارَ بِسَوْطِهِ إِلَيْهِمْ وَقَالَ: «أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ فَإِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِالْإِيضَاعِ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوَى مُسْلِمٌ بَعْضَهُ.

«الْبِرُّ»: الطَّاعَةُ. وَ«الْإِيضَاعُ» بِضَادٍ مُعْجَمَةٍ قَبْلَهَا يَاءٌ وَهَمْزَةٌ مَكْسُورَةٌ وَهُوَ: الْإِسْرَاعُ.

لوگو! سکینت اختیار کرو سواریوں کو دوڑانے میں کوئی نیکی نہیں ہے۔ (بخاری) مسلم نے بعض حصے کو بیان کیا۔

"البر" فرمانبرداری "ایضاع" ضاد معجمہ اس سے پہلے یا اور ہمزہ مکسورہ۔ دوڑانا۔

(٩٤)

بَابُ إِكْرَامِ الضَّيْفِ

مہمان کے احترام کا بیان

(٢٤٩) قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى[1]: «هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ الْمُكْرَمِينَ، إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا سَلَاماً، قَالَ سَلَامٌ قَوْمٌ مُنْكَرُونَ، فَرَاغَ إِلَى أَهْلِهِ فَجَاءَ بِعِجْلٍ سَمِينٍ، فَقَرَّبَهُ إِلَيْهِمْ قَالَ: أَلَا تَأْكُلُونَ؟»

ارشاد خداوندی ہے: بھلا تمہارے پاس ابراہیمؑ کے معزز مہمانوں کی خبر پہنچی ہے جب وہ ان کے پاس آئے تو سلام کیا انہوں نے بھی (جواب) میں سلام کہا (دیکھا تو) ایسے لوگ (جان پہچان) نہ تھے تو اپنے گھر جاکر ایک بچھڑا بھنا ہوا موٹا لائے (اور کھانے کے لئے) ان کے آگے رکھ دیا کہنے لگے کہ آپ تناول کیوں نہیں کرتے۔

(٢٥٠) وَقَالَ تَعَالَى[2]: «وَجَاءَهُ قَوْمُهُ يُهْرَعُونَ إِلَيْهِ وَمِنْ قَبْلُ كَانُوا يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ، قَالَ: يَا قَوْمِ هَؤُلَاءِ بَنَاتِي هُنَّ أَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُونِ فِي ضَيْفِي أَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَشِيدٌ؟!»

نیز فرمایا: اور لوط کی قوم کے لوگ ان کے پاس بے تحاشا دوڑتے ہوئے آئے اور یہ لوگ پہلے ہی سے فعل شنیع کیا کرتے تھے (لوط نے) کہا کہ قوم! یہ (جو) میری (قوم کی) لڑکیاں ہیں یہ تمہارے لئے (جائز اور) پاک ہیں تو خدا سے ڈرو اور میرے مہمانوں (کے بارے) میں میری آبرو نہ کھوؤ کیا تم میں کوئی بھی شائستہ آدمی نہیں ہے۔

٧٠٩- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَ

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر یقین رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر

[1] سورة الذاريات آية ٢٤، [2] سورة هود آية ٧٨۔

مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ»، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ایمان رکھتا ہے وہ صلہ رحمی کرے اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے (بخاری، مسلم)

۷۰۷ - وَعَنْ أَبِي شُرَيْحٍ خُوَيْلِدِ ابْنِ عَمْرٍو الْخُزَاعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتَهُ» قَالُوا: وَمَا جَائِزَتُهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: «يَوْمُهُ وَلَيْلَتُهُ وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَمَا كَانَ وَرَاءَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: «لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يُقِيمَ عِنْدَ أَخِيهِ حَتّٰى يُؤْثِمَهُ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يُؤْثِمُهُ؟ قَالَ: «يُقِيمُ عِنْدَهُ وَلَا شَيْءَ لَهُ يَقْرِيهِ بِهِ».

حضرت ابو شریح خویلد بن عمرو الخزاعی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کی عزت کرتا ہوا اس کا حق ادا کرے صحابہؓ نے دریافت کیا یا رسول اللہ اس کا حق کیا ہے فرمایا ایک دن ایک رات (یعنی عام معمول سے بہتر کھانا تیار کیا جائے) اور تین دن تک مہمان نوازی ہے اور اس سے زائد صدقہ ہے۔ (بخاری، مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں ہے۔ کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کے پاس اتنا عرصہ اقامت اختیار کرے کہ وہ اس کو گناہ میں ڈال دے صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ گناہ میں مبتلا کر دینے کا مطلب کیا ہے؟ فرمایا وہ اس کے پاس ڈیرہ لگا کر بیٹھ جائے لیکن اس کے پاس مہمان نوازی کیلئے کوئی چیز موجود نہ ہو۔

(۹۵)

بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّبْشِيرِ وَالتَّهْنِئَةِ بِالْخَيْرِ

نیک کاموں پر بشارت اور مبارکباد کہنے کے استحباب کا بیان

(۲۵۱) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی[1]: «فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ أَحْسَنَهُ»

ارشاد خداوندی ہے: تو میرے بندوں کو بشارت سنا دو جو بات کو سنتے اور اچھی باتوں کی پیروی کرتے ہیں۔

(۲۵۲) وَقَالَ تَعَالٰی[2]: «يُبَشِّرُهُمْ

نیز فرمایا: ان کا پروردگار ان کو اپنی رحمت

[1] سورة الزمر آية ۱۸ [2] سورة التوبة آية ۲۱ -

رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنَّاتٍ لَّهُمْ فِيهَا نَعِيمٌ مُّقِيمٌ»

کی اور خوشنودی کی اور بہشتوں کی خوشخبری دیتا ہے جن میں ان کیلئے نعمت ہائے جاودانی ہے۔

(۲۵۳) وَقَالَ تَعَالٰی[1]: «وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ»

نیز فرمایا: اور بہشت کی جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے خوشی مناؤ۔

(۲۵۴) وَقَالَ تَعَالٰی[2]: «فَبَشَّرْنَاهُ بِغُلَامٍ حَلِيْمٍ»

نیز فرمایا: تو ہم نے ان کو ایک نرم دل لڑکے کی خوشخبری دی۔

(۲۵۵) وَقَالَ تَعَالٰی[3]: «وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَا اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰی»

نیز فرمایا: اور ہمارے فرشتے ابراہیم کے پاس بشارت لے کر آئے۔

(۲۵۶) وَقَالَ[4]: «وَامْرَاَتُهٗ قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنَاهَا بِاِسْحٰقَ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ»

نیز فرمایا: اور ابراہیم کی بیوی جو پاس کھڑی تھی ہنس پڑی تو ہم نے اس کو اسحاق کی اور اسحاق کے بعد یعقوب کی خوشخبری دی۔

(۲۵۷) وَقَالَ تَعَالٰی[5]: «فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّیْ فِی الْمِحْرَابِ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰی»

نیز فرمایا: وہ ابھی عبادت گاہ میں کھڑے نماز ہی پڑھ رہے تھے کہ فرشتوں نے آواز دی کہ (زکریا) خدا تمہیں یحییٰ کی بشارت دیتا ہے۔

(۲۵۸) وَقَالَ تَعَالٰی[6]: «اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ» الْآيَةَ،

نیز فرمایا: (وہ وقت بھی یاد کرنے کے لائق ہے) جب فرشتوں نے (مریم سے کہا) کہ مریم خدا تم کو اپنی طرف سے ایک فیض کی بشارت دیتا ہے جس کا نام مسیح (اور مشہور عیسیٰ بن مریم) ہوگا۔

وَالْآيَاتُ فِی الْبَابِ كَثِيْرَةٌ مَّعْلُوْمَةٌ،

اس مضمون کی آیات کثرت کے ساتھ موجود ہیں

وَاَمَّا الْاَحَادِيْثُ فَكَثِيْرَةٌ جِدًّا وَهِیَ مَشْهُوْرَةٌ فِی الصَّحِيْحِ مِنْهَا:

اور احادیث بھی بہت زیادہ ہیں چند صحیح مشہور احادیث ملاحظہ فرمائیں۔

---

[1] سورة فصلت آية ٣٠، [2] سورة الصافات آية ١٠١، [3] سورة هود آية ٦٩، [4] سورة هود آية ٧١، [5] سورة آل عمران آية ٣٩، [6] سورة آل عمران آية ٤٥

۷۱۱۔ عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ وَيُقَالُ أَبُو مُحَمَّدٍ وَيُقَالُ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشَّرَ خَدِيجَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ، لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

«الْقَصَبُ» هُنَا: اللُّؤْلُؤُ الْمُجَوَّفُ. وَ«الصَّخَبُ»: الصِّيَاحُ وَاللَّغَطُ. وَ«النَّصَبُ»: التَّعَبُ.

حضرت ابوابراہیم یا ابو محمد یا ابو معاویہ عبداللہ بن ابواوفیٰ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہؓ کو بہشت میں ایسے محل کی بشارت سنائی جو ایک ہی مجوف موتی سے تیار کیا گیا جس میں نہ شوروشغب اور نہ ہی تھکاوٹ ہوگی (بخاری، مسلم)

"القصب" وہ موتی جو درمیان سے خالی ہو۔ "الصخب" شوروشغب۔ "النصب" تھکاوٹ۔

۷۱۲۔ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ تَوَضَّأَ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ: لَأَلْزَمَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَأَكُونَنَّ مَعَهُ يَوْمِي هٰذَا، فَجَاءَ الْمَسْجِدَ فَسَأَلَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: وَجَّهَ هٰهُنَا، قَالَ: فَخَرَجْتُ عَلَى أَثَرِهِ أَسْأَلُ عَنْهُ حَتَّى دَخَلَ بِئْرَ أَرِيسٍ، فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ حَتَّى قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتَهُ وَتَوَضَّأَ، فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ قَدْ جَلَسَ عَلَى بِئْرِ أَرِيسٍ وَتَوَسَّطَ قُفَّهَا وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ فَقُلْتُ: لَأَكُونَنَّ بَوَّابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَدَفَعَ الْبَابَ فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ وہ اپنے گھر سے وضو کر کے باہر نکلا اور اس (عزم) کا اظہار کیا کہ میں آج کا دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہوں گا چنانچہ وہ مسجد گیا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بارے دریافت کیا؛ صحابہؓ نے جواب دیا کہ آپ اس طرف تشریف لے گئے ہیں حضرت ابوموسیٰؓ بیان کرتے ہیں کہ میں آپ کے نقش قدم پر چلتا رہا آپ کے متعلق دریافت کرتا رہا یہاں تک کہ آپ بئر اریس میں داخل ہو گئے اور میں دروازے کے پاس بیٹھا رہا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت سے فارغ ہوئے اور وضو فرمایا میں آپ کی طرف چلا آپ بئر اریس پر بیٹھے ہیں اپنی پنڈلیوں سے کپڑا اتار رکھا ہے اور منڈیر پر کنوئیں میں پاؤں لٹکا کر تشریف فرما ہیں میں نے آپ پر سلام کہا اور واپس آکر دروازے پر بیٹھ گیا اور میں نے خیال کیا کہ میں تو آج رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا دربان ہوں۔ چنانچہ حضرت ابوبکرؓ آئے دروازے کو دستک دی میں نے پوچھا کون ہے؟ جواب دیا۔ ابوبکرؓ! میں نے کہا ٹھہریئے پھر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ حضرت

فَقَالَ: أَبُوْ بَكْرٍ فَقُلْتُ: عَلَى رِسْلِكَ، ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ هٰذَا أَبُوْ بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ: «ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ» فَأَقْبَلْتُ حَتّٰى قُلْتُ لِأَبِيْ بَكْرٍ: ادْخُلْ وَرَسُوْلُ اللهِ يُبَشِّرُكَ بِالْجَنَّةِ، فَدَخَلَ أَبُوْ بَكْرٍ حَتّٰى جَلَسَ عَنْ يَمِيْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ فِي الْقُفِّ وَدَلّٰى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ كَمَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ، ثُمَّ رَجَعْتُ وَجَلَسْتُ وَقَدْ تَرَكْتُ أَخِيْ يَتَوَضَّأُ وَيَلْحَقُنِيْ فَقُلْتُ: إِنْ يُرِدِ اللهُ بِفُلَانٍ - يُرِيْدُ أَخَاهُ - خَيْرًا يَأْتِ بِهِ، فَإِذَا إِنْسَانٌ يُحَرِّكُ الْبَابَ فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالَ: عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ. فَقُلْتُ عَلَى رِسْلِكَ، ثُمَّ جِئْتُ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ: هٰذَا عُمَرُ يَسْتَأْذِنُ؟ فَقَالَ: «ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ»، فَجِئْتُ عُمَرَ فَقُلْتُ: أَذِنَ وَيُبَشِّرُكَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَنَّةِ فَدَخَلَ فَجَلَسَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقُفِّ عَنْ يَسَارِهِ وَدَلّٰى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ، ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ فَقُلْتُ: إِنْ يُرِدِ اللهُ بِفُلَانٍ خَيْرًا يَعْنِيْ أَخَاهُ يَأْتِ بِهِ، فَجَاءَ إِنْسَانٌ فَحَرَّكَ الْبَابَ. فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟

ابوبکرؓ آنے کی اجازت مانگ رہے ہیں فرمایا اس کو اجازت دے دو اور جنت کی خوشخبری بھی سنا دو چنانچہ میں نے حضرت ابوبکرؓ سے آکر کہا آپ کو داخل ہونے کی اجازت کے ساتھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جنت کی خوشخبری بھی دیتے ہیں حضرت ابوبکر داخل ہوئے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دائیں جانب کنویں میں پاؤں لٹکا کر اور اپنی پنڈلیوں سے کپڑا اتار کر بیٹھ گئے جیسا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے میں پھر واپس دروازے پر جا بیٹھا اور میں اپنے بھائی کو وضو کرتے چھوڑ کر آیا تھا۔ خیال گزرا کہ اگر اللہ پاک نے اس کے حق میں خیر کو مقدر فرمایا ہے تو وہ ضرور آئے گا اچانک ایک آدمی نے دروازہ کھٹکھٹایا میں نے پوچھا کون؟ جواب دیا۔ عمرؓ بن خطاب ہوں میں نے کہا ٹھہریئے! اس کے بعد میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا۔ آپ پر سلام کہنے کے بعد عرض کیا۔ یہ حضرت عمرؓ اجازت طلب کر رہے ہیں۔ فرمایا اس کو اجازت دیجئے اور جنت کی بشارت بھی دیجئے چنانچہ میں حضرت عمرؓ کے پاس آیا اور کہا آپ کو اجازت ہے نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو جنت کی خوشخبری عطا فرما رہے ہیں وہ اندر داخل ہوا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بائیں جانب کنویں میں پاؤں لٹکا کر بیٹھ گئے۔ میں واپس آکر بیٹھ گیا اور دل میں کہنے لگا اگر میرے بھائی کے ساتھ اللہ پاک کو بھلائی منظور ہوگی تو اس کو لائے گا اچانک ایک انسان نے دروازے کو دستک دی۔ میں نے کہا کون؟ اس نے

فَقَالَ: عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، فَقُلْتُ: عَلَى رِسْلِكَ، وَجِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: «ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ مَعَ بَلْوَى تُصِيبُهُ» فَجِئْتُ فَقُلْتُ: ادْخُلْ وَيُبَشِّرُكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَنَّةِ مَعَ بَلْوَى تُصِيبُكَ، فَدَخَلَ فَوَجَدَ الْقُفَّ قَدْ مُلِئَ فَجَلَسَ وِجَاهَهُمْ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: فَأَوَّلْتُهَا قُبُورَهُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَزَادَ فِي رِوَايَةٍ: «وَأَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ الْبَابِ. وَفِيهَا أَنَّ عُثْمَانَ حِينَ بَشَّرَهُ حَمِدَ اللهَ تَعَالَى ثُمَّ قَالَ: اللهُ الْمُسْتَعَانُ».

قَوْلُهُ «وَجَّهَ» بِفَتْحِ الْوَاوِ وَتَشْدِيدِ الْجِيمِ: أَيْ تَوَجَّهَ، وَقَوْلُهُ «بِئْرَ أَرِيسٍ» هُوَ بِفَتْحِ الْهَمْزَةِ وَكَسْرِ الرَّاءِ وَبَعْدَهَا يَاءٌ مُثَنَّاةٌ مِنْ تَحْتُ سَاكِنَةٌ ثُمَّ سِينٌ مُهْمَلَةٌ وَهُوَ مَصْرُوفٌ وَمِنْهُمْ مَنْ مَنَعَ صَرْفَهُ. «وَالْقُفُّ» بِضَمِّ الْقَافِ وَتَشْدِيدِ الْفَاءِ: وَهُوَ الْمَبْنِيُّ حَوْلَ الْبِئْرِ. قَوْلُهُ: «عَلَى رِسْلِكَ» بِكَسْرِ الرَّاءِ عَلَى الْمَشْهُورِ وَقِيلَ بِفَتْحِهَا أَيْ ارْفُقْ.

۴۱۳- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا قُعُودًا حَوْلَ رَسُولِ

کہا۔ عثمان بن عفان ہوں۔ میں نے کہا ٹھہریئے اور میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اطلاع دی، آپ نے فرمایا اس کو اجازت دو۔ اور جنت کی خوشخبری سناؤ۔ البتہ ان کو ایک مصیبت لاحق ہوگی۔ میں واپس آیا اور کہا داخل ہو جائیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو جنت کی خوشخبری بھی دے رہے ہیں البتہ آپ کو ایک مصیبت پہنچے گی۔ وہ داخل ہوا اور اس نے ایک کنارے کو بھرا ہوا دیکھ کر دوسری جانب سامنے بیٹھ گیا۔ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں میں اس واقعہ سے سمجھا ہوں کہ اس سے مراد ان تینوں کی قبریں ایک جگہ ہوں گی اور حضرت عثمانؓ کی قبر ان سے الگ ہوگی۔ ایک روایت میں ان الفاظ کی زیادتی ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازے کی نگرانی کا حکم دیا اور یہ کہ حضرت عثمانؓ کو جب آپؐ نے بشارت دی اس نے الحمد للہ کہا پھر کہا۔ واللہ المستعان یعنی اللہ پاک سے ہی مدد مانگی جاتی ہے۔ (بخاری)

"وجہ" واؤ کی فتح اور جیم مشددہ کے ساتھ متوجہ ہوا۔ "بئر اریس" ہمزہ کے فتح راء کے کسرہ اس کے بعد یائے مثناۃ ساکنہ پھر سین مہملہ منصرف ہے بعض لوگ اس کو غیر منصرف کہتے ہیں۔ "القف" قاف کے پیش اور فاء مشددہ کے ساتھ کنویں کے اردگرد جو منڈیر بنی ہوتی ہے۔ "علی رسلک" مشہور قول کے مطابق راء پر کسرہ ہے اور بعض لوگ فتح کے ساتھ پڑھتے ہیں یعنی ٹھہریئے۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد بیٹھے ہوئے تھے

اللہِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَنَا
أَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي
نَفَرٍ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِ أَظْهُرِنَا فَأَبْطَأَ عَلَيْنَا
وَخَشِينَا أَنْ يُقْتَطَعَ دُونَنَا وَفَزِعْنَا
فَقُمْنَا فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ فَزِعَ فَخَرَجْتُ
أَبْتَغِي رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ حَتَّى أَتَيْتُ حَائِطًا لِلْأَنْصَارِ
لِبَنِي النَّجَّارِ فَدُرْتُ بِهِ هَلْ أَجِدُ
لَهُ بَابًا؟ فَلَمْ أَجِدْ فَإِذَا رَبِيعٌ يَدْخُلُ
فِي جَوْفِ حَائِطٍ مِنْ بِئْرٍ خَارِجَةٍ وَ
الرَّبِيعُ الْجَدْوَلُ الصَّغِيرُ، فَاحْتَفَزْتُ
فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَبُو هُرَيْرَةَ؟ » فَقُلْتُ:
نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: « مَا شَأْنُكَ
قُلْتُ: كُنْتَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا فَقُمْتَ
فَأَبْطَأْتَ عَلَيْنَا فَخَشِينَا أَنْ تُقْتَطَعَ
دُونَنَا فَفَزِعْنَا فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ فَزِعَ
فَأَتَيْتُ هَذَا الْحَائِطَ فَاحْتَفَزْتُ
كَمَا يَحْتَفِزُ الثَّعْلَبُ وَهَؤُلَاءِ النَّاسُ
وَرَائِي - فَقَالَ: « يَا أَبَا هُرَيْرَةَ »
وَأَعْطَانِي نَعْلَيْهِ فَقَالَ: « اذْهَبْ
بِنَعْلَيَّ هَاتَيْنِ فَمَنْ لَقِيتَ مِنْ وَرَاءِ
هَذَا الْحَائِطِ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا
اللهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهُ فَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ »
وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ
« الرَّبِيعُ » النَّهْرُ الصَّغِيرُ وَهُوَ
الْجَدْوَلُ « بِفَتْحِ الْجِيمِ » كَمَا فَسَّرَهُ
فِي الْحَدِيثِ - وَقَوْلُهُ « احْتَفَزْتُ »

اور ہمارے ساتھ حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ اور دیگر صحابہ کرام بھی تھے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان سے اُٹھے (اور باہر تشریف لے گئے)

جب آپ نے واپس آنے میں دیر لگا دی تو ہمیں خطرہ لاحق ہوا۔ کہ کہیں ہماری عدم موجودگی میں آپ کے رشتہ حیات کو منقطع نہ کر دیا جائے اس خیال کے آتے ہی ہم گھبرا کر اٹھ کھڑے ہوئے اور سب سے پہلے میں گھبرا کر اٹھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں نکلا یہاں تک کہ میں انصار کے بنو نجار قبیلے کے ایک باغ کے پاس پہنچ گیا میں اس سے دروازہ تلاش کرنے کیلئے باغ کے گرد گھومتا رہا لیکن اندر جانے کیلئے دروازہ نہ مل سکا۔ البتہ بیرونی کنوئیں سے پانی کا ایک چھوٹا سا نالہ باغ کے اندر جا رہا تھا اور ربیع چھوٹے نالے کو کہتے ہیں پس میں سکڑ کر نالے کے راستے سے اندر داخل ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف فرما تھے آپ نے فرمایا ابوہریرہ ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ فرمایا کیا حال ہے؟ میں نے عرض کیا۔ آپ ہمارے درمیان تشریف فرما تھے۔ آپ اٹھ کر باہر چلے گئے آپ نے واپس آنے میں دیر لگا دی ہمیں تشویش لاحق ہوئی کہ کہیں ہماری عدم موجودگی میں آپ کے رشتہ حیات کو منقطع نہ کر دیا جائے اور ہم گھبرا گئے سب سے پہلے میں گھبرا کر اٹھا اور اس باغ کی طرف آیا اور اپنے جسم کو سکیڑ کر یہاں یوں داخل ہوا جیسے لومڑی سمٹ سمٹا کر داخل ہوتی ہے اور یہ سب لوگ میرے پیچھے ہیں آپ نے مجھے مخاطب فرمایا اور اپنے دونوں جوتے عطا فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ جاؤ میرے ان دونوں جوتوں کو ساتھ لے جاؤ۔ اور اس باغ کے باہر جس شخص کو ملو جو اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ اسکے دل میں یقین بھی ہو تو اسکو جنت کی بشارت سنا دو طویل حدیث کا ذکر کیا (مسلم)

"الربیع" چھوٹے نالے کو کہتے ہیں۔ اسکا مترادف "الجدول" جیم کے فتح کے ساتھ ہے حدیث میں اسی طرح تفسیر موجود ہے "احتفزت" ...

دُنِي بِاللِّوَاءِ وَبِالثَّأْيِ وَمَحْنَا بِالزَّكِيّ تَضَامَمْتُ وَتَصَاغَرْتُ حَتَّى اَمْكَنَنِيَ الدُّخُوْلُ۔

۷۱۴۔ وَعَنْ اَبِيْ شَمَاسَةَ قَالَ: حَضَرْنَا عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ فِيْ سِيَاقَةِ الْمَوْتِ فَبَكَىٰ طَوِيْلًا وَحَوَّلَ وَجْهَهُ اِلَى الْجِدَارِ فَجَعَلَ ابْنُهُ يَقُوْلُ: يَا اَبَتَاهُ اَمَا بَشَّرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَذَا؟ اَمَا بَشَّرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَذَا؟ فَاَقْبَلَ بِوَجْهِهِ فَقَالَ اِنَّ اَفْضَلَ مَا نُعِدُّ شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، اِنِّيْ قَدْ كُنْتُ عَلٰى اَطْبَاقٍ ثَلَاثٍ: لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ وَمَا اَحَدٌ اَشَدَّ بُغْضًا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّيْ وَلَا اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَكُوْنَ قَدِ اسْتَمْكَنْتُ مِنْهُ فَقَتَلْتُهُ فَلَوْ مِتُّ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ لَكُنْتُ مِنْ اَهْلِ النَّارِ۔ فَلَمَّا جَعَلَ اللّٰهُ الْاِسْلَامَ فِيْ قَلْبِيْ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: ابْسُطْ يَمِيْنَكَ فَلْاُبَايِعْكَ، فَبَسَطَ يَمِيْنَهُ فَقَبَضْتُ يَدِيْ فَقَالَ: «مَا لَكَ يَا عَمْرُو؟» قُلْتُ: اَرَدْتُ اَنْ اَشْتَرِطَ قَالَ: «تَشْتَرِطُ مَاذَا؟» قُلْتُ: اَنْ يُّغْفَرَ لِيْ، قَالَ: «اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ الْاِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ وَ

دونوں کے ساتھ مروی ہے بڑا کے ساتھ معنی یہ ہے کہ میں سمٹ گیا اور چھوٹا بنا یہاں تک کہ میرے لئے داخل ہونا ممکن ہوگیا۔

حضرت ابن شماسہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عمرو بن عاصؓ کے پاس موجود تھے جب وہ نزع کے عالم میں تھے۔ تو وہ دیر تک روتے رہے اور اپنے چہرے کو دیوار کی جانب پھیر لیا یہ حالت دیکھ کر اس کا بیٹا بولا ابا جان کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تجھ کو فلاں بات کی خوشخبری نہیں دی اس نے اپنے چہرے کو متوجہ کیا۔ اور کہا جن چیزوں کو ہم بہتر سمجھتے ہیں۔ ان میں سب سے بہتر اس بات کی گواہی دینا ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں میں تین حالات سے گذرا ہوں۔ ایک وہ وقت تھا۔ کہ مجھ سے زیادہ کوئی شخص اللہ کے رسول کا دشمن نہ تھا۔ اور مجھے سب سے زیادہ یہ بات محبوب تھی کہ میں آپ کو قتل کرنے پر قدرت حاصل کر سکوں (نظاھر ہے) اگر میں اس حالت پر مر جاتا تو دوزخی ہوتا۔ پھر جب اللہ پاک نے میرے دل میں اسلام کو جاگزیں فرمایا۔ تو میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور میں نے کہا اپنا ہاتھ نکالیں میں آپ سے بیعت کرنا چاہتا ہوں آپ نے ہاتھ پھیلایا لیکن میں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا آپ نے فرمایا عمرو کیا بات ہے۔ میں نے عرض کیا ایک شرط کرنا چاہتا ہوں۔ فرمایا کیا شرط؟ میں نے عرض کیا۔ یہ کہ مجھے معاف کر دیا جائے فرمایا کیا تجھے علم نہیں۔ کہ اسلام تمام پہلے گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور

أَنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا وَأَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ وَمَا كَانَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَجَلَّ فِيْ عَيْنِيْ مِنْهُ، وَمَا كُنْتُ أُطِيْقُ أَنْ أَمْلَأَ عَيْنِيْ مِنْهُ إِجْلَالًا لَهُ. وَلَوْ سُئِلْتُ أَنْ أَصِفَهُ مَا أَطَقْتُ لِأَنِّيْ لَمْ أَكُنْ أَمْلَأُ عَيْنِيْ مِنْهُ وَلَوْ مُتُّ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ لَرَجَوْتُ أَنْ أَكُوْنَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، ثُمَّ وَلِيْنَا أَشْيَاءَ مَا أَدْرِيْ مَا حَالِيْ فِيْهَا؟ فَإِذَا أَنَا مُتُّ فَلَا تَصْحَبَنِّيْ نَائِحَةٌ وَلَا نَارٌ، فَإِذَا دَفَنْتُمُوْنِيْ فَشُنُّوْا عَلَيَّ التُّرَابَ شَنًّا، ثُمَّ أَقِيْمُوْا حَوْلَ قَبْرِيْ قَدْرَ مَا تُنْحَرُ جَزُوْرٌ وَيُقْسَمُ لَحْمُهَا حَتّٰى أَسْتَأْنِسَ بِكُمْ، وَأَنْظُرَ مَاذَا أُرَاجِعُ بِهِ رُسُلَ رَبِّيْ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ،

قَوْلُهُ «شُنُّوْا» رُوِيَ بِالشِّيْنِ الْمُعْجَمَةِ وَبِالْمُهْمَلَةِ: أَيْ صُبُّوْهُ قَلِيْلًا قَلِيْلًا، وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ أَعْلَمُ.

ہجرت بھی تمام پہلے گناہوں کو ختم کر دیتی ہے اور حج بھی پہلے تمام گناہوں کو گرا دیتا ہے۔ اس وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مجھے کوئی محبوب نہ تھا اور نہ ہی میری نظروں میں آپ سے زیادہ کوئی جلیل والا تھا اور رُعب کے اجلال کا یہ عالم تھا کہ میں آنکھ بھر کر آپ کو دیکھ نہ سکتا تھا۔ اور اگر مجھ سے پوچھا جائے کہ میں آپ کا حلیہ بیان کروں تو میں آپ کا حلیہ بیان نہیں کر سکوں گا اسلئے کہ میں نے آنکھ بھر کر آپ کو دیکھا ہی نہیں۔ اس حالت میں اگر میں فوت ہو جاتا تو مجھے امید تھی کہ میں اہل جنت سے ہوتا اسکے بعد ہم بہت زیادہ معاملات کے ذمہ دار بنے اب میں نہیں سمجھ سکتا کہ میرا حال انمیں کیا ہوگا پس جب میں فوت ہو جاؤں تو میرے جنازے کے ساتھ کوئی نوحہ گر اور آگ نہ جائے اور جب مجھے دفن کر لو تو میری قبر پر تھوڑی تھوڑی مٹی ڈالنا پھر میری قبر کے پاس آنا اور تھوڑا عرصہ جس میں اونٹ ذبح کیا جاتا ہے اور اسکا گوشت تقسیم کیا جاتا ہے تاکہ میں تمہارے ساتھ مانوس ہوں اور دیکھ لوں کہ اپنے پروردگار کے بھیجے ہوئے فرشتوں سے کیا گفتگو کرتا ہوں (مسلم)

«شنوا» شین معجمہ اور مہملہ دونوں طرح مروی ہے یعنی تھوڑی تھوڑی مٹی ڈالو۔ واللہ سبحانہ اعلم

(۹۶)

بَابُ وَدَاعِ الصَّاحِبِ وَوَصِيَّتِهِ عِنْدَ فِرَاقِهِ لِسَفَرٍ وَغَيْرِهِ وَالدُّعَاءِ لَهُ وَطَلَبِ الدُّعَاءِ مِنْهُ

ساتھی کو رخصت کرتے وقت وصیّت کرنے دُعا کرنے اور اس سے دُعا کروانے وغیرہ کا ذکر

(۲۵۹) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَ

ارشاد خداوندی ہے: اور ابراہیم نے

وَوَصّٰى بِهَا إِبْرَاهِيمُ بَنِيهِ وَيَعْقُوبُ: يَا بَنِيَّ إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّينَ فَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ، أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ إِذْ قَالَ لِبَنِيهِ: مَا تَعْبُدُونَ مِنْ بَعْدِي؟ قَالُوا: نَعْبُدُ إِلٰهَكَ وَإِلٰهَ آبَائِكَ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحٰقَ إِلٰهًا وَاحِدًا وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ»

اپنے بیٹوں کو اس بات کی وصیت کی یعقوب نے بھی وا پنے فرزندوں سے یہی کہا کہ بیٹا خدا نے تمہارے لئے یہی دین پسند فرمایا ہے تو جب مرنا تو مسلمان ہی مرنا بھلا جس وقت یعقوبؑ وفات پانے لگے تو تم اس وقت موجود تھے جب انہوں نے اپنے بیٹوں سے پوچھا کہ میرے بعد تم کس کی عبادت کرو گے۔ تو انہوں نے کہا کہ آپ کے معبود اور آپ کے باپ دادا ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ اور اسحاقؑ کے معبود کی عبادت کریں گے جو معبود یکتا ہے اور ہم اسی کے حکم بردار ہیں۔

۴۱۵ - وَأَمَّا الْأَحَادِيثُ فَمِنْهَا حَدِيثُ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الَّذِي سَبَقَ فِي بَابِ إِكْرَامِ أَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِينَا خَطِيبًا فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ وَوَعَظَ وَذَكَّرَ ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ، أَلَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ رَسُولُ رَبِّي فَأُجِيبَ وَأَنَا تَارِكٌ فِيكُمْ ثَقَلَيْنِ أَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ فِيهِ الْهُدٰى وَالنُّورُ، فَخُذُوا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاسْتَمْسِكُوا بِهِ» فَحَثَّ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ وَرَغَّبَ فِيهِ. ثُمَّ قَالَ: «وَأَهْلُ بَيْتِي، أُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي» رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَقَدْ سَبَقَ بِطُولِهِ.

۴۱۵۔ اور احادیث تو ان میں سے حضرت زید بن ارقمؓ کی حدیث اہل بیت کے اکرام کے باب میں پہلے گزر چکی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرمانے کے لئے کھڑے ہوئے آپ نے حمد و ثنا کے بعد وعظ و نصیحت کرتے ہوئے فرمایا۔ اما بعد۔ اے لوگو خبردار ہو جاؤ کہ میں بھی تمہارے جیسا انسان ہوں قریب ہے کہ اللہ کا قاصد میرے پاس پہنچے تو میں اس کو قبول کروں تو اس حالت میں سنو کہ میں تم میں دو ثقیل چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں پہلی چیز اللہ کی کتاب ہے جس میں ہدایت اور روشنی موجود ہے پس اللہ کی کتاب کو پکڑو اور اس پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہو۔ چنانچہ آپ نے کتاب اللہ کے بارے رغبت دلائی اور زور دیا پھر فرمایا دوسری چیز میرے اہل بیت ہیں اور میں تمہیں اہل بیت کے بارے تاکید کرتا ہوا نصیحت کرتا ہوں (مسلم) لمبی حدیث پہلے گزر چکی ہے۔

۴۱۶ - وَعَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ مَالِكِ ابْنِ الْحُوَيْرِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُونَ فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً، وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيمًا رَفِيقًا، فَظَنَّ أَنَّا قَدِ اشْتَقْنَا أَهْلَنَا فَسَأَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا مِنْ أَهْلِنَا، فَأَخْبَرْنَاهُ، فَقَالَ: « ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَأَقِيمُوا فِيهِمْ وَعَلِّمُوهُمْ وَمُرُوهُمْ وَصَلُّوا صَلَاةَ كَذَا فِي حِينِ كَذَا، وَصَلَاةَ كَذَا فِي حِينِ كَذَا، فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - زَادَ الْبُخَارِيُّ فِي رِوَايَةٍ لَهُ: «وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي.»

قَوْلُهُ: « رَحِيمًا رَفِيقًا» رُوِيَ بِفَاءٍ وَقَافٍ، وَرُوِيَ بِقَافَيْنِ -

۴۱۷ - وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اسْتَأْذَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعُمْرَةِ فَأَذِنَ وَقَالَ: « لَا تَنْسَنَا يَا أُخَيَّ مِنْ دُعَائِكَ» فَقَالَ كَلِمَةً مَا يَسُرُّنِي أَنَّ لِي بِهَا الدُّنْيَا - وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: « أَشْرِكْنَا يَا أُخَيَّ فِي دُعَائِكَ » رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ -

حضرت ابو سلیمان مالک بن حویرث بیان کرتے ہیں کہ ہم چند نوجوان جو تقریباً ہم عمر تھے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تقریباً بیس روز رہے۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بڑے رحیم وکریم تھے۔ اس دوران آپ نے محسوس فرمایا۔ کہ ہم واپس گھر جانے کا شوق کر رہے ہیں آپ نے ہم سے دریافت فرمایا کہ ہم نے اپنے گھروں میں کن کو پیچھے چھوڑا ہے ہم نے آپکو بتا دیا تو آپ نے فرمایا اپنے گھروں میں واپس چلے جاؤ ان میں رہو، اور انکو اسلام کی تعلیم دو اور امر بالمعروف کرو اور فلاں نماز فلاں وقت میں اور فلاں نماز فلاں وقت میں ادا کرو۔ پس جب نماز کا وقت آ جائے تو تم میں سے کوئی ایک اذان کہے لیکن جماعت وہ کرائے جو تم میں عمر کے لحاظ سے بڑا ہے (بخاری ومسلم) بخاری کی روایت میں اضافہ ہے۔ کہ نماز اس طریقہ سے ادا کرنا جسطرح تم مجھ کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھتے ہو۔

"رحیما رفیقا" یہ لفظ فا اور قاف کے ساتھ مروی ہے۔ اور دو قافوں کے ساتھ بھی مروی ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے عمرہ کرنے کی اجازت طلب کی آپ نے اجازت عطا فرماتے ہوئے فرمایا۔ اے بھائی! اپنی دعاؤں میں ہمیں فراموش نہ کرنا (آپ نے ایسا کلمہ ارشاد فرمایا کہ مجھے اس کے بدلے دنیا مل جائے تو بھی مجھکو مسرت حاصل نہ ہو) ایک روایت میں آپ نے فرمایا۔ اے بھائی ہمیں بھی اپنی دعاؤں میں شریک کرنا (ابوداؤد، ترمذی) حدیث حسن صحیح ہے۔

٧١٨ - وَعَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقُولُ لِلرَّجُلِ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا: ادْنُ مِنِّي حَتّٰى أُوَدِّعَكَ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوَدِّعُنَا فَيَقُولُ: أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِينَكَ وَأَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيمَ عَمَلِكَ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت سالم بن عبداللہ بیان کرتے ہیں۔ کہ عبداللہ بن عمرؓ اس شخص سے کہا کرتے جو سفر پر جانے کا ارادہ کرتا میرے قریب ہو جائیے میں آپ کو الوداع کرنا چاہتا ہوں۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں الوداع کیا کرتے تھے۔ آپ ارشاد فرماتے میں تیرے دین تیری امانت اور تیرے خاتمۂ اعمال کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں (ترمذی) حدیث حسن صحیح ہے۔

٧١٩ - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطْمِيِّ الصَّحَابِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُوَدِّعَ الْجَيْشَ يَقُولُ: أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِينَكُمْ، وَأَمَانَتَكُمْ، وَخَوَاتِيمَ أَعْمَالِكُمْ. حَدِيثٌ صَحِيحٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَغَيْرُهُ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ

حضرت عبداللہ بن یزیدؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی لشکر کو الوداع فرماتے تو ارشاد فرماتے کہ میں تمہارے دین تمہاری امانت اور تمہارے خاتمۂ اعمال کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں (ابوداؤد) حدیث صحیح ہے۔ ابوداؤد اور اس کے غیر نے صحیح سند کیساتھ روایت کیا۔

٧٢٠ - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُرِيدُ سَفَرًا فَزَوِّدْنِي، فَقَالَ: «زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰى» قَالَ: زِدْنِي قَالَ: «وَغَفَرَ ذَنْبَكَ» قَالَ: زِدْنِي، قَالَ: «وَيَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُمَا كُنْتَ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! میں سفر پر جانے کا ارادہ رکھتا ہوں تو آپ مجھے زادِ راہ عنایت فرما دیجئے آپ نے فرمایا اللہ پاک آپ کو پرہیزگاری کا زادِ راہ عنایت فرمائے اس نے عرض کیا۔ اور زیادہ دیجئے فرمایا اللہ پاک تیرے گناہ معاف فرمائے اس نے کہا کچھ اور فرمایا اللہ پاک تجھے نیکی کی توفیق عطا فرمائے جس جگہ بھی تو ہو ترمذی۔ حدیث حسن ہے۔

(۹۷)

بَابُ الِاسْتِخَارَةِ وَالْمُشَاوَرَةِ

استخارہ کرنے اور باہمی مشورہ کرنیکا بیان

(۲۶۰) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی[1]: "وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ"

ارشاد خداوندی ہے: اور اپنے کاموں میں ان سے مشورہ لیا کرو۔

(۲۶۱) وَقَالَ تَعَالٰی[2]: "وَأَمْرُهُمْ شُورٰى بَيْنَهُمْ" أَيْ يَتَشَاوَرُوْنَ بَيْنَهُمْ فِيْهِ،

نیز فرمایا: اور اپنے کام آپس کے مشورے سے کرتے ہیں (یعنی باہم مشورہ کرتے ہیں)۔

۷۱۲ - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الِاسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُوْرِ كُلِّهَا كَالسُّوْرَةِ مِنَ الْقُرْآنِ: يَقُوْلُ: "إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيْضَةِ، ثُمَّ لِيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ، وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ، فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ، وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ: اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِيْ" أَوْ قَالَ: عَاجِلِ أَمْرِيْ وَآجِلِهِ "فَاقْدُرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ - وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِيْ" أَوْ قَالَ: "عَاجِلِ أَمْرِيْ وَآجِلِهِ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ، وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو تمام امور میں قرآن پاک کی سورت کی مانند استخارہ کی تعلیم دیتے ہوئے فرماتے تھے کہ جب تم میں سے کوئی آدمی کسی کام کرنے کا ارادہ کرے تو دو رکعت نفل نماز پڑھے پھر دُعا کرے اے اللہ میں تیرے علم کے ساتھ تجھ سے بھلائی کا خواستگار ہوں اور تیری قدرت کے ساتھ تجھ سے قدرت طلب کرتا ہوں اور تجھ سے تیرے بڑے فضل کا طالب ہوں بیشک تو قدرت والا ہے اور میں کوئی طاقت نہیں رکھتا اور تو جانتا ہے میں نہیں جانتا اور تو غیب کی باتوں کو جاننے والا ہے اے اللہ اگر تیرے علم میں یہ کام میرے دین، معاش، انجام کار کے اعتبار سے میرے لئے بہتر ہے یا فرمایا دنیا اور آخرت کے لحاظ سے بہتر ہے تو اس کو میرے مقدر میں بنا اور اس کے کرنے کو میرے لئے آسان فرما پھر میرے لئے اس میں برکت ڈال اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے دین، معاش، انجام کار کے اعتبار سے میرے لئے بُرا ہے یا دنیا اور آخرت کے لحاظ سے بُرا ہے تو اس کو مجھ سے دور فرما اور مجھ کو اس سے دور کر دے اور مجھے نیکی پر قدرت عطا فرما جہاں بھی وہ ہے پھر مجھے اس پر راضی فرما،

[1] سورة آل عمران آية ۱۵۹، [2] سورة الشورٰى آية ۳۸ -

حَيْثُ كَانَ، ثُمَّ رَضِيَ بِهِ» قَالَ: وَيُسَمِّيْ حَاجَتَهُ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

اس کے بعد اپنی ضرورت کا ذکر کرے۔ (بخاری)

(۹۸)

بَابُ اسْتِحْبَابِ الذَّهَابِ إِلَى الْعِيْدِ وَعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَالْحَجِّ وَالْغَزْوِ وَالْجَنَازَةِ وَنَحْوِهَا مِنْ طَرِيْقٍ وَّالرُّجُوْعِ مِنْ طَرِيْقٍ آخَرَ لِتَكْثِيْرِ مَوَاضِعِ الْعِبَادَةِ

عیدگاہ، بیمار کی عیادت، حج، جہاد، جنازہ وغیرہ میں ایک راہ سے جانے اور دوسرے راہ سے واپس آنے کے استحباب کا بیان، تاکہ عبادت کے مقامات زیادہ رہیں

۷۲۲۔ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ عِيْدٍ خَالَفَ الطَّرِيْقَ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عید کے دن راستہ بدلتے تھے۔ (بخاری)

قَوْلُهُ «خَالَفَ الطَّرِيْقَ»: يَعْنِيْ ذَهَبَ فِي الطَّرِيْقِ، وَرَجَعَ فِيْ طَرِيْقٍ آخَرَ۔

یعنی ایک راستہ سے جاتے اور دوسرے راستہ سے واپس آتے۔

۷۲۳۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ مِنْ طَرِيْقِ الشَّجَرَةِ وَيَدْخُلُ مِنْ طَرِيْقِ الْمُعَرَّسِ وَإِذَا دَخَلَ مَكَّةَ دَخَلَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا وَيَخْرُجُ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم درخت کے راستہ سے جاتے اور معرس یعنی پڑاؤ والے راستے سے واپس آتے اور جب مکہ میں داخل ہوتے تو بلند گھاٹی کے راستے سے جاتے اور نچلی طرف والی گھاٹی کے راستہ سے واپس آتے۔ (بخاری، مسلم)

(۹۹)

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَقْدِيْمِ الْيَمِيْنِ فِيْ كُلِّ مَا هُوَ مِنْ بَابِ التَّكْرِيْمِ

نیک کاموں میں داہنے ہاتھ کو مقدم کرنے کے استحباب کا بیان

كَالْوُضُوْءِ وَالْغُسْلِ وَالتَّيَمُّمِ وَ لُبْسِ الثَّوْبِ وَالنَّعْلِ وَالْخُفِّ وَ السَّرَاوِيْلِ وَدُخُوْلِ الْمَسْجِدِ، وَالسِّوَاكِ وَالْاِكْتِحَالِ وَتَقْلِيْمِ الْأَظْفَارِ، وَقَصِّ الشَّارِبِ، وَ نَتْفِ الْإِبِطِ وَحَلْقِ الرَّأْسِ وَ السَّلَامِ مِنَ الصَّلٰوةِ وَالْأَكْلِ وَ الشُّرْبِ وَالْمُصَافَحَةِ وَاسْتِلَامِ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ، وَالْخُرُوْجِ مِنَ الْخَلَاءِ وَالْأَخْذِ، وَالْإِعْطَاءِ وَ غَيْرِ ذٰلِكَ مِمَّا هُوَ فِيْ مَعْنَاهُ. وَ يُسْتَحَبُّ تَقْدِيْمُ الْيَسَارِ فِيْ ضِدِّ ذٰلِكَ: كَالْاِمْتِخَاطِ وَالْبُصَاقِ عَنِ الْيَسَارِ وَدُخُوْلِ الْخَلَاءِ وَالْخُرُوْجِ مِنَ الْمَسْجِدِ وَخَلْعِ الْخُفِّ وَ النَّعْلِ وَالسَّرَاوِيْلِ وَالثَّوْبِ وَ الْاِسْتِنْجَاءِ وَفِعْلِ الْمُسْتَقْذَرَاتِ وَأَشْبَاهِ ذٰلِكَ۔

نیک کاموں کی فہرست: وضو، غسل، تیمم، کپڑے پہننا، جوتے، موزے، شلوار پہننا، مسجد میں داخل ہونا، مسواک کرنا، سرمہ ڈالنا، ناخنوں کو تراشنا، مونچھوں کو کتروانا، بغل کے بالوں کو اکھیڑنا، سر منڈانا، نماز سے سلام پھیرنا، کھانا، پینا، مصافحہ کرنا، حجر اسود کو چومنا، بیت الخلاء سے باہر آنا، کوئی چیز لینا، کوئی چیز دینا وغیرہ جو اسی انداز کے کام ہیں لیکن ان کے علاوہ کاموں میں بائیں ہاتھ کو مقدم کرنا مستحب ہے جیسے ناک صاف کرنا، بائیں جانب تھوکنا، بیت الخلاء میں داخل ہونا، مسجد سے باہر نکلنا، موزے، جوتے، شلوار اور کپڑے اتارنا، اور استنجا کرنا، اور گندے افعال کرنا اور ان جیسے اور کام۔

(۲۶۲) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى[1]: ﴿فَأَمَّا مَنْ أُوْتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِيْنِهِ فَيَقُوْلُ: هَاؤُمُ اقْرَءُوْا﴾

ارشاد خداوندی ہے: تو جس کا (اعمال) نامہ اس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا وہ (دوسروں سے) کہے گا کہ لیجئے میرا نامہ

[1] سورۃ الحاقۃ آیۃ ۱۹۔

كِتَابِيَهْ. الْآيَاتُ.

(اعمال) پڑھیے۔

(۲۴۳) وَقَالَ تَعَالَى: فَأَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ مَا أَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ، وَأَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ مَا أَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ [1].

نیز فرمایا: تو داہنے ہاتھ والے (سبحان اللہ) داہنے ہاتھ والے کیا (ہی چین میں) ہیں۔ اور بائیں ہاتھ والے (افسوس) بائیں ہاتھ والے کیا (گرفتار عذاب) ہیں۔

۷۲۴- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ التَّيَمُّنُ فِيْ شَأْنِهِ كُلِّهِ: فِيْ طُهُوْرِهِ، وَتَرَجُّلِهِ، وَتَنَعُّلِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عائشہ رض بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام کاموں وضو، کنگھی کرنے، جوتے پہننے تمام کاموں میں دائیں ہاتھ کا استعمال پسند تھا۔ (بخاری، مسلم)

۷۲۵- وَعَنْهَا قَالَتْ: كَانَ يَدُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيُمْنٰى لِطُهُوْرِهِ وَطَعَامِهِ وَكَانَتِ الْيُسْرٰى لِخَلَائِهِ وَمَا كَانَ مِنْ أَذًى. حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَغَيْرُهُ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

حضرت عائشہ رض بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دایاں ہاتھ وضو، کھانے کے لیے استعمال ہوتا تھا اور بایاں ہاتھ بیت الخلا وغیرہ گندگی کے کاموں میں استعمال ہوتا تھا۔ حدیث صحیح ہے۔ ابوداؤد نے صحیح سند کے ساتھ بیان کیا۔

۷۲۶- وَعَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُنَّ فِيْ غُسْلِ ابْنَتِهِ زَيْنَبَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: "ابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ام عطیہ رض بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اپنی بیٹی حضرت زینب رض کے غسل دینے کے بارے میں فرمایا کہ اس کے داہنے اعضا اور وضو کے اعضاء سے ابتدا کرو۔

(بخاری، مسلم)

۷۲۷- وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيُمْنٰى، وَإِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ. لِتَكُنِ الْيُمْنٰى أَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ، وَآخِرَهُمَا

حضرت ابوہریرہ رض بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص جوتا پہننے کا ارادہ کرے تو داہنی جانب سے ابتدا کرے اور جب جوتا اتارے تو بائیں طرف سے ابتدا کرے چاہیے کہ جوتا پہلے دائیں پاؤں میں پہنا جائے اور آخر میں اتارا جائے۔

[1] سورۃ الواقعۃ آیۃ ۸-۹۔

تَنْزُوْعُ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(بخاری، مسلم)

٧٢٨- وَعَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْعَلُ يَمِيْنَهُ لِطَعَامِهِ وَشَرَابِهِ وَثِيَابِهِ، وَيَجْعَلُ يَسَارَهُ لِمَا سِوَى ذٰلِكَ» رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَغَيْرُهُ.

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دایاں ہاتھ کھانے پینے کپڑوں کے پہننے کے لئے استعمال فرماتے اور بایاں ہاتھ دیگر کاموں کے لئے استعمال فرماتے (ابوداؤد اور اس کے غیر نے روایت کیا)۔

٧٢٩- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِذَا لَبِسْتُمْ وَإِذَا تَوَضَّأْتُمْ فَابْدَؤُوا بِأَيَامِنِكُمْ» حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لباس پہنتے اور وضو کرتے وقت اپنے دائیں جانب سے ابتدا کرو حدیث صحیح ہے۔ ابوداؤد ترمذی نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا۔

٧٣٠- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى مِنًى فَأَتَى الْجَمْرَةَ فَرَمَاهَا، ثُمَّ أَتَى مَنْزِلَهُ بِمِنًى وَنَحَرَ ثُمَّ قَالَ لِلْحَلَّاقِ: «خُذْ» وَأَشَارَ إِلَى جَانِبِهِ الْأَيْمَنِ، ثُمَّ الْأَيْسَرِ، ثُمَّ جَعَلَ يُعْطِيْهِ النَّاسَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَفِي رِوَايَةٍ: لَمَّا رَمَى الْجَمْرَةَ، وَنَحَرَ نُسُكَهُ وَحَلَقَ، نَاوَلَ الْحَلَّاقَ شِقَّهُ الْأَيْمَنَ فَحَلَقَهُ، ثُمَّ دَعَا أَبَا طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ، ثُمَّ نَاوَلَهُ الشِّقَّ الْأَيْسَرَ فَقَالَ: «احْلِقْ» فَحَلَقَهُ فَأَعْطَاهُ أَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ: «اقْسِمْهُ بَيْنَ النَّاسِ».

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں تشریف لائے پھر جمرہ پر آئے اس کو کنکر مارے پھر منیٰ اپنے مقام پر گئے اور قربانی ذبح فرمائی پھر سر مونڈنے والے سے اپنے سر کے دائیں جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا یہ بال اتارو پھر بائیں جانب والے اتارو پھر آپ بالوں کو لوگوں میں تقسیم فرمانے لگے (بخاری، مسلم) اور ایک روایت میں ہے جب جمرہ کو کنکر پھینکے اور قربانی کو ذبح کی تو آپ نے سر مونڈنے والے کو سر کا دائیں جانب مونڈنے کے لئے کہا تو اس نے سر مونڈا پھر آپ نے حضرت ابوطلحہ انصاری کو بلایا اور اس کو بال دے دیئے پھر آپ نے سر مونڈنے والے کو سر کا بایاں جانب دے دیا اور کہا اس کو مونڈ دیجئے اس نے مونڈا آپ نے اس طرف کے بال بھی حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے حوالے کر دیئے اور فرمایا اس کو لوگوں میں بانٹ دیجئے۔

(۱۰۰)

كِتَابُ آدَابِ الطَّعَامِ

بَابُ التَّسْمِيَةِ فِيْ أَوَّلِهٖ وَالْحَمْدِ فِيْ آخِرِهٖ

کھانے کے آداب کا بیان

ابتداء میں بسم اللہ پڑھنے اور آخر میں الحمد للہ پڑھنے کا ذکر

۷۳۱۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِيْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «سَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ، وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا بسم اللہ پڑھ کر اپنے ہاتھ کے ساتھ کھانا کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔ (بخاری، مسلم)

۷۳۲۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ تَعَالٰى، فَإِنْ نَسِيَ أَنْ يَذْكُرَ اسْمَ اللّٰهِ تَعَالٰى فِيْ أَوَّلِهٖ فَلْيَقُلْ: بِسْمِ اللّٰهِ أَوَّلَهٗ وَآخِرَهٗ» رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی آدمی کھانا کھائے۔ تو وہ بسم اللہ پڑھے اگر کھانے کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو بسم اللہ اوّلہ وآخرہ پڑھے (یعنی اول آخر اللہ ہی کا نام ہے) (ابو داؤد، ترمذی، ترمذی نے کہا۔ حدیث حسن صحیح ہے)

۷۳۳۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهٗ فَذَكَرَ اللّٰهَ تَعَالٰى عِنْدَ دُخُوْلِهٖ وَعِنْدَ طَعَامِهٖ قَالَ الشَّيْطَانُ لِأَصْحَابِهٖ: لَا مَبِيْتَ لَكُمْ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے۔ جب کوئی آدمی اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت اور کھانا کھاتے وقت بسم اللہ پڑھتا ہے۔ تو شیطان اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے تمہارے لئے اس گھر

وَلَا عَشَاءَ، وَإِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللهَ تَعَالَى عِنْدَ دُخُولِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ، وَإِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللهَ تَعَالَى عِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ: أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَالْعَشَاءَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

میں) نہ رات گزارنے کی جگہ ہے۔ اور نہ ہی کھانا ملے گا اور جب داخل ہوتے وقت اللہ کا ذکر نہ کرے تو شیطان کہتا ہے تم نے رات گزارنے کا (ٹھکانا) پا لیا ہے اور جب کھانے کے وقت اللہ کا نام نہ لے۔ تو شیطان کہتا ہے۔ تم نے ٹھکانا بھی پا لیا۔ اور شام کا کھانا بھی میسر آ گیا۔ (مسلم)

۷۳۴۔ وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا إِذَا حَضَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا لَمْ نَضَعْ أَيْدِيَنَا حَتَّى يَبْدَأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعَ يَدَهُ، وَإِنَّا حَضَرْنَا مَعَهُ مَرَّةً طَعَامًا فَجَاءَتْ جَارِيَةٌ كَأَنَّهَا تُدْفَعُ فَذَهَبَتْ لِتَضَعَ يَدَهَا فِي الطَّعَامِ، فَأَخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهَا، ثُمَّ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ كَأَنَّمَا يُدْفَعُ، فَأَخَذَ بِيَدِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ أَنْ لَا يُذْكَرَ اسْمُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ، وَإِنَّهُ جَاءَ بِهَذِهِ الْجَارِيَةِ لِيَسْتَحِلَّ بِهَا فَأَخَذْتُ بِيَدِهَا، فَجَاءَ بِهَذَا الْأَعْرَابِيِّ لِيَسْتَحِلَّ بِهِ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ يَدَهُ فِي يَدِي مَعَ يَدَيْهِمَا» ثُمَّ ذَكَرَ اسْمَ اللهِ تَعَالَى وَأَكَلَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ جب ہم کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا تناول کرتے تھے تو اس وقت تک اپنے ہاتھ کھانے میں نہ رکھتے جب تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا ہاتھ کھانے میں نہ ڈالتے۔ اور کھانا شروع نہ کرتے ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہم ایک کھانے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر تھے۔ کہ ایک لڑکی آئی۔ گویا کہ اس کو دھکیلا جا رہا ہے۔ وہ اپنا ہاتھ کھانے میں رکھنا ہی چاہتی تھی۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ہاتھ کو پکڑ لیا۔ پھر ایک اعرابی آیا۔ گویا کہ وہ بھی دھکیلا جا رہا ہے۔ آپ نے اسکا ہاتھ بھی پکڑ لیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ شیطان اس کھانے کو حلال سمجھتا ہے جس پر اللہ پاک کا نام نہ لیا جائے اور شیطان اس لڑکی کو لایا تاکہ اس کے ذریعے اپنے لئے کھانے کو حلال کرے میں نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا۔ پھر وہ اس اعرابی کو لے آیا۔ تاکہ اسکے ذریعہ سے کھانے کو اپنے لئے حلال کرے تو میں نے اسکا ہاتھ بھی پکڑ لیا۔ اس ذات کی قسم جسکے ہاتھ میں میری جان ہے۔ شیطان کا ہاتھ ان دونوں کے ہاتھ کیساتھ میرے ہاتھ میں ہے پھر آپ بسم اللہ پڑھکر کھا گئے۔ (مسلم)

۷۳۵۔ وَعَنْ أُمَيَّةَ بْنِ مَخْشِيٍّ الصَّحَابِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ

حضرت امیہ بن مخشیؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے اور ایک

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا وَرَجُلٌ يَأْكُلُ فَلَمْ يُسَمِّ اللّٰهَ حَتّٰى لَمْ يَبْقَ مِنْ طَعَامِهِ إِلَّا لُقْمَةٌ فَلَمَّا رَفَعَهَا إِلٰى فِيْهِ قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: «مَا زَالَ الشَّيْطَانُ يَأْكُلُ مَعَهُ، فَلَمَّا ذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ اسْتَقَاءَ مَا فِيْ بَطْنِهِ» رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ

آدمی کھانا کھا رہا تھا۔ لیکن اس نے بسم اللہ نہیں پڑھی تھی۔ تو جب اس کے کھانے سے ایک لقمہ باقی رہ گیا۔ تو اس نے اپنے منہ کی طرف لقمہ اٹھاتے ہوئے بسم اللہ اولہ و آخرہ پڑھا۔ یہ دیکھ کر نبی صلے اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے اور فرمایا۔ شیطان اس کے ساتھ کھاتا رہا۔ تو جب اس نے بسم اللہ پڑھی۔ تو شیطان نے جو کچھ اس کے پیٹ میں تھا۔ اس کی قے کر ڈالی۔ (ابوداؤد، نسائی)

۷۳۶۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ طَعَامًا فِيْ سِتَّةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَأَكَلَهُ بِلُقْمَتَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَمَا إِنَّهُ لَوْ سَمّٰى لَكَفَاكُمْ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے اس نے بیان کیا۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے چھ صحابہ کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے۔ ایک دیہاتی آیا۔ وہ دو لقموں میں سارا کھانا کھا گیا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ نے فرمایا خبردار۔ اگر یہ بسم اللہ پڑھتا تو یہ کھانا تم سب کو کافی ہو جاتا (ترمذی) اس نے کہا۔ حدیث حسن صحیح ہے

۷۳۷۔ وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَفَعَ مَائِدَتَهُ قَالَ: «اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت ابوامامہؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ جب دسترخوان لپیٹ دیا جاتا۔ تو آپ فرماتے تمام تعریف اللہ کے لئے۔ بہت زیادہ تعریف عمدہ۔ بابرکت۔ نہ اس سے کفایت کی گئی ہے اور نہ ہی اے ہمارے پروردگار ہم اس کھانے سے مستغنی ہیں۔ (بخاری)

۷۳۸۔ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ أَكَلَ طَعَامًا فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَطْعَمَنِيْ هٰذَا وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّيْ

حضرت معاذ بن انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص کھانا کھائے۔ اور یہ کلمات کہے۔ کہ تمام تعریف اللہ کے لئے ہے۔ جس نے مجھے کھانا دیا اور مجھ کو بغیر میری قوت اور طاقت کے رزق

ثُمَّ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ" رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

دیا۔ تو اس کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (ابوداؤد و ترمذی) اس نے کہا حدیث حسن ہے۔

(۱۰۱)

بَابُ لَا يَعِيْبُ الطَّعَامَ وَاسْتِحْبَابُ مَدْحِهِ

کھانے میں عیب نکالنا۔ اور اسکی تعریف کرنے کے مستحب ہونے کا بیان

۷۳۹۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَا عَابَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ: إِنِ اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ وَإِنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے میں کبھی عیب نہیں نکالا۔ اگر پسند کیا۔ تو کھا لیا۔ اور اگر پسند نہ کیا۔ تو چھوڑ دیا۔ (بخاری، مسلم)

۷۴۰۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ أَهْلَهُ الْأُدُمَ فَقَالُوْا: مَا عِنْدَنَا إِلَّا خَلٌّ، فَدَعَا بِهِ، فَجَعَلَ يَأْكُلُ وَيَقُوْلُ: "نِعْمَ الْأُدُمُ الْخَلُّ، نِعْمَ الْأُدُمُ الْخَلُّ"، رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر والوں سے سالن طلب کیا۔ انہوں نے جواب دیا۔ کہ ہمارے پاس صرف سرکہ ہے۔ آپ نے اسی کو منگوایا۔ اور اس کے ساتھ کھانا کھانے لگے۔ اور فرماتے جاتے تھے۔ کہ سرکہ بہترین سالن ہے (مسلم)

(۱۰۲)

بَابُ مَا يَقُوْلُهُ مَنْ حَضَرَ الطَّعَامَ وَهُوَ صَائِمٌ إِذَا لَمْ يُفْطِرْ

اگر روزہ دار کے سامنے کھانا موجود ہو۔ اور وہ روزہ توڑنا نہ چاہتا ہو۔ تو کیا کہے؟

۷۴۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيُجِبْ؛ فَإِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيُصَلِّ، وَإِنْ كَانَ مُفْطِرًا فَلْيَطْعَمْ" رَوَاهُ

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جب تم میں سے کسی کو کھانے کی دعوت دی جائے تو وہ اسکو قبول کرے۔ اگر روزہ دار ہے۔ تو خیر و برکت کی دعا مانگے اور اگر روزہ دار نہیں ہے۔ تو کھانا کھائے

مُسْلِمٌ۔
قَالَ الْعُلَمَاءُ: مَعْنٰى «فَلْيُصَلِّ» فَلْيَدْعُ۔ وَمَعْنٰى «فَلْيَطْعَمْ» فَلْيَأْكُلْ۔

(مسلم)
علماء کہتے ہیں «فلیصل» کا معنی یہ ہے۔ کہ وہ خیر و برکت کی دعا کرے۔ اور فلیطعم کا معنی ہے کھانا کھائے۔

(۱۰۳)

بَابُ مَا يَقُوْلُهُ مَنْ دُعِيَ إِلٰى طَعَامٍ فَتَبِعَهُ غَيْرُهُ!

جس شخص کو کھانے کی دعوت دی جائے اور کوئی دوسرا اسکے پیچھے لگ جائے تو وہ میزبان کو کیا کہے!

۷۴۲۔ عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: دَعَا رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ لَهُ خَامِسَ خَمْسَةٍ فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ۔ فَلَمَّا بَلَغَ الْبَابَ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ هٰذَا اتَّبَعَنَا، فَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَأْذَنَ، وَإِنْ شِئْتَ رَجَعَ» قَالَ: بَلْ آذَنُ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابو مسعود بدری بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو کھانے پر مدعو کیا۔ آپ پانچویں انسان تھے۔ ان کے پیچھے ایک آدمی ہو لیا۔ جب آپ دروازہ پر پہنچے تو آپ نے اس سے کہا کہ یہ آدمی ہمارے پیچھے چلا آیا ہے۔ اگر تو اجازت دیتا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ وہ واپس چلا جائے گا۔ اس نے کہا یا رسول اللہ! میں اس کو اجازت دیتا ہوں۔

(بخاری، مسلم)

(۱۰۴)

بَابُ الْأَكْلِ مِمَّا يَلِيْهِ وَوَعْظِهِ وَتَأْدِيْبِهِ مَنْ يُسِيْءُ أَكْلَهُ

اپنے سامنے سے کھانے اور اس شخص کو ادب سکھانے اور وعظ کرنے کا بیان جو آداب کے مطابق کھانا نہیں کھاتے

۷۴۳۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِيْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنْتُ غُلَامًا فِيْ حِجْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ يَدِيْ تَطِيْشُ فِي الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا غُلَامُ سَمِّ

حضرت عمر بن ابی سلمہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پرورش میں تھا۔ اور میرا ہاتھ پلیٹ میں گھومتا تھا تو مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لڑکے۔ بسم اللہ۔ پڑھو اور اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔ اور اپنے سامنے

اللّٰهَ، وَكُلْ بِيَمِينِكَ، وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

قَوْلُهُ: «تَطِيشُ» بِكَسْرِ الطَّاءِ وَبَعْدَهَا يَاءٌ مُثَنَّاةٌ مِنْ تَحْتُ مَعْنَاهُ: تَتَحَرَّكُ وَتَمْتَدُّ إِلَى نَوَاحِي الصَّحْفَةِ.

سے کھا (بخاری، مسلم)

"تطیش" طا کے کسرے کے ساتھ اور اس کے بعد یائے مثناۃ۔ یعنی اس کا ہاتھ حرکت کرتا تھا۔ اور پلیٹ کے کناروں میں گھوم رہا تھا۔

۷۴۴۔ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَكَلَ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِمَالِهِ فَقَالَ: «كُلْ بِيَمِينِكَ» قَالَ: لَا أَسْتَطِيعُ. قَالَ: «لَا اسْتَطَعْتَ» مَا مَنَعَهُ إِلَّا الْكِبْرُ! فَمَا رَفَعَهَا إِلَى فِيهِ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت سلمہ بن اکوع بیان کرتے ہیں۔ کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے بائیں ہاتھ سے کھایا آپ نے فرمایا! اپنے دائیں ہاتھ سے کھائیے۔ اس نے کہا مجھ میں طاقت نہیں ہے آپ نے فرمایا تجھکو طاقت نہ ہی ہو اس کو صرف کبر نے روک رکھا تھا چنانچہ پھر وہ اپنے ہاتھ کو اپنے منہ تک نہ اٹھا سکا۔

۱۰۵ بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْقِرَانِ بَيْنَ تَمْرَتَيْنِ وَنَحْوِهِمَا إِذَا أَكَلَ جَمَاعَةً إِلَّا بِإِذْنِ رُفْقَتِهِ!

دو کھجوروں کو ملا کر کھانے کی ممانعت جب اجتماعی شکل ہو۔ البتہ ساتھیوں کی اجازت سے جواز کا بیان

۷۴۵۔ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ قَالَ: أَصَابَنَا عَامُ سَنَةٍ مَعَ ابْنِ الزُّبَيْرِ، فَرُزِقْنَا تَمْرًا، وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَمُرُّ بِنَا وَنَحْنُ نَأْكُلُ فَيَقُولُ: لَا تُقَارِنُوا فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت جبلہ بن سحیم بیان کرتے ہیں۔ کہ ہم کو عبداللہ بن زبیرؓ کے ساتھ قحط سالی لاحق ہو گئی۔ تو ہمیں ایک ایک کھجور دی جاتی عبداللہ بن عمرؓ ہمارے پاس سے گزرتے ہم کھجوریں کھا رہے ہوتے تھے۔ فرماتے دو کھجوریں ملا کر نہ کھاؤ اس لئے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دو

وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْقِرَانِ، ثُمَّ يَقُولُ "إِلَّا أَنْ يَسْتَأْذِنَ الرَّجُلُ أَخَاهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

کھجوریں ملا کر کھانے سے منع فرمایا ہے پھر فرماتے ہاں اگر ساتھی سے اجازت لے لے (بخاری، مسلم)

(۱۰۶)

بَابُ مَا يَقُولُهُ وَيَفْعَلُهُ مَنْ يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ

جو شخص کھانا کھائے اور سیر نہ ہو تو وہ کیا کہے اور کیا کرے

۷۴۶۔ عَنْ وَحْشِيِّ بْنِ حَرْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا نَأْكُلُ وَلَا نَشْبَعُ؟ قَالَ: "فَلَعَلَّكُمْ تَفْتَرِقُونَ" قَالُوا: نَعَمْ۔ قَالَ: "فَاجْتَمِعُوا عَلَى طَعَامِكُمْ، وَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ يُبَارَكْ لَكُمْ فِيهِ" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔

حضرت وحشی بن حرب بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ہم کھاتے ہیں۔ اور سیر نہیں ہوتے۔ آپ نے فرمایا شاید تم الگ الگ کھاتے ہو۔ انہوں نے عرض کیا جی ہاں فرمایا کھانا اجتماعی کیفیت میں کھاؤ۔ اور بسم اللہ پڑھ کر کھانا شروع کرو تمہارے لئے اس میں اللہ تعالیٰ برکت پیدا کر دے گا۔ (ابوداؤد)

(۱۰۷)

بَابُ الْأَمْرِ بِالْأَكْلِ مِنْ جَانِبِ الْقَصْعَةِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْأَكْلِ مِنْ وَسَطِهَا

پیالے کے کنارے سے کھانے کا حکم اور اسکے درمیان سے کھانے کی ممانعت

فِيهِ قَوْلُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اس باب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ملاحظہ ہے کہ اپنے قریب سے کھائیے جیسا کہ پیچھے گزر چکا ہے (متفق علیہ)

۷۴۷۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "الْبَرَكَةُ تَنْزِلُ وَسَطَ الطَّعَامِ، فَكُلُوا مِنْ حَافَتَيْهِ وَلَا

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا برکت کھانے کی پلیٹ کے درمیان میں اترتی ہے لہذا کناروں سے کھاؤ

يَأْكُلُوا مِنْ وَسَطِهِ » رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

درمیان سے نہ کھاؤ (ابوداؤد، ترمذی) حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۴۸ - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصْعَةٌ يُقَالُ لَهَا الْغَرَّاءُ يَحْمِلُهَا أَرْبَعَةُ رِجَالٍ، فَلَمَّا أَضْحَوْا وَسَجَدُوا الضُّحٰى أُتِيَ بِتِلْكَ الْقَصْعَةِ، يَعْنِي وَقَدْ ثُرِدَ فِيهَا، فَالْتَفُّوا عَلَيْهَا، فَلَمَّا كَثُرُوا جَثَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ: مَا هٰذِهِ الْجِلْسَةُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللّٰهَ جَعَلَنِي عَبْدًا كَرِيمًا وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا عَنِيدًا. ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُوا مِنْ حَوَالَيْهَا وَدَعُوا ذِرْوَتَهَا يُبَارَكْ فِيهَا » رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

« ذِرْوَتَهَا »: أَعْلَاهَا: بِكَسْرِ الذَّالِ وَضَمِّهَا.

حضرت عبداللہ بن بسرؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک پیالہ تھا جس کا نام غرّاء تھا۔ اس کو چار آدمی اٹھاتے جب چاشت کا وقت آتا تو چاشت کی نماز ادا کرنے کے بعد پیالہ لایا جاتا جس میں ثرید (یعنی گوشت اور روٹی کے ٹکڑوں کا مجموعہ) ہوتا لوگ اس پر جمع ہوجاتے اور جب زیادہ لوگ ہوجاتے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گھٹنوں کے بل بیٹھ جاتے ایک جنگلی نے دریافت کیا۔ یارسول اللہ یہ کس طرح کا بیٹھنا ہے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ نے مجھ کو متواضع بندہ بنایا ہے اور مجھ کو سرکش متکبر نہیں بنایا۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا۔ اس کے کناروں سے کھاؤ۔ اور درمیان کو چھوڑ رکھو۔ اس میں برکت نازل ہوگی (ابوداؤد) سند جید ہے۔

"ذروتہا"۔ ذال کے کسرہ، ضمہ کے ساتھ پیالے کا بلند حصہ۔

۱۰۸

بَابُ كَرَاهَةِ الْأَكْلِ مُتَّكِئًا

تکیہ لگا کر کھانے کی کراہت کا ذکر

۷۴۹ - عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ وَهْبِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: « لَا آكُلُ مُتَّكِئًا » رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت ابی جحیفہ وھب بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں تکیہ لگا کر نہیں کھاتا۔ (بخاری)، علامہ خطابی فرماتے ہیں۔ اس

قَالَ الْخَطَّابِيُّ : اَلْمُتَّكِئُ هٰهُنَا : هُوَ الْجَالِسُ مُعْتَمِدًا عَلٰى وِطَاءٍ تَحْتَهُ قَالَ : وَ اَرَادَ اَنَّهُ لَا يَقْعُدُ عَلَى الْوِطَاءِ وَ الْوَسَائِدِ كَفِعْلِ مَنْ يُرِيْدُ الْاِكْثَارَ مِنَ الطَّعَامِ ، بَلْ يَقْعُدُ مُسْتَوْفِزًا لَا مُسْتَوْطِئًا ، وَ يَاْكُلُ بُلْغَةً هٰذَا كَلَامُ الْخَطَّابِيِّ وَ اَشَارَ غَيْرُهُ اِلٰى اَنَّ الْمُتَّكِئَ : هُوَ الْمَائِلُ عَلٰى جَنْبِهِ ، وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ۔

سے مراد وہ آدمی ہے جو کسی گدے پر ٹیک لگا کر بیٹھا ہے۔ مقصود یہ ہے کہ آپ گدوں تکیوں پر ان لوگوں کے انداز سے نہیں بیٹھتے تھے۔ جو زیادہ کھانے کے لئے یہ انداز اختیار کرتے ہیں۔ بلکہ آپ اپنے آپ کو سہارا دے کر بیٹھتے اور کسی چیز پر ٹیک نہ لگاتے اور بقدر کفایت کھاتے علامہ خطابی کے علاوہ دوسرے علما کہتے ہیں۔ کہ اس سے مراد وہ شخص ہے جو ایک پہلو کی طرف جھک کر کھائے (واللہ اعلم)

٧٥٠۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا مُقْعِيًا يَاْكُلُ تَمْرًا ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ ،

"اَلْمُقْعِيْ" : هُوَ الَّذِيْ يُلْصِقُ اَلْيَتَيْهِ بِالْاَرْضِ وَ يَنْصِبُ سَاقَيْهِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوزانو بیٹھے ہوئے دیکھا۔ آپ کھجوریں تناول فرما رہے تھے (مسلم)

"المقعی" وہ شخص جو چوتڑوں کو زمین کے ساتھ ملاتا ہے اور اپنی پنڈلیوں کو کھڑا رکھتا ہے۔

(١٠٩)

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْاَكْلِ بِثَلَاثِ اَصَابِعَ وَاسْتِحْبَابِ لَعْقِ الْاَصَابِعِ وَكَرَاهَةِ مَسْحِهَا قَبْلَ لَعْقِهَا وَاسْتِحْبَابِ لَعْقِ الْقَصْعَةِ وَاَخْذِ اللُّقْمَةِ الَّتِيْ تَسْقُطُ مِنْهُ وَ اَكْلِهَا وَجَوَازِ مَسْحِهَا بَعْدَ اللَّعْقِ بِالسَّاعِدِ وَالْقَدَمِ وَغَيْرِهِمَا

تین انگلیوں کے ساتھ کھانے انگلیوں سے پیالے کو چاٹنے اور گرنے والے لقمہ کو اٹھانے اور کھانے کے استحباب اور چاٹنے کے

بعد انگلیوں کو کلائی کے ساتھ صاف کرنے کے جواز اور چاٹنے سے پہلے ان کو صاف کرنے کی کراہت کا بیان

۷۵۱- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلَا يَمْسَحْ أَصَابِعَهُ حَتّٰى يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعِقَهَا»، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سے کوئی آدمی کھانا کھائے تو وہ اپنی انگلیوں کو چاٹنے یا کسی کو چٹوانے سے پہلے صاف نہ کرے (بخاری ، مسلم)

۷۵۲- وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ بِثَلَاثِ أَصَابِعَ فَإِذَا فَرَغَ لَعِقَهَا، رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ تین انگلیوں کے ساتھ کھانا تناول فرماتے جب فراغت اختیار کرتے تو انہیں چاٹ لیتے (مسلم)

۷۵۳- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِلَعْقِ الْأَصَابِعِ وَالصَّحْفَةِ، وَقَالَ: «إِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِيْ أَيِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیوں اور پیالے کو چاٹنے کا حکم دیا۔ اور فرمایا۔ تم نہیں جانتے کہ تمہارے کون سے کھانے میں برکت ہے۔ (مسلم)

۷۵۴- وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِذَا وَقَعَتْ لُقْمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيَأْخُذْهَا فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ أَذًى وَلْيَأْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ، وَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ بِالْمِنْدِيْلِ حَتّٰى يَلْعَقَ أَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِيْ فِيْ أَيِّ طَعَامِهِ الْبَرَكَةُ»، رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو وہ اسے اٹھائے اور جو مٹی وغیرہ اس کو لگ جائے اس کو دور کر کے کھائے شیطان کا حصہ نہ چھوڑے اور جب تک اپنی انگلیوں کو چاٹ نہ لے ان کو تولیہ وغیرہ کے ساتھ صاف نہ کرے وہ نہیں جانتا کہ کھانے کے کس حصہ میں برکت ہے (مسلم)

۷۵۵- وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ أَحَدَكُمْ عِنْدَ كُلِّ شَيْءٍ مِنْ شَأْنِهِ، حَتَّى يَحْضُرَهُ عِنْدَ طَعَامِهِ فَإِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيَأْخُذْهَا فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ أَذًى ثُمَّ لِيَأْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ، فَإِذَا فَرَغَ فَلْيَلْعَقْ أَصَابِعَهُ، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي فِي أَيِّ طَعَامِهِ الْبَرَكَةُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان تمہارے سب کاموں میں تمہارے پاس حاضر ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کے کھانا کھانے کے وقت بھی لہٰذا جب۔ تم میں سے کسی آدمی کے ہاتھ سے کھانے کا لقمہ گر جائے تو اس کو اٹھائے اس کو مٹی وغیرہ سے صاف کرے۔ پھر کھالے شیطان کا حصہ نہ چھوڑے اور جب فارغ ہو جائے تو وہ اپنی انگلیوں کو چاٹے اس لئے کہ وہ نہیں جانتا کہ کس کھانے میں برکت ہے (مسلم)

۷۵۶- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا لَعِقَ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ وَقَالَ: "إِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيَأْخُذْهَا وَلْيُمِطْ عَنْهَا الْأَذَى وَلْيَأْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ" وَأَمَرَنَا أَنْ تُسْلَتَ الْقَصْعَةُ وَقَالَ: "إِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِيْ أَيِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا کھا لیتے تو اپنی تین انگلیوں کو چاٹتے اور فرماتے جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو اس کو اٹھائے اور اس سے مٹی وغیرہ کو صاف کرے اور کھائے شیطان کے لئے نہ چھوڑے اور آپ نے ہم کو حکم فرمایا کہ ہم پیالہ صاف کریں۔ اور فرمایا۔ تم نہیں جانتے کہ تمہارے کھانے کے کس حصہ میں برکت ہے (مسلم)

۷۵۷- وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ سَأَلَ جَابِرًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ، فَقَالَ: لَا، قَدْ كُنَّا زَمَنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَجِدُ مِثْلَ ذٰلِكَ الطَّعَامِ إِلَّا قَلِيْلًا، فَإِذَا نَحْنُ وَجَدْنَاهُ لَمْ يَكُنْ لَنَا مَنَادِيْلُ إِلَّا أَكُفَّنَا وَسَوَاعِدَنَا

حضرت سعید بن حارثؓ سے روایت ہے کہ اس نے حضرت جابرؓ سے سوال کیا کہ آگ سے پکی ہوئی (چیز کے کھانے) سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اس نے کہا نہیں۔ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں کم ہی اس قسم کا کھانا پاتے تھے۔ جب ہم کو اس قسم کا کھانا میسر آ جاتا تو ہمارے (رومال صاف کرنے والے) رومال ہماری ہتھیلیاں ہاتھ، پاؤں، ہوتے پھر بلا وضو کئے نماز پڑھتے

وَاَتَیْنَا اُنَاسًا، ثُمَّ تُصَلِّیْ وَلَا تَتَوَضَّأُ» رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ۔ (یعنی چولہا جلاکر کہ آگ پر پکا ہوا کھانا کھانا وضوء کی ضرورت نہیں سمجھتے)

(۱۱۰)

بَابُ تَكْثِيرِ الْاَيْدِیْ عَلَى الطَّعَامِ

کھانے پر ہاتھوں کی کثرت ؟

۷۵۸۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «طَعَامُ الْاِثْنَيْنِ كَافِی الثَّلَاثَةِ، وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِی الْاَرْبَعَةِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو آدمیوں کا کھانا تین کو کافی ہوجاتا ہے اور تین کا کھانا چار کو کافی رہتا ہے۔

(بخاری، مسلم)

۷۵۹۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِی الْاِثْنَيْنِ، وَطَعَامُ الْاِثْنَيْنِ يَكْفِی الْاَرْبَعَةَ، وَطَعَامُ الْاَرْبَعَةِ يَكْفِی الثَّمَانِيَةَ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے ایک آدمی کا کھانا دو کو کافی ہوجاتا ہے اور دو کا کھانا چار کو چار کا کھانا آٹھ کو

(مسلم)

(۱۱۱)

بَابُ اَدَبِ الشُّرْبِ وَاسْتِحْبَابِ التَّنَفُّسِ ثَلَاثًا خَارِجَ الْاِنَاءِ وَكَرَاهَةِ التَّنَفُّسِ فِی الْاِنَاءِ وَاسْتِحْبَابِ اِدَارَةِ الْاِنَاءِ عَلَى الْاَيْمَنِ فَالْاَيْمَنِ بَعْدَ الْمُبْتَدِیْ

پانی پینے کے آداب برتن سے باہر تین بار سانس لینے اور برتن کو پہلے دائیں آدمی کو پکڑانے کے استحباب اور برتن میں سانس لینے

کی کراہیت کا بیان

۷۷۰۔ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلَاثًا، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔ يَعْنِي يَتَنَفَّسُ خَارِجَ الْإِنَاءِ۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پانی پینے کے دوران تین بار سانس لیتے ۔ (بخاری، مسلم) یعنی برتن سے باہر سانس لیتے۔

۷۷۱۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَشْرَبُوْا وَاحِدًا كَشُرْبِ الْبَعِيْرِ وَلٰكِنِ اشْرَبُوْا مَثْنٰى وَثُلَاثَ، وَسَمُّوْا إِذَا أَنْتُمْ شَرِبْتُمْ، وَاحْمَدُوْا إِذَا أَنْتُمْ رَفَعْتُمْ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک ہی بار (یعنی ایک ہی سانس میں اونٹ کی طرح نہ پیو البتہ دو، تین بار سانس سے کر پیو۔ اور پانی پیتے وقت بسم اللہ پڑھو اور جب فارغ ہو جاؤ تو الحمد للہ کہو (ترمذی، حدیث حسن ہے

۷۷۲۔ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى أَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، يَعْنِي يُتَنَفَّسُ فِي نَفْسِ الْإِنَاءِ۔

حضرت ابوقتادہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے برتن میں سانس لینے سے منع فرمایا ہے۔ (بخاری، مسلم) یعنی برتن کے اندر سانس لیا جائے

۷۷۳۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِلَبَنٍ قَدْ شِيْبَ بِمَاءٍ وَعَنْ يَمِيْنِهِ أَعْرَابِيٌّ وَعَنْ يَسَارِهِ أَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَشَرِبَ ثُمَّ أَعْطَى الْأَعْرَابِيَّ وَقَالَ: «الْأَيْمَنَ فَالْأَيْمَنَ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ،

حضرت انس بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پانی ملا دودھ لایا گیا آپ کے دائیں جانب ایک جنگلی تھا۔ اور آپ کے بائیں جانب حضرت ابوبکرؓ تھے۔ آپ نے پانی پی کر جنگلی کو پینے کے لئے دیا۔ اور فرمایا دائیں جانب والے پھر دائیں جانے والے (مقدم ہیں) (بخاری، مسلم)

قَوْلُهُ «شِيْبَ»: أَيْ خُلِطَ۔

شیب۔ ملا ہوا۔

۷۶۴ - وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ وَعَنْ يَسَارِهِ أَشْيَاخٌ فَقَالَ لِلْغُلَامِ "أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَ هٰؤُلَاءِ؟" فَقَالَ الْغُلَامُ: لَا وَاللّٰهِ، لَا أُوْثِرُ بِنَصِيبِي مِنْكَ أَحَدًا، فَتَلَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِهِ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

قَوْلُهُ "تَلَّهُ" أَيْ وَضَعَهُ، وَهٰذَا الْغُلَامُ هُوَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا۔

حضرت سہل بن سعدؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پینے کا پانی لایا گیا آپ نے پانی پیا۔ آپ کے دائیں جانب ایک لڑکا تھا۔ اور آپ کے بائیں جانب چند عمر رسیدہ انسان تھے تو آپ نے لڑکے سے دریافت کیا کیا تو مجھے اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ میں انکو پلاؤں لڑکے نے جواب دیا نہیں اللہ کی قسم میں اپنے حصہ پر جو آپکی طرف سے استحقاق حاصل ہے) کسی کو ترجیح دینے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ آپ نے پینے کا برتن لڑکے ہاتھ میں رکھ دیا۔ (بخاری، مسلم)

"تلہ" یعنی اس کو رکھا۔ وہ لڑکا عبد اللہ بن عباسؓ تھا۔

(۱۱۲)

بَابُ كَرَاهَةِ الشُّرْبِ مِنْ فَمِ الْقِرْبَةِ وَنَحْوِهَا وَبَيَانِ أَنَّهُ كَرَاهَةُ تَنْزِيهٍ لَا تَحْرِيمٍ

مشک کو منہ لگا کر پانی پینے کی کراہت اور یہ کراہت تنزیہی ہے تحریمی نہیں کا بیان

۷۶۵ - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ يَعْنِي أَنْ تُكْسَرَ أَفْوَاهُهَا وَيُشْرَبَ مِنْهَا، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزوں کے منہ موڑ کر ان سے پانی پینے سے منع فرمایا۔ یعنی مشک کے منہ کو موڑ ا جائے۔ اور اس سے پانی پیا جائے (بخاری، مسلم)

۷۶۶ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول

اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّشْرَبَ مِنْ فِي السِّقَاءِ اَوِ الْقِرْبَةِ ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مشک یا مشکیزے کو منہ لگا کر پانی پینے سے منع فرمایا (بخاری مسلم)

۷۶۷ ۔ وَعَنْ اُمِّ ثَابِتٍ كَبْشَةَ بِنْتِ ثَابِتٍ اُخْتِ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ : دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَرِبَ مِنْ فِيْ قِرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ قَائِمًا فَقُمْتُ اِلٰى فِيْهَا فَقَطَعْتُهُ ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ ۔ وَاِنَّمَا قَطَعَتْهَا لِتَحْفَظَ مَوْضِعَ فَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَتَتَبَرَّكَ بِهٖ وَتَصُوْنَهُ عَنِ الْاِبْتِذَالِ ۔ وَهٰذَا الْحَدِيْثُ مَحْمُوْلٌ عَلٰى بَيَانِ الْجَوَازِ وَالْحَدِيْثَانِ السَّابِقَانِ لِبَيَانِ الْاَفْضَلِ وَالْاَكْمَلِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

حضرت ام ثابت کبشہ بنت ثابت جو حسان بن ثابت کی بہن ہیں، بیان کرتی ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے آپ نے مشک کو منہ لگا کر کھڑے ہونے کی حالت میں پانی پیا اور مشک لٹکی ہوئی تھی چنانچہ میں نے مشک کے منہ کو کاٹ لیا (ترمذی) حدیث حسن ہے۔ حضرت ام ثابت نے مشک کے منہ کو اس لئے کاٹا تاکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے منہ لگنے کی جگہ کو محفوظ کرے اور اس کے ساتھ تبرک حاصل کرے اور اس کو عام استعمال سے بچا سکے۔ چنانچہ یہ حدیث اس کے جواز پر محمول ہو گی۔ اور پہلی دو حدیثیں افضل اور اکمل کیفیت کو بیان کر رہی ہیں۔

(۱۱۳)

بَابُ كَرَاهَةِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ

پانی پیتے وقت اس میں پھونک مارنے کی کراہت کا بیان

۷۶۸ ۔ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ ، فَقَالَ رَجُلٌ : اَلْقَذَاةُ اَرَاهَا فِي الْاِنَاءِ ؟ فَقَالَ : « اَهْرِقْهَا » قَالَ اِنِّيْ لَا اَرْوٰى مِنْ نَفَسٍ وَّاحِدٍ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پینے کے پانی میں پھونک مارنے سے منع فرمایا ایک آدمی نے دریافت کیا۔ پانی کے برتن میں تنکے ہوں آپ نے فرمایا۔ اس کو گرا دو اس نے دریافت کیا۔ میں ایک سانس سے سیراب

قَالَ: «فَأَبِنِ الْقَدَحَ إِذًا عَنْ فِيكَ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

نہیں ہوتا فرمایا۔ پیالے کو منہ سے علیحدہ کرکے سانس لو (ترمذی) حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۶۹۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ أَوْ يُنْفَخَ فِيهِ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے برتن میں سانس لینے یا پھونک مارنے سے منع فرمایا (ترمذی) حدیث حسن صحیح ہے۔

(۱۱۴)

بَابُ بَيَانِ جَوَازِ الشُّرْبِ قَائِمًا وَبَيَانِ أَنَّ الْأَكْمَلَ وَالْأَفْضَلَ الشُّرْبُ قَاعِدًا

کھڑے ہوکر پانی پینے کا جواز البتہ اکمل افضل صورت بیٹھ کر پینا ہے!

فِيهِ حَدِيثُ كَبْشَةَ السَّابِقُ،

اس مضمون میں کبشہ کی حدیث پہلے گذر چکی ہے۔

۷۷۰۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَقَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو زمزم کا پانی پلایا آپ نے اس کو کھڑے ہوکر پیا۔ (بخاری ومسلم)

۷۷۱۔ وَعَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَابَ الرَّحَبَةِ فَشَرِبَ قَائِمًا وَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ كَمَا رَأَيْتُمُونِي فَعَلْتُ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت نزال بن سبرہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے کوفہ میں رحبہ کے دروازے پر آکے کھڑے ہوکر پانی پیا اور بیان کیا۔ کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح پیتے ہوئے دیکھا جس طرح تم مجھے دیکھ رہے ہو کہ میں نے کیا ہے (بخاری)

۷۷۲۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے

اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : كُنَّا عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَأْكُلُ وَنَحْنُ نَمْشِيْ وَنَشْرَبُ وَنَحْنُ قِيَامٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ ۔

ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چلتے پھرتے کھاتے پیتے تھے ۔ اور کھڑے ہو کر پی لیا کرتے تھے (ترمذی) حدیث حسن صحیح ہے

۷۷۳ ۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا وَقَاعِدًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ ۔

حضرت عمرو بن شعیبؓ عن ابیہ عن جدہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہو کر بیٹھ کر دونوں حالتوں میں پانی پیتے دیکھا (ترمذی) حدیث حسن صحیح ہے

۷۷۴ ۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يَشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا ۔ قَالَ قَتَادَةُ : فَقُلْنَا لِأَنَسٍ : فَالْأَكْلُ ؟ قَالَ : ذٰلِكَ أَشَرُّ ۔ أَوْ أَخْبَثُ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَجَرَ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا ۔

حضرت انسؓ، نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے منع فرمایا کہ کوئی آدمی کھڑے ہو کر پانی پیئے قتادہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت انسؓ سے کہا۔ (تو پھر) کھانے کے بارے میں (کیا حکم ہے) حضرت انسؓ نے بیان کیا یہ تو بدترین اور خبیث کام ہے (مسلم) ایک روایت میں ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پانی پینے سے روکا۔

۷۷۵ ۔ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : « لَا يَشْرَبَنَّ أَحَدٌ مِّنْكُمْ قَائِمًا ، فَمَنْ نَسِيَ فَلْيَسْتَقِئْ » رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کوئی آدمی کھڑے ہو کر پانی نہ پیئے۔ جو شخص بھول کر پی لے وہ قے کرے (مسلم)

(۱۱۵)

بَابُ اسْتِحْبَابِ كَوْنِ سَاقِي الْقَوْمِ آخِرَهُمْ شُرْبًا

پانی پلانے والا سب سے آخر میں پیئے اور اسکے استحباب کا بیان

۷۷۶۔ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ» يَعْنِي شُرْبًا، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ لوگوں کو پانی پلانے والا سب سے آخر میں پیئے (ترمذی) حدیث حسن صحیح ہے

(۱۱۶)

بَابُ جَوَازِ الشُّرْبِ مِنْ جَمِيعِ الْأَوَانِي الطَّاهِرَةِ غَيْرِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَجَوَازِ الْكَرْعِ - وَهُوَ الشُّرْبُ بِالْفَمِ مِنَ النَّهْرِ وَغَيْرِهِ بِغَيْرِ إِنَاءٍ وَلَا يَدٍ وَتَحْرِيمِ اسْتِعْمَالِ إِنَاءِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فِي الشُّرْبِ وَالْأَكْلِ وَالطَّهَارَةِ وَسَائِرِ وُجُوهِ الْاِسْتِعْمَالِ

سونے چاندی کے برتنوں کے علاوہ باقی تمام پاکیزہ برتنوں سے پانی پینے اور نہر وغیرہ سے بلا برتن اور بغیر ہاتھوں کے منہ لگا کر پینے کے جواز نیز کھانے پینے طہارت وغیرہ کے استعمال میں سونے چاندی کے برتنوں

ـــ کے استعمال سے روکنے کا بیان

۷۷۷ - عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: حَضَرَتِ الصَّلٰوۃُ فَقَامَ مَنْ کَانَ قَرِیْبَ الدَّارِ اِلٰی اَھْلِہٖ وَبَقِیَ قَوْمٌ فَاُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِخْضَبٍ مِّنْ حِجَارَۃٍ، فَصَغُرَ الْمِخْضَبُ اَنْ یَّبْسُطَ فِیْہِ کَفَّہٗ فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ کُلُّھُمْ. قَالُوْا: کَمْ کُنْتُمْ؟ قَالَ: ثَمَانِیْنَ وَزِیَادَۃً. مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ. ھٰذِہٖ رِوَایَۃُ الْبُخَارِیِّ.

وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَّہٗ وَلِمُسْلِمٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعَا بِاِنَاءٍ مِّنْ مَّاءٍ، فَاُتِیَ بِقَدَحٍ رَحْرَاحٍ فِیْہِ شَیْءٌ مِّنْ مَّاءٍ، فَوَضَعَ اَصَابِعَہٗ فِیْہِ. قَالَ اَنَسٌ: فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَی الْمَاءِ یَنْبُعُ مِنْ بَیْنِ اَصَابِعِہٖ، فَحَزَرْتُ مَنْ تَوَضَّأَ مَا بَیْنَ السَّبْعِیْنَ اِلَی الثَّمَانِیْنَ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ نماز کا وقت ہوا جن کا گھر نزدیک تھا۔ وہ وضو کرنے اپنے گھروں میں چلے گئے کچھ لوگ رہ گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پتھر کا ایک پیالہ لایا گیا۔ پیالہ اتنا بڑا نہیں تھا۔ کہ اس میں آپ ہاتھ ڈال سکتے اس سے سب لوگوں نے وضو کیا۔ لوگوں نے دریافت کیا تمہاری تعداد کتنی تھی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اسی سے کچھ متجاوز تھے (بخاری، مسلم) بخاری اور مسلم کی ایک روایت میں ہے۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک برتن میں پانی منگوایا آپ کی خدمت میں کھلے منہ والا گہرا پیالہ لایا گیا جس میں معمولی پانی تھا آپ نے اپنی انگلیاں اس میں رکھ دیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں دیکھ رہا تھا۔ آپ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی نکل رہا تھا میں نے وضو کرنے والوں کا اندازہ لگایا تو وہ ستر اسی کے درمیان تھے۔

۷۷۸ - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: اَتَانَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْرَجْنَا لَہٗ مَاءً فِیْ تَوْرٍ مِّنْ صُفْرٍ فَتَوَضَّأَ. رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ.

«اَلصُّفْرُ» بِضَمِّ الصَّادِ، وَیَجُوْزُ کَسْرُھَا، وَھُوَ النُّحَاسُ. «وَالتَّوْرُ» کَالْقَدَحِ، وَھُوَ بِالتَّاءِ الْمُثَنَّاۃِ مِنْ فَوْقُ.

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے ہم آپ کے وضو کے لئے پیتل کے برتن میں پانی لائے چنانچہ آپ نے وضو فرمایا۔ (بخاری)

«الصفر» صاد کے ضمہ کے ساتھ کسرہ بھی جائز ہے۔ پیتل کو کہتے ہیں۔ «التور» تاء مثناۃ کے ساتھ پیالہ کی طرح کا برتن ہوتا ہے۔

۷۷۹ - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ وَمَعَهُ صَاحِبٌ لَّهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ فِي شَنَّةٍ وَّإِلَّا كَرَعْنَا» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

«الشَّنُّ»: الْقِرْبَةُ.

صلے اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے ہاں تشریف لے گئے۔ آپ کے ساتھ ایک صحابی بھی تھے۔ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انصاری سے کہا اگر تیرے پاس مشکیزے میں رات کا باسی پانی موجود ہے (تو ہمارے پینے کیلئے لا دے) ورنہ ہم نہر وغیرہ سے منہ لگا کر پانی پی لیں گے۔ (بخاری)

الشن: مشکیزہ۔

۷۸۰- وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَالشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَقَالَ: «هِيَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا، وَهِيَ لَكُمْ فِي الْآخِرَةِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ریشمی کپڑوں کے استعمال اور سونے چاندی کے برتنوں میں پینے سے منع فرمایا اور بتایا کہ یہ چیزیں ان (کافروں) کے لئے دنیا میں ہیں اور تمہارے لئے آخرت میں ہیں۔ (بخاری، مسلم)

۷۸۱- وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «الَّذِي يَشْرَبُ فِي آنِيَةِ الْفِضَّةِ إِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ: «إِنَّ الَّذِي يَأْكُلُ أَوْ يَشْرَبُ فِي آنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ» وَفِي رِوَايَةٍ لَّهُ: «مَنْ شَرِبَ فِي إِنَاءٍ مِّنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ فَإِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهِ نَارًا مِّنْ جَهَنَّمَ».

حضرت ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص چاندی کے برتن میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ داخل کرتا ہے۔ (بخاری، مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں ہے جو شخص سونے چاندی کے برتنوں میں کھاتا یا پیتا ہے اور ایک روایت میں ہے۔ جو شخص سونے چاندی کے برتن میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ داخل کرتا ہے۔

(۱۷)

كِتَابُ اللِّبَاسِ

بَابُ اسْتِحْبَابِ الثَّوْبِ الْأَبْيَضِ وَجَوَازِ الْأَحْمَرِ وَالْأَخْضَرِ وَالْأَصْفَرِ وَالْأَسْوَدِ وَجَوَازِهِ مِنْ قُطْنٍ وَكَتَّانٍ وَشَعْرٍ وَصُوفٍ وَغَيْرِهَا إِلَّا الْحَرِيرَ

لباس کا بیان

ریشم کے علاوہ سوت اون بالوں کے (بنے ہوئے) سفید، سرخ، سبز زرد سیاہ رنگدار کپڑوں کے پہننے کے استحباب کا بیان

(۲۶۴) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهُ: "يَا بَنِيْ آدَمَ قَدْ أَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْآتِكُمْ وَرِيْشًا وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ"۔

ارشاد خداوندی ہے۔ اے بنی آدم ہم نے تم پر پوشاک اتاری کہ تمہارا ستر ڈھانکے اور (تمہارے بدن کو) زینت (دے) اور (جو) پرہیز گاری کا لباس ہے وہ سب سے اچھا ہے[1]

(۲۶۵) وَقَالَ تَعَالٰى لَهُ: "وَجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيْلَ تَقِيْكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيْلَ تَقِيْكُمْ بَأْسَكُمْ"۔

نیز فرمایا! اور کرتے بنائے جو تم کو گرمی سے بچائیں اور (ایسے) کرتے (زرہیں) جو تم کو (اسلحہ جنگ کے ضرر) سے محفوظ رکھیں[2]

۷۸۲ـ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اَلْبَسُوْا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ، وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ». رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفید کپڑے پہنو۔ اس لئے کہ یہ تمہارے کپڑوں میں سے بہترین کپڑے ہیں۔ اور اپنے مردوں کو بھی ان میں ہی کفن دیا کرو۔ (ابوداؤد، ترمذی) حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۸۳ـ وَعَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

حضرت سمرۃؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ

[1] سورۃ الاعراف آیۃ ۲۶ [2] سورۃ النحل آیۃ ۸۱

عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِلْبَسُوا الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ، وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ» رَوَاهُ النَّسَائِيُّ، وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سفید کپڑے پہنا کرو۔ اس لئے کہ وہ پاکیزہ اور عمدہ ہیں۔ اور ان میں ہی اپنے مُردوں کو کفن دیا کرو۔ نسائیؒ۔ حاکم۔ حاکم نے کہا۔ حدیث صحیح ہے۔

۷۸۴ - وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوْعًا، وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت براءؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا قد درمیانہ تھا۔ میں نے آپ کو سُرخ جوڑے میں دیکھا۔ تو میں نے آپ سے زیادہ کسی چیز کو حسین نہ دیکھا۔ (بخاری، مسلم)

۷۸۵ - وَعَنْ أَبِيْ جُحَيْفَةَ وَهْبِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ وَهُوَ بِالْأَبْطَحِ فِيْ قُبَّةٍ لَهُ حَمْرَاءَ مِنْ أَدَمٍ فَخَرَجَ بِلَالٌ بِوَضُوْئِهِ فَمِنْ نَاضِحٍ وَنَائِلٍ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِ سَاقَيْهِ، فَتَوَضَّأَ وَأَذَّنَ بِلَالٌ، فَجَعَلْتُ أَتَتَبَّعُ فَاهُ هٰهُنَا وَهٰهُنَا، يَقُوْلُ يَمِيْنًا وَشِمَالًا: حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، ثُمَّ رُكِزَتْ لَهُ عَنَزَةٌ، فَتَقَدَّمَ فَصَلَّى يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ لَا يُمْنَعُ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ،

«الْعَنَزَةُ» بِفَتْحِ النُّوْنِ نَحْوُ الْعُكَّازَةِ۔

حضرت ابو جحیفہؓ وھب بن عبداللہ بیان کرتے ہیں۔ کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ کی ابطح وادی میں دیکھا۔ کہ آپ سرخ رنگ کے چمڑے کے خیمہ میں تشریف فرما تھے۔ بلالؓ آپ کے لئے وضو کا پانی لیکر آیا۔ تو کچھ لوگ اس سے چھینٹے مارنے والے تھے۔ اور کچھ لوگوں کو پانی میسر آیا۔ پس نبی صلے اللہ علیہ وسلم نکلے آپ نے سُرخ جوڑا پہنا ہوا تھا۔ گویا کہ میں آپکی پنڈلیوں کی سفیدی دیکھ رہا ہوں۔ تو آپ نے وضو فرمایا بلالؓ نے اذان کہی۔ میں اس کے منہ کا خیال رکھ رہا تھا۔ کہ وہ اس طرف یعنی دائیں طرف منہ کرتے ہوئے حیّ علی الصلٰوۃ کہتا۔ اور بائیں طرف منہ کرکے حیّ علی الفلاح کہتا۔ پھر آپ کے لئے نیزہ گاڑا گیا۔ آپ نے آگے بڑھکر نماز پڑھائی آپ کے آگے سے کتے اور گدھے گزر رہے تھے۔ ان کو روکا نہیں جاتا تھا۔ (بخاری، مسلم)

«العنزہ» نون کے زبر کے ساتھ چھوٹے نیزے کو کہتے ہیں۔

۷۸۶ - وَعَنْ أَبِيْ رِمْثَةَ رِفَاعَةَ

حضرت ابو رمثہ رفاعہ تیمیؓ بیان کرتے ہیں۔

التَّيْمِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَخْضَرَانِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ۔

کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اس حالت میں دیکھا۔ کہ آپ پر دو سبز رنگ کے کپڑے تھے۔ ابو داؤد ترمذی نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۷۸۷۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ فتح مکہ کے دن (مکہ) میں داخل ہوئے۔ تو آپ کے سر پر سیاہ رنگ کی پگڑی تھی۔

۷۸۸۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ، قَدْ أَرْخَى طَرَفَيْهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ۔

حضرت ابو سعید عمرو بن حریثؓ بیان کرتے ہیں۔ گویا کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھ رہا ہوں۔ کہ آپ کے سر پر سیاہ رنگ کی پگڑی ہے۔ آپ نے اس کے دونوں کناروں کو اپنے دونوں کندھوں کے درمیان لٹکا رکھا ہے۔ (مسلم) اور ایک روایت میں ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیا۔ کہ آپ پر سیاہ رنگ کی پگڑی تھی۔

۷۸۹۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُفِّنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ بِيضٍ سَحُولِيَّةٍ مِنْ كُرْسُفٍ، لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تین سحول جگہ کے بنے ہوئے سفید رنگ کے سوتی کپڑوں میں کفن دیا گیا۔ جن میں قمیص اور پگڑی نہ تھی۔ (بخاری، مسلم)

«السَّحُولِيَّةُ» بِفَتْحِ السِّينِ وَضَمِّهَا وَفَتْحِ الْحَاءِ الْمُهْمَلَتَيْنِ: ثِيَابٌ تُنْسَبُ إِلَى سَحُولٍ: قَرْيَةٍ بِالْيَمَنِ. «وَالْكُرْسُفُ»: الْقُطْنُ۔

"السحولیہ" سین کے زبر اور پیش اور حاء کے زبر کے ساتھ مقدرہ کپڑے جو سحول یمن کی ایک بستی کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔ "الکرسف" روئی کو کہتے ہیں۔

۷۹۰ - وَعَنْهَا قَالَتْ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ وَّعَلَيْهِ مِرْطٌ مُّرَحَّلٌ مِّنْ شَعْرٍ اَسْوَدَ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

"اَلْمِرْطُ" بِكَسْرِ الْمِيْمِ: وَهُوَ كِسَاءٌ. "وَالْمُرَحَّلُ" بِالْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ هُوَ الَّذِيْ فِيْهِ صُوْرَةُ رِحَالِ الْإِبِلِ، وَهِيَ الْاَكْوَارُ.

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سیاہ بالوں سے بنی ہوئی دھاری دار چادر پہن کر باہر تشریف لائے۔ (مسلم)

"المرط"۔ میم کے زیر کے ساتھ چادر کو کہتے ہیں "المرحل"، حاء مہملہ کے ساتھ وہ کپڑا جس میں اونٹ کے کجاووں کی تصویریں ہوں۔ اور اکوار کا بھی یہی معنی ہے۔

۷۹۱ - وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيْ مَسِيْرٍ، فَقَالَ لِيْ: "اَمَعَكَ مَاءٌ؟" قُلْتُ: نَعَمْ، فَنَزَلَ عَنْ رَّاحِلَتِهٖ فَمَشٰى حَتّٰى تَوَارٰى فِيْ سَوَادِ اللَّيْلِ ثُمَّ جَاءَ فَاَفْرَغْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِّنْ صُوْفٍ، فَلَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يُّخْرِجَ ذِرَاعَيْهِ مِنْهَا حَتّٰى اَخْرَجَهُمَا مِنْ اَسْفَلِ الْجُبَّةِ، فَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ، ثُمَّ اَهْوَيْتُ لِاَنْزِعَ خُفَّيْهِ فَقَالَ: "دَعْهُمَا فَاِنِّيْ اَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ" وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ: "وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ ضَيِّقَةُ الْكُمَّيْنِ". وَفِيْ رِوَايَةٍ: اَنَّ هٰذِهِ الْقَضِيَّةَ كَانَتْ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ.

حضرت مغیرہ بن شعبہؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ میں ایک رات سفر میں آپ کے ساتھ تھا آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا۔ کیا تمہارے پاس پانی ہے میں نے عرض کیا۔ جی ہاں۔ پس آپ اپنی سواری سے اترے اور پیدل چلے یہاں تک کہ رات کی تاریکی میں نظروں سے اوجھل ہوگئے پھر آپ واپس تشریف لائے تو میں نے آپ پر برتن سے پانی ڈالا آپ نے اپنا چہرہ مبارک دھویا اس وقت آپ نے اون کا ایک جبہ پہن رکھا تھا۔ آپ اپنے ہاتھوں کو دھونے کیلئے اس سے نہ نکال سکے پھر آپ نے جبہ کے نیچے کی طرف سے نکالا۔ اور ان کو دھویا۔ اور اپنے سر کا مسح کیا۔ پھر میں جھکا۔ تاکہ آپ کے موزے اتاروں آپ نے فرمایا۔ ان کو رہنے دو۔ میں نے ان کو پاک پاؤں میں داخل کیا تھا۔ آپ نے ان دونوں کا مسح کیا۔ (بخاری، مسلم) اور ایک روایت میں ہے۔ آپ نے شامی تنگ آستینوں والا جبہ پہنا ہوا تھا۔ اور ایک روایت میں ہے۔ کہ یہ واقعہ غزوہ تبوک میں پیش آیا۔

(۱۱۸)

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْقَمِيْصِ — قمیص پہننے کے استحباب کا بیان

۷۹۲۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمِيْصُ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

حضرت ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ تمام کپڑوں میں سے زیادہ محبوب کپڑا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک قمیص تھا۔ (ابوداؤد، ترمذی) اس نے کہا، حدیث حسن ہے۔

(۱۱۹)

بَابُ صِفَةِ طُوْلِ الْقَمِيْصِ وَالْكُمِّ وَالْإِزَارِ وَطَرَفِ الْعِمَامَةِ وَتَحْرِيْمِ إِسْبَالِ شَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ عَلٰى سَبِيْلِ الْخُيَلَاءِ وَكَرَاهَتِهِ مِنْ غَيْرِ خُيَلَاءَ!

قمیص کے لمبا ہونے کا بیان۔ اور آستین تہ بند پگڑی کے کنارہ کا ذکر اور ان میں سے کسی کو تکبر کے ساتھ لٹکانے کی حرمت اور بلا تکبر لٹکانے کی کراہت کا بیان

۷۹۳۔ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ الْأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ كُمُّ قَمِيْصِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الرُّسْغِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

حضرت اسماء بنت یزید انصاریہؓ بیان کرتی ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قمیص کی آستین گھٹنے تک تھیں۔ ابوداؤد ترمذی۔ حدیث حسن ہے۔

۷۹۴۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص

وَسَلَّمَ قَالَ : « مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ » فَقَالَ لَهُ أَبُوْبَكْرٍ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنَّ إِزَارِيْ يَسْتَرْخِيْ إِلَّا أَنْ أَتَعَاهَدَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : « إِنَّكَ لَسْتَ مِمَّنْ يَفْعَلُهُ خُيَلَاءَ » رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ، وَرَوَى مُسْلِمٌ بَعْضَهُ -

۷۹۵ - وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : « لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلٰى مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطَرًا » مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

۷۹۶ - وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : « مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فَفِي النَّارِ » رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

۷۹۷ - وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : « ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ » قَالَ فَقَرَأَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مِرَارٍ ـ قَالَ أَبُوْذَرٍّ خَابُوْا وَخَسِرُوْا ، مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ : « الْمُسْبِلُ ، وَالْمَنَّانُ ، وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ » رَوَاهُ مُسْلِمٌ - وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ : « الْمُسْبِلُ إِزَارَهُ »

تکبر کے ساتھ اپنے کپڑے کو لٹکاتا ہے قیامت کے دن اللہ پاک اس کی طرف نہیں دیکھیں گے حضرت ابوبکرؓ نے آپ سے پوچھا۔ اے اللہ کے رسولؐ۔ میرا تہبند نیچے لٹک جاتا ہے جب تک کہ میں اس کا خیال نہ رکھوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ تو ان لوگوں میں سے نہیں ہے جو تکبر کیا کرتے کام کرتے ہیں۔ مسلم نے اسکے بعض حصوں کو بیان کیا۔

حضرت ابوھریرہؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ قیامت کے دن اس آدمی کی طرف نہیں دیکھے گا۔ جو اپنے تہبند کو تکبر کیا تھا لٹکاتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان فرماتے ہیں۔ تہبند کا جو حصہ ٹخنوں سے نیچے ہے۔ وہ دوزخ میں ہے

(بخاری)

حضرت ابوذرؓ نبی کریم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا تین انسان ایسے ہیں جن سے اللہ پاک قیامت کے دن کلام نہیں فرمائیں گے نہ انکی طرف نظر رحمت فرمائیں گے اور نہ انکو پاک کریں گے اور انکے لئے دردناک عذاب ہے۔ حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ آپ نے ان کلمات کو تین بار دہرایا حضرت ابوذرؓ نے دریافت کیا۔ کہ یہ لوگ ناکام ہوگئے۔ اور خسارے میں پڑ گئے یا رسول اللہ یہ کون لوگ ہیں فرمایا ایک وہ آدمی جو تکبر کی وجہ سے اپنے کپڑوں کو لٹکانیوالا ہے دوسرا وہ جو احسان جتلانے والا ہے اور تیسرا وہ جو جھوٹی قسموں کیساتھ اپنی سوداگری کو ترقی دینے والا ہے اور اس کی ایک روایت میں ہے۔ کہ ایک وہ جو اپنے تہبند کو لٹکانے والا ہے۔

۷۹۸۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اَلْإِسْبَالُ فِي الْإِزَارِ وَالْقَمِيصِ وَالْعِمَامَةِ، مَنْ جَرَّ شَيْئًا خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نبی کریمؐ سے بیان کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ لٹکانا تہ بند قمیص پگڑی سبھی میں ہے۔ جو شخص بھی کسی کپڑے کو تکبر کے ساتھ لٹکائے گا قیامت کے دن اللہ پاک اس کو رحمت کی نظر سے نہیں دیکھیں گے۔ ابوداؤد نسائی۔ صحیح سند کے ساتھ۔

۷۹۹۔ وَعَنْ أَبِي جُرَيٍّ جَابِرِ بْنِ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: «رَأَيْتُ رَجُلًا يَصْدُرُ النَّاسُ عَنْ رَأْيِهِ، لَا يَقُوْلُ شَيْئًا إِلَّا صَدَرُوْا عَنْهُ، قُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوْا: رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ قُلْتُ: عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَرَّتَيْنِ قَالَ: «لَا تَقُلْ عَلَيْكَ السَّلَامُ، عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةُ الْمَوْتٰى۔ قُلْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ» قَالَ قُلْتُ: أَنْتَ رَسُوْلُ اللهِ؟ قَالَ: «أَنَا رَسُوْلُ اللهِ الَّذِيْ إِذَا أَصَابَكَ ضُرٌّ فَدَعَوْتَهُ كَشَفَهُ عَنْكَ، وَإِذَا أَصَابَكَ عَامُ سَنَةٍ فَدَعَوْتَهُ أَنْبَتَهَا لَكَ وَإِذَا كُنْتَ بِأَرْضٍ قَفْرٍ أَوْ فَلَاةٍ فَضَلَّتْ رَاحِلَتُكَ فَدَعَوْتَهُ رَدَّهَا عَلَيْكَ» قَالَ: قُلْتُ: اعْهَدْ إِلَيَّ قَالَ: «لَا تَسُبَّنَّ أَحَدًا» قَالَ: فَمَا سَبَبْتُ بَعْدَهُ حُرًّا، وَلَا عَبْدًا وَلَا بَعِيْرًا، وَلَا شَاةً «وَلَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَيْئًا، وَأَنْ تُكَلِّمَ أَخَاكَ وَأَنْتَ مُنْبَسِطٌ إِلَيْهِ وَجْهُكَ،

حضرت ابوجری جابر بن سلیمؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ میں نے ایک آدمی کو دیکھا۔ کہ لوگ اس کی رائے پر عمل پیرا ہیں جو بات وہ کہتا ہے۔ لوگ اس کی بات کو ملتے ہیں میں نے پوچھا۔ یہ شخص کون ہے۔ لوگوں نے جواب دیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ میں نے دوبار کہا علیک السلام یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا۔ علیک السلام نہ کہو علیک السلام تو مردوں کا سلام ہے تم السلام علیک کہو۔ میں نے عرض کیا۔ کیا آپ اللہ کے رسول ہیں آپ نے فرمایا کہ میں اس اللہ کا رسول ہوں۔ کہ جب تجھ کو کوئی تکلیف پہنچے اور تو اس سے دعا کرے۔ تو وہ اس تکلیف کو تجھ سے دور کر دے گا۔ اور جب تجھے قحط سال پہنچے۔ اور تو اس سے دعا کرے۔ تو وہ تیرے لئے انگوری اور سبزہ اگائے۔ اور جب تو کسی بے آب و گیاہ جنگل میں ہو۔ اور تیری سواری گم ہو جائے۔ تو اس سے دعا کرے۔ تو اللہ پاک سواری کو تجھ پر واپس کر دے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا۔ مجھ کو آپ کچھ وصیت کریں فرمایا کسی چیز کو گالی گلوچ نہ کرنا۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اس کے بعد کسی آزاد غلام اونٹ بکری کسی کو بھی کبھی گالی نہ دی۔ پھر آپ نے فرمایا کسی نیک کام کو معمولی نہ سمجھنا۔ اور جب تو اپنے بھائی سے بات کرے۔ تو تیرا چہرہ شگفتہ ہونا چاہئے اسلئے کہ یہ بھی

إِنَّ ذٰلِكَ مِنَ الْمَعْرُوْفِ ، وَارْفَعْ إِزَارَكَ إِلَى نِصْفِ السَّاقِ ، فَإِنْ أَبَيْتَ فَإِلَى الْكَعْبَيْنِ ، وَإِيَّاكَ وَإِسْبَالَ الْإِزَارِ ، فَإِنَّهَا مِنَ الْمَخِيْلَةِ وَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمَخِيْلَةَ ، وَإِنِ امْرُؤٌ شَتَمَكَ أَوْ عَيَّرَكَ بِمَا يَعْلَمُ فِيْكَ فَلَا تُعَيِّرْهُ بِمَا تَعْلَمُ فِيْهِ فَإِنَّمَا وَبَالُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ » رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

نیکی ہے۔ اور اپنے تہبند کو نصف پنڈلی تک اونچا کرنا۔ اگر تو اس سے انکار کرتا ہے تو کم از کم ٹخنوں تک ضرور اونچا رکھو۔ اسکے نیچے تہبند لٹکانے سے بچو۔ اسلئے کہ یہ تکبر سے ہے۔ اور بیشک اللہ تعالےٰ تکبر کو دوست نہیں رکھتا۔ اور اگر کوئی شخص تجھے گالی دے یا ان افعال پر جنکو وہ تجھ میں جانتا ہے عار دے تو تو اسکے ان افعال پر جنکو تو اسکے اندر جانتا ہے عار نہ دلا اسلئے کہ اسکا وبال اسی پر ہے۔ ابوداؤد، ترمذی نے صحیح سند کیساتھ روایت کیا۔ ترمذی نے کہا۔ حدیث حسن صحیح ہے۔

٨٠٠ - وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : بَيْنَمَا رَجُلٌ يُصَلِّيْ مُسْبِلٌ إِزَارَهُ قَالَ : لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : « اذْهَبْ فَتَوَضَّأْ » فَذَهَبَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ : « اذْهَبْ فَتَوَضَّأْ » فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، مَا لَكَ أَمَرْتَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ ثُمَّ سَكَتَّ عَنْهُ ؟ قَالَ : « إِنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ وَهُوَ مُسْبِلٌ إِزَارَهُ ، وَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبَلُ صَلٰوةَ رَجُلٍ مُسْبِلٍ » رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ ایک بار ایک آدمی تہبند لٹکائے نماز پڑھ رہا تھا۔ تو حضور نبی کریمؐ نے اس کو حکم دیا جاؤ وضو کرو۔ وہ گیا۔ وضو کرکے آیا۔ پھر آپ نے فرمایا۔ جاؤ وضو کرو۔ ایک شخص نے آپ سے دریافت کیا۔ یا رسول اللہؐ۔ آپ کس لئے اسکو وضو کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ اور پھر خاموش رہتے ہیں آپ نے فرمایا یہ شخص اپنے تہبند کو لٹکا کر نماز پڑھتا ہے اور اللہ پاک اس آدمی کی نماز کو قبول نہیں فرماتے جو اپنے تہبند کو لٹکاتا ہے۔ ابوداؤد مسلم کی شرط صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

٨٠١ - وَعَنْ قَيْسِ بْنِ بِشْرٍ التَّغْلِبِيِّ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ أَبِيْ - وَكَانَ جَلِيْسًا لِأَبِي الدَّرْدَاءِ - قَالَ : كَانَ بِدِمَشْقَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ ابْنُ الْحَنْظَلِيَّةِ ، وَكَانَ رَجُلًا مُتَوَحِّدًا قَلَّمَا يُجَالِسُ النَّاسَ ، إِنَّمَا هُوَ صَلٰوةٌ فَإِذَا فَرَغَ فَإِنَّمَا هُوَ تَسْبِيْحٌ وَتَكْبِيْرٌ

حضرت قیس بن بشر تغلبی بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے باپ نے بتایا۔ اور وہ حضرت ابودرداءؓ کے جان نشین تھے۔ کہ دمشق میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے ایک شخص تھے جس کو ابن حنظلیہ کہا جاتا تھا۔ اور وہ شخص خلوت پسند تھا۔ بہت کم لوگوں کے ساتھ اختلاط رکھتا بس اس کا شغل نماز پڑھنا تھا۔ جب نماز سے فارغ ہوتا۔ تو سبحان اللہ، اللہ اکبر کہتا۔ اس کے بعد وہ

حَتّٰى يَأْتِيَ أَهْلَهُ، فَمَرَّ بِنَا وَنَحْنُ
عِنْدَ أَبِي الدَّرْدَاءِ فَقَالَ لَهُ أَبُو
الدَّرْدَاءِ: كَلِمَةً تَنْفَعُنَا وَلَا
تَضُرُّكَ، قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً فَقَدِمَتْ
فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَجَلَسَ فِي
الْمَجْلِسِ الَّذِي يَجْلِسُ فِيهِ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ
لِرَجُلٍ إِلَى جَنْبِهِ: لَوْ رَأَيْتَنَا حِينَ
الْتَقَيْنَا نَحْنُ وَالْعَدُوُّ فَحَمَلَ
فُلَانٌ وَطَعَنَ فَقَالَ - خُذْهَا مِنِّي
وَأَنَا الْغُلَامُ الْغِفَارِيُّ، كَيْفَ
تَرَى فِي قَوْلِهِ؟ فَقَالَ: مَا أُرَاهُ
إِلَّا قَدْ بَطَلَ أَجْرُهُ - فَسَمِعَ بِذٰلِكَ
آخَرُ فَقَالَ: مَا أَرَى بِذٰلِكَ بَأْسًا
فَتَنَازَعَا حَتّٰى سَمِعَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "سُبْحَانَ
اللّٰهِ! لَا بَأْسَ أَنْ يُؤْجَرَ وَيُحْمَدَ"
فَرَأَيْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ سُرَّ بِذٰلِكَ
وَجَعَلَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَيْهِ وَيَقُولُ:
أَأَنْتَ سَمِعْتَ ذٰلِكَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَيَقُولُ
نَعَمْ - فَمَا زَالَ يُعِيدُ عَلَيْهِ حَتّٰى
إِنِّي لَأَقُولُ لَيَبْرُكَنَّ عَلَى رُكْبَتَيْهِ
قَالَ: فَمَرَّ بِنَا يَوْمًا آخَرَ فَقَالَ لَهُ
أَبُو الدَّرْدَاءِ: كَلِمَةً تَنْفَعُنَا وَلَا
تَضُرُّكَ قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْمُنْفِقُ
عَلَى الْخَيْلِ كَالْبَاسِطِ يَدَهُ بِالصَّدَقَةِ ...

اپنے گھر چلا جاتا چنانچہ وہ ایک روز ہمارے پاس سے گزرا
اور ہم ابودرداء کے پاس تھے۔ تو ابودرداء نے
اس سے کہا۔ کہ کوئی ایسی بات بتلایئے جو ہمیں فائدہ
دے۔ اور تجھے بھی نقصان نہ پہنچائے اس نے کہا۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا پس وہ
لشکر واپس لوٹا۔ ان میں سے ایک آدمی آیا۔ اور
اُس مجلس میں بیٹھا جس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ
وسلم تشریف فرما تھے۔ تو اس نے اپنے پہلو میں
بیٹھے ہوئے آدمی سے کہا۔ اگر آپ ہمیں دیکھتے۔ کہ
جس وقت ہم اور ہمارے دشمن آپس میں ملے۔ تو فلاں
مسلمان نے نیزہ اُٹھایا نیزہ مارتے ہوئے کہا
کہ مجھ سے اس کو لے لو۔ یعنی ذرا اس نیزہ کا مزہ چکھو
اور میں غفاری لڑکا ہوں۔ تو آپکا اُسکے اس قول کے
بارے میں کیا خیال ہے اس نے جواب دیا میرا خیال یہ
ہے کہ اسکا اجر باطل ہوگیا اس بات کو ایک دوسرے آدمی نے
سُنا۔ اور کہا۔ کہ میں اس کلمے میں کوئی حرج نہیں سمجھتا وہ دونوں جھگڑنے
لگے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سن لیا آپ نے
فرمایا سبحان اللہ۔ کوئی حرج نہیں ہے کہ آخرت میں ثواب دیا
جائے اور دنیا میں تعریف کیا جائے تو میں نے ابودرداء کو
دیکھا۔ کہ وہ اس بات سے خوش ہوا اور اپنا سر اسکی طرف بلند
کیا۔ اور کہا۔ کیا تو نے یہ بات نبی کریمؐ سے سنی ہے
اس نے کہا۔ جی ہاں وہ بار بار ابن حنظلیہ پر دہراتا رہا
یہاں تک کہ میں نے کہا کہ کیا آپ اسکے گھٹنوں پر سوار ہونا
چاہتے ہیں۔ بشر کہتے ہیں کہ دوسرے روز ابن الحنظلیہ
پھر گزرے۔ تو ابودرداء نے اس سے کہا کہ
آپ ایسی بات فرمائیں جو ہمیں فائدہ بخشے اور تجھے
بھی تکلیف نہ دے۔ اس نے کہا۔ ہم کو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جہاد کے گھوڑوں پر خرچ کرنیوالا اس
آدمی کی مانند ہے جو اپنے ہاتھ کو صدقہ کرنے کیلئے پھیلا

لَا يُقَصِّرُهُمَا». ثُمَّ مَرَّ بِنَا يَوْمًا آخَرَ، فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ: كَلِمَةً تَنْفَعُنَا وَلَا تَضُرُّكَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «نِعْمَ الرَّجُلُ خُرَيْمٌ الْأُسَيْدِيُّ! لَوْلَا طُولُ جُمَّتِهِ وَإِسْبَالُ إِزَارِهِ!» فَبَلَغَ ذٰلِكَ خُرَيْمًا فَعَجَّلَ: فَأَخَذَ شَفْرَةً فَقَطَعَ بِهَا جُمَّتَهُ إِلَى أُذُنَيْهِ وَرَفَعَ إِزَارَهُ إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ. ثُمَّ مَرَّ بِنَا يَوْمًا آخَرَ، فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ: كَلِمَةً تَنْفَعُنَا وَلَا تَضُرُّكَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِنَّكُمْ قَادِمُونَ عَلَى إِخْوَانِكُمْ: فَأَصْلِحُوا رِحَالَكُمْ وَأَصْلِحُوا لِبَاسَكُمْ حَتَّى تَكُونُوا كَأَنَّكُمْ شَامَةٌ فِي النَّاسِ: فَإِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَلَا التَّفَحُّشَ» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ، إِلَّا قَيْسَ بْنَ بِشْرٍ فَاخْتَلَفُوا فِي تَوْثِيقِهِ وَتَضْعِيفِهِ وَقَدْ رَوَى لَهُ مُسْلِمٌ.

کرتا ہے اسکو بند نہیں کرتا۔ پھر اسکا ایک دوسرے دن ہمارے پاس سے گزر ہوا تو ابودرداء نے اس سے کہا کہ کوئی بات بتلائیے جو ہم کو فائدہ دے اور آپکو بھی نقصان نہ پہنچائے تو انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خریم اسیدی بہتر شخص ہے۔ اگر اسکے بال زیادہ لمبے نہ ہوں۔ اور اسکا تہبند ٹخنوں سے نیچے نہ ہو۔ یہ بات خریم تک پہنچ گئی۔ تو اس نے ایک چھری لی۔ اور اپنے کانوں تک اپنے بالوں کو کاٹ دیا اور اپنے تہبند کو نصف پنڈلی تک اونچا کیا۔ پھر ایک روز اسکا ہمارے پاس سے گزر ہوا۔ تو ابودرداء نے اس سے کہا۔ ایسی بات بتلائیے جو ہم کو فائدہ دے اور آپ کو بھی تکلیف نہ دے تو اس نے کہا کہ میں نے نبی کریمؐ سے سنا آپ فرماتے تھے۔ کہ تم اپنے بھائیوں کے پاس واپس آرہے ہو۔ تو تم اپنے کجاووں اور اپنے لباس کو درست کرو یہاں تک کہ تم لوگوں میں تل کی مانند خوبصورت نظر آنے لگو اسلئے کہ اللہ تعالیٰ فحش کو اور تکلف سے فحش اختیار کرنے کو پسند نہیں فرماتا۔ ابوداؤد نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا۔ البتہ قیس بن بشر کی توثیق اور تضعیف میں اختلاف ہے۔ اور مسلم نے اس سے روایت کی ہے۔

٨٠٢ - وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «إِزْرَةُ الْمُسْلِمِ إِلَى نِصْفِ السَّاقِ، وَلَا حَرَجَ أَوْ لَا جُنَاحَ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَعْبَيْنِ، مَا كَانَ أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ فَهُوَ فِي النَّارِ، وَمَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطَرًا لَمْ يَنْظُرِ اللهُ إِلَيْهِ» رَوَاهُ

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کا تہبند نصف پنڈلی تک ہونا چاہئے۔ اور ٹخنوں تک ہو جائے تو بھی گناہ نہیں ہے۔ اور جو ٹخنوں سے نیچے ہو وہ گناہ ہے۔ اور جو شخص تکبر کے ساتھ اپنے تہبند کو لٹکاتا ہے اللہ پاک اس کو نظر رحمت سے نہیں دیکھیں گے۔ ابوداؤد نے صحیح

أَبُوْ دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

سند کے ساتھ ذکر کیا۔

٨٠٣ - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَرَرْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ إِزَارِيْ اسْتِرْخَاءٌ، فَقَالَ: «يَا عَبْدَ اللّٰهِ، ارْفَعْ إِزَارَكَ» فَرَفَعْتُهُ ثُمَّ قَالَ: «زِدْ» فَزِدْتُ، فَمَا زِلْتُ أَتَحَرَّاهَا بَعْدُ. فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: إِلَى أَيْنَ؟ فَقَالَ: إِلَى أَنْصَافِ السَّاقَيْنِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا۔ اور میرا تہبند لٹکا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا اے عبداللہ! اپنے تہبند کو اونچا کرو۔ میں نے اونچا کیا۔ پھر آپ نے فرمایا۔ اور اونچا کرو۔ میں نے اور اونچا کیا۔ اس کے بعد میں برابر تہبند کا خیال کرتا رہا۔ لوگوں نے پوچھا۔ کہاں تک فرمایا آدھی پنڈلیوں تک۔ (مسلم)

٨٠٤ - وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: فَكَيْفَ تَصْنَعُ النِّسَاءُ بِذُيُوْلِهِنَّ؟ قَالَ: «يُرْخِيْنَ شِبْرًا» قَالَتْ: إِذًا تَنْكَشِفُ أَقْدَامُهُنَّ. قَالَ: «فَيُرْخِيْنَهُ ذِرَاعًا لَا يَزِدْنَ» رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص تکبر کی وجہ سے اپنے کپڑوں کو لٹکاتا ہے۔ تو قیامت کے روز اللہ پاک اس کی طرف نہیں دیکھیں گے حضرت ام سلمہ نے عرض کیا عورتیں اپنی چادروں کے ساتھ کیا کریں آپ نے فرمایا ایک بالشت نیچا کریں اس نے کہا۔ اس وقت ان کے پاؤں نظر آئیں گے۔ آپ نے فرمایا تو وہ ایک ہاتھ نیچا چھوڑیں۔ اس سے زیادہ نہ کریں۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ اس نے کہا حدیث حسن صحیح ہے۔)

(١٢٠)

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَرْكِ التَّرَفُّعِ فِي اللِّبَاسِ تَوَاضُعًا!

لباس میں تواضع اختیار کرتے ہوئے ترفع سے کنارہ کش رہنے کے استحباب کا بیان

قَدْ سَبَقَ فِيْ بَابِ فَضْلِ الْجُوْعِ وَخُشُوْنَةِ الْعَيْشِ جُمَلٌ تَتَعَلَّقُ بِهٰذَا الْبَابِ.

سادہ زندگی گزارنے اور بھوکے رہنے کی فضیلت کے باب میں چند باتیں گزر چکی ہیں جو اس باب کے ساتھ بھی تعلق رکھتی ہیں۔

٨٠٥ - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت معاذ بن انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ تَرَكَ اللِّبَاسَ تَوَاضُعًا لِلّٰهِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ دَعَاهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ حَتّٰى يُخَيِّرَهُ مِنْ أَيِّ حُلَلِ الْإِيْمَانِ شَاءَ يَلْبَسُهَا» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

شخص عمدہ لباس کو تواضع کے پیش نظر چھوڑ دیتا ہے۔ حالانکہ وہ اس کے پہننے پر قادر تھا۔ اللہ پاک اس کو قیامت کے دن تمام مخلوقات کے سامنے بلا کر اختیار دے گا کہ وہ لباس کے جوڑوں میں سے جس جوڑے کو پہننا چاہتا ہے پہن لے (ترمذی) اس نے کہا حدیث حسن ہے۔

(۱۲۱) بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّوَسُّطِ فِي اللِّبَاسِ وَلَا يَقْتَصِرُ عَلٰى مَا يُزْرِيْ بِهِ لِغَيْرِ حَاجَةٍ وَّلَا مَقْصُوْدٍ شَرْعِيٍّ!

لباس میں میانہ روی اختیار کرنے کا استحباب اور بلا ضرورت بلا شرعی مقصود کے ایسے لباس پر اقتصار نہ کرے جو اس کو عیبناک کرے:

۸۰۶۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ أَنْ يُّرٰى أَثَرُ نِعْمَتِهِ عَلٰى عَبْدِهِ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

حضرت عمرو بن شعیبؓ عن ابیہ عن جدہ سے روایت ہے کہا اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ اس بات کو محبوب جانتا ہے کہ اپنے بندے پر اپنی نعمت کا اثر دیکھے (ترمذی) اس نے کہا حدیث حسن ہے۔

(۱۲۲) بَابُ تَحْرِيْمِ لِبَاسِ الْحَرِيْرِ عَلَى الرِّجَالِ وَتَحْرِيْمِ جُلُوْسِهِمْ عَلَيْهِ وَاسْتِنَادِهِمْ إِلَيْهِ وَجَوَازِ لُبْسِهِ لِلنِّسَاءِ

مردوں پر ریشم کے پہننے کی حرمت نیز ریشم پر بیٹھنے اور اس پر ٹیک

لگانے کی حرمت اور عورتوں کیلئے اسکے پہننے کے جائز ہونیکا بیان

۸۰۷۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيْرَ، فَإِنَّ مَنْ لَبِسَهُ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْاٰخِرَةِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت عمر بن الخطابؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ریشم کا لباس نہ پہنو۔ پس تحقیق جس نے دنیا میں ریشم کا لباس پہنا وہ اسے کو آخرت میں نہیں پہنے گا (بخاری، مسلم)

۸۰۸۔ وَعَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ: «مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْاٰخِرَةِ»

حضرت عمرؓ سے مروی ہے اس نے بیان کیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے۔ کہ ریشم کو وہ شخص پہنتا ہے جسکا کوئی حصہ نہیں ہے (بخاری و مسلم) اور بخاری کی ایک روایت میں ہے جسکا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوتا۔

قَوْلُهُ «مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ»: أَيْ لَا نَصِيْبَ لَهُ۔

مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ۔ یعنی جس کا کوئی حصہ نہیں ہوتا

۸۰۹۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ لَبِسَ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْاٰخِرَةِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے دنیا میں ریشم پہنا۔ تو وہ اس کو آخرت میں نہیں پہنے گا۔

۸۱۰۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ حَرِيْرًا فَجَعَلَهُ فِي يَمِيْنِهِ وَذَهَبًا فَجَعَلَهُ فِي شِمَالِهِ ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ هٰذَيْنِ حَرَامٌ عَلٰى ذُكُوْرِ أُمَّتِي» رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے ریشم کو اٹھا کر اپنے دائیں ہاتھ میں رکھا اور سونے کو اپنے بائیں ہاتھ میں پھر فرمایا یہ دونوں چیزیں میری امت کے مردوں پہ حرام ہیں۔ (ابو داؤد) نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا۔

۸۱۱۔ وَعَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں۔

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «حُرِّمَ لِبَاسُ الْحَرِيْرِ وَالذَّهَبِ عَلٰى ذُكُوْرِ اُمَّتِيْ وَاُحِلَّ لِاِنَاثِهِمْ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ریشم اور سونے کا پہننا میری اُمت کے مردوں پر حرام ہے۔ اور اُن کی عورتوں کے لئے حلال ہے۔ (ترمذی) اُس نے کہا حدیث حسن صحیح ہے۔

٨١٢ - وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَشْرَبَ فِيْ اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَاَنْ نَاْكُلَ فِيْهَا، وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَاَنْ نَجْلِسَ عَلَيْهِ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو سونے اور چاندی کے برتنوں میں پینے اور کھانے سے اور ریشم کا لباس پہننے اور اُس پر بیٹھنے سے منع فرمایا

(١٢٣)

بَابُ جَوَازِ لُبْسِ الْحَرِيْرِ لِمَنْ بِهٖ حِكَّةٌ

خارش کی وجہ سے ریشم کے پہننے کے جواز کا بیان

٨١٣ - عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ لِحِكَّةٍ كَانَتْ بِهِمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیرؓ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کو ریشم کے پہننے کی اجازت دی اس لئے کہ اُن دونوں کو خارش تھی۔

(١٢٤)

بَابُ النَّهْيِ عَنِ افْتِرَاشِ جُلُوْدِ النُّمُوْرِ وَالرُّكُوْبِ عَلَيْهَا

چیتے کے چمڑے پر بیٹھنے اور اُس پر سوار ہونے کی ممانعت کا بیان

٨١٤ - عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت معاویہؓ بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ ریشم

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : « لَا تَرْكَبُوا الْخَزَّ وَلَا النِّمَارَ » ، حَدِيثٌ حَسَنٌ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَغَيْرُهُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ -

اور چیتے کے چمڑے پر نہ سوار ہونا حدیث حسن ہے۔ (ابوداؤد وغیرہ) نے حسن سند کیساتھ روایت کیا۔

۸۱۵ - وَعَنْ أَبِي الْمَلِيْحِ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ ، رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ ، وَالتِّرْمِذِيُّ ، وَالنَّسَائِيُّ بِأَسَانِيْدَ صِحَاحٍ - وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ نَهَى عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ أَنْ تُفْتَرَشَ -

حضرت ابوالملیح اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے درندوں کے چمڑے پہننے سے منع فرمایا۔ ابوداؤد و ترمذی نسائی نے صحیح سند کیسا تھ روایت کیا اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ آپ نے درندوں کے چمڑوں کو فرش بنانے سے منع فرمایا۔

(۱۲۵)

بَابُ مَا يَقُوْلُ إِذَا لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيْدًا أَوْ نَعْلًا أَوْ نَحْوَهُ

نیا کپڑا یا جوتا وغیرہ پہنتے وقت کیا کہنا چاہیئے!

۸۱۶ - عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاهُ بِاسْمِهِ عِمَامَةً ، أَوْ قَمِيْصًا ، أَوْ رِدَاءً - يَقُوْلُ : « اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ كَسَوْتَنِيْهِ ، أَسْأَلُكَ خَيْرَهُ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهُ ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ » رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ -

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب کوئی نیا کپڑا پہنتے تو اس کا نام لے کر (پگڑی قمیص چادر) فرماتے۔ اے اللہ تیرے ہی لئے تعریف ہے۔ تو نے مجھے یہ کپڑا پہنایا میں تجھ سے اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس چیز کے بہتر ہونے کا جس کے لئے یہ کپڑا بنایا گیا ہے۔ اور میں تیرے ساتھ اس کے شر سے پناہ مانگتا ہوں اور اس چیز کے شر سے کہ جس کے لئے بنایا گیا ہے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی) نے کہا حدیث حسن ہے۔

(۱۲۶)

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْاِبْتِدَاءِ بِالْيَمِيْنِ فِي اللِّبَاسِ

لباس میں دائیں جانب سے ابتدا کرنے کے استحباب

هٰذَا الْبَابُ قَدْ تَقَدَّمَ مَقْصُوْدُهُ وَذَكَرْنَا الْاَحَادِيْثَ الصَّحِيْحَةَ فِيْهِ۔

اس باب کے مقاصد کا پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ اور اس میں ہم نے صحیح احادیث بیان کی ہیں

(۱۲۷)

كِتَابُ اٰدَابِ النَّوْمِ

وَالْاِضْطِجَاعِ وَالْقُعُوْدِ وَالْمَجْلِسِ وَالْجَلِيْسِ وَالرُّؤْيَا

سونے۔ لیٹنے۔ بیٹھنے۔ مجلس۔ ساتھی اور خواب کے آداب کا بیان

۸۱۷۔ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهِ نَامَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ، وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً اِلَيْكَ، لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ، اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ، وَنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ بِهٰذَا

حضرت براء بن عازبؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر تشریف فرما ہوتے تو اپنے دائیں پہلو پر لیٹتے ہوئے یہ دعا پڑھتے۔ اے اللہ میں نے اپنے آپ کو تیرے سپرد کر دیا۔ اور میں نے اپنے آپ کو تیری طرف متوجہ کر دیا۔ اور اپنے معاملات کو تیرے سپرد کر دیا۔ اور اپنی پیٹھ کو تیری طرف پھیر دیا تجھ سے ثواب حاصل کرتے ہوئے اور تجھ سے ڈرتے ہوئے تیرے علاوہ کوئی پناہ کی جگہ نہیں اور نہ ہی تجھ سے کوئی بچا سکتا ہے میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جسکو تو نے نازل فرمایا اور تیرے اس نبی پر ایمان لے آیا جسکو تو نے رسول بنا کر بھیجا بخاری نے اپنی صحیح کتاب کے کتاب الادب

اللَّفْظِ فِي كِتَابِ الْأَدَبِ مِنْ صَحِيحِهِ.

میں اس لفظ کے ساتھ روایت کیا۔

۸۱۸ - وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ وَقُلْ» وَذَكَرَ نَحْوَهُ وَفِيهِ: «وَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَقُولُ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت براء بن عازبؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ جب تو اپنے بستر پر جانے کا ارادہ کرے۔ تو نماز والا وضو کر پھر اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جا اور دعا مانگ پہلی دعا کی طرح کلمات ذکر کئے۔ اور اس روایت میں یہ بھی ہے۔ کہ یہ کلمات سب سے آخر کہے (بخاری ومسلم)

۸۱۹ - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً فَإِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتَّى يَجِيءَ الْمُؤَذِّنُ فَيُؤْذِنَهُ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعت پڑھتے اور جب فجر نمودار ہو جاتی تو دو ہلکی رکعت پڑھتے پھر اپنی دائیں پہلو پر لیٹ جاتے یہاں تک کہ موذن آتا وہ آپ کو جماعت کے وقت کی اطلاع دیتا۔

۸۲۰ - وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ خَدِّهِ ثُمَّ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا» وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ: «الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کو لیٹتے وقت اپنا ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھتے اور فرماتے۔ اے اللہ میں تیرے ہی نام کے ساتھ مرتا ہوں اور زندہ ہوتا ہوں (یعنی سوتا ہوں اور جاگتا ہوں) اور جب بیدار ہوتے تو فرماتے تمام حمد وثنا اللہ ہی کے لیے ہے کہ جس نے ہم کو مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹنا ہے (بخاری)

۸۲۱ - وَعَنْ يَعِيشَ بْنِ طِخْفَةَ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ أَبِي: «بَيْنَمَا أَنَا مُضْطَجِعٌ فِي الْمَسْجِدِ عَلَى بَطْنِي إِذَا رَجُلٌ يُحَرِّكُنِي بِرِجْلِهِ فَقَالَ: «إِنَّ هَذِهِ ضِجْعَةٌ يُبْغِضُهَا اللهُ» قَالَ: فَنَظَرْتُ،

حضرت یعیش بن طخفہؓ بیان کرتے ہیں کہ میرے باپ نے بیان کیا کہ میں اپنے پیٹ کے بل مسجد میں لیٹا ہوا تھا اچانک ایک آدمی نے اپنے پاؤں سے۔۔ اٹھ مجھ کو ہلایا۔ اور کہا یہ ایسا لیٹنا ہے۔ کہ جس کو اللہ پسند نہیں کرتے ہیں۔ میں نے دیکھا۔ تو رسول اللہ صلے اللہ

فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ۔

علیہ وسلم تھے ۔ ابوداؤد نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا۔

۸۲۲ - وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ تَعَالَى فِيْهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللّٰهِ تَعَالَى تِرَةٌ، وَمَنِ اضْطَجَعَ مُضْطَجَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ تَعَالَى فِيْهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللّٰهِ تِرَةٌ» رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ۔

«اَلتِّرَةُ» بِكَسْرِ التَّاءِ الْمُثَنَّاةِ مِنْ فَوْقُ، وَهِيَ: اَلنَّقْصُ، وَقِيْلَ: اَلتَّبِعَةُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جو شخص کسی جگہ بیٹھا۔ لیکن وہاں اللہ کا ذکر نہ کیا تو اس پہ اللہ کی طرف سے گناہ ہوگا۔ اور جو شخص لیٹنے کی جگہ میں لیٹا لیکن اللہ کا ذکر نہ کیا۔ تو اس پہ اللہ کی طرف سے ناراضگی ہوگی۔ ابوداؤد نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا۔

«التِرَۃ» تائے مثناۃ کے زیر کے ساتھ کمی کو کہتے ہیں۔ اور بعض نے کہا گناہ کو کہتے ہیں۔

۱۲۸

بَابُ جَوَازِ الْاِسْتِلْقَاءِ عَلَى الْقَفَا وَوَضْعِ إِحْدَى الرِّجْلَيْنِ عَلَى الْأُخْرَى إِذَا لَمْ يَخَفْ انْكِشَافَ الْعَوْرَةِ وَجَوَازِ الْقُعُوْدِ مُتَرَبِّعًا وَمُحْتَبِيًا

چت لیٹنے اور ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں پر رکھنے کے جواز کا بیان جب شرم گاہ کے ننگے ہونے کا ڈر نہ ہو اور چوکڑی مار کر بیٹھنے اور گوٹھ مار کر بیٹھنے کے جواز کا بیان

۸۲۳ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى رَسُوْلَ اللّٰهِ

حضرت عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا إِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرٰى. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

میں چت لیٹے ہوئے دیکھا کہ آپ نے ایک پاؤں کو دوسرے پر رکھا ہوا تھا (بخاری، مسلم)

۸۲۴ - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ تَرَبَّعَ فِي مَجْلِسِهِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسْنَاءَ. حَدِيثٌ صَحِيحٌ، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَغَيْرُهُ بِأَسَانِيدَ صَحِيحَةٍ

حضرت جابر بن سمرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھ کر چار زانوں ہو کر بیٹھ جاتے یہاں تک کہ سورج اچھی طرح نکل جاتا حدیث صحیح ہے ابوداؤد وغیرہ نے صحیح سندوں کے ساتھ روایت کیا۔

۸۲۵ - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ مُحْتَبِيًا بِيَدَيْهِ هٰكَذَا، وَوَصَفَ بِيَدَيْهِ الْاِحْتِبَاءَ، وَهُوَ الْقُرْفُصَاءُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو صحن کعبہ میں اسطرح اپنے ہاتھوں کے ساتھ گوٹھ مارے ہوئے دیکھا حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے اپنے دونوں ہاتھوں کیساتھ گوٹھ کی شکل کو بیان کیا اور اسی کا نام القرفصاء ہے (یعنی دونوں زانوں کھڑے تھے اور دونوں ہاتھوں کا پنڈلیوں پر حلقہ بنایا ہوا تھا) بخاری۔

۸۲۶ - وَعَنْ قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَاعِدٌ الْقُرْفُصَاءَ، فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَخَشِّعَ فِي الْجِلْسَةِ أُرْعِدْتُ مِنَ الْفَرَقِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ۔

حضرت قیلہ بنت مخرمہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو گوٹھ مارنے کی حالت میں دیکھا۔ تو جب میں نے آپ کو بیٹھنے کی اس خشوع و خضوع کی حالت میں دیکھا تو میں آپ کے جلال سے کانپ اٹھی

(ابوداؤد، ترمذی)

۸۲۷ - وَعَنِ الشَّرِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ بِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا جَالِسٌ هٰكَذَا، وَقَدْ وَضَعْتُ يَدِيَ الْيُسْرٰى خَلْفَ ظَهْرِي وَاتَّكَأْتُ عَلٰى أَلْيَةِ يَدِي فَقَالَ: «أَتَقْعُدُ قِعْدَةَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ!» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

حضرت شرید بن سویدؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے اور میں اس طرح بیٹھا ہوا تھا کہ میں نے اپنا بایاں ہاتھ اپنی پشت کے پیچھے ہاتھ کے انگوٹھے کے نیچے حصہ پر ٹیک لگائے ہوئے تھا۔ آپ نے فرمایا کیا تو ان لوگوں کی طرح بیٹھتا ہے جن پر خدا کا غضب ہوا۔ (ابوداؤد) حدیث

بِاسْنَادٍ صَحِيْحٍ۔ صحیح سند کے ساتھ ذکر کیا)

(۱۲۹)

بَابٌ فِيْ آدَابِ الْمَجْلِسِ وَالْجَلِيْسِ!

مجلس اور رفقاء کے ساتھ بیٹھنے کے آداب کا بیان

۸۲۸ ۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يُقِيْمَنَّ أَحَدُكُمْ رَجُلًا مِّنْ مَّجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيْهِ وَلٰكِنْ تَوَسَّعُوْا وَتَفَسَّحُوْا» وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا قَامَ لَهُ رَجُلٌ مِّنْ مَّجْلِسِهِ لَمْ يَجْلِسْ فِيْهِ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو اس کی مجلس سے اٹھا کر اس کی جگہ پر نہ بیٹھے۔ البتہ مجلس (کا دائرہ) وسیع کرو۔ اور کھلے ہو کر بیٹھو اور عبداللہ بن عمرؓ کا معمول تھا۔ کہ جب کوئی شخص ان کے لئے اپنی مجلس سے اٹھ کر کھڑا ہو جاتا۔ تو وہ اس میں نہیں بیٹھتے تھے۔ (بخاری، مسلم)

۸۲۹ ۔ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِّنْ مَّجْلِسٍ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهٖ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص مجلس سے کھڑا ہو پھر وہیں واپس آ جائے تو وہ اس کا زیادہ حقدار ہے۔ (مسلم)

۸۳۰ ۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا إِذَا أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ أَحَدُنَا حَيْثُ يَنْتَهِيْ۔ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

حضرت جابر بن سمرہؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ ہم جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے تو مجلس ختم ہو رہی ہوتی وہیں بیٹھ جاتے۔ (ابوداؤد، ترمذی) اس نے کہا حدیث حسن ہے۔

۸۳۱ ۔ وَعَنْ أَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ وَيَدَّهِنُ

حضرت ابوعبداللہ سلمان فارسیؓ روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص جمعہ کے دن غسل کرتا ہے اور جس قدر ممکن ہو۔ پاکیزگی اختیار کرتا ہے اور تیل استعمال کرتا ہے یا گھر میں موجود خوشبو لگاتا ہے

مِنْ دُهْنِهِ أَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيبِ بَيْتِهِ ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّي مَا كُتِبَ لَهُ ثُمَّ يُنْصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ الْإِمَامُ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

پھر جمعہ کے لئے (گھر سے) نکلتا ہے (مسجد میں) دو آدمیوں کے درمیان گھس کر نہیں بیٹھتا پھر جس قدر اس کے لئے مقدر ہے نماز پڑھے امام کے خطبہ دینے کے وقت خاموش رہے تو اس کے اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں (بخاری)

۸۲۲ - وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَ اثْنَيْنِ إِلَّا بِإِذْنِهِمَا» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ - وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ: لَا يَجْلِسُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ إِلَّا بِإِذْنِهِمَا۔

حضرت عمرو بن شعیبؓ عن ابیہ عن جدہ روایت کرتے ہیں کہ کسی آدمی کیلئے جائز نہیں کہ وہ دو آدمیوں کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر بیٹھے (ابوداؤد، ترمذی) اس نے کہا حدیث حسن ہے۔ اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے۔ دو آدمیوں کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر نہ بیٹھے۔

۸۲۳ - وَعَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنْ جَلَسَ وَسَطَ الْحَلْقَةِ، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ، وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ أَنَّ رَجُلًا قَعَدَ وَسَطَ حَلْقَةٍ فَقَالَ حُذَيْفَةُ: مَلْعُونٌ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَوْ لَعَنَ اللّٰهُ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مَنْ جَلَسَ وَسَطَ الْحَلْقَةِ - قَالَ التِّرْمِذِيُّ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت حذیفہ بن یمانؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو ملعون قرار دیا۔ جو مجلس کے درمیان بیٹھے۔ ابوداؤد نے حسن سند کیساتھ روایت کیا۔ اور ترمذی نے ابومجلز سے روایت کیا۔ کہ ایک شخص مجلس کے درمیان آکر بیٹھ گیا تو حضرت حذیفہؓ نے کہا یہ انسان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر لعنتی ہے۔ اس لئے کہ مجلس کے درمیان میں آکر بیٹھ گیا۔ ترمذی نے کہا حدیث حسن صحیح ہے

۸۲۴ - وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے بہترین مجلسیں وہ ہیں

"خَيْرُ الْمَجَالِسِ أَوْسَعُهَا" رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ۔

مجلس فراخ ہوں۔ (ابوداؤد) نے صحیح سند کے ساتھ بخاری کی شرط پر روایت کیا ہے۔

۸۳۵۔ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ جَلَسَ فِيْ مَجْلِسٍ فَكَثُرَ فِيْهِ لَغَطُهُ فَقَالَ قَبْلَ أَنْ يَقُوْمَ مِنْ مَجْلِسِهِ ذٰلِكَ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ، إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا كَانَ فِيْ مَجْلِسِهِ ذٰلِكَ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مجلس میں بیٹھا اور اس میں زیادہ شور و شغب ہوتا رہا اس مجلس سے اٹھنے سے پہلے اس نے کہا اے اللہ تو پاک ہے میں تیری تعریف کرتا ہوں میں گواہی دیتا ہوں۔ کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں تو اس مجلس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (ترمذی) اس نے کہا حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۳۶۔ وَعَنْ أَبِيْ بَرْزَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بِأَخَرَةٍ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَقُوْمَ مِنَ الْمَجْلِسِ: "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ" فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنَّكَ لَتَقُوْلُ قَوْلًا مَا كُنْتَ تَقُوْلُهُ فِيْمَا مَضٰى؟ قَالَ: "ذٰلِكَ كَفَّارَةٌ لِمَا يَكُوْنُ فِي الْمَجْلِسِ" رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَرَوَاهُ الْحَاكِمُ أَبُوْ عَبْدِ اللهِ فِي الْمُسْتَدْرَكِ مِنْ رِوَايَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا وَقَالَ: صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ۔

حضرت ابوبرزہؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مجلس سے اٹھنا چاہتے تو کہتے: اے اللہ تو پاک ہے۔ تیری تعریف کرتا ہوں۔ میں گواہی دیتا ہوں۔ کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔ اور تیری دربارگاہ میں (توبہ کرتا ہوں۔ ایک آدمی نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ آپ ایسے الفاظ زبان پر لا رہے ہیں۔ کہ اس سے پہلے اس قسم کے الفاظ آپ کی زبان سے نہیں نکلے آپ نے فرمایا یہ الفاظ اس مجلس کا کفارہ ہیں (ابوداؤد) امام حاکم نے مستدرک میں حضرت عائشہؓ سے روایت کیا اور کہا کہ سند صحیح ہے۔

۸۳۷۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَلَّمَا كَانَ رَسُوْلُ اللهِ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ بہت کم ایسا ہوا کہ آپ کسی مجلس سے اٹھتے

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْمُ مِنْ
مَجْلِسٍ حَتَّى يَدْعُوَ بِهٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ
اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا
تَحُوْلُ بِهِ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعْصِيَتِكَ
وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهِ جَنَّتَكَ
وَمِنَ الْيَقِيْنِ مَا تُهَوِّنُ بِهِ عَلَيْنَا
مَصَائِبَ الدُّنْيَا: اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنَا
بِأَسْمَاعِنَا، وَأَبْصَارِنَا، وَقُوَّتِنَا
مَا أَحْيَيْتَنَا، وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ
مِنَّا، وَاجْعَلْ ثَأْرَنَا عَلَى مَنْ
ظَلَمَنَا، وَانْصُرْنَا عَلَى مَنْ عَادَانَا
وَلَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتَنَا فِي دِيْنِنَا،
وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّنَا،
وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا، وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا
مَنْ لَا يَرْحَمُنَا»، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

۸۳۸۔ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا مِنْ
قَوْمٍ يَقُوْمُوْنَ مِنْ مَجْلِسٍ لَا
يَذْكُرُوْنَ اللهَ تَعَالَى فِيْهِ إِلَّا
قَامُوْا عَنْ مِثْلِ جِيْفَةِ حِمَارٍ وَ
كَانَ لَهُمْ حَسْرَةً» رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ
بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ۔

۸۳۹۔ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَا جَلَسَ
قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللهَ
تَعَالَى فِيْهِ وَلَمْ يُصَلُّوْا عَلَى
نَبِيِّهِمْ فِيْهِ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةٌ

ہوں اور آپ نے ذیل کے کلمات نہ کہے ہوں
اے اللہ! ہمیں اپنے ڈر سے حصہ عطا فرما
جو ہمارے اور تیری نافرمانی کے درمیان حائل
ہو جائے اور اپنی فرمانبرداری سے اس قدر کہ
جس کے ساتھ تو ہم کو اپنی جنت میں پہنچا دے
اور اس قدر یقین سے مالا مال کر کہ ہم پر دنیا کے
مصائب آسان ہو جائیں۔ اے اللہ! جب
تک ہم زندہ ہیں ہم کو ہمارے کانوں، آنکھوں
اور قوتوں سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرما اور
اس کو ہمارا وارث بنا اور ہمارا انتقام ان لوگوں
تک محدود رہے جو ہم پر ظلم کریں اور ہم کو ہمارے
دشمنوں پر غلبہ عطا فرما ہم کو دین کی کسی مصیبت میں مبتلا
نہ کرنا اور نہ ہی دنیا کو ہمارا سب سے بڑا مقصد بنانا
اور نہ ہی وہ ہمارے علم کی انتہا ہو اور ہم پر ایسے لوگوں
کو مسلط نہ فرمانا جو ہم پر رحم نہ کریں۔ (ترمذی)
اس نے کہا۔ حدیث حسن ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ
مجلس سے اللہ کے ذکر کے بغیر کھڑے
ہوں تو وہ گویا مردار گدھے کی لاش پر سے
کھڑے ہوئے اور ان کے لئے حسرت
و ندامت ہوگی۔ (ابوداؤد نے
صحیح سند کے ساتھ روایت
کیا۔)

حضرت ابو ہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو لوگ کسی مجلس
میں بیٹھے لیکن اس میں اللہ کا ذکر نہ کیا۔ اور نہ
ہی اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا تو وہ
اللہ کی ناراضگی میں ہوں گے اگر اللہ چاہے گا تو ان

فَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ، وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

کو عذاب میں مبتلا فرمائے گا۔ اور اگر چاہے گا ان کو معاف فرمائے گا۔ (ترمذی) اس نے کہا حدیث حسن ہے۔

۸۴۰- وَعَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَمْ يَذْكُرِ اللهَ تَعَالَى فِيهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللهِ تِرَةٌ، وَمَنِ اضْطَجَعَ مَضْجَعًا لَا يَذْكُرُ اللهَ تَعَالَى فِيهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللهِ تِرَةٌ» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ. وَقَدْ سَبَقَ قَرِيبًا، وَشَرَحْنَا «التِّرَةَ» فِيهِ.

حضرت ابوہریرہؓ، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو شخص کسی مجلس میں بیٹھا اس میں اللہ کا ذکر نہ کیا تو وہ اللہ کے عتاب میں ہے اور جو کسی لیٹنے کی جگہ میں لیٹا اس میں اللہ کا ذکر نہ کیا تو اس پر بھی اللہ کی ناراضگی ہے۔ (ابوداؤد) قریب ہی گزر چکی ہے ہم نے وہاں «ترۃ» کی شرح بھی کی ہے۔

(۱۳۰) بَابُ الرُّؤْيَا وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهَا

خواب اور اس کے متعلقات کا بیان!

(۲۶۶) قَالَ اللهُ تَعَالَى: «وَمِنْ آيَاتِهِ مَنَامُكُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ»

ارشاد خداوندی ہے۔ «اور اسی کے نشانات (اور معرفات) میں سے ہے۔ تمہارا رات اور دن میں سونا»[1]

۸۴۱- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ». قَالُوا: وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ: «الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے۔ نبوت سے سوائے «مبشرات» کے کوئی چیز باقی نہیں صحابہ نے عرض کیا مبشرات سے کیا ہیں۔ آپ نے فرمایا نیک خواب (بخاری)

۸۴۲- وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب زمانہ قریب ہو جائے گا۔ تو مؤمن انسان کا خواب جھوٹا نہیں ہوگا

[1] الروم/۲۳ پارہ اول

تَكْذِيبٌ، وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ: «أَصْدَقُكُمْ رُؤْيَا: أَصْدَقُكُمْ حَدِيثًا».

٨٤٣- وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِي فِي الْيَقَظَةِ أَوْ كَأَنَّمَا رَآنِي فِي الْيَقَظَةِ، لَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِي» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٨٤٤- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ رُؤْيَا يُحِبُّهَا فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ اللهِ تَعَالَى فَلْيَحْمَدِ اللهَ عَلَيْهَا وَلْيُحَدِّثْ بِهَا. وَفِي رِوَايَةٍ: فَلَا يُحَدِّثْ بِهَا إِلَّا مَنْ يُحِبُّ. وَإِذَا رَأَى غَيْرَ ذَلِكَ مِمَّا يَكْرَهُ فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلْيَسْتَعِذْ مِنْ شَرِّهَا وَلَا يَذْكُرْهَا لِأَحَدٍ فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٨٤٥- وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ - وَفِي رِوَايَةٍ: الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ - مِنَ اللهِ، وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَمَنْ رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُثْ عَنْ شِمَالِهِ ثَلَاثًا، وَلْيَتَعَوَّذْ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ»

اور مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے (بخاری، مسلم) ایک روایت میں ہے: تم سے زیادہ سچے خواب والے وہ شخص ہیں جو باتوں کے لحاظ سے سچے ہیں۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا وہ عنقریب مجھ کو حالت بیداری میں بھی دیکھے گا گویا کہ اس نے مجھے بیداری میں دیکھا شیطان میری شکل اختیار نہیں کر سکتا (بخاری، مسلم)

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ اس نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے۔ جب تم میں سے کوئی شخص ایسا خواب دیکھے جس کو وہ اچھا جانتا ہے تو وہ اللہ کی طرف سے ہے اس پر اللہ کی حمد وثنا کرے اور خواب بیان کرے۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ صرف کسی اپنے دوست کے پاس بیان کرے اور جب اس کے ماسوا کسی مکروہ خواب کو دیکھے تو وہ شیطان کی طرف سے ہے اس کے شر سے پناہ طلب کرے اور کسی کے سامنے اس کا ذکر نہ کرے۔ وہ خواب اس کو نقصان نہ پہنچا سکے گا۔ (بخاری، مسلم)

حضرت ابوقتادہؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیک خواب ایک روایت میں ہے۔ اچھے خواب اللہ کی طرف سے ہیں، اور برا خواب شیطان کی طرف سے ہے۔ جو شخص کسی مکروہ خواب کو دیکھے تو وہ بائیں جانب تین بار تھوکے اور شیطان سے پناہ طلب کرے وہ خواب اس کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ (بخاری

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

(متفق علیہ)

"النَّفْثُ" نَفْخٌ لَطِيفٌ لَا رِيقَ مَعَهُ۔

"النفث" لطیف قسم کا تھوکنا جس میں تھوک کا نام ونشان نہ ہو۔

۸۴۶- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا، وَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلَاثًا، وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت جابرؓ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی آدمی مکروہ خواب دیکھے تو اپنے بائیں جانب تین بار تھوکے اور اللہ کے ساتھ شیطان سے تین بار پناہ طلب کرے۔ اور جس پہلو پر لیٹا ہوا تھا۔ اس کو تبدیل کرے۔

(مسلم)

۸۴۷- وَعَنْ أَبِي الْأَسْقَعِ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ مِنْ أَعْظَمِ الْفِرَى أَنْ يَدَّعِيَ الرَّجُلُ إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ، أَوْ يُرِيَ عَيْنَهُ مَا لَمْ تَرَ، أَوْ يَقُولَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَقُلْ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت واثلہ بن اسقع بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت بڑا جھوٹ ہے۔ کہ آدمی اپنے باپ کے غیر کی طرف منسوب ہو یا اپنی آنکھوں کو وہ چیز دکھلائے جس کو اس نے نہیں دیکھا۔ یعنی جو خواب نہیں دیکھا اس کو بیان کرے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف ایسی بات منسوب کرے جو آپ نے نہیں فرمائی (بخاری)

(۱۳۱)

كِتَابُ السَّلَامِ!

بَابُ فَضْلِ السَّلَامِ وَالْأَمْرِ بِإِفْشَائِهِ

سلام کا بیان!

سلام کی فضیلت اور اس کو عام کرنے کا حکم دینا!

(۲۷۰) قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى[1]: يَا أَيُّهَا

ارشاد خداوندی ہے: مومنو!

[1] سورۃ النور: ۲۷

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰى اَهْلِهَا »

اپنے گھروں کے سوا دوسرے لوگوں کے گھروں میں گھر والوں سے اجازت لئے اور ان کو سلام کئے بغیر داخل نہ ہوا کرو۔

(۲۶۸) وَقَالَ تَعَالٰی[1]: « فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً »

نیز فرمایا:- اور جب گھروں میں جایا کرو۔ تو اپنے (گھر والوں) کو سلام کیا کرو یہ خدا کی طرف سے مبارک اور پاکیزہ تحفہ ہے[1]

(۲۶۹) وَقَالَ تَعَالٰی[2]: « وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا »

نیز فرمایا:- اور جب تم کو کوئی دعا دے تو (جواب میں) تم اس سے بہتر (کلمے) سے (اسے) دعا دو یا انہی لفظوں سے دعا دو[2]

(۲۷۰) وَقَالَ تَعَالٰی[3]: « هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ ، اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا : سَلٰمًا ، قَالَ : سَلٰمٌ »

نیز فرمایا:- بھلا تمہارے پاس ابراہیمؑ کے معزز مہمانوں کی خبر پہنچی ہے۔ جب وہ ان کے پاس آئے تو سلام کہا انہوں نے بھی جواب میں سلام کہا۔

۸۴۸ - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْاِسْلَامِ خَيْرٌ؟ قَالَ : « تُطْعِمُ الطَّعَامَ ، وَتَقْرَاُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ » مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اسلام میں کون سا عمل سب سے بہتر ہے۔ فرمایا کھانا کھلانا اور سلام کہنا خواہ تعارف ہو یا نہ ہو (بخاری)

۸۴۹ - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : « لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰى اُولٰٓئِكَ ، نَفَرٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ جُلُوْسٍ

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ نے آدمؑ کو پیدا فرمایا تو کہا ان بیٹھے ہوئے فرشتوں کے پاس جاؤ اور ان کو سلام کہو کان لگا کر سنو کہ وہ

[1] ... [2] سورۃ النساء آیۃ ۸۶ - [3] سورۃ الذاریات آیۃ ۲۴

فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّونَكَ فَإِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ. فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالُوا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ؛ فَزَادُوهُ: وَرَحْمَةُ اللهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

تمہارے سلام کا کیا جواب دیتے ہیں پس وہی تیرا اور تیری اولاد کا سلام ہوگا چنانچہ آدم علیہ السلام نے فرشتوں سے السلام علیکم کہا تو انہوں نے جواب میں السلام علیک ورحمۃ اللہ کہا کر رحمت اللہ کے لفظ کا اضافہ کیا۔

۸۵۰ - وَعَنْ أَبِي عُمَارَةَ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ: بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ، وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ، وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ، وَنَصْرِ الضَّعِيفِ، وَعَوْنِ الْمَظْلُومِ، وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ، وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت براء بن عازبؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو سات چیزوں کا حکم دیا۔ بیمار کی بیمار پرسی کرنا جنازے کے ساتھ جانا۔ چھینک مارنے والے کی چھینک کا جواب دینا کمزور کی مدد کرنا۔ مظلوم کی مدد کرنا۔ سلام کو عام کرنا۔ قسم کھانے والے کی قسم کو پورا کرنا (بخاری، مسلم) بخاری کی ایک روایت کے الفاظ یہی ہیں۔

۸۵۱ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا وَلَا تُؤْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا أَوَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ؟ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم جنت میں نہیں داخل ہو سکو گے۔ جب تک کہ ایمان نہ لاؤ۔ اور تم ایماندار نہیں ہو گے۔ جب تک کہ آپس میں محبت نہ کرو۔ کیا میں تم کو ایسی بات نہ بتلاؤں کہ جب تم اس پر عمل کرو۔ تو تمہارے درمیان محبت پیدا ہو آپس میں سلام کو عام کرو (مسلم)

۸۵۲ - وَعَنْ أَبِي يُوسُفَ عَبْدِ اللهِ ابْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَفْشُوا السَّلَامَ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَصِلُوا الْأَرْحَامَ، وَصَلُّوا وَالنَّاسُ نِيَامٌ، تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت عبداللہ بن سلامؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے۔ اے لوگو سلام پھیلاؤ کھانا کھلاؤ۔ صلہ رحمی کرو۔ اور جب لوگ سوئے ہوئے ہوں۔ تو نمازیں پڑھو تم جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے (ترمذی) اس نے کہا حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۵۳ - وَعَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أُبَيِّ بْنِ

حضرت طفیل بن ابی بن کعب سے روایت

كَعْبٍ أَنَّهُ كَانَ يَأْتِي عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ فَيَغْدُوَا مَعَهُ إِلَى السُّوقِ قَالَ: فَإِذَا غَدَوْنَا إِلَى السُّوقِ لَمْ يَمُرَّ عَبْدُ اللهِ عَلَى سَقَّاطٍ وَلَا صَاحِبِ بَيْعَةٍ وَلَا مِسْكِينٍ وَلَا أَحَدٍ إِلَّا سَلَّمَ عَلَيْهِ، قَالَ الطُّفَيْلُ: فَجِئْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَوْمًا فَاسْتَتْبَعَنِي إِلَى السُّوقِ، فَقُلْتُ لَهُ: مَا تَصْنَعُ بِالسُّوقِ وَأَنْتَ لَا تَقِفُ عَلَى الْبَيْعِ وَلَا تَسْأَلُ عَنِ السِّلَعِ وَلَا تَسُومُ بِهَا وَلَا تَجْلِسُ فِي مَجَالِسِ السُّوقِ؟ وَأَقُولُ: اجْلِسْ بِنَا هٰهُنَا نَتَحَدَّثُ، فَقَالَ: يَا أَبَا بَطْنٍ - وَكَانَ الطُّفَيْلُ ذَا بَطْنٍ - إِنَّمَا نَغْدُوا مِنْ أَجْلِ السَّلَامِ نُسَلِّمُ عَلَى مَنْ لَقِيْنَاهُ، رَوَاهُ مَالِكٌ فِي الْمُوَطَّأِ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ -

ہے کہ وہ عبداللہ بن عمرؓ کے پاس جاتا۔ تو وہ اس کو بازار کی طرف لے جاتا۔ اس نے بیان کیا کہ جب ہم صبح کے وقت بازار جاتے تو جس خوردہ فروش اور کاروباری انسان یا مسکین وغیرہ پر اس کا گزر ہوتا۔ تو اس کو سلام کہتا حضرت طفیل نے بیان کیا۔ کہ میں عبداللہ بن عمرؓ کے پاس ایک دن آیا۔ وہ مجھے اپنے ساتھ بازار لے جانے لگے۔ میں نے ان سے کہا کہ بازار جا کر کیا کریں گے اس لئے کہ آپ خرید وفروخت کے لئے بازار میں ٹھہرتے نہیں ہیں۔ اور نہ کسی چیز کا بھاؤ دریافت کرتے ہیں۔ اور نہ ہی بازار کی کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں۔ میں کہتا ہوں۔ کہ ہم یہیں بیٹھ جائیں۔ اور کچھ باتیں کریں انھوں نے کہا۔ اے پیٹ والے۔ اس لئے کہ اسکا پیٹ ذرا بڑا تھا ہم تو صبح سویرے سلام کہنے کیلئے بازار جاتے ہیں ہم جس سے ملتے ہیں۔ اسکو سلام کہتے ہیں اس حدیث کو امام مالک نے موطا میں صحیح سند کے ساتھ روایت کیا۔

(۱۴۲)

بَابُ كَيْفِيَّةِ السَّلَامِ

سلام کہنے کی کیفیت کا بیان

يُسْتَحَبُّ أَنْ يَقُولَ الْمُبْتَدِئُ بِالسَّلَامِ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ. فَيَأْتِي بِضَمِيرِ الْجَمْعِ وَإِنْ كَانَ الْمُسَلَّمُ عَلَيْهِ وَاحِدًا، وَيَقُولُ الْمُجِيبُ: وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، فَيَأْتِي بِوَاوِ الْعَطْفِ فِي قَوْلِهِ: "وَعَلَيْكُمْ"

یہ بات مستحب ہے۔ کہ سلام کی ابتدا کرنے والا جمع کے صیغہ کے ساتھ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہے۔ اگرچہ جس پر سلام کہا جا رہا ہے۔ وہ ایک ہی کیوں نہ ہو۔ اور جواب دینے والا واؤ عطف کے ساتھ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہے۔

٨٥٤ - عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ

حضرت عمران بن حصینؓ بیان کرتے ہیں

رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَرَدَّ عَلَيْهِ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «عَشْرٌ» ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ فَقَالَ: «عِشْرُوْنَ» ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ فَقَالَ: «ثَلَاثُوْنَ» رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

کہ ایک آدمی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور السلام علیکم کہا آپ نے اس کے سلام کا جواب دیا پھر وہ بیٹھ گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کیلئے دس نیکیاں ثابت ہوگئیں پھر دوسرا شخص آیا اس نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا آپ نے اس کے سلام کا بھی جواب دیا چنانچہ وہ بیٹھ گیا آپ نے فرمایا بیس نیکیاں ثابت ہوگئیں پھر ایک اور شخص آیا اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپ نے اس کے سلام کا جواب دیا وہ بھی بیٹھ گیا آپ نے فرمایا اس کے لیے تیس نیکیاں ثابت ہوگئیں۔ ابوداؤد، ترمذی اس نے کہا حدیث حسن ہے۔

٨٥٥- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هٰذَا جِبْرِيْلُ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ» قَالَتْ قُلْتُ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَهٰكَذَا وَقَعَ فِيْ بَعْضِ رِوَايَاتِ الصَّحِيْحَيْنِ «وَبَرَكَاتُهُ» وَفِيْ بَعْضِهَا بِحَذْفِهَا۔ وَزِيَادَةُ الثِّقَةِ مَقْبُوْلَةٌ۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا یہ جبریل علیہ السلام تجھ کو سلام کہہ رہے ہیں۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں۔ کہ میں نے (جواب میں) علیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا (بخاری ومسلم)۔ اسی طرح برکاتہ کے لفظ کی زیادتی بخاری مسلم کی بعض روایات میں ہے اور بعض روایات میں یہ لفظ محذوف ہے اور ثقہ راوی کی زیادتی قبول ہوتی ہے۔

٨٥٦- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلَاثًا حَتّٰى تُفْهَمَ عَنْهُ، وَإِذَا أَتٰى عَلٰى قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلَاثًا، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَهٰذَا مَحْمُوْلٌ عَلٰى مَا إِذَا كَانَ الْجَمْعُ كَثِيْرًا۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی بات کہتے۔ تو اسے تین بار دہراتے۔ یہاں تک کہ آپ کی بات سمجھی جاتی۔ اور جب آپ کسی قوم کے پاس سے جاتے۔ تو ان پر تین بار سلام کہتے (بخاری) یہ حکم اس صورت میں ہے۔ جب ہجوم زیادہ ہو۔

٨٥٧- وَعَنِ الْمِقْدَادِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِيْ حَدِيْثِهِ الطَّوِيْلِ قَالَ: كُنَّا

حضرت مقدادؓ اپنی لمبی حدیث میں بیان کرتے ہیں۔ کہ ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے

يُؤْذِنُهُمْ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِيبَهُ مِنَ اللَّبَنِ فَيَجِيءُ مِنَ اللَّيْلِ فَيُسَلِّمُ تَسْلِيمًا لَا يُوقِظُ نَائِمًا وَيُسْمِعُ الْيَقْظَانَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ كَمَا كَانَ يُسَلِّمُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

آپ کے دودھ کا حصہ رکھ دیتے۔ آپ رات کو تشریف لاتے۔ اور اس انداز سے سلام کہتے۔ کہ سونے والا بیدار نہ ہو جائے۔ البتہ بیدار آدمی آپ کے سلام کو سنتے۔ پس آپ حسب معمول تشریف لائے اور سلام کہا (مسلم)

۸۵۸ - وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمًا وَعُصْبَةٌ مِنَ النِّسَاءِ قُعُودٌ فَأَلْوَى بِيَدِهِ بِالتَّسْلِيمِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ. وَهٰذَا مَحْمُولٌ عَلَى أَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ اللَّفْظِ وَالْإِشَارَةِ، وَيُؤَيِّدُهُ أَنَّ فِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ: فَسَلَّمَ عَلَيْنَا.

حضرت اسماءؓ بنت یزید بیان کرتی ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مسجد سے گزرے۔ اور عورتوں کی ایک جماعت بیٹھی ہوئی تھی۔ تو آپ نے اپنے ہاتھ کے ساتھ اشارہ کرتے ہوئے سلام کیا۔ (ترمذی) اس نے کہا۔ حدیث حسن ہے اور یہ اس بات پر محمول ہے۔ کہ آپ نے سلام کے لفظ اور اشارے کو جمع فرمایا اور اس کی تائید اس سے ہو رہی ہے۔ کہ ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ آپ نے ہم کو سلام کہا۔

۸۵۹ - وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِاللّٰهِ مَنْ بَدَأَهُمْ بِالسَّلَامِ" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ، وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ بِنَحْوِهِ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ. وَقَدْ ذُكِرَ بَعْدَهُ۔

حضرت ابوامامہؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اللہ پاک کے قریب ترین وہ شخص ہے جو لوگوں کو پہلے سلام کہے۔ ابوداؤد نے مضبوط سند کے ساتھ روایت کیا۔ اور ترمذی نے بھی اسی طرح روایت کیا اور کہا حدیث حسن ہے۔ اسکے بعد ہی یہ حدیث ذکر ہو رہی ہے۔

۸۶۰ - وَعَنْ أَبِي جُرَيٍّ الْهُجَيْمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ: "لَا تَقُلْ عَلَيْكَ السَّلَامُ، فَإِنَّ عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةُ الْمَوْتَى" رَوَاهُ أَبُو

حضرت ابوجری ہجیمیؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے کہا علیک السلام یا رسول اللہ آپ نے فرمایا۔ علیک السلام نہ کہو اس لئے کہ علیک السلام مُردوں کا سلام ہے۔ (ابوداؤد و ترمذی)

دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَقَدْ سَبَقَ بِلَفْظِهِ بِطُولِهِ۔

ترمذی نے کہا۔ حدیث حسن صحیح ہے اس کے الفاظ تفصیل کے ساتھ پہلے گزر چکے ہیں۔

(۱۳۲)

بَابُ آدَابِ السَّلَامِ

سلام کے آداب کا بیان

۸۶۱ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي، وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ: «وَالصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ»۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ سوار پیدل چلنے والے کو پیدل چلنے والا بیٹھنے والے کو۔ اور تھوڑے آدمی زیادہ آدمیوں کو سلام کہیں (بخاری مسلم) اور بخاری کی روایت میں ہے کہ چھوٹا بڑے کو سلام کہے۔

۸۶۲ - وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ صُدَيِّ بْنِ عَجْلَانَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِاللهِ مَنْ بَدَأَهُمْ بِالسَّلَامِ» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ، وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ، الرَّجُلَانِ يَلْتَقِيَانِ أَيُّهُمَا يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ؟ قَالَ: «أَوْلَاهُمَا بِاللهِ تَعَالَى» قَالَ التِّرْمِذِيُّ: حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

حضرت ابوامامہ صدی بن عجلانؓ روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمام لوگوں سے زیادہ نزدیک اللہ سے وہ شخص ہے۔ جو لوگوں کو سلام کہنے میں ابتدا کرے۔ (ابوداؤد نے مضبوط سند کے ساتھ روایت کیا۔ اور ترمذی نے حضرت ابوامامہؓ سے روایت کیا۔ کہ سوال کیا گیا۔ یارسول اللہ دو آدمی ملاقات کرتے وقت کون پہلے سلام کہے فرمایا ان میں سے جو اللہ کے زیادہ نزدیک ہے (ترمذی) حدیث حسن ہے۔

(۱۳۳)

بَابُ اسْتِحْبَابِ إِعَادَةِ السَّلَامِ عَلَى مَنْ تَكَرَّرَ لِقَاؤُهُ عَلَى قُرْبٍ بِأَنْ دَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ ثُمَّ دَخَلَ فِي الْحَالِ

أَوْ حَالَ بَيْنَهُمَا شَجَرَةٌ وَنَحْوُهَا۔

اس انسان پر بار بار سلام کہنے کا استحباب جس سے قرب کی وجہ سے بار بار ملاقات ہوتی ہو۔ اس شکل میں کہ اس کے پاس جائے۔ پھر واپس آئے پھر فوراً جائے۔ یا ان کے درمیان درخت یا اور کوئی چیز حائل ہو!

٨٦٣ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي حَدِيثِ الْمُسِيءِ صَلَاتَهُ أَنَّهُ جَاءَ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَقَالَ: «ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ» فَرَجَعَ فَصَلَّى، ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت ابوہریرہؓ مسئ الصلوٰۃ حدیث میں بیان کرتے ہیں۔ کہ وہ شخص آیا نماز پڑھی پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ پر سلام کہا۔ آپ نے سلام کا جواب دیا۔ اور فرمایا۔ جاؤ نماز پڑھو۔ اس لئے کہ تمہاری نماز نہیں ہوئی۔ پس وہ گیا۔ اس نے نماز پڑھی۔ پھر آیا۔ اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر سلام کیا۔ یہاں تک کہ اس نے اسی طرح تین بار کیا۔ بخاری و مسلم

٨٦٤ - وَعَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِذَا لَقِيَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ فَإِنْ حَالَتْ بَيْنَهُمَا شَجَرَةٌ أَوْ جِدَارٌ أَوْ حَجَرٌ ثُمَّ لَقِيَهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ» رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ۔

حضرت ابوہریرہؓ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ جب تم میں سے کوئی آدمی اپنے بھائی سے ملاقات کرے۔ تو اس سلام کہے۔ اگر ان دونوں کے درمیان کوئی درخت دیوار یا پتھر حائل ہو جائے۔ پھر اس سے ملاقات ہو۔ تو پھر اس کو سلام کہے۔

(١٣٥)

بَابُ اسْتِحْبَابِ السَّلَامِ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ

گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کہنے کے استحباب کا بیان

١٢٤- قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: «فَإِذَا ... اور جب گھروں میں جایا کرو تو اپنے گھر

دَخَلْتُمْ بُيُوتًا فَسَلِّمُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِنْ عِنْدِ اللهِ مُبَارَكَةً طَيِّبَةً »

والوں کو سلام کیا کرو۔ یہ خدا کی طرف سے مبارک اور پاکیزہ تحفہ ہے۔

۸۶۵ - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا بُنَيَّ، إِذَا دَخَلْتَ عَلَى أَهْلِكَ فَسَلِّمْ يَكُنْ بَرَكَةً عَلَيْكَ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ اے بیٹے جب تو اپنے گھر والوں کے پاس جائے تو ان پر سلام کہو۔ یہ سلام کہنا تیرے اور تیرے گھر والوں کیلئے برکت کا باعث ہوگا۔ ترمذی نے کہا۔ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۱۳۶)

بَابُ السَّلَامِ عَلَى الصِّبْيَانِ

بچوں پر سلام کہنے کا بیان

۸۶۶ - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى صِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ وہ بچوں کے پاس سے گزرا۔ تو اس نے ان پر سلام کہا۔ اور بیان کیا۔ کہ حضور نبی کریم اسی طرح کیا کرتے تھے۔

(۱۳۷)

بَابُ سَلَامِ الرَّجُلِ عَلَى زَوْجَتِهِ وَالْمَرْأَةِ مِنْ مَحَارِمِهِ وَعَلَى أَجْنَبِيَّةٍ وَأَجْنَبِيَّاتٍ لَا يَخَافُ الْفِتْنَةَ بِهِنَّ وَسَلَامِهِنَّ بِهَذَا الشَّرْطِ

خاوند کا اپنی بیوی کو سلام کہنے کا بیان۔ نیز اپنی محرم عورتوں اور اجنبی عورتوں پر سلام کہنے کے جواز کا بیان جبکہ ان پر سلام کہنے سے کسی فتنہ کا ڈر نہ ہو۔

۸۶۷ - عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ

حضرت سہل بن سعدؓ بیان کرتے ہیں۔

اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَتْ فِينَا امْرَأَةٌ - وَفِي رِوَايَةٍ: كَانَتْ لَنَا عَجُوزٌ - تَأْخُذُ مِنْ أُصُولِ السِّلْقِ فَتَطْرَحُهُ فِي الْقِدْرِ، وَتُكَرْكِرُ حَبَّاتٍ مِنْ شَعِيرٍ، فَإِذَا صَلَّيْنَا الْجُمُعَةَ وَانْصَرَفْنَا نُسَلِّمُ عَلَيْهَا فَتُقَدِّمُهُ إِلَيْنَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

قَوْلُهُ «تُكَرْكِرُ»: أَيْ تَطْحَنُ.

کہ ہم میں ایک عورت تھی۔ ایک روایت میں ہے۔ کہ ہماری ایک بڑھیا تھی جو چقندر کی جڑوں کو ھانڈی میں ڈال کر پکاتی۔ اور اس میں جو کے دانوں کو پیس کر ڈال دیتی جب ہم جمعہ کی نماز پڑھ کر واپس آتے تو ہم اس کو سلام کہتے۔ تو وہ اس کو ہمارے سامنے پیش کرتی۔

"تکرکر" یعنی پیستی تھی۔

٨٦٨ - وَعَنْ أُمِّ هَانِئٍ فَاخِتَةَ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَهُوَ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ تَسْتُرُهُ بِثَوْبٍ فَسَلَّمْتُ. وَذَكَرَتِ الْحَدِيثَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ام ھانیٔ بنت ابی طالب بیان کرتی ہیں۔ کہ فتح مکہ کے دن میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ آپ غسل فرما رہے تھے۔ تو حضرت فاطمہؓ نے آپ کو ایک کپڑے سے ڈھانپ رکھا تھا میں نے سلام کیا۔ اور تمام حدیث کو بیان کیا۔ (مسلم)

٨٦٩ - وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَرَّ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ. وَهٰذَا لَفْظُ أَبِي دَاوُدَ، وَلَفْظُ التِّرْمِذِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمًا وَعُصْبَةٌ مِنَ النِّسَاءِ قُعُودٌ فَأَلْوَى بِيَدِهِ بِالتَّسْلِيمِ

حضرت اسماء بنت یزید بیان کرتی ہیں کہ ہم عورتوں کی ایک جماعت پر سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم گزرے۔ تو آپ نے ہم کو سلام کہا۔ (ابوداؤد، ترمذی) ترمذی نے کہا حدیث حسن ہے۔ لفظ ابوداؤد کے ہیں۔ اور ترمذی کے الفاظ یہ ہیں۔ کہ آنحضرتؐ ایک دن مسجد سے گزرے اور عورتوں کی ایک جماعت بیٹھی ہوئی تھی۔ تو آپ نے ہاتھ کے ساتھ اشارہ کرتے ہوئے سلام کیا۔

(١٣٨) بَابُ تَحْرِيمِ ابْتِدَائِنَا الْكَافِرَ بِالسَّلَامِ وَكَيْفِيَّةِ الرَّدِّ عَلَيْهِمْ وَاسْتِحْبَابِ السَّلَامِ عَلَى أَهْلِ مَجْلِسٍ فِيهِمْ مُسْلِمُونَ وَكُفَّارٌ

کافر کو سلام کی ابتدا کرنے سے روکنے کا بیان نیز ان کے سلام کا کس طرح جواب دیا جائے اور مجلس میں مسلمان کافر موجود ہوں۔ انکو سلام کہنے کے استحباب کا بیان

۸۷۰۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا تَبْدَءُوا الْیَهُوْدَ وَلَا النَّصَارٰی بِالسَّلَامِ، فَاِذَا لَقِیْتُمْ اَحَدَهُمْ فِیْ طَرِیْقٍ فَاضْطَرُّوْهُ اِلٰی اَضْیَقِهٖ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ یہود اور نصاریٰ کو پہلے سلام نہ کہو۔ اور جب تمہاری ان سے ملاقات ہو جائے۔ تو اُس کو تنگ راستے کی طرف مجبور کر دو۔ (مسلم)

۸۷۱۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: «اِذَا سَلَّمَ عَلَیْكُمْ اَهْلُ الْكِتَابِ فَقُوْلُوْا: وَعَلَیْكُمْ» مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جب تم کو اہل کتاب سلام کہیں تو جواب میں صرف وعلیکم کہو۔ (بخاری، مسلم)

۸۷۲۔ وَعَنْ اُسَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰی مَجْلِسٍ فِیْهِ اَخْلَاطٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُشْرِكِیْنَ۔ عَبَدَةِ الْاَوْثَانِ وَالْیَهُوْدِ فَسَلَّمَ عَلَیْهِمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

حضرت اسامہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا ایسی مجلس پر سے گزر ہوا۔ جس میں مسلمان اور مشرک بت پرست اور یہودی مخلوط لوگ موجود تھے۔ تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ان پر سلام کہا۔ (بخاری مسلم)

۱۳۹ بَابُ اسْتِحْبَابِ السَّلَامِ اِذَا قَامَ مِنَ الْمَجْلِسِ وَفَارَقَ جُلَسَاءَهٗ اَوْ جَلِیْسَهٗ

مجلس سے کھڑے ہوتے وقت اور اپنے ساتھیوں سے جدا ہوتے وقت

سلام کہنے کے استحباب کا بیان

۸۷۳ - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: «اِذَا انْتَهٰی اَحَدُکُمْ اِلَی الْمَجْلِسِ فَلْیُسَلِّمْ، فَاِذَا اَرَادَ اَنْ یَّقُوْمَ فَلْیُسَلِّمْ، فَلَیْسَتِ الْاُوْلٰی بِاَحَقَّ مِنَ الْاٰخِرَةِ» رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ، وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ: حَدِیْثٌ حَسَنٌ۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص کسی مجلس میں پہنچے تو سلام کہے اور جب مجلس سے کھڑے ہونے کا ارادہ کرے۔ تو بھی سلام کہے اس لئے کہ پہلا سلام دوسرے سلام سے زیادہ بہتر نہیں ہے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی) ترمذی نے کہا حدیث حسن ہے۔

(۱۴۱)

بَابُ الْاِسْتِئْذَانِ وَاٰدَابِهٖ

اجازت طلب کرنے اور اسکے آداب کا بیان

(۲۷۲) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: «یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِکُمْ حَتّٰی تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰی اَهْلِهَا»

ارشاد خداوندی ہے۔ مومنو! اپنے گھروں کے سوا دوسرے لوگوں کے گھروں میں گھر والوں سے اجازت لئے اور انکو سلام کئے بغیر داخل نہ ہوا کرو۔[1]

(۲۷۳) وَقَالَ تَعَالٰی: «وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْکُمُ الْحُلُمَ فَلْیَسْتَاْذِنُوْا کَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ»

نیز فرمایا:۔ اور جب تمہارے لڑکے بالغ ہوجائیں تو انکو اسی طرح اجازت لینی چاہیئے جس طرح ان سے اگلے یعنی بڑے آدمی اجازت حاصل کرتے رہے ہیں۔[2]

۸۷۴ - وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: «اَلْاِسْتِئْذَانُ ثَلَاثٌ، فَاِنْ اُذِنَ لَكَ وَاِلَّا فَارْجِعْ» مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اجازت تین مرتبہ حاصل کرنی چاہیئے اگر اجازت مل جائے (تو اندر چلے جائیے) ورنہ واپس چلے جائیے۔ (بخاری ومسلم)

۸۷۵ - وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی

حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

[1] سورة النور آية ۲۷ - [2] النور آية ۵۹

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّمَا جُعِلَ الْإِسْتِئْذَانُ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

کو دیکھنے سے محفوظ کرنے کے لئے اجازت حاصل کرنے کو مشروع قرار دیا گیا ہے۔ (بخاری، مسلم)

٨٧٦ - وَعَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ: حَدَّثَنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ عَامِرٍ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ بَيْتٍ فَقَالَ: أَأَلِجُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَادِمِهِ: أُخْرُجْ إِلَى هٰذَا فَعَلِّمْهُ الْإِسْتِئْذَانَ فَقُلْ لَهُ قُلْ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ، أَأَدْخُلُ؟ فَسَمِعَهُ الرَّجُلُ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ، أَأَدْخُلُ؟ فَأَذِنَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ۔ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ۔

حضرت ربعی بن حراش بیان کرتے ہیں کہ بنو عامر کے ایک آدمی نے ہم سے بیان کیا کہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جانے کی اجازت طلب کی جب کہ آپ گھر میں تھے۔ اس نے کہا کیا میں داخل ہو جاؤں؟ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خادم سے فرمایا۔ اس شخص کے پاس جاؤ۔ اور اس کو اجازت مانگنے کا طریقہ سکھلاؤ۔ اس کو کہو کہ وہ یوں کہے۔ السلام علیکم۔ کیا میں اندر آجاؤں؟ پس اس بات کو آدمی نے سنا اور اس نے کہا السلام علیکم کیا میں داخل ہو سکتا ہوں؟ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اجازت دے دی اور وہ داخل ہو گیا۔ ابوداؤد نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا

٨٧٧ - وَعَنْ كِلْدَةَ بْنِ الْحَنْبَلِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَلَمْ أُسَلِّمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِرْجِعْ فَقُلْ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَأَدْخُلُ؟ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

حضرت کلدہ بن حنبل سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا۔ میں نے سلام نہ کیا۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واپس جاؤ۔ اور کہو السلام علیکم۔ کیا میں داخل ہو سکتا ہوں؟ ابوداؤد۔ ترمذی نے کہا۔ حدیث حسن ہے۔

(١٢١) بَابُ بَيَانِ أَنَّ السُّنَّةَ إِذَا قِيْلَ لِلْمُسْتَأْذِنِ مَنْ أَنْتَ؟ أَنْ يَقُوْلَ فُلَانٌ فَيُسَمِّيْ نَفْسَهُ بِمَا يُعْرَفُ بِهِ مِنِ اسْمٍ أَوْ كُنْيَةٍ وَكَرَاهَةِ قَوْلِهِ «أَنَا» وَنَحْوِهَا!

اجازت مانگنے والے سے جب پوچھا جائے۔ کہ تو کون ہے تو وہ اپنا نام یا متعارف لقب یا کنیت کا ذکر کرے اور اس بات کی کراہت کا بیان کہ وہ جواب میں مَیں مَیں کرے!

۸۷۸ - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي حَدِيثِهِ الْمَشْهُورِ فِي الْإِسْرَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ثُمَّ صَعِدَ بِي جِبْرِيلُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ، فَقِيلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ. ثُمَّ صَعِدَ إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ فَاسْتَفْتَحَ، قِيلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ" وَالثَّالِثَةِ وَالرَّابِعَةِ وَسَائِرِهِنَّ وَيُقَالُ فِي بَابِ كُلِّ سَمَاءٍ: مَنْ هٰذَا؟ فَيَقُولُ: جِبْرِيلُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ معراج کی مشہور حدیث میں فرماتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر جبریلؑ مجھ کو آسمان دنیا کی طرف لے گیا۔ اور دروازہ کھلوایا۔ تو پوچھا گیا کہ کون ہے کہا جبریلؑ ہوں پوچھا گیا۔ اور تیرے ساتھ کون ہے۔ کہا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں پھر دوسرے آسمان کی طرف لے گیا۔ اور دروازہ کھلوایا۔ پوچھا گیا۔ کون ہے کہا۔ جبریلؑ جب کہا گیا۔ اور تیرے ساتھ کون ہے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور اسی طرح تیسرے چوتھے اور تمام آسمانوں کے دروازوں پر دریافت کیا گیا۔ کہ کون ہے۔ تو انہوں نے کہا میں جبریلؑ ہوں۔ (بخاری، مسلم)

۸۷۹ - وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْتُ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي وَحْدَهُ، فَجَعَلْتُ أَمْشِي فِي ظِلِّ الْقَمَرِ، فَالْتَفَتَ فَرَآنِي فَقَالَ: "مَنْ هٰذَا؟" فَقُلْتُ: أَبُو ذَرٍّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ میں ایک رات باہر نکلا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اکیلے چل رہے تھے۔ میں چاند کے سائے میں چلنے لگا۔ آپ نے میری طرف دھیان کیا۔ اور دیکھ کر فرمایا کون ہے میں نے عرض کیا۔ ابو ذر ہوں (بخاری؛ مسلم)

۸۸۰ - وَعَنْ أُمِّ هَانِئٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچی۔ اور آپ غسل فرما رہے تھے۔ اور حضرت فاطمہ نے آپ کو چھپایا

فَسَتَرْتُهُ فَقَالَ: «مَنْ هٰذِهِ؟» فَقُلْتُ: أَنَا أُمُّ هَانِئٍ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

ہوا تھا۔ آپ نے پوچھا یہ کون ہے میں نے کہا میں ام ہانی ہوں۔ (بخاری مسلم)

۸۸۱۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَقَقْتُ الْبَابَ فَقَالَ: «مَنْ هٰذَا؟» فَقُلْتُ: أَنَا، فَقَالَ: «أَنَا أَنَا؟!» كَأَنَّهُ كَرِهَهَا، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ میں نبی کریمؐ کی خدمت حاضر ہوا۔ اور دروازے پر دستک دی آپ نے پوچھا کون ہے۔ میں نے عرض کیا۔ میں ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ میں میں دکیا۔ ہے گویا کہ آپ نے اس کلمے کو ناپسند فرمایا۔ (بخاری مسلم)

(۱۴۲) بَابُ اسْتِحْبَابِ تَشْمِيتِ الْعَاطِسِ إِذَا حَمِدَ اللّٰهَ تَعَالَى وَكَرَاهِيَةِ تَشْمِيتِهِ إِذَا لَمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ تَعَالَى وَبَيَانِ آدَابِ التَّشْمِيتِ وَالْعُطَاسِ وَالتَّثَاؤُبِ

چھینک لینے والا جب الحمد للہ کہے تو جواب میں یرحمک اللہ کہنے کے استحباب اور جب الحمد للہ نہ کہے تو اسکے جواب دینے کی کراہت اور چھینک کا جواب چھینک اور جمائی کے آداب کا بیان

۸۸۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ، فَإِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ وَحَمِدَ اللّٰهَ تَعَالَى كَانَ حَقًّا عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ أَنْ يَقُولَ لَهُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ - وَأَمَّا التَّثَاؤُبُ فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا تَثَاءَبَ

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک اللہ چھینک کو اچھا جانتا ہے۔ اور جمائی کو مکروہ جانتا ہے۔ جب تم میں سے کوئی آدمی چھینک مارے اور الحمد للہ کہے۔ تو جس مسلمان نے اس کے اس کلمہ کو سنا۔ اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ اس کے حق میں یرحمک اللہ کہے۔ لیکن جمائی تو شیطان کی طرف سے

أَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا تَثَاءَبَ ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ»، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔

ہے جب تم میں سے کسی کو جماہی آئے۔ تو ہر ممکن طریق سے اسکو روکنے کی کوشش کرے اسلئے کہ تم میں سے جو شخص جب جماہی لیتا ہے۔ تو شیطان اسکو دیکھ کر ہنستا ہے (بخاری)

۸۸۳ ۔ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلْيَقُلْ لَهُ أَخُوهُ أَوْ صَاحِبُهُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، فَإِذَا قَالَ لَهُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، فَلْيَقُلْ: يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔

حضرت ابوہریرہؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی آدمی چھینک لے۔ تو الحمدللہ کہے اور اس کا بھائی اور اس کا دوست یرحمک اللہ کہے۔ پھر وہ یہدیکم اللہ ویصلح بالکم کہے

(بخاری)

۸۸۴ ۔ وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتُوهُ، فَإِنْ لَمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ فَلَا تُشَمِّتُوهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

حضرت ابوموسی اشعریؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ کہ جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے۔ اور وہ الحمد للہ کہے۔ تو تم اس کا جواب دو اور اگر وہ الحمد للہ نہ کہے۔ تو تم اس کا جواب نہ دو۔

۸۸۵ ۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتَ أَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْآخَرَ، فَقَالَ الَّذِي لَمْ يُشَمِّتْهُ: عَطَسَ فُلَانٌ فَشَمَّتَّهُ وَعَطَسْتُ فَلَمْ تُشَمِّتْنِي؟ فَقَالَ: «هٰذَا حَمِدَ اللّٰهَ، وَإِنَّكَ لَمْ تَحْمَدِ اللّٰهَ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو آدمیوں کو چھینک آئی۔ آپ نے ایک کو جواب دیا۔ اور دوسرے کو جواب نہ دیا۔ جس شخص کو آپ نے جواب نہیں دیا تھا۔ اس نے دریافت کیا۔ کہ فلاں کو چھینک آئی۔ آپ نے اسکو جواب دیا۔ اور مجھے چھینک آئی۔ تو آپ نے جواب نہیں دیا۔ اس پر آپ نے فرمایا اس نے الحمد للہ کہا۔ اور تو نے تو الحمد للہ نہ کہا۔

۸۸۶ ۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَطَسَ وَضَعَ يَدَهُ أَوْ ثَوْبَهُ عَلَى فِيهِ وَخَفَضَ ۔ أَوْ غَضَّ ۔ بِهَا صَوْتَهُ شَكَّ الرَّاوِي ۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ چھینک کے وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنا ہاتھ یا اپنا کپڑا اپنے منہ پر رکھ لیتے اور چھینک کی آواز کو نیچا کرتے۔ راوی کو شک ہے کہ لفظ خفض فرمایا۔ یا غض۔ ابوداؤد

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ -

ترمذی ۔ ترمذی نے کہا ۔ حدیث حسن صحیح ہے ۔

۸۸۷ - وَعَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ الْيَهُوْدُ يَتَعَاطَسُوْنَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجُوْنَ أَنْ يَقُوْلَ لَهُمْ يَرْحَمُكُمُ اللّٰهُ فَيَقُوْلُ : « يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ » رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ -

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یہودی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں چھینک لیتے ۔ اس بات کی امید کرتے ہوئے ۔ کہ آپ ان کے حق میں یرحمک اللہ کہیں گے ۔ لیکن آپ ان کے حق میں یہدیکم اللہ ویصلح بالکم فرماتے ۔ (ابوداؤد ۔ ترمذی ۔ ترمذی نے کہا ۔ حدیث حسن صحیح ہے

۸۸۸ - وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : « إِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ بِيَدِهِ عَلٰى فِيْهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ » رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی شخص کو جمائی آئے تو اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھ لے اسے روکے کیونکہ شیطان کھلے منہ میں داخل ہو جاتا ہے (مسلم)

(۱۴۳)

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْمُصَافَحَةِ عِنْدَ اللِّقَاءِ وَبَشَاشَةِ الْوَجْهِ وَتَقْبِيْلِ يَدِ الرَّجُلِ الصَّالِحِ وَتَقْبِيْلِ وَلَدِهٖ شَفَقَةً وَمُعَانَقَةِ الْقَادِمِ مِنْ سَفَرٍ وَكَرَاهِيَةِ الْاِنْحِنَاءِ

ملاقات کے وقت مصافحہ اور خندہ پیشانی کے استحباب اور نیک آدمی کے ہاتھوں کو بوسہ دینا اور اپنی اولاد کو شفقت کیساتھ چومنا ۔ اور سفر سے آنے والے انسان سے معانقہ کرنے کا جواز لیکن سر جھکانے کی مکروہیت کا ذکر

۸۸۹ - عَنْ أَبِي الْخَطَّابِ قَتَادَةَ

حضرت ابوالخطاب قتادہ سے روایت

قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسٍ: أَكَانَتِ الْمُصَافَحَةُ فِي أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

ہے۔ کہ میں نے حضرت انسؓ سے کہا کہ کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں مصافحہ کا رواج تھا۔ اس نے جواب دیا۔ جی ہاں (بخاری)

۸۹۰ - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا جَاءَ أَهْلُ الْيَمَنِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ جَاءَكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ، وَهُمْ أَوَّلُ مَنْ جَاءَ بِالْمُصَافَحَةِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ جب یمن کے لوگ آئے۔ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہارے پاس یمن والے آئے اور وہ پہلے لوگ ہیں۔ جنہوں نے آکر مصافحہ کیا ہے۔ ابوداؤد نے اس حدیث کو صحیح سند کے ساتھ روایت کیا۔

۸۹۱ - وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ إِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ أَنْ يَفْتَرِقَا. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

حضرت براءؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ دو مسلمان جب آپس میں ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں۔ تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے ان کو معاف کر دیتا ہے۔ (ابوداؤد)

۸۹۲ - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرَّجُلُ مِنَّا يَلْقَى أَخَاهُ أَوْ صَدِيْقَهُ أَيَنْحَنِيْ لَهُ؟ قَالَ: «لَا» قَالَ: أَفَيَلْتَزِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ؟ قَالَ: «لَا» قَالَ: فَيَأْخُذُ بِيَدِهِ وَيُصَافِحُهُ؟ قَالَ: «نَعَمْ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ ایک آدمی نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ہم میں سے کوئی شخص جب اپنے بھائی یا اپنے دوست سے ملاقات کرے تو کیا اس کے لئے سر جھکائے فرمایا نہیں اس نے پھر پوچھا۔ کیا اس سے چمٹ جائے اور بوسہ لے فرمایا نہیں۔ پھر پوچھا۔ کیا اس کے ہاتھ کو پکڑے اور مصافحہ کرے۔ فرمایا۔ ہاں۔ (ترمذی) اس نے کہا حدیث حسن ہے۔

۸۹۳ - وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ يَهُوْدِيٌّ لِصَاحِبِهِ: اذْهَبْ بِنَا إِلَى هٰذَا النَّبِيِّ فَأَتَيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَاهُ عَنْ تِسْعِ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ إِلَى قَوْلِهِ: فَقَبَّلَا يَدَهُ وَرِجْلَهُ وَقَالَا: نَشْهَدُ أَنَّكَ نَبِيٌّ.

حضرت صفوانؓ بن عسال بیان فرماتے ہیں۔ کہ ایک یہودی نے اپنے ایک ساتھی سے کہا چلو ہم اس نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس چلیں۔ چنانچہ وہ دونوں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور آپ سے نو روشن دلائل کے بارے میں سوال کیا پھر حدیث کو یہاں تک بیان کیا۔ کہ ان دونوں

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهُ بِأَسَانِيدَ صَحِيحَةٍ.

آپ کے ہاتھ پاؤں کا بوسہ لیا۔ اور کہا ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نبی ہیں۔ (ترمذی) وغیرہ نے اسانید صحیحہ کیساتھ ذکر کیا۔

۸۹۴ - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قِصَّةً قَالَ فِيهَا: فَدَنَوْنَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَبَّلْنَا يَدَهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے مروی ہے جس میں انہوں نے بیان کیا۔ کہ ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوئے اور ہم نے آپ کے ہاتھ کو بوسہ دیا۔ (ابوداؤد)

۸۹۵ - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَدِمَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ الْمَدِينَةَ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي فَأَتَاهُ فَقَرَعَ الْبَابَ فَقَامَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجُرُّ ثَوْبَهُ فَاعْتَنَقَهُ وَقَبَّلَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں۔ کہ زید بن حارثہ مدینہ میں آئے۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تھے۔ پس وہ آپ کے پاس آئے دروازے کو دستک دی۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنا کپڑا کھینچتے ہوئے اس کے پاس تشریف لے گئے آپ نے اسکو گلے لگا لیا اور اسکو پیار کیا۔ (ترمذی) اس نے کہا حدیث حسن ہے۔

۸۹۶ - وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا وَلَوْ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلِيقٍ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ کہ کسی نیکی کو معمولی نہ سمجھ۔ اگرچہ یہ نیکی کر تو اپنے بھائی کو خندہ پیشانی کے ساتھ ملے۔ (مسلم)

۸۹۷ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَبَّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ: إِنَّ لِي عَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ أَحَدًا. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ لَا يَرْحَمْ لَا يُرْحَمْ!» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حسن بن علی کا بوسہ لیا۔ اقرع بن حابسؓ نے کہا۔ میرے دس لڑکے ہیں۔ میں نے ان میں سے کبھی کسی کا بوسہ نہیں لیا۔ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو کسی پر رحم نہیں کرتا۔ اس پر بھی رحم نہیں کیا جاتا۔ (بخاری، مسلم)

پہلی جلد ختم ہوئی۔

چند مشہور اور شہرہ آفاق کتب

تفاسیر

تفسیر ابن کثیر مکمل
تفسیر حقانی
تفسیر ابن عباس
تفسیر ترجمان القرآن مولانا آزاد
تفسیر قادری حسینی
تفسیر موضح القرآن
تفسیر ثنائی
تفسیر الاتقان
تفسیر مفردات القرآن
تبویب القرآن
تفہیم القرآن مکمل
تفسیر نور القرآن مکمل
تفسیر بیان القرآن
تفسیر معارف القرآن
تفسیر احسن التفاسیر مکمل
تفسیر مظہری پانچ جلدیں
تفسیر معالم القرآن مکمل
تفسیر مواہب الرحمٰن چار جلدیں
قصص القرآن
تفسیر سورہ فاتحہ واضح البیان
علوم القرآن

احادیث و فتاویٰ

بخاری شریف مترجم مع تیسیر الباری کامل ۲ جلدیں
مسلم شریف مترجم مع شرح نووی مکمل چھ جلدیں
ابوداؤد شریف مترجم
نسائی شریف مترجم
ترمذی مترجم
ابن ماجہ شریف مترجم
موطا امام مالک مترجم
ریاض الصالحین مترجم
مشکوٰۃ شریف مترجم
بلوغ المرام مترجم
معارف الحدیث ۲ جلدیں
فتاویٰ عالمگیری
فتاویٰ امدادیہ
فتاویٰ علماء حدیث ۱۰ جلدیں
فتاویٰ اہل حدیث روپڑی
فتاویٰ نذیریہ
فتاویٰ ثنائیہ
فتاویٰ رشیدیہ
فتاویٰ دارالعلوم
فتاویٰ عزیزیہ
فتاویٰ عبدالحی

تاریخ اسلام : اکبر شاہ
تاریخ اسلام : شاہ معین الدین
تاریخ طبری
تاریخ ابن خلدون
سیرۃ النبی : شبلی نعمانی
سیرۃ النبی ابن ہشام
سیرت رحمت عالمین
سیرت سید الکونین
رسول اکرم کی سیاسی زندگی
محبوب کے حسن وجمال کا منظر
جمال مصطفیٰ
غنیۃ الطالبین
ریاض الاخلاق
عالم عقبیٰ
مسلمان کا سفر آخرت
بہشتی زیور
تبلیغی نصاب
تبلیغی نصاب حصہ صحابیات
حیات صحابہ
حکایات صحابہ
شمائل ترمذی
فتوح الشام
فلسفہ ...
موت کا منظر مع مرنے کے بعد کیا ہوگا

تہذیب النسوان
تعبیر الرویا
کشف المحجوب
سفینۃ الاولیاء
ہدیۃ الشیعہ
انوار التوحید
صلوٰۃ الرسول
رحمت عالم کی دعائیں
اصلاح معاشرہ
ضرب حدیث
قرآنی شمعیں
اسوۂ رسول
سیرت مصطفیٰ : مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی
سیرت مصطفیٰ : مولانا ادریس کاندھلوی
حج مسنون
اردو خط وکتابت
کتاب الروح : ابن قیم
زاد المعاد : حافظ ابن قیم
ہندوستان میں وہابی تحریک
ابو الانبیاء حضرت ابراہیم
المنجد عربی اردو
مصباح اللغات عربی اردو
بیان اللسان عربی اردو
المعجم اردو تو عربی

ملنے کے پتے، نعمانی کتب خانہ، حق سٹریٹ، اردو بازار۔ لاہور
مکتبہ نعمانیہ، اردو بازار، گوجرانوالہ